وذكرهم بأيام الله إن في ذلك لآيات لكل صبار شكور

تاریخ ابن خلدون

مکمل سیٹ
حصہ یازدہم
[illegible]

شمالی افریقہ میں بربر قبائل

اور

اُن کے حکمرانوں کے حالات

تصنیف، رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ
۷۳۲-۸۰۸ھ

ترجمہ: مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

كتاب العبر وديوان المبتداء والخبر
من احوال العرب والعجم والبربر ومن عاصرهم من
ملوك الستر یعنی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ
کے
اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت وطباعت دائمیہ
تصحیح و ترتیب و تزئین

چوهدری طارق اقبال گاهندری
مالک نفیس اکیڈمی۔ اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ــــ تاریخ ابن خلدون
مصنف: ــــ رئیس المورخین علامہ عبدالرحمن ابن خلدون
ناشر: ــــ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع: ــــ جدید کمپیوٹر ایڈیشن جنوری ۲۰۰۳ء
ایڈیشن: ــــ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

عرضِ ناشر

ابن خلدون اپنے دور کا یگانہ روزگار اور بے مثال مفکر تھا۔ وہ اپنے ہم عصروں میں ہر لحاظ سے برتری اور فضیلت حاصل ہے کہ اس نے تاریخ کو ایک علم اور سائنس کی حیثیت سے روشناس کرایا اور جدید انداز سے تاریخ کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کا اصل نام ابو زید عبدالرحمن بن محمد لقب ولی الدین تھا۔ یکم رمضان ۷۳۲ھ کو اس کی ولادت تیونس میں ہوئی تھی۔ اس نے حفظ قرآن کے بعد ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، پھر تیونس کے نامور علماء سے تحصیل علم کی [illegible] سے فارغ ہو چکا تھا کہ اس کی ذہانت، لیاقت اور قابلیت کا شہرہ دور دور تک پھیل گیا تھا۔ چنانچہ جب اس کی عمر صرف اکیس سال تھی [illegible] نے [illegible] کے منصب پر فائز کر کے اپنا کاتب مقرر کیا۔ اس کے بعد اس نے تیونس اور [illegible] دوسرے سلاطین کی ملازمت کی۔

ابن خلدون کی طبیعت [illegible] چنانچہ اس نے شاہی ملازمت پر قناعت کرنے کی بجائے [illegible] کے لئے [illegible] کی اور تدریس کے [illegible] ۷۸۴ھ میں وہ حج بیت اللہ کے لئے جا رہا تھا کہ [illegible] میں [illegible] قیام کرنا پڑا [illegible] کے دوران اس نے جامع الازہر میں درس بھی دیا۔ ۸۰۳ھ میں اس نے [illegible] کے ہمراہ دمشق میں تیمور کے خلاف جنگ بھی لڑی۔ دمشق میں قیام کے دوران تیمور سے ملاقات کے لئے بھی [illegible] گیا۔

ابن خلدون نے تیونس اور مصر میں قیام کے دوران شمالی افریقہ کی سیاست میں حصہ لیا اور وہاں کے مختلف ملوک اور امراء کو قریب سے [illegible] ان کے عروج و زوال کو دیکھنے کا موقع ملا۔ بالآخر اس نے ۲۶ رمضان ۸۰۸ھ کو قاہرہ میں وفات پائی۔ موت کے وقت اس کی عمر ۷۶ سال کی ہو چکی تھی۔

ابن خلدون کی زندگی بڑی پرآشوب اور انقلاب انگیز تھی۔ اگرچہ اس کو [illegible] حسرت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض اوقات دولت و اقبال نے [illegible] لیکن [illegible] قید و سلاطین کی زحمت سے بھی دوچار ہونا پڑا، اس نے [illegible] تصنیف و تالیف سے غفلت نہیں کی۔ اس کے حالات و واقعات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ [illegible] مشرق [illegible] اس نے جو کچھ لکھا [illegible] تاریخ نگاروں [illegible] ہے۔ البتہ [illegible] ثابت [illegible] کہ اس نے

آشوب زندگی میں کم سے کم بیتالیس کتابیں مختلف موضوعات پر لکھی تھیں لیکن دو تین کتابوں کے علاوہ سب کی سب گمنامی کے اندھیرے میں جا پڑیں۔ پھر زمانے نے ان کے کسی قدردان مربی اور سرپرست کو نہ چھوڑا کہ وہ ان کی کتابوں کو محفوظ کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم تک ان کی صرف ایک ہی کتاب پہنچی ہے جو دنیا بھر میں مقدمہ تاریخ اور تاریخ ابن خلدون کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے۔

تاریخ اسلام کے موضوع پر جتنی بھی تاریخیں لکھی گئی ہیں ان میں ابن خلدون کے مقدمہ تاریخ اور تاریخ ابن خلدون کو جو مقام اور اہمیت حاصل ہے وہ کسی اور کے حصہ میں نہیں آیا اس کی وجوہ کئی ہیں۔ اگر ہم اس سے پہلے اور اس کے بعد لکھی جانے والی تاریخوں پر نظر ڈالیں تو یہ وجوہ خود بخود ظاہر ہو جائیں گی۔ محمد بن جریر طبری کی تاریخ الرسل والملوک صرف ۳۰۲ھ تک کے حالات کا احاطہ کرتی ہے۔ مسعودی کی مروج الذہب سے صرف ۳۳۶ھ تک کے واقعات کا علم ہوتا ہے۔ ابن مسکویہ کی تاریخ تجارب الامم سے ۳۶۹ھ تک کے واقعات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ابو الفداء کی تاریخ المختصر میں ۷۲۹ھ تک کے واقعات ملتے ہیں۔ اس لحاظ سے ان تاریخوں کو مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تاریخیں ضروری معلومات اور حوالوں کی موجودگی اور استناد کے باوجود بہت کم زمانے پر محیط ہیں۔ اس کے برعکس ابن خلدون کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس میں اسلام کی پچھلی آٹھ صدیوں کے حالات تفصیل اور صراحت کے ساتھ قلم بند کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ابن خلدون نے قدیم زمانے ہی کو پیش نظر نہیں رکھا ہے بلکہ مختلف علوم و حکمرانوں اور ان سے متعلقہ قوموں کے حالات بھی تاریخی تسلسل کے ساتھ بیان کئے ہیں جن کی وجہ سے حقائق کو جاننے اور سمجھنے میں کسی بھی قسم کی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔

ابن خلدون کے مقدمہ تاریخ اور تاریخ کو جس قدر مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی۔ اب ان کے ترجمے دنیا کی کئی زبانوں میں ملتے ہیں۔ اردو میں مقدمہ ابن خلدون دو بار شائع ہوا اور تاریخ کے طالب علموں سے خراج لیا۔ ہم نے ابتداء میں اس کو دو حصوں میں شائع کیا تھا۔ بعد میں ضروری معلوم ہوا کہ ان کی تاریخ کی جلدیں بھی یکے بعد دیگرے شائع کر دی جائیں کیونکہ ان کے مطالعہ کے بغیر تاریخ اسلام کا صحیح علم ہونا ممکن نہیں چنانچہ ہم اب تک اس کی دس جلدیں شائع کر چکے ہیں جو مختلف علاقوں اور ادوار کا احاطہ کرتی ہیں۔

والد مرحوم نے کوشش کی تھی کہ ابن خلدون کی مکمل تاریخ اردو پڑھنے والوں تک پہنچائیں۔ انہوں نے ابن خلدون کی تمام مطبوعہ مجلدات کو بڑی کوششوں سے حاصل کیا اور ملک کے ممتاز ادیبوں اور دانشوروں سے ان کو اردو میں منتقل کروا کے شائع کیا اس کے باوجود ابن خلدون کی تاریخ کے بعض نامعلوم مجلدات کے حصول کے لئے بھی کوشاں تھے اگرچہ ان کو اپنی زندگی میں کامیابی نہیں ہو سکی لیکن ان کی زندگی کے بعد ہی میں نے ابن خلدون کی ان مجلدات کا پتہ چلایا جن کا علم بہت کم لوگوں کو ہے۔ یہ مجلدات بربر قبائل اور ان کی اقوام سے متعلق ہیں۔

میں نے ان مجلدات کو حاصل کرنے کے بعد اسے ترجمے کے لئے مولوی اختر فتح آبادی کو دیا جو عربی کے ماہر اور بہترین مترجم ہیں۔ انہوں نے انتہائی دلچسپی اور محنت سے اس کا ترجمہ کیا جو پہلی مرتبہ اردو میں منتقل ہو رہا ہے۔

جیسا کہ میں نے ابتداء میں عرض کیا تھا کہ ابن خلدون نے اپنی زندگی کے آخری شب و روز مصر اور افریقہ کے دوسرے علاقوں میں بسر کئے تھے اور وہیں فوت ہوا تھا یہ تاریخ وہاں کی قوموں اور حکمرانوں کے حالات و واقعات سے عبارت ہے۔ اس میں ان تمام خاندانوں اور حکمرانوں کے احوال مندرج ہیں جنہوں نے اپنی حکومتیں شمالی افریقہ کے مختلف علاقوں میں قائم کی تھیں اگرچہ یہ حکمران اور قبائل دوسرے اسلامی حکمرانوں کی طرح پرشکوہ اور پرحشم نہیں تھے لیکن ان کے ہاتھوں بعض ایسے کارنامے انجام پائے جو اسلامی دور کی عظمت کی یاد دلاتے رہیں گے۔

اس حصہ میں ابن خلدون نے جو کچھ لکھا ہے اس میں اس کا اپنا مشاہدہ و تجربہ اور تحقیق شامل ہے۔ اسی لئے اس کی اہمیت دوسرے حصوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہو جاتی ہے۔

آخر میں مجھے آپ سے صرف اتنا کہنا ہے کہ اس تاریخ کو آپ تک پہنچانے میں میرے والد مرحوم کی سعی کو بڑا دخل ہے اور انہی کی دعاؤں کے طفیل میں اس قابل ہوا ہوں کہ ان کے مشن کو احسن طریقہ پر پورا کر سکوں۔ اب ابن خلدون کی تاریخ کے اس گم شدہ دوبارہ یافتہ حصہ کا ترجمہ آپ کے سامنے ہے۔ اور چاہتا ہوں کہ آپ اس کار خیر کے لئے میرے والد مرحوم کو سورۂ فاتحہ کے ساتھ یاد رکھیں۔

چوہدری طارق اقبال گاہندری

[illegible] ۱۹۹۶ء [illegible]

فہرست مضامین

حصہ یازدہم

فہرست مضامین	صفحہ
مستعجمہ **باب:۱ عرب مستعجمہ**	
عرب مستعجمہ کا چوتھا طبقہ جو اس عہد میں اس کی پیدائش سے تعلق رکھتا تھا جو اسلامی حکومت کے عرب عمرانی کا بقیہ تھی۔	۱۷
آل فضل اور بنی کثیر کے حالات اور شام و عراق میں ان کی حکومت	۲۱
باب:۲ بنو عامر بن صعصعہ	۲۷
چوتھے طبقے کے عربوں یعنی بنی ہلال اور سلیم کے داخلے کے حالات و واقعات	۲۸
اثبج اور ان کے بطون کے حالات جو ہلال بن عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں	۲۹
باب:۳ بنو جشم	۴۳
اثبج جشم میں سے ہے بنو جابر بن جشم عاصم اور مقدم اثبج میں سے ہیں	۴۸
باب:۴ بنو ریاح کے بطون ہلال بن عامر	
ریاح	
ریاح اور اس کے ان بطون کے حالات جو ہلال بن عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں	۵۰
یحییٰ کی وفات مسعود کی ولایت	۵۱
ابن سباع بن شبل کی وفات	۵۳
اولاد سباع کی سرداری	
سعید کی سرداری	۵۴
بنو اخضر	
بادیہ میں اترنے والے ریاح	۵۵
ریاح کے عام حالات اور ان کا انجام اور ترقی احوال	۵۷
باب:۵ زغبہ اور اس کے بطون	۵۹
زغبہ اور اس کے بطون کے حالات جو ہلال بن عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں	
زغبہ کا مقرب اور ان کا قبضہ	
بنو یزید	۶۰
باب:۶ بنو حصین	۶۳
اولاد حصین	
بنو مالک بن زغبہ	۶۵
بنو شقیق	۶۶

عنوان	صفحہ
ملتان اور جتان	۶۷
[illegible]	۶۹
باب ۷ بلوچ ماہرین تاریخ	۷۰
باب ۸ [illegible]	۷۱
باب ۹ تمن قوموں	۷۲
[illegible]	
[illegible]	۸۰
المرون	۸۱
[illegible]	۸۲
[illegible]	۸۴
[illegible]	۸۵
اعوان	۸۶
[illegible]	۸۷
باب ۱۰ [illegible]	۹۰
[illegible] کے حالات	
[illegible]	۹۱
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۹۶
باب ۱۱ اقوام [illegible]	۱۰۰
[illegible] کے حالات	
[illegible]	۱۰۲

عنوان	صفحہ
باب [illegible]	۱۰۴
باب ۱۲ براہوی اقوام	۱۰۸
[illegible] قوم کے حالات وغیرہ	
[illegible]	۱۰۵
[illegible]	۱۱۰
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۱۱۱
[illegible]	
باب ۱۳ براہوی اور عرب [illegible]	۱۱۷
[illegible] کے متعلق [illegible]	
باب ۱۴ براہوی اقوام کے فضائل	۱۲۳
[illegible] قوم کے [illegible] کے شریفانہ [illegible] کا تذکرہ وغیرہ	
[illegible]	۱۲۰
براہوی اقوام کے [illegible] تک کا بیان	
[illegible]	۱۲۶
باب ۱۵ [illegible] براہوی کے قبائل کے حالات	۱۳۴
[illegible]	۱۳۵

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
[illegible]		**باب ۱۸: البرانس و ہوارہ**	
باب ۱۵: نفزاوہ اور ان کے بطون	۱۳۶	بربریوں میں سے برانس کے حالات [illegible]	۱۵۹
نفزاوہ کی [illegible] اور ان کا بیان		[illegible]	۱۶۰
بنو [illegible] ورفجومہ	۱۳۹	ہوارہ کے بطون	
باب ۱۶: لواتہ قوم	۱۳۹	مغرب میں ہوارہ کے قبائل	۱۶۳
تذکرہ بربریوں میں سے لواتہ کے [illegible] اور ان کی [illegible]		البرانس کے بطون میں سے ازداجہ مسطاسہ [illegible] عجیسہ کے حالات کا بیان	
[illegible]	۱۴۱	[illegible]	
[illegible]		البرانس کے بطون میں سے [illegible] ان کی [illegible] اور ان کے [illegible]	۱۶۴
[illegible]	۱۴۲	اوربہ [illegible]	۱۶۵
[illegible]	۱۴۵	البرانس کے بطون میں سے کتامہ کے حالات [illegible] اور ان کے [illegible] کتامہ کے بقایا	۱۶۷
مطغرہ		[illegible] کے حالات	
[illegible]	۱۴۶	کتامہ کے بقایا [illegible] میں سے [illegible] کے حالات [illegible]	
مغیلہ	۱۴۷	[illegible]	۱۶۹
[illegible]	۱۴۹	بطون کتامہ میں سے [illegible] کا تذکرہ	۱۷۰
باب ۱۷: اقوام [illegible]	۱۵۰	برانس کے بطون میں سے صنہاجہ کے حالات [illegible]	
تذکرہ بربریوں میں [illegible] کے حالات [illegible]		[illegible]	۱۷۲
[illegible]		صنہاجہ کا پہلا طبقہ اور ان کی حکومت	
[illegible]	۱۵۱	آل زیری بن مناد کی حکومت [illegible]	۱۷۴
[illegible]		بلکین بن زیری کی حکومت	
[illegible]	۵۰	منصور بن بلکین کی حکومت	۱۷۵
[illegible]		بادیس بن منصور کی حکومت	۱۷۶
[illegible]	۱۵۳	المعز بن بادیس کی حکومت	۱۷۷

عنوان | صفحہ
تیموری امیروں کی حکومت ۱۸۸
[illegible] کی حکومت ۱۸۹
[illegible] کی حکومت

باب ۱۹ خوارزمیان

[illegible] ۱۹۲
[illegible]
[illegible] ۱۹۳
[illegible]
[illegible] ۱۹۵
[illegible] ۱۹۶
[illegible]
[illegible] ۱۹۷
[illegible] ۱۹۸

باب ۲۰ [illegible]

[illegible] ۱۹۹
[illegible]

باب ۲۱ [illegible]

[illegible] ۲۰۰
[illegible]
[illegible] ۲۰۱

عنوان | صفحہ

باب ۲۲ مرابطین بن تاشفین کی حکومت

[illegible] حکومت کے حالات [illegible] ۲۰۹
حکومت کی [illegible]
[illegible] کے حالات [illegible] ۲۱۲
[illegible] کے حالات ۲۱۳
[illegible] کے حالات
[illegible] کی وفات ۲۱۴

باب ۲۳ [illegible]

[illegible] ۲۱۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۲۲۳
[illegible] ۲۲۴
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۲۲۵
[illegible]
[illegible] ۲۲۶
[illegible] ۲۲۸
[illegible] کی حکومت
[illegible] کے حالات ۲۳۰

عنوان	صفحہ
باب ۲۴ [illegible] کے حکمران	۲۳۰
[illegible] حکومت	
[illegible] کے حالات	۲۳۵
[illegible] کے حالات	۲۳۹
باب ۲۵ [illegible] کے [illegible]	[illegible]
[illegible] حکومت کے حالات	
باب ۲۶ [illegible] معاہدہ	۲۴۳
[illegible] [illegible] کے حالات	
باب ۲۷ [illegible] کی [illegible]	۲۴۵
[illegible] کے [illegible] حکومت کا [illegible]	
باب ۲۸ عبد المومن کی حکومت	۲۵۰
[illegible] عبد المومن کی حکومت کے حالات	۲۵۵
[illegible] کے حالات	۲۵۷
[illegible] کے حالات	۲۵۸
[illegible]	۲۵۹
[illegible]	
[illegible] کے حالات	
[illegible] عبد المومن کی حکومت	۲۶۰
[illegible]	
[illegible] کے حالات	۲۶۲
[illegible]	
[illegible] کے حالات	۲۶۳

عنوان	صفحہ
[illegible] کے جہاد کے واقعات	۲۶۴
[illegible]	
[illegible] حکومت	۲۶۵
[illegible] حکومت کے حالات	۲۶۹
[illegible] حکومت کے حالات	
باب ۲۹ [illegible] منصور	۲۷۰
[illegible]	
[illegible] حکومت کے حالات	۲۷[illegible]
[illegible] حکومت کے حالات	۲۷۲
[illegible] حکومت کے حالات	
باب ۳۰ [illegible] کی بغاوت	۲۷۴
[illegible] کے حالات	
[illegible]	
[illegible]	۲۸۲
باب ۳۱ موحدین کے باقیماندہ فرمانروا	۲۸۵
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۹۰
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۲۹۰
باب ۳۲ [illegible] کے حالات	۲۹[illegible]
[illegible]	

عنوان	صفحہ
کے حالات جو موحدین میں سے سوس کے امراء شہداء وغیرہ	
محمد بن ... سے بنی حفص ملوک افریقہ کے حالات اور ان کا آغاز انجام	۲۹۳
حفص کا ... میں ... حکومت قائم کرنا	۲۹۷
شیخ ابو محمد بن شیخ ابو حفص کی وفات اور ان کے بیٹے عبدالرحمن کی حکومت کے حالات	۲۹۸
سلطان ابو عبداللہ مستنصر کی بیعت کے حالات اور اس کے ... کے حالات	۲۹۹
سلطان کے کارناموں کا تذکرہ	۳۰۰
الجوہری کے ... انجام کے حالات	۳۰۲
... کے وقت ... میں شامل ہونے اور اشبیلیہ اور اس کے بہت سے شہروں کی بیعت کے حالات	۳۰۵
سبتہ کی طرف سے سلطان کے خروج کے حالات	۳۰۶
طاغیہ افرنج اور ... کے ... سے اس کی جنگ کے حالات	۳۰۸
ابن جزار کی بغاوت اور ... کے حالات	۳۱۲
واثق یحییٰ بن مستنصر مخلوع کی بیعت کے حالات اور دیگر احوال کا تذکرہ	۳۰۲
باب: ۳۴ سلطان ابو اسحاق	۳۱۴
سلطان ابو اسحاق کے اندلس جانے اور ... کے اس کی اطاعت میں داخل ہونے کے حالات	
... سلطان ابو ... کے ... کے حالات	۳۱۷
امیر ابو فارس بن سلطان ابو اسحاق کا اپنے باپ کے ... میں بجایہ کا ... بننا اور اس کا سبب	۳۱۸

عنوان	صفحہ
ابن سلطان کا جہاد کے لئے فوجوں کی تیاری کرنا	۳۲۰
ابن ابی عمارہ دعی کے ظہور اور اس کے عجیب و غریب حالات کا بیان	[illegible]
سلطان ابو اسحاق کے بجایہ جانے اور دعی ابن ابی عمارہ کے تونس میں داخل ہونے کے حالات	۳۰۲
امیر ابو فارس کے دعی سے جنگ کرنے اور شکست کھانے کا بیان اور ان کے باپ سلطان ابو اسحاق کی وفات وغیرہ	۳۲۴
دعی کے خروج اور ... کے حالات اور سلطان ابو حفص کا اپنے ملک پر قابض ہونا	۳۲۵
باب: ۳۳ امیر ابو زکریا	۳۲۷
... کا قسطنطینیہ پر قبضہ کرنے کے حالات اور اس کا آغاز و انجام	
...	
ابو الحسن بن سید الناس حاجب ... کی وفات اور اس کی جگہ ... کی حکومت	۳۳۰
اعراب کا امیر ابو حفص کی اطاعت سے خروج کر کے امیر ابو زکریا کی اطاعت کرنا	۳۳۱
شیخ الموحدین عبداللہ الفزازی ... اور حاجب ابو القاسم بن الشیخ رئیس حکومت کی وفات کے حالات	۳۳۲
سلطان ابو حفص کی وفات کے حالات اور اس کی حکومت کی بیعت	۳۳۳
سلطان ابو عصیدہ کی حکومت کے حالات	
عبدالحق بن سلیمان کی ... کا حال اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کا حال	۳۳۴

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سلطان یوسف بن یعقوب کے مراسم اور ان کے تحائف کا بیان	۳۳۵	الحضرۃ پر سلطان ابو البقاء کے قبضہ کرنے اور دولت مشرقی میں منفرد ہونے کے حالات	
[illegible] کے قتل اور [illegible] کے تقرر کرنے کے حالات وغیرہ		ابو یعقوب	
اہل جزائر کی بغاوت اور ابن علان کا حکومت کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کرنا	۳۳۷	ابن [illegible] یحییٰ بن خالد کی بیعت اور اس کے انجام کے حالات	۳۴۶
امیر ابو زکریا کی وفات وغیرہ	۳۳۸	قسطنطینہ میں حاجب ابن عمر کے ہاتھ پر سلطان ابو بکر کی بیعت کے حالات اور اس کی اولیت	۳۴۷
قاضی الغبرینی کی سفارت اور ان کے قتل کے حالات		بجایہ پر سلطان کے غالب آنے اور ابن غلاق کے قتل ہونے کے حالات	۳۴۹
باب: ۳۵ سلطان ابو البقاء	۳۴۰	سلطان ابو البقاء خالد کی وفات اور الحضرۃ پر سلطان ابو یحییٰ بن اللحیانی کے قبضہ کرنے کے حالات	۳۴۹
حاجب [illegible] کی طرف سفارت کرنے اور ان کے ہمراہ [illegible] سلطان کے بگڑنے اور معزول کرنے کے حالات		**باب: ۳۷ ابن عمر کا حاکم بجایہ مقرر ہونا**	۳۵۰
ابو عبد الرحمن بن عمر کی حجابت کے حالات اور اس کا انجام	۳۴۰	ابن عمر کے سلطان کے پاس بجایہ میں آنے اور [illegible] کی بیعت کے حالات	
باب: ۳۶ ابن الامیر کی بغاوت	۳۴۲	بجایہ میں بنی عبد الواد کی فوجوں کے مقابلہ کے حالات اور ان دنوں میں ہونے والے واقعات	۳۵۲
قسطنطینہ میں ابن الامیر کی بغاوت اور سلطان ابو عصیدہ کی بیعت کے حالات پھر سلطان ابو البقاء خالد کا اسے گرفتار کر کے قتل کرنا		سلطان ابو یحییٰ کے تونس کی طرف [illegible] اور خلافت سے [illegible] ہونے کے حالات	۳۵۳
صلح کے حالات اور تونس اور بجایہ کے حکمرانوں کے درمیان امن کی شرائط	۳۴۳	سلطان ابو بکر کے الحضرۃ پر حملہ کرنے اور قسطنطینہ کی طرف واپس آنے کے حالات	
تونس سے شیخ [illegible] ابن اللحیانی کے جربہ کے محاصرے کے لئے سفر کرنے اور وہاں سے حج کے لئے جانے کے حالات	۳۴۴	الحضرۃ پر سلطان ابو بکر کے قبضہ کرنے اور ابن اللحیانی پر حملہ کرنے اور اس کے باپ کے طرابلس سے مشرق کی طرف بھاگ جانے کے حالات	۳۵۴
سلطان ابو عصیدہ کی وفات اور ابو بکر شہید کے حالات	۳۴۵	بجایہ میں حاجب ابن عمر کی اقامت اور حاجب محمد بن القالون کی ولایت اور اس کے انجام	۳۵۷

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ان کی حکومت کے حالات [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] حالات	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	باب ۳۹ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عنوان	صفحہ
ولی عہد امیر ابوالعباس کے بیٹے منصور کا المریہ سے الحمراء پر چڑھائی کرنے اور قید ہونے اور اس کے دوسرے بھائیوں امیر ابوفارس عزوز اور اس کے ایک بھائی خالد کے قتل ہونے کے حالات	۳۸۶
[illegible] پر سلطان ابوالحسن کے ناراض ہونے اور امیر ابوالفضل کے وفات پانے اور اس کے بیٹوں کے [illegible] قسطنطنیہ کے طلب کی طرف [illegible] اس کے [illegible] ہونے والے واقعات کے حالات	۳۸۸
[illegible] کے حالات	۳۸۹
[illegible] کی بیعت کرنے اور تونس میں سلطان ابوالحسن کے ہاتھوں ان کے شکست کھانے اور ان کے ہاتھ ہونے والے سب واقعات کے حالات	۳۹۰
تونس میں [illegible] کے [illegible] تیوران [illegible] اور ان کے درمیان کے واقعات کے حالات	۳۹۲
[illegible] قسطنطنیہ پر امیر [illegible] کے [illegible] حکومت درست کرنے کے حالات	۳۹۳
سلطان ابوالحسن کے مغرب کی طرف سفر کرنے کے بعد فضل کے تونس کی طرف چڑھائی کرنے کے حالات	۳۹۴
قسطنطنیہ [illegible] کا [illegible] اور [illegible] کے قتل [illegible]	

عنوان	صفحہ
کے حالات	
حاکم قسطنطنیہ کی [illegible] اور [illegible] کے حالات اور [illegible] احوال	۳۹۸
[illegible] سے [illegible] جانے اور اس [illegible] پر اپنے [illegible] قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے حالات	۳۹۹
[illegible] کے [illegible] پر غالب [illegible] کے حالات	۴۰۱
امیر [illegible] سلطان ابوالحسن کی بیعت اور قسطنطنیہ میں اپنی حکومت کا آغاز کرنے والے کے حالات	۴۰۳
[illegible] واقعہ [illegible] قسطنطنیہ پر قبضہ [illegible] ہونے والے واقعات	۴۰۵
[illegible] امیر [illegible] کی بغاوت [illegible] میں [illegible] ہونے [illegible] کے حالات	۴۰۶
[illegible] سلطان ابوعنان کی [illegible] اور [illegible] کے حالات [illegible] ابوعنان کی اطاعت میں شامل ہونے کے حالات	۴۰۷
[illegible] سلطان ابوعنان کے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے حالات	۴۰۹
امیر [illegible] سے [illegible] واپس [illegible] کے حالات	۴۱۰
امیر ابوعبداللہ کے [illegible] کے بعد [illegible] پر قبضہ کرنے کے حالات	
حاجب [illegible] کی وفات اور [illegible] کے	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
[illegible] کی حکومت سے [illegible] کے حالات	۴۱۱	[illegible] کی خلافت اور [illegible] کے [illegible] طرف [illegible] کے حالات	۴۲۶
باپ پر سلطان ابوالحسن کے غالب آنے [illegible] کی وفات	۴۱۲	[illegible] کے بیٹے کا [illegible]	۴۲۷
[illegible] پر حملہ کرنے اور [illegible] اور اس کے [illegible] کی وفات	۴۱۳	[illegible] سلطان [illegible]	۴۲۸
[illegible] سلطان ابوعنان کی وفات اور [illegible] کے بیٹے [illegible]	۴۱۴	[illegible] کی وفات	
[illegible] کے قبضہ کرنے اور [illegible] کی وفات	۴۱۷	[illegible] سلطان [illegible]	۴۲۹
[illegible] کی خلافت [illegible] اور اس کے بعد [illegible] کی [illegible]	۴۱۸	[illegible] کی طرف [illegible]	۴۳۰
[illegible] کی [illegible]	۴۱۹	[illegible] کی حکومت [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کا قتل اور [illegible]	
[illegible] سلطان [illegible] میں [illegible]	۴۲۰	قسطنطنیہ کے [illegible] اور [illegible] کی وفات [illegible]	۴۳۱
[illegible] کے حالات		[illegible] کی وفات اور [illegible]	۴۳۲
[illegible] اور قسطنطینہ کے [illegible] سلطان کی [illegible] کے حالات	۴۲۲	[illegible] سلطان کی [illegible] اور [illegible]	۴۳۴
[illegible] کی وفات اور اس [illegible]		سلطان ابوالعباس کی وفات اور [illegible] کے بیٹے [illegible] کی وفات [illegible] کے بیٹے [illegible]	۴۳۵
[illegible] اور [illegible] کی [illegible]	۴۲۴	[illegible] کی وفات	۴۳۷
		[illegible]	
		[illegible] کی [illegible] کے حالات	
		[illegible] کی [illegible] کے حالات	۴۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب : ۱

عرب مستعجمہ کا چوتھا طبقہ

عرب مستعجمہ کا چوتھا طبقہ جو اس عہد کی ابتدائی دور سے تعلق رکھتا تھا جو اسلامی حکومت کے عرب حکمرانوں کا [illegible] سب سے اول اس نے [illegible] اور ان سے [illegible] اپنے [illegible] طاعت شعار بھائیوں اور ان کے [illegible] موافقت رکھنے والے [illegible] میں اپنی [illegible] اسلامی حکومت قائم کر لی اور [illegible] پر غالب آ گئے اور [illegible] ان کے ہاتھوں سے [illegible] کی حالت [illegible] اور خلافت کی [illegible] حکومت کی قوت اور [illegible] میں [illegible] انہوں نے [illegible] پر [illegible] قائم کر لیں اور [illegible] ایک قوم سے دوسری قوم [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] اس [illegible] سے پہلے [illegible] اس [illegible] کے سامنے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] حکومت [illegible] انہوں نے [illegible] ان کے ہاتھ سے [illegible] اخلاق [illegible] اقوام پر غالب آ گئے [illegible] انہوں نے [illegible] سلطان کی [illegible] کے ان سرداروں کی [illegible] ہوئے تھے [illegible] قائم [illegible] قبضے [illegible]

کو قائم کیا تھا اور ملت کی نصرت کی تھی اور خلافت کی مدد کی تھی اور بڑی دیر تک انہیں فریب کاری کا مزا چکھایا اور انہیں ذلیل و خوار کر دیا اور انہیں عزت و مجد کی لذت فراموش کروا دی اور ان سے عصبیت کی فطرت سلب کر لی یہاں تک کہ وہ پراگندہ ہو گئے اور خواص کے غلام بن گئے اور امت میں متفرق و پریشان ہو گئے اور انہوں نے اپنے اغیار کو جو موالی اور پروردہ تھے [illegible] اور جوڑ توڑ کرنے والا بنا دیا تھا ان میں عزت کا خیال جاگزیں ہو گیا اور وہ عصبیت سے متعلق باتیں کرنے لگے اور انہوں نے خلفاء کا انکار کر دیا اور امر و نہی کے مقام پر بیٹھ گئے اور ساتھ ہی عرب قلب میں شامل ہو گئے اور عوام الناس کے ساتھ مل جل گئے لیکن انہوں نے عربی حالات کو ان سے دوری کی وجہ سے اور عہد انساب کو ان کو [illegible] جانے کا سبب سے نظر انداز کیا اور انہوں نے اپنے سے پہلے اور بعد کے لوگوں کے احوال کو بھلا دیا یہ اللہ تعالیٰ کی وہ سنت ہے جو پہلے لوگوں میں جاری ہو چکی ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی سنت کو تبدیل ہونے والا نہیں پائے گا۔

اور سلاطین حکومت کے قواعد کی تیاری اور بنیادی اساس کی تعمیر میں دنیائے اسلام کے آغاز سے ہی لگے ہوئے تھے ان کے بعد وہ خلافتیں اور بادشاہتیں [illegible] کے لئے کام کرتے رہے عرب کے ان قبائل کی تعداد بہت زیادہ تھی جنہوں نے ایمان و ملت کی مدد کی اور خلافت کے بازوؤں کو مضبوط کر دیا اور آفاق و امصار کو فتح کیا اور یہاں کی حکومتوں اور اقوام پر غلبہ پا لیا اور مضر میں سے جو قبائل شامل تھے وہ یہ تھے قریش، کنانہ، خزاعہ، بنو اسد، ہذیل، تمیم، غطفان، سلیم اور ہوازن اور ان کے بطون میں سے ثقیف، سعد بن بکر اور عامر بن صعصعہ اور ان کے ساتھ جو شعوب، بطون اور عشائر و قبائل اور حلفاء اور موالی تعلق رکھتے تھے وہ بھی شامل تھے اور ربیعہ میں سے بنو تغلب بن وائل اور بنو بکر بن وائل اور بنی یشکر بنی حنیفہ کی نسل اور ذہل بن شیبان اور تیم اللہ کے سب قبائل پھر نمر بن قاسط، عبد القیس اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے قبائل تھے اور یمنی قبائل میں سے [illegible] جن میں بجیلہ قبائل شامل تھے اور اللہ کے مددگار اوس اور خزرج جو شعوب غسان اور قبائل ازد کے سردار اور اس کے بیٹے تھے پھر ہمدان، خثعم، بجیلہ اور مذحج اور اس کے سب بطون جیسے مراد، زبید، نخع اور اشعری اور بنی حرث بن کعب پھر کندہ اور اس کے بطون اور لخم اور اس کے بطون پھر کندہ اور اس کے [illegible] اور حمیر بن سبا میں سے قضاعہ اور اس کے سب بطون اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے عشائر و قبائل اور ان کے حلفاء ان سب کو عربی اسلامی حکومت نے بکھرا دیا تھا ان سے [illegible] کی سرحدیں پر ہو گئیں اور [illegible] نے ان کو [illegible] بنا لیا اور [illegible] نے ان کو [illegible] دیا ان میں سے کوئی قبیلہ باقی نہ رہا اور [illegible] کوئی [illegible] چھوٹی سی جماعت باقی رہی اور [illegible] کرلی بہت بچنے والے باقی رہے جو جرم کا بوجھ برداشت کریں اور [illegible] کوئی [illegible] رہا۔ ہاں ان کے ناموں کا تذکرہ ان کی اولاد کے انساب میں نہ جانا یا جو ان شہروں میں پھیل چکی تھی جنہیں انہوں نے تیار کر دیا تھا وہ ملکوں میں پھیل گئے اور لوگوں سے [illegible] مل [illegible] ہو گئے اور حکومت کے غلام [illegible] لگنے والوں کے [illegible] نے غلام بن گئے اور ان کے دیار اسلام اور ملت کے گھر ان پر تنگ ہو گئے اور حکومت دوسروں کے ہاتھ میں چلی گئی اور متاعِ علوم و فنون ان کے غیر کے بازاروں میں آنے لگی اور مشرق کے عجمی یعنی دیلم کے لوگ غالب آ گئے اور بہت سی [illegible] ان میں منتقل ہوتی رہی ہیں اور ان [illegible] جن قبائل کو حکومت حاصل تھی ان میں سے اکثر قبائل ختم ہو گئے ہیں اور ان کا

زمانہ تک باقی نہیں رہا اور اس طبقہ کے قبائل کے بقیہ لوگ جنگلوں میں چلے گئے اور جنگلوں میں رہنے لگے انہوں نے خیموں اور صحرا کی زندگی اور خشونت کو ترجیح دی باوجودیکہ نہ وہ آسودگی کی حرکت میں پڑے اور نہ ہی آسائش کے سمندر میں غرق ہوئے اور نہ ہی شہروں اور شہریت کے اندھیروں میں گم ہوئے اسی وجہ سے ان کے شاعر نے کہا ہے:

"تو ہم پا بیٹھنے کو کیسے پاتا ہے جنہوں نے حضارت اور شہریت کو چھوڑ دیا ہے"۔

اور متنبی سیف الدولہ کی مدح کرتے ہوئے اور ان عربوں کے ذکر پر تعریض کرتے ہوئے جن سے اس کی آسودگی اور غداری کی وجہ سے تیرا آزمانا پڑا ہے کہتا ہے۔

"اور وہ بادشاہوں کو اپنی سرکشی سے ڈرایا کرتے تھے اور اب وہ پانی میں کائی کی طرح آ گئے ہوئے ہیں جنہیں انہوں نے تجھے بد اخلاق پایا جو جنگل میں اس کے شتر مرغوں سے بھی زیادہ راہ چلنے والا ہے اور شتر مرغ کے الظلوں سے بھی زیادہ جنگل میں گھر بنانے والا ہے"۔

اور بقیہ قبائل افریقہ کے مشرق و مغرب کے جنوبی صحراؤں، مصر، شام، حجاز، عراق اور کرمان میں اقامت پذیر ہو گئے۔ جیسے جاہلیت کے زمانہ میں ان کے اسلاف میں سے ربیعہ، مضر اور کہلان اقامت پذیر ہو گئے تھے اور انہوں نے سرکشی اختیار کر لی اور ان کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ عربی دولت کی بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا اور حکومتوں کو کمزوری نے آ لیا اور اس وجہ کے باعث لوگوں نے مشرق و مغرب میں عزت حاصل کر لی اور حکومتوں نے انہیں عامل بنا دیا اور ان کے قبیلوں پر انہیں امارت دے دی اور شہروں، دور مضافات میں اور جنگلوں میں انہیں جاگیریں دے دیں اور وہ حاکم ہونے کے لئے ایک نئی قوم بن گئے اور ان کے ہم ساتھی بھی بہت ہو گئے اور اس امارت میں انہیں حکومت حاصل تھی پس وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے حالات و واقعات کا تذکرہ کیا جائے اور انہیں عرب قبائل کے ساتھ شمار کیا جائے کیونکہ ان کی لغت میں اگرچہ تبدیلی ہوئی اور بگڑنے کا ظہور ہوا لیکن وہ ان میں تغیر آیا اور اس سے اعراب بدل گئے پس وہ عجم کی طرف منتقل ہوئے اور اعراب نہ ہونے کی وجہ سے وہ عجم کہلانے کے مستحق ہوئے اسی لئے ہم نے انہیں عرب مستعجمہ کہا ہے اب ہم مشرق و مغرب میں اس طبقہ کے بقیہ قبائل کا ذکر کرتے ہیں، اور خصوصاً جو ان دونوں کے متاخرین اور شرفائے اقتدار والے قبائل کا ذکر کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں میں مل جانے والوں کا تذکرہ نہیں کرتے پھر ہم اس طبقہ کے ان لوگوں کا ذکر کریں گے جو افریقہ اور مغرب میں نقل مکانی کر گئے جن ہم ان کے مکمل حالات کو بیان کریں گے کیونکہ گزشتہ زمانوں میں مغرب عربوں کا وطن نہ تھا بلکہ پانچویں صدی کے وسط میں بنو ہلال اور سلیم سے کچھ لوگ وہاں منتقل ہو گئے اور وہاں کی حکومتوں میں مل جل گئے ان کے حالات ان حکومتوں کے حالات میں شامل ہیں جنہیں ہم نے مکمل طور پر بیان کیا ہے اور عربوں کی دیگر جگہیں بھی قدیم ہیں جہاں پر معقل بن ہلال بن عامر قیام پذیر تھے اور ان کے حالات اور مذہب و رشتہ داری کی حکایات عبیدیوں کی حکومتوں میں ہیں جو حاکم کے زمانہ اور اندلس میں خواص سے ابو رکوہ کی بیعت کے زمانے تک مشہور رہیں اور ہم نے عبیدیوں کی حکومت میں ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور جب بنو ہلال اور سلیم مغرب کی طرف گئے تو یہاں جنگلوں میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے پھر ان کے ساتھ مغرب کی طرف چلے گئے۔ جیسا کہ ہم افریقہ میں عربوں کے داخل ہونے کا تذکرہ کریں گے اور اس زمانے میں یہ معقل بن جعفر کے قبائل اپنے مواطن میں باقی رہے اور آٹھویں صدی کے وسط میں ان کا سردار ابو ذئب اور اس کا بھائی حامد بن زید تھا اور مغرب میں بھی وہ عرب قبیلے کی

طرف منسوب ہوتے اور بیان کرتے کہ وہ [illegible] سے ہیں اور بعض [illegible] کی طرف منسوب ہوتے [illegible] نسب سے متعلق کوئی بات [illegible] کے [illegible] سے ایک بطن [illegible] بات میں سے ان کے بعد سے [illegible] اور ان کے بعد [illegible] بیان [illegible] امام [illegible] مقدم کی اولاد سے [illegible] منسوب ہوتے ہیں [illegible] ان میں سے [illegible] بعض [illegible] سے متعلق کہتے تھے کہ مقدم [illegible] علماء نے بتایا کہ مقدم کی اولاد [illegible] ان قبیلوں [illegible] آل جعفر کی طرف منسوب ہوتے ہیں [illegible] کہتے ہیں کہ وہ جعفر [illegible] کی اولاد سے ہیں۔ [illegible] منسوب ہوتے ہیں اور [illegible] سے متعلق کوئی بات کی جاتی ہے اور ان قوموں میں سے [illegible] قبائل [illegible] کے سوا [illegible] اپنے [illegible] منسوب کرتے ہیں اور [illegible] ان قبائل کو علاقوں میں [illegible] رہتے ہیں اور [illegible] ہیں اور [illegible] کی طرف چلے جاتے ہیں اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کے باعث [illegible] بہت سے قبائل [illegible] قبائل [illegible] سے تعلق رکھتے ہیں۔ [illegible] انہوں نے [illegible] شریک [illegible] کے ساتھ [illegible] مقامات میں قیام کرتا تھا [illegible] کے ساتھ [illegible] آگئے تو انہوں نے [illegible] قبائل آباد ہیں جو [illegible] سے تعلق رکھتے ہیں

اور کرک سے غزہ تک مشرق کی طرف جذام کے قبائل آباد ہیں۔ جو قضاعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بہت بڑی تعداد میں ہیں اور ان کے طاقتور امراء کو بادشاہ فوج پر افسر مقرر کرتا ہے اور راستوں کی حفاظت کا کام ان کے سپرد کرتا ہے نیز سردیوں میں وہ معان اور اس کے آس پاس کے نشیبوں میں جو قیاد کے قریب چلے جاتے ہیں اور ان کے بعد ارض شام میں بنو حارثہ بن سنبس اور آل مراء بن ربیعہ کے امراؤں نے شام عراق اور نجد کے جنگلات میں بادشاہوں کو عربوں پر ترجیح دی ہے اور مجھے حارثہ بن سنبس کے بعض امراء نے بطون کے متعلق بتایا ہے اب ہم شام و عراق کے ان امراء کا ذکر کرتے ہیں جو فضل کی اولاد ہیں اور طی سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز شام کے سب اعراب کی اطاعت کرتے ہیں۔

آل فضل اور بنی مہنا کے حالات اور شام و عراق میں ان کی حکومت: یہ عرب قبیلہ آل فضل کے نام سے معروف ہے یہ لوگ شام، جزیرہ اور ارض حجاز کے نجد کے جنگل میں گھومتے رہتے ہیں ان علاقوں میں یہ دوسفر کرتے ہیں اور طی میں جو رہتے ہیں اور ان کے ساتھ زبید، کلب، ہذیل اور مذحج کے قبائل بھی ہوتے ہیں۔ جو ان کے حلیف ہیں اور ان میں سے بعض قبیلے آل مراء سے طاقت اور تعداد میں مختلف ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ فضل اور مراء آل ربیعہ سے ہیں۔ نیز ان کا یہ خیال بھی ہے کہ فضل کی اولاد ... اور آل علی میں تقسیم ہے اور سب آل فضل ارض حوران میں رہتے تھے کہ ان پر آل مراء غالب آگئے اور انہوں نے وہاں سے انہیں نکال دیا اور وہ وہاں سے نکل کر حمص اور اس کے نواح میں فروکش ہو گئے اور ان کے حلیفوں میں سے زبید نے حوران میں اقامت اختیار کر لی اور وہ اب تک وہیں آباد ہیں اور وہ اس جگہ کو نہیں چھوڑتے مورخین کہتے ہیں کہ پھر آل فضل دولت کے ساتھ سلطنت میں شامل ہو گئی اور انہوں نے ان کو عرب قبیلوں کا حکمران بنا دیا اور انہیں شام اور عراق کے درمیان راستوں کی حفاظت کا کام سپرد کیا جس سے وہ اپنی سرداری میں آل مراء پر غالب آ گئے اور ربیعہ کے موسم میں بھی ان پر غالب آ گئے اور ان کا عام مقصد وہ شام کے ٹیلوں اور بستیوں کے قریب ہوتا اور نہایت ہی کم تعداد میں جنگل کی طرف جاتے اور ان کے ساتھ اعراب کے کئی قبائل بھی ہوتے جو ان کی دوستی میں مذحج عامر اور زبید کے حلف میں شامل ہوتے جیسا کہ وہ آل فضل کے ساتھ شامل ہوتے تھے ہاں آل مراء کے اکثر لوگ انہی قبائل سے تھے اور ان میں سب سے زیادہ تعداد بنو حارثہ کی تھی۔ جرمی '' کا ایک بلند مرتبہ بطن تھا۔ یہی بات ان کے ثقہ آدمیوں نے بیان کی ہے اور اس زمانے میں بنو حارثہ شام کے ٹیلوں پر غالب تھے اور وہ وہاں سے صحراؤں کی طرف آگے نہیں جاتے تھے اور طی کے ٹھکانے نجد میں بہت وسیع تھے اور وہ یمن سے اپنے پہلے خروج کے موقع پر اجاء اور سلمی کے پہاڑوں میں اترے اور ان دونوں پہاڑوں پر بنی اسد غالب آ گئے اور یہ ان کے پڑوس میں آ گئے اور سمیرا اور فید جو حاجیوں کی منازل میں سے ہیں۔ وہاں بھی ان کے ٹھکانے تھے پھر بنو اسد کا خاتمہ ہو گیا اور طی ان کے علاقوں پر کرخ کے پرے تک جو ارض خضر سے ہے وارث ہو گئے اور اسی طرح وہ تمار و تمیم کے وارث ہو گئے جو ارض نجد، بصرہ، کوفہ اور یمامہ کے درمیان واقع ہیں اور اسی طرح وہ غطفان کی اس وادی کے وارث ہوئے جو وادی القریٰ کے قریب ہے یہی بات ابن سعید نے کہی ہے اور وہ کہتا ہے کہ اسی وقت ان میں مشہور حجازی بنو لام اور بنو نبہان ہیں اور حجاز میں عراق اور مدینہ کے درمیان بنو لام کو سطوت حاصل ہے اور وہ مدینہ کے امراء بنی الحسین کے حلیف ہیں وہ بیان کرتا ہے کہ ان میں سے بنو صخر تیماء کی جہت میں رہتے ہیں۔ جو شام اور خیبر کے درمیان ہے

اور قریہ جو طے میں سے ہیں یعنی بنو قریہ بن اشعث بن معبد بن معن بن قریہ بن قیس بن سلامان وہ اپنے علاقوں کے بعد شمر اور اجا اور نجد غزہ سے وارث ہوئے ہیں اور اس زمانے میں ان کی منازل موسم گرما میں الکلیات میں اور موسم سرما میں بنی لام کے ساتھ ہوتی تھی جو بنی طے میں سے تھا اور وہ شام و عراق کے درمیان صاحب سطوت اور غارت گری کرنے والے تھے اور ان کے بطون میں سے زبید اور بطنین اور ان کے بھائی زبید تھے جو موصل میں فروکش تھے۔ ابن سعید نے انہیں طے کے بطون سے قرار دیا ہے اور انہیں بنی مذحج سے قرار نہیں دیا اور اس دور میں آل فضل کی ریاست بنی مہنا میں تھی اور وہ اسے مہنا بن مانع بن حدیثہ بن عصیہ بن فضل بن بدر بن علی بن مفرج بن بدر بن سالم بن قصیہ بن بدر بن سمیع کی طرف منسوب کرتے تھے اور سمیع کے پاس ٹھہر جاتے تھے اور ان کے لیڈر کہتے تھے کہ یہ سمیع وہ ہے جسے ہارون الرشید کی بہن عباسہ نے جعفر بن یحییٰ برمکی سے جنم دیا تھا۔ رشید اور اس کی بہن اور طی کے بڑے آدمیوں کی بیٹیوں سے نسبت کرنی برمک کے موالی عجم اور ان جیسے لوگوں کے متعلق ایسی بات کہنے سے ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں پھر یہ کہ اس قبیلے پر ان جیسے لوگوں کو جو ان کے قبیلے میں سے نہیں ہیں سرداری ملتی ہے اور اس قسم کی باتیں مقدمات الکتاب میں بیان ہو چکی ہیں اور ان کی سرداری کی ابتداء بنی یعقوب کی حکومت کے آغاز سے ہوئی اور اصبہانی کہتا ہے کہ عادل ابوبکر بن ایوب نے شیخ عیسیٰ بن محمد بن ربیعہ کی معیت میں بہت سی فوج کے ساتھ مرج دمشق میں قیام کیا اور فاطمیوں کے عہد سے ان میں سرداری بنی جراح کو حاصل تھی جو طے میں سے تھے اور ان کا سردار مفرج بن دغفل بن جراح تھا اور وہ بھی فوج کی ان کی لڑائیوں میں شامل تھا جو اس کے ساتھ تھیں اور یہ وہی شخص ہے جس نے بنی بویہ کے غلام 'افتگین' کو اس وقت گرفتار کیا جب اس نے اپنے آقا بختیار کے ساتھ عراق میں شکست کھائی تھی اور وہ ۳۶۴ھ میں شام کی طرف گیا اور دمشق پر قابض ہو گیا اور قرامطہ کے ساتھ مل کر عزیز بن معز صاحب مصر سے جنگ کی پس عزیز نے انہیں شکست دی اور افتگین بھاگ گیا پس مفرج بن دغفل اسے ملا اور اسے عزیز کے پاس لے آیا اس نے اس کی عزت افزائی کی اور اسے اپنی حکومت میں بلند مرتبہ دیا اور مفرج ہمیشہ شان و شوکت کے ساتھ رہا اور ۴۰۴ھ میں وفات پا گیا اور اس کے چار بیٹے تھے حسان' محمود' علی اور جراح۔ اس کی وفات کے بعد حسان حکمران بنا اور اس کی شہرت بہت بڑھ گئی اور اس کے اور فاطمی خلفاء کے درمیان بہت اچھے تعلقات تھے اور اس نے رملہ اور ان کے نائب باروق ترکی کو شکست دی اور اسے قتل کیا اور اس کی بیویوں کو قیدی بنایا اور اسی کی تہامی نے مدح کی ہے اور چیدہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے اور عبیدیوں کی حکومت کی راہ حسان بن مفرج کی قرابت میں ہموار ہوئی یہ فضل بن ربیعہ بن حازم ہے اور اس کا بھائی بدر بن ربیعہ ہے اور دونوں بدر کے بیٹے ہیں اور شاید یہی فضل آل فضل کا جد ہے ابن اثیر کہتا ہے کہ فضل بن ربیعہ بن حازم کے آباء بیت المقدس کے مالک تھے اور فضل کبھی فرنج کے ساتھ اور کبھی خلفائے مصر کے ساتھ ہوتا تھا اور طغتکین اتابک دمشق۔ نے اس کی اس بات کو ناپسند کیا اور اس کی سرکوبی کی اور اسے شام سے نکال باہر کیا اور وہ صدقہ بن مزید کے پاس مہمان گیا اور اس کو حلیف بنایا اور صدقہ نے اسے نو ہزار دینار دیئے اور جب صدقہ بن مزید نے سلطان محمد بن ملک شاہ کی ۵۰۰ھ میں اور اس کے بعد مخالفت کی اور ان کے درمیان جنگ ہوئی تو یہ فضل اور قرواش بن شرف الدولہ جو قریش میں سے تھا اور موصل کا حاکم اور بعض ترکمانی امراء اکٹھے ہوئے یہ سب کے سب صدقہ کے مددگار تھے پس وہ ہراول دستوں سے جنگ میں گیا اور وہ سلطان کی طرف بھاگ گئے تو اس نے

[illegible]

کا ذکر کیا ہے اور ہم عنقریب اسی ترتیب کے مطابق آگے بھی ذکر کریں گے لیکن ہم کہتے ہیں کہ بنی ایوب کے عہد میں عادل کے زمانے میں عیسیٰ بن محمد بن ربیعہ امیر تھا جیسا کہ اس کے بعد مصر اور شام میں حسام الدین مانع بن حدیثہ امیر تھا اور ۶۳۰ھ میں اس کے بعد اس کے بیٹے مہنا کو حکمران بنایا گیا اور جب قطز بن عبداللہ نے جو مصر میں ایک ترک بادشاہ تھا۔ تاتاریوں سے واپس لیا اور انہیں عین جالوت پر شکست دی تو سلمیہ نے مہنا بن مانع کو جاگیر عطا کی اور منصور بن مظفر بن شاہنشاہ حاکم حماۃ کی عملداری سے اسے چھین لیا۔ مجھے مہنا کی تاریخ وفات کے متعلق پتہ نہیں چل سکا۔ پھر اس نے شام میں عرب قبیلوں پر ترکوں کی حکومت کے مضبوط ہو جانے پر ظاہر کو حکمران بنایا اور وہ حاکم خلیفہ کی مشایعت کے لئے دمشق کی طرف چلا اور مستعصم نے بغداد کی شکست میں ہی مہنا کو سردار بنا کر بھیجا اور راستوں کی حفاظت کے لئے اسے جاگیریں دیں اور ان کے کم ہونے اور زوال بن علی بن ربیعہ کو جو آل فضل میں سے تھا۔ حنظلی اور سیاہ ان کے ساتھ قید کر لیا اور وہ ہمیشہ ہی عرب قبیلوں پر قدرت رکھتا رہا اور انہوں نے اس کے زمانے میں صلح کر لی کیونکہ اس نے ان پر سختی کرتے اپنے باپ کی مخالفت کی تھی اور ۶۷۹ھ میں سنقر الاشقر بھاگ کر اس کے پاس آ گیا اور انہوں نے تاتاریوں کے ساتھ مکاتبت کی اور اسے شاہی حکومت کے خلاف برانگیختہ کیا اور ۶۸۳ھ میں عیسیٰ بن مہنا فوت ہو گیا اور اس کے بعد منصور قلاوون نے اس کے بیٹے مہنا کو حاکم بنایا۔ پھر اشرف بن قلاوون شام کی طرف گیا اور حمص میں فروکش ہوا۔ تو مہنا بن عیسیٰ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ اس کے پاس آیا تو اس نے اسے، اس کے بیٹے موسیٰ اور اس کے بھائیوں محمد اور فضل کو جو دونوں مہنا کے بیٹے تھے گرفتار کر لیا اور انہیں مصر بھجوا دیا جہاں انہیں قید کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ جب عادل ۶۹۴ھ میں تخت پر بیٹھا تو اس نے ان کو قید سے رہا کیا اور وہ دوبارہ اپنی امارت پر قائم ہو گیا اور ناصر کے زمانے میں اسے عزت و استقامت حاصل تھی اور وہ عراق میں تاتاری بادشاہوں کی طرف میلان رکھتا تھا اور اسے ناصر کی جانب کی کوئی بات یاد نہ تھی اور جب اقوش الافرم اور ان کے ساتھی ۷۱۲ھ میں بھاگے تو وہ اس سے آ ملے اور اس کے پاس سے خربندا کی طرف گئے اور وہ سلطان سے خوفزدہ ہو گیا اور وہ متنقل ہو کر بادشاہ کے پاس جانے سے اپنے قبائل میں اقامت پذیر ہو گیا اور اس کا بھائی فضل ۷۱۲ھ میں بادشاہ کے پاس آیا۔ تو اس نے اس کے آنے کی رعایت کی اور اسے اس کے بھائی مہنا کی جگہ حکمران بنا دیا اور مہنا دور ہٹا رہا اور باقی رہا پھر ۷۱۶ھ میں وہ عراق کے بادشاہ خربندا سے ملا تو اس نے اس کی عزت افزائی کی اور عراق میں اسے جاگیر عطا کی اور خربندا اسی سال فوت ہو گیا تو مہنا اپنے قبائل میں واپس آ گیا اور اس کا بیٹا احمد اور موسیٰ اور اس کا بھائی محمد بن عیسیٰ ناصر کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور سوالی بن کر اس کے پاس گئے تو اس نے ان کی قدر کی اور انہیں قصر ابلق میں ٹھہرایا اور ان سے بہت حسن سلوک کیا اور اس نے مہنا کو راضی کیا اور اسے دوبارہ امارت اور جاگیریں دے دیں اور یہ ۷۱۸ھ کا واقعہ ہے اور اسی سال اس کے بیٹے عیسیٰ اور بھائی محمد اور آل فضل کی ایک جماعت نے زیادہ خوشحال ہونے کے باعث حج کیا اور پھر ۷۲۰ھ میں وہ بدسلوکی کرنے لگا اور شام پر ظلم کی باتیں سلطان کو پہنچیں تو وہ اور اس کی ساری قوم اس پر ناراض ہو گئی اور اس کی بیخ کنی سے رک گئی اس کے بعد ۷۲۰ھ میں وہ شام کے دروازوں کی طرف آیا اور آل فضل کو شہروں سے نکال دیا گیا اور ان میں سے مالک کو اس کی انصاف پسندی کی وجہ سے حکومت دی گئی اور عرب قبائل پر اس نے ان میں سے محمد کو حکمران بنایا اور مہنا اور اس کے بیٹوں کی جاگیریں محمد کو دے دیں۔

گئیں۔ مہنا ایک مدت تک اسی حالت میں رہا اور ۷۳۱ھ میں حاکم حماۃ افضل بن مؤید کے وسیلے سے سوالی بن کر سلطان کے پاس گیا۔ تو اس نے اُسے اس کی جاگیریں اور امارت واپس کر دی اور مجھے مصر میں بعض بڑے بڑے امراء نے جو اس کی آمد کو جانتے تھے یا اس کی آمد کے متعلق ان کے پاس بیان کیا گیا تھا بتایا کہ وہ اس دفعہ سلطان سے کسی بھی چیز کو قبول کرنے سے الگ رہا یہاں تک کہ وہ اس کے پاس دو دودھیل اونٹنیاں اور خالص عربی گھوڑے ہی لے کر آیا اور وہ دارِ حکومت میں سے کسی کے ایک کے دروازے پر بھی نہ گیا اور نہ ہی اپنی حاجات کے متعلق ان سے کوئی چیز مانگی پھر وہ اپنے قبائل کی طرف واپس آ گیا اور ۷۳۵ھ میں فوت ہو گیا۔ پس اس کا بیٹا مظفر الدین موسیٰ حکمران بن گیا اور ناصر کے مرنے کے بعد ۷۴۲ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بھائی سلیمان حکمران بنا پھر سلیمان ۷۴۳ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ شرف الدین عیسیٰ جو اس کے چچا فضل بن عیسیٰ کا بیٹا تھا حکمران بنا پھر وہ ۷۴۴ھ میں قرس میں وفات پا گیا اور خالد بن ولید کی قبر کے پاس دفن ہوا اور اس کی جگہ اس کا بھائی سیف بن فضل حکمران بنا پھر اسے مصر کے سلطان کامل بن ناصر نے ۷۴۶ھ میں معزول کر دیا اور اس کی جگہ احمد بن مہنا بن عیسیٰ کو حکمران بنایا پھر سیف بن فضل نے فوجیں اکٹھی کیں اور فیاض بن مہنا بن عیسیٰ نے اس سے جنگ کی اور سیف شکست کھا گیا۔ پھر سلطان حسن ناصر نے اپنی پہلی حکومت میں جبکہ وہ سرداروں کی کفالت میں تھا احمد بن مہنا کو حکمران بنایا اور وہ ۷۴۹ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بھائی فیاض بن مہنا حکمران بنا اور حسن ناصر نے اپنی دوسری حکومت میں اسے حکمران بنایا پھر وہ ۷۶۱ھ میں باغی ہو گیا اور دو سال تک مصر میں نافرمانی کی حالت میں قیام پذیر رہا یہاں تک کہ اس کے متعلق یہ خبر پہنچی کہ وہ حماۃ کا نائب ہے۔ پس اسے دوبارہ امارت دے دی گئی پھر وہ ۷۷۰ھ میں باغی ہو گیا تو سلطان اشرف نے اس کی جگہ اس کے عم زاد زامل بن موسیٰ بن عیسیٰ کو حکمران بنا دیا اور وہ حلب کے نواح میں آیا تو بنو کلاب وغیرہ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور شہروں میں فساد کرنے لگے ان دنوں حلب پر قشتمر منصوری حکمران تھا وہ ان کے مقابلہ میں نکلا اور ان کے خیموں تک پہنچ گیا اور ان کے اونٹوں کو ہنکا دیا اور خیموں کو پامال کر دیا۔ پس انہوں نے کمک مانگی اور اسے شکست دی اور اس معرکہ میں قشتمر نے اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور الگ تھلگ ہو کر جنگل کی طرف چلا گیا تو اشرف نے اس کی جگہ اس کے عم زاد معیقل بن فضل بن عیسیٰ کو حکمران بنایا اور پھر ابن معیقل نے اپنے ساتھی کو ۷۷۱ھ میں حیار کے لئے امان طلب کرتے ہوئے بھیجا تو اس نے اسے امان دی پھر ۷۷۵ھ میں حیار بن مہنا سلطان کے پاس گیا تو وہ اس سے راضی ہو گیا اور اسے دوبارہ اس کی امارت دے دی پھر وہ ۷۷۷ھ میں فوت ہو گیا۔ تو اس کا بھائی قارا حکمران بنا یہاں تک کہ وہ ۷۸۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ معیقل بن موسیٰ بن عیسیٰ اور ابن مہنا دونوں اکٹھے حکمران بنے پھر یہ دونوں ایک سال کے لئے معزول ہو گئے اور نعیر بن حیار بن مہنا حکمران بنا اس کا نام محمد تھا اور وہ اس زمانے میں آل فضل اور شام کے تمام قبائل کا سردار ہے اور سلطان الظاہر اس کے عہد میں محمد بن محمود بن قاری کے استاد نے اس سے چھیڑ چھاڑ کی یہاں تک کہ وہ ناراض ہو گیا۔ پھر وہ سلطان کی مخالفت اور بغاوت تک پہنچ گیا اور سلطان اپنے غلام پر اور پھر محمد بن قاری پر غالب آ گیا پس اس نے اسے ناراض کر دیا اور اس نے ان دونوں کی جگہ ان کے عم زاد محمد بن کشیس اور اس کے عم زاد موسیٰ بن عساف بن مہنا کو حکمران بنایا اور اس نے عربوں کے انتظام کو سنبھال لیا اور نعیر جنگل میں الگ تھلگ رہ گیا اور مال کی کمی کی وجہ سے خوراک سے بھی عاجز

ہو گیا اور ان کے حالات خراب ہو گئے اور اب زمانے تک اسی حالت میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا مقدر ہے اور اس کے سوا کوئی رب نہیں۔

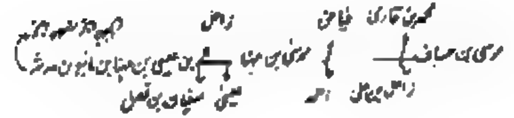
محمد بن عمارک
خیاص
زاهل
ابو بکر منصور بن
موسیٰ بن مصالہ
موسیٰ بن منیا
بن عیسیٰ بن مصالہ بن ابو بن مرشد
زاغل بن علی
احمد
عیسیٰ
سفیان بن فضل

باب : ۴

بنو عامر بن صعصعہ

اب ہم اس طبقہ کے بقیہ قبائل کی طرف لوٹتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ بنو عامر بن صعصعہ سب کے سب نجد میں رہتے تھے اور بنو کلاب حمٰی ضریہ اور ربذہ میں رہتے تھے جو مدینہ کے نواحات میں واقع ہیں اور بنو کعب بن ربیعہ تہامہ، مدینہ اور ارض شام کے درمیانی علاقہ میں رہتے تھے اور بنو ہلال بن عامر طائف کی ان کھلی زمینوں میں رہتے تھے جو اس کے اور جبل غزوان کے درمیان تھیں اور نمیر بن عامر بھی ان کے ساتھ تھے اور جشم بھی نجد میں انہی میں محسوب ہوتے ہیں اور یہ سب کے سب اسلامی زمانہ میں جزیرہ عرب سے منتقل ہو گئے اور دریائے فرات اور اس کے نواح کا راستہ لیا اور بنو ہلال شام میں اقامت پذیر ہو گئے یہاں تک کہ مغرب کی طرف چلے گئے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور ان بقیہ لوگوں میں نمیر بن ہلال میں باقی رہ گئے۔ جو ان کی بہت مشہور ہے ان میں سے اکثر قبائل مخفی و ذلیل رہتے ہیں اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں بنو کلاب ارض حلب اور اس کے نواح پر متغلب رہے اور بنو کعب بن ربیعہ شام چلے گئے اور عقیل، قشیر، حریش، جعدہ ان کے قبائل میں سے ہیں ان میں سے تین قبائل اسلامی حکومت کے زمانہ میں ختم ہو گئے اور بنو عقیل کے سوا کوئی باقی نہ رہا اور ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ ان کی تعداد تمام مضر کی تعداد کے برابر تھی جب ان میں سے [illegible] تو ان اور حلب کے جد موصل اور اس کے نواح اور اس کے بعد حلب پر قابض ہو گئے ان کی حکومت ختم ہو گئی [illegible] واپس آ گئے اور ہر جانب میں عرب ان کے ٹھکانوں کے وارث ہو گئے پس ان میں سے بنو المنتفق بن عامر بن عقیل بھی ہیں اور بنو مالک بن عقیل نجد کی ارض میں اقامت پذیر تھے اور آج کل وہ بصرہ کی [illegible] میں ان جھیلوں میں رہتے ہیں۔ جو اس کے اور کوفہ کے درمیان بطائح کے نام سے مشہور ہیں اور ان کی امارت بنی معروف کے ہاتھ میں ہے اور مغرب میں بنو المنتفق کے دو قبائل ہیں جو بنو ہلال بن عامر کے ساتھ آئے تھے۔ جو خلط کے نام سے معروف ہیں اور ان کے ٹھکانے مغرب اقصیٰ میں فاس اور مراکش کے درمیان ہیں اور جرجانی کہتا ہے کہ سب کے سب بنو المنتفق خلط کے نام سے معروف ہیں اور [illegible] ان سے قریب ان کے بھائی بنو عامر بن عوف بن مالک بن عوف بن عامر رہتے ہیں اور عوف المنتفق کا بھائی ہے۔ یہ لوگ بحرین اور ہجر پر غالب آ گئے اور ابوالحسن الاصغر بن تغلب کی مدد سے اس کے مالک ہو گئے حالانکہ یہ ٹھکانے بنو تمیم اور عبدالقیس کے تھے۔ پس یہ ان کی زمینوں اور گھروں کے وارث بن گئے ابن سعید بیان کرتا ہے کہ اسی طرح بنی کلاب

سے یہ لوگ یمامہ کے مالک بن گئے اور ہوذہ بن علی اس سرزمین میں ان کے بادشاہ مشہور تھے اور بنی تغلب سے شاعر عمرو بن کلثوم بھی تھا یہ لوگ عراق میں منتقل ہو کر وہیں اقامت پذیر ہو گئے وہ اس کے مضافات کے مالک بن گئے ان لوگوں کے مراتب اور تذکروں کا بہت چرچا پایا جاتا ہے اور یہ بہت صاحب سطوت و کثرت تھے اور آج کل دجلہ و فرات کے درمیان پائے جاتے ہیں اور عقیل میں سے بنو عبادہ بن عقیل بھی ہیں اور ان میں سے اخائل ہیں۔ کیونکہ عبادہ اخنس کے نام سے مشہور تھا اور اس زمانے میں یہ لوگ بنی المنتفق کے ساتھ عراق میں اور بصرہ کوفہ اور واسط کے درمیان بطائح میں رہتے ہیں اور ہماری معلومات کے مطابق آج کل ان کی امارت حیان بن صالح کے پاس ہے جو بہت طاقتور اور بڑی تعداد والا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ بنی معروف میں سے ہے جو بنی المنتفق کے بطائح کے امراء ہیں۔ یا عبادہ یا اخائل سے ہے۔ یہ بنی عامر بن صعصعہ اور ان کے ہلالی، ربیعی اور عقیلی عربوں کے ٹھکانوں پر قابض ہونے کے حالات ہیں۔ بنو کلاب کے متعلق سنا جاتا ہے کہ ان کے قبائل باقی نہیں رہے اور رہیعہ اور فارس اور کرمان سے گزر گئے ہیں اور وہ کرمان اور خراسان کے درمیان چراگاہیں تلاش کرتے پھرتے ہیں اور عراق میں ان کا ایک گروہ باقی رہ گیا ہے۔ بنو کعب کی طرف آتے ہوئے بطائح اور سیب میں اترتا ہے اور ان میں [illegible] بھی ہیں اور ان کے ساتھ اوس اور خزرج کے گروہ لوگ بھی ہیں اور ان سب کے امیر کا نام طبیخ ولی ہے اور اوس اور خزرج کا امیر طاہر بن خضر ہے۔ اس عہد میں دیار مشرق میں عربوں کے طبقہ ثالثہ میں سے یہ قبائل امکانی حد تک پائے جاتے ہیں۔

بربری قوم جو یہاں رہتی تھی نے افریقیہ میں ابن ضیعہ سے جنگ کی اس نے مغرب پر قبضہ کر لیا اور پھر واپس چلا آیا اور حمیر کے قبائل تھا اسے اور صنہاجہ کو وہاں چھوڑ آیا۔ پس وہ بربریوں کی طرف مائل ہو گئے اور ان میں شامل ہو گئے اور ان میں عربوں کی بادشاہی جاتی رہی پھر ملت اسلامیہ کا دور آ گیا اور عرب دین کے غالب آنے سے دوسری قوموں پر غالب آ گئے اور مغرب میں چلے گئے اور اس کے دیگر شہروں کو فتح کر لیا اور انہوں نے بربریوں کے ساتھ جنگوں میں بڑی شدت محسوس کی اور اس سے قبل ابن ابی یزید نے بیان کیا ہے کہ وہ بارہ دفعہ مرتد ہو گئے۔ پھر اسلام ان میں راسخ ہو گیا اور وہ اپنی قوم کے ساتھ خیموں میں نہ رہے اور نہ ہی قبائل کی صورت میں اترے کیونکہ جو حکومت انہیں حاصل ہوئی تھی وہ انہیں مضافات میں رہنے سے مانع تھی اور انہیں شہروں کی طرف لے جاتی تھی یہی وجہ ہے کہ ہم نے کہا ہے کہ عربوں نے بلاد مغرب کو وطن نہیں بنایا پھر وہ پانچویں صدی کے نصف میں مغرب میں آئے اور اس کو اپنا وطن بنا لیا اور اپنے قبائل کے ساتھ اس کی اطراف میں پھیل گئے جیسا کہ اب ہم اس کے اسباب کو مکمل طور پر بیان کریں گے۔

چوتھے طبقے کے عربوں یعنی بنی ہلال اور ابو سلیم کے داخلے کے حالات و واقعات

ہلال اور سلیم کے بطون منصور سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ ہمیشہ سے صحرا نشین رہے ہیں اور حجاز کے بعد نجد میں ان کے مقامات پھیلے ہوئے تھے اور بنو سلیم مدینہ کے پاس رہتے تھے اور بنو ہلال طائف کے پاس جبل غزوان میں قیام پذیر تھے اور بسا اوقات وہ گرمیوں اور سردیوں کے سفر میں عراق و شام کی اطراف میں گھومتے تھے اور مضافات پر غارت گری کرتے تھے اور راستوں میں فساد کرتے تھے اور حاجیوں کو لوٹتے تھے اور بعض اوقات بنو سلیم حج کے ایام میں مکہ میں اور زیارت کے ایام میں مدینہ

میں حاجیوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اور مشرقی خلافت کی جانب سے بغداد میں ان پر حملہ کرنے کے لیے اور حاجیوں کو ان کے حملوں سے بچانے کے لیے فوجیں بھیجی جاتی تھیں پھر بنو سُلیم اور ربیعہ بن عامر کے بہت سے لوگ قرامطہ کے ظہور کے وقت ان کے ساتھ مل گئے اور بحرین اور عمان میں ایک فوج بن گئے اور جب ابن عبید اللہ مہدی کے شیعہ مصر و شام پر غالب آئے تو قرامطہ امصار شام پر غالب تھے۔ پس معز نے ان سے امصار کو چھین لیا اور ان پر غالب آ گیا اور انہیں ابزیوں کے محل بحرین میں ان کے ٹھکانے کی طرف واپس کر دیا اور بنی ہلال اور سُلیم میں سے جو عرب ان کے مددگار تھے۔ اس نے ان کو اٹھا کر صعید اور دریائے نیل کے مشرقی کنارے پر اتار دیا اور وہ وہیں اقامت پذیر ہو گئے اور وہ شہروں کو نقصان پہنچاتے تھے اور صنہاجہ کا بادشاہ ۴۰۷ھ میں قیروان سے معز بن بادیس بن منصور کے پاس گیا تو الظاہر لدین اللہ علی بن الحاکم بامر اللہ منصور بن العزیز باللہ لدین اللہ نے اپنے آباء کے طریق کے مطابق اسے افریقہ کی حکومت دے دی جیسا کہ ہم ابھی اس کا ذکر کریں گے اور وہ اس کے عہد ولایت میں آٹھ سال کا نو عمر بچہ تھا۔ جو نہ امور کا تجربہ کار تھا اور نہ سیاست سے آگاہی رکھتا تھا اور نہ ہی اس میں عزت و غیرت تھی پھر ستائیسویں سال میں الظاہر فوت ہو گیا اور المستنصر باللہ معد المتوکل نے امر خلافت کو اس طرح سنبھالا کہ خلفائے اسلام میں کوئی بھی اس کے مقام کو نہ پہنچ سکا کہتے ہیں کہ وہ ۷۵ سال اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ۹۵ سال حکمران رہا اور صحیح بات یہ ہے کہ وہ ۷۳ سال حکمران رہا کیونکہ اس کی وفات پانچویں صدی کے آخر میں ہوئی ہے اور ان دنوں معز بن بادیس اہل سنت کے مذہب کی طرف بہت میلان رکھتا تھا پس اس نے شیخین ابی بکرؓ اور عمرؓ کی مدح کے لیے آواز دی۔ عوام لوگوں نے اس آواز کو سن کر رافضہ پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا اور سچے اعتقاد کا اعلان کیا اور شعار ایمان کا چرچا کیا اور اذان سے حی علیٰ خیر العمل کے الفاظ ختم کر دیئے اور الظاہر نے اس سے چشم پوشی کی اور اس کے بعد اس کے بیٹے معد المستنصر نے عوام کے بارے میں معذرت کی جو اس نے قبول کر لی اور وہ مسلسل اقامت دعوت اور مصالحت کے لیے کوشاں رہا حالانکہ وہ اسی دوران میں ان دونوں کے وزیروں اور ان کی حکومتوں کے صاحب ابوالقاسم احمد بن علی جرجرائی سے جو ان دونوں کے امور کا بہت بڑا مدبر تھا خط و کتابت کرتا رہا اور اسے مائل کرتا رہا اور بنی عبید اور ان کے مددگاروں سے اعتراض کرتا رہا اور جرجرائی کا قطب اقطع تھا۔ اس لیے کہ حاکم نے کسی جرم کے سرزد ہونے کی وجہ سے اس کا قطع کر دیا تھا اور المستنصر کی پھوپھی سیدہ بنت الملک اس سے جنگ کرنے کے لیے کھڑی ہو گئی اور جب وہ فوت ہو گئی تو اس نے ۴۱۸ھ میں حکومت کو اپنے لیے مخصوص کر لیا یہاں تک کہ وہ چھتیسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد ابو محمد الحسن بن علی الیازوری نے وزارت سنبھالی وہ اس کا اصل فلسطین کی بستیاں تھیں اور اس کا باپ وہاں پر فلاح تھا لیکن جب وہ وزیر بنا تو اطراف کے لوگوں نے اسے مخاطب کیا لیکن اسے محبت نہ دی تو یہ بات اسے گراں گزری اور صاحب حلب ثمال بن صالح اور صاحب افریقہ معز بن بادیس اس سے ناراض ہو کر اس سے منحرف ہو گئے اور معز نے قسم کھائی کہ وہ ان کی اطاعت کو چھوڑ دے گا اور بنی عباس کی طرف دعوت کو پھیر دے گا اور بنی عبید کے نام کو اپنے مناروں سے مٹا دے گا اور وہ اس کام میں مشغول ہو گیا اور اس نے کپڑوں اور جھنڈوں سے ان کے نام مٹا دیئے اور القائم بامر اللہ ابو جعفر بن القادر کی بیعت کر لی جو خلفائے بنی عباس میں سے تھا اور اس کا خطبہ دیا اور سینتیسویں سال میں منبروں پر اس کے لیے دعا کی اور بیعت کے ساتھ آدمی کو بغداد بھیجا اور ابو الفضل بغدادی نے اس سے حسن سلوک

[illegible]

[illegible] صاحب اسلحہ تھا کو ابن حماد بلکین کی طرف بھیجا۔ پس اس نے اسے ایک ہزار سوار فوج کے متعلق لکھا جو اس نے اس کی طرف بھیج دی۔ پس وہ [illegible] سے الگ ہو گئے اور منتصر بن خزرون المغراوی اپنی قوم کے ایک ہزار سواروں کے ساتھ اس کے پاس پہنچ گیا اور وہ افریقہ کے صحرائی زناتہ کے مسافروں کے ساتھ رہتا تھا اور وہ ان کے بڑے سرداروں میں سے تھا اور معز نے زناتہ کی فوج اور اس کے اپنے [illegible] حشم اور [illegible] اور جنگ کرنے والے عربوں میں سے جو لوگ باقی رہ گئے تھے۔ ان کے ساتھ کوچ کیا۔ پھر اس نے زناتہ اور صنہاجہ کو اکٹھا کیا اور [illegible] لوگوں کے ساتھ ان کی جانب گیا۔ کہتے ہیں کہ ان کی تعداد تیس ہزار تھی اور ریاح، زغبہ اور عدی حیدران [illegible] کی جانب تھے جب فریقین آپس میں لڑے تو فتح کرنے والے عربوں میں سے باقی رہ جانے والے لوگ منتشر ہو گئے اور قوم عصبیت کی وجہ سے [illegible] کی طرف چلے گئے اور زناتہ اور صنہاجہ نے بھی اس سے غداری کی اور معز کو شکست ہوئی اور وہ خود اپنے خواص کے ساتھ قیروان کی طرف بھاگ گیا اور عربوں نے اس کے [illegible] مال و متاع، خزانے، خیموں اور جھنڈوں کو لوٹ لیا اور [illegible] لوگوں کو قتل کر دیا۔ کہتے ہیں کہ صنہاجہ کے مقتولین کی تعداد تین ہزار تین سو تھی اس بارے میں علی بن رزق الریاحی کہتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اشعار ابن شداد کے ہیں [illegible] ان کا آغاز ان اشعار سے ہوتا ہے

> ”یہاں پر [illegible] نے [illegible] اور حاضر ہونے اور سواریوں کے ساتھ [illegible] خیموں کے ساتھ جلدی کر رہے تھے اور ابن بادیس معز بن [illegible] مالک تھا کہ میری زندگی کی قسم [illegible] کے پاس جوان تھے۔ ان میں سے تین ہزار نے تیس ہزار کو شکست دی اور یہ ایک تباہی کی بات ہے“۔

پھر انہوں نے قیروان میں معز سے مقابلہ کیا اور اس کا محاصرہ کر لیا اور قیروان کی بستیاں اور مضافات عربوں کی [illegible] لئے ان کے [illegible] پانے کی وجہ سے سلطان کے انتقام لینے کے باعث تباہ و برباد ہو گئے اور لوگ قیروان میں پناہ لیتے تھے پس انہوں نے [illegible] کو زیادہ کر دیا اور محاصرہ میں شدت کر دی تو اہل قیروان تونس کی طرف بھاگ گئے اور زغبہ اور ریاح قیروان میں گھر گئے اور مونس [illegible] شہر کے میدان سے تقریباً [illegible] ابتدا میں [illegible] کے پاس [illegible] کو [illegible] کے تمام علاقے پر قبضہ کر لیا اور عابد بن ابی الغیث نے [illegible] اور [illegible] کو لوٹ [illegible] واپس آ گیا اور چھیالیسویں سال میں عربوں نے افریقہ کے شہروں کو تقسیم کر لیا اور زغبہ کو طرابلس اور اس کے مضافات کا علاقہ ملا اور مرداس بن ریاح کو باجہ اور اس کے مضافات حصے میں آئے اور پھر دوبارہ انہوں نے شہروں کو تقسیم کیا تو ہلال کو تونس سے قریب تک کا علاقہ ملا اور یہ لوگ [illegible] سے تعلق رکھتے تھے اور معز کے ہاتھ سے حکومت نکل گئی اور عابد بن ابی الغیث تونس شہر پر غالب آ گیا اور اس نے [illegible] اور ابو مسعود [illegible] ان کے [illegible] آپ کو بچانے کے لئے معز کو [illegible] اور اپنی بیٹیوں کے ذریعے تین امرائے عرب کو [illegible] فارس بن ابی الغیث کا اور اس کے بھائی عائذ کا اور فضل بن ابی علی مرداسی کا اور اس کا بیٹا تمیم [illegible] المہدیہ کی طرف آیا اور اس کے بعد [illegible] سال بھی آیا [illegible] عرب سرداروں کی طرف بھیج دیا گیا [illegible] ان کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آیا اور قیروان میں ان کے ساتھ جا ملا اور انہوں نے ان کی اتباع کی اور اس نے [illegible] اور ساحل

پر ہوا [illegible] اسلامی [illegible] کے بیٹے [illegible] نے اپنے باپ کے حالات [illegible] تو وہ قبیلوں اور [illegible]
ساتھ لے کر چلے اور عرب بھی آ گئے اور شہروں میں داخل ہو گئے اور [illegible] لیا اور عمارتوں کو تباہ کر دیا اور ان سے [illegible]
جمال کے [illegible] کو برباد کر دیا اور [illegible] کے مقامات کو [illegible] دیا [illegible] کے عمارت کا [illegible]
ثروت والی چیزوں کو [illegible] کے باشندے [illegible] علاقوں میں منتشر ہو گئے اور مصیبت [illegible]
منتقل ہو گیا پھر [illegible] کی طرف [illegible] گئے اور وہاں [illegible] انہوں نے [illegible]
کے شہروں [illegible] اور [illegible] آ گئے اور خلفاء [illegible]
[illegible] اور [illegible] اولاد [illegible] کی فوج نے انہیں ان کے وزیر [illegible]
[illegible] جنگ کے لئے [illegible] تو انہوں نے اسے [illegible] اور [illegible]
حالات خراب ہو گئے اور [illegible] مقامات [illegible]
[illegible] ان کے [illegible] اب [illegible]
[illegible]
غلام [illegible] میں [illegible] تھے۔ [illegible] میں داخل ہونے کے وقت [illegible] تھے۔
ان میں سب سے [illegible] بھائی [illegible] اور [illegible]
مغرب [illegible] کی طرف منسوب [illegible] بڑی کثیر [illegible] سے تھا اور [illegible] کے بطون سے تھے
اور [illegible] کے بھائی [illegible] انہوں نے [illegible] کی طرف نسبت [illegible] قائم [illegible] تھے
[illegible] منسوب کرتے ہیں [illegible] سے نسبت دیتے ہیں
[illegible] حالانکہ [illegible]
[illegible] سے نسبت دیتے ہیں [illegible]
[illegible] افریقہ [illegible]
[illegible] منسوب کیا [illegible]
[illegible] افریقہ میں داخل ہونے میں ان کا [illegible] اور ان کے [illegible] جیسا کہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
واقف نہیں ہوتے [illegible] جیسا کہ آپ [illegible] ہیں ان کا نسب [illegible]
بہت سے لوگ [illegible] کے بطون سے
ہیں اور [illegible]

عدوان بن عمرو جو قیس بن عیلان کے بطون سے ہے اور طرود فہم بن قیس کے بطن سے ہے۔ یہ سب کے سب ہلال اور نصر ان کی شاخ میں شامل ہیں۔ لیکن عدوان کے دخول کے وقت سے زیادہ شہرت ہلال کو حاصل تھی جب یہ ان میں داخل ہو گئے اور انہی میں شمار ہونے لگے اور ان قبائل میں سے ایک فرقہ ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے الیازوری یا الجرجرائی کے عہد میں نیل کو پار کیا تھا یہ لوگ اس سے قبل عبیدی کے زمانہ میں برقہ ہی میں تھے اور برقہ ہی میں رہا جہاں سے ساتھ ان کے بہت سے اختلافات ہیں اور انہیں عبیدیوں نے بنو ہلال کی طرف بھی منسوب کیا ہے جیسا کہ ان کا ایک شاعر کہتا ہے

> "ہم نے اس کا قرب طلب کیا اور جب ہم نے ان کو جنگ میں سے بچا لیا تو [illegible] بہت [illegible] ہے اور ایک لمبے عرصہ کا معاملہ ہو گیا ہے اور اس کے درمیان طرود ہے جو اس کے قریب ہے ایک وقت میں ہماری [illegible] گئے اور ہم میں سے پایا ان سے [illegible] کا علاج کر رہے ہیں"۔

اور ایک دوسرا شاعر ان کی مدح کہتا ہے۔

> "[illegible] سب [illegible] سے بنا ہوا ہے [illegible] سے لوگوں نے [illegible] لی ہے اور قرہ [illegible] اس کے [illegible] کہ ان جنگلوں میں جانے کے لئے [illegible] کی طرف اشارہ کرتا ہے۔"

لیکن اس نے ان کے نسب کے متعلق جو بیان کیا ہے وہ اس بیان کے مخالف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور حاکم کے زمانے میں ان کا شیخ مختار بن قاسم تھا اور جب حاکم نے یحییٰ بن علی اندلسی کو طرابلس میں فلفول کی مدد کے لئے بھیجا کہ وہ اس کا ساتھ دیں اور بنی زیری کے مقابلہ میں مدد کریں گے تو اس نے انہیں اپنے ساتھ چلنے پر آمادہ کیا اور وہ طرابلس پہنچ گئے اور یحییٰ بن علی کو شکست دی اور برقہ کی طرف واپس آ گئے اور حاکم نے ان کے متعلق پیام بھیجا تو وہ خوفزدہ ہو گئے۔ پھر اس نے انہیں امان دی لیکن جب وہ اس کے پاس پہنچے تو وہ سب کے سب قتل کر دیئے گئے اور ان دنوں قرآن پاک کا معلم ولید بن ہشام تھا جو بنی امیہ سے تھا اور ہشام بن عبدالملک کی طرف منسوب ہوتا تھا اور ان کا خیال تھا کہ اس کے پاس ایسا علم ہے جو اس کے آباء کی حکومت کے حقدار ہے اور اس کی اس بات کو زناتہ اور لواتہ کے بربریوں نے قبول کر لیا اور اس کی شان کے متعلق باتیں کرنے لگے اور بنو قرہ اور ان لوگوں نے اس سے بیعت کر لی اور برقہ پر غالب آ گئے اور حاکم کی فوج ان کے مقابلہ میں گئی تو انہوں نے انہیں شکست دی اور ولید بن ہشام ان کا امیر بن گیا اور وہ مصر کی طرف گئے اور شکست کھائی اور ولید سوار ان کے ملک میں [illegible] جنہوں نے اس کے عہد کو توڑ دیا اور اسے قتل کر دیا اور بنی قرہ کا [illegible] معاف کر دیا گیا اور جب [illegible] اور افریقہ سے مصر آ گئے [illegible] اور برقہ میں ہمیشہ ان کی یہی کیفیت رہی اور جب ان کے بعد ان کے بھائیوں بنو زغبہ و ریاح اور ہلال سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی اتباع سے افریقہ پہنچ جانے کی توجہ حاصل کرنے لگے اس میں ان کا شیخ مختار بن قرہ بھی تھا۔ جس کا ذکر ہلالی کے واقعات میں بیان ہوا ہے اور ان ہلالیوں کے افریقہ میں داخلہ کے بارے میں کئی طرح سے خبریں بیان ہوئی ہیں ان کا خیال ہے کہ [illegible] بن ہاشم

جو بارہ ہزار [illegible] تھے [illegible] ہیں اپنی اطاعت [illegible] کہتے تھے [illegible] نے حسن [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی اور [illegible] سے پیدا ہوا اور اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام محمد تھا [illegible] اور ان کے درمیان [illegible] بہت [illegible] تو انہوں نے [illegible] سے [illegible] جانے کا [illegible] اور انہوں نے [illegible] لینے کے لئے اس کی طرف [illegible] کی [illegible] اپنے والد [illegible] کی ملاقات کے متعلق [illegible] اجازت طلب کی تو اس نے [illegible] ملاقات [illegible] اور [illegible] لے کر ان کے خیموں کی طرف گیا [illegible] دوات اور [illegible] نے [illegible] سے اس [illegible] پوشیدہ رکھا اور [illegible] کہ وہ [illegible] شکار کے لئے [illegible] ہیں اور شام کو گھر واپس آجاتے ہیں [illegible] ان کے [illegible] جاتا [illegible] چلا گیا [illegible] کی علامت [illegible] اور [illegible] چلے گئے جہاں [illegible] کا علم [illegible] ہوا [illegible] چھوڑ گئے اور [illegible] اپنی [illegible] اور ان کے دل میں [illegible] کی محبت [illegible] اور [illegible] کی بہت [illegible] برداشت کرتی رہی۔ یہاں تک کہ [illegible] ہو گئی اور [illegible] کے واقعات لوگوں [illegible] میں نقل کرتے ہیں [illegible] سے [illegible] کہ [illegible] بھی [illegible] پائے جاتے ہیں اور [illegible] کے اتفاقات [illegible] ہوتے ہیں [illegible] اور [illegible] بھی ہیں [illegible] کی [illegible] کی [illegible] [illegible] کیا جاتا [illegible] [illegible] نہیں ہوتا [illegible] کی تاریخ [illegible] میں بیان کیا ہے [illegible] ان کے [illegible] اس کی روایت سے [illegible] کرتے ہیں اور ان کا [illegible] کی خرابی کی وجہ سے اس سے [illegible] ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ [illegible] کی اصل ہے [illegible] اصل ہے اور یہ روایت [illegible] کے مطابق نہیں اور ان اشعار میں [illegible] کا بہت [illegible] ہے اور ان میں [illegible] کا فقدان پایا جاتا ہے اس لئے اس پر [illegible] نہیں کیا جا سکتا [illegible] روایت [illegible] کے [illegible] کے واقعات [illegible] کے [illegible] کا [illegible] اور ان کے بہت سے [illegible] کے [illegible] ہوتے لیکن ہم اس کی روایت پر [illegible] کرتے [illegible] سے [illegible] بات [illegible] کہ اس میں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] شریف کے [illegible] متعلق [illegible] سے [illegible] اور ایک [illegible] کے متعلق ہیں [illegible] واقعی [illegible] اور اس [illegible] ان کے نزدیک [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہو جائے [illegible] ان کے [illegible] شریف [illegible] کے متعلق [illegible] کرتے ہیں [illegible] سے [illegible] بن [illegible] محمد بن [illegible] بن عبید اللہ [illegible] بن [illegible] بن عبداللہ [illegible] کہتے ہیں اور [illegible] کے [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کی بیعت کی اور اس کے متعلق انہوں نے آدمی بھیجے [illegible] کے قبائل تک پہنچا [illegible] انہوں نے اس کی بیعت کر لی [illegible] غالب [illegible] کیا اور [illegible] میں فوت ہو گیا [illegible] کا بیٹا [illegible] اور [illegible] میں فوت ہو گیا اور [illegible] کے بعد اس کا بیٹا [illegible] جس کے متعلق [illegible] کا خیال ہے کہ [illegible] سے [illegible] حالات میں پہلے بیان ہو چکی ہے اور [illegible] نے [illegible] اس کا [illegible] بیان کیا ہے۔

[illegible]

ہے۔ واللہ اعلم۔

اور ان کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ جب [illegible] افریقیہ کی طرف [illegible]

[illegible]

ہے اور وہاں کے باشندوں کو [illegible] اور پھر خود ان بستیوں اور شہروں کو کھلا میدان بنا دیا اور انہوں نے پانی کو زمین میں جذب کر دیا اور درختوں کا ایندھن بنا دیا اور زمین میں فساد پھیلا دیا اور افریقہ اور مغرب تک [illegible] بادشاہوں اور شہروں کے [illegible] کو چھوڑ دیا اور ان کو قائم [illegible] کی خواہش کی [illegible] کرتے اور ان کی حمایت میں بیٹھتے اور ان کے [illegible] سے فرار ہو گئے اور مسلسل ان [illegible] یہاں تک کہ [illegible] نے قصر کی حکومت چھوڑ دی اور [illegible] نے ساحل پر [illegible] شہر کی حد بندی کی اور وہیں پناہ گزیں ہو گئے [illegible] بھی [illegible] تھا اور اس کے بعد ان کا یہ مغرور قوم نے ظلم اور غارت [illegible] کی [illegible] کے باوجود [illegible] حفاظت نہ کی اور انہوں نے [illegible] اور قلعہ کو چھوڑ دیا [illegible] قبائل [illegible] سے مخصوص کرتے تھے [illegible] کی جمعیت پراگندہ ہو گئی اور صنہاجہ کے جانے سے ان کی حکومت [illegible] جاتی رہی اور جب مغرب کی دوسری طاقتوں پر [illegible] موحدین غالب آئے اور موحدین [illegible] شیخ عبدالمومن نے افریقہ کی طرف [illegible] سے [illegible] اور [illegible] اس عہد کے [illegible] اور وہاں [illegible] نے [illegible] قبیلوں [illegible] بھی [illegible] اور [illegible] اپنی [illegible] آتے [illegible] ان کی [illegible] کی [illegible] نے [illegible] عرب [illegible] اور [illegible] بھی تھا [illegible] ایک [illegible] موحدین کی [illegible] اور ان کا [illegible] عبدالمومن تھا اور انہوں نے [illegible] موافقت [illegible] کے [illegible] میں بھی ان [illegible] کی جمعیت باقی [illegible] ان پر غالب آ گئے اور [illegible] ان کے [illegible] قید [illegible] کے بعد [illegible] موحدین کے غلبہ [illegible] کی [illegible] ہو گئے اور ان کی اطاعت میں [illegible] عبدالمومن نے [illegible] اس حالت میں قائم رہے اور موحدین [illegible] اندلس کے [illegible] اور [illegible] غالب [illegible] انہوں نے عبدالمومن کے [illegible] کے بیٹے یوسف [illegible] ان کی حکومت [illegible] میں [illegible] قائم رہے یہاں تک کہ [illegible] کے [illegible] میں [illegible] جانب [illegible] کی حکومت [illegible] کر لیا [illegible] موحدین کی [illegible] اور [illegible] جشم اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] اس وقت [illegible] موحدین [illegible] نے ان کے [illegible] جانب [illegible] شامل تھے اور [illegible] چلے گئے اور ان کے ساتھ سب جشم [illegible] کے [illegible] قوم [illegible] مختلف [illegible] سے [illegible] مغرب میں [illegible] تھے (انہوں نے اس [illegible] قبائل میں قائم [illegible]۔

قابس میں اتر کر بغداد میں خلیفہ مستنصر سے اپنے لئے تجدید عہد کا مطالبہ کیا اور انہوں نے اپنے کاتب عبدالعزیز بن قرسان کو اس کے پاس بھیجا تو اس نے ابن غانیہ کو مغرب کا امیر مقرر کر دیا اور اسے موحدین کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دے دی اور اس کے پاس بنی سلیم بن منصور کے قبائل جمع ہو گئے اور وہ ان لوگوں کے اجازت ملنے پر افریقہ آ گئے اور قراقوش ارمنی نے اس معاملے میں ان کی مدد کی اور ہم ان کے حالات ترکی دولت کے حالات میں بیان کریں گے اور علی بن غانیہ کے لئے عرب و عجم اور ملثمین کی سب فوجیں جمع ہو گئیں اور اس نے مضافات پر غلبہ پا لیا اور موحدین کو فتح کر لیا اور قفصہ، توزر اور نفطہ پر قابض ہو گیا اور مراکش سے منصور مغرب کی قوموں زناتہ، مصامدہ اور زغبہ کو جو ہلالیوں سے تعلق رکھتی تھیں اور جشم و ریاح کو مقابلہ کے لئے کھینچ لایا اور ان پر عمرہ میں جو قفصہ کی جہت سے ہے اس کے ہراول دستے پر ٹوٹ پڑے پھر وہ قراقوش سے ان کی طرف بڑھے تو انہیں شکست ہوئی اور اس کی فوج ہلاک ہو گئی اور اس نے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ انہیں برقہ کے صحراؤں کی طرف بھگا دیا اور پھر قفصہ، قابس اور قفصہ کو ان کے ہاتھوں سے چھین لیا اور ہلالیوں میں سے جشم اور ریاح کے قبائل نے وہاں اس کی اطاعت اختیار کر لی اور موحدین کی پناہ میں آ گئے اس نے انہیں مغرب اقصیٰ کی طرف جلاوطن کر دیا اور جشم کو بلاد تامسنا اور ریاح کو بلاد ہبط اور ازغار میں اتارا۔ جو ساحل بحر محیط کے سلا طنجہ کے قریب قریب ہے اور جب سے قابل افریقہ اور اس کے مضافات پر غالب آئے ہیں لکھتے ہیں میں ہے اور معقل کا علاقہ صحرائے افریقہ اور صحرائے مغرب الاوسط کے درمیان جہاں وہ تجارت کرتے اور لوٹتے تھے سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ان کے قبائل میں سے جو شخص اس خطہ کا والی ہوا ہے اس کے نام پر ان کا نام رکھا گیا ہے اور بنو یادین اور زناتہ جو عبدالواد اور توجین اور مصاب اور بنو راشد اور بنو مرین ہیں اور موحدین کی حکومت کے آغاز ہی سے ان کے جو کام تھے وہ اپنے اشغال میں ان کے قبائل کے قریب رہتے تھے۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور وہ مغرب الاوسط کے صحراؤں اور زمینوں کے مالک تھے۔ جہاں زناتہ وغیرہ کے قریب رہتا تھا اور وہ کے علاقوں میں ان کے درمیان گھومتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ کوئی آدمی وہاں بھٹکنے کی جرأت نہ کرتا تھا اور وہ موحدین کی فوج اور حامیوں میں شمار ہوتے تھے اور ان دنوں ان کے معاملات صاحب تلمسان کی طرف لوٹتے تھے جو قریب کا سردار تھا اور زغبہ کا یہ قبیلہ بنی یادین کے ساتھ اس وقت اکٹھا تھا جب وہ اپنے ہلالی بھائیوں سے الگ ہوتے تھے اور وہ ان کے گروہ کی طرف آ گئے تھے اور یہ سب کے سب مصاب اور مغرب الاوسط کا علاقہ ان سے قبل ان کے حصے میں تھا اور طرابلس کے تھے اور بنو خزرون جو طرابلس کے حکمران تھے۔ اس کے ساتھ ان کی جنگیں ہوئیں اور انہوں نے سعید بن خزرون کو قتل کر دیا اور وہاں سے دوسرے وطن میں منتقل ہو گئے اور وہاں سے موحدین کی طرف منحرف ہو گئے اور انہوں نے اور بنی یادین کے درمیان بھائی چارا دشمن سے دفاع اور دشمن کی تکلیف دور کرنے اور اپنا ملک محفوظ کرنے سے بچانے کے لئے عہد و پیمان ہوا اور وہ ایک دوسرے کے پڑوس میں رہے اور زغبہ صحراؤں میں اور بنو یادین ٹیلوں اور مضافات میں اقامت پذیر رہے پھر ریاحیوں کا امیر مسعود بن سلطان بن زمام بلاد ہبط سے بھاگ کر بلاد طرابلس میں آ گیا اور قبائل بنی سلیم میں سے زغب اور ذباب کے پاس جا اترا اور قراقش بن ریاح کے پاس پہنچا اور جب اس نے

طرابلس کو فتح کیا تو اس کے ساتھ گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور امیر دنی کے مقابلہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ گیا اور اسے شکست دی اور اس کی قوم کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور محمد بن مسعود کی قوم میں سے ایک گروہ نے بھی شکست کھائی جن میں اس کا بیٹا عبداللہ اور اس کا عم زاد برکات بن ابی الشیخ بن عساکر بن سلطان اور قرہ کے شیوخ میں سے ایک شیخ بھی تھا پس انہیں قتل کر دیا گیا اور یحییٰ بن غانیہ صحرا میں اپنے گھر نے کی جگہ کی طرف بھاگ گیا اور ہلال اور سلیم کے ان قبائل اور ان کے اتباع کے یہ حالات مسلسل ایسے ہی رہے۔ اب ہم ان کے حالات اور ان کے امور کے عواقب کا تذکرہ اور ان کے ایک ایک فرقے کا شمار کریں گے اور خاص طور پر اس کا ذکر کریں گے جو اس زمانے میں اپنے قبیلے اور اثر کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے اور جو قبیلے ان میں سے ختم ہو چکے ہیں۔ ہم ان کے تذکرے کو سمیٹ دیں گے اور اثبج کے ذکر سے ابتداء کریں گے کیونکہ انہیں صنہاجہ کے زمانے میں سب سے پہلے سرداری حاصل تھی۔ جیسا کہ ہم اس کے تذکرہ میں بیان کر چکے ہیں پھر اس کے بعد ہم جشم کا ذکر کریں گے۔ کیونکہ یہ بھی انہیں میں شمار ہوتے ہیں۔ پھر ریاح اور زغبہ اور معقل کا ذکر کریں گے کیونکہ یہ ہلال کے شعوب میں سے ہیں۔ پھر اس کے بعد ہم سلیم کا ذکر کریں گے کیونکہ یہ ان کے بعد آئے ہیں۔ اور طلق قدم موخری کے لئے ہے۔

اثبج اور ان کے بطون کے حالات جو ہلال بن عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں:

اور ہلالیوں میں سے اثبج زیادہ تعداد اور زیادہ بطون والے تھے اور انہیں ان سب پر تقدم حاصل تھا اور ان میں سے ضحاک عیاض مقدم لطیف درید اور کرفہ وغیرہ تھے۔ جو ان کے نسب میں نمایاں ہوتے ہیں اور وہ بھی بطنان اور عمر تھے اور وہ اپنے خیال کے مطابق کہتے تھے کہ اثبج ابن ابی ربیعہ ابن نہیک بن ہلال ہے اور کرفہ اثبج کا بیٹا ہے اور ان کی بڑی جمعیت اور طاقت تھی اور یہ افریقہ میں داخل ہونے والے تمام ہلالیوں سے زیادہ و قبائل والے تھے اور ان کے ٹھکانے جبل کے قبائل والے تھے اور ان کے ٹھکانے جبل کے مقابل یا مرتفع کی کسی چوٹی پر تھے اور جب افریقہ میں اثبج کی حکومت قائم ہو گئی تو صنہاجہ نے مضافات پر غلبہ پایا اور ان کے درمیان جنگ برپا ہو گئی اور واقعہ یوں ہوا کہ حسن بن سرحان جو درید میں سے تھا اس نے شبانہ بن احیمر کو دھوکے سے قتل کر دیا جو کرفہ قبیلے میں سے تھا تو کرفہ اس کے پیچھے پڑ گئے پھر اس کی بہن جازیہ نے اپنے خاوند ماضی بن مقرب بن قرہ کو ناراض کر دیا اور اپنے بھائی کے ساتھ آملی اور بھائی نے اسے خاوند سے روک دیا پس قرہ اور کرفہ حسن اور اس کی قوم سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے اور عیاض نے ان کی مدد کی اور یہ جنگ حسن بن سرحان کے قتل ہونے تک جاری رہی اسے شبانہ بن احیمر کی اولاد نے قتل کیا اور انہوں نے اپنے باپ کا بدلہ لے لیا۔ پھر اس کے بعد درید پر کرفہ اور عیاض اور قرہ کو غلبہ حاصل ہو گیا اور جنگ مسلسل ان کے درمیان جاری رہی اور ان کی حالت بدتر ہو گئی اور موحدین کی حکومت آ گئی اور وہ بھی پراگندہ حالت اور جنگی کیفیت میں تھے اور ان کے بعض ان کی [illegible] کے ساتھ دوستی تھی پس جب موحدین نے افریقہ پر قبضہ کر لیا۔ تو ان میں سے عاصم مقدم اور قرہ اور جشم میں سے ان کے بڑے لوگ مغرب کی طرف منتقل ہو گئے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اور ان کے بعد ریاح کو افریقہ میں غلبہ حاصل ہو گیا اور انہوں نے قسطنطنیہ کے نواح پر قبضہ کر لیا اور ان کا شیخ مسعود بن زمام مغرب سے ان کی طرف واپس چلا گیا پس زواودہ امراء

اور حکومتوں پر غالب آ گئے اور دین کا ان پر برا اثر پڑا اور جب بنو بادیس بھی غالب آ گئے اور اعراب کی بستیوں میں اتر گئے اور جنگ سے رک گئے اور انہوں نے بستیوں اور قلعوں کو اپنا وطن بنا لیا اور جب بنو غانیہ مسوفہ نے زوال دولت عبد المؤمن کی جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہوگا تو بنی سلیم کو ان پر بہت غصہ آیا اور انہوں نے انہیں قیروان میں [illegible] اور مراکش کے بلاد میں سے ازغار کو وطن بنایا۔ جو ریاح سے [illegible] پکارتے تھے اور اس حد سے حکومت۔ [illegible] مشرقی جانب [illegible] اور ان اور اثبج نے بہت سے مشرقی شہروں کو تھے جہاں پر ان کے سرمائی گھر تھے اور جب حکومت کی ہوا اکھڑ گئی اور اس کی جدت کمزور ہو گئی اور ریاح کو ان پر غلبہ حاصل ہو گیا اور وہ میدانوں میں لڑنے والوں پر غالب آ گئے تو کرفہ جبل اوراس پر آ اترے اور جہاں پر ان کی جاگیریں تھیں اور وہ زیادہ ہو کر متفرق طور پر یہاں پر ٹھہر گئے اور انہوں نے اسے وطن بنا لیا اور بسا اوقات ان کے بعض آرامی اثبج کی سرحدوں کی طرف چلے جاتے۔ جیسا کہ ہم ان کے بطون کے متعلق بیان کریں گے اور ان کے بہت سے بطون ہیں۔ ان میں سب سے اول بنو محمد بن مردہ ہیں اور یہ کلیب کے نام سے معروف ہیں اور [illegible] بن محمد بن مردہ بن کلیب کی اولاد۔ اثبج کے نام سے معروف ہے اور کلیب بن ناصل بن محمد بن کلیب کی اولاد بلعید کے نام سے معروف ہے اور بن جان بن ناصل کی اولاد امر جانبہ کے نام سے معروف ہے یا اولاد ناصل ہیں اور یہ جبل اوراس کے اثبج کے قریب ہے یہ بودی بن کردن ہنا کے نام سے ہیں پھر ثابت بن ناصل کی اولاد ہے جنہیں کرفہ میں سرداری حاصل ہے اور انہیں سلطان نے جاگیریں دی ہوئی ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور ان کے تین قبیلے ہیں اولاد مساعد اولاد ظافر اور اولاد وشتیمہ اور سرداری اولاد مساعد کے ساتھ مخصوص ہے جو علی بن [illegible] بن ناصر بن مساعد بن ثابت کی اولاد میں ہے اور بنو محمد اور مرواتہ اولاد ثابت کے ٹھکانوں کے مقابلہ میں جنگلوں میں گھومتے پھرنے والے ہیں اور اپنی خوراک کے لئے ان جبل اوراس سے غلہ قبول کر لیتے ہیں اور بسا اوقات صاحب اثبج انہیں اپنے فوجی کاموں اور دیگر اغراض کے لئے استعمال کر لیتا ہے اور وہ یہ شیخ سے زیادہ معزز اور بلند شان ہیں یہی وجہ ہے کہ افریقیہ میں داخل ہوتے وقت قوم اثبج کے حسن بن سرحان بن وبرہ کو سرداری حاصل تھی جو ان کا ایک بطن ہے اور ان کے نوا نے ولد الخطاب سے قسنطینہ اور تازرف [illegible] اور اس کے سامنے کے جنگلوں تک تھے اور ان کے اور کرفہ کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں حسن بن سرحان قتل ہو گیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور وہیں پر اس کی قبر بھی موجود ہے اور یہ بہت سے بطون ہیں جن میں اولاد عطیہ بن ورید اولاد امر بن ورید اولاد جاراللہ تو عبداللہ بن ورید کی اولاد میں سے ہے اور توبہ جو عبداللہ کی اولاد سے ہے اور وہ توبہ بن عطاف بن جبر بن عطاف بن عبداللہ ہے اور انہیں ہلال کے درمیان بڑی سرداری حاصل تھی اور ان کے شعراء نے ان کی مدح کی ہے ان میں سے ایک شاعر کا قول یہ ہے

> "وہ قوم جنہیں سرداری حاصل ہے اور وہ [illegible] ہے جیسے پانی [illegible] جبر بن عطاف بن جبر بن [illegible] ہے اے جوان قوم کے اوطان کا اشتیاق ہے لیکن ان کے ساتھ وہ ہیں کے سب [illegible] بھی ہیں جنہیں وہ چھپاتے ہوتے ہیں۔ انہوں نے عرب کو عرب بنا دیا ہے یہاں تک کہ وہ بلند شان کاموں کی وجہ سے عرب بن گئے ہیں اور وہ ان کے پیچھے [illegible] مقام کی بھی تیاری کرتا اور انہوں نے چھوڑ دیے کہ [illegible] آگ کا طریق چھوڑ دیا ہے حالانکہ ان کی سواریاں پتھروں سے قوت حاصل کر لی تھیں۔"

[illegible]

الزاب میں اتر کر انہوں نے وہاں پر قبضہ کر لیا اور یہ اس زمانے تک اس وقت میں ہیں اور لطیف کے بھی بہت سے بطون ہیں جن میں سے ایک بھی ہیں جو سلطان بن خلیفہ بن ضیف [illegible] کی معروف اور [illegible] الخلیل اور [illegible] بن معافی کی اولاد ہیں اور ان میں سے اللقامنہ بھی ہیں جو لقمان بن خلیفہ لطیف کی اولاد ہیں اور ان میں سے اولاد جریر بن علوان بن محمد بن لقمان اور یزار بن حسن عیاض بھی ہے اور اسی کی طرف بنی مزنی کا نسب لوٹتا ہے جو اس عہد میں الزاب کے حکمران ہیں انہیں بڑی کثرت اور تازگی حاصل ہے پھر یہ [illegible] سے [illegible] آ گئے وہ جب ان کی جمعیت کم ہو گئی اور ان کے بادشاہ منتشر ہو گئے تو ان کے بعد زغبہ نے مضافات میں ان پر غلبہ پا لیا اور بعض ان میں سے جو مغرب کی طرف جاتے تھے وہ مغرب کی طرف چلے گئے اور وہاں [illegible] اور [illegible] پر غالب آ گئے اور یہ الزاب میں اتر گئے اور وہاں انہوں نے [illegible] کی طرح قبضے [illegible] اس عہد میں [illegible] بھی شامل ہے جو الزاب کے امیر کو ٹیکس دیتا ہے اور ان کی قدیم سرداری کے زمانے سے ان کے کھجوروں کے درخت ہیں جن کو انہوں نے [illegible] بانٹ لیا ہے اور وہ اس عہد تک اسی طرح [illegible] ہیں [illegible] الزاب [illegible] میں [illegible] ان کے [illegible] مشغول [illegible] ہیں اور الزاب [illegible] کے ذریعے [illegible] دفاع کرتا ہے اور ان سب سے اپنا خراج پورا کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر وارث ہے [illegible] اور غالب کون ہے [illegible] بن [illegible] بلال [illegible] ہم نواؤں [illegible] اور ہم ان کے [illegible] ہلال سے [illegible] نسبت کرتے ہیں لیکن معلوم ہوا کہ [illegible] کی اولاد سے ہیں یا وہ [illegible] بن ہلال سے ہوں گے اور یہ سب لوگ معروف تھیں اس [illegible] ہے واللہ اعلم [illegible] کوئی [illegible] قلت تعداد اور جماعت کے افتراق کے باعث متفرق ہو رہے ہیں اور یہ [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] رہتے ہیں اور [illegible] جبل اور [illegible] سے [illegible] جنگل [illegible] زیادہ قریب ہے اور ان میں سے [illegible] قبائل اور شہروں میں [illegible] ہیں اور ان میں [illegible] سرداری حاصل ہے [illegible] اور اس کے بیٹے محمد اور [illegible] دو بطن ہیں اور محمد کے بیٹے عثمان اور [illegible] دو بطن ہیں اور عثمان کے بیٹے [illegible] اور فارس دو بطن ہیں [illegible] بن [illegible] ان کا ایک بطن ہے اور [illegible] بطن اور [illegible] الزاب کی [illegible] مغرب کی طرف [illegible] ٹھکانوں تک [illegible] ہے اور [illegible] کے [illegible] ان کے ماتحت اور اس کی اولاد کے خادم بن کر رہتے ہیں۔ خصوصاً [illegible] ان کے [illegible] ٹھکانے [illegible] ہیں اور صاحب الزاب کے [illegible] کے قرب کی وجہ سے اور ان کی [illegible] کی وجہ سے ان پر اس کی اطاعت واجب ہے اس وجہ سے [illegible] اور الزاب کے شہروں کی [illegible] کی [illegible]

مدد کرتی ہیں تو وہ انہیں اپنی ضرورت کے تحت استعمال کر لیتا ہے۔ شکر کی اولاد ان میں سب سے بڑی سرداری کی حامل ہے اور وہ جبل راشد میں مقیم ہیں یہ وہ فریق ہے جو یہاں اترے اور اولاد زکری نے جنگ کی آگ بھڑکائی اور انہیں جبل راشد سے جلاوطن کیا پس وہ جبل کسال کی طرف چلے گئے جو مغرب کی جانب اس کے محاذ میں ہے اور انہوں نے اسے اپنا وطن بنالیا اور لمبا زمانہ گزرنے کے باوجود ان کے مابین ان کی جنگیں مسلسل ہوتی رہیں اور زغبہ کے جوانوں نے دشمن کی قسم کے ٹھکانے فتح کر دیئے ہیں اور اولاد سوید بن زغبہ اور ان کے حلیفوں کے انتظام کے تحت جبل راشد کے رہنے والے بن گئے اور اولاد زکری بنی عامر اور ان کے حلیفوں کے انتظام کے تحت جبل کسال کے رہنے والے بن گئے اور بسا اوقات یہ اپنے شہر حلیفوں کے ساتھ ان کی جنگ میں زغبہ کے جنگل میں گھس جاتے جیسا کہ ہم زغبہ کے حالات میں بیان کریں گے اور ان کا شیخ ہمارے قریبی زمانے میں اولاد یحییٰ میں سے عامر بن ابی یحییٰ بن یحییٰ تھا اور اسے ان میں بڑی شہرت حاصل تھی اور یہ عبادت اور حج کا طریق اختیار کئے ہوئے تھا اور یہ مصر میں اپنے زمانے کے شیخ الصوفیہ یوسف الکورانی سے ملا اور اس سے علم و ہدایت حاصل کر کے اپنی قوم کی طرف لوٹ آیا اور اس نے ان سے معاہدہ کیا کہ وہ اس کے طریقہ اور مذہب پر چلیں گے اور اولاد زکری کا شیخ عمور بن موسیٰ بن بوزیر بن زکری تھا جو عامر کے برابر رعب رکھتا تھا اور شرف میں اس سے بڑھ کر تھا پس عامر نے عبادت کا طریق اختیار کر کے اس سے زیادہ سیادہ رنگ ہو گیا تھا واللہ مصرف الامور والخلق۔

یحییٰ
بن
علی — بکار [illegible]
بن — ابوالجیش
جابر — [illegible]
بن
مفتاح
بن
مساعد
نجیفہ بن ثاقب
ثابت
مرعان بن مصبح
فاضل
بن ضحاک
شبیب محمود
بن
ثعلب
بن
عطیہ
بن — شہزادہ عطیہ بن مرداس

مطلن
بن
محمد
بن
[illegible]
[illegible]
فرج بن الخراج
شریث — محمد بن قاسم کلابی
بن — [illegible]
ربیع — فارس حریز ناصر مرو عطیہ بن یاسر
بن — شریف عثمان بن محمد بن [illegible]
قرہ
ابی ربیعہ
بن — جن کی طرف [illegible] منسوب ہوئے
کعب — جن [illegible] کی تحقیق بیان ہو چکی ہے
بن
کلاب
بن
عامر

باب: ۳

بنو جشم

اس عہد میں مغرب میں یہ قبائل موجود تھے جن میں قرہ، عاصم، مقدم، اثبج، جشم اور خلط کے بطون تھے اور ان سب پر جشم کا نام غالب تھا اور اسی نام سے وہ معروف تھے اور وہ جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن تھے اور مغرب میں ان کے آنے کا اصل باعث یہ ہے کہ جب موحدین افریقہ پر غالب آ گئے تو یہ عرب قبائل ان کے مطیع ہو گئے اور بنی غانیہ کی مدد میں موحدین سے منحرف ہو گئے اور منصور کے زمانے کے ساتھ اطاعت کو وابستہ کر دیا تو ان قبائل کو جن پر [illegible] جاتا تھا یہاں سے لے آیا اور انہیں تامسنا میں اتارا اور ریاح نے ان کو واسطہ میں اتارا اور جشم [illegible] لمبا اور فسیح میں اترا جو سلا اور مراکش کے درمیان اور مغرب اقصیٰ کے وسط میں ہے اور ان گھاٹیوں سے بہت دور ہے جو جبل درن کے اطراف سے لے کر جنگلات تک پہنچاتی ہیں اور اس کی چوٹی ان کے سامنے اپنا ناک بلند کیے ہوئے ہے اور اس کی چٹانیں ان کی بھگی ان کے خلاف ایک روک ہے لیکن اس کے بعد انہوں نے جنگل کا ارادہ نہیں کیا اور نہ ہی دوڑ کا ذریعہ ہے اور وہ وہاں پر اترے ہوئے قبائل کی طرح تامسنا پر رہ گئے اور ان کی فوجیں مغرب میں خلافت کا کام کرتیں اور سفیان اور بنی جابر کی طرف سے موحدین اور باقی ماندہ دور میں سفیان و اولاد [illegible] بطون میں سرداری مکمل رہی اور جب بنی عبد المومن کی حکومت کمزور ہوئی اور انہوں نے بزدلی دکھائی اور ان کی ہوا اکھڑ گئی تو ان کی جمعیت بہت کم ہو گئی اور انہیں غالب آنے کا جوش آ گیا اور کثرت تعداد اور صحرائی زندگی کے قرب کی وجہ سے حکومت پر ان کا تسلط ہو گیا اور انہوں نے اسی طرح سے درمیان جو کچھ تھا اسے بند کر دیا اور خلافت کی مدد کی اور بہت فساد کیا اور ان سے بگاڑ آ گیا اور باقی رہ گئے اور جب بنو مرین نے بلاد مغرب میں موحدین پر چڑھائی کی اور ان اور اس کی بستی پر قبضہ کر لیا تو صحرائی زندگی کے قرب کی وجہ سے ان سے وہ رباح سے بڑھ کر شدید جنگ کرنے والا ان کا کوئی حامی نہ تھا اور اس کی ان کے ساتھ جنگیں ہوئیں جن میں بنو مرین نے ان کو بعض دفعہ یہاں تک کہ ان کا غلبہ ہو گیا اور بنو مرین کا رعب اور سطوت زور پکڑ گئی اور انہوں نے ان کی بیعت اطاعت کی اور بنو مرین [illegible] ان کے لیے قلعہ [illegible] کے سر سے جنوبی [illegible] میں سے تھے اور انہیں حکومت کے لیے گھومنا پھرنا پڑتا تھا اور جشم کی سرداری منظم ہو گئی اور بہت تھکاوٹ کی وجہ سے ان کی کثرت ہو گئی حالانکہ اس سے قبل موحدین کے زمانے میں یہ کثرت سفیان میں تھی پھر گردش زمانہ سے ان کی تیزی ختم ہو گئی اور انہوں نے بزدلی دکھائی اور ان کی ہوا اکھڑ گئی اور

صحرائی زندگی اور چراگاہیں تلاش کرنے کا دور بھول گئے اور ان قبائل میں شمار ہونے لگے جو ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار اور سلطان کے ساتھ جانے والے فوج میں ہوتے ہیں۔

اب ہم ان چاروں فرقوں اور ان میں سے ہر ایک کے قبیلوں کا ذکر کرتے ہیں اور ان کے انساب کے متعلق حق بات بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ معلوم ہو رہا ہے یہ بات جشم کے متعلق نہیں ہوئی لیکن اس نسب کی شہرت اس کے متصل ہے اور اللہ تعالیٰ امور کے حقائق کو بہتر جانتا ہے یہ قبائل جشم میں شمار ہوتے ہیں اور لوگوں کے ذہنوں میں جو جشم موجود ہے وہ جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن ہے۔ یا شاید اس کے علاوہ بھی کوئی جشم ہو اور عاصم اور اس کے بیٹوں کے زمانے میں اس قبیلے کا مشہور شیخ جرمون بن عیسیٰ تھا اور بعض مؤرخین کے خیال میں موحدین کے زمانے میں اس کا نسب بنی قرہ میں تھا اور ان کے اور خلفاء کے درمیان عاصم اور اس کے بیٹوں کے ہی وکلاء موجود تھے پس اس وجہ سے سفیان یحییٰ بن ناصر کا پیروکار بن گیا اور مراکش میں خلافت کا جھگڑا اٹھا پھر رشید نے خلط کے شیخ مسعود بن حمیدان کو قتل کر دیا جیسا کہ بعد میں ذکر ہوگا۔ پس یہ یحییٰ بن الناصر کے پاس گئے اور سفیان رشید کے پاس آیا پھر مغرب میں بنو مرین غالب آ گئے اور ان کی موحدین کے ساتھ مسلسل جنگیں ہوئیں اور ان دنوں ان کا شیخ جرمون بن رشید تھا۔ جو تنگ ہو گیا اور اس قبیلے سے تباہی کے باعث جو اس نے ان سے روا رکھی تو محمد بن عبدالحق امیر بنی مرین سے جا ملا اور وہ قصہ یہ تھا کہ اس نے ایک شب اس کے ساتھ شراب نوشی کی یہاں تک کہ مست ہو گیا اور خوشی میں رقص کرتے ہوئے نشہ کی حالت میں اس پر حملہ کر دیا۔ پھر ہوش آنے پر شرمندہ ہوا اور محمد بن عبدالحق کے پاس بھاگ آیا۔ یہ واقعہ ۶۳۸ھ کا ہے اور اس کے بعد اندلس میں یہ فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا کانون اس کے بعد سعید کے ہاں بلند مرتبہ ہوا اور مجالس میں اس کے بنی مرین کی طرف جانے کی وجہ سے اس کا مخالف ہو گیا اور وہ مراکش کی طرف واپس آ گیا اور سعید کی سرداری ہی میں اس پر قبضہ کر لیا پس یہ اپنی حرکت سے رک گیا اور کانون بن جرمون نے اس کا قصد کیا تو یہ اس کے آگے بھاگ اٹھا اور حرکت کے پاس گیا اور اس کے مرنے سے ایک روز قبل قتل ہو گیا اور اسے خلط نے ایک جنگ میں قتل کیا۔ جو ان کے درمیان اس کے محلہ سعیدہ میں ہوئی اور اس کے بعد سفیان نے جرم سے اس کے بھائی یعقوب بن جرمون نے اسے قائم کیا اور محمد نے اپنے بھائی کانون کے بیٹے کو قتل کر دیا اور سفیان نے محمد سے کھڑا ہو گیا اور مرتضیٰ کے ساتھ اچھا اس میں امان ابودبوس کی تحریک میں حاضر ہوا اور سلطان کے پاس سے بھاگ گیا اور اس کی فوج میں فساد پیدا ہو گیا پس یہ واپس لوٹ آیا اور بنو مرین نے اس کا تعاقب کیا اور اسے شکست ہوئی پھر مرتضیٰ واپس آ گیا اور اسے شکست کی معافی دے دی پھر مسعود نے اسے قتل کر دیا اور یعقوب کے بھائی کانون کے دونوں بیٹوں کے ذمے ان کے باپ کا خون تھا اور وہ دونوں بنی مرین کے سلطان یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ جا ملے اور مرتضیٰ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو آگے کیا مگر وہ اس کی حاکمیت کو برقرار نہ رکھ سکا تو اس نے اپنے چچا عبداللہ بن جرمون کو آگے کیا مگر وہ کچھ نہ کر سکا۔ پس اس نے مسعود بن کانون کو آگے کیا اور عبدالرحمٰن بنی مرین کے ساتھ مل گیا۔ پھر مرتضیٰ کی موت کے بعد شیخ یعقوب بن تیلون کے پاس گیا اور اس کے عوض میں یعقوب بن کانون سفیانی کو آگے کیا۔ پھر عبدالرحمٰن بن یعقوب نے سن (۵۴) میں دوبارہ بیعت کی تو اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا اور مسعود بن کانون نے سفیان پر ایک شیخ مقرر کیا

اور مسعود نے یعقوب سے اس کا ملک چھین لیا یہاں تک کہ چھٹا شخص عبد الحق کا بیٹا فوت ہو گیا اور وہ سکورو سے جا ملا اور اس نے قتل اور جنگ کی آگ بھڑکائی اور حسن بن یعقوب کو اس کی جگہ بلایا گیا یہاں تک کہ وہ [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بھائی [illegible] حکمران بن گیا اور مسعود سکورو میں [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا منصور بن مسعود [illegible] کے ساتھ جا ملا یہاں تک کہ اس نے یوسف بن یعقوب کے زمانے میں دوبارہ اطاعت کی اور [illegible] کے محاصرہ سے [illegible] کے ساتھ اس کے پاس گیا اور ہمارے عہد تک مسلسل سرداری سفیان میں چلی آ رہی ہے اور یہ بر سر اقتدار ہے اور میں نے اپنی [illegible] یعقوب بن علی بن منصور بن یحییٰ بن یعقوب بن [illegible] بن [illegible] کے زمانے کے ایک شیخ کو دیکھا ہے اور سفیان کا قبیلہ آنفی کے نزدیک تامسنا کے اطراف میں اترا ہوا تھا اور اس نے ان کے وسیع علاقوں پر قبضہ کر لیا اور ان کے عام علاقے اور قبیلوں میں [illegible] اور [illegible] ہو گئے تھے [illegible] اور ان کے جھگڑوں [illegible] جو معاملہ [illegible] ہوتے ہیں ان کو اکٹھا کرتے [illegible] کہ ان میں [illegible] اور [illegible] باقی [illegible] ہے اور [illegible] کے فراغ میں [illegible] خرابی اور فساد بہت پیدا ہو گیا ہے جس سبب سلطان [illegible] نے ابو عبد الرحمن بن ابی [illegible] کو [illegible] کی طرف ان کے پاس بھیجا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے تو اس نے انہیں پسند کیا اور ان کی عزت افزائی کی اور ایک روز اس نے خود وہاں [illegible] کے مطابق انہیں [illegible] گیا اور ان کا شیخ منصور بن [illegible] تھا جو [illegible] سے تھا اور اس نے ان سب کو گرفتار کر لیا اور ان میں سے جو قتل ہوئے [illegible] اور [illegible] کو قید خانوں میں ڈال دیا گیا اور زمانے میں ایک عبرت بن گئے اور ان کی شوکت ختم ہو گئی اور [illegible] جو باقی ہے اس کی [illegible] رکھتا ہے۔

المنتفق جشم میں سے ہے یہ قبیلہ خلط کے نام سے معروف ہے اور یہ اس جگہ میں مشہور ہوئے ہیں۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ خلط بنو المنتفق ہیں۔ جو بنی عامر بن عقیل بن کعب سے ہیں اور یہ سب کے سب بحرین میں قرامطہ کے مددگار تھے اور جب قرامطہ کی حکومت کمزور ہو گئی اور شیعوں کی دعوت سے بحرین پر بنو سلیم غالب آ گئے پھر ان پر [illegible] غالب آ گئے جو بطن تغلب [illegible] بنو سلیم اور بنو المنتفق ان خلط کہلانے والوں کے ساتھ افریقہ کی طرف کوچ کر گئے اور [illegible] بنو عقیل بحرین [illegible] باقی رہ گئے یہاں تک کہ [illegible] بنو عامر بن عوف بن مالک بن عوف بن مالک بن عوف بن عامر بن عقیل جو ان خلط کے بھائی تھے تغلبیوں پر غالب آ گئے۔ [illegible] مغرب میں [illegible] جشم کی طرف منسوب ہو گئے۔ [illegible] اور جب منصور نے انہیں مغرب میں [illegible] تامسنا کے [illegible] میدانوں میں [illegible] بڑی تعداد اور قوت والے تھے اور ان کا شیخ ہلال بن حمیدان بن مقدم بن محمد [illegible] تھا [illegible] ان کے نسب کے متعلق اس سے زیادہ [illegible] نہیں جانتے [illegible] جب [illegible] بن منصور حکمران بنا تو انہوں نے اس کی مخالفت کی [illegible] اور ہلال [illegible] کی بیعت کے ساتھ [illegible] کے پاس بھیجا [illegible] اس باب میں اس کی پیروی کی اور مامون آیا تو انہوں نے اس کی حکومت کی مدد کی [illegible] کی طرف چلے گئے اور ہلال [illegible]

ماموں کے ساتھ رہا یہاں تک کہ ماموں [illegible] میں فوت ہوگیا اور [illegible] نے اس کے بعد اس کے بیٹے رشید کی بیعت کی اور اسے مراکش لے آیا اور [illegible] کو شکست دی [illegible] پھر ہلال فوت ہوگیا اور اس کا بھائی مسعود حکمران بنا اور [illegible] کی فوجوں [illegible] رشید کا مخالف ہوگیا اور مسعود بن حمیدان کا دوست تھا لیکن اس نے بھی سلطان کے خلاف [illegible] اور رشید نے اس کے خلاف [illegible] یہاں تک کہ وہ مراکش [illegible] سے [illegible] ایک جماعت کے ساتھ [illegible] میں قتل کر دیا گیا اور اس کے بعد اس کا بھائی [illegible] کا بیٹا [illegible] اس کا جانشین بنا اور اپنی قوم کے ساتھ یحییٰ بن الناصر کے پاس گیا اور انہوں نے مراکش کا محاصرہ کر لیا اور ان کے ساتھ [illegible] بھی تھا اور رشید سجلماسہ کی طرف چلا گیا اور وہ مراکش پر غالب آ گئے [illegible] پھر رشید [illegible] آ کر وہاں غالب آ گیا اور [illegible] علی بن [illegible] کو [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے نجات پا گیا اور یحییٰ بن الناصر نے انہیں [illegible] کی طرف بھگا دیا اور انہوں نے رشید سے صلح کی [illegible] پھر اس نے [illegible] کے بعد ان کے [illegible] عمر بن [illegible] کے ساتھ [illegible] قتل [illegible] رشید نے [illegible] کے ساتھ [illegible] سے جنگ شروع کر دی یہاں تک کہ [illegible] کے ساتھ ان کی جنگ میں قتل ہو گیا اور مرتضیٰ بیعت [illegible] حیلہ بازی [illegible] یہاں تک کہ علی [illegible] کے شیخ [illegible] کو گرفتار کر لیا اور [illegible] ساتھ [illegible] مرتضیٰ نے اس سے [illegible] جنگ کی اور وہ [illegible] جنگ میں قتل ہو گیا۔ پھر [illegible] مرتضیٰ کے خلاف [illegible] مراکش کی طرف [illegible] آ گیا [illegible] سے ان میں [illegible] مرین [illegible] یحییٰ کے بیٹے [illegible] جو مقدم [illegible] سے تھا اور یعقوب بن [illegible] نے [illegible] سلطان [illegible] ابو سعید [illegible] اپنی وفات تک [illegible] ان کا سردار [illegible] پھر اس کا بیٹا [illegible] سلطان ابو سعید کے دور میں تھا اور اس کا بیٹا ابو الحسن تھا [illegible] شاہ مصر [illegible] کی طرف [illegible] بھیجا [illegible] رجب [illegible] فوت ہو گیا [illegible] بھائی حسین بن [illegible] نے [illegible] حکومت سنبھال لی پھر ان دونوں کے [illegible] ابراہیم بن [illegible] نے حکومت سنبھالی اور عزت و شرف [illegible] قریب سلطان کے [illegible] مقام [illegible] یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کی حکومت اس کے بیٹے محمد [illegible] پھر اس کے بھائی [illegible] اور پھر ان دونوں کے بھائی [illegible] نے سنبھالی اور وہ سلطان ابو عنان [illegible] اس کے بعد سلطان ابو سالم کے فوت ہونے کے بعد [illegible] بلاد مغرب [illegible] عبد العزیز [illegible] کیا اور اس نے اپنے بیٹے ابو الفضل کو مراکش کی ایک جانب [illegible] اور [illegible] مبارک اس کے ساتھ تھا اور جب ابو الفضل [illegible] مبارک کی [illegible] ہو گیا اور قید خانے میں ڈال دیا [illegible] یہاں تک کہ سلطان عبد العزیز [illegible] عامر [illegible] پر غالب آ گیا اور اسے قتل کر دیا اور اس

مبارک کو بھی اس کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ پھر یہ اپنے ساتھیوں اور خیموں میں شامل ہو گئے [illegible] مشہور تھا جیسا کہ ہم عرب [illegible] کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اور علاقے سے تھوڑا [illegible] ان کا [illegible] کے حالات بتا چکے ہیں۔ انہیں وہ سال سے اس کے بعد ۷۱۱ھ تک [illegible] سرسبزی اور [illegible] حاصل رہی [illegible] زمانہ [illegible] کھائی اور ان کی تعداد کم ہو گئی۔ واللہ غالب علی امرہ

بنو جابر بن جشم: یہ بھی مغرب میں جشم سے ہیں اور [illegible] کے ایک فرقے سے [illegible] بیان کیا جاتا ہے واللہ اعلم اور بنی مرین [illegible] جنگ میں ان کا بہت اثر تھا [illegible] بھی ان کے دستوں میں شامل تھے اور جب ۷۱۲ھ میں بنی مرین کا [illegible] لیا تو [illegible] شیخ [illegible] عامر [illegible] کے بھائی کے قتل کرنے کے لیے ایک [illegible] بھیجا اور اس کے بعد یعقوب بن [illegible] کو ہلاک کیا۔ پھر [illegible] کے [illegible] نے اس کام کے لیے بھیجا تھا اور یعقوب بن [illegible] نے [illegible] جشم کے قبیلوں سے الگ ہو کر [illegible] وہاں پہاڑ کے [illegible] میں [illegible] رہتے تھے [illegible] پہاڑوں کی [illegible] جب [illegible] پہاڑوں میں پناہ لیے [illegible] سلطان [illegible] کا [illegible] ساتھ [illegible] ان کے مقابلہ میں [illegible] ابو الفضل [illegible] اپنی قوم کے [illegible] ابو عبد الرحمن [illegible] جنگوں کے دوران [illegible] تو انہوں نے [illegible] حکومت نے اس بات [illegible] گرفتار [illegible] سال تک [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] آپ [illegible] گرفتار [illegible] لوگوں کا [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی حقیقت کو بہتر جانتا ہے۔

عاصم اور مقدم: یہ اثبج میں سے ہیں، جیسا کہ ہم نے [illegible] بیان کیا ہے [illegible] اور انہیں عزت اور شرف [illegible] کثرت کے [illegible] ان سے زیادہ معزز تھا [illegible]

حکومت [illegible] کی [illegible] میں تھی اور [illegible] پر خلافت حاصل کی اور [illegible] کیا تو [illegible] ان کے [illegible] شہر میں رہتے تھے اور [illegible] کے عہد میں [illegible] جس کا [illegible] بہت اثر تھا۔ جب [illegible] فوت ہو گیا تو [illegible] نے [illegible] بیٹوں نے [illegible] کے شیوخ تھے کے ساتھ [illegible] قتل [illegible] قتل کر دیے گئے۔ پھر [illegible] ان کے بیٹوں [illegible] کے درمیان [illegible] اپنی [illegible] سے بھی آ رہی تھی اور [illegible] حاصل تھی اور [illegible] کی طرف [illegible] ۱۹۰ھ میں [illegible] کی طرف بھاگ گیا [illegible] وہاں سے [illegible] بن عبدالحق کے ساتھ سرداری حاصل تھی [illegible] ان کی [illegible] حکومت کے ختم ہونے تک [illegible] رہے اور [illegible] ہو گئے۔ واللہ خیر الوارثین

* * *

باب : پنج

بنو ریاح کے بطون

ہلال بن عامر

ریاح اور اس کے بطون کے حالات جو ہلال بن عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں: بنی ہلال کے افریقہ میں داخل ہوتے وقت یہ قبیلہ ان سب سے زیادہ معزز اور زیادہ تعداد میں تھا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے یہ ریاح بن ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر تھے اور اس وقت ان کی سرداری مونس بن یحییٰ الصنبری کو حاصل تھی اور وہ مرداس بن رباح کے بطون سے ہے اور اس کے عہد میں ان کے بہادروں میں سے ایک جوان فضل بن علی تھا جس کا ذکر ان کی ان جنگوں میں پایا جاتا ہے جو صنہاجہ کے ساتھ ہوئی تھیں اور ان کے بطون عمر، مرداس اور علی تھے جو سب کے سب بنو ریاح سے اور سعید بن ریاح اور خضر بن عامر بن ریاح الاخضر تھے اور مرداس کے بہت سے بطون ہیں۔ داؤد بن مرداس اور ضمیر بن حواز بن عقید بن مرداس اور ان کے بھائی مسلم بن عقیل اور اس کی اولاد میں سے عامر بن یزید بن مرداس ایک دوسرا بطن ہے جن میں سے بنو موسیٰ بن عامر اور جابر بن عامر ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ لطیف میں سے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور سودان اور مشہور بنو محمد بن عامر تین بطون میں سے ہیں۔ اسم سودان اور علی بن محمد سے ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مشاہرہ یعنی بنو مشہور ہلال بن عامر ریاح کے علاوہ کسی اور کی نسل سے ہیں واللہ اعلم اور ان سب بطون میں مرداس کو ریاست پر سرداری حاصل ہے اور افریقہ میں داخلہ کے وقت یہ سرداری ضمیر میں تھی پھر یہ سرداری زیادہ تر دواودہ کو ملی جو داؤد بن مرداس بن ریاح کے بیٹے ہیں اور بنو عمر بن ریاح کا خیال ہے کہ ان کے باپ نے اس کی کفالت و تربیت کی ہے اور موحدین کے عہد میں ان کا سردار مسعود بن سلطان بن زمام بن ورد یعنی بن داؤد تھا جسے اس کی شدت و صلابت کی وجہ سے بلط کا لقب دیا گیا تھا اور جب منصور نے ریاح کو مغرب میں منتقل کیا تو مسعود بھی ان کے ساتھ تھا پیچھے رہ گیا یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب سلطان نے ان کی اطاعت کی تو انہوں نے ... کی اور اس نے مسعود اور اس کی قوم کو تامسنا کے علاقے جو ہبط کے نام سے مشہور ہیں کے درمیان سے سلا کر ازغار سے لے کر البحر المحیط تک جو راستہ بحر اعظم کے ساحل تک چلا جاتا ہے بسایا پس یہ لوگ وہاں ٹھہر گئے اور مسعود بن زمام اپنی قوم کی جماعت کے ساتھ ۵۹۰ھ میں ان کے درمیان سے بھاگ گیا اور افریقہ چلا گیا اور ان کے پاس جو بسا کرتے تھے ہو کر

آئے اور طرابلس چلے گئے اور عرب ذباب کے ہاں بنے اور ان کے درمیان گھومتے پھرتے تھے پھر وہ قراقش کی خدمت میں چلا گیا اور طرابلس کی فتح میں اپنی قوم سمیت اس کے ساتھ شامل رہا جیسا کہ ہم قراقش کے حالات میں بیان کر چکے ہیں پھر وہ ابن غانیہ یحییٰ کے پاس واپس آ گیا اور اس کی خدمت میں وہیں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت اس کے بیٹے محمد نے سنبھالی اور موحدین کے ساتھ یحییٰ کی جنگ میں اسے برتری اور نیابت حاصل تھی اور جب ابو محمد بن ابی حفص نے یحییٰ [illegible] کے ساتھ تاجرہ [illegible] جنگ کی جس میں وہ غالب آیا اور محمد بن مسعود قتل ہوا تو ان دونوں قتل ہونے والوں میں عبداللہ بن محمد اور اس کا عم زاد ابو الشیخ بن حرکات بن عساکر بھی تھا اور جب شیخ ابو محمد فوت ہو گیا تو محمد بن مسعود افریقیہ میں واپس آ گیا [illegible] اور شیخ کے خلیفہ ابو محمد کے بعد [illegible] اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اس پر غلبہ پا لیا اور [illegible] اور حکومت سے جنگ کرنے پر فخر کرنے لگے یہاں تک کہ [illegible] سرداروں کے خاندان [illegible] کرنے سے [illegible] ہو گئے اور [illegible] کی بستیوں میں منتشر ہو گئے اور محمد بن مسعود اپنے سرکش [illegible] امارت اور اپنی قوم کو افریقیہ سے [illegible] کی تسخیر [illegible] قیروان [illegible] کے درمیان [illegible] کی سرداری حاصل ہو گئی اور جب یحییٰ [illegible] بنی سلیم اور ریاح کے عربوں میں سے قریب ہوا جیسا کہ ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں تو ان کی حکومت ختم ہو گئی اور [illegible] حکومت [illegible] ہو [illegible] کے وقت [illegible] لگا [illegible] یحییٰ بن [illegible] کہ وہ بنی سلیم اور ریاح کے [illegible] تھے منتشر ہو گئے [illegible] آل ابی حفص نے ان [illegible] کو [illegible] محمد ان سے مقدم [illegible] اور ابن غانیہ [illegible] ذکر کر چکے ہیں جیسا کہ ان کے حالات و واقعات میں ہے اور انہوں نے [illegible] حکومت کی [illegible] کے لئے [illegible] اور ان کے اور قبائل [illegible] کے درمیان جنگ [illegible] اور [illegible] قیروان [illegible] میں [illegible] اور [illegible] محمد بن مسعود کے [illegible] ایک [illegible] ان کے پاس [illegible] اس پر [illegible] تھے اور وہ ان کے پاس [illegible] پڑے اور انہوں نے محمد بن مسعود کے بھتیجے [illegible] سلطان [illegible] ان کے درمیان جنگیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ انہوں نے ان کو [illegible] کے مشرقی [illegible] اور انہیں ان کی مغربی جانب میں بدل دیا اور [illegible] اور [illegible] قابل [illegible] تمام مشرقی علاقوں پر قابض ہو گئے [illegible] کے علاقے سے قسنطینہ اور بجایہ کے مضافات اور [illegible] زاب [illegible] کے میدانوں اور [illegible] جاتے ہیں ان کی ملکیت [illegible] اور محمد بن مسعود فوت ہو گیا اور [illegible] کی سرداری [illegible] بن محمد نے سنبھالی اور [illegible] اپنی قوم میں دولت و ثروت اور شہرت اور حکومت پر غالب آنے کا [illegible] حاصل ہوا۔

یحییٰ کی وفات: اور جب یحییٰ بن عبدالواحد فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے محمد المستنصر کی بیعت ہوئی۔ [illegible] اس کے بھائی ابراہیم نے اس کے خلاف خروج کیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کیا اور انہوں نے [illegible] قسنطینہ میں اس کی بیعت کی [illegible] اور ان کے سردار [illegible] پر متفق ہو گئے اور [illegible] میں المستنصر کے مقابلہ میں [illegible] کے بھاگ [illegible] ہوئے اور اس کی جمعیت منتشر ہو گئی اور ان میں سے [illegible] بن [illegible] سلطان [illegible] کے پاس آئے [illegible] ان کی سرداری

مہدی بن عساکر کے بیٹے کے پاس تھی انہوں نے ابراہیم بن یحییٰ کا عہد توڑ دیا اور تلمسان چلے گئے اور وہ سمندر پار کے اندلس چلا گیا اور وہاں شیخ بن احمر کے پڑوس میں رہنے لگا۔

موسیٰ کی وفات: پھر موسیٰ بن محمد فوت ہو گیا تو اس کی سرداری اس کے بیٹے شبل بن موسیٰ نے سنبھالی اور اس نے حکومت پر بہت ظلم اور ان کا فساد بہت بڑھ گیا تو المنتصر نے ان کے عہد کو توڑ دیا اور اپنی فوجوں کو جو موحدین اور بنی سلیم کے عربوں اور ان کے بھائیوں اولاد عساکر میں سے تھیں ساتھ لے کر اس کے مقابلہ میں گیا اور اس کے ہراول میں شیخ ابو ہلال عیاد بن محمد الہنتاتی تھا۔ یہ ان دنوں بجایہ کا امیر تھا۔ اس نے ان کے خلاف چال چلی تو ان کے رؤسا نے شبل بن موسیٰ بن محمد بن مسعود کا استقبال کیا اور ان کے ساتھ دریہ بن تازیر بھی تھا جو کہ عربی اولاد رباب کا سردار تھا پس اس نے انہیں آتے ہی گرفتار کر لیا اور انہیں جلدی قتل کر دیا اور ابن مایہ کو پکڑ لیا۔ جہاں انہوں نے اس کے بھائی ابو اسحاق کی بیعت کی اور قاسم بن تازیر بن منقص الفازری ان کے پاس حکومت کے خلاف خروج کا مطالبہ کرتے ہوئے گیا اور ان کے دستے بکھر گئے اور اس کے آگے بھاگ کھڑے ہوئے اور اس نے الزاب کے آخر تک ان کا تعاقب کیا اور شبل بن موسیٰ نے اپنے بیٹے سباع کو چھوٹی عمر میں چھوڑ دیا۔ جس کی کفالت اس کے چچا نے کی اور سرداری بھی انہی میں رہی اور سباع نے بھی اپنے بیٹے کے بچہ ہونے کی حالت میں چھوڑا جس کی کفالت اس کے چچا طلحہ بن یحییٰ نے کی اور یہ سب مغرب کے زمانہ کے بادشاہوں کے ساتھ مل گئے اور مہدی کی اولاد فاس میں یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ مل گئی اور سباع کی اولاد تلمسان میں یغمراسن بن زیان کے ساتھ مل گئی پس انہوں نے ان کو پوشاک اور سواریاں دیں پس انہوں نے رشوت لی اور لڑے اور حیلہ بازی کی اور دھیرے دھیرے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے گئے پس وہ الزاب کی اطراف پر جو وارکلا میں سے ہے اور ریغ کے محلات پر غالب آ گئے اور انہوں نے ان کو آپس میں تقسیم کر لیا اور انہیں موحدین کے لئے حاصل کر لیا اور یہ اس کی حکومت کا آخری زمانہ تھا۔

ابن عتو: پھر یہ بلاد الزاب میں آ گئے اور ان کے عامل ابو سعید عثمان بن محمد بن عثمان نے جو موحدین کے سرداروں میں ابن عتو کے نام سے مشہور تھا انہیں اکٹھا کیا اور اس کا ٹھکانہ مقرہ میں تھا۔ پس یہ الزاب میں ان کے ٹھکانے کی طرف گیا اور انہوں نے اس پر حملہ کر کے غلطاوہ میں قتل کر دیا اور اس زمانے میں الزاب اور اس کے نواح پر غالب آ گئے۔ پھر یہ جبل اور اس کی طرف آئے اور وہاں کے تمام قبائل پر غالب آ گئے پھر یہ التل کی طرف آئے اور ان کے مقابلہ میں تمام اولاد عساکر اکٹھی ہو گئی اور موسیٰ بن ماضی بن مہدی بن عساکر نے ان پر غلبہ پایا اور اس نے اپنی قوم اور عیاض وغیرہ میں سے ان کے حلیفوں کو اکٹھا کیا اور جنگ کے لئے ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور اولاد مسعود ان پر غالب آ گئی اور اس نے ان کے سردار موسیٰ بن ماضی کو قتل کر دیا اور تمام بلاد ان ہی کے وطن کے مالک بن گئے پھر حکومت نے حسن سلوک کے ذریعہ اس کی تلافی کی اور انہیں ان شہروں میں جاگیریں دیں جن پر انہوں نے بلاد جبل اور الزاب پر قبضہ کیا تھا اور پھر ان شہروں میں بھی جاگیریں دیں جو بلاد مغربی میں واقع ہیں اور جبل اور اس کے علاقے میں ہیں۔ جسے ان کے ہاں حضنہ کہا جاتا ہے اور وہ قلاع مقرہ اور مسیلہ ہیں اور مسیلہ کی جاگیریں سباع بن شبل بن یحییٰ کے لئے مخصوص کی گئیں تھیں کہ وہ بعد میں علی بن سباع بن یحییٰ کے لئے مخصوص ہو گئیں اور وہ اس کے بیٹوں کے حصے میں آئی ہیں اور مقرہ کی جاگیریں احمد بن عمر بن محمد کے لئے

مخصوص ہو گئیں جو شبل بن موسیٰ بن سباع کا عم زاد ہے اور مقدوس اولاد عساکر کے لئے مخصوص ہوا۔

سباع بن شبل کی وفات: پھر سباع بن شبل فوت ہو گیا اور اس کی حکومت کو اس کے بیٹے عثمان نے سنبھالا جو عساکر کے نام سے مشہور ہے پس سرداری کے متعلق اس کے چچا علی بن احمد بن عمر بن محمد بن مسعود کے بیٹوں اور سلیمان بن سباع بن یحییٰ نے جھگڑا کیا اور وہ اس زمانے میں ہمیشہ جھگڑتے رہے اور انہیں نواح بجایہ اور قسنطینہ اور وہاں کے سرداروں: عباس اور ان کے امثال پر غلبہ حاصل تھا اور آج کل اولاد محمد کی سرداری یعقوب بن علی بن احمد کو حاصل ہے اور وہ اپنی عمر اور مرتبے کے لحاظ سے زواودہ کا بڑا آدمی ہے اور اسے بہت شہرت حاصل ہے اور سلطان کے ہاں اسے بڑا مقام حاصل ہے جو موروثی چلا آتا ہے۔

اولاد سباع کی سرداری: اور اولاد سباع کی سرداری علی بن سباع کی اولاد میں ہے اور علی کی اولاد ان میں سے اشرف اور تعداد میں بکثرت ہے اور ان کی سرداری یوسف بن سلیمان بن علی بن سباع کی اولاد میں ہے اور یحییٰ بن علی بن سباع کی اولاد اس کی مددگار ہے اور اولاد محمد قسنطینہ کے ساتھ خاص ہے اور حکومتوں نے وہاں کے بہت سے سبزہ زاروں میں انہیں جاگیریں دی ہیں اور اولاد سباع بجایہ کے نواح کے ساتھ قائم ہے اور وہاں پر ان کو بجایہ اور اس کے مضافات کو عربوں کے ظلم سے بچانے کے لئے تھوڑی سی جاگیریں حاصل ہیں تا کہ وہ ان شاہراہوں پہاڑوں اور راستوں پر غلبہ نہ پائیں جو چراگاہوں کے حاشیوں کے لئے بڑے دشوار گزار ہیں اور وطن اور کام کی تقسیم ان کے اسلاف کے زمانے سے ہو چکی ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور الزاب کی غربی جانب اور اس کا سب سے بڑا شہر اولاد محمد اور اولاد سباع بن یحییٰ کے تصرف میں ہے اور پہلے یہ بھی ابوبکر بن مسعود کے پاس تھا پس جب اس کے کمزور ہو گئے اور مٹ گئے تو علی بن احمد نے جو اولاد محمد کا سردار تھا اور سلیمان بن علی نے جو اولاد سباع کا سردار تھا اسے خرید لیا اور اس کی وجہ سے ان کے درمیان مسلسل جنگیں ہوتی رہیں اور وہ اولاد سباع بن یحییٰ کی جولانگاہوں میں آ گیا اور سلیمان اور اس کے بیٹے اس پر غالب آ گئے اور انہوں نے شمالی جانب کو زیادہ آباد کیا اور اس کا بڑا شہر بسکرہ میں اولاد محمد کے لئے ہے اور یعقوب بن علی کو اس کے باعث اس کے عامل پر غلبہ اور عزت حاصل ہے اور وہ اکثر اوقات اعراب کے فساد سے اپنی حکومت، اپنے وطن اور اس کے نواح کو بچانے کے لئے یہاں سے آتا ہے اور الزاب کی مشرقی جانب کے بڑے شہر بادیس اور تہودہ ہیں جو اولاد نابت کے لئے ہیں۔ جو کرمہ کے رؤسا ہیں کیونکہ یہ مقام ان کی جولانگاہوں میں شامل ہے اور ریاح کی جولانگاہوں میں سے نہیں مگر الزاب کے گورنر اکثر اوقات اپنی فوج کے لئے ریاح کے مصائب میں ان کے بڑے سردار کی اجازت سے اس سے مکمل ٹیکس لیتے ہیں اور یعقوب اور ریاح کے تمام بطون زواودہ کے مددگار ہیں اور وہ ان کے ہاتھ کا دیا کھاتے ہیں اور علاقے میں ان کی کوئی حکومت نہیں جس پر وہ قابض ہوں اور ان میں سب سے زیادہ طاقتور اور زیادہ جتھے والے سعید، مسلم اور اخضر کے بطون ہیں جو جنگلوں اور ریگستانوں میں چراگاہوں کی تلاش سے دور رہتے ہیں اور جب زواودہ آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے فریق سے معاہدہ کرتے ہیں۔ پس سعید تھوڑے وقت کو چھوڑ کر دیگر اوقات میں اولاد محمد کے حلیف ہوتے ہیں اور وہ عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ پھر ان سے رجوع کر لیتے ہیں اور مسلم اور اخضر اولاد سباع کے حلیف ہیں اور

اسی طرح یہ بنی ماہی کے حلیف بھی ہیں۔

سوید کی سرداری: سوید کی سرداری ان میں سے [illegible] یوسف بن زید علی ہے جو محمد بن [illegible] بن عریف بن یعقوب بن یوسف کی اولاد سے ہیں اور ان کے [illegible] یوسف ہیں اور وہ اپنے خیال میں بنی سلیم کی طرف منسوب ہوتے ہیں [illegible] جو سلیم میں سے ہیں اور ان کے نسب کے متعلق صحیح بات یہ ہے کہ وہ [illegible] کے لحاظ سے [illegible] میں سے ہیں اور عرب نے [illegible] یوسف کے ساتھ [illegible] ہیں [illegible] اور فخر کے ناموں سے مشہور ہیں۔

محامد: [illegible] فخر میں سے ہیں اور مشرف بن [illegible] کی [illegible] ہیں۔

جوار: اور فخر میں سے [illegible] اور زناتہ میں سے ہیں۔ جو ان کا ایک [illegible] ہے اور [illegible] ہیں۔ [illegible] ان میں سے ہیں [illegible] عنقریب ان کا بیان آئے گا۔

زناتہ: [illegible] ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان میں سے بہت [illegible] کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ [illegible] کے بہت سے کارنامے مشہور ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان میں سے بہت سے لوگ مصر اور صعید میں رہتے ہیں اور [illegible] ایک [illegible] مصمودہ ایک [illegible] ہیں۔ [illegible] کی شاخیں ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ [illegible] اور [illegible] ہیں اور ان [illegible] میں ایک [illegible] مقام ہے اور [illegible] کے حلیف [illegible] اور [illegible] میں سے ہیں اور [illegible] بیان [illegible] کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ [illegible] کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ [illegible] ہیں [illegible] ان کی سرداری [illegible] اولاد [illegible] بن [illegible] کے بیان ہے۔

خضر: [illegible] کے متعلق کہتے ہیں [illegible] میں سے ہیں [illegible] کیونکہ [illegible] کے سب بیٹے [illegible] کے نزدیک مشہور ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے [illegible] میں سے [illegible] عامر بن زید [illegible] جس کا ذکر ان کے [illegible] آیا [illegible] ان میں سے پہلے [illegible] ایک [illegible] منصور بن [illegible] کے بیٹے [illegible] ہے [illegible] کا نام [illegible] کی وجہ سے [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] بیٹے [illegible] کی سرداری [illegible] تمام [illegible] کی اولاد میں سے [illegible] عامر بن [illegible] ہے [illegible] کا ایک اور [illegible] کی طرف [illegible] کا ایک [illegible] ہے۔ [illegible] میں سے ہے اور وہ لوگ بھی انہیں کے

ساتھ سفر کرتے رہتے ہیں۔

بلادِ ہبط میں اترنے والے ریاحی: اور بلاد ہبط میں اترنے والے ریاحیوں کو منصور نے جہاں اتارا وہ اپنے سردار مسعود بن زمام کے چلے جانے کے بعد وہیں مقیم ہو گئے یہاں تک کہ موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور مامون کے زمانے میں ان کا سردار عثمان بن نصر تھا جسے اس نے ۶۲۶ھ میں قتل کر دیا اور جب مغرب کے مقامات میں بنو مرین کا غلبہ ہو گیا تو موحدین نے اپنی فوجوں کے ساتھ ریاح کے خلاف ان کے جتھوں کو بھی بھیجا جس پر ان کے نواح کی حفاظت کے لئے کھڑے ہو گئے اور عسکر محمد بن محمد بھی جو بنی مرین میں سے ہیں جب اس عہد میں اپنے بھائیوں بنی حماس بن محمد کے ساتھ لڑتے تھے جو ان کے سابقہ بادشاہوں میں سے ہیں تو یہ ان کے ساتھ آ ملے اور ان کے درمیان ایک جنگ میں عبدالحق بن محیو بن ابی بکر بن حمامہ ابوالملک اور اس کا بیٹا ادریس قتل ہو گئے پس انہوں نے بنی مرین سے خون کا بدلہ لینے کے لئے اپنے دلوں میں یہ بات چھپائی اور کئی دفعہ ان کے خون بہائے اور انہیں قتل کیا اور تیز میں پھنسایا اور آخر میں سلطان ابو ثابت عامر بن یوسف بن یعقوب نے ۷۰۶ھ میں ان سے جنگ کی اور قتل کرتے ہوئے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ وہ گھاٹیوں اور عرب تمر کے درمیانی ٹیلوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور ان کی تعداد کم ہو گئی اور وہ آنے والے قبائل سے مل گئے اور پھر ہر قوم کی طرح مٹ گئے اور اللہ ہی زمین اور اس کے اوپر بسنے والی چیزوں کا وارث ہے اور وہ سب سے بہتر وارث ہے اور اس کے سوا کوئی رب اور معبود نہیں ہے۔ وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر۔

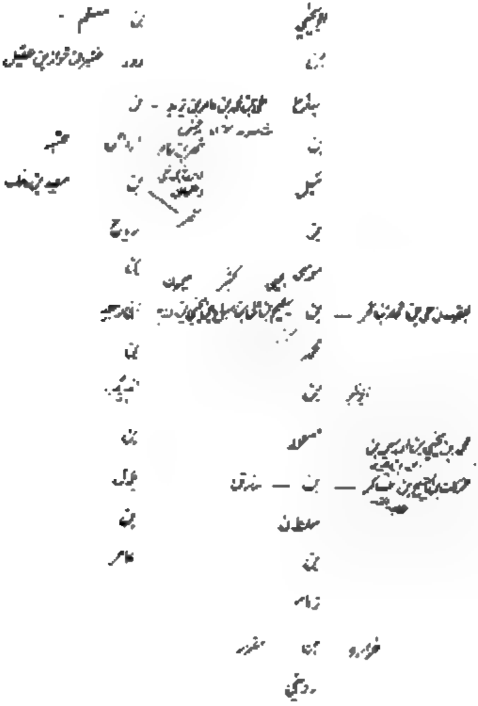
مسلم
محمد
مسعود
سلطان
عامر

ریاح کے عالم بالسنۃ سعادت کے حالات اور اس کا انجام اور گردش احوال۔ یہ شخص ریاح کے ایک قبیلے مسلم سے تعلق رکھتا تھا پھر ان میں سے رحمان سے تعلق رکھتا تھا اور اس کی ماں کو خضیرہ کہتے تھے جو عبادت اور تقویٰ میں انتہائی بلند مقام پر تھی۔ اس کی پرورش بھی زہد و عبادت کے ماحول میں ہوئی اور یہ مغرب کی طرف چلا گیا اور تازہ کے نواح میں اس دور کے صالحین اور فقہاء شیخ ابو اسحاق تسولی سے ملا اور ان سے علم حاصل کیا اور ان کا ہم صحبت رہا اور فقہ اور زہد و تقویٰ کے ساتھ ریاح کے وطن کی طرف واپس آیا اور زاب کے شہر طولقہ میں اترا اور خود کو عزیزوں و اقارب اور دوستوں اور جان پہچان والوں کی بری باتوں کو بدلنے میں مصروف ہو گیا۔ پس وہ اس بات کی وجہ سے مشہور ہو گیا اور اس کی اپنی قوم اور دوسرے لوگوں میں سے بہت سے لوگ اس کے خادم بن گئے اور اس کے ساتھیوں میں سے بڑے بڑے لوگوں نے اس کے طریقے کو اپنانے کا عہد کیا۔ ان میں سب سے مشہور ابو یحییٰ بن احمد تھا جو زواودہ میں سے بنو محمد بن مسعود کا شیخ تھا اور عطیہ بن سلیمان بن سباع جو اولاد سباع بن یحییٰ کا سردار تھا اور عیسیٰ بن یحییٰ بن ادریس جو اولاد ادریس کا شیخ تھا جو اولاد عساکر میں سے ہے اور حسن بن سلامہ جو اولاد یحییٰ بن ادریس بن مسعود کا شیخ تھا اور ہجرس بن علی جو بنو یزید بن زغبہ کی اولاد میں سے تھا اور ان قبیلے کے بہت سے آدمی بھی اس کے پیروکار تھے جو ان قبیلے سے تھے اور ان کی قوم کے بہت سے گروہ اس کی بات سنتے تھے۔ پس اس طرح اس کے پیروکاروں کی کثرت ہوئی اور وہ آتے جاتے رہے جب ایسا ہوا تو وہ اقامت سنت اور تغییر منکر کا کام کرنے لگا اور اس نے ڈاکوؤں پر سختی شروع کی جو صحرا کے شہروں میں سے تھے پھر اس نے ایک اور اہم بات کا قصد کیا اور زاب کے گورنر منصور بن فضل مزنی سے مطالبہ کیا کہ وہ رعایا کو ٹیکس اور تاوان وغیرہ معاف کر دے تو اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اس پر حملہ کرنا چاہا تو اس کے اصحاب درمیان میں حائل ہو گئے اور انہوں نے اقامت سنت اور موت پر اس کی بیعت کی اور ابن مزنی نے انہیں جنگ کی اجازت دے دی اور اپنی قوم میں ان کے ہم پایہ لوگوں کو اس کام کے لئے بلایا اس زمانے میں علی بن احمد بن عمر بن محمد اولاد محمد کا سردار تھا اور سلیمان بن علی بن سباع اولاد یحییٰ کا سردار تھا۔ انہوں نے زواودہ کی سرداری تقسیم کر لی اور سعادت اور اس کے اصحاب کی مخالفت کے لئے ابن مزنی کی مدد کی اس وقت ابن مزنی اور زاب کا عامل صاحب بجایہ سے تعلق رکھتا تھا۔ جو بنی حفص میں سے تھا اور وہ امیر خالد بن امیر ابو زکریا تھا اور اس کی حکومت کا نگران ابو عبدالرحمن بن عمر تھا ابن مزنی نے اس سے مدد مانگی تو اس نے فوجوں کے ساتھ اس کی مدد کی اور اہل طولقہ کو اشارہ کیا کہ وہ سعادت کو گرفتار کر لیں پس اس نے ان کے ہاں سے نکل کر ایک جانب ایک الگ مکان بنا لیا اور وہ اور اس کے اصحاب وہاں رہنے لگے پھر اس نے اپنے ان اصحاب کو جمع کیا جو چنے گئے ہوئے تھے اور وہاں انہیں تعلیم دیا کرتا تھا۔ پھر انہوں نے بسکرہ پر ۷۰۳ھ میں ابن مزنی کا محاصرہ کر لیا اور انہوں نے وہاں کی کھجوریں کاٹ دیں اور اس پر فتح نہ پا سکے تو وہ وہاں سے چلے گئے۔ پھر انہوں نے ۷۰۴ھ میں دوبارہ اس کا محاصرہ کر لیا مگر پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے پھر سعادت کے زواودی اصحاب ۷۰۵ھ میں اپنے سرمائی مقامات کو گئے اور سعادت نے اپنے زاویہ [illegible] خوفزدہ کیا تھا پس [illegible] اور ملیلی اور ابعد سے جو فوجیں پیچھے رہ گئے تھے ان کو اکٹھا کیا اور ملیلی میں تک اس کا محاصرہ کیا اور انہوں نے ابن مزنی اور شاہ ابن حفص کے پاس جو بسکرہ میں ان کے پاس مقیم تھی فریاد کی تو اس نے ان کو اولاد [illegible] کے ساتھ جو زواودہ میں سے تھے سعادت کو سوار کر لیا اور سعادت اور اس کے اصحاب پر ملیلی میں حملہ کر دیا اور ان کے درمیان ایک معرکہ ہوا جس میں سعادت قتل ہو گیا اور اس کے بہت سے

اصحاب مارے گئے اور اس کے سر کو ابن عزفی کے پاس لے جایا گیا اور اس کے اصحاب کو ان کے سرمائی مقامات میں یہ خبر پہنچی تو وہ دواب کی طرف چل پڑے اور ان کے سردار ابو یحییٰ بن احمد بن عمر شیخ اولاد حمزہ اور عطیہ بن سلیمان شیخ اولاد سباع اور عیسیٰ بن یحییٰ شیخ اولاد شبابہ اور محمد بن حسن شیخ اولاد عطیہ سب کے سب ابی یحییٰ بن احمد کی طرف گئے اور بسکرہ میں مصروف پیکار ہو گئے اور اس کی کھجوروں کے درخت کاٹ دیے اور ابن عزفی کے درمیان صلح و جنگ ہوتی گئی۔ اور ابن عزفی نے اپنے زواودی مددگاروں کو آواز دی تو علی بن احمد شیخ اولاد محمد اور سلیمان بن علی شیخ اولاد سباع اس کے پاس آ گئے اور یہ دونوں ان زواودہ کے بڑے آدمی تھے اور اس کا مقابلہ شاہی فوجوں کے ساتھ تھا اور [illegible] میں صحرا میں جنگ ہوئی جس میں پڑاؤ کرنے والے ان پر غالب آ گئے اور علی بن عزفی قتل ہو گیا اور علی بن احمد گرفتار ہو گیا۔ تو وہ اسے قیدی بنا کر لے گئے۔ پھر یحییٰ بن احمد نے اپنے بھائی ابو یحییٰ بن احمد کا لحاظ کرتے ہوئے اسے رہا کر دیا اور سلطنت کے ان مددگاروں کی پوزیشن مضبوط ہو گئی پھر ابو یحییٰ بن احمد اور عیسیٰ بن یحییٰ فوت ہو گئے اور ان سنیوں میں سے اولاد حمزہ کے قبائل بھی تھے اور سنیوں نے احکام و عبادات کے متعلق فتویٰ دینے والے کے متعلق گفتگو کی اور ان کی نظر ابو عبداللہ محمد بن الازرق پر پڑی اس نے بجایہ کے شیخ علی ابو محمد زواوی سے علم حاصل کیا تھا پس وہ اس کے پاس گئے اور اس نے ان کی بات کو قبول کر لیا اور ان کے ساتھ چلا گیا اور علی کے شیخ حسن بن سلامہ کے ہاں مہمان ٹھہرا اور سنی اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس نے انہیں اولاد سباع کے مقابلہ میں مضبوط کیا اور وہ اضطراب میں اکٹھے ہو گئے اور علی بن احمد سے لمبا عرصہ تک نبرد آزما رہے اور اس وقت سلطان ابو العباس موحدین کے اوطان میں ان کے عرب دوستوں کو پایا کرتا تھا جو ان سنیوں کو ملنے بھیجتے تھے اس سے ان کا مقصد ان سے دوستی کرنا تھا اور ہر سال ان کے ساتھ ابو الرزق فقیہ کے لئے ایک معین وظیفہ بھیجتے اور ابن ازرق مسلسل اس منصب پر قائم رہا یہاں تک کہ ان پر یحییٰ بن احمد شیخ اولاد محمد غالب آ گیا اور حسن بن سلامہ فوت ہو گیا اور ریاح سے سنیوں کے کام کا خاتمہ ہو گیا اور ابن ازرق بسکرہ آیا تو یوسف بن عزفی نے اُسے سنیوں کے کام سے الگ کرنے کے لئے قضاء کی دعوت دی تو اس نے اس کی بات مان لی اور اس کے ہاں اترا تو اس نے اسے بسکرہ کی قضاء پر مقرر کر دیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ پھر علی بن احمد کچھ وقت کے بعد سنیوں کی دعوت لے کر اٹھا اور اس نے [illegible] میں ابن عزفی کے لئے فوج اکٹھی کی اور بسکرہ میں پڑاؤ کیا اور اہل ریغ سے مدد لی اور اس نے گیارہ ماہ تک بسکرہ کا محاصرہ کئے رکھا پھر وہ اسے فتح نہ کر سکا تو وہاں سے چلا آیا تو اس نے یوسف بن عزفی سے گفتگو کی اور وہ دوست بن گئے یہاں تک کہ علی بن احمد فوت ہو گیا اور سعادت کی اولاد میں سے اس کے بچے اور پوتے باقی رہ گئے جن کی رعایت کرنا ابن عزفی پر واجب تھا اور ریاح کے سر نشینوں نے انہیں پہچان لیا اور شہداروں کی جماعتوں نے انہیں کمزور کر دیا اور چند وہ باقی رہ گئے اور کبھی کبھی ان میں سے بعض لوگ اقامت دعوت کا اشتیاق ظاہر کرتے اور دین آموزی کے بغیر اقامت دعوت کرنے لگتے اور سنت بڑھایا سے ذکر و تبلیغ کا ذریعہ بنا لیتے اور تقویٰ و توبہ کے بدلنے کا شبہ کرتے اور ان سے دلدار فقراء کو جو نقصان ہوتا ہے پہنچاتے جس سے ان کی قیمت معلوم ہو جاتی اور ان کی کوششیں ناکام ہو جاتیں اور وہ قتل شدہ مال پر آپس میں لڑتے اور بعض کسی بات کے چودھری بنتے اور اللہ تعالیٰ ہی امور کا متولی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے اور وہی زندہ و قائم ہے اور رہتا ہے۔

باب: ۵

زغبہ

اور اُس کے بطون

یعنی ریاح کے بھائی

زغبہ اور اس کے ان بطون کے حالات جو ہلال بن عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ قبیلہ ریاح کا بھائی ہے ابن الکلبی بیان کرتا ہے کہ زغبہ اور ریاح ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر کے بیٹے ہیں [illegible] نسب کی اسی طرح ہے اور [illegible] عہد کے ان [illegible] میں سے ہیں [illegible] پایا جاتا ہے [illegible] کسی نے اس بات کو بیان نہیں کیا اور عبداللہ کو [illegible] میں بیان کیا ہے [illegible] کی طرف [illegible] منسوب ہو گئے ہیں [illegible] کی پیدا [illegible] عرب نے انساب میں اکثر واقع ہوتی ہیں یعنی بیٹے اپنے چچاؤں کی طرف [illegible] منسوب ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم اور [illegible] افریقہ میں داخل ہونے کے وقت [illegible] کثرت سے [illegible] طرابلس اور قابس پر [illegible] سعید بن خزرون کو جو [illegible] کا بادشاہ [illegible] قتل کر دیا اور [illegible] ان پر غالب آ گئے اور [illegible] نے ان پر [illegible] کے قبائل ان کے پاس آ گئے اور [illegible] سے مختلف ہو کر [illegible] کی طرف [illegible] ہو گئے اور [illegible] مغرب اوسط کی حمایت [illegible] کے قول [illegible] پر غالب آ گئے۔

زناتہ کا مغرب اوسط پر قبضہ: اور جب زناتہ نے مغرب اوسط [illegible] پر قبضہ کیا اور اس کے شہروں میں [illegible] تو زغبہ [illegible] میں داخل ہو گئے اور [illegible] پر غالب [illegible] کر لیا اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور اس کے بعد بہت سے باشندوں اور صحابہ کی صحبت اور [illegible] صحرائے [illegible] سے تکلیف سے دوچار [illegible] ان سے [illegible] عرب قریب [illegible] سے ان کے پاس گئے اور [illegible] کے [illegible] میں [illegible] ان پر [illegible] کے [illegible] سے حاصل کرنے [illegible] سے [illegible] انہوں نے اس بات سے [illegible] اور [illegible] کے لئے [illegible] کے [illegible] جیسا کہ ہم ابھی اس [illegible] انہوں نے اس [illegible] جب انہوں نے [illegible] کے [illegible] سے تعلق [illegible] اور [illegible] ان [illegible] بہت [illegible] اور انہوں نے [illegible] اور جب [illegible] انہوں نے [illegible] اور پھر اس کی [illegible] انہوں نے [illegible] اور حکومت نے [illegible] ان [illegible] کہ ہم بیان کریں [illegible] انہوں نے [illegible] جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔

[illegible] اور [illegible] کے [illegible] پہلے [illegible] اور [illegible] کے قریب [illegible] اور ان [illegible] چلے گئے [illegible] سے [illegible] انہوں نے [illegible] کی [illegible] سے بہت [illegible] اور انہوں نے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے ہاتھوں [illegible] ان کی [illegible] ان کے [illegible] ہیں [illegible] ان میں سے [illegible] اور ان کے [illegible]

کے مشرقی دستوں میں سے ہیں اور بنی یزید کی سرداری اولاد لاحق اور پھر اولاد معافی کے لئے تھی پھر یہ سعد بن مالک بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد بن عبد اللہ بن مہدی بن یزید بن عیسیٰ بن زغبہ کے گھرانے میں آ گئی اور ان کا قول ہے کہ وہ مہدی بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہے اور یہ ایسا نسب ہے جس کی سرداری اپنے قبیلے کے سوا کسی کو نہیں مانتی اور یہ بات پہلے بیان ہو چکی ہے اور بعض اوقات دوسرے لوگوں نے سلول کی طرف منسوب کر دیا ہے اور وہ بنو مرہ بن صعصعہ ہیں جو عامر بن صعصعہ کا بھائی ہے مگر یہ بات درست نہیں ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بنی سلول اور بنی یزید بھائی بھائی ہیں اور ان سب کو اولاد فاطمہ کہا جاتا ہے اور بنو سعد کے کئی بطن ہیں۔ بنو مالک بن ورق بن سعد، بنو منصور بن سعد اور بنو زغلی بن ورق بن سعد اور بنی زغلی کو مسافروں اور زیر دستوں پر خاص طور پر سرداری حاصل ہے اور ہمارے علم کے مطابق وہ ریان بن زغلی کے لئے ہے پھر اس کے بعد اس کے بھائی وشقل کے لئے ہے اور ان دونوں کے بھائی ابو بکر کے لیے ہے اور پھر اس کے بیٹے موسیٰ بن ابی بکر کے لئے پھر اس کے بیٹے مسعود بن ابی بکر کے لئے ہے پھر موسیٰ کے لئے جو ان کے چچا ابو الفضل بن زغلی کے بیٹے موسیٰ کے لئے پھر اس کے بھائی احمد بن ابو الفضل کے لئے ہے اور وہ اس عہد میں ان کا سردار ہے اور وہ اکانوے میں وفات پا گیا ہے اور اس کی قوم میں اس کا بیٹا اس کا جانشین ہے اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے ان کے حلیفوں میں بنو عامر بن زغبہ بھی ہیں جو ان کے میدانوں میں ان کے ساتھ سفر کرتے ہیں اور ان کی جنگوں میں ان کی مدد کرتے ہیں اور مستنصر بن ابی حفص کے زمانے میں ریاح اور زغبہ کے درمیان موسیٰ بن محمد بن مسعود اور اس کے بیٹے شبل کے عہد میں طویل جنگ ہوئی اور بنو یزید نے پڑوس میں ہونے کی وجہ سے اس میں بڑا حصہ لیا اور بنو عامر اس جنگ میں ان کے حلیف اور مددگار تھے اور مدد کرنے کی صورت میں انہیں متیجہ کا خراج ملتا تھا۔ جسے قرارہ کہتے ہیں اور وہ متیجہ کے بڑے قبیلے ہوتے ہیں اور ان کے خیال میں ان کا سبب یہ ہے کہ ابو بکر بن زغلی کو ریاح نے وطن حمزہ کے دعووں پر جنگ کے زمانے میں غالب کیا تھا پس اس نے بنی عامر سے مدد مانگی تو اولاد مشارع، صالح بن بالغ کی سرکردگی میں اور بنو یعقوب، داؤد بن عطاف کی سرکردگی میں اور حمید، یعقوب بن معروف کی سرکردگی میں اس کے پاس آئے اور وہ اپنے وطن واپس چلا گیا اور اپنے وطن پر ان کے لئے متیجہ کے ہزار قبیلے مقرر کر دیا اور بنو عامر مسلسل اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ جب یغمراسن بن زیان تلمسان اور اس کے نواح پر قابض ہوا اور زغبہ ٹلول اور سبزہ زاروں میں داخل ہوئے تو معقل نے ان کے وطن میں بہت خرابی پیدا کی اور یغمراسن بنی عامر کے ساتھ صحرائے بنی یزید میں ان جگہوں پر آیا اور انہیں ان کے پڑوس میں معقل سے متعلق تدبیر کرتے ہوئے صحرائے تلمسان اتار دیا پس وہ وہاں اتر پڑے اور بنی یزید کے بطون میں سے کسی نے ان کی پیروی نہ کی کیونکہ وہ دیہاتی اور چراگاہوں کے حقوقی تھے اور ایک جگہ ڈیرے ڈالنے والے نہ تھے۔ پس وہ صحرا میں بنی عامر کی جگہ رہنے لگے اور بنو یزید نے حمزہ وطن اور اس کی سرسبزی پر قبضہ کر لیا اور ان کے اکثر لوگوں نے اسے اپنا وطن بنا لیا اور چراگاہوں کے متلاشیوں کا کہنا ہے کہ ان میں سے عکرمہ کے کچھ قریش اور حصین کے بعض بطون اولاد زغلی کے ساتھ ان کے جنگلوں میں سفر کرتے رہتے ہیں اور انہوں نے تھوڑے سے آدمیوں کے سوا جنگل میں سفر کرنا چھوڑ دیا ہے اور ان کے حلیفوں کے ریاح یا زغبہ کے سفر کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ اس عہد تک اسی پوزیشن میں ہیں اور بنی یزید بن عیسیٰ کے بطون میں سے بنو حسین، بنو حرتی، بنو معافی اور بنو لاحق

ترجمہ ہیں اور انہیں اور بنی سمانی کو بنی سعد بن مالک اور بنو جاب اور بنو کرز اور بنو مرابع جنہیں مرابعہ کہتے ہیں سے قبل سرداری حاصل تھی اور یہ اس عہد میں سب کے سب بنو حمزہ ہیں اور مرابعہ کا ایک قبیلہ اس عہد میں تونس کے مضافات میں چراگاہیں تلاش کرتا پھرتا ہے اور زطبہ کے باعث ان پر غالب ہے۔

ابوالفضل بن موسیٰ بن رزلی بن رزق بن سعد بن مالک بن
عبدالقوی بن عبداللہ بن سعید بن محمد بن عبداللہ

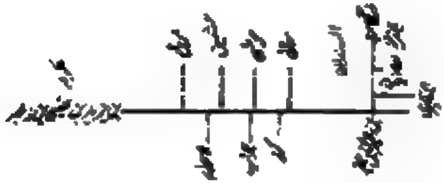

باب: ۹

بنو حصین

اولاد حصین: اور حصین بن زغبہ کی اولاد کے خیمے بنی یزید کے پڑوس میں ابتداء سے مغرب میں تھے اور یہ ایک قبیلہ تھا۔ جو بنی یزید کی طرح آزاد تھا اور سلطان کی خدمت بجا لاتا تھا اور ان کے نیچے تھا اور یہ مطالبے کے لئے نکلتے تھے جو بنی یزید پر [illegible] کرتے تھے اور وہ ان سے رشوت اور صدقات لیتے تھے اور جب حکومت کے علاقے سے [illegible] کا اقتدار جاتا رہا اور یہ لوگ ان پر غالب آ گئے تو انہوں نے بنی حصین کے ساتھ ذلت کا سودا کیا اور انہوں نے ان پر زیادتی [illegible] اور انہوں نے قتل کے ذریعے ان کا پیچھا کیا اور انہیں مشقتوں سے دوچار کر دیا اور انہیں مقاومت کے ذریعے قبائل کے شمار میں لے آئے اور تمام زغبہ پر بنی مرین کا غلبہ تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور یہ ان کی حکومت کے اور ان کے سب سے بڑھ کر اطاعت گزار تھے اور جب سلطان ابو عنان کی وفات کے بعد ابو حمو موسیٰ بن یوسف کے عہد میں جو بنی عبدالواد کا بادشاہ تھا حکومت تو مرینیوں کے غلبہ اور [illegible] کی بحالی اور ان کی حکومت کو دوسری حکومتوں کی طرح ترجیح دی گئی۔ حصین قبیلے کے لوگ تیطری میں اترے جو اشیر کا پہاڑ ہے اور اس پر قبضہ کر کے قلعہ بند ہو گئے اور اس زمانے میں سلطان ابو حمو کا عم زاد تھا جب اس سے قبل بادشاہ بنا تو بنی مرین کے پنجے سے [illegible] چلا گیا اور اپنے باپ کی حکومت کا مطالبہ کرتے ہوئے اور اپنے ابن عم زاد سے جنگ کرتے ہوئے باہر نکلا اور ایک طویل واقعہ کے مطابق جس کو ہم بیان کریں گے۔ وہ قبائل حصین میں [illegible] میں اترا اور جب حکومتوں کی بیعت توڑنے والوں اور ظلم و ستم کے طریقوں سے تعصب کی [illegible] اختیار کرنے والوں نے اسے اپنے سے [illegible] پایا تو انہوں نے اس کا مطالبہ [illegible] اچھا [illegible] اس کی بیعت کی وہ اپنے بھائیوں اور دوستوں [illegible] بنی عامر سے [illegible] اور انہوں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کی بیعت کر لی اور [illegible] فوجیں اور [illegible] ان کی طرف گئے تو وہ قلعہ بند ہو گئے اور وہ ان پر ٹوٹ پڑے اور سلطان ابو حمو اپنی فوجوں کے ساتھ ان کی طرف گیا تو انہوں نے اسے شکست دی اور اس سے حکومت حاصل کر لی اور [illegible] نے جو چاہا تھا حکومت کے آخری ایام تک حاصل کر لیا اور [illegible] پر قبضہ کر کے جاگیریں حاصل کر لیں اور زبان [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور اپنے عم زاد کے ساتھ مصالحت کر کے ان کے ہاں [illegible] اترا اور حصین کے [illegible] عزت کا نشان باقی رہ گیا اور [illegible] انہوں نے جن جن [illegible] پر قبضہ کر لیا تھا [illegible] حصین کو

بطور پیروی کے ہوتی رہی اور ان کے ہاں [illegible] یعنی بنی جندل اور خراش اور جندل سے اولاد مطرف بن [illegible] بن فیصل بن شان بن رباح بن موکی بن کامل بن کلی بن جندل ہیں اور ان کی سرداری بنی قلیقہ بن سعد میں ہی اور ان کے سردار جعد بن جندل تھے اور جندل پر خلیفہ کی اولاد سے قبل ان کی سرداری [illegible] ملی تھی اب ان کا سردار علی بن حاتم بن دیاب بن مبارک بن یحییٰ بن کلیس بن [illegible] بن عامر بن محمد بن [illegible] ہے اور خراش میں سے مسعود بن [illegible] بن [illegible] قال بن خراش کی اولاد ہے اور اس عہد میں ان کی سرداری رباب بن عیسیٰ بن ابی بکر بن [illegible] بن مسعود کو حاصل ہے اور خریش بن مظفر کی اولاد کو بنی عبید بن عثمان بن موسیٰ بن خریش میں سرداری حاصل ہے اور طریف [illegible] بن خراش کی اولاد [illegible] کے نام سے معروف ہے اور ان کی سرداری [illegible] ہے اور بعض اوقات خراش میں سے مظفر کی اولاد بنی [illegible] کی طرف منسوب ہوتی ہے [illegible] بن محمد [illegible] ان کے ہاں [illegible] اللہ تعالیٰ ہی اس بات کی حقیقت کو بہتر جانتا ہے۔

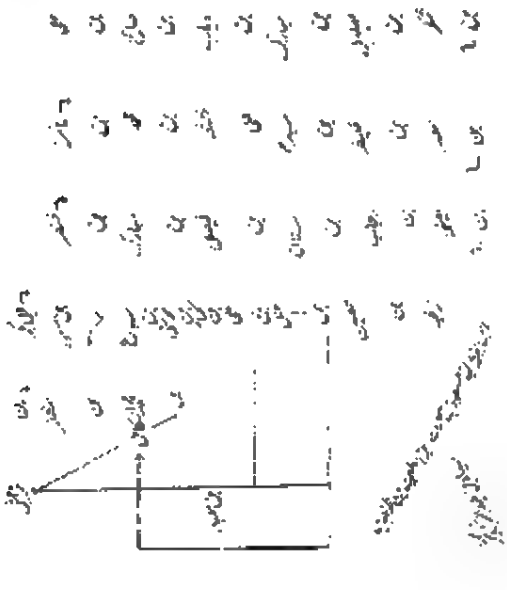

بنو مالک بن زغبہ: وہ زغبہ کی تین بطون ہیں سوید بن عامر بن مالک اور عطاف کے دو بطن ہیں جو عطاف بن رومی بن حارث کے بیٹے کی اولاد ہیں اور دیالم بنو حسن بن ابراہیم ہیں۔ پس مالک سوید کی اولاد میں سے ہیں اور حکومت سے قبل ہی بادیہ کے [illegible] تھے اور انہیں بنی عبدالواد کی [illegible] میں خاص [illegible] ہے اور [illegible] اور [illegible] خراج حاصل تھا اور جب عبدالواد نے مغرب اوسط کے تلول اور شہروں پر قبضہ کیا تو انہیں ایک حصہ تلول کا ملا اور مغرب میں قلعہ سعیدہ کے درمیان سے مشرق میں مدینہ تک سرداری حاصل تھی اور انہیں [illegible] اور [illegible] اور مدینہ اور ان کے درمیان کا علاقہ حاصل تھا یعنی تل اور جنگل میں ان کا پڑاؤ بنی مالک کے ساتھ تل گیا۔ اور جب بنو عبدالواد عصر ان پر قابض ہوئے اور ان کے دیار اور مضافات میں اترے تو [illegible] زغبہ کی بہت [illegible] ان کے خاص حلیف اور دوست تھے اور سوید کے بطون قلعہ شبابیہ [illegible] اور جو بیان کئے جاتے ہیں تو سب کے سب بنی سوید ہی سے ہیں اور [illegible] کا بطن ہے جو [illegible] بن شبابہ [illegible] اور [illegible] اور ان کے [illegible] بنو سلیمان [illegible] اور بو کامل اور [illegible] بنو [illegible] ہے اور ان کے بعض [illegible] ہے اور [illegible] پہلے یہ کامل نے چھوڑا [illegible] اور انہیں اپنے عہد میں [illegible] اور [illegible] یحییٰ اور عیسیٰ بن عبدالقوی [illegible] ان میں سرداری حاصل تھی اور یہ تین [illegible] تھے [illegible] مہدی [illegible] عمر بن مہدی مخصوص ہوا اور [illegible] نے یوسف بن مہدی کو [illegible] میں جاگیریں دیں اور [illegible] نے [illegible] میں جاگیریں اور [illegible] انعامات [illegible] اور کوئی [illegible] اوقات [illegible] میں باہر چلا جاتا اور عمر بن مہدی [illegible] اور اس نے مشرق کے مضافات میں [illegible] اور [illegible] ان میں [illegible] کے متعلقین سے ان کے [illegible] اور ان کے [illegible] وغیرہ [illegible] بطون سے تعلق رکھتے تھے [illegible] پر مستقل [illegible] غالب آ گئے اور انہوں نے ان پر [illegible] عائد کر [illegible] انہیں خراج دیتے اور [illegible] لے لیتے [illegible] سے [illegible] خراج لیتے [illegible] عثمان بن عبداللہ [illegible] اور بعض کہتے ہیں کہ [illegible] علی بن عثمان [illegible] اور بعض کہتے ہیں کہ [illegible] کے لئے [illegible] مقرر کئے تھے [illegible] کے مقابلہ میں ان کی [illegible] تھی [illegible] کے لئے [illegible] باقی [illegible] یہاں تک کہ [illegible] اور معقل [illegible] کی [illegible] تو [illegible] یوسف بن [illegible] اور [illegible] اپنی قوم کے [illegible] سے [illegible] کہ وہ ان سے خراج کا [illegible] تھا جو ہم نے بیان کیا ہے اور اس کے [illegible] جب [illegible] معقل [illegible] ان کے درمیان ایک کے بعد دوسرے [illegible] جب [illegible] کو حکومت [illegible] اس نے [illegible] جو ان کی قوم [illegible] سے تعلق رکھتے تھے اور انہیں خراج دینے کی ترغیب دی پس انہوں نے اختلاف اور [illegible] کے ساتھ حالات کو معلوم کر کے انہیں مشرق کی جانب [illegible] ان کے قبیلوں اور [illegible] کے درمیان حائل ہو گئے اور جنگ طویل ہو گئی [illegible] میں ان کے [illegible] مر گئے اور بنو عبداللہ نے اپنی قوم کی طرف [illegible] معقل کے قصیدہ سے یہ اشعار لکھے۔

"اگر تم نے دشمن کے مقابلے میں ہماری مدد نہ کی تو جو مصیبت ہم پر پڑی ہے اس کی وجہ سے تمہیں رسوا ہونا پڑے گا ہم نے ابن محمد شاہ اور مرتق کے سردار کو قتل کیا ہے اور یہ بات ہمارے کارناموں میں سرفہرست ہے"۔

پس وہ اکٹھے ہو کر اپنی قوم کی طرف آئے اور زغبہ سے مقابلہ کو بھاگے گئے اور بنو عبید اللہ اور بنو منصور اور قبائل سالان میں ان کے بھائی اکٹھے ہوئے اور اس عہد میں انہوں نے زغبہ سے لوگوں کا خراج بند کر دیا پھر ان کے اور [illegible] ان کے درمیان جنگ ہوئی جس میں محمد بن مہدی اور ابن علو مارے گئے اور صلح اور معاہدت پر بنو عبد الواد کے لوگوں اور حمزہ اور دوں ... سے انہیں [illegible] اس جنگل میں سے آئے جو بنی توجین کے ٹھکانوں کے سامنے ہے جب بنو عبد الواد کے خلاف ان کے حلیف بن گئے اور بنو محمد کے قاتل بنے تو وہ بلاد علماء کے میدانوں میں اتر گئے اور شمال کا جو تخیر شریف و مرسی اور بلاد علی کے تمام علاقوں پر چل پڑے اور حصین ابن عمارہ اور اس کا بھائی سوید اور ان کے درمیان میں اترے اور ان پر خراج اور ٹیکس لگا دیئے گئے اور وہ ٹیکس والی رعایا میں شامل ہو گئے اور عثمان بن عمر سوید کے بیٹوں کے معاملہ کو سنبھالا پھر جب وہ فوت ہوا تو اس کے بیٹے میمون نے اس کی جگہ سنبھال لی اور ان پر اس کا بھائی سعید غالب آ گیا اور سوید اور بنی عامر بن زغبہ کے درمیان مسلسل لمبا عرصہ جنگ جاری رہی اور ان کو بنی بادین کی حکومت کا پامال کرنا مشکل ہو گیا اور یوسف بن یعقوب تلمسان کے ساتھ جنگ کرتے رہے اور وہاں پر ان کا قیام طویل ہو گیا تو سعید بن عثمان بن عمر بن مہدی جوان لا سردار تھا وہ اپنے بھائی کی وجہ سے اس کے پاس گیا اس نے اس کی مجلس میں آیا وہ اس نے اسے خوش آمدید کہا پھر اس کے قتل کا ارادہ کر لیا تو وہ بھاگ کر اپنی قوم کے پاس آ گیا اور اس نے کوہستان کی اطراف اور السرسو کے ملک میں جو بلاد توجین کے سامنے ہے لوگوں کو جمع کیا اور حکومت نے بھی بلاد سے ... بھی اس کے پاس آ گیا اور وہ مقرر کرنے سے دور ہو گئے اور ان کے اندر السرسو کے سامنے اپنی قوم کو رکھتے تھے اور ان پر ٹیکس لگا دیا اور یوسف بن یعقوب کے فوت ہونے تک یہی صورت حال رہی اور اس نے پھر اپنا اقتدار مستقل قائم رکھا۔

ابوتاشفین اور جب ابوتاشفین بن موسیٰ بن عثمان بن یغمراسن حکمران بنا تو عریف بن یحییٰ نے اپنے ساتھیوں کو چنا جو حکومت سے اس کے ساتھ تھے پھر اسے بعض خاندانی اختلافات نے پریشان کر دیا اور اس کا ظاہر حال اس پر عادی تھا۔ عریف کے رتبہ کی وجہ سے برافروختہ تھا پس عریف بن یحییٰ بنی مرین کے پاس چلا گیا جو مغرب اقصیٰ کے بادشاہ تھے اور وہ مغرب میں سلطان ابو سعید کے پاس اترا اور ابوتاشفین نے اپنے چچا سعید بن عثمان کو گرفتار کر لیا اور وہ تلمسان کی فتح سے قبل اس کی قید خانے میں مر گیا اور اس کا بھائی میمون بن عثمان اور اس کے بیٹے ملک مغرب میں آ گئے اور بنی مرین کے بادشاہ عریف بن یحییٰ کی عزت افزائی کی اور اس کو اپنا مقرب بنایا اور اسے اچھا ٹھکانہ دیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے سلطان ابوالحسن نے اسے اپنی مشورتوں کو دور دراز اور مشیر خاص مقرر کیا اور وہ اتفاق سے بنی عبد الواد کے خلاف تلمسان میں آل زیان کے خلاف برانگیختہ کرتا تھا اور سلطان کے ہاں عریف کے رتبے نے میمون بن عثمان اور اس کے بیٹوں کو وہاں سے بے دخل کر دیا اور وہ اس کے بھائی ابو علی کے پاس تافیلالت میں چلے گئے اور ہمیشہ وہیں رہے یہاں تک کہ میمون فوت ہو گیا پھر سلطان ابوالحسن مغرب کی قوموں کو ساتھ لے کر تلمسان کی طرف گیا اور تلمسان میں آل زیان کو روک لیا پھر بزور قوت ان پر چڑھ گیا اور ان کے ملک کو تباہ کر دیا اور

سلطان نے شہر وجدہ کے پاس ابو تاشفین کو قتل کر دیا اور مغرب اقصیٰ واپس آنے کے ماتحتوں میں اور [illegible] کی مکمل طور پر اپنی سرحد سے تک اس کا دول بالا ہو گیا اور اس نے زغبہ کو شکست دی اور انہیں تخت گاہ کے پیچھے چھوڑ گیا اور بنی عبدالواد کے مددگار جو عامر بن زغبہ میں سے تھے۔ جنگل کی طرف بھاگ گئے جیسا کہ ہم اس کا تذکرہ کریں گے اور سلطان ابوالحسن نے عریف بن یحییٰ کی قوم کے مقام کو اپنی مملکت کے تمام زغبی اور معقل عربوں پر فائق کر دیا اور اس نے میمون بن سعید کو سوید کی چراگاہوں کے حکمرانوں پر سردار مقرر کیا اور وہ سلطان کی آمد کے موقع پر ۷۳۷ھ میں تلمسان کی فتح سے قبل فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بھائی عیسیٰ حکمران بنا اور وہ تلمسان کی فتح کے بعد چند ماہ حکومت کرنے کے بعد فوت ہو گیا اور سلطان نے [illegible] عریف ابو سعید اور [illegible] بنی مالک پر سردار مقرر کیا اور اس کی حکومت میں صحرائی عرب جہاں جہاں رہتے تھے۔ وہاں ان کی سرداری مقرر کر دی اور ان سے صدقات اور ٹیکس لئے اور وہ صحرائی قوموں کی طرف [illegible] کے [illegible] اور ان کے [illegible] سال اور اس کے [illegible] مسعود بن [illegible] نے [illegible] کی شادی کی [illegible] عامر [illegible] اور [illegible] کی آواز پر اور اس کے بیٹے ابو یحییٰ زکریا سلطان کے پاس لانے کے لئے اس نے اور [illegible] لوگوں کو [illegible] اور انہیں شکست ہوئی جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور عریف نے سلطان ابوالحسن اور افریقہ [illegible] کے [illegible] ابو تاشفین کے [illegible] کے [illegible] ساتھ [illegible] سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا۔

سلطان ابو عنان: اور جب سلطان ابو حمو تلمسان پر غالب آ گیا جیسا کہ ہم عنقریب ذکر کریں گے [illegible] نے اپنی طرف آ جانے کی وجہ سے قوم کے [illegible] کی [illegible] اور زیادہ عریف نے زغبہ کے دیگر [illegible] حالات [illegible] اور [illegible] سردار [illegible] کے بہت سے [illegible] گھیر لئے اور عریف بن یحییٰ فوت ہو گیا۔ تو اس نے [illegible] جنگل سے [illegible] اور [illegible] اپنے باپ کی جگہ [illegible] اپنی [illegible] کے قریب [illegible] اور اس نے اس کے بھائی عیسیٰ [illegible] کی قوم کے صحرائی لوگوں [illegible] سردار بنایا اور سلطان ابو عنان کے بعد [illegible] حکومت ابو حمو موسیٰ بن یوسف بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن ابی [illegible] کے [illegible] دشمنوں کی طرف [illegible] سے تھے اور اس [illegible] عامر [illegible] کی قوم نے بڑا حصہ لیا کیونکہ ان کی [illegible] سے [illegible] کوئی احسان نہ تھا [illegible] تلمسان [illegible] اس کے [illegible] کر دیا اور انہوں نے [illegible] بن سعید بن عثمان اور [illegible] کی اور [illegible] سرداری [illegible] اور اس نے [illegible] سے اور سرداری [illegible] تو [illegible] کی [illegible] ایک قلعہ [illegible] اور [illegible] قیام [illegible] تھے کہ وہ ان کے اسلاف کا [illegible] شادی میں ترجیح دیتے تھے اور [illegible] کے ساتھ خاص [illegible] کرتے تھے [illegible] سے [illegible] اس [illegible] آتے تھے اور [illegible] اپنی قوم کے ساتھ جا ملے اور [illegible] پر حملہ کر دیا اور [illegible] کے ذریعے [illegible] کے قتل [illegible] اور صحرائی لوگوں کی سرداری [illegible] ساتھ خاص [illegible] نے سلطان ابو حمو کے [illegible] جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور انہوں نے [illegible] میں [illegible] کے

لیے یہ لوگ اس وقت عربوں [illegible] ان کے علاوہ [illegible] ہوئے [illegible] اور ان میں [illegible] قبضہ کر لیا۔ یہاں تک [illegible] کی طرف چلے گئے اور ان میں سے [illegible] کی شکست [illegible] اور [illegible] [illegible]

[illegible] واللہ اعلم [illegible]

حارث بن مالک: یہ معروف [illegible] کے سامنے ہے اور ان کے [illegible] [illegible] کے درمیان [illegible] [illegible] کے نام سے معروف ہیں اور [illegible] کے کتب میں [illegible] [illegible]

کچھ لوگ [illegible] جانب میں ان کے ٹھکانوں سے واقف ہیں اور حرث کے بطون میں سے ایک بطن عزیب کے نام سے معروف ہے ان عزیب میں [illegible] سے منسوب جو [illegible] کا مالک ہے اور سلطان انہیں [illegible] میں طلب کرتا ہے اور ان سے خراج لیتا ہے اور [illegible] بن عوف بن [illegible] بن عمرو بن شہاب بن [illegible] بن عقیل بن حیث بن [illegible] حارث میں [illegible] ان کا [illegible] عزیب کی [illegible] کی [illegible] ہے اور [illegible] سب بنی عقیل کی اولاد ہیں [illegible] کا مالک ہے

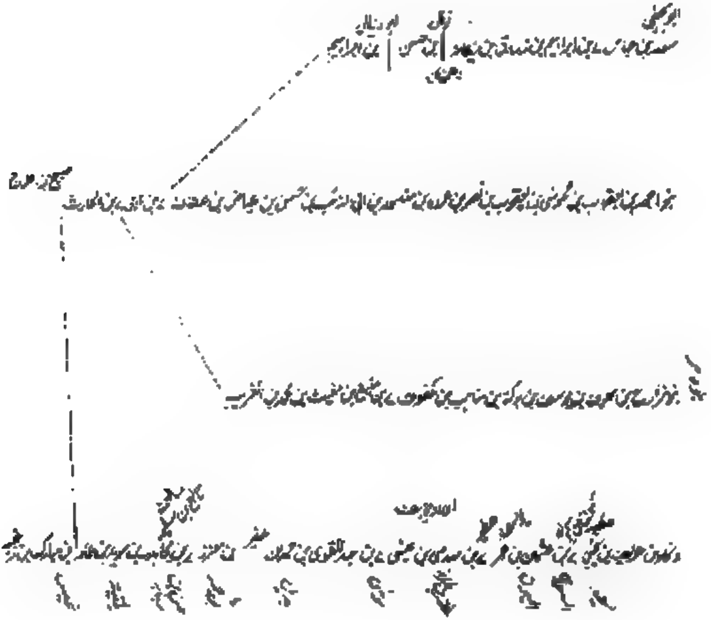

باب: ۷

بنو عامر بن زغبہ

اور بنو عامر بن زغبہ کے ٹھکانے مغرب اوسط [illegible] تلمسان کے سامنے تل کے نزدیک [illegible] کے ٹھکانوں کے قریب تھے [illegible] کے ٹھکانے شرق کے نزدیک [illegible] تھا اور [illegible] کے ٹھکانوں میں [illegible] اپنی [illegible] کے سلطان میں رد و بدل پر غالب تھے اور ان کے لئے [illegible] سے [illegible] تھا۔ جب انہیں اس وطن پر غلبہ حاصل ہو گیا [illegible] اپنی جنگ میں ریان کے ساتھ تھا اور [illegible] بنی عامر [illegible] یعقوب [illegible] یعقوب بن [illegible] کے پاس آ [illegible] چلے جاتے اور ان [illegible] بنی عامر [illegible] اور بنی [illegible] مشہور و معروف [illegible] یعقوب [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible]

عثمان داؤد سے اس لئے غصے ہوا کہ اس نے امیر ابو زکریا بن سلطان ابی اسحاق کو جو آل بن ابی حفص سے تھا۔ تلمسان سے بھاگتے وقت خلیفہ تونس کے خلاف خروج کا مطالبہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے اور عثمان بن نمیر ابن ذئب کی بیعت میں شامل تھا۔ پس اس نے اسے واپس لانے کا ارادہ کیا تو داؤد نے اس بارے میں عہد شکنی کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے ساتھ چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ داؤد کے شیخ عطیہ بن سلیمان سے جا ملا اور جیسا کہ اس کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔ وہ بجایہ اور قسطنطینہ پر غالب آ گیا اور داؤد بن ہلال نے اس کے کارنامے کا خیال رکھتے ہوئے بلاد حمزہ میں اسے جاگیر میں علاقہ دیا جسے کوزرہ کہتے ہیں اور داؤد نے وہاں پر اپنے پہلے میدانوں میں قیام کیا۔ یہاں تک کہ یوسف بن یعقوب تلمسان میں آیا اور اس نے لمبا عرصہ اس کا محاصرہ کئے رکھا۔ پس داؤد اصلاح احوال کی خاطر اس کے پاس گیا اور حاکم بجایہ نے اسے یوسف بن یعقوب کے نام ایک خط دیا جس کی وجہ سے وہ مضطرب ہوا اور جب وہ اپنی سفارت سے واپس لوٹا تو اس نے اس کے پیچھے زناتہ میں سے ایک سوار دستہ بھیجا۔ جس نے سد میں بنی ثابت کے پاس اس پر شب خون مارا اور اسے قتل کر دیا اور اس کی قوم کی امارت اس کے بیٹے سعید نے سنبھالی اور تلمسان سے ناصر کی تنگی کو دور کیا اور وہ بھی ان دنوں بنی مرین کا وسیلہ تھا۔ جس کی وجہ سے ابو عثمان نمیر اس نے ان کی رعایت کی۔ پس انہوں نے ان کو ان کی قوم سمیت ان کے ٹھکانوں کی طرف واپس کر دیا اور ان کی اس غیبت میں معروف بن سعید کی اولاد دور کر گئی جو بنی مرین کی سرداری میں ان سے مقابلہ کرتی تھی اور ہر ایک اپنے ساتھی کے مقام سے بالا تھا اور ابو معروف کج روی اور مخالفت سے سلامت ہونے کی وجہ سے حکومت کے اقبال سے مخصوص تھے اور سعید بن داؤد اس غیرت کی وجہ سے بنی مرین کے پاس چلا گیا اور ان کے بادشاہ سلطان ابو ثابت کے پاس اس امید پر گیا کہ وہ ان پر حملہ کرے مگر اسے کامیابی نہ ہوئی اور اپنی قوم کی طرف واپس آ گیا۔ پس اس سے یہ باوجود وہ قبیلے کی صورت میں اکٹھے رہتے تھے اور ہمیشہ ان کے درمیان دشمنی کا سلسلہ چلتا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ ابراہیم بن یعقوب بن معروف نے سعید بن داؤد پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کے قتل کا بدلہ عثمان بن مروان نے ابن یعقوب بن معروف کی اولاد سے ان کے میدانوں میں لیا اور سب اولاد رباب نے اس کا مقابلہ کیا۔ پس بنی عامر میں افتراق پیدا ہو گیا اور وہ دو قبیلے بن گئے۔ بنو یعقوب اور بنو حمید۔ یہ ابو موسیٰ بن عثمان کے دور کی بات ہے۔ جو آل زیان میں سے تھا اور سعید کے بعد بنی یعقوب کی سرداری اس کے بیٹے عثمان نے سنبھالی پھر کچھ عرصے کے بعد ابراہیم بن یعقوب جو بنو حمید کا شیخ تھا فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا عامر بن ابراہیم اس کی قوم میں اس کا جانشین بنا اور وہ بڑا دلیر اور عقلمند تھا اور اس کی بہت مشہوری پائی جاتی ہے اور وہ عریف بن یحییٰ سے قبل مغرب میں آیا اور سلطان ابو سعید کا مہمان بنا اور اسے اپنی بیٹی کا رشتہ دیا اور عامر نے اس کے ساتھ اس کی شادی کر دی اور اسے اس کے پاس بھجوا دیا اور اسے بہت سا مال دیا اور عثمان [illegible] کبھی صلح کے ذریعے اور کبھی ملاقات کے بہانے اس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اسے دھوکے سے اس کے گھر میں قتل کر دیا۔

اس امر میں وہ قباحت پائی جاتی ہے جسے عرب ناپسند کرتے ہیں۔ پس فریقین نے آخر تک قطع تعلق کر لیا اور بنو یعقوب بنی حمید کے ساتھ اپنی جنگ میں سوید کے حلیف بن گئے۔ پھر سوید کے کمزور ہونے کی وجہ سے عریف بن یحییٰ کو بنی مرین کے پاس ان کی جگہ پر جانے اور عامر بن ابراہیم نے اپنی قوم کے ساتھ بنی یعقوب پر زیادتی کی اور وہ مغرب میں چلے گئے اور ہمیشہ

وہیں رہے یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن کی فوجوں میں آ ملے اور ان کا سردار عثمان ہلاک ہو گیا۔ نیز عریف بن یحییٰ اور [illegible] نے موسیٰ بن ابراہیم کے بدلے میں قتل کیا اور اس کے بعد اس کا [illegible] عامر بن [illegible] حکمران ہوا [illegible] اس کی زندگی میں اس کا معاون و مددگار تھا [illegible] فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کی سرداری کو اس کے بیٹا سلیمان بن داؤد نے سنبھالا اور جب سلطان ابوالحسن تلمسان پر غالب آیا تو بنو عامر بن ابراہیم صحرا کی طرف بھاگ گئے اور ان دنوں میں ان کا شیخ [illegible] کا بیٹا صغیر تھا اور سلطان نے ونزمار بن عریف بن یحییٰ کے ہاتھ [illegible] اور [illegible] کی بیعت کا مطالبہ کیا اور [illegible] کی مخالفت کرنے اس کے بھائی مسعود کے پاس چلے گئے اور اس نے ان پر ان کے [illegible] بن سعید کے بیٹوں میں سے یعقوب بن عباس بن میمون بن عریف کو سردار مقرر کیا اور اس کے بعد صغیر کا چچا [illegible] بن ابراہیم کے پاس [illegible] تو اس نے [illegible] کا سردار مقرر کر دیا اور ان [illegible] یعقوب بن علی کے پاس مہمان اترے اور وہ ہمیشہ قریب رہے یہاں تک کہ انہوں نے [illegible] عثمان بن عبدالرحمن بن سلطان ابوالحسن جیسا [illegible] اور [illegible] کی مدد کی اور میمون بن [illegible] اور عریف [illegible] کے بیٹے [illegible] سے تھا۔ پس ان دونوں نے ان [illegible] کی مدد کی اور سلطان [illegible] کی طرف جنگ کے لیے بڑھا۔ تو وہ تمام عربوں کے ساتھ اس کے مقابلے میں آیا اور [illegible] جنگلوں میں [illegible] بن [illegible] اور اس کے بھائیوں کو [illegible] اور وہ بھی بھاگ گئے [illegible] کہ انہوں نے [illegible] کر لیا [illegible] کے آگے ایک [illegible] اپنے بھائی [illegible] کو [illegible] کے ساتھ [illegible] کیا اور [illegible] کے ساتھ شامل ہو گیا پھر اپنی قوم کی طرف [illegible] گیا [illegible] کی جانب لوٹ آئے اور اس نے اپنے قبائل کو ابو سعید عثمان بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن یغمراسن کو [illegible] تلمسان میں صاحب حکومت تھا اور وہاں پہنچے اور اس کی قوم [illegible] تھا اور [illegible] یعقوب مغرب میں چلے گئے یہاں تک کہ سلطان ابو عنان نے [illegible] آ گئے اور جب [illegible] ہلاک ہو گئے [illegible] منتشر ہو گئی اور صغیر [illegible] صحرا کی طرف [illegible] جنگل میں قیام کرتے [illegible] کا انتظار کرنے لگا اور [illegible] قوم اس کے ساتھ بھی آ ملی اور وہ [illegible] کی جانب [illegible] معقل بن [illegible] حسین [illegible] کے بعد بھی [illegible] کی مخالفت کی اور [illegible] میں انہوں نے جنگ [illegible] کی فوجیں [illegible] اور [illegible] لے گئے اور [illegible] کر کے آدمیوں کو قتل کر دیا اور قید کیا اور وہ ہمیشہ [illegible] رہے [illegible] یعقوب [illegible] اپنی [illegible] اور سلطان کے پاس [illegible] یہاں تک کہ سلطان ابو عنان فوت ہو گیا اور [illegible] موسیٰ بن یوسف [illegible] ابو سعید عثمان بن عبدالرحمن کا پوتا تھا۔ تلمسان [illegible] کی حکومت [illegible] آیا اور جب [illegible] نے [illegible] حکومت پر غلبہ پایا تھا وہ [illegible] میں [illegible] تھا۔ [illegible] صغیر [illegible] کے وطن کی طرف [illegible] اور یعقوب بن علی نے [illegible] جب وہ سلطان ابو عنان کے خلاف تھا۔ مہمان اترا

اور اس نے اسے بنو مرین کی حمایت سے قتال کر ابوحمو کی پناہ میں دے دیا تاکہ وہ اسے تلمسان کے ٹھکانے اور وہاں پہنچ جانے والے بنی مرین کے پاس لائے پس انہوں نے اس کے ساتھ ایک آدمی بھیجا اور مقیر اور سول بن یعقوب بن علی اور ونزمار بن عثمان بن سباع اور اس کا بھتیجا شبل جو اس کے بھائی طلوک کا بیٹا ہے اسے لے گئے اور جنگل میں رباح و عامر بن عیسیٰ بن رحاب اپنی قوم کے ساتھ جو سعید کی اولاد سے ہے وہ بھی موجود تھا اور وہ ان کے ساتھ ان کے ملک کی سرحد پر پہنچے پس رباح اور عامر بن عیسیٰ اور شبل بن طلوک واپس آ گئے اور وہ سعید کے آگے پیچھے گئے اور ان کے ساتھ سوید کی فوج کی مڈ بھیڑ ہوئی اور بنی عامر کو غلبہ حاصل ہوا اور شیخ سوید بن عیسیٰ بن عریف ان دنوں قتل ہو گیا اور اس کا بھائی ابوبکر قید ہو گیا۔ پھر علی بن عمر بن ابراہیم نے اس پر احسان کیا اور اسے رہا کر دیا اور ابھی یہ خبر فاس تک نہیں پہنچی تھی کہ وہ سلطان ابوعنان کے جنازے سے واپس آ رہے تھے۔ پھر ابوحمو مغرب کو تلمسان پر چڑھا دیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور بنی مرین کی فوجیں اس پر غالب آ گئیں اور وہاں پر اس کی حکومت مستحکم ہو گئی پھر دو سال بعد مقیر فوت ہو گیا اور وہ قیصیل ایک جنگ کا فیصلہ کرنے کی غرض سے گر رہا تھا پھر اپنا اور اسے نیزے کا زخم آ گیا۔ جو اس کے آر پار ہو گیا اور وہ اسی وقت فوت ہو گیا اور اس نے بھائی کی سرداری اس کے بھائی خالد بن عامر کو ملی اور اس کے بھائی مقیر کا بیٹا سہاف اس کی مدد کرتا تھا۔ تمام قبیلہ نے سلطان ابوحمو اور بنی مرین کے لئے فاس کو خالی کر دیا کیونکہ ان کے درمیان جنگ جاری رہتی تھی اور اس نے ان سوید بنی یعقوب دیالم اور عطاف کے سب لوگوں سے کام لیا۔ یہاں تک کہ ابوحمو کے چچا ابو زیان بن سلطان ابوسعید کا فتنہ اٹھا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں اس کا ذکر کریں گے۔ اس فتنہ کی بنیاد یہ تھی۔ جب خالد اور وہ ابوحمو کے خلاف ہو گئے اور سوید کے امیر محمد بن عریف کو اس الہام کی بنا پر کہ وہ اپنے معاملے میں مداہنت سے کام لیتا ہے۔ گرفتار کر لیا پس اس کا بھائی ابوبکر اور اس کی قوم کے لوگ مغرب کے حکمران عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن کے پاس چلی گئی اور وہ اپنی قوم میں آ کر اپنے ٹھکانوں پر قابض ہو گئے اور بنو عامر اور ابوحمو صحرا میں چلے گئے اور وہ مدت تک صحرا میں پھرتے رہے اور ابوحمو کے دل میں خالد کے متعلق اس کے چچوں اور حاجب میں سے عبداللہ بن عسکر بن معرف بن یعقوب اور ابراہیم بن یعقوب کے بھائی معرف نے شکایت کی اور عبداللہ سلطان کا راز دار اور ہم سخن تھا۔ پس خالد کے دل میں خرابی پیدا ہو گئی اور اس نے اس کے عہد کو توڑ دیا اور اس سے الگ ہو کر سلطان عبدالعزیز کی طرف چلا گیا اور بنی مرین کی فوجیں آ گئیں اور سلطان ابوحمو اور اس کے ساتھی عربوں پر ٹوٹ پڑیں اور عبدالعزیز اسی دوران میں فوت ہو گیا۔ تو وہ اور اس کے بھائی مقیر کے بیٹے مغرب کی طرف چلے گئے اور بنی یعقوب کے سردار اپنے لوگوں کے ساتھ جا ملے اور اس کی قوم بنی یعقوب نے محمد بن عریف کے بیٹوں کو قتل کیا تو ان کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور سادی اور اس کی قوم مغرب میں آ گئے اور وہ قبائل کی امید سے خالد کے ساتھ رہے اور وہ بنی مرین کی قوموں سے مایوس ہو گئے۔ کیونکہ ان کے درمیان جنگ جاری تھی۔ پس وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف واپس آ گئے اور جنگ کی آگ فروزاں کر دی اور سلطان ابوحمو کی فوجیں اس کے بیٹے ابوتاشفین کے ساتھ ان کے مقابلہ کو نکلیں اور سوید اور دیالم اور عطاف بھی اس کے ساتھ نکلے اور قلعہ کے سامنے وادی مینا میں ان پر ٹوٹ پڑے اور عبداللہ بن عسکر اور اس کے بھائی طلوک نے اپنے قرابت داروں کو قتل کیا اور ان کو شکست خوردہ کر دی اور وہ صحرا کی طرف چلے گئے اور دیالم اور

مخالف کے ساتھ مل گئے اور سب اکٹھے ہو کر محمد بن ابراہیم کے پاس گئے جو [illegible] کا سردار اور بجایہ کا حکمران تھا اور وہ ابو حمو سے اس کے تعلق کی وجہ سے وحشت محسوس کرتا تھا۔ پس انہوں نے مخالفت کرنے پر اتفاق کیا اور اسے [illegible] ان کی طرف روانہ کے علاقے میں [illegible] آئی تھا پس وہ ان کے پاس آیا اور انہوں نے اس کی اطاعت کی اور سالم نے اسے جزائر پر قبضہ کروا دیا۔ پھر ان دنوں میں خلافت ہو گیا تو اس کی حکومت پراگندہ ہو گئی اور مسعود بن [illegible] کا حکمران بن گیا اور ابو موسیٰ اور بنی عامر [illegible] اپنے دوستوں کے ساتھ اس سے [illegible] گیا اور سالم بن ابراہیم کو [illegible] بنایا اور ابو زیان [illegible] کے محاصرے میں اپنی جگہ پر گیا اور [illegible] مسعود بن [illegible] اور اس کی قوم نے ساتھ [illegible] کیا اور سالم بن [illegible] یعقوب بن علی اور اس کی قوم کے ساتھ [illegible] سلطان کی خدمت میں واپس آ گئے اور اس کے پاس [illegible] تو اس نے ان کو [illegible] کے پاس [illegible] اور مسعود اور سالم کے متعلق [illegible] کیا اور [illegible] نے [illegible] میں [illegible] تھا پھر اس نے [illegible] کے ہمراہ [illegible] ان کی مصیبت میں داخل [illegible] نے اس کی بات کا جواب دیا اور ان [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کو قوم سے صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ یہاں تک کہ [illegible] اکٹھے ہو گئے اور اس کے [illegible] بنی عامر [illegible] تھے [illegible] اور ابو [illegible] بن یعقوب [illegible] کی طرف بھیج گئے اور [illegible] سردار تھا اور [illegible] بنی عامر نے [illegible] کہ [illegible] اس کی جگہ پر [illegible] اور [illegible] سب مال لے آئے اور [illegible] نے شکست خوردہ [illegible] صحرا کی طرف چلے گئے [illegible] ابو [illegible] نے [illegible] تو اس کے باقی [illegible] بھی [illegible] بن [illegible] اپنی قوم کی ایک چھوٹی شکست خوردہ جماعت کے ساتھ صحرا کی طرف بھاگ گیا اور [illegible] کے پاس [illegible] اور بنی عامر کی سرداری [illegible] سے [illegible] ابراہیم بن یعقوب اور اس کے [illegible] عبداللہ بن [illegible] بن [illegible] کے ساتھ مخصوص ہو گئی اور [illegible] سلطان [illegible] مغرب کے [illegible] ابو العباس احمد بن [illegible] حریف کے [illegible] مسعود اور اس کے بھائیوں کے متعلق سفارش کرنے کے لئے بھیجا [illegible] ابو حمو اور اس کے بھائیوں کو بیعت میں داخل کرنے [illegible] سفارش کی [illegible] پس وہ [illegible] مخالف ہو گئے اور صحرا کی طرف چلے گئے اور ابراہیم بن یعقوب [illegible] بہت سے آدمی اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور بنی یعقوب کی شکست خوردہ چھوٹی سی جماعت بھی اپنے [illegible] سے نکل کر اپنے سردار [illegible] کے پاس جمع ہو گئی اور سب کے سب [illegible] کے ساتھ اتر پڑے [illegible] کے بھائیوں نے [illegible] افریقہ کے حکمران سلطان ابو العباس کے پاس اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگنے کے لئے وفد بھیجا۔ پس اس نے ان کے ساتھ مناسب حسن سلوک کیا اور وفد کو عطیات دیئے اور خوش کن وعدوں کے ساتھ [illegible] واپس کر دیا [illegible] نے اپنے [illegible] کو [illegible] قتل کرنے کے لئے بھیجا [illegible] اس کے بعد اس نے افریقہ کے حکمران سلطان ابو العباس [illegible] ابو حمو کا [illegible] اور بنی عامر میں سے [illegible] کی ایک بہت بڑی جماعت بھی تھی [illegible] کے ساتھ سلیمان بن شعیب بن عامر بھی گیا۔ پس وہ [illegible] میں اس سے [illegible] طلب کرتے ہوئے اس کے پاس گئے تو اس نے ان کے مطالبہ کو قبول کیا اور ان سے وعدہ کیا اور ان

سے اچھی طرح پیش آیا اور یہ لوگ اپنی قوم کی طرف واپس آ گئے۔ پھر علی بن جریر دوبارہ بنو حمود کی خدمت میں گیا اور ان نے اسے بنی عامر سے مقدم بنایا اور اسے سلیمان بن ابراہیم کی نسل اولاد سے تھے جو صحرا میں رہتے تھے اور بنی یعقوب کے ساتھ ابو بکر بن عریف کے قبائل میں آئے اور اس وقت وہ اسی طرح رہ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی رات اور دن کا اندازہ کرنے والا ہے۔

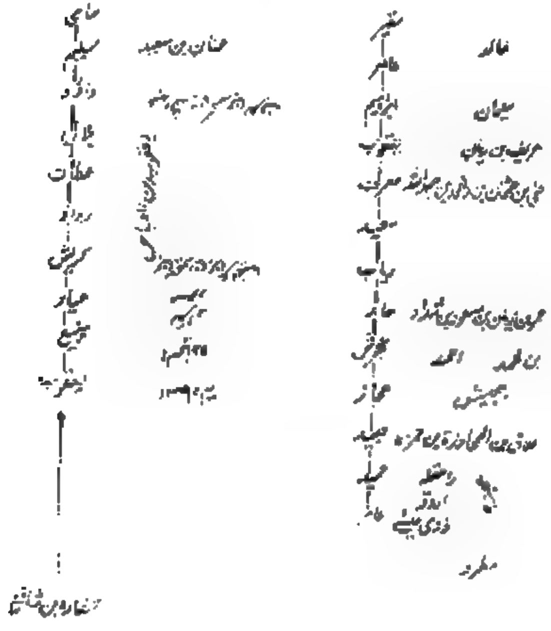
خالد
ابراہیم
سلیمان
یعقوب
عریف بن یحییٰ
سلیم
عثمان بن سعید
عطاف

باب : ۸

عروہ بن زغبہ

عروہ بن زغبہ: عروہ بنی زغبہ کے دو حلیف ہیں۔ نضر بن عروہ اور خمیس بن عروہ اور خمیس کے تین بطون ہیں۔ [illegible] قریش اور عثمان [illegible] نے [illegible] تھا جو [illegible] اولاد کے حلیف ہیں جو محمود بن علی سے ہے اور یہ لوگ جبل راشد کے [illegible] کے ساتھ [illegible] ان کے [illegible] وقت [illegible] کے ساتھ اقامت پذیر ہوتے ہیں اور ان کی سرداری اولاد [illegible] میں ہے۔ [illegible] کے بطن سے ہے اور [illegible] عروہ جنگل میں چلے گئے ہیں [illegible] ریت میں [illegible] کر [illegible] تو پھرتے ہیں [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کے اطراف کی جانب [illegible] ان کے [illegible] کی طرف چلے جاتے ہیں اور ان کی کوئی حکومت اور جاگیر نہیں [illegible] عربوں کی یہی زبان اور زغبہ کے دوسرے بطون کی [illegible] ہیں۔ ہاں انہوں نے جبل [illegible] کے [illegible] جو [illegible] کے وطن کے قریب ہیں۔ [illegible] ہے۔ وہاں پر [illegible] کے لوگ رہتے ہیں اور ان پر [illegible] سے عربوں کا قبضہ ہے [illegible] نے ان پر [illegible] اور ان کو رعیت اور [illegible] بنا لیا ہے اور بعض اوقات ان میں سے [illegible] جو [illegible] سے [illegible] ہوتے ہیں۔ [illegible] کے [illegible] جاتے ہیں اور ان کے بطون اولاد [illegible] زغبہ [illegible] کئے جاتے ہیں [illegible] سرداری خلیفہ بن [illegible] اولاد میں ہے اور ان [illegible] اور ان کے ساتھ [illegible] ہے اور [illegible] صحرائی [illegible] جبل [illegible] میں اقامت پذیر [illegible] چلے گئے ہیں اور ان کی سرداری اولاد [illegible] مگر [illegible] سے زغبہ کے حلیف ہیں اور [illegible] کی [illegible] کے [illegible] ہو جاتے ہیں۔ جو ان کے پڑوسی ہیں اور [illegible] کے حلیف بن جاتے ہیں۔ جب [illegible] کے ساتھ [illegible] ہوتے ہیں اور ان کی [illegible] سامنے [illegible] ہیں [illegible] نے [illegible] کا [illegible] کا نام ہے۔ جہاں [illegible] میں ان کا [illegible] مار کے [illegible] بن جاتے ہیں۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے اور یہ بھی عار کے بہت [illegible] ہیں اور [illegible] بہت [illegible] سے آئے ہیں [illegible] کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور بعض دفعہ [illegible] سے [illegible] کی مدد کرتے ہیں مگر ایسا کم ہی ہوتا ہے اور [illegible] کے صحرائی لوگوں کے ساتھ زیادہ رہنے لگ جاتے

منظم اور مید مجموں کو نکلے ہیں اور بعض اوقات جنگ میں ان کے درمیان جنگیں بھی ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض کے بعض بطون کی خونریزی ہوتی ہے اور ہمارے پاس ان کے واقعات نہیں پہنچے۔ **واللّٰہ الخلق والامر وھو رب العالمین**

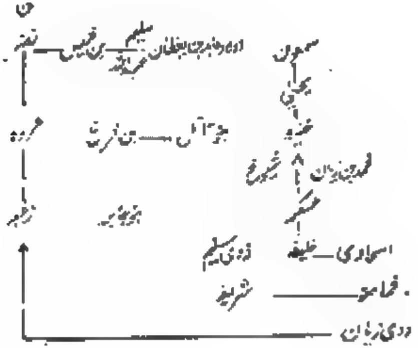

یحییٰ
جزء آل — بنی فرتن
شریف
ودی زیان

باب: ۹

تین قبائل

ذوی عبید اللہ ذوی منصور اور ذوی حسان

اس دور میں یہ قبیلہ قبائل عرب میں اپنی تعداد اور مغرب اقصیٰ کے جنگلات میں اپنے ٹھکانوں کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے۔ یہ لوگ زغبہ کے بنی عامر کے ٹھکانوں کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ جو تلمسان کے سامنے ہیں اور مغرب کی جانب سے بحر محیط تک جا پہنچتے ہیں اور یہ تین بطن ہیں۔ ذوی عبید اللہ ذوی منصور اور ذوی حسان اور ان میں سے ذوی عبید اللہ بنی عامر کے پڑوسی ہیں اور ان کے ٹھکانے تل میں تلمسان اور تاوریرت کے درمیان اور قبلہ کے سامنے ہیں اور ذوی منصور کے ٹھکانے تاوریرت سے بلاد درعہ تک ہیں۔ پس یہ ملویہ سے سجلماسہ تک اور درعہ اور اس کے مقابل میں تل کے علاقے پر تازی، غساسہ، مکناسہ، فاس اور بلاد تادلا اور معدر پر قابض ہیں اور ذوی حسان کے ٹھکانے درعہ سے بحر محیط تک ہیں اور ان کے شیوخ بلاد نول میں اترتے ہیں جو سوس کا دار الخلافہ ہے اور سوس اور اس کے مضافات پر قابض ہو جاتے ہیں اور سب کے سب ریت میں ملثمین کے ٹھکانوں یعنی کدالہ، مسوفہ اور لمتونہ تک چراگاہیں تلاش کرتے پھرتے ہیں اور یہ ہلالیوں کے ساتھ تھوڑی سی تعداد میں مغرب میں داخل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ ان کی تعداد دو سو بھی نہ تھی اور بنو سلیم نے ان کو روک کر انہیں عاجز کر دیا اور عہد قدیم سے ہلالیوں کے ساتھ ہو گئے اور ان کے ٹھکانوں کے آخر میں ملویہ، رمال اور تافیلالت کے قریب اتر گئے اور قریبی جنگلوں میں زناتہ کی ہمسائیگی اختیار کی پس ان کی تعداد زیادہ ہو گئی اور مغرب اقصیٰ کے صحراؤں میں راتوں کو چلے اور اس کی ریت کو آباد کیا اور اس کے ویرانوں میں غلبہ حاصل کیا اور یہ وہاں پر زناتہ کے حلیف تھے اور افریقہ میں ان کی بہت تھوڑی جمعیت رہ گئی۔ جو بنی کعب بن سلیم میں شامل ہو گئی اور انہوں نے انہیں داخل کر لیا یہاں تک کہ یہ بادشاہ کی خدمت کرنے اور عربوں کو اکٹھا کرنے میں ان کے وزیر بن گئے اور جب زناتہ بلاد مغرب پر غالب آ گئے اور شہروں میں داخل ہو گئے تو معقل کے یہ لوگ جنگلوں میں اکٹھے ہو گئے اور ویرانوں میں اکیلے رہ گئے۔ تو یہ ان کے ہمسر ہو کر بڑھے اور صحرا کے ان علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ جنہیں زناتہ نے جنگل میں بنایا تھا۔ جیسے مغرب میں سوس کے علاقے اور مشرق میں توات اور بودہ اور تامنطیت اور وارکلاں اور تاسبیت اور تیکورارین کے محلات ہیں اور ان میں ہر ایک ایسا منفرد وطن ہے۔ جو کھجور

کلات پر مشتمل ہے جن میں کھجوروں کے درخت اور نہریں ہیں اور ان کے اکثر باشندے زناتہ کے آدمی ہیں اور ان کے درمیان ان کی سرداری کے متعلق جنگیں ہوتی رہتی ہیں۔ بنی معقل کے عرب ان اوطان کو اپنی جاگیروں میں تقسیم کر لیتے اور ان پر ٹیکس لگاتے اور ان کے لئے اتاوا اور خراج جمع ہوتا ہے کیونکہ وہ ان میں بے شمار ہوتے ہیں اور وہ گذشتہ دنوں میں ملوک زناتہ کو صدقات دیتے تھے اور انہیں خونریزی اور ظلم کی وجہ سے پکڑتے تھے اور ان کا معسکر کا امر رکھتے تھے اور انہیں اس کی تحصیل کا اختیار حاصل تھا اور یہ عرب اطراف مغرب سے اور کسی چیز کو ان تک آنے والوں سے محفوظ ہوتے تھے اور شاید بستی کے راہروں اور دیگر بلاد سوڈان کے مسافروں کو اذیت سے دوچار کرتے تھے کیونکہ مغرب میں موحدین اور ان کے بعد زناتہ کے ایام میں اتاوات کو الغراز اور موحدوں کی بندش اور حامیوں کی کثرت تھی اور ان کے بالمقابل انہیں حکومتوں سے جاگیریں بھی حاصل تھیں۔ جس سے وہ بیت کے ماتحت کو پکڑنے میں مدد دیتے تھے اور ان میں ایک نسلی سلسلہ میں رہتے اور متعدد قبیلے بھی تھے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ان کی تعداد مکمل ہے اور وہ دیگر نسب کے قبائل کے آ شامل ہونے کی وجہ سے کثرت میں بڑھ گئے ہیں۔ جیسا ان میں فزارہ اور اشجع کے بڑے بڑے قبیلے ہیں۔ اور ان میں کرفہ کا فخذ اور ریاح کا مہاجر اور حصین کا شعراء اور المنتفق، صبح اور بنی سلیم وغیرہ کے قبائل بھی شامل ہیں۔

اور جمہور کے نزدیک یہ ان کے نسب میں شامل ہو چکے ہیں اور جاہل لوگ ہلال کے بیشتر عرب انہیں بطون ہلال میں شمار کرتے ہیں۔ مگر یہ درست نہیں اور ان کا اپنا خیال یہ ہے کہ ان کا نسب اہل بیت میں جعفر بن ابی طالب تک جاتا ہے لیکن یہ بات بھی درست نہیں۔ کیونکہ ہاشمی اور طالبی صحرائی اور چراگاہیں تلاش کرنے والے لوگ نہیں۔ واللہ اعلم

سچی بات یہ ہے کہ وہ یمنی عربوں میں سے ہیں کیونکہ ان میں دو بطن ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک اپنا نام معقل رکھتا ہے اور ابن کلبی وغیرہ نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے ایک قضاعہ میں ہے اور وہ معقل بن کعب بن تیم بن جناب بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران الحاف بن قضاعہ ہے اور دوسرا مذحج میں الحارث بن کعب بن عمرو بن علہ بن جلد بن مذحج بن ادد بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان ہے۔ پہلا وہ معقل ہے جس کا نام ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن کعب بن الحارث ہے۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ وہ اس دوسرے بطن سے ہیں جو مذحج ہے۔ جس کا نام ربیعہ تھا اور موحدین سے اولاد افریقہ میں داخل ہونے والے ہلال کے بطون سے شامل ہے۔ کیونکہ بنی الحارث بن کعب کے ٹھکانے نجران کے قریب ہیں۔ ہلال وہ عرب افریقہ میں داخل ہونے سے قبل عراق کے ساتھ رہتے تھے اور اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ جب ابن سعید نے مذحج کا ذکر کیا تو بتایا کہ وہ نجران کے پہاڑوں کی طرف رہتے ہیں اور ان کے بطون میں سے زبید اور مراد ہیں۔ بیان ہے جو کہ ان میں سے وہ یہ فرق ذریعہ میں ہو جاتا ہے اور ان سے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے یہ معقل کے لوگ ہیں جو افریقہ میں ہیں اور یہ مغرب اقصیٰ میں رہنے والے لوگوں کا فرقہ ہیں۔

اور ان کے بڑے نسابوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ان کے جد معقل کے دو بیٹے تھے۔ محمد اور محمد کے ہاں عبیداللہ اور ثعلب پیدا ہوئے اور عبیداللہ سے ذوی عبیداللہ پیدا ہوئے اور یہ ان کا بڑا بطن ہے اور ثعلب سے وہ ثعالبہ پیدا ہوئے

جو الخزاز کے نواح میں بیضہ میں رہتے ہیں اور محمد کے بیٹے حق، منصور، جلال، سالم اور عثمان ہیں اور علی بن محمد کے ہاں حسان اور شبانہ پیدا ہوئے اور حسان سے ذوی حسان ہوا اور ان کے مذکورہ بطن سے اہل سوس ہیں اور شبانہ سے شبانات ہیں جو وہاں ان کے پڑوسی ہیں اور جلال اور سالم اور عثمان الرقیطات سے ذوی حسان کے صحرائی لوگ ہیں۔ جو ان کے ساتھ جہاں بھی جاتے ہیں کوچ کرتے ہیں اور منصور بن محمد کے بیٹے حسین اور ابوالحسن اور عمران اور منبا ہیں اور ان سب کو ذوی منصور کہا جاتا ہے اور یہ گروہ بطون ثلاثہ میں سے ایک ہے سو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم بغیبہ و احکمہ

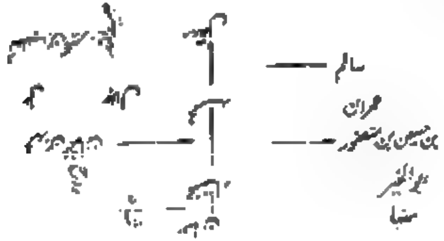

ذوی عبیداللہ: یہ بنی عبدالواد کے اقتدار سے جو تلمسان میں سے تھا۔ بنی عامر بن زغبہ کے پڑوسی ہیں اور ان کے ٹھکانے تلمسان کے درمیان سے وجدہ سے تفنہ تک ہیں۔ منصب وادی ملویہ کے سنگم اور وادی صا کی القبلہ سے شروع ہونے کی جگہ تک ہیں اور جنگل میں ان کا مستقر قصور توات اور تمنطیت کے کنارے تک ہوتا ہے اور بسا اوقات وہ وادی الساورہ سے جو صحرا تو آکر عرب کی طرف وہاں ہو جاتے ہیں اور یہ سب کے سب جنگل سے سوائے ان تک پھر جاتے ہیں اور ان کے اور بنی عامر کے درمیان مسلسل جنگیں ہوتی رہتی ہیں اور اقتدار اور حکومت سے پہلے بنی عبدالواد کے ساتھ بھی اسی طرح ان کی جنگیں ہوتی تھیں اور بنی مرین کے حلیف تھے اور المہیات جو ذوی منصور میں سے ہیں وہ بنی عبدالواد کے حلیف تھے اور وہ اکثر ان پر الٹ حملہ کرکے ان کو نقصان پہنچاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ پڑوس کے باعث ان کے ساتھ ہو گئے اور حکومت ان پر غالب آ گئی۔ پس انہوں نے صدقہ و خیرات دی اور جنگوں میں سلطان کے ساتھ بھی آئی اور وہ مسلسل اسی پوزیشن میں رہے۔ یہاں تک کہ حکومت کو کمزوری نے آ لیا۔ پھر انہوں نے تلول کو بھی پا لیا اور وجدہ اور ندرومہ کی بندرگاہ اور بنی یزناسن کے ساحلی علاقوں سے جاگیریں حاصل کیں۔ حالانکہ اس سے قبل بنی یزناسن ان کو خراج دیتے تھے۔ پس ان علاقوں کے ٹیکس کا یہ حصہ انہیں مل گیا اور انہوں نے علی بن غمر بنی عبیداللہ پر تلمسان سے گزرنے کا بڑا حصہ انہیں مل گیا۔ پس کوئی مسافر ان کی اجازت اور ان کی مدد کے بغیر ان دونوں شہروں کے درمیان سفر نہیں کر سکتا تھا اور یہ دو بطن تھے۔ المعارف اور الخراج۔

الخراج اور المعارف: خراج بن مطرف بن عبیداللہ کی اولاد سے تھا اور ان کی سرداری عبدالملک اور قریش بن علی بن ابی الریش بن نہار بن عثمان بن خراج کی اولاد میں عیسیٰ بن عبدالملک منسوب ہے اور محمد بن عبدالملک کی اولاد کو حاصل تھی

اور سلطان ابوالحسن کے عہد میں یعقوب بن منصور سردار تھا اور جب اس نے تلمسان پر قبضہ کیا تو عبداللہ نے بنی [illegible] لوگوں سے کام لیا اور یحییٰ بن العزیز [illegible] اس کے جوانوں میں سے تھا۔ [illegible] بیٹے تھے۔ جو [illegible] بھاگتا تھا اور [illegible] حکومتوں کی خدمت میں اولیت حاصل تھی پس اس نے سلطان ابوالحسن سے رابطہ پیدا کیا اور [illegible] صحرا کے محلات پر قبضہ کرنے کی رغبت دلائی پس اس نے فوج کے ساتھ ان عربوں کے ساتھ بھیجا اور وہ ان کے ساتھ صحرا میں داخل ہو گیا اور ان محلات پر قبضہ کر لیا اور عبداللہ ان کی [illegible] کے پیچھے چلا اور ان سے بدمعاملگی کا سلوک ہوا تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے اسے اس کے خیمے میں قتل کر دیا اور سلطان کی اس فوج کو بھی لوٹ لیا جو اس کے ساتھ تھی اور اطاعت کو چھوڑ دیا اور یعقوب بن منصور بھاگ گیا اور وہ اس کے بقیہ ایام میں صحرا ہی میں مفرور رہا اور اس کے بعد واپس گیا۔ پھر بنی عبدالواد کی حکومت واپس آ گئی تو انہوں نے اپنی حکومت میں رکاوٹ پیدا کر دی اور وہ اسی حالت میں رہا اور اس کا بیٹا علی اس کا جانشین بنا اور یعقوب کی مخالفت کے ایام میں وہ [illegible] کا سردار تھا اور اس کے بعد اس کے اہل بیت سے منصور بن یعقوب بن عبدالملک اور اس کا چچا [illegible] حاصل تھی [illegible] اور اس عہد میں ان کی سرداری محمد بن منصور بن یعقوب بن عبدالملک اور علی بن یعقوب کے درمیان منقسم ہے جس کا بھی ذکر ہوا ہے [illegible] سے جھگڑا بھی کیا [illegible] ہیں [illegible] سے ہیں اور الفضل [illegible] علی بن خراج سے ہیں اور العمارنہ مطرف بن فران سے ہیں اور المجابیۃ عثمان بن خراج سے ہیں اور [illegible] میں ان کی سرداری ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کے ساتھ [illegible] بھی ہیں۔ جنہیں [illegible] کہتے ہیں۔ یہ بھی [illegible] کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور ان کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اور [illegible] کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

المعراج: اور [illegible] عبداللہ کی اولاد سے ہے اور ان کے ٹھکانے [illegible] سے مغرب کی جانب ہیں۔ [illegible] ہیں اور [illegible] اور ان کا صحرا ان کے لئے ہے اور آخر وہ بنی مرین کی خدمت کرتے ہیں اور ان کی جاگیریں اور ان کے ٹھکانے ان کے قبضے میں ہیں اور عبدالواد کی طرف ان کا رجوع بہت کم اور کبھی کبھی ہوتا ہے اور ان کی سرداری یعقوب بن صبیح بن سراج کی اولاد میں، مرین بن یعقوب اور مناد بن رزق اللہ بن یعقوب اور [illegible] بن محمد بن عبدالرحمن بن یعقوب کی اولاد کو حاصل ہے اور یعقوب [illegible] الصغیر بن موسیٰ بن یوسف بن حریز کی اولاد میں سے ہے اور یہ سلطان عبدالعزیز کے زمانے میں ان کا سردار تھا اور اس کو جانشین فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا ان کا سردار بنا اور مناد کی اولاد میں سے ابو عبید محمد بن عیسیٰ بن مناد بھی ہے۔ جو اس دور میں ان کے سرداروں کا [illegible] ہے۔ ابو یحییٰ [illegible] بن مناد بھی تھا۔ جو [illegible] یحییٰ الصغیر سے [illegible] صغیر کہا گیا ہے اور ان میں سے ابو [illegible] یحییٰ کی اولاد میں سے ہے اور وہ [illegible] کے لئے جنگلوں اور جنگلوں میں بہت گھومنے والا تھا۔

واللہ مالک الملوک لا رب غیرہ ولا معبود سواہ وھو نعم المولیٰ ونعم النصیر

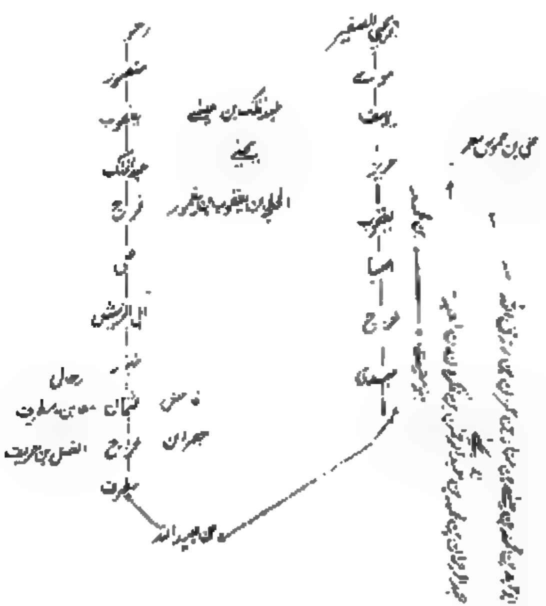
یحیی الصغیر
موسیٰ
یوسف
یعقوب
مسعود
منصور
یعقوب
عبدالملک
علی
عثمان
سلیمان
رحال
عبدالملک بن عیسیٰ
بیٹے
الجلوان بن یعقوب بن منصور
جبران
الفضل بن سلیمان
بنی عبید اللہ

ثعالبہ یہ ان کے بعض قبائل نسب میں ثعلب بن علی بن بکر بن صغیر کی اولاد سے ہیں۔ جو عبیداللہ بن صغیر کا بھائی ہے۔ ان کے وطن اس عہد میں متیجہ میں جو الجزائر کے میدانوں میں ہے اس سے پہلے وہ تیطری پہاڑ پر رہتے تھے اور اس عہد میں حصین کے جو ٹھکانے ہیں ان میں وہ قلعہ [illegible] سے آئے تھے اور وہیں انہوں نے اقامت اختیار کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی [illegible] وقت [illegible] عامر کے ٹھکانوں میں تھا [illegible] کے علاقوں میں رہتے تھے اور ان کے ٹھکانے اس دور میں شرقی کونوں سے متصل تھے۔ جب وہ [illegible] کی جانب سے داخل ہوئے اور آہستہ آہستہ مدینہ کے مضافات کی طرف بڑھتے گئے اور بعض شہر کی ملک اتر گئے اور یہ اشیر کا وہ حصہ ہے جس میں ایک بڑا شہر آباد تھا اور جب وہ [illegible] اور [illegible] ہو گئے تو [illegible] عبداللہ کی [illegible] آباد [illegible] ان کے درمیان جنگیں ہوئیں اور جب ان کے [illegible] ان کے [illegible] گئے تو وہاں سے [illegible] ہو گیا اور انہیں [illegible] کر لیا اور بقیہ ثعالبہ سے جنگ کی اور ان کو قتل کیا اور ان کے اموال کو لوٹ لیا اور اس کے بعد وہ [illegible] پر غالب آ گیا اور انکو وہاں سے [illegible] کی طرف نکال دیا اور حصین نے [illegible] ان کے ساتھ تھے۔ [illegible]

رہتے تھے اور وہ انہیں پکڑ کر اپنے ساتھ فوج میں لے جاتا تھا اور یہ ثعالبہ متیجہ کے میدان میں ملیکش کی رعایا میں شامل ہو گئے۔ یہ علاقہ بجایہ میں سے تھا اور ان کی ملکیت کے تحت وطن بنا لیے اور انہیں ان پر اقتدار حاصل تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ یہاں تک کہ بنو مرین مغرب اوسط پر غالب آ گئے اور ملیکش کی حکومت کو وہاں سے ختم کر دیا۔ ان ثعالبہ نے اس میدان کو مخصوص کر لیا اور اس پر قابض ہو گئے اور ان کی سرداری سباع بن شبل بن یحییٰ بن ابوبکر بن ملیک کی اولاد میں تھی اور ان کا خیال ہے کہ جب یہ سباع موحدین کے پاس جاتا تھا تو وہاں کے تمام معززین قرابت کے لیے ایک دینار رکھتے تھے۔ جو کہ دینار کے وزن کا ہوتا تھا اور میں نے اپنے بعض سرداروں سے سنا ہے کہ یہ لوگ ان کے امام مہدی کی عزت کرنے کی وجہ سے ہوتا تھا۔ جب وہ انہیں انعام دیتا تھا ایک دفعہ وہ ان کے پاس سے دوڑتا ہوا آ گیا اور انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اولاد سباع کی سرداری اولاد یعقوب بن سباع میں قائم رہی اور پھر تشتش کی اولاد میں آ گئی۔ پھر سلطان ابوالحسن بنی عبدالواد کے ممالک پر غالب آ گیا اور انہیں مغرب کی طرف لے گیا اور ان کی حکومت ابوالحملات بن عائد بن ثابت کو حاصل ہو گئی۔ جو تشتش کا عم زاد تھا اور وہ آخر میں تھوڑی سی جمعیت میں سلطان ابوالحسن کے الجزائر میں (جو ثعالبہ کا موقع ہے) آنے کے وقت علی بن حارث سے جا ملا۔ پس اس نے ابراہیم بن نصر کو ان پر حکمران بنا دیا اور ان کی سرداری ہمیشہ اسی کے پاس رہی۔ یہاں تک کہ دوسری بار سلطان ابوعنان کے قبضہ کے بعد فوت ہو گیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے اور ان کی سرداری اس کے بیٹے سالم نے سنبھالی اور یہ لوگ ٹیکس وغیرہ ادا کرتے تھے اور ان کے بعد الجزائر کے حکمرانوں کو بھی دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے ساتھ ابو حمو نے خلاف ابو زیان اور حصین کے قریب کے زمانے میں عربوں کی ہوا اکثری۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور اس دور میں ان کا سردار سالم بن ابراہیم بن نصر بن حنیش بن ابی حمید بن ثابت بن محمد بن سباع تھا۔ پس اس نے بغاوت میں خوب قوت سے حصہ لیا اور ابو حمو نے معاہدہ کیا اور اس نے کئی بار اسے توڑا اور جو مرین تلمسان پر غالب آ گئے۔ تو وہ ان کے ساتھ ہو گیا اور اس کے دل میں اور بعد میں مغرب میں ان کے پاس گئے پھر سلطان عبدالعزیز فوت ہو گیا اور ابو حمو اپنی حکومت کی طرف واپس آ گیا اور مصیبتیں نازل ہونے لگیں۔ پس سالم اس سے ڈر گیا اور اس نے ابو زیان کو طلب کیا اور اسے الجزائر پر حاکم مقرر کر دیا اور ابو حمو اس کے مقابلہ پر گیا۔ تو اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور سالم ولی جماعت کو واپس لے آیا اور ابو زیان سے الگ ہو گیا۔ جیسا کہ ہم سب کے حالات میں بیان کریں گے پھر ابو حمو اس کے مقابلہ میں گیا اور جبل متیجہ میں تھوڑا عرصہ اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے اپنے عہد کا پابند کیا۔ پھر اس نے اس سے عہد شکنی کی اور وہ اسے گرفتار کر کے اور قیدی بنا کر تلمسان لے گیا اور نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا اور اس کا اثر مٹ گیا اور شہری دور سے ریاست کی جس کے ثعالبہ اہل تھے پھر اس نے اس کے بھائیوں بھتیجوں اور خاندان کو قتل کرنے قید کرنے اور لوٹنے کے لیے بھیجا گیا یہاں تک کہ وہ مٹ گئے و اللہ یخلق ما یشاء

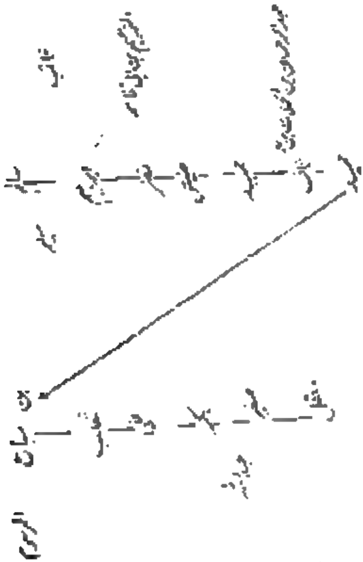

[illegible] منصور [illegible] مغرب اقصیٰ کی سرحد [illegible]
[illegible]
[illegible] بھائی ہیں [illegible] اولاد [illegible] بھائی ہیں اور ان دونوں [illegible]
[illegible]
[illegible] حاصل ہے
[illegible]
بھائی [illegible] ان کے بھائی [illegible]

تھی اور یعقوب بن عبدالحق اور اس کے بیٹے یوسف کے زمانے میں بنی مرین کی ان کے ساتھ [illegible] ہوئیں اور قریب تھی [illegible] مرین کے [illegible] تھا یوسف بن یعقوب [illegible] کا [illegible] وہ مراکش سے [illegible] ان پر حملہ آور ہوا اور جب اس نے [illegible] کا محاصرہ کر [illegible] ہوئے مشرق میں قیام کیا تو ان نے [illegible] کے اطراف مغرب [illegible] اور [illegible] کے درمیان سے [illegible] تک [illegible] تھا۔ [illegible] میں عبدالوہاب بن [illegible] تھا۔ [illegible] والوں میں سے تھا [illegible] عبدالوہاب اور یوسف کے [illegible] مرین [illegible] میں سے ایک جنگ میں عبدالوہاب مارا گیا۔ پھر یوسف بن یعقوب بھی مر گیا اور بنو مرین مغرب کی طرف واپس آ گئے اور انہوں نے اس [illegible] قائم ہو گئے اور [illegible] فرمانبرداری [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کی [illegible] آ گئے۔ [illegible] سے [illegible] تھے۔ [illegible] اور [illegible] میں [illegible] پر [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] چھوڑ کے [illegible] ان کے ساتھ قیام پذیر ہو گئے اور [illegible] نے اس اختلاف میں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] ہوا اور [illegible] میں [illegible] کے ایک [illegible] کی طرف [illegible] گئے [illegible] سے جانے [illegible] اور ان [illegible] تلمسان [illegible] بنی مرین [illegible] حملہ کر دیا اور ان کے اور بنی مرین کے درمیان [illegible] کی [illegible] ہوئی۔ [illegible] اور ان [illegible] حکومت کی طرف [illegible] آئے اور اس نے اپنے علاقات میں انہیں جاگیریں دیں۔ پھر [illegible] سلطان ابوسالم کی وفات کے بعد [illegible] اولاد [illegible] کی جنگ میں مغرب کے [illegible] ان کے زوال کے وقت اپنے وطنوں کو واپس [illegible] آئے [illegible] جنگ میں [illegible] ان کے [illegible] سے [illegible] ہیں۔ یہاں [illegible] کہ [illegible] ہو گئے۔ [illegible] کے ساتھ جنگ [illegible] نے [illegible] جو [illegible] والے [illegible] جنگ میں مارا گیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے۔ پھر [illegible] کے بعد [illegible] نے حکومت پر [illegible] کی اور [illegible] اس زمانے سے [illegible] ہوئے ہیں اور اس [illegible] میں ان [illegible] ہیں۔ [illegible] ان کو مغرب میں [illegible] کے لیے جاگیریں [illegible] اور [illegible] کے خلاف [illegible] ہے۔ جیسا کہ ہم ان کا ذکر کریں گے اور ان کے [illegible] شامل [illegible] ہے۔

[illegible] کہ [illegible] وادی [illegible] میں [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] کی طرف [illegible] ہے اور [illegible] مغرب کی طرف [illegible] جاتی ہے۔ یہاں تک کہ [illegible] میں جا پہنچتی ہے [illegible] اور [illegible] مشرق سے [illegible] کی طرف [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] کے [illegible] مغرب [illegible] ہیں۔ پھر اس کے بعد [illegible] ہے اور [illegible] اس کے [illegible] سے [illegible] میں [illegible] ہے اور [illegible] کے شمال [illegible] کے [illegible] ہیں اور ان کے شمال میں مشرق کی طرف [illegible] ہیں اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے پیچھے [illegible] پہاڑ [illegible] سے [illegible] مغرب [illegible] کی طرح [illegible]

ہیں اور اس کے سامنے صنہاجہ کا جبل تحیدہ ہے اور اس کے آخر میں مسکورہ کے پہلو میں جبل ابن حمیدی ہے پھر وہاں سے دوسرے پہاڑ مڑتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے سامنے ہیں۔ یہاں تک کہ ام ربیع کے سامنے وادی تک جا پہنچتے ہیں اور مغرب میں کا جزیرہ بن جاتا ہے۔ جسے قبلہ اور مشرق کی جانب سے پہاڑ اور مغرب میں اور جنوب کی طرف سے سمندر گھیرے ہوئے ہیں اور ان پہاڑوں اور میدانوں کے درمیان بربریوں کی اتنی قومیں آباد ہیں جن کو ان کے خالق کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا اور ان پہاڑوں کے درمیان تنگ گھیرے ہوئے چند راستے ہیں اور ان آنے والے قبائل کے مقابل میں کافی ہے اور وادی درعہ کا منبع جبل درن اور بلاد سوس کے درمیان صحرا اور ریت تک چلا جاتا ہے اور نون وادی ان کے درمیان سمندر میں جا گرتا ہے اور اس میں محلات بنے ہوئے ہیں جن میں کھجوروں کے درختوں کا شمار نہیں ہو سکتا اور ان کا دارالخلافہ تادنست شہر ہے۔ جو بہت بڑا ہے اور تاجر لوگ نیل کا رنگ حاصل کرنے کے لئے اور اس کے نکلنے کے انتظار میں وہاں آتے ہیں اور اس علاقے میں اور اس کے بالمقابل جبلہ کے میدان میں جو قبلہ کی جانب ہے اور وجرو کی جگہ ہے اولاد حسین کو تسلط حاصل ہے اور انہوں نے ان پر ٹیکس لگائے ہوئے ہیں اور انہیں سلطان کی جاگیروں سے جاگیریں حاصل ہیں اور ان کے پڑوس میں مغرب کی جانب الشبانات رہتے ہیں جو ذوی حسان میں سے ہیں اور انہوں نے اس جہت سے درعہ پر بھی ٹیکس لگائے ہوئے ہیں۔

احلاف اور احلاف ذوی منصور میں سے ہیں جو العمارنہ اور المنبات ہیں اور ان کے اوطان مشرق کی جانب اولاد حسین کے پڑوس میں ہیں اور جنگل میں ان کی جولان گاہوں میں تافیلات اور اس کا صحرا اور الحسل میں سوسہ اور وطاط اور تازی کے محلات اور ملویہ اور حساسہ بھی شامل ہیں اور انہوں نے ان سب پر ٹیکس لگائے ہوئے ہیں اور ان میں شامل جاگیریں بھی شامل ہیں اور ان کے اور اولاد حسین کے درمیان جنگ جاری ہے اور جنگ میں انہیں عصبیت اکٹھا کر لیتی ہے اور العمارنہ کی سرداری مظفر بن ثابت بن مخلف بن عمران کی اولاد میں ہے اور سلطان ابو عنان کے عہد میں ان کا سردار طلحہ بن مظفر اور اس کا بیٹا زبیر تھا اور اس دور میں محمد بن زبیر اور اس کے بھائی موسیٰ کو حاصل ہے اور المنبات بن قلان بن مخلف کی اولاد سرداری میں ان کی مساوی ہے۔ جن میں سے محمد العائذ ہے اور اس دور میں ان میں سے سلیمان بن ناجی جنگل میں چراگاہیں تلاش کرتا پھرتا ہے اور صحرا کے محلات اور قافلوں سے [illegible] کر کے بہت ٹیکس کرتا ہے اور المنبات کی سرداری اس دور میں محمد بن عبید بن حسین بن یوسف بن فرج بن منبا کو حاصل ہے اور سلطان ابو عنان کے زمانے میں اس سے پہلے اس کے بھائی کو حاصل تھی اور سرداری میں اس کی معاونت ان کا عم زاد عبداللہ بن الحاج بن ابی البرکات بن منبا کرتا ہے اور المنبات اور العمارنہ جب اکٹھے ہو جائیں تو اس زمانے میں اولاد حسین سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور بنو مرین کی حکومت کے آغاز میں احلاف کو کثرت حاصل تھی اور بنی عبدالواد کے ساتھ ان کا اختلاف تھا اور سجلماسہ کی فتح اور موحدین کے ہاتھوں سے چھین کر اس پر قبضہ کرنے میں یغمراسن بن زیان ان کا ہراول تھا۔ پھر اس پر بنو مرین غالب آ گئے اور انہوں نے اپنے سرداروں میں سے ان کو قتل کر دیا اور بنی عبدالواد کے ساتھ جنگ کی پھر وہ اس کے بعد المنبات پر ان کی صحرائی جولان گاہوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں قتل کر دیا اور اس وجہ سے ان کی تعداد میں آخر تک کمی واقع ہوئی سو اللہ مالک الامور لا رب سواہ

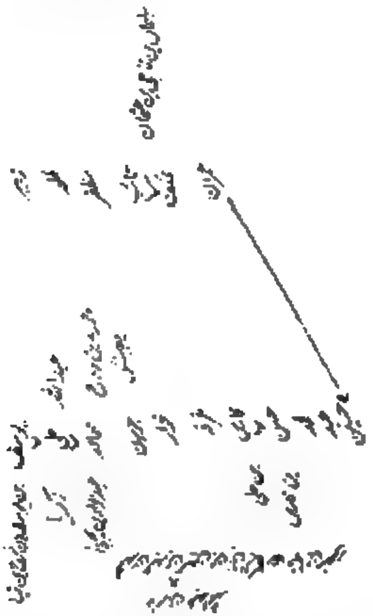

بنو مقاتل: اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مقاتل بن محمد زووی سمار انقیادت سے اور ادارسہ سے ہیں اور ان کی طرح ان میں سے اہل بیت اور اولاد ادریس ہیں اور ان کے خلفاء نے ان کے بھائیوں ذوی منصور اور عبیداللہ کے ساتھ طویہ کے نواح میں تعدد میں الحسنیہ تک ہیں، یہاں تک کہ صاحب السوس یحییٰ بن یدر الزناتی نے موحدین کے خلاف ان سے مدد طلب کی اور عربوں کی فتح میں اس نے [illegible] نے اس کی خوب بیان کی ہے، وہ سوس کے میدان اور پہاڑوں میں اس کے اور آل [illegible] کے بدوؤں کے درمیان ایک طویل جنگ ہوئی جس میں اس نے بنی مقاتل سے مدد مانگی تو انہوں نے اس کی مدد کی اور [illegible] کے ساتھ اس کی طرف چل پڑے، اور [illegible] کی مزاحمت نہ ہونے کی وجہ سے وہ ان کے ٹھکانوں میں چلے گئے اور انہیں [illegible] لیا اور ان کے جنگل میں ان کی جو [illegible] تھی اور [illegible] پر غالب آ گئے اور انہیں اپنے [illegible] میں شامل کر لیا اور سوس اور نول کے ٹھکانوں میں جو [illegible] تھے ان پر بھی قبضہ کر لیا اور سوس کے [illegible] کی طرح ان پر ٹیکس لگا دیئے۔ یہ مقام وادی سوس کا کنارہ ہے، جہاں پہاڑ سے نیچے اترا جاتا ہے اور اس کے منبع اور وادی کے [illegible] کے درمیان تعلق پایا جاتا ہے۔ جہاں

پر مشہور قلعہ مرسلہ یا قبلہ پایا جاتا ہے اور یہاں سے بنی حسان کی اراضی کے زوایا تک قبلہ کی سمت ایک دن کی مسافت ہے اور وہ وادی نول کو تنگ کرتا جاتا ہے۔ جہاں سے وہ جبل نکیسہ کو غربی جانب ہٹاتا ہے اور اس کے اور لمطہ کے درمیان ایک دن کا سفر ہے اور عرب ان پر غالب نہیں آ سکتے وہ صرف اس کے نواح میں میدانوں پر غالب آتے ہیں اور موحدین کے عہد میں یہ علاقہ اس کی عملداری میں شامل تھا اور جب موحدین کی حکومت ختم ہو گئی۔ یہ مقامات حکومت کی دسترس اور سلطان کی حکمرانی سے باہر نکل گئے۔ سوائے ان مقامات کے جہاں بنی یدر کی حکمرانی تھی۔ ہم قبل ازیں ان لوگوں کا ذکر کر چکے ہیں اور علی بن یدر اس کے کسات کا مالک تھا اور اس کی فوج ایک ہزار سوار پر مشتمل تھی اور اس کے بعد اس کا بھائی علی بن حسن حکمران بنا اور عبد الرحمٰن کے غالب آنے کے بعد ان کے ساتھ اس کی جنگیں ہوتی رہیں اور [illegible] میں اور اس کے بعد انہوں نے آہستہ آہستہ پیش قدمی کی اور اس نے ان کے سردار سے معاہدہ کیا اور اس کے بعد [illegible] میں تارودنت میں انہیں قتل کر دیا اور سوس کے متعلق ان کے ساتھ بنی مرین نے کئی جنگیں لڑیں اور یعقوب بن عبد الحق ایک معرکے میں جس میں الشبانات بھی تھے۔ بنی مرین کے ساتھ بنی حسان پر غالب آ گیا اور ان میں کئی لوگوں کو قتل کر دیا اور اس کے بعد یوسف بن یعقوب نے ان کا محاصرہ کر لیا تو وہ جنگ سے رک گئے اور اس نے ان پر اطاعت عائد کر دی اور یوسف بن یعقوب نے دوسری دفعہ [illegible] میں ان میں خونریزی کی اور اس کی فوجوں نے ان کے ساتھ کئی روز تک جنگ کی اور جو عبد الواد میں سے بڑی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ پس فوجیں ان کی طرف آئیں اور سخت جنگیں ہوئیں جیسے کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے۔

اور جب مغرب میں زناتہ کی حکومت مضبوط ہو گئی اور سلطان ابو سعید کا بیٹا ابو علی سجلماسہ پر قابض ہو گیا اور سلطان کے خلاف اپنے باپ کی حکومت کا مدعی بنا۔ تو اہل سوس کے یہ عرب جو الشبانات اور بنی حسان سے تھے۔ اس سے ملتے گئے اور انہوں نے اسے ان محلات پر قبضہ کرنے کی رغبت دلائی جن سے انہوں نے اپنے وطن و مدد کی سرحد لی۔ پس جنگ شروع کی اور تارودنت کی بستیوں میں داخل ہو گیا اور علی بن حسن اور اس کی اولاد جبل نکیسہ کی طرف اپنے بھائی کے پاس بھاگ گئے پھر وہ واپس آ گیا اور سلطان ابو الحسن پھر تمام مغرب پر قابض ہو گیا اور عرب زناتہ نے بھی سوس کے محلات میں رغبت دلائی تو اس نے اپنی فوجیں اور اپنا سالار حسون بن ابراہیم بن عیسیٰ جو بنی یرنیان میں سے تھا۔ ان کے ساتھ بھیجا جس نے ان پر قبضہ کر لیا اور بلاد سوس سے جنگ کا ٹیکس لیا اور ٹیکس میں ان کا انتظام کیا پس اس کا حال مدت تک درست رہا پھر سلطان ابو الحسن کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ تو یہ ٹیکس بھی ختم ہو گیا اور سوس بھی اپنی پہلی حالت پر آ گیا اور آج وہ حکومت کا تخت ایک کھلا شہر ہے اور عرب اس کے ٹیکس کو آپس میں تقسیم کرتے ہیں اور اس کی رعایا مصامدہ اور صنہاجہ قبائل سے ہے۔ ان میں سے ٹیکس دینے والے قبائل اور کاشت کرنے والے [illegible] یہ مقامات کے طور پر تقسیم کرتے ہیں۔ جیسے کہ زناتہ سے بنی زکریا اور عمر کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جو لمطہ میں سے الشبانات کے ساتھ ہیں اور اس عہد میں ان کا حکمران ہے اور وہ بنی حسان کی سرداری ابو الخلیل بن عمر بن عفیر بن حسن بن موسیٰ بن حامد بن سعید بن حسان بن مختار کی اولاد میں مخلوف بن ابی بکر بن سلیمان بن الحسن بن زیان بن الخلیل اور اس کے بھائیوں کو حاصل ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ الشبانات کی سرداری ان میں سے کس کے پاس ہے۔ ہاں وہ

[illegible] کی القابات [illegible] ہیں اور [illegible] ماشاءالله

[illegible]

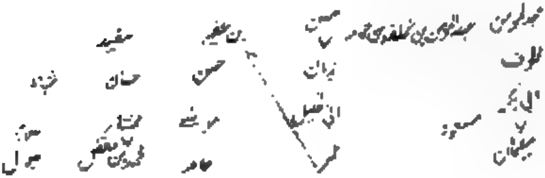
عبدالمومن
عبدالمومن بن خلف
حسن
حنیفہ
حسان
مسعود
سلیمان
عمر

باب: ۱۰

بنی سُلیم و بنی منصور

چوتھے طبقے میں سے بنی سُلیم و بنی منصور کے حالات اور ان کے بطون کا شمار اور انساب کا تذکرہ اور ان کی حکومت کا آغاز و گردش احوال

سب سے پہلے ہم بنی کعب کے ذکر اور ان کے حالات سے آغاز کرتے ہیں۔ بنو سُلیم کا بطن مضر کے وسیع ترین بطون میں سے ایک وسیع اور بڑی جمعیت والا بطن ہے اور ان کے ٹھکانے نجد میں ہیں اور وہ بنو سُلیم بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس ہیں اور ان میں بہت سے قبائل ہیں اور جاہلیت میں ان کی سرداری بنی شرید بن رباح اور بنی ثعلبہ بن عطیہ بن خفاف بن امرئ القیس بن بہثہ بن سُلیم کو حاصل تھی اور عمرو بن الشرید مشہور آدمی تھا اور اس کے بیٹے صخر اور معاویہ تھے اور خنساء انہی کی بہن تھی اور انہی کا خاندان عباس بن مرداس ہے جو صحابی تھا۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] ہوئی تھی۔

اور سُلیم کے بطون میں سے عصیہ، رعل اور ذکوان ہی ہیں۔ جن کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت بددعا کی تھی جب انہوں نے آپ ﷺ کے اصحاب کو دھوکے سے قتل کر دیا تھا جن کا ذکر ماقبل ہو گیا اور خلافت عباسیہ کے زمانے میں بنو سُلیم کو حجاز میں بڑی شوکت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ عباسیوں کے ایک خلیفہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ وہ ان میں شادی نہ کرے اور وہ مدینہ میں غارت گری کرتے تھے اور بعض اوقات ان کی طرف فوجیں بھیجی جاتی تھیں اور ان پر حملہ کیا جاتا تھا اور یہ جنگلوں میں بھاگ جاتے تھے اور جب قرامطہ کا ظہور ہوا تو بنی عقیل بن کعب کے ساتھ ابوطاہر اور اس کے بیٹوں کے حلیف بن گئے۔ جو قرامطہ میں سے بحرین کے امراء تھے۔ پھر جب قرامطہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو شیعوں کی دعوت پر بنو سُلیم بحرین پر غالب آ گئے۔ اس وجہ سے کہ قرامطہ بھی انہی کی دعوت پر تھے۔ پھر بنو اصفر بنی تغلب بن بویہ کے ایام میں دعوت عباسیہ کے ذریعے بحرین پر غالب آ گئے اور انہوں نے بنو سُلیم کو وہاں سے نکال باہر کیا۔ پس یہ صعید مصر میں چلے گئے اور المستنصر نے اپنے وزیر یازوری کے تحت انہیں معز بن بادیس سے لڑنے کے لئے افریقہ بھیج دیا جیسا کہ ہم پہلے اسے بیان کر آئے ہیں۔ پس یہ ہلالیوں کے ساتھ چلے گئے اور برقہ اور جہات طرابلس میں ایک مدت تک مقیم رہے پھر جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جائے گا۔ یہ افریقہ چلے گئے اور اس عہد میں افریقہ اور اس کے گردونواح میں ان کے چار بطون تھے۔ زغب، ذیاب، ہیب اور عوف۔

زغبہ: زغبہ کی نسبت کے متعلق ابن الکلبی کا بیان ہے کہ وہ زغبہ بن [illegible] بن خلاف بن امرئ القیس بن ابی ربیعہ بن [illegible] ہے اور ابو محمد التجانی اپنے سفرنامہ میں تونسیوں کے مطابق کہتا ہے کہ وہ زغبہ بن [illegible] بن خلاف ہے اور اس نے خیال کیا ہے کہ ذیاب اور زغبہ [illegible] بنی سلیم سے تعلق رکھتے ہیں اور ابو الحسن بن سعید کہتا ہے کہ وہ زغبہ بن مالک بن [illegible] سلیم ہے۔ [illegible] کے درمیان تھے اور اب وہ افریقہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ ہیں۔

ذیاب: اور ذیاب بن مالک بن جشم کے نسب کو [illegible] جاتا ہے اور ابن سعید اور التجانی نے ان دونوں کو ایک دوسرے کے قریب بیان کیا ہے اور شاید یہ ایک ہی ہے اور ابن سعید نے ایک جدا [illegible] ہے۔

ہیب: اور ہیب [illegible] سلیم ہے اور ان کے [illegible] برقہ سے لے کر افریقہ کے نزدیک ہے۔ اسکندریہ کی جہت سے عقبہ [illegible] تک ہیں۔ [illegible] افریقہ میں داخل ہونے کے بعد اقامت پذیر ہوئے اور ان میں سب سے پہلے [illegible] اور ان کی جماعت [illegible] رہے تھے اور وہ دو قبیلے تھے جنہیں [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] ہے اور ان کی [illegible] اور [illegible] عزت حاصل تھی۔ [illegible] اور ان کے مشرق میں عقبہ کبریٰ تک [illegible] تھے اور [illegible] ان دونوں قبیلوں میں [illegible] کے نام سے معروف تھے اور ہیب کے تمام [illegible] ہو گئے اور [illegible] نے ان کے امور کو [illegible] حکومت باقی نہ رہی [illegible] میں [illegible] تجارت کرتے تھے اور ان کے ساتھ [illegible] بھی تھیں [illegible] برقہ میں [illegible] نے بہت شہرت پائی لیکن [illegible] ان کا نسب معلوم [illegible] کہتے ہیں کہ وہ [illegible] کہتے ہیں اور [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] کی تعداد بہت قلیل تھی اور [illegible] ہیب [illegible] کے [illegible] کیسے [illegible] گئی تھی۔

عوف: اور عوف [illegible] سلیم ہے اور [illegible] کے [illegible] ہیں اور ان کے [illegible] کے ساتھ [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] بیان ہوا ہے اور [illegible] دو بھائی ہیں [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ہیں۔ [illegible] اور [illegible] میں [illegible] ان سب کے حالات [illegible] بیان کریں گے اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ [illegible] کے پیچھے جاتے ہوئے [illegible] مقیم ہو گئے تھے اور جب [illegible] اور ان کے باپ [illegible] تو وہ ان کے پاس مہمان اترے [illegible] ساحل پر پہنچے تو [illegible] نے [illegible] کو پایا تو وہ ان کو مہمان [illegible] ان کے [illegible] کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور ان کے [illegible] نے اس کی عزت کی اور اس وقت [illegible] اور [illegible] کے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] کی جنگ ہوئی تھی جیسا کہ ہم اس

کے حالات میں بیان کریں گے اور بنو سلیم ان لوگوں میں شامل تھے۔ جو ان کے پاس [illegible] العرب اور [illegible]۔ یہ جمع ہو گئے تھے۔ پھر بنو مرداس [illegible] ان کے پاس چلے گئے اور ان کی ان کے ساتھ جنگیں ہوئیں تو قراقش نے کعوب کے اسی آدمی قتل کر دیئے اور وہ [illegible] کی طرف بھاگ گئے اور ان میں سے بطون سلیم میں سے دباب اور ہیب کے بطن۔ جس طلب کی تھی انہوں نے ان کی مدد کی۔ یہاں تک کہ طرابلس اس جنگ قراقش اور اس کے بعد ابن غانیہ کے ہلاک ہونے تک جاری رہی اور حفصی حکومت کا افریقہ میں [illegible] تھا اور جب قراقش ہلاک ہو گیا اور ابن غانیہ کی جنگ ابو محمد بن ابی حفص کے ساتھ شروع ہوئی تو بنی سلیم افریقہ کے مشرق ابو محمد کی طرف لوٹ آئے اور ابن غانیہ ریاح کے زواودہ میں تھا اور ان کا امیر مسعود البلط مغرب سے بھاگ کر اس کے ساتھ مل گیا اور اس کے ساتھ اس کے بیٹے امیر [illegible] نے افریقہ کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا تو ریاح مغرب کی طرف لوٹ آئے اور وہ مشرقی زواودہ کے ساتھ ہو گئے اور جب ابن غانیہ کی جڑ کٹ گئی تو انہوں نے ریاح کو افریقہ سے نکالنے کا عزم کر لیا۔ کیونکہ وہ وہاں پر فساد کرتے تھے پھر وہ مرداس اور علاق کو لایا۔ یہ دونوں عوف بن بہثہ بن سلیم کے بطن ہیں۔ [illegible] ان میں بستے ہیں [illegible] عوف کی اور مرداس کی سرداری ان دنوں اولاد جامع میں تھی اور اس کے بعد اس کے بیٹے یوسف اور اس کے بعد [illegible] کو ملی تھی اور علاق کی سرداری [illegible] یعقوب بن کعب کی اولاد کو حاصل تھی اور ان کے افریقہ میں داخل ہونے کے وقت علاق کی سرداری الحمر اور اس کے بیٹوں میں سے رافع بن حماد کو حاصل تھی اور اس کے بیٹوں میں سے رافع بن حماد کو حاصل تھی اور اس کے پاس اس کے دادا کا جھنڈا بھی تھا جس کے ساتھ وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ [illegible] سلطان نے ان سے مدد طلب کی اور انہیں [illegible] اور ان کے میدان میں [illegible] اور انہوں نے ریاح کے زواودہ سے مقابلہ کیا [illegible] اس سے قبل انہیں تمام بلاد افریقہ پر [illegible] حاصل تھا اور شیخ ابو محمد بن حفص کے زمانے میں محمد بن مسعود بن سلطان کی جاگیروں کے متعلق حاصل کر لیے تھے۔ [illegible] مرداس ایک مرتبہ ان کے پاس آئے [illegible] اور انہوں نے زواودہ کو [illegible] دیکھا تو وہ بہت [illegible] حاصل کرنے کی [illegible] اور ان سے جنگ کر کے ان پر غالب آ گئے اور رزق بن سلطان کو قتل کر دیا اور جنگ مسلسل جاری رہی حتیٰ کہ جب امیر ابو زکریا ان کے پاس گیا تو [illegible] کی وجہ سے [illegible] زواودہ کی جنگ کے خلاف متحد ہو گئے اور ان کے [illegible] جاری رہیں اور ان کے درمیان بار بار جنگیں ہوئیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان کو افریقہ سے ان کے ٹھکانوں کی طرف نکال دیا جو اس عہد میں [illegible] قسنطینہ اور بجایہ سے الزاب اور [illegible] کے مضافات تک ہیں۔ پھر انہوں نے جنگ سے [illegible] جہاں [illegible] قریب [illegible] پر قابض ہو گئے اور سلطان نے ان سے حسن سلوک کیا اور عطیات کے رجسٹر میں ان کے نام ثبت کر لیے اور ملک میں سے کوئی چیز بطور جاگیر [illegible] اور ان میں سے دوستی کے لئے اولاد جامع اور اس کی قوم کو مخصوص کیا اور وہ بھی ان کے ساتھ متعلق تھے اور افریقہ کے [illegible] میں زواودہ [illegible] ان کے [illegible] الزاب اور بجایہ اور قسنطینہ کے مضافات کی طرف

[illegible]

نے منصب پر سرداری کرنے کے بارے میں ان سے جھگڑا کیا اور سلطان ابو اسحاق سے رابطہ کر لیا اور انہیں اس بات کی وجہ سے ناراض کر دیا [illegible] کے ظہور کے وقت اس کے ساتھ مل گئے جس کے حالات ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور احمد فوت ہو گیا اور سرداری اس کی اور [illegible] میں قائم رہی اور ان کے لڑکوں کی ایک جماعت تھی اور [illegible] قوم کی ایک عورت عرقہ سے ابو اللیل اور ابو الفضل تھے اور [illegible] سے قائد عبید [illegible] علی عبد الکریم المسری کلیب محمد ملک اور عبد العزیز تھے اور جب محمد فوت ہو گیا تو اس کے بعد ان کی حکومت ابو الفضل نے سنبھالی اور اس کے بعد اس کے بھائی ابو اللیل بن احمد نے اور احمد کے بیٹوں کی سرداری ان کی قوم پر غالب آ گئی اور انہوں نے اپنے بھائیوں کے تمام بیٹوں سے ناطہ توڑ لیا اور اس عہد تک ان کے درمیان چودھراہٹ کرتے رہے اور جب [illegible] کا معاملہ ہوا تو ابو الفضل بن یحیی [illegible] اور سلطان ابو اسحاق پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ جیسا کہ ہم اس کے مقام پر اس کا ذکر کریں گے اور ابو حفص اور اس کا چھوٹا بھائی قلعہ سنان میں گئے جو افریقہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے اور ابو اللیل بن احمد [illegible] کے بچانے [illegible] اس کی حکومت کے قیام میں بہت اثر و رسوخ حاصل تھا۔ پس اس نے اس [illegible] تصدیق [illegible] کیا اور جب اللہ نے اسے [illegible] کے مقابلہ میں حکومت دی تو اس نے اس کی سرداری کو اس کی قوم پر [illegible] کر دیا۔ پس ابو اللیل نے [illegible] اس کی حکومت [illegible] اور اس نے آخری آدمی عبد الرحمن بن [illegible] بجایہ میں [illegible] جب امیر ابو زکریا [illegible] سلطان ابی اسحاق نے اس کے چچا سلطان ابو حفص بن [illegible] سے [illegible] بجایہ کی [illegible] طلب کرتے ہوئے اور تونس کی حکومت کے متعلق رغبت دلاتے ہوئے اس کے پاس گیا اس سے اس کا مقصد اپنی سرداری کو بڑھانا تھا۔ مگر وہ اپنے ارادے کی تکمیل سے قبل ہی مر گیا اور بجایہ میں دفن ہوا اور اس [illegible] کے ساتھ ہی اولاد [illegible] کی سرداری کا خاتمہ ہو گیا۔

اور [illegible] میں ابو اللیل [illegible] سرداری نے [illegible] اور اس نے اور سلطان ابو حفص کے درمیان خوف کی فضا پیدا ہو گئی۔ تو اس نے اپنی جگہ [illegible] پر محمد بن عبد الرحمن [illegible] کو مقدم کیا اور کئی روز تک اس سے جنگ کی یہاں تک کہ اس نے اطاعت اختیار کر لی اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے احمد نے اس کی سرداری سنبھالی اور اس کی سرداری قائم رہی اور سلطان ابو سعید نے [illegible] اور وہ اس کے قید خانے ہی میں ہلاک ہو گیا اور اس کے بھائی عمر بن ابو اللیل حکمران بنا اور اس کے ساتھ براق ابن عبید بن احمد بن کعب نے جنگ کی یہاں تک کہ براق ہلاک ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور جب عمر ہلاک ہو گیا۔ تو اس کی قوم کی سرداری اس کے بھائی احمد بن ابو اللیل نے سنبھالی اور اس نے [illegible] کی [illegible] کے بھائی [illegible] کا بیٹا تھا اور [illegible] ایک کمزور اور عاجز آدمی تھا۔ پس [illegible] کے لوگوں نے اپنے عم زاد [illegible] سے جھگڑا کیا اور وہ [illegible] طلب اور [illegible] تھے۔ جو دوسرے [illegible] میں شامل تھے۔ [illegible] کے نام [illegible] پس انہوں نے لوگوں کو [illegible] ان کی قوم [illegible] ابو اللیل نے بیٹے محمد [illegible] اور وہ سلسلہ [illegible] ہے۔

براق: اور جب براق بن عبید بن احمد کا ظہور ہوا اور اس کا کینہ اور سرکشی بڑھ گئی اور اس کا بہت برا اثر پڑا تو عوام کے دلوں میں اس کے متعلق جوش پیدا ہو گیا۔ پس وہ [illegible] تونس چلا گیا اور جمعہ کے روز مسجد میں موزے پہن کر داخل ہو گیا۔ تو لوگوں نے موزے پہن کر مسجد میں آنے پر اعتراض کیا اور اسے بعض نمازیوں نے بھی اس بارے میں کہا تو اس نے جواب دیا کہ

میں دونوں کے ساتھ سلطان کے پاس چلا جاتا اور کسی کو بھی نہیں [illegible] جامع مسجد میں [illegible] آخرکار لوگوں کو یہ بات بری لگی تو انہوں نے اسی وقت اس پر حملہ کر کے اسے مسجد میں قتل کر دیا اور اپنے شہر کو اس سے خلاصی دلائی اور اس کا یہ واقعہ مشہور ہے اور اس کے بعد سلطان نے اس کے بھائی نبہان اور اس کے بعد ابو [illegible] بن محمد علی بن احمد کو قتل کر دیا اور عرب کی سرداری محمد بن ابی مکی کے سپرد کی اور سراج بن عیسیٰ اور ابو حمزہ کے بیٹوں نے [illegible] اور صحرا کی سرداری اور بنو سلیم افریقہ میں اپنے عم زادوں مہلہل بن قاسم اور ان کے اصحاب سے حراست کے لئے مشہور ہو گئی اور قتول ان کے علاوہ تھے اور ۷۳۶ھ میں محمد بن ابو اللیل اور اس کے بھائی کا بیٹا طالب قتل ہو گئے اور عثمان بن ابو دبوس نے ان کی جگہ [illegible] سے بغاوت کی وہ اس کے پاس آیا اور اس نے تونس پر چڑھائی کی اور اس نے مدینۃ المعز کے باہر پڑاؤ کیا اور وزیر ابو عبداللہ بن یزیکن ان کے مقابلہ میں نکلا پس اس نے انہیں شکست دی اور حمزہ بن ابو اللیل کو ناکام بنایا پھر اسے گرفتار کر کے تونس میں قید کر دیا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا اس کے بعد ۷۳۷ھ میں حمزہ ابن عمر پایا اسے بھی ان کے ساتھ قید کر دیا اور ان کا بھائی حمزہ [illegible] بن ابو زکریا جو افریقہ کی مغربی سرحد کا امیر تھا اس کے پاس سلطان ابو الحسن [illegible] کے وقت گیا اور اس کے ساتھ ابو علی بن [illegible] اور بنو سلیم کے مشہور [illegible] تھے اور انہوں نے ابو یحییٰ کو افریقہ کی حکومت کے بارے میں رغبت دلائی اور وہ اس کی حکومت میں آ گئے اور اس نے ان کے بھائی عمر کو تونس میں سلطان کے داخلہ کے وقت ۷۴۸ھ میں رہا کر دیا جیسا کہ ہم اس کے حالات بیان کریں گے پھر حمزہ سلطان ابو یحییٰ زکریا ابن اللحیانی سے ملا اور اس نے اس پر مسلسل احسانات کئے لیکن اس نے اسے دھوکہ دیا اور وہ [illegible] رہا یہاں تک کہ اس کے بھائی نے اس پر حملہ کیا اور سلطان کے پاس چلا گیا اور تونس اور بلاد افریقہ پر اس کے قبضہ کے بعد ۷۴۸ھ میں بجایہ [illegible] سلطان نے اسے اپنی حکومت کے لئے چن لیا اور حمزہ نے ان کا مقابلہ کیا اور وہ ان کے قریبی دشمنوں کو پیچھے چھوڑ کر اس کے پاس لے آیا جیسا کہ ہم ان کا ذکر کریں گے اور اس کے بھائی نے سلطان کی خیر خواہی میں فریب کاری کی اور حمزہ نے اس کا [illegible] کی مدد کی اور اس کی خیانت کی خبر مشہور ہو گئی تو سلطان نے اسے اور اس کے بیٹے منصور اور اس کے [illegible] اور مقرار بن محمد بن ابو اللیل نے سلطان کے پاس اپنے عم زادوں بن عبداللہ بن احمد اور محمد بن عبدالواحد اور ابو عبید اور ابو نبہان بن محمد بن [illegible] اور علی بن ابی علی بن کثیر اور محمد بن مسکین اور ابو زید بن عمر بن یعقوب اور [illegible] سے [illegible] کی زعفرانی کی نقل کھائی تو انہیں اس وقت ۷۴۲ھ میں قتل کر دیا گیا اور ان کے اصحاب حمزہ کے پاس بھیج دیئے گئے تو اس کے غصے میں اضافہ ہو گیا اور وہ ابو تاشفین سے تلمسان کے عہد میں تلمسان کی فوجوں کے ساتھ ملا اور اس کے ساتھ محمد بن سلطان لحیانی بھی تھا جو ابو ضربہ کے نام سے مشہور ہے اس نے اسے حکومت کا امیر مقرر کیا اور ابو تاشفین نے انہیں زناتہ کی فوجوں کے ساتھ مدد دی اور وہ افریقہ کی طرف چلے گئے تو سلطان ان کے مقابلہ میں نکلا اور انہیں شکست دی اور اس کے بعد بھی وہ سلطان ابو یحییٰ کے پاس [illegible] کے احیاء سے تربیت یافتہ آدمی لاتا رہا اور ابو تاشفین حاکم تلمسان زناتہ کی فوجوں کے ساتھ ان کی مدد کرتا رہا اور ان کے درمیان کئی دفعہ جنگیں ہوئیں۔ جو برابر رہیں۔ جیسا کہ ہم اس کی جگہ پر اس کا ذکر کریں گے۔ یہاں تک کہ سلطان ابو الحسن اور اس کی قوم جو تی

مرین میں سے تھے تلمسان اور مغرب اوسط پر ان کے حملے میں غالب آ گئے اور انہوں نے بنی عبدالواد کو ... اور رہا ... حمزہ کو جنگ کے آغاز سے موقوف کیا اور وہ جنگ میں ناکام ہو کر سلطان ابو یحییٰ نے اس کی سفارش کو قبول کیا اور اس کے جرائم سے معاف کر دیے اور اسے خاص مقام دیا پس اس نے اس کی بہت خیر خواہی کی اور اس کے سالار محمد بن عبدالحکیم نے افریقہ کی طرف بڑھنے میں اس کی مدد کی اور صحرائی اعراب غالب آ گئے اور حکومت کی پوزیشن مضبوط ہو گئی اور حمزہ ... میں ابو عون نصر بن ابی علی عبدالسلام کے ہاتھوں جو کثیر بن زغبہ کی اولاد سے تھا مارا گیا اور اس کا تذکرہ قبل ازیں بنی ہلال میں بیان ہو چکا ہے جو بنی کعب کے بطون میں سے ہے۔ ایک جنگ میں اسے نیزہ لگا جس نے اس کا کام تمام کر دیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے عمر نے ... کی ... ان کی حکومت سنبھالی۔ لیکن ابواللیل ... بھائیوں اور ... پر غالب آ گیا اور وہ بنی کعب اور دیگر بنی یحییٰ ... کیا اور حکمران بن ... اور اس کے ہمسر جو ہمیشہ اس سے حسد کرتے تھے اور اس سے حکومت چھیننے کے خواہاں تھے اور حسن بن سلامن قراری جو اس کے باپ کا وزیر تھا۔ حکومت میں اس کا مددگار تھا اور انہوں نے اپنے باپ حمزہ کی وفات کے بعد سلطان کے خلاف خروج کیا اور اتہام لگایا کہ ابو عون کو انہوں نے قتل کیا ہے دراصل یہ کام حکومت کی اندر سے ہوا تھا۔ پس انہوں نے تونس سے مقابلہ کیا اور اس کے محاصرے کے لیے اولاد مہلہل اور ان کے امثال کو اکٹھا کریں۔ پھر اختلاف کر کے حف سے خروج کر گئے اور طالب بن مہلہل اور اس کی قوم سفاقس کی طرف چلے گئے اور بیٹا ان کے تعاقب میں چل پڑا اور قیروان میں ان پر حملہ کر دیا اور ان کے سرداروں کے بیٹے امیر ابو العباس کے پاس ... میں گئے جو اس کے بیٹے کے خلاف خروج کرنے میں اسے شامل کرتے تھے اور ان میں ان کا وزیر حسن بن سلامن بھی تھا۔ پس اس نے انہیں گرفتار کر کے قتل کر دیا اور باقی لوگ بھاگ گئے اور وہ ... اطاعت اختیار کر لی اور حفاظت ... لی۔

سلطان ابو یحییٰ: اور جب سلطان ابو یحییٰ فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے عمر نے حکومت سنبھالی تو یہ اس سے منحرف ہو گئے اور اس کے بھائی ابو العباس کی مدد کی جو جرید کا حاکم اور ولی عہد تھا۔ اپنے سواروں کے ساتھ اس کے ساتھ تونس کی طرف جنگ کرنے گئے پس ابو العباس تونس میں داخل ہوا تو اس کے بھائی ابو الہول بن حمزہ کو بھی قتل کر دیا اور اس طرح ان کو مدد دی۔ اور خالد با افریقہ سے حکومت کے سرکردہ لوگوں پر مشتمل ایک وفد لے کر حاکم مغرب سلطان ابوالحسن کے پاس گیا اور جب وہ ملک پر قابض ہو گیا تو اس نے ... پر قبضہ کرنے اور ٹیکس لینے سے ان کے ہاتھوں کو روک دیا اور وہ شہر بھی ان سے چھین لیے جو ان کے ہاتھوں میں بطور جاگیر کے تھے اور ان کو بلاد مغرب اقصیٰ کے ... اور ... کے اعراب کے ساتھ ملا دیا پس انہیں اس کا یہ ... گراں گزرا اور بگڑ بیٹھے اور آتے ہی ان کے متعلق بدظنی ہو گئی اور مفسدین اپنے جنگلوں سے اطراف پر حملے کرنے لگے پس اس نے یہ بات ان کی طرف منسوب کی اور تونس میں خالد بن حمزہ اور اس کا بھائی احمد اور خلیفہ بن عبداللہ بن مسکین اور خلیفہ بن ابی زید جو حکیم کے شیوخ میں سے تھا اس کے پاس گئے اور ان کے متعلق اس کے پاس شکایت کی گئی تو انہوں نے بنو ابوحفص میں سے اولاد لحیانی کے بعض احیاء کو واضح کیا ہے جیسا کہ اس کے ... میں بیان ہوا ہے اور ہم آگے اس کے موقع پر بیان کریں گے۔ پس اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور ان کی اطلاع قبیلے میں پہنچ گئی پس انہوں نے قسطیلہ اور جرید میں جنگ شروع کر دی اور ... میں آل عبدالمومن کے بقیہ لوگوں پر جو ابو العباس ادریس کی اولاد تھے غالب آ گئے

جس کو لقب ابو ادریس تھا اور مراکش میں ان کا آخری خلیفہ تھا اور مغرب پر اس کا غلبہ تھا اور اس کا نام احمد بن عثمان بن ادریس تھا۔ پس انہوں نے اُسے خلیفہ مقرر کر کے اس کی بیعت کر لی اور اس پر متفق ہو گئے اور ان کے ساتھ ان کا چچا اسمٰعیل کے بیٹوں نے جنگ شروع کر دی اور وہ مدت کا بڑا بہادر تھا اور اس کا بیٹا عمر ان میں اس کا جانشین بنا لیکن اس نے اپنی قوم سے مدد مانگی اور تمام لوگوں نے زناتہ کے ساتھ جنگ کرنے میں اس سے اتفاق کیا اور سلطان ابو الحسن تونس سے ۷۴۹ھ کے آغاز میں ان کے مقابلہ میں گیا تو وہ اس کے آگے بھاگ کھڑے ہوئے اور دوبارہ ان میں وقفہ ہوا اور انہوں نے پھر اس سے جنگ کی اور اس کی جمعیت کو منتشر کر دیا اور اس کے اور ان کے بیٹوں سے اپنے قبیلے بھر لئے اور سلطان کی شوکت ختم کر دی اور اس کی حکومت کی دھار کند کر دی اور زناتہ کی پوزیشن گر گئی اور قومیں ان پر غالب آ گئیں اور ابو اللیل بن حمزہ فوت ہو گیا اور عمر اپنے بھائیوں کے مقابلہ سے عاجز آ گیا اور اس کا بھائی خالد سرداری کے لئے متعین ہو گیا۔ پھر اس کے بعد ان دونوں کا بھائی منصور مخصوص ہو گیا اور سلطان ابو اسحاق بن سلطان ابو یحییٰ پر حاکم تونس غالب آ گیا اور عربوں کے ہاتھ افریقہ پر پھیل گئے اور حکومت نے انہیں جاگیریں دیں یہاں تک کہ وہ القاصیہ پر غالب آ گئے اور انہوں نے ان شہروں کے خراج اور صحرا اور سبزہ زار والی کی جاگیروں اور گاؤں اور جزیہ سے حصہ لیا اور وہ حکومت کے ساتھ اس کے درمیان جھگڑا کرنے لگے اور انہیں الحضرۃ میں چڑھائی کے لئے لائے گئے کیونکہ وہ انہیں حکومت کا حریف نہیں سمجھتے تھے اور سلطان ابو العباس ان کے دوسروں اولاد اسمٰعیل بن قاسم بن احمد کے مقابلہ میں بھیجے اور اس کی ضروریات کو پورا کر کے ان کے درمیان جنگ کروا دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے امت کو ذلت کے گڑھے سے نکالنے اور خوف اور بھوک کے رنگ سے نجات دینے اور موت کی ظلمتوں سے نور استقامت کی طرف کا ارادہ کیا اور سلطان امیر المومنین ابو العباس احمد ایدہ اللہ کو خلافت کی وراثت حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ پس اس نے الحضرۃ کے لوگوں کو بھی پس وہ اس نے دار الامارت سے جو مغربی سرحد پر تھا۔ چل پڑے اور صحرائی ذیلوں کا امیر اور منصور بن حمزہ اس کے پاس آئے جیسا کہ آگے ہو گا واقعہ ہے۔ جب سلطان ابو اسحاق فوت ہوا جو الحضرۃ کا حاکم اور خلافت و جماعت کے عصا کا مالک تھا اور اس کے بعد اس کے بیٹے خالد نے حکومت سنبھالی اور افریقہ کی طرف گیا اور تونس میں زبردستی داخل ہو گیا اور الحضرۃ پر دو سال بعد غالب آ گیا اور اس نے عربوں پر غالب آنے کی وجہ سے اپنی دھار کو تیز کر لیا اور ان کے ہاتھوں کے مفاسد سے روک دیا پس منصور کو حکومت سے نفرت پیدا ہو گئی اور امیر ابو یحییٰ زکریا بن سلطان نے ان کے بڑے اکبر ابن یحییٰ کو جو عربوں میں کئی سال سے رہ رہا تھا امیر مقرر کر دیا۔ جیسا کہ ہم حکومت کے حالات میں سب باتوں کو بیان کریں گے اور ۷۸۳ھ میں اسے تونس پر چڑھا لایا مگر تونس فتح نہ ہو سکا اور انہیں کچھ بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی اور منصور نے اپنی حالت کو ذکر سلطان سے کیا اور خیر خواہی کے چہرہ سے نقاب اٹھایا اور اس کو قبیلہ کے بڑے کنٹرول اور حسد کی وجہ سے اس سے جنگ پڑ گئی تھی جس کے بھائی ابو [illegible] کا بیٹا تھا اس کے پاس گیا اور [illegible] نے اس کا کام تمام کر دیا اور وہ اسی روز ۷۸۷ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جمعیت منتشر ہو گئی اور اس کے بعد ان کی حکومت اس کے بھتیجے صولہ بن خالد بن حمزہ نے سنبھالی اور اس کی مدد اس کی عمر کی اولاد کرتی تھی۔ پس اس نے خلفان کی خدمت اور خیر خواہی کی کچھ کوشش کی مگر پھر نافرمانی اختیار کی اور اختلاف کی حقیقت سے پردہ اٹھایا اور مسلسل تین دفعہ اس کا یہ حال ہوا اور سلطان نے اسے اور اس کی قوم کو ان

کے سرداروں اولادِ جبلیل پر فتح دلائی اور ان کی سرداری محمد بن طالب کے لئے تھی۔ پس صحرائی سرداری ان کے پاس واپس آ گئی اور اس نے انہیں شیخ عطا کا لقب دے دیا اور عربوں پر ان کے رتبوں کو بلند کر دیا اور ابن عمر ابوجلیل کی اولاد بھی اس کے ساتھ آ ملی اور دیگر ایام میں اولاد حمزہ اختلاف میں پڑ گئی اور ۸۰ھ میں سلطان بلاد جرید کی طرف گیا تا کہ جال پھیلا کر ان کے سرداروں کے سامنے پیش کرے اور انہیں اطاعت کا راستہ اختیار کرنے پر آمادہ کرے۔ پس وہ لوگ ان روسا کی دعوت اور شرائط کے مطابق اسے وہاں سے ہٹانے لگ گئے۔ اس کے بعد ان کے پاس عرب کے وطن اور صحرا کے قبائل سے فوجیں واپس آ گئیں اور وہ ان سب پر غالب آ گیا اور اس نے انہیں اس کے اطراف سے نکال باہر کیا اور یہ ان روسا کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ کامیاب ہو گیا اور ان میں سے کچھ بھاگ گئے اور کچھ گرفتار ہو گئے پر ان کے ذخائر اور محلات پر قبضہ ہو گیا اور اس نے اولاد حمزہ اور ان کے حلیفوں کو اقلیم المغرب سے باہر نکال دیا اور وہ مغرب کی جہت سے اپنے ملک کی سرحدوں کو پار کر گئے اور فساد کے بعد منتشر ہو گئے اور بندوں پر رحمت کے دروازے کھل گئے اور ان عربوں کو اقتدار اور حکومت پر ایسا غلبہ حاصل تھا کہ اس تک کوئی طاقت نہ پہنچ سکتی اور ان کی حیثیت میں بڑی تجارت اور تکبر تھا کیونکہ وہ عہدِ اول سے واقف نہ تھے اور نہ ہی دوسری قوت دے کر عہد اول سے مقابلہ کر سکتے تھے۔ ہاں بنی امیہ کی حکومت میں عرب عصبیت کی وجہ سے ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے تھے اس کی شہادت مرتدین اور ان کے حلیفوں کے واقعات سے ملتی ہے۔ جو وہ اپنے اعمال کے ساتھ روا رکھتے تھے حالانکہ اس عہد میں صدقہ بھی اور عزت کے ساتھ حق کا خواہاں تھا اور اس کے دینے میں زیادہ حقارت اور ذلت نہیں تھی اور بنو عباس کے زمانہ میں جب حکومت مضبوط ہوئی اور جھگڑے والوں پر حق کی جانب ترک کی۔ تو اس کا مقصد انہیں بلاوجہ اور ہمارے اور ان کے دروازے سے باہر نکلوانا تھا اور عبیدیوں کے زمانے میں حکومت کو ضرورت تھی کہ وہ انہیں اس جنگ کی طرف مائل کرے جو ان کے اور بنو عباس کے درمیان جاری تھی اور جب وہ اس کے بعد برقہ اور افریقہ کے علاقوں کی طرف گئے تو وہ حکومت کی پناہ میں کھلے پھرتے تھے اور جب معز بن بادیس نے انہیں انتخاب کیا تو وہ ذلت اور رسوائی میں ان کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ زمانہ نے ابوالحسن اور اس کی قوم سے قیروان میں ان کی جنگ ہوئی۔ تو وہ دوسرے عربوں کے لئے مغرب کی حکومتوں کے مقابلہ میں عزت کے راستہ پر چلے۔ پس مستنصر اور دوسرے نے زمانے کے بادشاہوں پر ظلم کیا اور مار کھانے کے بعد ان کی تلافی میں حد سے بڑھ گئے تا کہ غالب آنے والوں کو اس قسم کی زیادتی سے روک سکیں۔

واللہ مالک۔

شجرۂ نسب

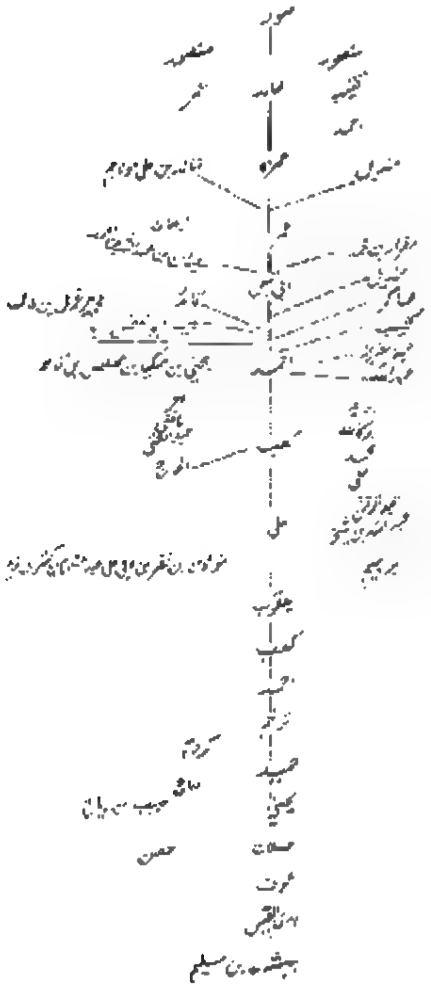
منصور
منصور
حمزہ
مصعب
علی
یعقوب
کعب
حبیب
حسان
حسن
حارث
امرء القیس
جشمہ بن سلیم

باب : ۱۱

قاسم بن مرا بن احمد

سُلیم کے عالم بالسنہ قاسم بن مرا کے حالات اور اس کا انجام اور گردشِ احوال

یہ شخص کعوب میں سے احمد بن کعب کی اولاد میں سے تھا اور اس کا نام قاسم بن مرا بن احمد تھا اور یہ ان میں عابد و زاہد تھا اور یہ اپنے دور کے شیخ الصلحاء ابو یوسف الدھمانی سے قیروان میں ملا اور اس سے علم حاصل کیا اور اس کی صحبت اختیار کی اور پھر اپنی قوم میں اپنے شیخ کے طریق کے مطابق تقویٰ اور سنت کی مقدور بھر پابندی کرتے ہوا چلا گیا اور اس نے عربوں کی حالت کو دیکھا کہ وہ راستوں میں فساد اور بغاوت کرتے ہیں۔ تو اس نے ان میں بُری باتوں سے روکنے اور سنت کے قائم کرنے کی ٹھان لی اور اس نے اپنے خاندان کو جو اولاد احمد میں سے تھا۔ اس طرف دعوت دی کہ وہ اس کے ساتھ مل کر اس بارے میں جنگ کریں۔ پس اولاد ابو اللیل نے جو اس کے راز دار تھے اسے مشورہ دیا کہ وہ اپنی قوم سے یہ مطالبہ نہ کرے۔ مبادا وہ اس کی عداوت پر آمادہ ہو جائیں اور اس کا کام خراب ہو جائے اور انھوں نے اُسے کہا کہ وہ یہ مطالبہ سُلیم کے دیگر لوگوں سے کرے اور وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر اس کے محافظ ہوں گے جو اس پر حملہ کرنا چاہیں گے۔ پس صحرا میں سے مختلف قسم کے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ جو اس کے طریق پر چلتے اور اس کی پیروی کرتے اور اس کے ساتھ رہتے تھے اور ان کا نام جنادہ تھا اور اس نے قیروان اور آس پاس کے بلاد ساحل میں راستوں کی اصلاح کی دعوت کا آغاز کیا۔ اور اسے جس قزاق کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ راستوں میں اڈے لگاتا ہے اسے قتل کرنے کے لئے اس کا تعاقب کرتا اور اس نے مشہور قزاقوں کے ساتھ جنگ کی اور ان کے قتل اور خون کو مباح قرار دیا یہاں تک کہ اس نے تمام قزاقوں کو اچھی طرح بھگا دیا اور اس وجہ سے آل حسن پر اس کا بول بالا ہو گیا اور افریقہ میں تونس، قیروان اور بلاد الجرید کے درمیان راستے ٹھیک ہو گئے اور اس کی قوم نے اس کی سیادت پر پکا کر لیا اور جو معاملہ قاسم بن احمد کے بعض آدمیوں نے سلطان تونس امیر بن حفص کو مشورہ دیا کہ اس آدمی کی دعوت حکومت اور جماعت کے لئے بے عزتی کا باعث ہے مگر اس نے ان کی بات پر کوئی توجہ نہ دی اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا پس وہ اس کے ہاں سے اس کے قتل کے ارادہ سے نکلے اور ایک روز اسے اپنے دستور کے مطابق اپنے کاموں میں مشورہ کے لئے بلایا اور اس کے ساتھ اپنی قوم کے صحن میں کھڑے ہو گئے پھر وہ اس سے

الگ ہو کر مشورہ کرتے تھے اور اپنے چچیرے محمد بن مہلیل نے جو ابو قریشین کے لقب سے مشہور تھا۔ حمزہ کو دھوکا دیا اور وہ قتل ہو کر منہ اور ہاتھوں کے بل گر پڑا اور اولاد ابو الفلیتہ نے غصہ میں آ کر اس کے خون کا بدلہ طلب کیا تو اس دن سے بنو کعب کے قبائل میں افتراق پیدا ہو گیا۔ علاوہ ازیں اس سے قبل وہ آپس میں متحد تھے اور اس کے بعد اس کا بیٹا اس کے طریق پر چلا یہاں تک کہ وہ بھی لڑائی میں آل حصن کے ایک جوان کے ہاتھوں مارا گیا اور بنو ابو الفلیتہ مسلسل قاسم بن مرا کے خون کا بدلہ طلب کرتے رہے یہاں تک کہ ان میں عمر بن ابو الفلیتہ کے بیٹے حمزہ اور مولا نا ظاہر ہوئے اور انہیں اپنے قبیلوں کی سرداری مل گئی اور ایک روز اولاد مہلیل بن قاسم نے جنگل میں اپنے سرمائی مقام پر حمزہ اور مولانا کے بارے میں اجتماع کیا اور ان کے چچا قاسم بن مرا کے بیٹے شاق نے ان سب کو دھوکے سے قتل کرنے کی ٹھان لی اور ان میں سے طالب بن مہلیل کے سوا کوئی آدمی نہ بچ سکا کیونکہ وہ ان کے ساتھ موجود نہیں تھا۔ اس دن سے ان دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ میں اضافہ ہو گیا اور بنی سلیم کے قبائل منقسم ہو گئے اور حکومت کی اطاعت اور اختلاف میں ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے اور وہ اس وقت تک اسی ڈگر پر قائم ہیں اور آج کل بنو مہلیل کی سرداری محمد بن طالب بن مہلیل اور اس کے بھائی یحییٰ کو حاصل ہے۔ واللہ وارث الارض ومن علیها وهو خیر الوارثین۔

بنو حصن بن علاق

بنو حصن بطون علاق میں سے ہیں اور حصن یحییٰ بن علاق کا بھائی ہے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور یہ بھی دو بطن ہیں۔ بنو فلیتہ اور حکیم اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکیم حصن سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس کی گود میں پرورش پا کر اس کی طرف منسوب ہو گیا ہے اور حکیم کے کئی بطن ہیں جن میں سے بنو طریف بن حکیم بھی ہیں جو ہمارے شمار میں نصیر بن منصور بن طریف اور زیاد بن طریف کی اولاد ہیں اور ان میں سے بنو وائل بن حکیم اور بنو طرود بن حکیم بھی ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طرود سلیم کا قبیلہ نہیں تھا وہ حصن سے تعلق رکھتا ہے۔ جو ہلال بن عامر کا ایک بطن ہے اور کہتے ہیں کہ ان میں سے زعب بن [illegible] بھی ہے جس کا ہلال کے جوانوں میں ذکر آتا ہے اور طرود کے متعلق صحیح بات یہ ہے کہ وہ بنی فہم بن عمر بن قیس بن عیلان میں سے ہیں اور [illegible] میں شمار ہوتے ہیں اور طرود [illegible] کے حلیف تھے پھر انہوں نے ان سے قطع تعلق کر لیا اور آل [illegible] کے حلیف بن گئے اور حکیم کے بطون میں سے آل [illegible] اور [illegible] بھی ہیں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ ان کا نسب کیسے متصل ہوتا ہے اور ان میں سے بنو عمیر بن حکیم بھی ہیں اور عمیر کے دو بطن ہیں۔ [illegible] اور [illegible] ہیں اور [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] اولاد قائد میں سے العزیز [illegible] اور اولاد یعقوب بن عبد اللہ بن کثیر بن حرقہ [illegible] قائد ہیں اور حکیم اور اس کے دیگر بطون کی سرداری [illegible] کے پاس ہے اور حکیم کے ٹھکانے اس عہد میں [illegible] کے درمیان ہیں اور ان میں سے [illegible] بھی بنی کعب کے اور کبھی اولاد ابو الفلیتہ کے اور کبھی ان کے ہمسروں اولاد مہلیل کے حلیف ہوتے ہیں اور ان کی سرداری جو

یعقوب بن عبدالسلام بن یعقوب میں سے ہے جو [illegible] اور [illegible] کے حالات گزر چکے ہیں اور وہ افریقہ کی مغربی سرحد بجایہ
اور قسطنطینہ میں سلطان ابو یحییٰ کے پاس گیا اور [illegible] کے [illegible] ہوا [illegible] اس نے [illegible] اپنے [illegible]
بیٹے [illegible] اس [illegible] کی عطا [illegible] بلند [illegible] یعقوب کو اس بات سے غصہ آیا
[illegible] قبیلے نے [illegible] کے خلاف [illegible] تو اس نے اسے [illegible] قتل [illegible] اور [illegible]
[illegible] اس کے بعد اس کے [illegible] محسن بن عامر یعقوب بن [illegible] تک اس کی [illegible] پہنچی اور [illegible]
[illegible] ایک جماعت [illegible] کے ساتھ [illegible] اور ان میں محمد بن [illegible] بن یعقوب بھی
شامل تھا [illegible] میں سلطان ابوالحسن نے [illegible] تھا اور اس جنگ میں اس کا [illegible] ہوا اور ان میں یعقوب
بن عبدالسلام کے بیٹے ابو [illegible] بھی شامل تھے [illegible] وقت [illegible] جب [illegible] نے [illegible] ان میں
[illegible] ان پر [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کیا تھا [illegible]
ان [illegible] ساتھ [illegible] اور ان میں [illegible] یعقوب [illegible] خلیفہ بھی شامل تھا اور سلطان ابو یحییٰ کے
[illegible] محمد بن [illegible] کے ساتھ رہتا تھا اور جب
وہ فوت ہو گیا تو اس کے بھائی [illegible] بن [illegible] اور وہ [illegible] سے قریب تھا [illegible]
سلطان ابوالحسن نے جنگ قیروان کی طرف [illegible] پر [illegible] کیا تھا۔ پھر اس نے اسے قیروان میں [illegible]
[illegible] اور اس نے [illegible] کے پاس [illegible] حاصل تھا اور جب جنگ قیروان کے بعد [illegible] پر غالب
آ گئے تو سلطان [illegible] سے اسے [illegible] اور [illegible] کی حیثیت [illegible] وفات ہو گئی [illegible]
[illegible] محمد بن [illegible] نے سفیان [illegible] بن عامر نے جو [illegible] سے تعلق رکھتا
تھا اسے قتل کر دیا اور [illegible] یعقوب بن عبدالسلام [illegible] سے [illegible] قتل
کر [illegible] کی حکومت [illegible] اور [illegible]
خلیفہ [illegible] بن محمد بن یعقوب [illegible] کے درمیان [illegible] ہو گئی اور جب
سلطان ابوالحسن نے [illegible] کے ہاتھوں سے [illegible] اور [illegible]
خالد بن [illegible] حکومت کی [illegible] اور جنگل کی راہ اختیار کی اور
بہت دور [illegible] چلے گئے [illegible] اور جنگل کی طرف چلے گئے
اور عبداللہ بن محمد [illegible] اختیار [illegible] کی طرف آ گیا اور اس نے [illegible] کے ساتھ اپنی
حکومت [illegible]
[illegible] دونوں کے درمیان [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ہیں

اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ یہ قبیلہ سُلیم سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ وہ [illegible] ہیں اور سُلیم کے حلیف ہونے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہو گئے ہیں اور بنو علی کی سرداری کی اولاد [illegible] میں ہے اور اس عہد میں ان کا شیخ ابوالعلا [illegible] بن احمد بن سالم بن حمید بن قیس بن مسعود بن مرعی بن حسن بن عوف ہے اور ان کے ہم نسب [illegible] سے المراعیات کی [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] مرعی بن حسن بن عوف کی اولاد ہیں اور ان کے ٹھکانے قابس کے نواح میں [illegible] اور [illegible] کے درمیان واقع ہیں اور ان کی چراگاہوں کے حوالی جنوب کی جانب ہیں [illegible] اولاد [illegible] کے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] حلیف ہو گئے ہیں۔ واللہ مقدر الامور لا رب سواہ۔

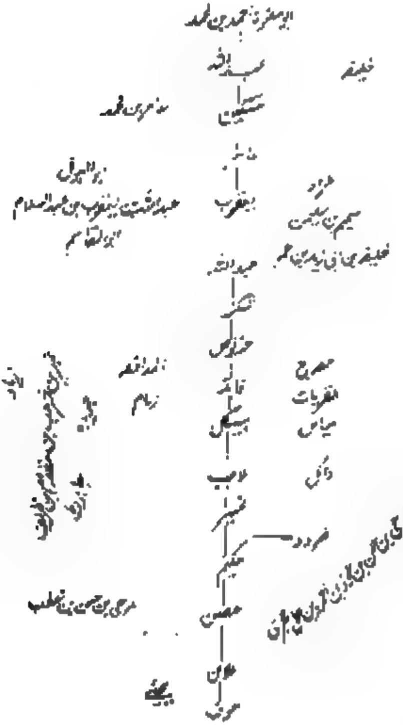
ابوجعفر احمد بن محمد
عبداللہ
خلیفہ
یعقوب
ابوالقاسم
عبداللہ
مرداس

ذباب بن سالم ہم ان کے نسب کے اختلاف کا ذکر کر چکے ہیں اور یہ ذباب بن [illegible] الاعرجی اور [illegible] سے ہیں
اور [illegible] بیان ہے اور [illegible] عہد میں اس اللفظ [illegible] کے قتل کے ساتھ اور [illegible] اور [illegible] کے
کے ساتھ لکھا ہے اور ابو محمد الہمدانی نے بھی اپنے [illegible] میں اسی طرح لکھا ہے [illegible] نے [illegible] کے درمیان [illegible]
تک ہیں اور ان کے کئی [illegible] ہیں جن میں سے [illegible] ذباب [illegible] کے کنارے [illegible] کے قریب
میں [illegible] کے [illegible] ہیں اور [illegible] مذہب میں [illegible] ذباب [illegible] ہیں اور [illegible]
[illegible] میں [illegible] بیان کا باپ [illegible] کا نام ہے۔ [illegible] بیان کے [illegible] ہے۔
جن کی وجہ سے [illegible] کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ جیسا کہ الہمدانی نے بیان کیا ہے۔ [illegible]
[illegible] ذباب [illegible] کے [illegible] بھائی [illegible]
[illegible] انہوں نے [illegible]
کے [illegible] کی طرف منسوب ہیں اور الہمدانی نے بیان [illegible] ذباب
[illegible] الوافی [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے درمیان سے [illegible] اور [illegible] عہد میں [illegible]
[illegible] ذباب [illegible] کے لئے [illegible] الجوانی [illegible]
[illegible] کے [illegible] اور ان کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible]
[illegible] الجوانی اور [illegible] کے ساتھ [illegible] ہیں اور [illegible]
[illegible] الہمدانی [illegible] کے متعلق بھی [illegible] ہے اور [illegible] میں بھی [illegible] ایک [illegible] ہے جیسا کہ ہم
نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ان کا [illegible] نے [illegible] ہیں [illegible] انہوں نے [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] کر لیا ہے۔ [illegible] ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی حقیقت کو بہتر طور پر جانتا ہے۔

[illegible] عرب کے مشہور
[illegible] میں سے تھا اور ان کے [illegible] کی طرف [illegible] ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ
[illegible] سے تھا۔ [illegible] ذباب [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تھے اور
[illegible] کی وفات کے بعد [illegible]
[illegible] اور اس کے بعد [illegible] میں چلے گئے [illegible] انہوں نے [illegible]
[illegible] کیا اور اس [illegible] کے لئے [illegible] ہو گئے اور [illegible] اس کے [illegible]
[illegible] وفات کے بعد [illegible] کی طرف [illegible] اور اس نے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کے [illegible]

تو اس نے اُسے تمام حالات بتائے تو انہوں نے تلبیس کرنے پر اتفاق کیا اور اسباب کو عربوں کے سامنے خوب مزین کر کے بیان کیا۔ تو انہوں نے اسے قبول کر لیا اور اس میں مرغم بن صابر نے بڑا پارٹ ادا کیا اور اس کی قوم نے اس کی پیروی کی اور ابو مروان عبدالملک بن مکی رئیس قابس نے انہیں حکومت میں داخل کیا اور اس کی حکومت کا محل بنا اور کرسی خلافت کا اس کے خون سے تعرض اللہ کی تقدیر تھی جیسا کہ حکومت کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے اور سلطان ابو حفص ان پر اعتماد کرتا تھا۔ پس اس نے انہیں بادشاہ کی اطاعت پر طلب کیا۔ تو یہ اس کے مخالف ہو گئے اور اس نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے اپنے سپہ سالار ابو عبداللہ الفزاری کو بھیجا اور انہوں نے اس کے بھتیجے امیر ابو زکریا سے مدد لی۔ ان دنوں وہ افریقہ میں بجایہ اور مغربی سرحد کا حاکم تھا اور ان میں عبدالملک بن رحاب بن محمود اس کے پاس گیا۔ تو وہ ۶۸۲ھ میں اس کی مدد کو نکلا اور ان لوگوں نے اہل قابس سے جنگ کی اور انہیں شکست دی اور ان میں خونریزی کی پھر اس نے ان پر غالب آ کر انہیں افریقی وطن سے دھکیل دیا اور امیر ابو زکریا الثغر کی طرف لوٹ آیا اور مرغم بن صابر بن عسکر الجواری کا سردار تھا جسے اہل صقلیہ نے ۶۸۸ھ میں سواحل طرابلس سے قید کر لیا اور اسے اہل برشلونہ کے پاس فروخت کر دیا۔ پس ان کے بادشاہ نے اُسے خرید لیا اور وہ ان کے پاس قیدی بن کر رہا۔ یہاں تک کہ عثمان بن ابی دبوس جو ابو العلیٰ ادریس کا پوتا تھا اور بنی عبدالمومن کا بقیہ خلیفہ تھا۔ اس کے پاس گیا اور سلطنت کی دعوت میں اس کے حق کی طلب کے لئے افریقہ جانے کی اجازت چاہی۔ پس شاہ برشلونہ نے اس کے اور مرغم کے درمیان معاہدہ کروایا اور ان دونوں کو بھیج دیا اور یہ ساحل طرابلس پر اترے اور مرغم نے ابن دبوس کے لئے دعوت کو قائم کیا اور اس کی قوم نے اس پر حملہ کر دیا اور ۷۰۹ھ میں طرابلس کا کئی روز تک محاصرہ کئے رکھا پھر انہوں نے اس کے محاصرہ کے لئے فوج کو چھوڑ دیا اور وطن کے مراکز کے لئے کوچ کر گئے اور اس سے فراغت حاصل کر لی۔ اور یہاں کے معاملہ کی انتہا کی اور ابو دبوس مدت تک ان کے اوطان میں گھومتا رہا اور آٹھویں صدی کے آغاز میں کعوب نے اُسے بلایا اور اسے سلطان ابو عصیدہ حفصی کے زمانے میں تونس لے آئے اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ مگر انہیں کامیابی نہ ہوئی اور وہ نواح طرابلس میں واپس آ گیا اور ایک مدت تک وہاں ٹھہرا۔ پھر مصر چلا گیا یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔ جیسا کہ اس بات کا تذکرہ قیروان میں سلطان ابو الحسن کے ساتھ اس کے بیٹے کے واقعات میں بیان ہو گا۔ اور الجواری اور محامید آج تک اسی حالت میں رہے۔ یہاں تک کہ قابس اور طرابلس کے علاقوں سے حکومت کا سایہ سکڑ گیا اور ان کے مضافات میں اس کی دعوت ختم ہو گئی اور انہوں نے پہاڑوں اور میدانوں میں رہنے والی رعایا کو غلام بنا لیا اور شہر والوں نے اپنے شہروں کی مخصوص حکومت قائم کر لی اور بنو مکی قابس میں اور بنو ثابت طرابلس میں حکمران بن گئے۔ جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے اور بشارح کی حکومت دونوں شہروں کے تقسیم ہونے سے منقسم ہو گئی۔ پس الجواری نے طرابلس اور اس کے مضافات اور زنزور، غریان اور مسلاتہ کو منتخب کر لیا اور محامید قابس اور نفزاوہ کے قرب کے حکمران بن گئے اور ذیاب کے اور بطون بھی ہیں جو جنگل میں چراگاہیں تلاش کرتے ہیں اور ان کے ٹھکانے مشرق کی جانب ان دو شہروں سے بہت دور ہیں۔ جن میں سے آل سلیمان بن صبیح بن رافع بن ذیاب بھی ہے۔ جس کے ٹھکانے مسلاتہ اور غریان کے سامنے ہیں اور ان کی سرداری نصر بن زائد کی اولاد میں ہے اور آج کل یائل بن حماد بن نصر کو حاصل ہے اور اس کے اور دوسرے بطن کے درمیان سالم بن رحاب تک

[illegible]

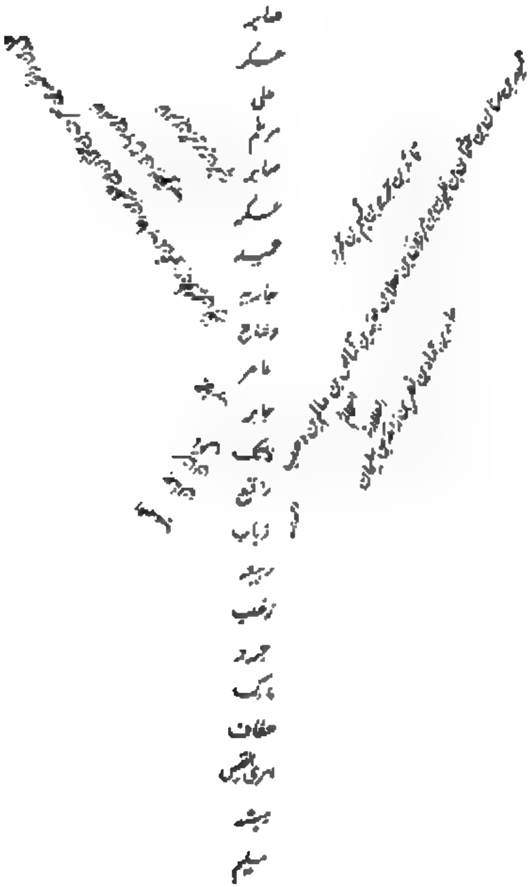
عابد
عسکر
علی
مرثم
ساعد
عسکر
عمیرہ
جابر
وشاح
عامر
جابر
مالک
رقیع
رئاب
ربیعہ
زغب
جبیر
مالک
عفان
امرء القیس
حبشہ
مسلم

باب: ۱۱

بربر اقوام

بربر اور اہل مغرب کی دوسری قوم کے حالات کے متعلق
تیسری کتاب اور ابتدائے آفرینش سے اس عہد تک ان کی
اولیت اور حکومت کا ذکر اور ان کے متعلق لوگوں کے اختلاف
کا بیان

آدمیوں کی یہ قوم مغرب کے قدیم باشندے ہیں۔ جنہوں نے پہاڑوں، میدانوں، ٹیلوں، سبزہ زاروں اور اس کے شہروں اور مضافات کو گھیر رکھا ہے اور یہ پتھروں، مٹی، بانس، درختوں، بالوں اور اون سے گھر بناتے ہیں اور ان کے صاحب اقتدار لوگ چراگاہوں کی تلاش میں سفر کرتے ہیں اور ان سفروں میں سبزہ زاروں سے گذر کر صحرا اور چٹیل علاقوں میں نہیں آتے اور ان کی آمدنی بکریوں اور گایوں سے ہوتی ہے اور گھوڑے عام طور پر سواری اور بچے حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور بسا اوقات ان میں سے چراگاہیں تلاش کرنے والوں کے لئے اونٹ بھی عربوں کی طرح آمدنی کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور ان میں سے کمزور لوگوں کی معاش کاشتکاری اور چرنے والے جانور ہیں اور سبزہ زاروں کے معزز مالکوں اور سفر کرنے والے کی معاش اونٹوں کے بچے دینے، نیزوں کے سایوں اور راستوں میں ڈاکہ ڈالنے میں ہے اور ان کا عام پہناوا اون اور ان کا ہے۔ یہ دوہری سلی ہوئی چادریں اوڑھتے ہیں اور ان پر برنس کوٹ ڈالتے ہیں اور عموماً ان کے سر گھٹے ہوتے ہیں اور کبھی انہیں منڈا دیتے ہیں اور ان کی زبان عجمی ہے جو اپنی نوع کے اعتبار سے ممتاز ہے اور اسی وجہ سے وہ اس نام سے مخصوص ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب افریقش بن قیس بن صیفی نے مغرب اور افریقہ سے جنگ کی اس وقت وہ تبابعہ کے بادشاہوں

تک سے قتال کیا اور جس نے شاہ جرجیس کو قتل کیا اور شہر تعمیر کئے اور ان کا خیال ہے کہ افریقہ کا نام اسی کے نام پر رکھا گیا ہے اور جب اس نے اس عجمی قوم کو دیکھا اور ان کی زبان سنی اور ان کے اختلاف اور تنوع کو دیکھا تو اس سے متعجب ہو کر کہنے لگا کہ تمہاری بربرۃ کس قدر زیادہ ہے پس ان کا نام بربر پڑ گیا اور عربی زبان میں بربرۃ الگ الگ آوازوں کو کہتے ہیں جو سمجھ نہ آئیں کہتے ہیں جب شیر گرجتا ہے تو الگ الگ آوازوں کے ساتھ دھاڑتا ہے تو کہتے ہیں بربر الاسد۔

اس قوم کے شعوب و قبائل اور ان کے بطون کے متعلق علمائے انساب اس بات پر متفق ہیں کہ ان کو دو جڑیں اکٹھی کرتی ہیں۔ برنس اور مادغیس کا لقب ابتر ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے قبیلے کو البتر کہا جاتا ہے اور برنس کے قبیلے کو برانس کہتے ہیں اور دونوں دو دادوں کے بیٹے ہیں اور نسب دانوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا یہ دونوں ایک باپ کے ہیں۔ ابن حزم نے ایوب بن یزید صاحب الحمار سے بیان کیا ہے کہ وہ ایک باپ کے ہیں کیونکہ یوسف بن الوراق نے اس سے یہی روایت کی ہے اور ماہرین علم نسب سابق بن سلیمان مطماطی اور ہانی بن مصدور اور کہلان بن ابی لوا جو بربر کے نسابہ ہیں بیان کرتے ہیں کہ برانس بر بن مازیغ بن کنعان کی نسل سے ہیں اور البتر بر بن قیس بن عیلان سے ہیں اور بعض اوقات یہ روایت ایوب بن ابی یزید سے بھی نقل ہوتی ہے مگر ابن حزم کی روایت اصح ہے اور یہ قرین قیاس ہے۔

برانس کے قبائل: نسابوں کے نزدیک برانس کے قبائل کو سات جڑیں اکٹھی کرتی ہیں ان کے نام یہ ہیں ازداجہ، مصمودہ، اوربہ، عجیسہ، کتامہ، صنہاجہ اور اوریغہ اور سابق بن سلیمان اور اس کے اصحاب نے لمطہ، ہسکورہ اور کزولہ کا بھی ذکر کیا ہے اور ابو محمد بن حزم بیان کرتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ صنہاجہ اور لمطہ ایک عورت کے بیٹے تھے جسے تصکی کہتے ہیں اور ان دونوں کے متعلق علم نہیں کہ ان کا باپ کون ہے [illegible] کے متعلق یہ بات بھی مشہور ہے۔ یہ دونوں ہوارہ کے ماں جائے بھائی ہیں اور ابن حزم بیان کرتا ہے کہ [illegible] کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ کندہ کے قبیلے میں [illegible] کا بیٹا ہے مگر یہ جھوٹ ہے اور کلبی کا خیال ہے کہ کتامہ اور صنہاجہ بربری قبائل سے نہیں ہیں بلکہ یمانی قبائل میں سے ہیں اور ان دونوں کو افریقش بن صیفی نے افریقہ میں اپنے محافظوں کے ساتھ چھوڑا تھا اور بربر کے بارے میں تمام اہل تحقیق کے مذاہب کا خلاصہ ہے۔

ازداجہ میں سے مسطاسہ اور مصمودہ میں سے غمارہ ہے۔ جو غمارہ بن مصطاف بن ملیل بن مصمودہ کے بیٹے ہیں اور اوریغہ میں سے ہوارہ، ملیلہ، ساطط، ورفلہ [illegible] ہیں جو ہوارہ بن اوریغ بن برنس کے بیٹے ہیں۔ اسیل اور مسراتہ ہیں اور ان سب کو [illegible] زبان میں [illegible] کہتے ہیں کہ ملیلہ ان میں سے ہے اور [illegible] سے [illegible] مصری ہے اور [illegible] صنف بیان [illegible] ملاحظہ ہے۔

سلسلہ

یوکلان	بن	
صنہاجہ	ہزول	رموز رکبا
لمطہ	بن	ماداس بن سعر
بن اللدن	اوریغ	مصراتہ
لحیسہ	بن	صنہاجہ
مسکورہ	جزنس	ھطہ بیہن رروا
زواوہ بن کتامہ	بن	الملوثہ لمطہ

فارس بن صداف بن یلیل بن مسکورہ ...

البتر کے قبائل: یہ ولیس الابتر کے بیٹے ہیں۔ ان کو چار بڑی بڑی اکٹھا کرتی ہیں: اداسہ، نفوسہ، ضریسہ اور جو لوا الاکبر اور یہ سب کے سب بنو زحیک بن مادغیس ہیں اور اداسہ اداس بن زحیک کے بیٹے ہیں اور ان کے سب بطون ہوارہ میں ہیں۔ اس لئے کہ کل اداس نے زحیک بن ادرنج کے بعد اس سے شادی کی تھی۔ جو اس کے بھائی برنس والد ہوارہ کا بیٹا تھا اور اداس ہوارہ کا بھائی تھا اور اس کے سب بیٹوں کا نسب ہوارہ میں داخل ہے اور وہ یہ ہیں سفارہ، اند اور جزوند، ضریسہ، لھاعتہ، اوطیطہ اور ترھنہ یہ سب کے سب اداس بن زحیک بن مادغیس کے بیٹے ہیں اور آج کل وہ ہوارہ میں ہیں۔

لوا اکبر: اور لوا الاکبر سے ایک عظیم بطن ہیں۔ نفزاوہ بھی نفزاو بن لوا الاکبر کے بیٹے ہیں اور لواتہ لوا الاصغر کے بیٹے ہیں اور لواتہ سے مزاتہ ہیں جو قبیلہ بن لوا الاصغر کے بیٹے ہیں اور مزاتہ کا نسب نفزاوہ میں داخل ہے ابو محمد بن حزم کہتا ہے کہ نفزاوہ کی ام مزاتہ سے شادی کی تو مزاتہ بنی نفزاوہ کے ماں جائے بھائی بن گئے اور اس کا نسب ان سے مل جل گیا۔

نفزاوہ: اور نفزاوہ سے بھی بہت سے بطون ہیں جو یہ ہیں ولہاصہ، غساسہ، زہیلہ، سوماتہ، ورسیف، مرنیسہ، زاتیمہ، ورکول، مرصطہ، ورفجوس اور وردن اور یہ سب کے سب طوفت کے بیٹے ہیں جو نفزاو سے تھا اور ابن سابق اور اس کے اصحاب نے مجر مکلاتہ کا بھی اضافہ کیا ہے وہ کہتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ مکلاتہ بربر میں سے نہیں ہے۔ بلکہ حمیر میں سے ہے۔ جو چھوٹی عمر میں طوفت کے پاس آ گیا۔ تو اس نے اُسے متبنی بنا لیا اور وہ مکلاتہ بن ریمان بن کلاع بن سعد بن حمیر ہے۔

ولہاصہ: اور ولہاصہ جو نفزاوہ میں سے ہیں اس کے ولہاص کے دونوں بیٹوں بیزغاسن اور ورتدین سے بہت سے بطون ہیں۔ اور بیزغاسن سے بطون اور قوم ہیں اور وہ ورتال، تحو بورتیش، وانیذ، کرطیط اور ماجرس مختصہ و نفرون بن بیزغاسن بن ولہاص بن طوفت بن نفزاو کے بیٹے ہیں۔ ابن اسحاق اور اس کے اصحاب کہتے ہیں کہ یہ بیزغاسن لواتہ سے ہیں اور سب کے سب جبال اوراس میں رہتے ہیں۔

ورتدین: اور ورتدین سے ورتکیتا، تریرہ، ورتیوقت، مکرا اور القوس ہیں۔ جو ورتدین بن ولہاص بن طوفت بن نفزاو کے بیٹے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مصر و مغرب کی بیعت سے اطراف افریقہ میں آئے [illegible] ابو عمر بن عبد البر اور ابو محمد بن حزم
نے [illegible]
[illegible] اس قول کے سوا [illegible]
قول [illegible] تک نہیں پہنچا لیکن انہوں نے [illegible]
[illegible]
[illegible] مشہور آدمی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] افریقہ کی فتح کے لئے
[illegible]

جب [illegible] کنعان [illegible]
[illegible]
[illegible] شام [illegible]
[illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible]
کے بعد مغرب کی طرف [illegible] اور افارقہ کی جنگ سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حام مغرب کی طرف چلے گئے اور وہاں ان کی نسل بھی پھیلی نیز وہ کہتا ہے کہ جب حام اپنے باپ کی دعا سے سیاہ رنگ ہو گیا تو شرمندگی کی وجہ سے مغرب کی طرف بھاگ گیا اور اس کے بیٹوں نے اس کا پیچھا کیا اور وہ چار سو برس کا ہو کر مر گیا اور اس کے بیٹوں میں سے بربر بن کسلاجیم بھی تھا۔ پس مغرب میں اس کے بیٹوں کی اولاد ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ جب بربر مارب' شام اور مصر سے نکلے تو مغرب کے دو یمنی قبیلے ان کے ساتھ آ ملے اور وہ کہتا ہے کہ ہوارہ، لمطہ، زنارہ اور لواتہ حمیر بن سبا کے بیٹے تھے اور ہانی بن بکور الضریسی اور سابق بن سلیمان مطماطی اور کہلان بن ابی لوا اور ایوب بن ابی یزید وغیرہ بربر کے نسابوں میں کہتے ہیں کہ بربر کے دو قبیلے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اور وہ یہ ہیں

البرانس اور البتر۔ جو بربر بن قیس بن عیلان کی اولاد سے ہیں اور البرانس بربر کو جو ابزج بن جمواح بن دلیل بن شراط بن تام بن دویم بن دام بن مازیغ بن کنعان بن حام کے بیٹے ہیں۔ اور یہی وہ قول ہے جس پر بربر کے نسابین اعتماد کرتے ہیں اور طبری کہتا ہے کہ بربر بن قیس بربری قبائل میں اپنی گمشدہ لونڈی کا اعلان کرتا نکلا اس کے ساتھ اس نے شادی کی اور اس کے ہاں اولاد ہوئی اور بربر کے دوسرے نسابوں کے نزدیک وہ اپنے بھائی عمرو بن قیس سے بھاگ کر وہاں چلا گیا اس بارے میں جزء کی بیٹی تماضر کہتی ہے۔

"دور ہونے والے اپنے بھائی پر رونے جیسے میں بربر بن قیس پر روئی کہ جس نے اپنے خاندان کا بوجھ اٹھایا تھا اور اس کی ملاقات کے بغیر وقت آخر ہو گئے ہیں"۔ اور تماضر کی طرف یہ اشعار بھی منسوب کئے گئے ہیں:

"اور بربر نے ہمارے ملک سے دور گھر بنایا اور جہاں کا اس نے ارادہ کیا وہیں چلا گیا۔ بربر پر بھی ہمیں بکنے یعنی نے بوجھ اٹھایا۔ حالانکہ بربر ہمارے میں منتظمین تھے۔ گویا میں اور بربر اپنے گھوڑوں کے ساتھ نجد میں قیس کے ٹھہرے اور نہ ہی ہم نے لوٹ اور غنیمت کا مال تقسیم کیا ہے"۔

اور نسابۂ بربر نے عبیدہ بن قیس عقیلی کے یہ اشعار بھی پڑھے ہیں

"اے وہ شخص جو فرق میں ہمارے درمیان سعی کر رہا ہے۔ ٹھہر جا اللہ تعالیٰ تجھے راستوں کی طرف تیری راہنمائی کرنے میں تم ہمارا کہتا ہوں کہ ہم اور بربری مرتے دم تک بھائی ہیں اور یہ ہمارا اصل جد بڑا کریم ہے اور قیس بن عیلان دنیا میں ہمارا اور ان کا باپ ہے اور جنگ میں وہ جنگ باز کی پیاس کو بجھاتا ہے لیکن ہم دونوں کینہ دشمنوں کے لئے الرخم مضبوط رکن اور بھائی ہیں اور جب تک لوگ باقی ہیں بربر ان کا مددگار ہے اور ہمارے لئے ایک مضبوط سہارا ہے اور وہ دشمنوں کے لئے سرخ نیزے اور تلواریں تیار کرتا ہے۔ جو جنگ کے روز گھوڑیوں کو تیز دوڑاتا ہے اور بربر بن قیس عقیلی قبیلہ عیلان فروع میں بھی اس کا حسب نسب ہے اور قیس ہر ملک میں دین کا قوام ہے اور نسب کے حقائق کے وقت معد کا بہترین آدمی ہے اور قیس کو وہ بزرگی حاصل ہے جس کی وجہ سے اس کی عزت اونچی باقی ہے اور قیس کے پاس تیز دھار تلوار ہے"۔

اور اسی طرح یزید بن خالد نے بربریوں کی مدح میں جو اشعار کہے ہیں وہ بھی پڑھے جاتے ہیں "اے وہ شخص جو ہم سے ہمارے اصل کے متعلق پوچھتا ہے قیس عیلان پہلے طاقتور آدمی کے بیٹے ہیں ہم طاقتور بربر کے بیٹے ہیں جس نے بزرگی کو پہچانا اور بزرگی میں داخل ہوا اور اس نے بزرگی کی بنیاد رکھی اور اس کے چچا زاد نے آگ دی اور وہ ہر بڑی مصیبت

پس ہمیں کافی ہو گیا اور قیس بربر ہے اور بربر قیس سے عزت حاصل کرتا ہے اور ہمیں قیس پر فخر ہے کہ وہ ہمارا جدِ اکبر ہے اور نیزوں کو کھولنے والا ہے اور قیس عیلان حق کی کان اور بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔ میری قوم بربر کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اس نے نیزوں کی انیوں سے زمین پر قبضہ کر لیا اور ہم تلواروں کو اس شخص کی کھوپڑی پر مارتے ہیں۔ جو حق سے رکتا ہے۔ میری طرف سے بربر کو یہ مدح پہنچا دو۔ جو جواہرات سے بنائی گئی ہے"۔

البکری وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بربریوں کے نسابوں کے نزدیک مضر کے دو لڑکے تھے الیاس اور عیلان جن کی ماں رباب بنت حیدہ بن عمرو بن معد بن عدنان تھی پس عیلان بن مضر کے ہاں قیس اور دھمان پیدا ہوئے اور دھمان کی اولاد بہت قلیل ہے اور وہ قیس کے اہل بیت سے ہیں جنہیں بنو امامہ کہا جاتا ہے اور ان کی ایک بیٹی تھی۔ جس کا نام بہا بنت دھمان تھا اور قیس بن عیلان کے چار بیٹے تھے۔ سعد اور عمرو ان کی ماں کا نام مزنہ بنت اسد بن ربیعہ بن نزار تھا اور بر اور شماس کی والدہ تمزیغ بنت مجدل بن عمار بن مصمود تھی اور ان دنوں بربر کے قبائل شام میں رہتے تھے اور مساکن میں عربوں سے ہمسائیگی رکھتے تھے اور ان کے پانیوں اور چراگاہوں میں شریک ہوتے تھے اور ان سے رشتہ داری کرتے تھے۔ پس بر بن قیس نے اپنے چچا کی بیٹی بہا بنت دھمان سے شادی کی اور اس کے بارے میں بھائیوں میں اس سے حسد کیا اور اس کی ماں تمزیغ عقلمند عورتوں میں سے تھی اور اسے اس کے متعلق ان سے خوف محسوس ہوا تو اس نے خفیہ طور پر اس کے ماموؤں کو اطلاع دی اور ان کے ساتھ اپنے بیٹے اور اس کی بیوی کے ساتھ بربر کے علاقے کی طرف کوچ کر گئی۔ اس وقت وہ فلسطین اور اکناف شام میں رہائش پذیر تھے۔ پس البہا نے بر بن قیس کے لئے دو بیٹوں علوان اور مادغیس کو جنم دیا اور علوان چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گیا اور مادغیس زندہ رہا اور اس کا لقب ابتر تھا اور وہ بربریوں میں سے ابتر کا باپ ہے اور تمام زناتہ اس کی اولاد میں سے ہیں۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ مادغیس الابتر نے بامال بنت واطیس بن محمد بن مجدل بن عمار سے شادی کی تو اس نے زحیک بن مادغیس کو جنم دیا اور ابو عمر بن عبدالبر کتاب التمہید فی الانساب میں بیان کرتا ہے کہ لوگوں نے بربر کے انساب کے متعلق بہت اختلاف کیا ہے اور ان کے متعلق جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے درست بات یہ ہے کہ وہ قبط بن حام کی اولاد میں سے ہیں۔ جب وہ مصر میں اترا تو اس کا بیٹا مغرب کی طرف چلا گیا پس وہ مصر کے مضافات سے آگے جا ٹھہرے اور برقہ سے بحر اخضر تک ہے اور بحر اندلس کے ساتھ ریگستان کے ختم ہونے تک یہ سوادان سے جا ملتے ہیں اور ان میں سے لواتہ سرزمین طرابلس میں رہتے ہیں۔ اور اس کے قریب ہی نفوسہ اترے پھر راستے طرابلس میں رہتے ہیں۔ اور اس کے قریب ہی نفوسہ اترے پڑے پھر راستے ہائکس قیروان اور اس کے ورے تاہرت سے طنجہ اور سجلماسہ سے سوس اقصیٰ تک لے آئے اور وہ صنہاجہ، کتامہ، دکالہ، رکالہ، و فطواکہ اور مرطہ کے قبائل تھے اور بعض مورخین نے بیان کیا ہے کہ شیطان نے بنی حام اور بنی سام کے درمیان اختلاف پیدا کر دیا اور ان کے درمیان جنگیں ہوئیں جن میں سام اور اس کے بیٹوں کو شکست ہوئی اور حام مغرب کی طرف چلا گیا اور مصر آیا اور اس کے بیٹے منتشر ہو گئے اور وہ سیدھا مغرب کی طرف چلا گیا۔ یہاں تک کہ سوس اقصیٰ میں پہنچ گیا اور اس کے بیٹے اس کی تلاش میں اس کے پیچھے چلے گئے اور اس کے بیٹوں کا ہر طائفہ ایک جگہ پہنچا اور وہ اس کے حالات سے بے خبر ہو گئے اور وہ اس جگہ پر اقامت پذیر ہو گئے اور اس میں نشوونما پائی اور ایک طائفہ ان کے پاس پہنچ کر ان

کے ساتھ ٹھہر گیا اور وہ بھی وہاں چلا گیا۔ اور امام بن عمر البکری کے بیان کے مطابق ۴۴۲ سال تھی اور دوسرے کہتے ہیں کہ اس کی عمر ۵۱۲۱ سال تھی اور ذہلی کہتا ہے۔ لیکن عرب بن قحطان سے تجزیہ کہتا ہے کہ اسی نے سام کو توابن یقطن کی اولاد میں سے جدی کے بعد مغرب کی طرف جلاوطن کیا تھا۔ بربر کے انساب کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔

اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ یہ تمام مذاہب مرجوح اور حق و صواب سے دور ہیں اور یہ قول کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ حقیقت سے بہت دور ہے کیونکہ داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا ہے اور بربر جالوت کے معاصر ہیں اور اس کے اور حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کے درمیان جو قحطان کے بھائی ہیں۔ وہ بات نہیں پائی جاتی جو ان کے خیال میں ہے بلکہ دس آبا پائے جاتے ہیں۔ جن کا ذکر ہم نے کتاب کے شروع میں کیا ہے اور ان کے درمیان نسل کا اس طرح پھیلنا اور بڑھنا بھی بعید بات ہے اور یہ قول کہ وہ جالوت بن کالتن کی اولاد ہیں اور دیار شام سے آ کر یہاں منتقل ہو گئے ہیں ایک ساقط قول ہے بلکہ یہ ایک بے ہودہ بات ہے کیونکہ اس جیسی قوم جو امم و عوالم پر مشتمل ہو اور جس نے زمین کی اطراف کو گھیر رکھا ہو۔ کسی دوسری جگہ اور محصور مقام سے نہیں آ سکتی اور بربری اپنے طور، طریق سے معروف ہیں اور ان کے اقالیم اسلام سے طویل مدت پہلے اپنے شعار سے مخصوص ہیں۔ پس کون سی چیز ہمیں ان کی اولیت کے بارے میں ان بے ہودہ اور باطل باتوں کا محتاج بنا سکتی ہے اور اسی طرح تم عرب و عجم کی ہر قوم کے متعلق ایسی باتوں کا محتاج ہونا پڑے گا اور افریقش جس کے متعلق مؤرخین کا خیال ہے کہ وہ انہیں یہاں لایا ہے۔ انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ اس نے انہیں یہاں موجود پایا اور وہ اس کی کثرت اور رنگ سے متعجب ہوا اور اس نے کہا کہ تمہارا شور کس قدر زیادہ ہے۔ پس وہ ان کو یہاں لانے والا کیسے ہو سکتا ہے اور اس کے اور داؤد کے درمیان کوئی ایسی مدت نہیں جس میں اس طرح بڑھے ہوں گے اور یہ قول کہ وہ حمیر میں سے ہیں۔ جو نعمان کی اولاد میں سے ہیں یا مضر میں سے ہیں یا قیس بن عیلان کی اولاد میں سے ہے جو ایک جھوٹی بات ہے اور نسابوں کے امام ابو محمد ابن حزم نے باطل قرار دیا ہے اور کتاب الجمہرۃ میں بیان کیا ہے کہ بربر کے بعض قبائل نے ادعا کیا ہے کہ وہ یمن اور حمیر سے ہیں اور بعض بربر بن قیس کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ بلاشبہ یہ تمام باتیں جھوٹی ہیں۔ اور نسابوں نے قیس بن عیلان کے بیٹے بر کے نام کو سمجھا ہی نہیں اور حمیر کے لئے بلاد بربر کی طرف جانے کا کوئی راستہ ہی نہیں۔ یہ سب مؤرخین یمن کے جھوٹ ہیں اور ابن قتیبہ نے جو یہ کہا ہے کہ یہ جالوت کی اولاد میں سے ہیں اور جالوت قیس بن عیلان کی اولاد میں سے ہے یہ بھی حقیقت سے دور بات ہے کیونکہ قیس بن عیلان معد کی اولاد میں سے ہے اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ معد بخت نصر کا معاصر تھا اور جب بخت نصر عرب پر مسلط ہو گیا تو ارمیا نبی اس کے بارے میں بخت نصر سے خوف محسوس کرتے ہوئے اسے شام لے گئے اور بخت نصر وہ ہے جس نے بیت المقدس کو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے تعمیر کرنے کے ۴۵۰ سال بعد تباہ و برباد کر دیا تھا اور معد بھی حضرت داؤد کے بعد اتنی مدت میں ہو سکتا ہے پس اس کا بیٹا قیس جالوت کا باپ کیسے ہو سکتا ہے۔ جو داؤد کا معاصر تھا یہ حقیقت سے بہت بعید بات ہے اور خیال میں یہ ابن قتیبہ کی غفلت اور وہم ہے اور حق وہ ہے جو ان کے بارے میں کسی اور چیز پر بھروسہ نہیں کرتا اور یہ کنعان بن حام بن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔ جیسا کہ پہلے تخلیقات کے انساب میں بیان ہو چکا ہے اور ان کے دادا کا نام مازیغ ہے اور ان کے بھائی اریکیش اور

فلسطین ہیں اور ان کے بھائی بنو کسلوحیم بن مصرایم بن حام ہیں اور ان کا بادشاہ جالوت مشہور علامت رکھتا ہے۔ اور ان فلسطینیوں اور بنو اسرائیل کے درمیان شام میں قابل ذکر جنگیں ہوئیں اور بنو کنعان اور اگریکش فلسطین کے پیروکار تھے۔ پس تیرے وہم میں اس کے سوا اور کوئی بات نہ آئے اور یہی بات درست اور صحیح ہے جس سے انحراف نہیں کیا جا سکتا اور عرب نسابین کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ بربر کے جن قبائل کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں سوائے صنہاجہ اور کتامہ کے سب بربر ہی میں سے ہیں اور عرب نسابوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور مشہور یہ ہے کہ وہ یمنیوں میں سے ہیں۔ اور جب افریقش نے افریقہ سے جنگ کی تو ان کو یہاں اتار دیا اور بربر کے نساب اپنے بعض قبائل کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ وہ لواتہ کی طرح عربوں میں سے ہیں ان کا خیال ہے کہ وہ حمیر میں سے ہیں اور ہوارہ کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ سکاسک کے کندہ میں سے ہے اور زناتہ جیسوں کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ عمالقہ میں سے ہیں جن انہوں انہیں بنی اسرائیل سے آگے دیکھا اور بعض وقت وہ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ وہ تبابعہ کے بقایا لوگوں میں سے ہیں۔ اور غمارہ زواوہ اور مکلاتہ کے متعلق بھی کہ تمام نسابوں کا خیال ہے کہ وہ حمیر میں سے ہیں۔ جیسا کہ ہم ان کا تذکرہ ان کے قبائل کی تفصیل کے وقت کریں گے مگر یہ سب غیر ثقہ باتیں ہیں اور حق بات وہ ہے جس کی گواہی مواطن اور گونگے پن نے دی ہے کہ وہ عربوں سے الگ ہیں ہاں اہل عرب کے نساب اور صنہاجہ اور کتامہ کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ وہ عرب ہیں اور میرے نزدیک یہ ان کے بھائیوں میں سے ہیں۔ واللہ اعلم

اب ہم ان کے انساب اور اولیت کے متعلق آخر میں بحث کر چکے ہیں۔ پس ہم ان قبائل کی تفصیل اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم کے ذکر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور انہی کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں جنہیں حکومت یا شہرت حاصل تھی۔ یا عام طور پر ان کی نسل پھیلی ہوئی ہے اس لیے ہم بتر سے قبل برانس اور زمرہ میں شمار کیا گیا اور ہم پہلے ان کے حالات کو بیان کریں گے جیسا کہ ہم تک ان کے حالات پہنچے ہیں اور ہم ان کا احاطہ کریں گے۔ واللہ المستعان۔

باب: ۱۲

بربر افریقہ اور مغرب میں

افریقہ اور مغرب میں بربریوں کے مواطن کے متعلق

[illegible] فصل 1

اس بات کو سمجھ لیجئے کہ مغرب کا لفظ اپنی اصل وضع کے لحاظ سے اسم اضافی ہے۔ جو کسی جگہ پر دلالت کرتا ہے جو اس کے مشرق کی طرف اضافت کرنے سے معلوم ہو اور مشرق وہ ہے جو مغرب کی طرف اضافت کرنے سے معلوم ہو اور کیونکہ عرف اہل اسامہ کو معین جہات اور مخصوص علاقوں سے مخصوص کرتا ہے اور اہل جغرافیہ کی توجہ زمین کی ہیئت اور اس کے اقالیم کی تقسیم اور اس کی آبادی و خرابی اور اس کے پہاڑوں اور سمندروں، دریاؤں اور اس کے اہل کے مساکن کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے بطلیموس اور روجر اور صاحب صقلیہ جس کی طرف اس عہد کی مشہور کتاب جو زمین اور ممالک کی ہیئت کے متعلق ہے منسوب ہے۔

مغرب ایک جانب ہے جو جوانب کے درمیان ممیز ہے۔ پس مغرب کی جہت سے اس کی حد بحر محیط ہے جو پانی کا عنصر ہے اور اس کا نام زمین کے مختلف علاقوں کے احاطہ کی وجہ سے محیط ہے جیسا کہ ہم کتاب کے شروع میں بیان کر چکے ہیں اور اسی طرح اس کو زیادہ سبز رنگ ہونے کی وجہ سے بحر اخضر بھی کہتے ہیں نیز اس کو ظلمات بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ زمین پر سورج سے منعکس ہونے والی شعاعوں کی روشنی اس میں کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ زمین سے دور ہے۔ پس یہ ظلمت والا ہو جاتا ہے اور روشنی کے فقدان کی وجہ سے وہ حرارت کم ہو جاتی ہے جو بخارات کو تحلیل کرتی ہے۔ پس بادل ہمیشہ اس کی سطح پر بہت اور گہرے ہوتے ہیں اور عجمی اسے بحر اوقیانوس کا نام دیتے ہیں اور اغلب یہ ہے کہ وہ اس سے وہی مراد لیتے ہیں جو ہم عنصر سے لیتے ہیں اور رومی اسے بحر بنطس بھی کہتے ہیں اور یہ ایک ناپید کنار سمندر ہے جس میں کشتیاں ہوا کے راستوں اور ان کی نہایت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ساحلوں سے حد نظر سے دور نہیں جا سکتیں اور محدود سمندروں میں کشتیاں لوگوں کے کثرت تجارب کی وجہ سے معروف ہوا کے ساتھ چلتی ہیں۔ پس ہوا اپنی جگہوں سے چلتی ہے اور اس کے چلنے کی جگہ کی حد اس کی سمت میں ہوتی ہے پس ہر ہوا کی حد ان کے نزدیک معروف ہے اور اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہوا کے ساتھ اس کا چلنا

فارس تک سے ہوگا اور اپنے مقصود جہت کے مطابق وہ ایک کنارے سے دوسرے ساحل کی طرف چلا جائے گا اور یہ بہت بڑے سمندروں میں معلوم ہوتی ہے۔ پس جب کشتیاں اس میں چلتی ہیں تو بھول جاتی ہیں اور غرق ہو جاتی ہیں اس لئے اس کا سوار دھوکے اور خطرے میں ہوتا ہے اور یہ مغرب کی طرف سے قریب کی حد بحر محیط ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس پر بہت سے شہر ہیں جیسے طنجہ سلا اور ازمور اور انفی اور آسفی اور رباط ماسہ مسجد ماسہ اور تاگا کا شہر اور یہ سوس کے شہر ہیں اور نول ہیں اور یہ سب بحر کے سواحل اور اس کے مضافات ہیں۔ اور جہاز ساحل کے پیچھے سے ساحل نول تک پہنچ جاتے ہیں اور اس سے خطرے کے سبب آگے نہیں بڑھتے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور شرق کی طرف سے اس کی حد بحر روم ہے اور اس سے بحر محیط متفرع ہوتا ہے۔ جو بلاد مغرب کے طنجہ اور اندلس کے شہر طریف کے درمیان ایک تنگ خلیج میں چلتا ہے جسے زقاق کہتے ہیں جس کی چوڑائی آٹھ میل سے بارہ میل ہے اور اس پر ایک پل بنا ہوا ہے۔ جس پر سمندر کا پانی چڑھ جاتا ہے۔ پھر یہ بحر روم مشرق کی سمت میں چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سواحل شام اور اس کی سرحدوں اور افرنگیوں اور افریقیہ اور طرسوس اور المصیصہ اور طرابلس اور صور اور اسکندریہ تک پہنچ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے بحر شام بھی کہتے ہیں اور جب وہ خلیج سے نکلتا ہے تو چوڑائی میں پھیلتا جاتا ہے اور اس کی زیادہ وسعت شمال کی جہت میں ہوتی ہے اور اس کی وسعت شمال کی طرف مسلسل بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دو ہزار میل غایت تک پہنچ جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ اس کا طول پانچ ہزار یا چھ ہزار میل ہے۔ جس میں جزیرہ میورقہ یا جزیرہ صقلیہ ، اقریطش ، سردانیہ اور قبرص کے جزائر پائے جاتے ہیں۔ اور جنوب کی طرف اس کی چوڑائی کا یہ حال ہے کہ وہ ایک سمت سے نکلتا ہے اور پھر چلتے چلتے مختلف ہو جاتا ہے۔ کبھی جنوب میں دور تک چلا جاتا ہے اور کبھی شمال کی طرف لوٹ آتا ہے اور یہ بات ساحلی ممالک کی عرض بلد میں منتقل ہو جاتی ہے وہ اس طرح ہوتا ہے کہ عرض بلد اس کے قطب شمالی کی اس بلندی کو کہتے ہیں۔ جو اس کے افق پر ہوتی ہے اور یہ اس کے سمت راس کا نام ہے۔ جو اس کے اہل کے سروں کی سمت اور دائرہ معدل النہار کے درمیان ہوتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ زمین کروی شکل کی ہے اور آسمان بھی اس کے اوپر اسی طرح ہے اور افق بلد وہ فرق ہے جو زمین و آسمان میں سے ہے اور ان دونوں چیزوں کے درمیان پایا جاتا ہے اور قطب دو قطبوں والا ہے اور جب ان میں سے ایک پہاڑی اوپر بلند ہوتا ہے تو دوسرا اتنا ہی اس سے نیچے ہو جاتا ہے اور زمین کی آبادی زیادہ تر شمال میں ہے اور جنوب میں کوئی آبادی نہیں جیسا کہ اس کا مقام پر اسے بیان کیا جا چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قطب جنوبی کے مقابلہ میں قطب شمالی آبادی والوں کے اوپر ہے۔ اور گول چیز کی سطح پر چلنے والا جب ایک جہت میں دور چلا جاتا ہے تو اس چیز کی سطح اس کے سامنے آ جاتی ہے۔ اور جب تک اس سے بالمقابل آسمان کی سطح کا ہے تو افق پر قطب کی بلندی کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جیسے وہ شمال میں دور ہوتا ہے اور جب جنوب کی طرف لوٹتا ہے تو وہ کم ہو جاتا ہے۔ پس ممالک جغرافیہ جو سمندر اور خلیج کی آ... سے پیوستہ ہیں ان کا عرض بھی اس کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر سمندر جنوب کی طرف بڑھتا ہے تو تلمسان کا عرض بن جاتا ہے۔ پس وہ جنوب میں جاتا ہے تو پھر ان کا عرض بنتا ہے جو فاس سے تھوڑا دور ہے۔ کیونکہ فاس کا عرض (لج) ہے اور یہی وجہ ہے کہ مغرب اقصیٰ میں آبادی شمال میں مغرب اوسط کی آبادی سے طنجہ اور فاس کے درمیان سے زیادہ چوڑی ہے اور یہ قطر بحر روم کے جنوب کی طرف مڑنے کی وجہ سے سمندروں کے درمیان تنگ ہو گئی

طرح ہے پھر وہران کے بعد سمندر اپنی سمت سے مڑ جاتا ہے اور یہ تونس اور الجزائر کا عرض بن جاتا ہے۔ جو خلیج زقاق سے ملنے کے وقت اس کی سمت اسی کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر یہ شمال میں بڑھتا ہے۔ تو بجایہ اور تونس کا عرض بن جاتا ہے۔ جو خرائط مریا اور المقری سمت کی شکل ہوتا ہے۔ پھر وہ جنوب کی طرف لوٹتا ہے۔ تو طرابلس اور قابس کا عرض بن جاتا ہے جو سمیہ اور طبنی کی سمت اول کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر یہ جنوب کی طرف بڑھتا ہے۔ تو تونس اور توزر کی شکل برقہ کا عرض بن جاتا ہے۔ پس وہ اسکندریہ کا عرض بن جاتا ہے تو وہ مراکش اور انطاکیہ کی شکل نہیں ہوتا۔ پھر وہ شمال میں انطاکیہ کی طرف سواحل شام میں اپنی سمت کے مطابق کی طرف جاتا ہے اور اسی طرح اس کے مشرقی کنارے تک اس کا اختلاف ہوتا ہے اور ہمیں شرقی کنارے تک اس کے حال کے متعلق علم حاصل نہیں اور وہ اس کے ساتھ ہی سمندر کا عرض سمت ہیکل تک بڑھ جاتا ہے یا اسی طرح سواحل افریقیہ دو متوں کے درمیان ہوتا ہے جو تقانی کنارہ میں ہیں۔ ان میں مغرب اقصیٰ اور جنوب اور سواحل شہر خلیج کے قریب ہیں اور سب کے سب طنجہ سبتہ بادیس عسہ سمثنیں وہران الجزائر بجایہ بونہ تونس سوسہ مہدیہ صفاقس قابس طرابلس سواحل برقہ اور اسکندریہ کی سرحد ان کے اوپر واقع ہیں۔ یہ اس بحر روم کا بیان ہے جو شمال کی طرف سے مغرب کی حد ہے اور قبلہ اور جنوب کی جہت کی طرف سے اس کی حد وہ بحر ہے اور جھکے ہوئے پہاڑ ہیں جو بلاد سوڈان اور بلاد بربر کے درمیان روک ہیں اور عراق کے عرب خانہ بدوش صحرائی لوگوں کی وطنیت کا ذریعہ ہیں اور یہ ریت جنوب کی جہت سے مغرب پر ایک دیوار ہے جو بحر محیط سے شروع ہوتی ہے اور مشرق کی جہت میں ایک ہی سمت سے چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اس سے نیل آ ملتا ہے جو جنوب سے مصر کی طرف جاتا ہے وہاں پر یہ ریگ زار ختم ہو جاتی ہے اور اس کا عرض تین دن کی مسافت یا اس سے زیادہ ہوتا ہے اور مغرب اوسط کی جہت میں اسے پتھریلی زمین آ ملتی ہے جسے عرب الحمادہ کہتے ہیں جو وہ قرت بلاد ریغ اور اس کے درے جنوب کی جہت میں چلی جاتی ہے اور بعض بالائی جزیرے بھی جو کھجوروں اور نہروں والے ہیں۔ بلاد مغرب میں شمار ہوتے ہیں۔ جیسے مغرب اقصیٰ کے سامنے بلاد بودہ اور تمنطیت اور مغرب اوسط میں تنزیدیت اور تیکورارین اور خرد وہاں کے سامنے غدامس فزان اور ودان۔ ان میں سے ہر ایک اقلیم آباد ہے اور ملک پر مشتمل ہے۔ جو بستیوں اور کھجوروں اور نہروں والے ہیں جن میں سے ہر ایک کی تعداد سو تک پہنچتی ہے۔ پس عرب کی ریت عراق سے جنوبی کنارے کی طرف بکثرت چلے گئے۔ جو بعض سالوں میں صنہاجہ کے شامیوں کے میدانوں میں پہنچتے ہیں اور شمالی کنارے میں مغرب کے سفر کرنے والے جنگلی اعراب کے میدان ہیں اور ان سے قبل یہ بربر کے میدان تھے۔ جیسا کہ ہم اس کے بعد جنوب کی جہت سے مغرب کی حد بیان کریں گے اور اس ریت کے علاوہ مغرب پر ایک اور دیوار بھی ہے جو کول کے قریب ہے اور یہ وہ پہاڑ ہیں جو ان کول کی سرحدیں ہیں۔ جو بحر محیط کے پاس سے برنیق تک چلے جاتے ہیں جو بلاد برقہ میں سے ہے وہاں یہ پہاڑ ختم ہو جاتے ہیں اور مغرب سے ان کی ابتداء جبال درن سے ہوتی ہے اور ان پہاڑوں کے درمیان جو کول اور ریت کے درمیان واقع ہے کھجوریں ہوتی ہیں۔ میدان ہیں میں جن کی اکثر پیداوار درخت ہیں اور کول کے نزدیک بلاد الجرید میں جہاں کھجوریں اور نہریں پائی جاتی ہیں اور ارض سوس میں مراکش کے سامنے ترودانت اور قوباں کی بستیاں اور دیگر کھجوروں نہروں اور کھیتوں والے متعدد بلاد شہر پائے جاتے ہیں۔ اور اس کی جانب تلمسان اور اس کی بستیاں اور درعہ کی مشہور بستی پائی جاتی ہے اور تلمسان کی جانب کھجوروں اور نہروں

والے متعدد محلات پائے جاتے ہیں اور تاہرت کی جانب بھی ایسے ہی محلات پائے جاتے ہیں اور اسی طرح مشرق سے مغرب تک آگے پیچھے شہر پائے جاتے ہیں۔ ان سب کے زیادہ قریب جبل راشد ہے۔ جو کھجوروں اور شہروں والے ہیں پھر بجایہ کی جانب وارکلی کا شہر ہے یہ کھجور کا واحد آباد شہر ہے۔ جس میں بہت کھجوریں پائی جاتی ہیں اور اسی کی سمت میں طول کی بلاد ریغ کے تین سے زائد شہر ہیں۔ جو اس وادی کے کناروں پر ترتیب کے ساتھ چلے جاتے ہیں جو مغرب سے مشرق کی طرف جاتی ہے اور ان سب شہروں میں کھجوریں، نہریں، بستیاں اور کھیتیاں پائی جاتی ہیں۔ پھر تونس کی جانب بلاد الجرید ہیں۔ جو نفطہ، توزر اور قفصہ ہیں اور بلاد نفزہ کو بلاد قسطیلہ کہتے ہیں۔ جو بہت آباد اور متمدن ہیں اور نہروں اور کھجوروں پر مشتمل ہیں پھر سوسہ کی جانب قابس ہے۔ جو سمندر کے کنارے افریقہ کے بڑے بڑے شہروں میں سے ہے اور یہ ابن غانیہ کا دارالخلافہ تھا۔ جیسا کہ ہم بعد میں اس کا ذکر کریں گے۔ یہ بھی شہروں، کھجوروں اور کھیتوں پر مشتمل ہے پھر طرابلس کی جانب فزان اور ودان میں متعدد شہروں اور کھجوروں والے محلات ہیں اور ارض افریقہ میں یہ سب سے پہلا شہر ہے جسے مسلمانوں نے اس وقت فتح کیا۔ جب حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عمرو بن العاص نے ان سے جنگ کی۔ پھر برقہ کی جانب واحات ہیں۔ جن کا ذکر مسعودی نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اور جنوب کی جہت میں ان کے ماوراء جنگلات اور ریگستان ہیں۔ جہاں نہ کھیتی ہوتی ہے نہ چراگاہ۔ یہاں تک کہ یہ اس عرق تک جا پہنچتے ہیں۔ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور اس کے پرے ملثمین کے میدان ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ یہ دس دن تک پیاس لگانے والے جنگلات ہیں اور ان بلاد اور ان پہاڑوں کے درمیان جو تلول کی دیوار میں تلول اور حرارہ میدان پائے جاتے ہیں۔ جن کا مزاج ہوا، پانی اور پیداوار کے لحاظ سے کبھی تلول کا اور کبھی صحرا کا سا ہوتا ہے اور ان شہروں میں قیروان بھی ہے اور جبل اوراس ان کے وسط میں حائل ہے اور بلاد حضنہ ہیں۔ جہاں مغرب اور افریقہ کے درمیان طبنہ واقع ہے اور اس میں مقرہ اور مسیلہ ہیں اور ان میں السرا ہے اور تلمسان کی جانب جہاں تاہرت ہے اس میں جبل دیر ہے اور فاس کی جانب ان میدانوں میں حائل ہے۔ یہ قبلہ اور جنوب کی جانب سے مغرب کی حد ہے اور مشرق کی جہت اصطلاحات کے اختلاف کی وجہ سے مختلف ہے۔ اہل جغرافیہ کے عرف میں وہ بحر قلزم کا سمندر ہے جو بحر یمن سے نکلتا ہے اور شمال کی سمت اور بانحراف کی طرف جاتا ہے اور مغرب کی طرف چلتا چلتا قلزم اور سویز پر جا ختم ہوتا ہے اور وہاں سے ان کے اور بحر روم کی سمت کے درمیان دو دن کے سفر کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے اور سویز اور قلزم اور اس کے بعد مصر سے مشرق کی جانب تین روز کے فاصلہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ یہاں کا نزدیک مغرب کا آخر ہے اور اس میں برقہ اور مصر کے علاقے بھی شامل ہو جاتے ہیں اور مغرب ان کے نزدیک ایک جزیرہ ہے جسے تین طرف سے سمندروں نے گھیر رکھا ہے جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور اس عہد کے اس علاقے کے باشندوں کے عرف کے مطابق اس میں مصر اور برقہ کے علاقے شامل نہیں ہوتے بلکہ یہ صرف طرابلس اور اس کے ماوراء مغرب کی سمت تک مخصوص ہے اور یہی بات قدیم زمانے دیار بربر اور ان کے مواطن کے متعلق تھی اور مغرب اس سے مشرق کی جانب سے وادیٔ میہ سے بحر محیط کے کنارے تک اور مغرب کی جانب سے جبال درن تک ہے۔ جو زیادہ تر بلاد ان اور برغواطہ اور غمارہ کے المصامدہ کے دیار ہیں اور غمارہ کا آخر طنجہ میں ہوتا ہے جو سمندر کے پاس ہے اور ان کے ساتھ صنہاجہ، ملثمہ اور زواوہ وغیرہ کے لوگ ہیں۔ جسے بری جانب سے بحر کبیر

اور شمالی جانب سے بحر روم اور درن جیسے بلند پہاڑ اور مشرق کی جانب سے جبال تازا گھیرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ سمندروں کو روکنے کے لئے عنایت کے اقتضاء کے مطابق پہاڑ سمندر کے قریب ہوتے ہیں اور جبال مغرب کے اکثر باشندے المصامدہ میں سے ہیں۔ اور بعض انہیں کہتے ہیں کہ صنہاجہ میں سے ہیں۔ اب باقی رہ گئے مغرب میں ہوارہ' تامستا' ہدارہ اور بکامہ کے سوا ان کو انہی عربوں کے ان مسافروں نے آباد کیا ہے جو جشم اور ریاح سے وہاں آتے ہیں اور مغرب کے ایک حصے میں ایسی قومیں رہتی ہیں جنہیں ان کے خالق کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا اور وہ حصہ ایک جزیرہ نما کی طرح بن گیا ہے جسے پہاڑ اور سمندر گھیرے ہوئے ہیں اور اس کا دار الخلافہ فاس ہے اور اس میں عظیم دریا گزرتا ہے جو وادی ام ربیع کے نام سے مشہور ہے اور وہ اتنا بڑا دریا ہے کہ بارشوں میں اس کی وسعت کی وجہ سے اُسے عبور نہیں کیا جا سکتا اور اس کی مد سمندر تک چلی جاتی ہے اور قریباً ستر میل تک پہنچتی۔ یہ دریا ازمور کے نزدیک بحر کبیر میں جا گرتا ہے اور اس کا منبع جبل درن میں ہے جہاں سے یہ دریا [illegible] ہے جو قبلہ کی طرف چلا جاتا ہے اور درعہ کے کھجوروں والے علاقے سے گزرتا ہے جو کھجور کے پودوں کو اس کے درخت سے نکالنے کی صنعت سے مخصوص ہے اور اس علاقے میں کھجوروں والے نخل ہیں۔ جو دامن کوہ میں بنائے گئے ہیں۔ پھر یہ دریا سوس کی طرف جا کر ریگستان میں داخل ہو جاتا ہے۔

اور دریائے ملویہ مغرب اقصیٰ کے آخر میں ہے اور یہ ایک عظیم دریا ہے۔ جس کا منبع زانزی کے سامنے کے پہاڑوں میں ہے اور یہ غاسہ کے پاس بحر روم میں جا گرتا ہے اور اس کے کنارے دیار مکناسہ ہیں۔ جو قدیم سے ان کے نام سے معروف ہیں اور اس دور میں اس جگہ پر زناتہ کی دیگر قومیں دریا کے بالائی حصے تک کے محلات میں رہتی ہیں اور ان کے پڑوس اور دیگر نواح میں بربر قومیں رہتی ہیں۔ جن میں سب سے مشہور مطالسہ ہیں جو مکناسہ کے بھائی ہیں اور اس درے کے دامنہ سے ایک اور دریا [illegible] ہے۔ جو قبلہ کی طرف چلا جاتا ہے اور عرق کو اس کی سمت سے قطع کرتا ہوا تیزدہ تک پہنچ جاتا ہے اور پھر اس کے بعد تمیطت تک جاتا ہے اور اس دور میں اسے کیر کہتے تھے اور اس پر محلات بھی تھے۔ پھر یہ جنگل میں جا گرتا ہے اور اس کے جنگلوں میں چلا چلا اس کے ریگستان میں گھس جاتا ہے۔

اور بودہ کے مشرق میں جو عرق کے اوپر ہے۔ تسابیت کے صحرائی محل ہیں اور تسابیت کے مشرق میں جنوب تک تیگورارین کے محلات ہیں۔ جو ایک وادی میں تین سو سے زائد ہیں۔ پس یہ وادی مغرب سے مشرق کی طرف چلی جاتی ہے اور اس میں زناتہ کی اقوام آباد ہیں۔ اور مغرب اوسط زیادہ تر زناتہ کا مقام ہے۔ جو مغراوہ اور بنی یفرن کا مقام تھا اور ان کے ساتھ مدیونہ' مغیلہ' کومیہ' مطغرہ اور مطماطہ رہتے تھے۔ پھر ان کے بعد وہ بنی ومانو اور بنی یلومی کا مقام بنا۔ پھر بنی عبدالواد اور توجین کا ٹھکانہ بنا جو بنی مدین سے تھے اور اس عہد میں اس کا دار الخلافہ تلمسان تھا اور مشرق کی جانب سے اس کے پڑوس میں بلاد صنہاجہ میں سے الجزائر متیجہ اور المدیہ اور بجایہ کے آس پاس کے علاقے تھے اور اس عہد کے قریباً سبھی زغبی عربوں میں سے مغلوب تھے اور بنی واطیل کی وادی شلف سے ایک بڑا دریا گزرتا تھا۔ جس کا منبع بلاد صحرا میں جبل راشد میں تھا اور اس عہد میں اس تل میں داخل ہو جاتا ہے اور جو بلاد حصین میں سے ہے۔ پھر وہ مغرب کی طرف چلا جاتا اور اس میں مغرب کی دوسری وادیاں مینا وغیرہ جمع ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مستغانم اور کلیمیتن کے درمیان بحر روم میں جا گرتا ہے اور اس

کے دہانے سے کچھ اوپر جا کر پھوٹتا ہے جو شمالی راستہ سے مشرق کی طرف چلا جاتا اور اقراب سے گزرتا ہوا توزر اور نفزاوہ
کے درمیان شط میں جا گرتا ہے اور اس دریا کا نام وادی [illegible] تھا۔

[illegible] قسطنطینیہ [illegible] تبسہ اور [illegible] کے مقام تھے اور آج کل یہ کھنڈر [illegible] ہیں۔

[illegible] افریقہ [illegible] تک مفتوحہ میدان تھے۔ [illegible] قیروان اور نفوسہ اور جربہ [illegible] آج کل کے
دور تھے اور ان کا دار الخلافہ قیروان تھا اور [illegible] کے عربوں کے [illegible] اور [illegible] والوں کے
ماتحت ہیں۔ [illegible] کی زبان بھول گئے اور عربوں کی زبان [illegible] عربوں کی زبان میں
بولنے لگے [illegible] آباد ہونے لگے اور اس کے بعد ان کا دار الخلافہ تونس تھا [illegible] سے ایک بڑا
دریا گزرتا ہے جو وادی مجردہ کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں [illegible] ہو جاتی ہیں اور تونس کے مغرب
سے ایک [illegible] گزرتا ہے [illegible] ہیں اور ان کی حکومت کا
خاتمہ ہو چکا ہے [illegible] کا مقام ہونے کے بعد [illegible] کیا ہے اور خود
[illegible]
[illegible]

باب: ۱۲

بربر اقوام کے فضائل

اس قوم کے قدیم و جدید لوگوں کے ان انسانی فضائل اور شریفانہ خصائص کا تذکرہ جن کی وجہ سے وہ ملک و سلطنت کی بلندیوں تک پہنچے

ہم نے بربر قوم کے حالات، ان کی تعداد اور کثرت قبائل و اقوام اور اس کے علاوہ جو زمانہ اوائل سے بادشاہوں اور حکومتوں کے ساتھ ان کے مقابلوں کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے شام میں بنی اسرائیل کے ساتھ جنگیں کیں۔ پھر وہ یہاں سے نکل کر افریقہ اور مغرب کی طرف چلے گئے۔ نیز انہوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کے ہراول دستوں سے جنگ کی پھر وہ ان کے دشمنوں کے خلاف ان کے محسن و مددگار بن گئے اور اسلام سے قبل اور بعد میں بھی اور اس میں انہی کے ہاتھوں کی قوم کو عزت و حکومت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ عرب ان پر غالب آ گئے اور کتامہ نے بھی پہلے مسلمانوں کی پیروی کی۔ پھر انہوں نے ان گروہ کو دبا دیا اور انہیں مغرب اقصیٰ کی جانب کنی کر۔ پھر انہوں نے عقبہ بن نافع کے آگے فرمانبرداری کی پھر شام کے ہراول دستے ارض مغرب میں ان پر غالب آ گئے۔

ابن ابی زید کا بیان ہے کہ بربر نے افریقہ میں بارہ دفعہ ارتداد اختیار کیا اور ہر دفعہ مسلمانوں سے جنگ کی اور موسیٰ بن نصیر کے زمانے سے قبل ان کا اسلام لانا ثابت نہیں ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور انہوں نے صحرا میں جو شہر اور محلات میں جو قلعے اور توات اور تیگورارین اور ریغ اور مصاب اور وارکلا اور بلاد ریغہ اور الزاب اور نفزاوہ اور الحمہ اور قفصہ میں جو محلات بنائے ان کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ پھر انہوں نے جنگیں کیں اور فتوحات حاصل کیں اور پانچویں صدی میں افریقہ میں ان کے اور بنی ہلال کے عربوں کے درمیان جنگیں ہوئیں اور انہیں آل حماد کی حکومت

کے ساتھ قصر میں اور لمتونہ کے ساتھ تلمسان اور تاہرت میں جو موالات ہیں [illegible] اور آخر میں بنو یاسین [illegible] ان
کے دشمنوں کی دعوت پھیلا، مغرب میں ان پر غالب آ گئے اور بنی مرین نے عبدالمومن کے قبیلے پر چڑھائی کر دی تھی جو
کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ تمام واقعات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ قوم زمانے پر غالب رہی ہے اور ان سے خوف کھایا جاتا
رہا ہے اور یہ سخت جنگجو اور بکثرت تعداد والی ہے اور اقوام عالم میں سے عربوں اور رومیوں اور یونانیوں اور عجمیوں کی مانند رہی
ہے لیکن جب سے فنا نے آ لیا ہے، حکومت سلطنت کی خوشحالی جو انہیں بار بار ملتی رہی۔ اس نے انہیں محدود کر دیا تو ان کی
جمعیت کم ہو گئی اور قبائل ختم ہو گئے اور وہ حکومتوں کے خادم اور ٹیکس کے غلام بن گئے اور بہت سے لوگوں نے اس وجہ سے ان
کی طرف منسوب ہونے کو برا خیال کیا۔ ورنہ جیسا کہ تم نے [illegible] سے وقت پایا اور ہر کا امیر قبیلہ تھا اور بادشاہ بھی ایسے
ہی تھے۔ یہاں تک کہ ان کے امیر وزمار بن صولات کو قید کر کے مدینہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس لایا گیا اور اس کے
بعد [illegible] اور ان کے بعد قبائل نے مغرب و مشرق میں حکومتیں قائم کیں [illegible] سے ان کے گھروں میں
داخل ہو گئیں۔

فضائل انسانی: رہا ان کا فضائل انسانی سے آراستہ ہونا اور خصائل حمیدہ میں رغبت کرنا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی
فطرت میں جو کریمانہ اخلاق ودیعت کئے تھے وہ اقوام کے درمیان شرف و رفعت کا ذریعہ اور مخلوق سے مدح و ثنا کے حصول کا
ذریعہ تھے جیسے پڑوسی کی عزت کرنا، مہمانوں کی حفاظت کرنا، عہد کا پاس کرنا، سرداری کو قبول رکھنا، اچھے کاموں پر ثابت رہنا،
مصائب میں ثابت قدم رہنا، عیوب سے چشم پوشی کرنا، انتقام سے بچنا، مسکین پر رحم کرنا، بڑوں سے نیکی کرنا، اہل علم کی توقیر
کرنا، لوگوں کا بوجھ اٹھانا، غریب پروری کرنا، مہمان نوازی کرنا، مصائب پر صبر کرنا، بلند ہمت ہونا، ظلم سے انکار کرنا،
حکومتوں اور جمعیتوں سے نبرد آزما ہونا اور دین کی نصرت میں جانوں کا بیچنا، یہ ایسی باتیں ہیں جن کو ان لوگوں نے بعد کے
دکھائے ہیں جنہیں خلف نے سلف سے نقل کیا ہے۔ اگر وہ بھی لکھے ہوتے تو قوموں کے لئے نمونہ ہوتے اور تم سے پہلے یہی
بات کافی ہے کہ وہ ان اوصاف حمیدہ سے متصف تھے اور ان کے لیڈر ان کے باعث سب پر فائق تھے اور [illegible] حالت
میں فوقیت [illegible]۔ ان کے احکام نافذ ہوئے اور طبقہ اولیٰ میں ان کے مشاہیر بلکین بن زیری صنہاجی جو افریقہ میں عبیدیوں کا
نائب تھا اور معز بن زیری اور اس کا بیٹا [illegible] جو عبداللہ شیعی کی دعوت کو قائم کرنے والا اور شاہ لمتونہ یوسف
بن تاشفین اور شیخ المصامدہ عبدالمومن اور صاحب المہدی عبداللہ [illegible] تھے جو طبقہ ثانیہ میں ان کے عظیم [illegible] ان
[illegible] کے درمیان [illegible] کی طرف متوجہ کرنے [illegible] اور مغرب اقصیٰ اور اوسط میں اپنی حکومت کے لئے سعی
کرنے والے تھے۔ یعقوب بن عبدالحق سلطان بنی مرین اور یغمراسن بن زیان سلطان بنی عبدالواد اور محمد بن عبدالقوی
[illegible] اور ثابت بن منديل امیر مغراوہ [illegible] جو بنی راشد کا لیڈر تھا۔
جو اپنے زمانے میں اپنی جماعت [illegible] اپنی قوم کو ان کے مقابلہ [illegible] تیار کرنے کے لئے [illegible]
ان قبائل میں بڑے راسخ اور تجربہ کار تھے [illegible] اور بعد ان کے وہ [illegible] مشہور ہو چکے تھے اور [illegible]
دوسرے [illegible] تحت بشریت [illegible] تک پہنچ چکے تھے۔

اور احکام شریعت کو قائم کرنے اور ان پر عمل کرنے اور دین کی مدد کرنے کے بارے میں ان سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے کتاب اللہ کے معلم تیار کئے اور فرائض کے متعلق فتوے پوچھے اور اپنے صحراؤں میں رشد و کی پیروی کی اور اپنے قبیلوں کے درمیان ایک دوسرے کو قرآن پڑھایا اور دین کے طالبین کو اپنے قضایا میں قاضی بنایا اور سرحدوں میں جہاد کے لئے بہترین چھاؤنی بنائی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانوں کو بیچا اور دشمن سے جہاد کیا۔ یہ باتیں ان کے رسوخ ایمان اور صحت اعتقاد اور دیانت کی پختگی پر دلالت کرتی ہیں اور ان کی عزت کا مدار اور ان کی حکومت و سلطنت کی طرف لے جانے والی ہیں اور اس کام میں ان کے سرخیل یوسف بن تاشفین اور ابوالحسن بن علی اور ان کے بیٹے اور پھر ان کے بعد یعقوب بن عبدالحق اور اس کے بیٹے تھے اور انہیں علم و جہاد کے متعلق اہتمام کرنے، مدارس بنانے اور زاویے تیار کرنے اور رباط بنانے اور سرحدوں کو بند کرنے اور خدا کی راہ میں مال و جان کو قربان کرنے اور اہل علم سے ملاقات کرنے اور اپنی مجالس میں انہیں بلند مقام دینے اور شریعت کی پیروی میں ان سے مشورہ کرنے اور صالحین اور متقیوں اور انبیاء کی برکتوں اور اولیاء کے حالات کے مطالعہ کرنے میں ان کے ارشادات کی اطاعت کرنے اور ان کو خواص اور عوام کے سامنے پڑھنے اور مظلوموں کی شکایت سننے اور رعایا سے انصاف کرنے اور قاضیوں کو مقرر کرنے اور اپنے شہروں کے کونے کونے میں مسجدیں بنانے اور اپنے شدید اختلاف میں انہیں نمازوں اور تسبیحات سے آباد کرنے اور شہر شہر کتب علم کی اشاعت کرنے اور مسلمانوں کی سرحدوں کو مضبوط کرنے اور فوجوں کو تیار کرنے اور بے شمار اموال کو خرچ کرنے کا بڑا خیال رہتا تھا اور یہ تمام امور اس بات کے گواہ ہیں کہ انہوں نے اپنے پیچھے بہت کچھ چھوڑا ہے اور ان میں خوارق کا ملنا اور کاملین کا ظہور اس لئے تھا کہ ان میں پاکیزہ نفس محدث اولیاء اور دینی علوم کے مالک موجود تھے اور تابعین اور ان کے بعد کے ائمہ اور کاہن جو پیش آمدہ واقعات اور غیبی اور خارق عادت اور عجیب و غریب باتوں کی اطلاع دیتے تھے۔ موجود تھے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی عنایت کی سب سے واضح دلیل یہ ہے کہ اس نے انہیں تمام کمالات اور خوبیوں سے نوازا اور ان میں متفرق خوبیاں انسانی کو جمع کر دیا اور یہ سب باتیں ان کے واقعات میں ملتی ہوتی ہیں تو کئی باتوں کا وہم پیدا کر دیتی ہیں اور ان کے مشاہیر طالبین علم میں سے سعید بن واسول تھا جو بنی مدرار کا جد تھا۔ جو سجلماسہ کے بادشاہ تھے اور اس نے تابعین کو پایا اور عکرمہ مولی ابن عباس سے علم حاصل کیا جیسے کہ عریب بن حمید نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا ہے اور ان میں ابو یزید مخلد بن کیداد النکاری صاحب الحمار بھی تھا۔ جس نے ۳۳۲ھ میں شیعہ کے خلاف خروج کیا اور خارجیوں کا مذہب اختیار کیا اور اس نے توزر میں اور اس کے مشائخ سے خوبی کا علم حاصل کیا اور خوارج کے مذاہب سے آشنائی کے مذاہب کا مطالعہ کیا پھر وہ ابو عمار الاعمی النکاری سے ملا اور اس سے ان کے مذاہب کو سیکھا اور سوڈان کے بلاد میں ان سے نکل گیا اور اس کے باوجود اس قوم میں بڑی شہرت حاصل ہے جس سے یہ اعتقادی [illegible] کی چوکنی دوران میں منذر بن سعید بھی تھا۔ جو قرطبہ میں قاضی الجماعت تھا اور وہ [illegible] سرحد کے سفر کرنے والوں میں تھا۔ اس کی پیدائش ۲۶۵ھ میں اور وفات ۳۵۵ھ میں ہوئی اور یہ الجزائر میں سے تھا جو [illegible] کی اولاد میں سے تھا اور عبدالرحمن ناصر کے زمانے میں فوت ہو گیا اور ان میں ابو محمد ابن ابی زید عبداللہ بھی تھا جو نفوسہ میں سے تھا اور اسی طرح ان میں علماء نسب و تاریخ اور دیگر علوم و فنون کے ماہر بھی تھے اور زمانے کے مشاہیر میں سے موسیٰ بن صالح غریبی بھی تھا۔ جو سب میں سے مشہور

معروف تھا اور ہم نے شعوب زناتہ میں سے مغراوہ کے ذکر میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اگرچہ ہمیں اس کے دین سے متعلق کچھ حالات کا علم نہیں ہو سکا۔ مگر وہ اس قوم کے ان محاسن سے آراستہ تھا۔ جو خوبی انسانی کے پائے جانے پر شاہد ہیں۔ شرف ولایت و کہانت اور علم و سحر اور یہ بھی تخلیق کے کارناموں کی ایک نوع ہے۔ اس قوم کے لوگوں کا بیان ہے کہ یعلیٰ بن محمد الیفرانی کی بہن کے ہاں بغیر باپ کے ایک بچہ پیدا ہوا۔ جس کا نام انہوں نے کلمام رکھا اور اس کی شجاعت کے خارق عادات واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔ جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ وہ اسے کسی طرف سے وہبی طور پر ملے تھے جن کے سبب اللہ تعالیٰ نے اسے خاص کیا تھا اور ان میں سے اس کے خاندان کے کسی آدمی کو شریک نہ کیا تھا اور بعض وقت ان کے خواص اس واقعہ کو کھلنے سے قاصر ہوتے ہیں اور قدرت نے اس قسم کے واقعات کا جو دائرہ وسیع کیا ہے۔ اس سے بیگانہ رہتے اور وہ نقل کرتے ہیں کہ اس عورت نے کسی ریچھ کے ساتھ غسل کرنے کے بعد ہی حمام میں غسل کیا تھا۔ جس کے چشمے میں اسے حمل ہو گیا تھا اور وہ وہاں پر لوگوں کے ساتھ آیا کرتی تھی اور لوگ بھی وہاں جایا کرتے تھے اور وہ دیکھتے کہ وہ اس کے جانے ہونے کے نتیجے سے حاملہ ہو گئی اور وہ اس مولود کو بہادری کی وجہ سے شیر کا بچہ کہا کرتے تھے اور اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں۔ مگر ناقلین اخبار اس طرف توجہ کرتے تو کئی دفتر بھر جاتے اور مسلسل ان کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ انہوں نے حکومتوں اور سلطنتوں کی بنیاد رکھی۔ جن کا اب ہم ذکر کرنے والے ہیں۔

بربر اقوام

کے حالات میں یہ چوتھی فصل ہے جس میں فتح اسلامی سے قبل اور اس کے بعد بنی اغلب کی حکومت تک بیان ہے

جیسا کہ تاریخ افریقہ اور مغرب میں یہ بات مشہور ہے کہ بربر قوم کے قبائل و شعوب شمار سے زیادہ ہیں اور ان کے ارتداد اور جنگوں کے واقعات میں ابن ابی الرقیق سے نقل کیا ہے کہ جب موسیٰ بن نصیر نے سجوم کو فتح کیا۔ تو ولید بن عبدالملک کی طرف لکھا کہ اس نے تمہارے لیے ایک لاکھ آدمیوں کو قیدی بنایا ہے۔ تو ولید بن عبدالملک نے اسے لکھا میرے خیال میں یہ تیرا ایک جھوٹ ہے اور اگر تو اس بات میں سچا ہے تو امت کا محشر ہے اور ہمیشہ ہی بلاد مغرب طرابلس تک نیز اسکندریہ تک اس قوم سے آباد رہے ہیں۔ بحر روم اور بلاد سوڈان کے درمیان ان زمینوں سے مروی ہے۔ جن کا آغاز اور ابتدائے ماقبل کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ان کا دین مجوسی تھا اور مشرق اور مغرب کے تمام مجوسیوں کا یہی حال ہوتا ہے اس بعض وقت وہ غالب آنے والی اقوام کا دین اختیار کر لیتے ہیں۔ کیونکہ عظیم حکومتوں کی اقوام ان پر غالب آ جاتی تھیں اور کئی دفعہ یمن کے بادشاہوں نے اپنے مقامات سے ان سے جنگ کی جیسا کہ ان کے مؤرخین نے بیان کیا ہے۔ مگر وہ ان کے غلبہ

سے عاجز آ گئے اور ان کے دین کو اختیار کر لیا۔ ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ حمیر نے یمانی قبائل کے ساتھ مغرب پر سو سال حکومت کی اور اسی نے افریقہ اور صقلیہ کے شہر بنائے اور مؤرخین نے افریقش صیفی کی جو تبابعہ میں سے تھا۔ مغرب کے ساتھ جنگ کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ جیسا کہ ہم سوم کے حالات میں بیان کر آئے ہیں اور انہوں نے سمندر کے باعث اس کے قریب ہونے [illegible] ان میں سے عظیم الشان شہر ہے جس کے آثار اس عہد تک باقی ہیں۔ جیسے سبطلہ، جلولا، مرناق، طاقہ اور زوقہ وغیرہ جنہیں عرب مسلمانوں نے پہلی فتح کے موقع پر غالب آ کر تباہ و برباد کر دیا اور انہوں نے اس وقت جس چیز کی بھی عبادت کی باقی تھی۔ اس کا دین اختیار کر لیا۔ حالانکہ وہ ہسپانی تھے اور انہوں نے ان سے مصالحت کی اور خوشی سے انہیں ٹیکس ادا کیا اور بربریوں کے نواحی اور ساحلی شہروں کے پیچھے بڑی طاقت، قوت، تیاری، بادشاہ، رؤسا، امرا اور سردار حاصل تھے۔ جن کا تصرف نہیں کیا جا سکتا تھا اور دمشق روم اور افرنجی ان کے سمندر کی طرف ان تک پہنچا سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی اور اسلام نے اس کی مملکت میں ان پر حملہ کیا۔ روم پر غالب آ گئے اور وہ قسطنطنیہ کے بادشاہ ہرقل کو ٹیکس دیتے تھے۔ جیسے مقوقس جو اسکندریہ، برقہ اور مصر کا حکمران تھا [illegible] کرتے تھے اور جیسے طرابلس، لبدہ اور صبرہ کا حکمران اور صقلیہ کا حکمران اور اندلس کا حکمران جو القوط میں سے تھا۔ اسے ٹیکس دیتے تھے اور جب مسلمان ان سب پر غالب آ گئے تو انہوں نے [illegible] جو افریقہ کے حکمران تھے [illegible] کوئی حکمران نہیں جس سے کچھ بھی حاصل نہ تھا۔ بلکہ سب کچھ افرنجی کو حاصل تھا اور فتوحات کی کتب میں رومیوں کا تذکرہ فتح افریقہ کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ یہ باب تغلیب سے ہے کیونکہ عرب ان دنوں افرنج سے واقف نہ تھے اور وہ شام میں رومیوں سے لڑے تھے اور کسی سے جنگ نہ کی پس انہوں نے گمان کیا کہ رومی نصرانی قوموں پر غالب ہیں اور عرب ان سے واقف تھے اسی طرح نقل کیا۔ آپ دیکھیں گے کہ وقت کی [illegible] جرجیر جو افرنجی تھا۔ رومی نہیں تھا [illegible] بلکہ افرنج جو افریقہ میں تھے۔ وہ بربریوں پر غالب تھے اور ان کے شہروں اور قلعوں میں اترے ہوئے تھے۔ وہ افرنجی تھے۔ اسی طرح بعض اوقات ان بربریوں نے یہودیت اختیار کر لی اور انہوں نے [illegible] بنی اسرائیل سے اس وقت لیا جب شام ان کے قریب اور ان کی حکومت مضبوط ہوئی اور ان کا بادشاہ بھی وہیں میں سے تھا۔ جیسے بربریوں کی پہلی فتح کے وقت اہل جبل اوراس کا قبیلہ جراوہ کاہنہ کا مستقل [illegible] جیسے نفوسہ افریقی بربریوں میں سے تھا اور فندلاوہ، مدیونہ، بہلولہ، غیاثہ تھے اور جو بلاد مغرب اقصیٰ کے بربریوں میں سے تھے۔ یہاں تک کہ ادریس اکبر [illegible] جو حسن بن حسن [illegible] مغرب میں [illegible] اور ان کے دین کو محو کر دیا [illegible] اسلام سے قبل افریقہ اور مغرب میں بربر افرنجی بادشاہت کے ماتحت تھے اور دین نصرانیت پر تھے اور [illegible] کے ساتھ متفق تھے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے یہاں تک کہ فتح ہوئی اور مسلمانوں نے حضرت عمرؓ کے زمانے میں ۲۹ھ میں افریقہ پر حملہ کیا اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لؤی سے تھا ان پر غالب آ گیا۔ جرجیر نے جو ان دنوں افریقہ میں افرنجی بادشاہ تھا۔ ان تمام افرنجیوں اور رومیوں کو جمع کیا۔ جو شہروں میں رہتے تھے اور مضافات سے بربریوں اور ان کے بادشاہوں کو اکٹھا کیا اور وہ طرابلس اور طنجہ کے درمیان کے علاقے کا بادشاہ تھا اور اس کا دارالسلطنت سبیطلہ تھا پس وہ ایک لاکھ بیس ہزار کی تعداد میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے آئے اور مسلمان ان دنوں بیس ہزار تھے اور عربوں نے انہیں شکست دی اور سبیطلہ کو فتح کیا

اور اُسے تباہ و برباد کر دیا اور ان کے بادشاہ جرجیر کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال اور بیٹیوں کو غنیمت میں دیا۔ جن میں سے جرجیر کی بیٹی اس کے قاتل عبداللہ بن زبیر کو ملی۔ کیونکہ مسلمانوں نے شکست دینے کے بعد اس سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ اُسے ملے گی۔ پس وہ فتح کی خبر لے کر خلیفہ اور مسلمانوں کی جماعت کے پاس مدینہ میں پہنچا اور یہ سب واقعہ مذکور و مشہور ہے اور وہ فتح کی خبر لے کر افریقہ کے قلعوں کی طرف گیا اور مسلمان غارت گری کرتے ہوئے میدانوں میں چلے گئے اور ان کے اور لغواتہ کے بربریوں کے درمیان معرکہ آرائی قتل عام اور قیدی بنانے کے واقعات ہوئے یہاں تک کہ ان دنوں ان کی قید میں ان کا بادشاہ وزمار بن صقلاب بھی آیا۔ جو بنی خزر کا جد ہے اور وہ ان دنوں مغراوہ اور دیگر زناتہ کا امیر تھا۔ مسلمانوں نے اُسے حضرت عثمان بن عفان کے حضور پیش کیا۔ تو وہ آپ کے ہاتھ پر اسلام لے آیا۔ تو آپ نے اس پر احسان کیا اور اُسے آزاد کر دیا اور اسے اس کی قوم کا امیر بنا دیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ آپ کے پاس آیا تو اس وقت مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور فرنگیوں نے صلح کی چاہی اور انہوں نے ابن سرح کے لئے سونے کے تین سو قنطار کی پیشکش کی کہ وہ عربوں کو ان کے علاقے سے نکال کر لے جائے تو اس نے ایسا ہی کیا اور مسلمان مشرق کی طرف لوٹ آئے اور اسلامی فتنوں میں ملوث ہو گئے۔ پھر حضرت معاویہ بن ابی سفیان پر اتفاق ہو گیا اور معاویہ بن حدیج السکونی نے ۴۵ھ میں مصر سے افریقہ کو فتح کرنے کے لئے فوج بھیجی اور شاہ روم نے قسطنطنیہ سے سمندر میں انہیں روکنے کے لئے فوج بھیجی مگر کوئی بات نہ بنی اور عربوں نے [illegible] میں انہیں شکست دے دی اور جلولا کا محاصرہ کر کے اسے فتح کر لیا اور معاویہ بن حدیج مصر کی طرف واپس آ گیا۔ پس معاویہ بن ابی سفیان نے اس کے بعد افریقہ پر عقبہ بن نافع کو حکمران بنا دیا پس اس نے قیروان کی حد بندی کر دی اور فرنگیوں کی حکومت میں تفرقہ پڑ گیا اور وہ قلعوں کی طرف چلے گئے اور بربری اس کے مضافات میں باقی رہ گئے۔ یہاں تک کہ یزید بن معاویہ حکمران بن گیا تو اس نے افریقہ پر ابوالمہاجر مولیٰ کو گورنر مقرر کیا اور ان دنوں بربر کی سرداری اوربہ میں کسیلہ بن لمزم کو حاصل تھی۔ جو البرانس کا سردار تھا اور اس کا مددگار سکردید بن رومی بن مارزت تھا جو اوربہ میں سے تھا اور نصرانی تھا۔ پس یہ دونوں فتح کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے۔ پھر ابوالمہاجر کی حکمرانی کے وقت مرتد ہو گئے اور ان دونوں کے پاس البرانس اکٹھے ہو گئے اور ابوالمہاجر جنگ کے لئے ان کی طرف گیا اور عیون تلمسان پر اترا۔ پس انہیں شکست دی اور کسیلہ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گیا اور کسیلہ نے اسلام قبول کر لیا۔ تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر ابوالمہاجر کے بعد عقبہ آیا تو اس نے ابوالمہاجر کے اس پر شفقت کرنے کی وجہ سے اُسے ایک طرف ہٹا دیا۔ پھر اس نے بغایہ اور لمبس کی طرح افریقہ کے قلعوں کو فتح کیا اور بربر کے بادشاہوں نے زاب اور تاہرت میں اس کا مقابلہ کیا۔ پس اس نے انہیں تتر بتر کر دیا اور مغرب اقصیٰ میں داخل ہو گیا اور غمارہ نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور ان دنوں ان کا امیر یلیان تھا پھر وہ ولیلی اور جبال درن کی طرف آ گیا اور المصامدہ کو قتل کیا اور قید کیا اور ان کے درمیان جنگیں ہوئیں اور انہوں نے جبال درن میں اس کا محاصرہ کر لیا اور زناتہ کی فوجیں ان کے مقابلہ میں آ گئیں جو مغراوہ کے اسلام لانے کے وقت سے خالص اسلامی فوجیں تھیں۔ پس انہوں نے عقبہ سے المصامدہ کو ہٹا دیا اور خوب خونریزی کی یہاں تک کہ انہوں نے اسلام کی اطاعت اختیار کرنے پر مجبور کر دیا اور ان کے شہروں پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ ملثمین صنہاجہ سے لڑنے کے لئے بلاد سوس کے دور کے سوس سے لڑا اور ان کا انتظام

گیا اور واپس آ گیا اور اسی دوران میں کسیلہ اپنی فوج کے ساتھ اس کی قید میں تھا۔ پس جب وہ سوس سے واپس آیا تو اس نے قیروان کی طرف فوجوں کو بھیجا اور خود تھوڑی سی فوج کے ساتھ باقی رہ گیا اور اس نے کسیلہ اور اس کی قوم کے ساتھ مراسلت کی تو انہوں نے اسے گھیر لیا اور اس موقع کو غنیمت جانا اور اسے اس کے ساتھیوں سمیت قتل کر دیا اور کسیلہ پانچ سال تک افریقہ کا بادشاہ بن گیا اور قیروان میں اترا اور جو عرب اولاد اور بوجھ والے لوگ عربوں سے باقی رہ گئے تھے، انہیں امان دے دی اور بربریوں پر اس کی بادشاہی گراں گزری اور عبدالملک کی حکومت میں قیس بن زہیر عقبہ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے ۶۷ھ میں جنگ کرنے کے لئے آیا اور کسیلہ نے اس کے لئے باقی ماندہ بربریوں کو جمع کیا اور قیروان کے نواح میں فوج کے ساتھ اس سے نبرد آزما ہوا۔ فریقین کے درمیان سخت معرکہ ہوا پھر بربر کو شکست ہو گئی اور کسیلہ قتل ہو گیا اور اس کے ساتھ بے شمار لوگ بھی قتل ہوئے اور عربوں نے بربر اور فرنگیوں کا تعاقب کیا اور اس جنگ میں بربریوں نے تحقیر پائی اور ان کے سوار اور جوان فنا ہو گئے اور ان کی شوکت ختم ہو گئی اور فرنجی کی حکومت کمزور پڑ گئی اور بربر زہیر اور عربوں سے خوف زدہ ہو گئے اور انہوں نے قلعوں میں پناہ لے لی۔ پھر اس کے بعد زہیر نے دمشق کی اور مشرق کی طرف لوٹ آیا اور برقہ میں شہید ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور افریقہ میں آگ بھڑک اٹھی اور بربریوں میں افتراق پیدا ہو گیا اور ان کی حکومت متعدد سرداروں میں بٹ گئی۔ ان میں سب سے عظیم الشان کی حامل کاہنہ دہیا بنت ماتیہ بن تیفان تھی جو جبل اوراس کی ملکہ تھی اور اس کی قوم جراوہ تھی۔ جو البتر کے بادشاہ اور لیڈر تھے۔ پس عبدالملک نے حسان بن نعمان غسانی کی طرف اپنے عامل مصر کو بھیجا کہ وہ جہاد افریقہ کو جائے اور اسے مدد بھی بھیجی۔ پس وہ ۶۹ھ میں افریقہ کی طرف گیا اور قیروان میں داخل ہوا اور قرطاجنہ سے جنگ کی اور اسے بزور قوت فتح کر لیا اور وہاں جو فرنگی باقی رہ گئے تھے وہ صقلیہ اور اندلس کی طرف چلے گئے۔ پھر اس نے بربریوں کے سب سے بڑے بادشاہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کاہنہ اور اس کی قوم جراوہ کے متعلق بتایا تو وہ اس کی طرف گیا اور وادی مسکیانہ میں اترا اور وہ بھی اس کے مقابلہ میں آئی اور شدید جنگ ہوئی اور مسلمانوں کو شکست ہو گئی اور بہت سی مخلوق ماری گئی اور خالد بن یزید قیسی قید ہو گیا اور کاہنہ اور بربر مسلسل حسان اور عربوں کا تعاقب کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو قابس کی عملداری سے نکال دیا اور حسان طرابلس کی عملداری میں آ گیا تو اسے قیام کرنے کے متعلق عبدالملک کا خط ملا تو اس نے اقامت اختیار کر لی اور اپنا محل بنایا اور اس عہد سے وہ قصور حسان کے نام سے ابھی تک [illegible] گئی اور اپنے امیر کی خدمت میں خط لکھا کہ وہ اس کی مدد کے ساتھ واپس آئے اور وہ افریقہ اور بربر میں پانچ سال حکمران رہی۔ پھر عبدالملک نے حسان کو مدد بھیجی۔ تو وہ ۷۴ھ میں افریقہ واپس آیا اور کاہنہ نے تمام شہروں اور جاگیروں کو تباہ کر دیا اور طرابلس سے طنجہ تک متصل بستیوں میں ایک ہی سایہ تھا اور بربریوں کو یہ بات شاق گزری۔ تو انہوں نے حسان سے امان طلب کی تو اس نے انہیں امان دے دی اور اس نے ان میں تفرقہ پیدا کرنے کی راہ پائی اور وہ اس کے مقابلہ میں آیا اور وہ بربریوں کی ایک فوج میں تھی۔ پس بربریوں نے شکست کھائی اور کاہنہ قتل ہو گئی اور اس کے ایک پوشیدہ مقام پر قتل ہوئی جو اس عہد تک معروف ہے۔ اور بربریوں نے اسلام اور اطاعت پر امان طلب کی اور یہ کہ ان میں سے بارہ ہزار مجاہدین اس کے ساتھ ہوں گے۔ پس انہوں نے یہ بات قبول کر لی اور اسلام لے آئے اور اس نے کاہنہ کے دو بیٹوں کو اس کی قوم جراوہ اور جبل اوراس اور

ان کا سردار بنا دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ تم نے جس کی اطاعت اختیار کی ہے اور اس کے پاس جا کر اس کی بیعت کی ہے اور کاہنہ نے اس کے متعلق شیاطین کے اشاروں سے لوگوں کو یہ بات بتائی۔

اور حسان قیروان کی طرف واپس آ گیا اور رجسٹر لکھے اور بربریوں سے خراج پر صلح کی اور وہ فرنگی عجمیوں اور بربریوں میں سے نصرانیت پر قائم رہنے والوں پر خراج عائد کیا اور افریقہ اور مغرب کے متعلق بربریوں میں اختلاف پیدا ہو گیا اور اکثر شہر خالی ہو گئے اور موسیٰ بن نصیر افریقہ کا حکمران بن کر قیروان کی طرف آیا اور اس نے ان کے اختلاف کو دیکھا اور وہ دور کے عجمیوں کو قریب کے عجمیوں کی طرف لاتا اور اس نے بربریوں میں خونریزی کی اور مغرب پر غالب آ گیا اور بربریوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے طنجہ پر طارق بن زیاد کو حاکم بنایا اور اس کے ساتھ ۱۷ ہزار عرب اور بارہ ہزار بربری اتار دیئے اور انہیں حکم دیا کہ وہ بربریوں کو قرآن اور فقہ سکھائیں۔ پھر [illegible] میں بقیہ بربریوں نے اسماعیل بن عبداللہ بن ابی المہاجر کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

اور ابو محمد بن ابی زید نے بیان کیا ہے کہ بربریوں نے بارہ دفعہ طرابلس سے طنجہ تک ارتداد اختیار کیا ہے اور ان کا اسلام اس وقت تک مضبوط نہیں ہوا۔ جب تک طارق اور موسیٰ بن نصیر مغرب پر غالب آنے کے بعد اندلس کی طرف نہیں گئے اور ان کے ساتھ بربریوں کے بہت سے جوان بھی گئے اور انہوں نے انہیں جہاد کا حکم دیا اور فتح تک وہاں رہے پس اسی وقت مغرب میں اسلام مضبوط ہوا اور بربریوں نے اس کے احکام کی اطاعت اختیار کی اور ان میں اسلامی باتیں رائج ہو گئیں اور وہ ارتداد کو بھول گئے۔ پھر ان میں خارجیت پھیل گئی اور انہوں نے اسے ان نقل مکانی کرنے والے عربوں سے سیکھا جنہوں نے اس کے متعلق عراق میں سنا تھا اور ان کے کئی فرقے بن گئے اور اباضیہ اور صفریہ کے کئی طریق بن گئے۔ جیسا کہ ہم نے خوارج کے حالات میں بیان کیا ہے اور یہ بدعت پھیل گئی اور عرب کے منافق سرداروں نے اسے مضبوط کیا اور بربریوں میں فتنہ پیدا ہو گیا۔ جو حکومت کے خلاف حملہ کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ پس وہ ہر جانب نکل گئے اور بربر کے کم عقل لوگ اپنے قائد کی طرف دعوت دینے لگے اور وہ ان پر اپنے مذاہب کفر کی عادت کرنے لگے اور حق کو باطل کے ساتھ ملانے لگے۔ یہاں تک کہ ان میں ان کے بوئے ہوئے پودوں کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔ پھر بربریوں نے عربوں کی حکومت پر حملہ کرنے کی زیادتی کی اور یزید بن ابی مسلم کو ۱۰۲ھ میں قتل کر دیا۔ کیونکہ انہیں اس پر اس کے بعض اعمال کی وجہ سے غصہ تھا۔ پھر ۱۲۲ھ میں بربریوں نے ہشام بن عبدالملک کی حکومت میں عبداللہ بن حبحاب کی ولایت میں بغاوت کی کیونکہ اس کی فوجوں نے سوس کو پامال کیا تھا اور بربریوں میں خونریزی کی تھی اور لوگوں کو قیدی بنایا تھا اور غنیمت حاصل کی تھی اور سوس تک چلا گیا تھا اور قتل عام کیا اور قیدی بنایا تھا اور بربریوں کے دلوں میں اس کا رعب پڑ گیا اور اسے یہ اطلاع ملی کہ بربری یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی غنیمت ہیں پس انہوں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور میسرۃ المطغری نے طنجہ میں عمر بن عبداللہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور عبدالاعلیٰ بن جریج افریقی کی بیعت کر لی۔ جو رومی الاصل تھا اور عربوں کا غلام تھا اور وہ صفری خوارج کا لیڈر تھا اور مدت تک وہ ان کے امور کا ذمہ دار رہا اور میسرہ نے اپنے خارجی صفری مذہب کی طرف دعوت دیتے ہوئے خود اپنی خلافت کی بیعت کی پھر اس کا کردار خراب ہو گیا۔ تو بربریوں کو اس کے افعال پر غصہ آیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا اور خالد

بن حمید زناتی کو اپنا امیر بنایا ابن عبدالحکم کہتا ہے کہ وہ جنود مدش سے تھا جو زناتہ کا ایک بطن ہے۔ پس وہ ان کے کاموں کا ذمہ دار بنا اور عربوں کی طرف جنگ کرنے کے لئے گیا اور عبداللہ بن حجاب نے اس کے آگے فوجیں بھیجیں اور ان کے ساتھ خالد بن ابی حبیب بھی تھا پس وادی شلف میں جنگ ہوئی اور عرب شکست کھا گئے اور خالد بن ابی حبیب اور اس کے ساتھی قتل ہو گئے۔ اس جنگ کو جنگ اشراف کہتے ہیں اور شہروں میں بغاوت پھیل گئی اور لوگوں کے معاملات خراب ہو گئے۔ ہشام بن عبدالملک کو اس کی خبر پہنچی تو اس نے ابن حجاب کو معزول کر دیا اور کلثوم بن عیاض قشیری کو ۱۲۳ھ میں امیر بنایا اور بارہ ہزار شامیوں کے ساتھ بھیجا اور مصر، برقہ اور طرابلس کی سرحدوں کو اس کی مدد کے لئے لکھا اور افریقہ اور مغرب کی طرف گیا۔ یہاں تک کہ وادی طنجہ میں پہنچ گیا۔ جو سبو کی وادی ہے۔ پس خالد بن حمید زناتی لاتعداد بربری ساتھیوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور انہوں نے کلثوم بن عیاض کی ہراول فوج کو شکست دینے کے بعد اس سے مڈبھیڑ کی پس ان کے درمیان سخت جنگ ہوئی اور کلثوم قتل ہو گیا اور فوج پیچھے سے ہٹ گئی اور شامی بلج بن بشر قشیری کے ساتھ اندلس کی طرف چلے گئے اور مصری اور افریقی قیروان کی طرف چلے گئے۔ جب ہشام بن عبدالملک کو یہ اطلاع ملی تو اس نے حنظلہ بن صفوان کلبی کو بھیجا اور وہ ۱۲۴ھ میں قیروان آیا اور ہوارہ ان دنوں حکومت کے باغی تھے۔ جن میں عکاشہ بن ایوب اور عبدالواحد بن یزید اپنی اپنی قوم کے لیڈر تھے۔ پس ہوارہ اور ان کے بربری مددگاروں نے حملہ کر دیا۔ پس حنظلہ بن صفوان نے ان کو شکست دی اور شدید جنگ کے بعد قیروان پر غالب آ گیا اور اس نے عبدالواحد ہواری کو قتل کر دیا اور عکاشہ کو قیدی بنا لیا اور اس جنگ کے مقتولوں کا شمار کیا گیا تو وہ ایک لاکھ اسی ہزار تھے اور حنظلہ نے یہ بات ہشام کو لکھی اور لیث بن سعد نے اسے سن کر کہا کہ میں نے غزوہ بدر کے بعد کسی جنگ میں شامل ہونا پسند نہیں کیا مگر مجھے غزوہ قرن اور اصنام بہت محبوب ہے۔ پھر مشرق میں خلافت کمزور پڑ گئی اور بنی امیہ کے تھے اور مروانیوں کے ساتھ شیعہ اور خوارج کے واقعات کی وجہ سے ان کی حکومت تباہ ہو گئی اور نوبت یہاں تک جا رسید کہ حکومت بنی امیہ سے نکل کر بنی عباس کے پاس پہنچ گئی اور عبدالرحمٰن بن حبیب نے اندلس سے آ کر افریقہ پر قبضہ کر لیا اور حنظلہ نے ۱۲۷ھ میں اس پر غلبہ حاصل کیا۔ پس نصف افریقہ اپنے دین کی طرف واپس آ گیا اور بربریوں کی بیماری بڑھ گئی اور خارجیوں اور ان کے سرداروں کا معاملہ پیچیدہ ہو گیا پس انہوں نے اطراف سے بغاوت کر دی اور تمام واصلیان بدعت کے ساتھ حکومت پر حملہ کر دیا اور ان میں صنہاجہ نے بڑا پارٹ ادا کیا اور ان کا امیر ثابت بن وزیدون اور اس کی قوم باجہ پر غالب آ گئے اور ان کے امراء میں سے عبداللہ بن سکرو بدیع اپنے مددگاروں سمیت ان کے ساتھ حملہ کر دیا اور طرابلس پر عبدالجبار اور حارث ہواری نے حملہ کر دیا اور یہ دونوں اباضیہ کی رائے رکھتے تھے۔ پس انہوں نے طرابلس کے عامل بکر بن عیسیٰ قیسی کو جب وہ ان کو صلح کی دعوت دینے آیا قتل کر دیا اور ایک مدت تک یہی کیفیت رہی اور اسمٰعیل بن زیاد نے بربریوں کے قتل میں بڑا جوش دکھایا اور ان میں خوب خونریزی کی اور ۱۳۸ھ میں اس نے تلمسان پر چڑھائی کی اور اسے فتح کر لیا اور مغرب پر قبضہ کر کے وہاں کے تمام بربریوں کو ذلیل کیا اور اس کے بعد ۱۴۰ھ میں ورفجومہ اور باقی ماندہ قبائل نفزاوہ کا فتنہ اٹھا اور یہ بات اس وقت ہوئی جب عبدالرحمٰن بن حبیب ابوجعفر کی اطاعت سے منحرف ہو گیا اور اسے اس کے دو بھائیوں الیاس اور عبدالوارث نے قتل کر دیا۔ پس اس کی جگہ اس کا بیٹا حبیب حکمران بنا اور اس نے اپنے باپ کے بدلہ کا مطالبہ کیا

پس الیاس قتل ہو گیا اور عبدالوارث ورفجومہ کے ساتھ جا ملا اور ان کے امیر عاصم بن جمیل نے اُسے پناہ دے دی اور طرابلس کے امیر یزید بن سکوم نے بھی اس کی پیروی کی اور وہ نفزاوہ کی بات پر متفرق ہو گئے اور ابو جعفر منصور کی دعوت دینے لگے اور قیروان پر حملہ کر کے اس میں زبردستی داخل ہو گئے اور حبیب اوراس بھاگ گیا تو عاصم نے نفزاوہ اور ان کے قبائل میں اس کا تعاقب کیا اور عبدالملک بن ابی الجعد اور نفزاوہ کو جو قیروان میں موجود تھیں۔ قیروان پر حاکم مقرر کیا اور انہوں نے اُسے قتل کر دیا اور ورفجومہ قیروان اور باقی افریقہ پر قابض ہو گئے اور وہاں پر رہنے والے تمام قریش کو قتل کر دیا اور اپنے چوپاؤں کو جامع مسجد میں باندھ دیا۔ پس اہل قیروان پر سخت مصیبت پڑی اور ورفجومہ اور نفزاوہ کے اس عمل کو طرابلس کے اباضی بربریوں نے جو ہوارہ اور زناتہ میں سے تھے برا سمجھا۔ پس وہ اکٹھے ہو کر ابوالخطاب کے پاس گئے اور ان کے خلاف خروج کر دیا اور زناتہ اور ہوارہ کے باقی ماندہ بربری بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور اس نے ان کو ساتھ لے کر قیروان پر چڑھائی کی اور عبدالملک بن ابی الجعد اور باقی ماندہ ورفجومہ اور نفزاوہ کو قتل کر دیا اور ۱۴۱ھ میں قیروان پر قابض ہو گیا۔ پھر عبدالرحمن بن رستم کو قیروان کا حاکم بنا دیا جو رستم کے غلاموں میں سے تھا۔ جو قادسیہ میں ایرانیوں کا امیر تھا اور وہ عرب موالی میں سے تھا اور اس جماعت کے سرداروں میں سے تھا اور ابوالخطاب طرابلس کی طرف گیا اور مغرب جنگ سے مشتعل ہو گیا اور بربری خوارج نے جہات پر حملہ کر کے ان پر قبضہ کر لیا اور ۱۴۰ھ میں مکناسہ بھی مغرب بہ مغرب کی جانب اکٹھے ہوئے اور انہوں نے عیسیٰ بن یزید اسود کو اپنا امیر بنایا اور سجلماسہ شہر کو بنیاد بنایا اور وہاں اتر گئے اور ابوجعفر منصور کی طرف سے محمد بن الاشعث افریقہ کا والی بن کر آیا تو ابوالخطاب اس کے مقابلہ میں گیا اور سرت مقام پر اس سے جنگ کی۔ پس انہوں نے ابن الاشعث کو شکست دی اور [illegible] بربریوں کو قتل کیا اور عبدالرحمن بن رستم قیروان سے تاہرت کی طرف بھاگ گیا۔ جو مغرب اوسط میں واقع ہے اور لمایہ، لواتہ، ہوارہ اور نفزاوہ کے اباضی بربریوں کے کئی گروہ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تو وہ وہاں اتر پڑا اور ۱۴۴ھ میں اس کے شہر کی حد بندی کر لی اور ابن الاشعث نے افریقہ پر کنٹرول کر لیا اور بربری ڈر گئے۔ پھر زناتہ میں سے جو یفرن اور بربریوں میں سے مغیلہ تلمسان کے نواح میں منتقل ہو گئے اور بنی یفرن کے ابوقرہ کو اپنا لیڈر بنا لیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ مغیلہ میں سے تھا اور یہ بات آگے ہے اور ۱۴۸ھ میں اس کی بیعت خلافت کی گئی اور اغلب بن سودہ تمیمی حاکم طبنہ جنگ کرنے کے لئے اس کی طرف گیا اور جب اس کے قریب ہوا تو ابوقرہ بھاگ گیا اور اغلب الزاب میں اتر گیا۔ پھر اس نے تلمسان اور طنجہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور فوج اس کے پاس واپس آ گئی تو وہ بھی واپس آ گیا۔ پھر اس کے بعد بربریوں نے عمرو بن حفص کے زمانے میں بغاوت کی جو قبیصہ بن ابی صفرہ یعنی مہلب کی اولاد میں سے تھا اور ہزار مرد کا لقب ۱۵۱ھ سے چلا آ رہا تھا اور وہ طرابلس میں اکٹھے ہوئے اور ابوحاتم یعقوب بن حبیب بن مدین بن معطوفت کو اپنا لیڈر بنایا جو امرائے مغیلہ میں سے تھا اور ابوحاتم کہلاتا تھا اور بربریوں کے ساتھ عمر کی فوجوں سے طبنہ کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان میں سے ابوقرہ چالیس ہزار صفریہ اور عبدالرحمن بن رستم چھ ہزار اباضیہ اور اسی طرح مسعود بن ہانی دس ہزار جوانوں اور جریر بن مسعود اپنے مدیونی پیروکاروں اور عبدالملک بن سکردید صنہاجی دو ہزار جوانوں کے ساتھ جن میں صفری بھی تھے آئے اور عمر بن حفص کا محاصرہ سخت ہو گیا۔ تو اس نے مخالفت کی ایک چال چلی اور اپنے بیٹے کو چار ہزار جوان دیے جو تنگ ہو کر طبنہ سے چلے گئے۔ پھر اس نے ابن

رستم کی طرف ایک فوج بھیجی۔ جس نے اُسے شکست دی اور وہ شکست خوردہ ہو کر تاہرت میں داخل ہو گیا اور عمر بن حفص نے ابو حاتم اور اس کے بربری اباضی ساتھیوں پر حملہ کر دیا اور وہ بھی اس کے مقابلہ میں آ گئے۔ تو وہ انہیں قیروان کی طرف لے گیا اور اُسے فوجوں اور جوانوں سے بھر دیا۔ پھر اس نے ابو حاتم اور بربریوں سے جنگ کی تو انہوں نے اُسے شکست دی اور یہ قیروان کی طرف واپس آ گئے تو انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور وہ تین ہزار تھے۔ جن میں سے پینتیس ہزار سوار تھے اور وہ سب اباضی تھے اور محاصرہ لمبا ہو گیا اور ۱۵۴ھ میں عمر بن حفص قتل ہو گیا اور اہل قیروان نے ابو حاتم کے ساتھ اس کی امن والی شرائط پر صلح کر لی اور وہ وہاں سے کوچ کر گیا اور ۱۵۵ھ میں یزید بن قبیصہ بن مہلب افریقہ کا والی بن کر آیا اور ابو حاتم عمر بن عثمان فہری کے مخالف ہو جانے کے بعد اس کے مقابلہ میں گیا اور ان کے مقابلہ میں گیا اور ان کے معاملے میں افتراق پیدا ہو گیا پس یزید بن حاتم نے طرابلس میں اس سے جنگ کی اور ابو حاتم قتل ہو گیا اور بربریوں کو شکست ہوئی اور عبدالرحمٰن بن حبیب بن عبدالرحمٰن جو ابو حاتم کے اصحاب میں سے تھا کتامہ چلا گیا اور مخارق بن غفار طائی کو بھیجا تو اس نے آٹھ ماہ تک اس کا محاصرہ کئے رکھا۔ پھر اس پر غالب آ کر اُسے اور اس کے بربری ساتھیوں کو قتل کر دیا اور وہ جدھر منہ آیا ادھر بھاگ گئے اور فوج کے ساتھ طبنہ میں عمر بن حفص کے قتل سے قبل اتفاقاً ان کی ۳۷۵ جنگیں ہوئیں اور یزید افریقہ آ گیا اور اس نے فتنہ کو دور کیا اور قیروان کو درست کیا اور ہمیشہ اس ملک پر حکمران رہا اور ۱۵۶ھ میں ورفجومہ نے بغاوت کی اور ابو زرجونہ کو اپنا لیڈر بنا لیا۔ پس یزید ان کی طرف ابن مجزاة المہلبی کے قبیلے کو لے کر گیا۔ تو انہوں نے اُسے شکست دی اور اس کے بیٹے مہلب نے اس سے اجازت طلب کی جو ورفجومہ پر حملہ کرنے والی فوج میں الزاب، طبنہ اور کتامہ کی فوجوں کا سالار تھا جو اس نے اُسے اجازت دی اور علاء بن سعید بن مروان مہلبی نے اس کی مدد کی تو اس نے ان پر حملہ کر کے انہیں بری طرح قتل کیا اور اس کے بعد ۱۷۱ھ میں نفزاوہ نے اس کے بیٹے داؤد کی سلطنت میں اس کے مر جانے کے بعد بغاوت کی اور صالح بن نصیر نفزی کو اپنا امیر بنا کر اباضیہ کے نظریہ کی دعوت دینے لگے۔ پس اس نے ان کے مقابلہ میں اپنے عمزاد سلیمان بن الصمہ کو دس ہزار فوج کے ساتھ بھیجا۔ تو اس نے انہیں شکست دی اور بربریوں کو بری طرح قتل کیا پھر وہ صالح بن نصیر کے پاس گیا تو اس نے دیکھا کہ تمام اباضی بربر بھاگ گئے ہیں اور شقنباریہ میں جمع ہو گئے ہیں۔ پس سلیمان نے انہیں دوبارہ شکست دی اور قیروان کی طرف واپس آ گیا اور افریقہ کے بربری خارجیوں کی ہوا تھم گئی اور اس کی بدعت میں ضعف پیدا ہو گیا اور ۱۷۱ھ میں حاکم تاہرت عبدالرحمٰن بن رستم نے حاکم قیروان روح بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب کے ساتھ مصالحت کرنے میں دلچسپی لی۔ تو اس نے اس سے صلح کر لی اور بربریوں کا زور ٹوٹ گیا اور وہ غالب آنے والے حکمرانوں کے مطیع ہو گئے اور دین کی اطاعت کرنے لگے اور اسلام نے اپنے قدم جما لئے اور حکومت نے بربریوں پر پنجے گاڑ دیا اور ابراہیم بن اغلب تمیمی نے امراء اغالبہ سے قبل ۱۸۴ھ میں افریقہ اور مغرب کی حکومت سنبھال لی۔ پس اس نے اس حکومت کو مضبوط کیا اور لوگوں سے حسن سلوک کیا اور بگاڑ کی اصلاح کی اور اتحاد پیدا کیا اور وہ سب لوگ راضی ہو گئے اور بغیر کسی تنازعہ اور بگاڑ کرنے والے کے آزادانہ حکومت کرتا رہا اور اس کے بیٹے خلف سے سلف تک اس حکومت کے وارث ہوئے اور انہیں افریقہ اور مغرب میں وہ حکومت حاصل تھی جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ افریقہ سے عرب حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

کتامہ اور کتامہ نے رافضی دعوت کے زیر اثر بنی اغلب کے خلاف خروج کیا اور ان میں عبیداللہ ملقب بہ عبیداللہ مہدی کا دعویٰ ہی کارگر ہوا اور افریقہ میں عربوں کی حکومت کا آخری دور تھا اور بنی باد ت کتامہ نے مستقل حکومت قائم کر لی اور اس کے بعد مغرب کے بربریوں نے حکومت قائم کر لی اور مغرب اور افریقہ سے عربوں کا دور ختم ہو گیا اور ان کی حکومت باقی رہی اور اس حکومت نے اس کے بعد تک ان کی حکومت کوئی نہیں ہوئی اور بربریوں اور ان کے قبائل کی حکومت ہو گئی جب ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم حکمران بنتی رہی اور کبھی یہ حکومتیں اسلامی خلفاء کی طرف اور کبھی بنو عباس اور دوسرے کے ہاشمیوں کی طرف دعوت دیتے پھر انہوں نے آخرکار مستقل اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی۔ ہم ان کا تفصیلی ذکر زناتہ اور بربریوں کی حکومت کے بیان میں کریں گے جن کے حالات کو ہم بیان کر رہے تھے۔

باب : [illegible]

بتری بربر

بتری بربریوں اور ان کے قبائل کے حالات اور سب سے پہلے نفوسہ اور اس کی گردش احوال کا تذکرہ

بتری بربریوں کا جد مادغیس الابتر تھا اور اس کی چار ذیلی شاخیں تھیں اور ان سے ان کے بطون نکلے ہیں۔ بربریوں کے [illegible] ان کے چار بیٹوں کا ذکر کرتے ہیں یعنی نفوسہ، ادیسہ، ضریسہ اور لوا الاکبر اور لوا اور [illegible] میں پایا گیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ ادیسہ نے اپنے باپ [illegible] سے قبل اس کی [illegible] کے پاس [illegible] اور اسی کی طرف منسوب ہو گیا اور اس کے بیٹوں سے [illegible] کیا اور [illegible] ہوارہ میں شامل ہو گئے۔ جیسا کہ ہم نے ان کا ذکر کیا ہے اور [illegible] لوا کے بطون کا [illegible] نفوسہ کا ایک ہی بطن ہے۔ جس کی طرف سب نفوسہ منسوب ہوتے ہیں اور یہ بربریوں کے وسیع ترین قبائل میں سے ہے [illegible] کی طرح بہت سے قبائل ہیں اور ان کی اکثریت کا وطن [illegible] طرابلس اور اس کے قریب [illegible] میں ہے اور وہاں ایک پہاڑ بھی ان کے نام سے مشہور ہے اور یہ طرابلس کی جانب سے [illegible] کی مسافت کے فاصلے پر [illegible] ان کے بڑے لوگ [illegible] فتح سے قبل صبرہ شہر بھی ان کے وطن میں تھا اور ان کی طرف منسوب ہوتا تھا [illegible] اسلامی فتح کا پہلا محل ہے اور ان کے حالات آ جاتے ہیں [illegible] ہو گیا [illegible] ان میں سے [illegible] اسماعیل بن زیاد بھی تھا جس نے عبیدی حکومت کے شروع میں [illegible] میں قابس پر قبضہ حاصل کیا اور ان میں سے [illegible] مصر اور مغرب کے [illegible] ہوئی ہیں [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا

باب: ۱۵

قبائل نفزاوہ

نفزاوہ اور ان کے بطون اور ان کی گردش احوال کا بیان

نفزاوہ طوفت بن نفزاؤ بن لوا اکبر بن زحیک کے بیٹے ہیں اور غساسہ، زہیلہ، سومات، زاتیمہ، ولہاصہ، مجرہ اور ورسیف کی طرح ان کے بہت سے بطون ہیں اور ان کے بطون میں ایک مکلاتہ ہے۔ کہتے ہیں کہ مکلاتہ یمنی عربوں میں سے ہے۔ جو صغر سنی میں تطوفت کے پاس آیا تو اس نے اسے متبنٰی بنالیا اور یہ دہ یمن میں سے حمیر ہے اور بنی ورنیل اور گرنتہ اور بنی یصلیتن اور بنی دیمان بطن اور رطوق اور بنی یزناسن کی طرح مکلاتہ کے بہت سے بطون ہیں اور بربری نسابوں جیسے سابق علما ہانی وغیرہ کے نزدیک غساسہ کو بھی انہی میں سے بیان کیا جاتا ہے اور ولہاصہ کے بطون سے ورتدین بن داعیہ بن ولہاصہ اور وہ غوس بن غیرغاس بن ولہاص ہیں اور ورفجومہ کے بطون سے زکولہ، ریاللہ اور کوک ہیں اور نجوم اور دوسرے بہت سے بطون ہیں اور ورفجومہ نفزاوہ کے بطون سے خوبصورت ترین، جنگجو اور صاحب قوت ہے اور جب عبدالرحمن بن حبیب نے ابوجعفر منصور کی اطاعت سے انحراف کیا اور اسے اس کے دو بھائیوں الیاس اور عبدالوارث نے قتل کر دیا اور اس کے بیٹے حبیب نے ان دونوں سے بدلہ کا مطالبہ کیا تو عبدالوارث ورفجومہ کے پاس آ گیا اور ان میں ان کے امیر عاصم بن جمیل کے ہاں مہمان اترا اور یہ کاہن تھا تو اس نے اسے پناہ دی اور یہ ابوجعفر منصور کی دعوت دینے لگا اور نفزاوہ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔

اور ان کے جوانوں میں سے عبدالملک بن ابی الجعد اور یزید بن سکوم بھی تھے۔ جو اباضی خارجی تھے اور انہوں نے [illegible] میں قیروان پر حملہ کیا اور حبیب بن عبدالرحمن وہاں سے بھاگ گیا اور عبدالملک بن ابی الجعد اس میں داخل ہو گیا اور حبیب کو قتل کر دیا اور نفزاوہ قیروان پر غالب آ گئے اور انہوں نے وہاں رہنے والے قریشیوں اور دوسرے عربوں کو قتل کر دیا اور مسجد میں اپنے چوپاؤں کو باندھا اور ان کی بدعتیں بڑھ گئیں۔ تو طرابلس کے بربری اباضیوں نے ان پر خروج کیا اور ہوارہ

اور زناتہ نے اس میں بڑا فساد کیا یعنی وہ اور عرب کے جوان خطاب بن سمح کے پاس جمع ہو گئے اور طرابلس پر قبضہ کر لیا۔ پھر ۱۳۹ھ میں قیروان پر غالب آ گئے اور عبدالملک بن ابی الجعد کو قتل کر دیا اور اس کی قوم نے نفزاوہ اور ورفجومہ میں خوب خونریزی کی اور جب ابوالخطاب نے عبدالرحمن بن رستم کو قیروان پر عامل مقرر کیا تو اس کے بعد یہ طرابلس واپس آ گئے اور مغرب بلکہ تمام ملک سے بربر کا [illegible] اور ورفجومہ کا فتنہ بڑھ گیا۔ یہاں تک کہ محمد بن اشعث ۱۴۴ھ میں مصر کی طرف سے متوجہ ہو کر آیا اور اس نے بربریوں میں خونریزی کی اور اس فتنہ کی آگ کو ٹھنڈا کیا۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب عمر بن حفص نے ۱۵۱ھ میں طبنہ شہر کی حد بندی کی۔ تو اس نے ورفجومہ کو یہاں آباد کیا کیونکہ یہ اس کے پیروکار تھے اور جب ابن رستم اور بنو یفرن نے اس کا محاصرہ کیا تو یہ بہت خوشحال ہو چکے تھے۔ پھر عمر کی وفات کے بعد جب یزید بن حاتم ۱۵۵ھ میں افریقہ آیا تو انہوں نے اس کے خلاف خروج کیا اور ابوزرجونہ کو اپنا لیڈر بنایا اور یزید نے اپنے بیٹے کو قوم کے ساتھ ان کی طرف فوج بھیجی تو انہوں نے ان میں خوب خونریزی کی پھر نفزاوہ نے اس کے باپ روح کے خلاف بغاوت کی اور اباضی دعوت کی طرف دعوت دینے لگے اور انہوں نے صالح بن نصیر کو اپنا لیڈر بنایا۔ تو روح نے ان کی طرف فوجیں بھیجیں اور انہیں بری طرح قتل کیا اور اس موقع پر افریقہ میں خوارج کا رعب اور بربریوں کا خوف جاتا رہا اور اس کے بعد ورفجومہ میں تفرقہ پیدا ہو گیا اور ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ قبائل میں بٹ گئے اور ورفجومہ میں ایک [illegible] بطن تھا۔ [illegible] کے آغاز میں اور بنو امیہ کے اندلس میں ایک جوان الرماحی ہے۔ جو قرطبہ کا ایک کاتب ہے اور اس عہد میں مرنیسہ میں ان کے کچھ قریے باقی ہیں اور وہاں پر مرنیسہ کے میدان میں ایک بستی ان کی طرف منسوب ہے اور ورفجومہ میں سے باقی ماندہ ولہاصہ وغیرہ اس عہد میں متفرق گروہوں میں بٹے ہیں اور یہ لوگ ساحل تلمسان کا مشہور ترین قبیلہ ہے۔ جو قومیہ میں شامل ہیں اور نسب حلف کے لحاظ سے ان میں شمار ہوتے ہیں اور آغاز میں مہدی کے وقت میں ان میں سے عبو المکلف نے مستقل ریاست قائم کی اور بنی عبدالواد کے تلمسان اور اس کے نواح پر غالب آنے کے بعد سلطان کے نام سے بادشاہ بن بیٹھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ اس عہد میں ان کے سلطان عثمان بن عبدالرحمن پر غالب آ گیا اور اسے تلمسان میں زمین دوز قید خانے میں بند کر دیا اور پھر اسے قتل کر دیا۔

اور ولہاصہ کے مشہور ترین قبائل میں سے ایک اور قبیلہ بونہ کے میدان میں رہتا ہے جو گھوڑوں پر سوار ہوتا ہے اور لباس، زبان اور دیگر شعار میں عربوں کی نقل کرتا ہے جیسا کہ ہوارہ کا حال ہے اور ان کا [illegible] ہے اور ان کی سرداری بنی عریف میں ہے اور اس عہد میں حازم بن شداد بن حزام بن نصر بن مالک بن عریف کی اولاد میں ہے اور ان سے پہلے عسکر بن بطنان میں تھی۔ ولہاصہ کے وہ حالات ہیں جو ہمیں معلوم ہو سکے تھے۔

بطون نفزاوہ کا انجام

اور نفزاوہ کے بطون میں سے ورنجمہ ہیں۔ انہی کے بقیے اس عہد میں بالکل ہر ملک میں رہتے اور ان میں سے مسراتہ بھی ہیں۔ انہی کے بقیے اس عہد میں [illegible] رہتے ہیں۔ جہاں سمندر کے کنارے ایک [illegible] ہے جو مغرب کے [illegible] کی جگہ ہے اور وہاں کے نام [illegible] ہے اور زحیلہ کے بقیے لوگ اس عہد میں وہاں کے [illegible] میں رہتے ہیں اور [illegible] میں شامل ہیں اور ہمارے زمانے [illegible] بہت [illegible] تھا [illegible] کے دوسرے لوگ مغرب میں رہتے ہیں اور [illegible] کوئی [illegible] معلوم نہیں اور ان کی اولاد افریقہ میں عرب قبائل کے درمیان [illegible] ہے اور [illegible] کے بقیے لوگ [illegible] ان کے [illegible] میں رہتے ہیں [illegible] سے [illegible] کے [illegible] میں قرطبہ کا [illegible] تھے۔ واللہ اعلم۔

اور نفزاوہ کے بقیہ بطون کا اس عہد میں کوئی قبیلہ [illegible] معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں بلاد قسطیلہ میں کچھ بستیاں ان کی طرف منسوب ہیں۔ جہاں پر ان کے [illegible] موجود رہتے ہیں جنہوں نے فتح کے وقت سے [illegible] اس عہد میں [illegible] ہے [illegible] اور یہ لوگ ان کے [illegible] ہیں اور ان [illegible] خلافت [illegible] کے [illegible] سے [illegible] جب حکومت کا [illegible] اپنی قوم میں حکومت قائم کر لی اور [illegible] کا [illegible] اپنی حکومت میں شامل کرنے کی کوشش [illegible] ان میں [illegible] لیے اور [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کی حکومت ان پر [illegible] ہو گئی اور وہ سب کے سب ان کی [illegible] میں شامل ہو گئے۔ واللہ ولی الامور لا رب غیرہ۔

باب: ١٦

لواتہ قوم

بربر بتر میں سے لواتہ کے حالات اور ان کی گردشیں احوال: یہ بتر کے بطون میں سے بہ وسیع اور عظیم بطن ہے جو لوا الاکبر بن زاکبر بن زحیک کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور لوا الاصغر نفزاوہ کا بیٹا ہے جیسے کہ ہم نے بیان کیا ہے اور لواتہ ان کے باپ کا نام ہے اور بربری جب کسی کو جمع بناتے ہیں تو ''الف'' اور ''ت'' کو زیادہ کر دیتے ہیں اور وہ لوات بن جاتا ہے اور جب عربوں نے اسے منسوب کیا تو اسے مفرد پر محمول کیا اور اس کے ساتھ جمع کی ''ہا'' لگا دی۔ اور ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ بربری نسابوں کا خیال ہے کہ سدراتہ لواتہ اور مزاتہ قبطیوں میں سے ہیں۔ مگر یہ بات درست نہیں اور ابن حزم کو اس بارے میں بربری کتب کا علم نہیں ہوا اور لواتہ کے بہت سے بطون ہیں جیسے سدراتہ بن نیطط بن لوا اور مزاتہ بن ماسلت بن لوا اور سابق اور اس کے اصحاب نے [illegible] کے سوا [illegible] کے اور قبائل بھی شمار کئے ہیں جو بنی زائد ہیں لواتہ کی مانند اکروہ اور جرمانہ اور نقاوہ ہیں اور ان کے اکثر بطون مزاتہ میں ہیں اور وہ برقہ اور [illegible] میں جہت سے [illegible] کرتے ہیں جیسے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اپنے مواطن میں [illegible] رہتے ہیں جیسا کہ مسعودی نے بیان کیا ہے اور ابو یزید کے فتنہ میں انہوں نے بہت کارنامے دکھائے ہیں اور جبل اوراس میں ان کی بہت بڑی قوم رہتی ہے۔ جس نے بنی کملان کے ساتھ ابو یزید کی حکومت کے سلسلے میں مدد کی اور وہ ہمیشہ سے ایک عہد میں ہوارہ اور کتامہ کے ساتھ جبل اوراس میں رہے ہیں اور حکومت جبل اوراس میں رہنے والے بعض [illegible] تک ان سے ٹیکس وصول کرنے میں [illegible] ترقی رہی ہے [illegible] اسی طرح [illegible] کام کرتے رہے ہیں اور جن [illegible] ان پر کوئی کوئی جاتی تھی وہ انہیں سلطان کی فوج میں لے آتے تھے۔ پھر جب حکومت کا [illegible] تو ان میں سے [illegible] اولاد محمد کی جاگیروں میں آ گئے [illegible] میں سے تھا تو انہوں نے بھی ان سے [illegible] کام لئے جو حکومت ان سے [illegible] انہوں نے انہیں ٹیکس جمع کرنے کے لئے خادم اور [illegible] بنائے [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] اور وہ [illegible] ہیں۔ [illegible] منصور بن [illegible] نے ان کو اپنے کام میں شامل کر لیا اور جب [illegible] حکومت سے [illegible] اور وہ اطراف میں [illegible] ہو گئے تو وہ انہیں بعض سالوں میں [illegible] دور کرنے لگے اور اس وجہ سے عرب [illegible] کو فوج کی صورت میں ان کے [illegible] جمع کرنے لگے اور وہ اس عہد تک اپنے [illegible] میں پناہ لئے ہوئے ہیں

اور جب انھوں نے [illegible] سے ان کو چھوڑا تو میدان میں نہیں جاتے اور ان میں سے کچھ لوگ بلند قلعوں پر قابض ہوا ہے۔ جو پہاڑ کی وسعت میں گھرا ہوا ہے کیونکہ اس کے مقامات پر ان کو غلبہ حاصل ہے اور جب ان پر سلطانی قوت کی طرف آتے ہیں۔ تو وہ بھی اپنے قلعوں میں بند ہو جاتے ہیں جو [illegible] پہاڑ میں ہیں اور ولایت میں سے ایک اقلیم [illegible] خراسان سے قبلہ کی جانب رہتی ہے اور وہ [illegible] ملی ہوئی ہے [illegible] پھر ان کا ایک امیر اپنے ساتھ ایک گروہ میں لے گیا اور [illegible] ان کو [illegible] بن علی بن ہشام عبداللہ [illegible] جب یہ بن فضل [illegible] نے منصور کے خلاف بغاوت کی تو اس کے خلاف [illegible] انھوں نے اس کے خلاف [illegible] کے بارے میں اس کے ساتھ [illegible] منصور نے اس کو طلب فرمایا اور [illegible] میں [illegible] لیا اور [illegible] پہاڑ [illegible] اس کے آگے [illegible] اور پہاڑوں سے بچ کر [illegible] میں اتر [illegible] پھر [illegible] کی طرف واپس آگیا۔

وہاں [illegible] بیان ہے [illegible] ان کلمات کو [illegible] پہاڑ [illegible] کی طرف [illegible] ہیں اور [illegible] ایک [illegible] حکومت سے [illegible] کی طرف [illegible] وقت [illegible] ان کی [illegible] کابل [illegible] ان کے ساتھ [illegible] ان کے [illegible] تھے [illegible] درمیان [illegible] تھے [illegible] ایک [illegible] لوٹ [illegible] انھوں نے [illegible] اپنی قوم کی طرف [illegible] اور ان کا [illegible] انھوں نے ایک [illegible] تو انھوں نے [illegible] بن محمد [illegible] اور دوسری جانب سے [illegible] اور ان کا [illegible] سب [illegible] کی طرف [illegible] ان کے درمیان [illegible] جنگ میں [illegible] جانب سے [illegible] نے [illegible] اس پہاڑ کی طرف [illegible] ہیں اور [illegible] کابل [illegible] کے [illegible] اور [illegible] والے [illegible] کابل میں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی طرح [illegible] پہاڑ میں رہتے ہیں جو ان کے نام سے مشہور ہے [illegible] اور [illegible] بھی ہیں [illegible] ان کے [illegible] سے [illegible] ان [illegible] میں رہتے ہیں۔ وہ [illegible] ہے اور جب وہ ان [illegible] کے قریب آیا تو وہ [illegible] سالم [illegible] نے [illegible] سے بغاوت [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] اور ان [illegible] سے [illegible] وہ [illegible] کی جانب [illegible] اور وہ [illegible] کابل [illegible] کے قریب رہے

ہیں جو مغرب اقصیٰ میں رہے اور انہیں وہاں پر بڑی کثرت حاصل ہے اور بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ جابر کے نواح میں رہتے ہیں جو وہ جب حتمر سے تھا اور ان سے نکل گئے اور انہی میں شمار ہونے لگے اور ان میں سے کچھ قبیلے معد اور صید شاویہ کی بستیوں اور ملاکین میں رہتے ہیں اور اسی طرح ان میں سے ایک قبیلہ بجایہ کے نواح میں رہتا ہے جو لواتہ کے نام سے معروف ہے اور یہ کرامت کے میدان میں اترتے ہیں۔ جو اس کے مضافات میں سے ہے اور اسے اپنی کھیتی اور جانوروں کی چراگاہ بنانے کے لیے آباد کرتے ہیں اور ان کی سرداری اس عہد میں رافع بن صواب کی اولاد میں ہے اور سلطان کی جانب سے ان پر ایک مقرر ٹیکس عائد ہے اور لواتہ کے ان لوگوں کے لیے ایک فوج بھی مقرر ہے اور ان کے اور بھی بہت سے قبائل ہیں جو وطن ہی میں شامل ہیں اور قبائل کے درمیان منتشر ہیں۔ واللہ وارث الارض ومن علیھا

ضریسہ کے بنی فاتن کے حالات جو تبری بربریوں کا ایک بطن ہیں اور ان کی گردش احوال...

ان کے بطون یہ ہیں مطغرہ، لماية، صدینہ، کومیہ، مدیونہ، مغیلہ، مطماطہ، ملزوزہ، مکناسہ اور یہ سب کے سب فاتن بن تمصیت بن ضریس بن زحیک بن مادغیس الابتر کی اولاد میں سے ہیں اور یہ بربریوں سے ظاہر ہوئے ہیں اور ہم ان کے ایک ایک بطن کے الگ الگ حالات بیان کریں گے

مطغرہ: یہ ان قبائل سے زیادہ ہیں اور خاص طور پر بڑی بھیڑوں والے ہیں اور ان کی اکثریت خانہ بدوش ہے اور ان کی اکثریت اسلام کے زمانے سے مغرب میں رہتی ہے اور انہوں نے ارتداد کی نشر و اشاعت میں حصہ لیا اور کئی کارنامے کئے اور جب اسلام بربریوں میں آیا تو یہ فتح اندلس کے لئے چلے گئے اور ان کے ساتھ اور قومیں بھی گئیں تو وہاں پر ٹھہر گئیں اور جب خارجیوں کے دین نے بربریوں میں سرایت کی تو مطغرہ نے صفریہ کا مذہب اختیار کر لیا اور ان کا سردار میسرہ تھا اور حقیر کے نام سے معروف تھا۔ جب عبیداللہ بن حباب ہشام بن عبدالملک کی طرف سے افریقہ کا حکمران بنا تو اس نے اسے حکم دیا کہ وہ مصر سے اس کی طرف جائے تو وہ ابوشمر وہاں آیا اور اس نے عمر بن عبداللہ مرادی کو طنجہ اور مغرب اقصیٰ کا گورنر اور اپنے بیٹے اسماعیل کو سوس اور اس کے ماوراء علاقے پر گورنر مقرر کیا پس ان والیوں کی حکومت مسلسل قائم رہی اور اس کی سیرت بربریوں میں اثر انداز ہوگئی اور وہ ان کے حالات سے برہم ہونے لگے اور وہ ان سے بربری طائف اور شہد رنگ چادروں اور مغرب کی نئی چیزوں کا مطالبہ کرتے تھے۔ یہی وہ ان کو خمس لینے میں بلندی کرتے یہاں تک کہ بکری کے بچوں سے شہد رنگ کھال حاصل کرنے کے لیے بکریوں کا ایک گلہ ذبح کر دیا جاتا اور ان میں سے صرف ایک ہی چادر بچتی جس انہوں نے بربریوں کے اموال میں بڑی تباہی مچائی۔ پس میسرہ الحقیر جو مطغرہ کا لیڈر تھا غضبناک ہو گیا اور اس نے بربریوں کو طنجہ کے گورنر عمر بن عبداللہ کے قتل پر آمادہ کیا تو انہوں نے اسے ۱۲۲ھ میں قتل کر دیا اور اس کی جگہ میسرہ نے عبدالاعلیٰ بن جریج افریقی کو جو میں سے رومی الاصل تھا حکمران بنایا اور وہ عرب کے موالی میں سے تھا اور خارجیت کا سربراہ تھا اور صفریہ کے نظریات رکھتا تھا۔ پس میسرہ نے اسے طنجہ پر حاکم مقرر کیا اور سوس چلا آیا۔ پس اس کے عامل اسماعیل بن عبیداللہ نے اسے قتل کر دیا اور مغرب جنگ کی آگ سے بھڑک اٹھا اور خلفائے مشرق پر اس کی حکومت ختم ہو گئی اور اس کے بعد وہ انہیں اپنی اطاعت میں نہ لاسکا اور حباب کے بیٹے نے ساتھی خالد بن ابی حبیب کے ہراول دستے میں فوجوں کے ساتھ ان سے جنگ کی اور ہراول دستے کو

شکست دے دی اور خالد کو قتل کر دیا اور بربریوں نے یہ خبر اندلس میں سنی تو انہوں نے اپنے والی عقبہ بن الحجاج سلولی پر حملہ کر دیا اور اسے معزول کر دیا اور عبدالملک بن قطن الفہری کو حاکم بنا دیا اور جب ہشام بن عبدالملک کو یہ اطلاع ملی تو اس نے کلثوم بن عیاض مری کو بارہ ہزار شامی فوج کے ساتھ بھیجا اور اسے افریقہ کا والی بنایا اور عبیداللہ بن حبحاب نے اسے حکومت سونپ دی اور کلثوم ۱۲۳ھ میں بربریوں سے جنگ کے لئے گیا یہاں تک کہ اس کا ہراول دستہ طنجہ کے مضافات میں اسبو مقام پر پہنچا تو بربریوں نے میسرہ کے ساتھ اس سے جنگ کی اور انہوں نے ان کے درمیان دریا کے کنارے ملاقات کی اور خارجیت کی دعوت دی تھی لیکن انہوں نے اس کے ہراول دستے کو شکست دے دی پھر اسے بھی شکست دے دی اور قتل کر دیا اور ان کے ساتھ جنگ کرنے میں ان کی یہی تدبیر تھی اور انہوں نے چھوٹی پانی کی مشکوں کو پتھروں سے بھر کر گھوڑوں کی دموں کے ساتھ باندھ دیا ان سے وہ بدک پڑتے اور پانی کی مشکوں میں پتھروں کی حرکت سے آواز پیدا ہوتی اور عربوں کے مقابل میدان میں انہیں ایک ایک کر کے چھوڑ دیا جس سے ان کے گھوڑے بدک جاتے اور ان کا میدان خراب ہو جاتا اور میدان پر گروہ در گروہ ٹوٹ پڑتے اور وہ منتشر ہو گئے اور عرب اپنے شامی دستوں کے ساتھ اندلس چلے گئے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اور مصری اور افریقی قیروان کی طرف واپس آ گئے اور اس جہت میں خوارج ظاہر ہو گئے اور مغرب خلفاء کی اطاعت سے مستثنیٰ ہو گیا یہاں تک کہ میسرہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد مغراوہ کی سرداری یحییٰ بن حارث نے سنبھالی جو محمد بن خزر اور مغراوہ کا جانشین تھا اس کے بعد مغرب میں ادریس کا ظہور ہوا تو وہ بربریوں کو یہاں لایا اور ان کی ملک داری نے بڑا اقتدار پایا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور ان دنوں مغراوہ کا سردار بہلول بن عبدالواحد تھا جس نے ابراہیم بن اغلب عامل قیروان کی سازش سے ادریس کی اطاعت سے انحراف کر کے ہارون الرشید کی اطاعت اختیار کر لی پھر ادریس نے اس سے صلح کی اور اسے صلح کی ترغیب دی پھر اس کے بعد مغراوہ کی ہوا اکھڑ گئی اور ان کی جمعیت پریشان ہو گئی اور حکومت نے ان کے اپنے وطن چھڑا دیے اور وہ اس عہد میں مغرب کے کونوں اور اس کے صحراؤں میں بربریوں کی شکل میں رہنے والے قبائل میں شامل ہیں۔

اور ان میں سے فاس اور تلمسان کے درمیان بھی قومیں آباد ہیں جو بہت زیادہ کثیر ہیں اور ان کے علاقوں میں دشمن ہیں اور دعوت موحدین کے وقت سے ان تک منتقل ہیں اور ان کی سرداری خلیفہ کی اولاد کے لئے ہے جو موحدین کے عہد میں ان کا سردار تھا اور اس نے ان سے وطن میں ان کے لئے مندوسہ پر ایک قلعہ بنایا جس کا نام تاوحت تھا اور جب عبدالمومن کی حکومت جاتی رہی اور بنو مرین مغرب پر غالب آ گئے تو ان میں سے ہلال بن خلیفہ نے یعقوب بن عبدالحق کی دعوت سے ان کی حکومت قائم کی اور مندوسہ پر غالب آ گیا اور یغمراسن بن زیان اس کے مقابلہ میں گیا اس نے مندوسہ کو اس کے قبضے سے چھین لیا اور اس پر غالب آ گیا پھر یعقوب بن عبدالحق ان کے مقابلہ میں گیا اور اسے ان کے ہاتھوں سے چھین لیا اور اسے فوجوں سے بھر دیا اور میمون کو عامل مقرر کیا اور محمد بن بادان مغرب کی طرف لوٹ آیا اور اس قلعہ میں پانچ سال پناہ لے کر اپنے آپ کی طرف دعوت دینے لگا۔ پھر یغمراسن نے اس سے رشتہ داری کی اور ۶۸۱ھ میں اسے صلح کی طرف لے آیا اور اس عہد تک مندوسہ میں ان کی سرداری قائم ہے اور مغراوہ کے قبائل میں سے ایک قوم جنوب فاس میں رہتی ہے جو ان

کے نام سے مشہور ہے اسی طرح ان کے بہت سے قبائل ٹکلہ کے نواح میں رہتے ہیں اور وہاں کے اکثر باشندے انہی میں سے ہیں اور اسی طرح مطغرہ کے قبائل میں سے صحرائے مغرب میں رہتے ہیں جو اس کے محلات میں آباد ہیں اور انہوں نے عربوں کے طریقہ کے مطابق کھجوروں کے درخت لگائے ہیں اور ان میں سے بہت سے لوگ ٹکلہ کی جانب توات سے تمنطیت تک جو اس کی آخری عملداری ہے دوسرے بربریوں کے ساتھ رہتے ہیں اور ان میں سے کچھ تلمسان کی جانب میں اس سے چھ دن کی مسافت پر رہتے ہیں وہاں پر قریب قریب محلات بنے ہوئے ہیں اور وہ سب مل کر ایک بڑا شہر بن جاتا ہے جو دیہاتی آبادی سے بھرپور ہے اور صحرا کا ایک شہر شمار ہوتا ہے اور جنگل میں دور آباد ہونے کی وجہ سے حکومت کے سایہ سے باہر ہے اور اس کی سرداری بنی سیہ میں ہے جو ان کا ایک بادشاہ ہے اور اس کے مشرق میں کچھ فاصلے پر پے در پے کئی بستیاں آتی ہیں اور ان میں سے آخری بستی جبل راشد سے ایک دن کی مسافت پر ہے اور یہ بنی عامر کے میدانوں میں ہے جو زغبہ سے تھے اور ان کے اوطان جنگل ہی میں ہیں اور انہوں نے اپنے بیٹوں کی خوش بختی اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ان پر قبضہ کیا یہاں تک کہ یہ شہر بنی عامر ہی کی طرف منسوب ہو گئے اور ان محلات سے مشرق کی جانب اور پانچ دن کی مسافت پر ایک شناک جگہ ہے جو جنگل میں گھس جاتی ہے اور قلعہ ودلی کے نام سے معروف ہے جسے مطغرہ کے قبیلے نے آباد کیا ہے اور جب کسی سال صحرا والوں کو گرمی پہنچتی ہے تو وہ وہاں آ کر اس کے ٹیلوں میں ٹھنڈک حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس کی جانب سے اندر گھسا ہوا ہے اور ان مطغرہ کے کچھ قبیلے مغرب اوسط اور افریقہ کے مقامات میں رہتے ہیں واللہ الخلق جمیعاً۔

لمایہ: یہ بنی بطن ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کا بھائی مطغرہ ہے جن کے بہت سے بطون ہیں۔ جن میں سے کچھ کو سابق اور اس کے اصحاب نے شمار کیا ہے جیسے زکرہ، مزیزہ، مصیو، وجوہ، تجی یہ سب لمایہ میں سے ہیں اور افریقہ اور مغرب میں سفر کرنے والے ہیں اور ان کی اکثریت مغرب اوسط میں سرسو میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے جو صحرا کے قریب ہے اور جب خارجی دین بربریوں میں سرایت کرنے لگا تو انہوں نے اباضیہ کا نظریہ اپنا لیا اور اسی کی طرف منسوب ہونے لگے اور اسے اپنا دین بنا لیا اور ان کے ہم وطن پڑوسیوں نے بھی جو ہوارہ، مطماطہ اور لواتہ میں سے تھے۔ اسے اپنا دین بنا لیا اور یہ ارض السرسو میں ان سے منداس اور زواغہ کے مغرب میں رہتے تھے اور مطماطہ، مکناسہ اور زناتہ سب کے سب جوانب اور شرق میں رہتے تھے اور سب کے سب خارجی تھے اور ان میں سے کچھ اباضیہ کے نظریات بھی رکھتے تھے اور عبدالرحمن بن رستم فتح کے مسلمانوں میں سے تھا اور وہ بنی رستم کے بیٹوں میں سے تھا جو قادسیہ میں ایرانیوں کا سپہ سالار تھا اور وہ فتح کرنے والے عربی دستوں کے ساتھ افریقہ آیا تب اور وہ بھی موجود تھا اور اس نے اباضی خارجیوں کا دین اختیار کر لیا تھا اور وہ دستہ کا تربیت یافتہ اور ان کا حلیف تھا اور جب اباضیہ نے قیروان میں ورفجومہ کے اشتعال پر جنگ پیدا کی یا زیادتی کرتے ہوئے طرابلس کی جانب بغاوت کی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور وہ اباضیہ کے امام ابن الخطاب عبدالاعلیٰ بن سمح المعافری کے پاس جمع ہو گئے اور طرابلس پر قبضہ کر لیا پھر انہوں نے قیروان پر قبضہ کر لیا اور اس کے والی ورفجومہ میں عبدالملک بن ابی الجعد کو قتل کر دیا اور ورفجومہ اور باقی ماندہ نفزاوہ میں ۱۴۱ھ کو سخت خونریزی کی اور قیروان میں عبدالرحمن بن رستم کو جانشین بنانے کے بعد ابوالخطاب اور اس

کے اباضی ساتھی جو زناتہ اور ہوارہ وغیرہ میں سے تھے وہیں آ گئے اور منصور بن ابی جعفر کو ان کے قتل اور افریقہ اور مغرب میں بربریوں کی غارتگری اور کشت و خون اور قیروان میں ان کی امارت پر قبضہ کرنے کی خبر ملی تو اس نے محمد بن اشعث خزاعی کو فوج دے کر افریقہ کی طرف بھیجا اور اسے وہاں پر خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کا کام سپرد کیا۔ پس وہ ۱۴۴ھ میں افریقہ آیا اور طرابلس کے قریب ابوالخطاب اسے اپنی فوج کے ساتھ ملا پس ابن اشعث نے اس پر اور اس کی قوم پر حملہ کر دیا اور ابوالخطاب قتل ہو گیا اور عبدالرحمن بن رستم کو یہ خبر اس کے دارالامارۃ قیروان میں ملی تو وہ اپنے بیوی بچوں کو لے کر مغرب اوسط کے ان بربری اباضیوں کے پاس چلا گیا جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور ماسہ کے ہاں اترا کیونکہ ان کے اور اس کے درمیان قدیم سے حلف کا معاہدہ تھا پس انہوں نے اکٹھے ہو کر اس کی بیعت خلافت کر لی اور منصور کے شہر چھوڑ گئے جہاں ان کی کرسی امارت تھی پس انہوں نے جبل کزول (ایسا ہی) کے دامن میں منداس کے ٹیلوں پر تاہرت شہر کی تعمیر شروع کر دی اور وادی میناس میں اس کی حد بندی کی جہاں سے چشمے پھوٹتے ہیں اور قبلہ کی طرف سے گزرتے ہوئے وادی شلف میں جا گرتے ہیں۔ پس عبدالرحمن بن رستم نے اس کی بنیاد رکھی اور ۱۴۴ھ میں اس کی حد بندی کی اور اس کی حد بندی میں وسعت پیدا ہو گئی یہاں تک کہ عبدالرحمن فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا عبدالوہاب جو تمام اباضیہ کا لیڈر تھا اور ۱۹۶ھ میں ہوارہ کے ساتھ طرابلس کی طرف جنگ کرنے کے لئے گیا۔ جہاں بنی اغلب کی طرف سے عبداللہ بن ابراہیم بن اغلب حکمران تھا پس اس نے بربری اباضی فوج کے ساتھ اس کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ عبداللہ بن ابراہیم بن اغلب فوت ہو گیا اور عبداللہ بن اغلب اپنی امارت کے لئے قیروان آیا پس عبدالوہاب نے اس سے اس شرط پر صلح کی کہ صحرا ان کے لئے ہوگا اور وہ تاہرت کی طرف واپس چلا گیا اور عبداللہ قیروان چلا گیا اور عبدالوہاب نے اپنے بیٹے میمون کو حکمران بنایا جو اباضیہ صفریہ اور واصلیہ کا لیڈر تھا اور [illegible] صفریہ [illegible] آیا اور وہ [illegible] سے موسم گرما [illegible] اور واصلیہ شہر سے باہر کے [illegible] تیس ہزار تھے جو طرابلس کے [illegible] لے اور خیموں میں رہتے تھے اور تاہرت میں ہمیشہ رستم کے بیٹوں کی حکومت رہی اور ان کے مغراوہ کی اور بنی یفرن میں پڑوسی تھے جب انہوں نے تلمسان پر قبضہ کیا تو ادارسہ کی اطاعت میں داخل ہونے پر آمادہ کیا اور [illegible] جب وہاں پر زناتہ کو گرفتار کر لیا اور وہ بقیہ ایام میں ان کے لئے رکاوٹ بنے رہے یہاں تک کہ عبداللہ شیعی ۲۹۶ھ میں افریقہ اور مغرب پر غلبہ کر گیا پس وہ تاہرت پر ان پر غالب آ گیا اور ان کے بادشاہ کو قتل کر دیا اور عبداللہ کی دعوت مغربین کے اطراف میں پھیل گئی اور اس حکومت کے ظہور سے ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور عروبہ بن یوسف کتامی نے جس نے شیعوں کے لئے مغرب کو فتح کیا تھا ابو حمید دواس بن صولات لہیصی کو تاہرت پر حاکم مقرر کرنے کا عہد کیا۔ پس وہ ۲۹۸ھ میں مغرب کی طرف گیا اور [illegible] اباضیہ سے مشوروں میں لگ گیا اور انہیں [illegible] اور وہاں پر دین خارجیہ کا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کے علاقہ میں [illegible] پھر اسماعیل منصور بن [illegible] کے زمانے میں [illegible] دعوت دینے لگا اور محمد بن محمد بن خزر نے [illegible] چلا گیا۔ جو زناتہ میں [illegible] کا والی تھا تو اس نے بعد منصور نے تاہرت پر میسور الفتی کو والی مقرر کیا تھا محمد بن [illegible] کا [illegible] اور وہ [illegible] حمید [illegible] نے تاہرت پر چڑھائی کی اور میسور کو شکست ہوئی اور انہوں نے تاہرت میں داخل

ہو کر احمد بن رمانی اور میسور کو گرفتار کر لیا اور کچھ وقت کے بعد انہیں رہا کر دیا اور اس کے بعد تاہرت ہمیشہ ہی ان کے باقی ماندہ ایام میں شیعہ اور صنہاجہ کی عملداری میں رہا اور زناتہ نے کئی بار اس پر غلبہ حاصل کیا وہ بنی امیہ کی [illegible] نے مغراوی امیر مغرب زیری بن عطیہ کے ماتحت ان سے جنگیں کیں یہاں تک کہ ان حکومتوں کا خاتمہ ہو گیا اور مغرب کی حکومت لمتونہ کے پاس چلی گئی پھر ان کے بعد موحدین کی حکومت آ گئی اور انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور آپس کی جنگ ہوئی۔ بنو غانیہ نے ان کے لئے بغاوت کی اور یحییٰ بن غانیہ موحدین پر مسلسل حملے کرتے رہے۔ افریقہ و مغرب اوسط کے میدان پر غارت گری کرتے رہے اور وہاں بار بار وہ اس میں داخل ہوتے رہے یہاں تک کہ جب ساتویں صدی کے بیچ میں پورے طور سے تو وہاں کے باشندے اٹھ گئے اور خالی ہو گئی اور اس کے نشانات مٹ گئے۔ والبقاء للہ۔

قبائل لمایہ: وہ اپنے اس شہر کے تباہ ہونے سے جس کی انہوں نے حد بندی کی تھی اور اس ملک سے نکل گئے اور منتشر ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ان کے ساتھ بھی سنت جاری ہے اور ان کے گروہ سے قبائل میں منتشر ہو کر باقی رہ گئے جن میں سے ایک جزو ہے جن کے نام سے ساحل قابس کے سامنے ایک سمندری جزیرہ موسوم ہے اور وہاں عہد تک وہ آباد تھے اور اہل صقلیہ کے افرنجیوں نے چھٹی صدی کے وسط میں اس پر قبضہ کر لیا تھا اور لمایہ وہاں کے قبائل تھے۔ جو جزیرہ جربہ کی طرح ہیں اور انہوں نے ان پر جزیرہ کا حملہ کیا تھا اور ساحل سمندر پر [illegible] نام سے ایک مشہور قلعہ بنایا تھا اور قلعہ کی تعمیر [illegible] کی طرف۔ یہ ان کے ساتھ بہت زمانے تک مقابلہ پذیر رہے یہاں تک کہ سلطان ابو بکر کی حکومت میں خلوف بن ابی مداد کے ہاتھ پر آٹھویں صدی کے اٹھتیسویں سال میں وہ جزیرہ فتح ہو گیا اور اس وقت سے وہاں دعوت اسلامی مضبوطی سے قائم ہے لیکن وہاں کے بربری قبائل ہمیشہ ہی خارجی دین کے پیروکار رہے ہیں اور ان کے مذاہب کی تالیفات کا مطالعہ کرتے رہے ہیں اور وہ اپنے اصول عقائد اور فروع مذاہب کی روایت کرتے اور ان کے پڑھنے پڑھانے میں لگے رہتے ہیں۔ واللہ خلقکم وما تعملون۔

مطماطہ: یہ زری بن منصور کی اولاد میں سے مصفر اور لمایہ کے بھائی ہیں جن کا ذکر پہلے بیان ہو چکا ہے اور یہ بہت سے قبائل ہیں اور سابق مطماطی اور ان کے ساتھی نسابین نے بیان کیا ہے کہ مطماط کا نام مصکاب ہے اور مطماطہ اس کا [illegible] ہیں اور ان کے قبائل لا متناہی ہیں۔ جو مطماطہ میں سے ہے اور اس کا ایک اور بیٹا بھی تھا جس کا نام ورتیط تھا اور اس کی اولاد کا انہوں نے ذکر نہیں کیا اور مطماطہ کے چار بیٹے تھے ورماس مبلاخر ورکلان اور مصلی اور مطلب بن کوئی اولاد نہ تھی اور باقی تین کی اولاد تھی اور انہی سے مطماطہ کے تمام قبائل نکلے ہیں اور ورماس سے [illegible] اور قرتین ہیں اور ورکلان کی اولاد ڈکدامہ سیدو اور قیو ریش اور سیدہ اور قیوس کوفی [illegible] اور کدامہ کی اولاد عصفر ابن الملیمان [illegible] بصری اور ثقافن [illegible] اور یہ پنیوں اپنی ماں کے نام سے مشہور ہیں اور عصفر ان کے [illegible] ہیں اور عصفر ان سے [illegible] ہیں جنہیں [illegible] کہا جاتا ہے اور یہ اپنی ماں کے نام سے مشہور ہیں اور زیاغن سے [illegible] ہیں اور [illegible] نے [illegible] یہ اقوال [illegible] بیان کیے ہیں۔

اور صاحب بن [illegible] مطماطہ کے بیٹے [illegible] اور [illegible] ہیں اور [illegible] مقام اور قرہ ہیں اور [illegible]

کے [illegible] اور تعدیل کیا اور وہ کہتے ہیں کہ مغرین [illegible] مکلم اور [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] قبائل قوم مطغرہ اور [illegible] اور ان کے قومی نسابوں کے بیان کے مطابق مطماطہ کے قبائل ہیں اور یہ وطن میں منتشر ہیں۔ ان میں سے [illegible] اور مطغرہ کے درمیان ایک پہاڑ میں رہتے ہیں۔ جو ان کے نام سے معروف ہے اور ان میں سے کچھ جہت فاس اور اس کے مغرب میں [illegible] پر تعمیر شدہ شہر شمار ہوتے ہیں جو انہی کے نام سے منسوب ہے اور اس عہد میں اسے [illegible] کہتے ہیں ان کا ذکر [illegible] حکومت اور افریقی ممالک میں [illegible] گا اور ان [illegible] قبائل اور متفرق ہیں ان کی کثیر جمعیت کے نواح میں [illegible] کے [illegible] منداس میں رہتی ہے اور وہ یہاں [illegible] کی حکومت کے قیام کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

اور [illegible] منصور کے ساتھ [illegible] ابن الفضل کی جنگ میں انہوں نے بہت کارنامے دکھائے ہیں اور ان دنوں ان کا سردار [illegible] تھا اور اس نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کی جنگیں کی ہیں اور جب [illegible] فوت ہو گیا تو [illegible] میں اس کے بیٹے [illegible] نے حکومت قائم کی اور اس نے [illegible] حکومت [illegible] اس کی حکومت پر غالب آ گئے [illegible] کے [illegible] ابی عامر کے [illegible] شامل [illegible] کے [illegible] میں شامل تھے۔ جب [illegible] اس کی حکومت پر چھا گیا [illegible] اس کے ہاں بڑی قدر و منزلت رکھتا تھا یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا مظفر اور بھائی عبدالرحمن [illegible] کے مقام کو بلند کرنے اور اس کی حکومت کو چلانے لگے [illegible] محمد بن ہشام بن عبدالجبار کی بغاوت کے وقت اپنے [illegible] سمیت [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا اور جب انہوں نے اس کی حکومت کی [illegible] اور اس کی بد تدبیری کو دیکھا تو محمد بن ہشام مہدی کے ساتھ مل گئے [illegible] اس کے ساتھ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] ہو گئی۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ [illegible] کس سال میں فوت ہوا اور اسی طرح ان سے [illegible] ہونے والے [illegible] سے [illegible] کا عالم تھا۔

اور ان کے مشاہیر میں سے سابق [illegible] سلیمان بن [illegible] ہے جو ہمارے [illegible] کے مطابق بربریوں کے [illegible] انساب ہے اور آخری لوگوں میں عبداللہ [illegible] کا [illegible] خوارج [illegible] اور [illegible] مشہور آدمی [illegible] جن کا ذکر [illegible] ہم نے مطماطہ کے حالات سے [illegible] ہیں۔

موطن منداس ایک [illegible] کا خیال ہے [illegible] کی کتاب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے منداس بن مغرین [illegible] لیا ہے اور [illegible] وہ اس [illegible] زناتہ کی [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] ان کے حالات میں بیان کا [illegible] اس پر [illegible] ہو گئی۔ یہ [illegible] منداس کے بیٹے [illegible] اور [illegible] راوی بیان کرتا ہے کہ جب مطماطہ کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس عہد میں ان کا سردار [illegible] تھا [illegible] منداس کو وطن سے نکال دیا گیا [illegible] کی حکومت پر غالب آ گیا اور اس کے بیٹوں نے منداس کے [illegible] آباد کیا اور ہمیشہ [illegible] کا [illegible]۔

اور اس عہد تک یہ قوم رہی۔ مرینیوں اور حبشیوں میں مل گئی اور جب قوم تھی بڑی تا دکھن۔ مرینی ان پر غالب آ گئے تو ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور ہم بھی دیتے والے ان کی اتباع میں شامل ہو گئے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا

مغیلہ: جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ مطماطہ اور ملایہ کے بھائی ہیں وہ ان کے بھائی اور دو بھی ان کی شاخ ہوتے ہیں اور دونوں اور کتامہ کا بھی یہی حال ہے جو وطن میں بکھرے پڑے ہیں اور ان میں سے دو بڑے قبیلے ہیں۔ ان میں سے ایک مغرب اوسط میں شلف کے منبع میں گرنے کی جگہ کے قریب ہے وہ اس عہد میں کوئی کثیر اس سے پہلے نہیں آئے وہ انہی کے ساحل سے عبدالرحمن الداخل اندلس جاتے ہوئے گزرا تھا اور مغیلہ کی قوم نہیں ہوا تھا اور ان میں سے ابو قرہ مغیلی بھی ہوا ہے جس نے مغرب میں خوارج کا دین اختیار کر لیا تھا اس نے چالیس سال حکومت کی ہے اور بنو عباس کی حکومت کے آغاز میں اس کے اور عرب کے سرداروں کے درمیان جنگیں ہوئی ہیں اور اس نے طبنہ سے بھی جنگ کی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو قرہ بنی یفرن سے تھا اور میرے نزدیک یہ درست بات ہے کیونکہ ان کے حالات کو بنی یفرن کے حالات سے موافقت ہے [illegible] سے تھے۔

اور اسی طرح ان میں سے ایک دوسرا بھی تھا جس نے اسلام کے آغاز میں افریقہ پر قبضہ کر لیا اور ابو حاتم یعقوب بن لبیب بن مدین بن بطوفت جو ماغر کی سے تھا اس نے ۱۵۴ھ میں ابو قرہ کے ساتھ طبنہ اور قیروان پر غلبہ پا لیا جیسا کہ ان کے حالات میں خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ہے اور مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح ان کے ساحل سے موسیٰ بن ابی العافیہ بن سوال اور بنو ادریس بھی تھا جو عبدالرحمن نے ناصر ہوا تھا اور اس طرح ان میں دلول بن حماد بھی تھا۔ ابو علی بن محمد ان کی حکومت میں ان کا سپہ سالار اور وزیر بھی ہے جس نے مقدرت اور مکنی کے ساتھ حکومت کی ہے جو کہ ان کی تھی۔ لیکن اس عہد تک وہ منتشر ہو چکی ہے اور صرف خاندانات باقی رہ گئے ہیں اور اس وطن میں مغیلہ کا کوئی قبیلہ اور جمعیت باقی نہیں رہی اور ان کی دوسری اکثریت مغرب اقصیٰ میں رہتی ہے اور وہ فاس اور بادیہ کے بیچ میں ہیں اور یہ ادریس بن عبداللہ کی دعوت کے لئے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اس کی اطاعت پر آمادگی ظاہر کی۔ اور وہ سلسلہ اسی پر قائم رہے یہاں تک کہ ان کی حکومت ختم ہو گئی اور ان کے بقیہ لوگ اپنے مواطن میں فاس، صفرو اور مکناسہ کے درمیان رہتے ہیں۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا

مدیونہ: جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہ فاتن کی اولاد میں سے مغیلہ اور مطماطہ کے بھائیوں میں سے ہیں ان کے اکثر وطن اس عہد تک تلمسان کے نواح میں جبل بنی راشد کے درمیان ان کے پہاڑ ہیں جو ان کے نام سے معروف ہے اور یہ اس کے مضافات اور جہات میں گھومتے پھرتے ہیں اور توجلی اور بنو عرین ان سے پہلے مشرق کی جانب سے ان کے پڑوسی تھے اور بنو مطغرہ مغرب کی جانب سے پڑوسی تھے اور ساحل کی جانب سے کومیہ اور ولہاصہ پڑوسی تھے۔

اور ان کے قابل ذکر جوانوں میں سے جریر بن مسعود بھی ہے جو ان کا سردار تھا اور ابو حاتم اور ابو قرہ کے ساتھ ان کی جنگ میں شامل تھا اور طبنہ کے بڑے معرکوں کے ساتھ ان میں سے بہت سے آدمی اندلس چلے گئے اور انہیں وہاں پر طاقت حاصل ہو گئی اور ان میں سے ہلال بن ابزیا نے ساتھ مکناسی کے خروج میں عبدالرحمن الداخل کے خلاف بغاوت کی پھر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبدالمومن بن علی ان علوم کے حصول کے لئے تیار ہو گیا۔ جو غربی کی وجہ سے سفر کا بہت مشتاق تھا پس وہ اس کی ملاقات کے لئے بجایہ گیا اور اسے تلمسان میں آنے کی رغبت دی مگر وہ اسے اکٹھا ہونے کے ساتھ ملا اور اس کے اور عزیز کے درمیان سخت نفرت پیدا ہو گئی اور بنو ریاگل اسے پناہ دیتے اور اسے اذیت دیتے اور اس تک پہنچنے سے روکنے کی وجہ سے ان سے تعصب رکھتے تھے۔ پس عبدالمومن نے اسے ہر طرح سے ترغیب دی اور تلمسان کے طالب علموں کا خط پہنچایا اور عبدالمومن سفر و حضر میں اس سے علم حاصل کرنے لگا اور وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مغرب کی طرف چلا گیا اور خوب علم حاصل کیا اور امام نے اسے عمدہ ادراک و فہم کی وجہ سے مزید خصوصیت اور قرب سے نوازا اور اس کی تعلیم کا خاص خیال رکھا یہاں تک کہ وہ امام کا مخلص اور اس کے اصحاب کا خزانہ بن گیا اور جب اس کے بارے میں مدون شواہد واضح ہوئے تو وہ اس کی خلافت کی امید کرنے لگا اور جب وہ مغرب جاتے ہوئے راستے میں ثعالبہ کے ٹھکانے کے پاس سے گزرے جن کا ذکر ہم نے پہلے تواریخ مدینہ میں کیا ہے تو وہ ایک خوبصورت گدھا اس کے پاس لائے جو سواری کے لئے بطور عطیہ کے تھا اور وہ عبدالمومن کو اس پر سواری میں ترجیح دیتا تھا اور وہ اپنے اصحاب سے کہتا اسے اس گدھے پر سوار کراؤ۔ وہ تمہیں بلند و بالا گھوڑوں پر سوار کرائے گا اور جب مرنہ نے ۵۱۵ھ میں اس کی بیعت کی اور المصامدہ اس کی دعوت پر متفق ہو گئے اور اس نے لمتونہ سے جنگ کی اور مراکش سے مقابلہ کیا اور مقابلے کے ایام میں ایک وقت جنگ کے دوران ایک ہزار موحدین مارے گئے تو امام سے کہا گیا کہ موحدین ہلاک ہو گئے ہیں تو اس نے انہیں کہا عبدالمومن نے کیا کیا ہے انہوں نے جواب دیا وہ اپنے سیاہ گھوڑے پر خوب جنگ کر رہا ہے۔ تو اس نے کہا کہ جب تک عبدالمومن زندہ ہے کوئی آدمی ہلاک نہیں ہوا اور جب امام ۵۲۲ھ میں قریب المرگ تھا تو اس نے اپنی خلافت عبدالمومن کو دینے کی وصیت کی اور مصامدہ کے درمیان عصبیت سے ممکن ہوا پس اس نے مہدی کی موت کو پوشیدہ رکھا اور اپنی حکومت کے معاملہ کو موخر کیا یہاں تک کہ شیخ ابوحفص امیر ہنتاتہ اور مصامدہ کے سرداروں نے اس سے مصاہرت کی مراعات کی اور اپنے متعلق امام کی وصیت کو نافذ کیا پس اس نے حکومت سنبھالی اور موحدین کی سرداری اور مسلمانوں کی خلافت کو اپنے ساتھ مختص کیا اور وہ تاشفین کے پیچھے مغرب کی فتح کیلئے گیا تو غمارہ نے اس کی اطاعت کی پھر وہ وہاں سے ریف کی طرف چلا گیا پھر بطویہ چلا گیا اور بنی یرناسن پھر مدیونہ اور پھر کومیہ اور اپنے پڑوسیوں ولہاصہ کے پاس گیا۔ پس انکی قوم کی وجہ سے اس کا بازو مضبوط ہو گیا اور وہ اس کی حکومت میں داخل ہو گئے اور انہوں نے موحدین کے درمیان اس کی حکومت اور خلافت کو مضبوط کرنے کے لئے اس کی مدد کی اور جب وہ مغرب کی طرف لوٹا اور اس کے شہروں کو فتح کیا اور مراکش پر غالب آ گیا تو اس نے اپنی قوم کو مراکش آنے اور وہاں اکٹھا ہونے کی دعوت دی کیونکہ ان کی اکثریت کو مغرب سے محبت تھی اور اس تخت خلافت کو اٹھانے اور امر دعوت کے قائم کرنے اور اپنی سرحدوں کا دفاع کرنے کے لئے مراکش کو وطن بنا لیا پس عبدالمومن اور اس کے بیٹوں نے بقیہ حکومت سے مدد مانگی اور وہ اپنی جگہ پر ایک کتاب کا آغاز تھے اور قوم انکے ساتھ آ ملی اور وہ فتوحات اور فتح میں پیش پیش تھے اور فوج کے تیار کرنے اور علاقوں کے تقسیم کرنے میں علاقوں نے انہیں کھا لیا اور انکا خاتمہ ہو گیا اور ان ابتدائی دشمنوں میں ان میں سے بنو سبد باقی رہ گئے اور وہ سرداری کے لحاظ سے قبائل میں شمار ہوتے ہیں اور انکا زمانہ بدل گیا اور اس نے انہیں مہلت دی ہے پس انہوں نے تاوان برداشت کئے اور تکالیف اٹھائیں اور رسوائی اور عذاب میں اپنے پڑوسیوں ولہاصہ کے ساتھ رہے واللہ مبدل الامر والملک مالک الملک سبحانہ۔

باب: ۱۷

قوم زواوہ اور زواغہ

یہ بطون تمری بربروں کے بطون میں سمکان بن یحییٰ بن ضری بن زحیک بن مادغیس الابتر کی اولاد میں سے ہیں اور بربروں میں ان کے نسب کا یہ ذکر بھی کرتے ہیں کہ ان کا باپ سمکان کا بھائی ہے۔

زواوہ: اور زواوہ بھی ان کے بطون میں سے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زواوہ کتامہ میں سے ہیں جیسا کہ ابن حزم نے بیان کی ہے اور بربری نساب انہیں سمکان کی اولاد میں سے شمار کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے میرے نزدیک ابن حزم کا بیان ٹھیک ہے جس کی شہادت زواوہ اور کتامہ کے ساتھ عبداللہ کے شیعہ ہونے سے ملتی ہے اور بربری نسابوں نے ان کے بہت سے بطون کا شمار کیا ہے اور وہ بنو مجسطہ اور بنو ملیلان ہیں جو صنہاجہ میں سے ہیں اور ان کا علم اور اس عہد میں ان کے مشہور قبائل یہ ہیں۔ بنو یجر، بنو مانگلات، بنو عمران، بنو مانی، بنو غبرواان، بنو یجر، بنو یوسف، بنو عیسیٰ، بنو بو شعیب، بنو صدقہ، بنو غبرین اور بنو کشتلول ہیں اور زواوہ کے ٹھکانے بجایہ کے مغرب میں کتامہ اور صنہاجہ کے مواطن کے درمیان ہیں اور انہوں نے بلند اور دشوار گزار پہاڑوں کو اپنا وطن بنایا ہے جن سے نظریں خوف محسوس کرتی ہیں اور راہرو ان کے اندھیروں میں بھول جاتا ہے جیسے بنی غبرین جبل زیری میں رہتے ہیں اور اس عہد میں وہاں درخت کی علامتیں لگائی گئی ہیں جن کے ذریعے آدمی کو راستے کا پتہ چل جاتا ہے اور بنی فراوسن اور بنی ابرا کا پہاڑ بھی ہے اور تدلس کے درمیان ہے اور وہ ان کا سب سے مضبوط قلعہ ہے اور اسی کی وجہ سے انہیں حکومت پر غلبہ حاصل ہے اور انہیں خراج کے دینے میں اختیار حاصل ہے اور صنہاجہ کی حکومت صلح و جنگ کے مواقع پر ان کے بہت۔ ہم ان کا ذکر کر رہے ہیں اس لئے کہ یہ کتامہ کے دوست تھے اور ان کا پہلا سردار ان کی حکومت کے آغاز میں غالب آ گیا اور بادیس بن منصور ان کے مد مقابل ہوا اور ان کے شیخ امیر ابن اباہ نے اپنے سب امر پر اہتمام لگایا اس کے بعد بنو حماد نے بجایہ کی حد بندی کی اور ان سے مقابلہ کیا تو وہ آخری حکومت تک ان کے مطیع رہے اور اس عہد تک ان کی قدر و منزلت اسی طرح چلی آتی ہے۔

بنی یراتن: اور ان میں سے بنی یراتن کی سرداری بنی عبدالصمد میں تھی اور مغرب اوسط کے سلطان ابوالحسن سے بنی عبدالصمد کے سردار نے خط و کتابت کی اس کا نام شمسی تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن کی وجہ سے اس کی شان بڑھ گئی اور وہ ان کی حکومت پر قابض ہو گئی اور جب سلطان ابوالحسن پہنچے۔ بیٹے یعقوب کو جو ابو عبدالرحمن کنیت کرتا تھا اپنی چچا زادی

سے بھاگ گئے وقت کے ۷۴۸ھ میں اس کے گلے سے پکڑ لیا اور اس کے پیچھے سوار لگا دیئے۔ تو وہ اسے واپس لے آئے تو اس نے اسے گرفتار کرنے کے بعد قتل کروا دیا جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس وقت بنی یراین عمر کے خاندان کے پاس گئے تو اس نے ان سے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور اس کو اپنے بیٹے کے خلاف خروج کرنے کی دعوت دی تو حسنی اس کے التزام کو پورا کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور اپنی قوم کو اس کی اطاعت پر آمادہ کیا اور سلطان ابوالحسن نے اموال اس کی قوم میں بھیجے تو وہ دونوں سلامت تھے پھر جب اسے اس کے مکر و جھوٹ کے متعلق پتہ چلا تو اس نے اس کے عہد کو توڑ دیا اور وہ بلاد مغرب کی طرف چلا گیا جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے اور یہ لوگ اپنی قوم اور اس کے بعض بیٹوں کے ایک وفد کے ساتھ سلطان ابوالحسن کے پاس آئے تو سلطان نے ان کی غایت درجہ تعظیم و تکریم کی اور خوب انعام و اکرام دیا اور وہ وفد اپنے وطن واپس چلا گیا اور سرداری ہمیشہ انہی میں رہی۔

زواغہ: اور ہمارے پاس زواغہ کے حالات و واقعات نہیں پہنچے کہ ہم ان کے متعلق قلم چلائیں اور ان کے تین بطون میں دمر بن زواغ، صمرا و نجلی بن زنیک بن زواغ اور ابو یاخر جو زواغہ اور دمر میں سمکان میں تلاش کئے جاتے ہیں اور یہ قبائل بھی بکھرے پڑے ہیں اور ان میں سے کچھ طرابلس کے نواح میں اس کے جنگلوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور وہاں پر ان کا ایک پہاڑ بھی ہے جو دمر کے نام سے مشہور ہے اور اسی طرح قسطنطینہ کی جہات میں زواغہ کا ایک قبیلہ پایا جاتا ہے اور اسی طرح جبال شلف میں صمرا و طیل پائے جاتے ہیں اور دوسرے خوان کا ان میں پائے جاتے ہیں۔ وَاللّٰہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ۔

مکناسہ اور بنی ورصطف کے دیگر بطون کے حالات اور مغرب میں مکناسہ کی حکومتوں کا ذکر اور ان کی اولیت اور گردش احوال کا بیان: ورصطف بن یحییٰ جانا بن یحییٰ اور سمکان بن یحییٰ کا بھائی ہے اور اس کے تین بطون ہیں جو مکناسہ، ورتناجہ اور اوکتہ ہیں اور اسے ملکو بھی کہا جاتا ہے اور بنو ورتناجہ چار بطون ہیں۔ سدرجہ، مقنہ، بطالسہ اور کرسطہ سایق اور ان کے اصحاب نے ان کے بطون میں مناطہ اور فولالہ کا بھی اضافہ کیا ہے اور اسی طرح انہوں نے بطون مکناسہ میں بنی الحسن اور بنی قولانین اور بنی حزین اور بنی ریزین اور بنی یوصال کو بھی شمار کیا ہے اور اسی طرح ان کے نزدیک مکناسہ کے بہت سے بطون ہیں۔ جن میں سے بصولات، بوحاب، بنو ومکلاس، بنو ورلوس، قیصارہ، بہعد اور ورقطن اور ورصطف کے سب بطون مکناسہ کے بطون میں شامل ہیں اور ان کے مواطن وادی ملویہ پر ان سے تلمسان کی بلندی سے اس کے سمندر میں گرنے کی جگہ تک ہیں اور تازا اور قسول کے نواح کے درمیان بھی ہیں اور ان سب کی سرداری تمام کا باپ ان میں سے بجانہ اس کا نام مہدول بن تمن ناصر جس بن طراد بن ورتیف بن مکناس ہے اور فتح کے وقت ان میں سے کچھ قومیں کنارے کی طرف چلی گئیں اور انہیں اندلس میں کثرت اور سرداری حاصل تھی اور ان میں سے شعیا بن عبدالواحد نے ۱۵۱ھ میں عبدالرحمٰن الداخل کے خلاف بغاوت کی اور اپنے آپ کو حسن بن علی کی طرف منسوب کر کے اپنی طرف دعوت دینے لگا اور عبداللہ بن محمد شیعہ قتب کے سرتھا اور مصالہ بن حبوس نے معاذ لی سے عبداللہ شیعی سے رابطہ کیا اور اس کے عظیم ترین جرنیلوں اور دوستوں میں تھا۔ اس نے اسے طرب کا حکمران بنایا اور اس سے اس کے لئے مغرب فاس اور تلمسان کو

فتح کیا اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بھائی یصلتین بن حبوس کو تاہرت اور مغرب کی حکومت میں اپنا قائم مقام بنایا پھر وہ فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹے حمید کو قائم مقام بنایا پس وہ شیعہ سے منحرف ہو گیا۔ عبدالرحمٰن ناصر کی دعوت دینے لگا اور اپنے اعمال میں سے [illegible] کی مروانی حکومت پر اتفاق کر لیا پھر وہ اندلس کی طرف چلا گیا اور مصر اور اس کے بیٹے تمیم کے زمانے میں رستمیوں کا زوال ہوا اور بعض شہر تلمسان [illegible] کیا اور اپنے بیٹے یصل بن حمید کو قائم مقام بنایا اور اس کے بعد یاصین بن یصلتین اور اس کے بعد [illegible] نے اموی حکومت [illegible] اس کے حال سے بہت فائدہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ منصور بن ابی عامر مغرب کی طرف گیا اور بعض [illegible] سجلماسہ کا حاکم بنایا۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے پھر [illegible] کی حکومت بنی ابی خزر [illegible] میں تقسیم ہو گئی اور ان کے تقسیم ہونے سے مکناسہ کے بنی [illegible] کی شاخیں بھی تقسیم ہو گئیں اور ان کی سرداری [illegible] اس کے مواطن میں بنی واسول بن مصلان بن ابی یزول میں [illegible] مکناسہ کی سرداری بنی ابی العافیہ بن ابی باسل بن ابی الضحاک بن ابی یزول نے [illegible] اسلام میں ان دونوں [illegible] حکومت اور سرداری حاصل کی اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے [illegible] بادشاہوں میں شمار ہونے لگے۔

بنی واسول کی حکومت اور سجلماسہ اور اس کے ملحقات کے مکناسی بادشاہوں کے حالات:

سجلماسہ کے مواطن کے رہنے والے مکناسہ میں سے تھے جو آغاز اسلام سے ہی صفری خوارج کا دین رکھتے تھے جسے انہوں نے مغرب کے عرب سرداروں سے اس وقت سیکھا تھا جب وہ مغرب میں آئے تھے [illegible] مغرب کے [illegible] پھر جب ان کی تعداد چالیس آدمی ہو گئی تو انہوں نے خلافت کی اطاعت چھوڑ دی اور ان پر عیسیٰ بن یزید اسود کو حاکم بنایا جو موالی اور خوارج کے سرداروں میں سے تھا اور انہوں نے ۱۴۰ھ میں سجلماسہ شہر کی حد بندی کی [illegible] پھر وہ اپنے امیر سے ناراض ہو گئے اور اس کے احوال پر بہت نکتہ چینی کرنے لگے اور انہوں نے اپنے امیر کو باندھ کر پہاڑ کی چوٹی پر رکھ دیا یہاں تک کہ وہ دھوپ میں ہلاک ہو گیا اور انہوں نے اپنے بعد ابوالقاسم سمکو بن واسول بن مصلان بن ابی یزول پر اتفاق کر لیا۔ اس کا باپ اہل علم کی تلاش کرتا تھا اور مدینہ کی طرف چلا گیا اور تابعین سے ملا اور عکرمہ مولی ابن عباس سے علم سیکھا اس کا ذکر عریب بن حمید نے اپنی تاریخ میں کیا ہے اور اس کے مویشی رکھے ہوئے تھے اور ان سے عیسیٰ بن یزید کے لئے بیعت لی اور اپنی قوم کو اس کی اطاعت پر آمادہ کیا تو انہوں نے اس کے بعد اس کی بیعت کر لی اور اس نے کام کو سنبھال لیا یہاں تک کہ وہ اپنی حکومت کے ان سالوں کے آخر میں ۱۶۸ھ میں فوت ہو گیا اور وہ اباضی صفری تھا اور اس نے منصور اور مہدی عباسی کے لئے اپنی عملداری میں خطبے دیے اور جب وہ مر گیا تو انہوں نے اس کے بیٹے الیاس کو حاکم بنایا جسے وزیر کہا جاتا ہے۔ پھر وہ ۱۷۴ھ میں اس کے خلاف ہو گئے اور اس کو معزول کر دیا اور اس کی جگہ اس کے بھائی الیسع بن ابی القاسم کو جس کا لقب ابو منصور تھا حاکم بنایا اور وہ ان پر اور سجلماسہ پر مسلسل ۳۰ سال حاکم رہا اور وہ صفری تھا اور اس کے عہد میں سجلماسہ میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے

سجلماسہ کی تعمیر اور مضبوطی کو مکمل کیا اور کارخانوں اور محلات کے نقشے بنائے اور دوسری صدی کے آخر میں اس میں منتقل ہو گیا اور بلاد صحرا کو قبضہ میں کر لیا اور درعہ کی کانوں سے خمس لیا اور عبدالرحمٰن بن رستم حاکم تاہرت کی بیٹی اروی سے اپنے بیٹے مدرار کی شادی کی اور جب وہ ۲۰۸ھ میں فوت ہو گیا۔ تو اس کے بعد اس کا بیٹا مدرار حکمران بنا جس کا لقب المنتصر تھا اور اس کی حکومت لمبی ہو گئی اور اس کے دو بیٹے تھے جن میں سے ہر ایک کا نام میمون تھا اور ان میں سے ایک اروی بنت عبدالرحمٰن بن رستم سے تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام بھی عبدالرحمٰن تھا اور دوسرا بیٹا ایک اور عورت سے تھا جس نے اپنے باپ کا خاص چہیتا ہونے پر تنازعہ کیا اور تین سال تک ان دونوں کے درمیان جنگ جاری رہی اور ان دونوں کے باپ مدرار کو صاحبی کی نصرت حاصل تھی پس اس نے اس کا مقابلہ کر کے اس پر غلبہ حاصل کیا اور اسے پکڑ کر سجلماسہ سے باہر نکال دیا اور ابھی اس نے اپنے باپ کو معزول کر کے اس کی حکومت کو اپنے لئے مختص کیا ہی تھا کہ وہ اپنی قوم اور شہر میں بدکردار ہو گیا تو لوگوں نے اسے معزول کر دیا اور وہ درعہ کی طرف چلا گیا اور انہوں نے دوبارہ مدرار کو اس کی حکومت دے دی۔ پھر اس کے دل میں آئی کہ وہ درعہ سے اپنے اس بیٹے کو واپس لے آئے جس کا نام میمون ہے اور وہ حرہ عورت کے بطن سے ہے تو لوگوں نے اسے معزول کر دیا اور واحشہ عورت کے بیٹے میمون کو حکومت دے دی جو امیر کے نام سے معروف تھا اور اس کے بعد مدرار ۲۵۳ھ میں ۴۵ سال حکومت کر کے فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا میمون کھڑا ہوا یہاں تک کہ وہ بھی ۲۶۳ھ میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا محمد حاکم بنا جو اباضی تھا وہ ۲۷۰ھ میں فوت ہو گیا پس اس نے الیسع بن المنتصر کو حاکم بنایا اور اس نے اس کے کام کو سنبھالا اور عبیداللہ شیعی اور اس کا بیٹا ابوالقاسم اس کے عہد میں سجلماسہ میں آئے اور المعتضد نے اسے ان دونوں کے بارے میں دھمکی دی اور وہ اس کی اطاعت میں تھا پس اس نے ان دونوں کے متعلق تحقیق کیا اور ان کو قید کر لیا۔ یہاں تک کہ شیعی افریقہ پر غالب آ گیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ ان کے مقابلہ میں گیا تا کہ عبیداللہ اور اس کے بیٹے کو اس کے قید خانے سے نکالے اور الیسع اپنی مکناسہ قوم کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا تو ابو عبداللہ شیعی نے اسے شکست دی اور سجلماسہ میں داخل ہو گیا اور اس نے عبیداللہ اور اس کے بیٹے کو قید خانے سے نکال لیا اور ان دونوں کے لئے بیعت لی اور عبیداللہ مہدی نے سجلماسہ پر ابراہیم غالب المرای کو بنایا۔ جو کتامہ کے جوانوں میں سے تھا اور خود افریقہ واپس چلا گیا پھر سجلماسہ کے امراء اپنے والی ابراہیم کے مخالف ہو گئے اور انہوں نے اسے اور اس کے تمام کتامی ساتھیوں کو ۲۹۸ھ میں قتل کر دیا اور انہوں نے مدرار بن میمون امیر ابن مدرار کی بیعت کر لی اور اس کا لقب واسول اور میمون ہے اور یہ اس واحشہ عورت کا بیٹا نہیں جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یہ اباضی تھا اور اس کی وفات تیسری صدی کے سرے پر ہوئی پس اس کا بھائی احمد حکمران بنا اور اس کی حکومت ٹھیک ٹھاک رہی یہاں تک کہ مصالہ بن حبوس نے کتامہ اور مکناسہ کی فوج کے ساتھ مغرب کی طرف جا کر ۳۰۹ھ میں اس پر چڑھائی کی اور مغرب پر قبضہ کر لیا اور اسے دعوت عبیداللہ مہدی کی دعوت پر انہیں پکڑ لیا اور سجلماسہ کو فتح کر لیا اور اس کے حاکم احمد بن میمون بن مدرار کو گرفتار کر لیا اور اپنے عمزاد المعتز بن محمد بن ساور بن مدرار کو وہاں کا حاکم بنایا اور ابھی اس نے حکومت سنبھالی ہی تھی کہ ۳۲۱ھ میں مہدی کی حکومت سے تھوڑا عرصہ قبل وہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالمنتصر محمد بن المعتز حاکم بنا پس وہ دس دن حاکم رہا پھر مر گیا

اور اس کے بعد اس کا بیٹا المنتصر سمکو دو ماہ حاکم رہا اور اس کی کم عمری کی وجہ سے اس کی دادی تدابیر امور کرتی تھی پھر اس پر اس کے عمزاد محمد بن الفتح بن میمون الامیر نے حملہ کیا اور اس پر غالب آ گیا اور بنو عبداللہ نے ابن ابی العافیہ کی بغاوت کے فتنہ کی وجہ سے ان سے تغافل برتا پھر وہ اسے ان دونوں کے بعد ابی یزید کے پاس لے گیا اور محمد بن الفتح نے بنی عباس کی دعوت کے باعث اپنی طرف دعوت دینی شروع کی اور اہل سنت کے مذاہب کو اپنایا اور خارجیت کو چھوڑ دیا اور شاکر باللہ کا لقب اختیار کیا اور اپنے نام کا سکہ ڈھالا جس کا نام الدراہم الشاکریہ رکھا۔ ابن حزم نے بھی بات اسی طرح ہی بیان کی ہے اور کہا ہے کہ وہ بڑا عادل تھا یہاں تک کہ جب بنو عبید نے اس کے لئے تیاری کی اور معد نے حرکت کی تو جوہر کاتب المعز لدین اللہ کے ایام میں کتامہ اور صنہاجہ اور ان کے دستوں کی فوج کے ساتھ ۳۴۷ھ میں مغرب پر چڑھائی کرنے گیا اور سجلماسہ پر غالب آ گیا اور اس پر قبضہ کر لیا تو محمد بن الفتح تاسکرات کے قلعے کی طرف بھاگ گیا جو اس سے چھ میل کے فاصلے پر ہے اور وہاں قیام کیا پھر وہ لباس بدل کر نکلا تو مطغرہ کے ایک آدمی نے اسے پہچان لیا تو جوہر نے اسے قید کر لیا۔ سالم کا ابن احمد بن بکر کے بعد تمیم کی بیعت کر لی ان کا ماجرا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور وہ پھر وہاں کی طرف واپس آ گئے۔ جب مغرب شیعہ کے خلاف ہو گیا اور امیہ کی دعوت ہوئی تو زناتہ نے ختم مستنصر کی امامت اختیار کر لی اور اس نے محمد بن الفتح کی اولاد میں سے ایک کو حاکم بنایا اور المنتصر باللہ کا لقب اختیار کیا پھر اس پر اس کے بھائی ابو محمد نے ۳۵۲ھ میں حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور خود اس کی جگہ حکومت پر بیٹھا اور المعتز باللہ کا لقب اختیار کیا اور وہ ایک مدت تک اسی حالت پر قائم رہا اور اس وقت مکناسہ کی پوزیشن کمزور ہو گئی اور زناتہ کی پوزیشن مغرب میں مضبوط ہو گئی یہاں تک کہ خزرون بن فلفول نے جو ملوک مغراوہ میں سے تھا سجلماسہ پر ۳۶۶ھ میں چڑھائی کی اور المعتز نے اس کے مقابلہ میں نکل کر جنگ کی تو خزرون نے اسے شکست دی اور اسے قتل کر دیا اور اس کے خزانے اور ذخیرے پر قابض ہو گیا اور شہر سے حاصل ہوا تھا اس کے سر کو قرطبہ کی طرف بھیجا اور یہ منصور بن ابی عامر کی حجابت کے ابتدا کی بات ہے پس اس نے اسے اس کی طرف منسوب کیا اور ایک کارنامہ سمجھا اور خزرون کو سجلماسہ کی سرداری دی پس اس نے اس کی دعوت کو قائم کر دیا اور یہ پہلی دعوت ہے جو زناتہ نے مغرب اقصیٰ کے شہروں میں قائم کی اور سب بنی مدرار اور مکناسہ کی حکومت مغرب سے ختم ہو گئی اور ان سے مغراوہ اور بنی یفرن نے حکومت لے لی جیسا کہ ان کی حکومت میں ان کا ذکر آئے گا۔

مکناسہ میں سے ملوکِ تسول بنو ابو العافیہ کی حکومت کے حالات اور ان کی اولیت اور گردشی احوال

مکناسہ میں سے بنو ابی العافیہ تسول اور تازا اور آس پاس کے علاقے کے رہنے والے تھے اور یہ سب اپنی سرداری میں بنی ابی باسل بن ابی الضحاک بن ابی نزول کی طرف منسوب ہوتے تھے اور انھوں نے ہی تسول اور تازا کے شہر بنائے تھے اور اسلام کے آغاز سے شیعہ کی حکومت تک ان کی سرداری مصالہ بن حبوس اور موسیٰ بن ابی العافیہ بن ابی باسل کو حاصل تھی اور ان کے دور میں ان کی قوت اور غلبہ بڑھ گیا اور انھوں نے تازا کی اطراف سے اعلیٰ تک کے مضافات کو اپنے قبضے میں لے لیا اور ان کے اور ادارسہ کے درمیان جو اس عہد میں مغرب کے بادشاہ تھے کئی جنگیں ہوئیں اور

یہاں کے مضافات کے لوگوں کو بکثرت قتل کرتے کیونکہ ان کی حکومت کمزور ہو چکی تھی اور جب عبید اللہ نے مغرب پر قبضہ کیا اور اس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور یہ اس کے عظیم مددگاروں اور بہی خواہوں میں شامل تھے اور مصالہ بن حبوس اس کے بڑے جرنیلوں میں سے تھے اور اس نے انہیں تاہرت اور مغرب اوسط کا حاکم بنایا تھا اور جب مصالہ نے ۳۰۵ھ میں مغرب اقصیٰ پر چڑھائی کی اور فاس اور مکناسہ پر غلبہ پا لیا اور مغرب کے کاموں سے فارغ ہو گیا اور یحییٰ بن ادریس اپنی قوم کی امارت کو چھوڑ کر عبید اللہ کی اطاعت میں آ گیا اور اس نے اسے فاس کی امارت پر قائم رکھا اس وقت اس نے اپنے عمزاد موسیٰ بن ابی العافیہ امیر مکناسہ کو تازا اور تسول اور کرسیف کی عملداری کے ساتھ ساتھ مغرب کے بقیہ مضافات اور شہروں کی امارت بھی دے دی اور مصالہ قیروان کی طرف آیا اور موسیٰ بن ابی العافیہ نے مغرب کی حکومت سنبھال لی اور جب اس نے صاحب فاس یحییٰ بن ادریس کے خلاف مدد کی تو وہ اس کے خلاف ہو گیا پس جب ۳۰۹ھ میں دوبارہ مصالہ مغرب آیا تو ابن ابی العافیہ نے یحییٰ بن ادریس کو گرفتار کر لیا اور اس کا سب مال لے لیا اور اسے اپنی عملداری سے باہر نکال دیا تو وہ اصیلا اور ریف میں بنو عمر کے پاس چلا گیا اور مصالہ نے فاس پر ریحان کتامی کو عامل بنا دیا اور یحییٰ افریقہ کی طرف چلا گیا اور وفات پا گیا اور مغرب میں ابن ابی العافیہ کی حکومت بہت بڑھ گئی پھر ۳۱۳ھ میں حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس نے فاس پر حملہ کیا اور وہ بڑا دلیر اور شجاع آدمی تھا اس نے اپنے مددگاروں کو اکٹھا کر کے [illegible] حملہ کر دیا اور فاس میں اس طرح داخل ہو گیا کہ وہاں کے لوگ غافل پڑے تھے اور اس نے ریحان کو قتل کر دیا اور لوگوں نے اس کی بیعت پر اتفاق کر لیا پھر وہ ابن ابی العافیہ سے جنگ کرنے کے لئے نکلا جس کا انجام تازا اور فاس کے درمیان فحص [illegible] ایک دوسرے سے تیر آزما ہوئے جو ابی عمود کی وادی مطاحن کے نام سے معروف ہے اور ان کے درمیان سخت معرکہ آرائی ہوئی اور منہال بن موسیٰ بن ابی العافیہ [illegible] مارا گیا جو ان کے قتل میں [illegible] حسن کی فتح کامل ہو گئی اور وہ شکست کھا کر فاس واپس آ گیا تو اس کے عامل حامد بن حمدان ہمدانی نے اس سے خیانت کی اور اس نے اسے اچانک پکڑ کر قید کر لیا اور ابن ابی العافیہ کو پیغام دیا اور اسے شہر پر قبضہ دلا دیا اور اس نے اندلس پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے عامل [illegible] بن ثعلبہ بن محارب بن [illegible] کو قتل کر دیا اور اس کی بجائے اس نے بھائی محمد کو مقرر کیا اور حامد کو اس کے ساتھی حسن سے طلب کیا تو حامد [illegible] علیحدگی [illegible] پر بھاگ گیا اور حسن فصیل سے نیچے [illegible] کی پنڈلی ٹوٹ گئی اور [illegible] وفات پا گیا اور حامد ابو [illegible] کی ملاقات [illegible] اور مہدیہ چلا گیا اور ابن ابی العافیہ سارے فاس اور مغرب پر قابض ہو گیا اور ادارسہ کو ان کے وطنوں سے جلاوطن کر دیا اور بصرہ کے نزدیک انہیں اپنے قلعہ حجر النسر میں جانے پر مجبور کر دیا اور وہاں پر ان کا محاصرہ کیا اور پھر [illegible] اس نے اپنے بیٹے ابو القاسم کو ان پر اپنا قائم مقام بنایا [illegible] نے ان کا محاصرہ کر لیا اور ۳۱۹ھ میں اپنے بیٹے مدین کو مغرب اقصیٰ پر خلیفہ بنانے کے بعد تلمسان کی طرف گیا اور [illegible] الفرقہ میں [illegible] اندلس پر حولان بن ابی یزید کو عامل مقرر کیا اور محمد بن ثعلبہ سے اسے معزول کر دیا اور تلمسان پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور اس پر صاحب الحسن بن ابی العیش بن عیسیٰ بن ادریس بن محمد بن سلیمان غالب آ گیا

بنو سلیمان بن عبداللہ کی اولاد سے تھے۔ اور حسن کا بیٹا بھی تھا۔ پس موسیٰ بن ابی العافیہ تلمسان پر غالب آ گیا۔ ملیلہ کی طرف نکال دیا جو جزائر ملویہ میں سے ہے اور خود فاس کی طرف لوٹ آیا۔ اور جب مغرب میں خلیفہ ناصر کی دعوت پھیلی تو اس نے مقاربت اور [illegible] اس سے [illegible] تو [illegible] اور شیعہ کی اطاعت چھوڑ دی اور ناصر کے لیے منبروں پر خطبے دیے پس عبیداللہ مہدی نے اپنے جرنیل مصالہ کے بیٹے [illegible] کو اس کی طرف بھیجا جو تاہرت کا گورنر تھا۔ پس اس نے فوجوں کے ساتھ [illegible] میں اس سے جنگ کی اور موسیٰ بن ابی العافیہ نے فحص مسون میں اس کا مقابلہ کیا [illegible] کئی روز تک برابر جنگ کرتے رہے پھر حمید نے اس سے جنگ کر کے اسے شکست دی اور موسیٰ بن ابی العافیہ تسول چلا گیا اور وہاں جا کر محفوظ ہو گیا اور اس کا جرنیل [illegible] الفتح [illegible] کے قلعہ سے بھاگ گیا اور انہوں نے ادریس کا [illegible] کر کے اسے شکست دی اور [illegible] پھر وہ فاس کی طرف [illegible] آیا تو وہاں سے [illegible] اپنے بیٹے [illegible] بھاگ گیا اور حمید بن حمدان کو اس نے اپنے [illegible] فاس کا عامل [illegible] اور اس نے مغرب پر قبضہ کر لیا۔ اور جب عبیداللہ کی وفات کے بعد شیعوں نے خلاف [illegible] بن عبدالرحمٰن [illegible] قتل کر دیا اور ان کے گروہ میں [illegible] طرف [illegible] اور مغرب پر غالب آ گیا اور [illegible] نے جرنیل میسور [illegible] ۳۲۳ھ میں [illegible] ابن ابی العافیہ [illegible] لوٹ آیا اور قلعہ تکاور میں چلا گیا اور میسور نے [illegible] فاس کی طرف [illegible] اس نے عامل احمد بن ابوبکر [illegible] گرفتار کر لیا اور اسے مہدیہ کی طرف بھجوا دیا [illegible] اس سے حفاظت کرنے میں [illegible] تو انہوں نے اپنی حفاظت کا [illegible] اور حسن بن قاسم [illegible] میسور نے مدت تک ان کا محاصرہ جاری رکھا یہاں تک کہ وہ صلح کی طرف راغب ہوئے اور انہوں نے اپنے آپ پر اطاعت و خراج کی شرائط عائد کیں اور میسور نے رضامند ہو کر یہ باتیں قبول کر لیں اور حسن بن قاسم کو [illegible] اور وہ موسیٰ بن ابی العافیہ سے جنگ کرنے گیا اور ان دونوں کے درمیان جنگیں ہوئیں یہاں تک کہ میسور اس پر غالب آ گیا اور اس کے بیٹے [illegible] کو گرفتار کر لیا اور اسے مہدیہ کی طرف جلاوطن کر دیا اور اس نے موسیٰ بن ابی العافیہ [illegible] مغرب [illegible] اور [illegible] صحرا میں چلا گیا [illegible] پھر وہ قیروان کی طرف لوٹ آیا اور جب [illegible] تو اس کا حاکم [illegible] بن ابوبکر [illegible] بن عبداللہ [illegible] اور [illegible] کا اظہار کرتے ہوئے [illegible] اور [illegible] کی دولت [illegible] اور اس کی جگہ [illegible] ابوالعیش [illegible] کے ساتھ تھے [illegible] کی طرف چلا گیا اور موسیٰ بن ابی العافیہ نے [illegible] مغرب [illegible] محمد [illegible] یوسف بن [illegible] کیا [illegible] قلعے تھے اور موسیٰ بن ابی العافیہ نے [illegible] ناصر [illegible] اس نے اپنے بیٹے [illegible] اور اس نے تلمسان [illegible] ابوالعیش [illegible] سے فرار ہو گیا اور [illegible] اس پر غالب آ گیا اور ابوالعیش [illegible] چلا گیا اور

کی قلعہ میں پناہ لے لی۔ جسے اس نے پہلے تعمیر کیا تھا پھر ابن ابی العافیہ نے حجر النسر پر چڑھائی کی اور ایک مدت تک اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر اس پر غالب آ گیا اور صاحب عبدالحمید بن صالح کو قتل کر دیا اور وہاں کے شہر کو تباہ کر دیا۔ پھر اس نے اپنے بیٹے مدین ابو الفوز کے ساتھ بھیجا تو اس نے ابو القاسم کا قلعہ میں محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے قصبہ میں سے صلح کر لی اور مغرب اقصیٰ میں ابن ابی العافیہ کی حکومت مضبوط ہو گئی اور ادارسہ کی [illegible] محمد بن خزر [illegible] اور مغرب اوسط کے حکمران [illegible] کے ساتھ جنگ کی اور انہوں نے اپنی عملداری میں وسعت [illegible] اور انہوں نے اپنے بیٹے مدین کو اپنی قوم کا امیر بنا کر بھیجا اور سب سے اس کے بیٹے کی عملداری پر بھی حاکم بنا دیا اور اس کی خبر ابن محمد کے ساتھ [illegible] جیسا کہ ان کے [illegible] ہے پھر ان دونوں کے درمیان خرابی پیدا ہو گئی اور دونوں جنگ کے لئے تیار ہو گئے اور ناصر نے اپنے دوستوں میں سے [illegible] ان کے حالات کا جائزہ لینے اور ان کے [illegible] اصلاح کرنے کے لئے بھیجا تو اس کی مرضی کے مطابق [illegible] نہیں کیا اور ۳۴۱ھ میں [illegible] منصور کی فوج سے [illegible] کا عامل [illegible] آیا [illegible] چلا گیا اور وہاں پر اقامت اختیار کر لی اور اس کے [illegible] اپنے بھائی مدین کے پاس چلا گیا اور اپنے بیٹے [illegible] کی عملداری [illegible] معتز کے ساتھ تقسیم [illegible] میں [illegible] کی طرف گیا تو ناصر نے اس کے بیٹے [illegible] کی عملداری [illegible] اس وقت [illegible] جب وہ اپنے بھائی مدین کا فاس میں محاصرہ کئے ہوئے تھا اور اس کے بیٹے ابو العیش اور منصور ناصر کے پاس گئے تو اس نے ان کی بہت [illegible] جیسے وہ ان کے باپ کی [illegible] کرتا تھا۔ پھر [illegible] ناصر نے اس کے بھائی [illegible] کو ان کی عملداری پر حاکم مقرر کر دیا۔ پھر [illegible] کے مضافات پر [illegible] غالب آ گئے اور مغرب میں [illegible] مضبوط ہو گئی اور [illegible] کی اطراف اور مضافات سے نکال دیا اور وہ [illegible] میں چلے گئے اور [illegible] الثوری اور محمد بن عبداللہ بن [illegible] ادریس کی طرف گئے اور وہ [illegible] یہاں تک [illegible] کے ساتھ [illegible] جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے [illegible] زیری بن عطیہ نے سر اٹھایا تو [illegible] مغرب پر [illegible] ہو گیا اور ان کو ان کے مضافات میں [illegible] اور مغرب اوسط پر [illegible] غالب آ گیا اور ان پر [illegible] خزر نے غلبہ پا لیا [illegible] طاقت [illegible] زیری کی اطاعت اور ان کی مدد [illegible] اور [illegible] ان جنگلوں میں [illegible] کے ساتھ [illegible] حکومت [illegible] اولاد [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کی حکومت [illegible] یوسف بن تاشفین مغرب کے مضافات پر غالب آ گیا [illegible] محمد بن [illegible] بن ابی العافیہ نے ان پر چڑھائی کی اور [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] کی فوجوں سے جنگ کی اور ان کو شکست دی [illegible] یوسف بن تاشفین نے [illegible] پر چڑھائی کی اور قلعہ [illegible] کا محاصرہ کر لیا اور قاسم بن محمد [illegible] کی فوجوں کو شکست دی اور جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں [illegible]

داخل ہو [illegible] اس نے [illegible] کے خلاف [illegible] چڑھائی کی۔ [illegible] قلعے [illegible] کو قتل کر دیا اور مغرب [illegible] تاریخ میں [illegible] کی وفات [illegible] میں ہوئی [illegible] نے اپنے بیٹے عبداللہ [illegible] کو جانشین بنایا [illegible] اس نے اپنے بیٹے [illegible] کو [illegible] وفات [illegible] اس نے اپنے بیٹے قاسم کو جانشین بنایا۔ جب [illegible] نے اس پر حملہ کیا [illegible] کی حکومت کے خاتمے [illegible] مغرب سے [illegible] کی حکومت [illegible] جہاں [illegible] حکومت [illegible] فوجوں [illegible] کے وقت [illegible] تکلیف [illegible] اور مغرب [illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

اور [illegible] کے بارے میں [illegible] اب ہم [illegible] کی طرف بڑھتے ہیں۔

[illegible]

باب: ۱۸

البرانس و ہوارہ

بربریوں میں سے البرانس کے حالات: ہم سب سے پہلے ہوارہ اور اس کے قبائل اور اس کے بطون اور ان کی گردش احوال اور افریقہ اور مغرب کے مضافات میں ان کے قبائل کے افتراق کا ذکر کریں گے

عرب اور بربری نسابوں کے اتفاق سے ہوارہ البرانس کے بطون سے ہیں۔ ہاں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ یمن کے عربوں میں سے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ عاملہ سے ہیں۔ جو قضاعہ کا ایک بطن ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ مسور بن سکاسک بن وائل بن حمیر کی اولاد سے ہیں اور جب وہ درست بات کی جستجو کریں گے تو اسے اس طرح پائیں گے مسور بن سکاسک بن شرحبیل بن کندہ اور وہ اس کا نسب یوں بھی بیان کرتے ہیں ہوارہ بن اوریغ بن خبوزن بن المثنی بن مسور اور ان کے نزدیک ہوارہ ضہاجہ لمطہ گزولہ اور ہسکورہ سب کے سب بنو ینکل کے نام سے معروف ہیں اور مسور ان سب کا جد ہے جو انہیں کی طرف گیا اور بنی زنجیک بن ماوغیس الابتر کے پاس اترا اور وہ چار بھائی تھے۔ لواہ نفزاوہ اداس اور نفوس اور انہوں نے اپنی بیٹی بصکی العرجاء بنت زحیک کو اس سے بیاہ دیا۔ تو اس سے مثنیٰ پیدا ہوا جو ہوارہ کا باپ ہے اور مسور بن عاملہ کے بعد ابن زحزائی نے اس سے شادی کی جو ضہاجہ لمطہ گزولہ اور ہسکورہ کا بھائی ہے جیسے کہ ابھی بیان ہوگا کہ یہ مثنیٰ کے ماں جائے بھائی ہیں اور سب اسی کے نام سے معروف ہیں۔ مؤرخین کہتے ہیں کہ مثنیٰ بن مسور کے ہاں خبوزن پیدا ہوا اور خبوزن بن مثنیٰ کے ہاں اوریغ پیدا ہوا۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اوریغ بن برنس اور اسی سے ہوارہ کے قبائل پہچانے جاتے ہیں۔ مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ اس کا نام ہوارہ اس وجہ سے ہے کہ جب مسور ملکوں میں گھوما اور مغرب میں داخل ہوا تو اس نے کہا لقد تہورنا ہم ہلاک ہو گئے بعض بربری نسابوں نے یہی بات بیان کی ہے اور میرے نزدیک واللہ اعلم یہ واقعہ بناوٹی اور گھڑا ہوا

ہے اور بداوت کے آثار اس پر غالب ہیں اور یہ بات تقویت دیتی ہے کہ سابق اور اس کے اصحاب جیسے محقق نساب بیان کرتے ہیں کہ اوریغ بن برنیک کے تمام بطون ہوارہ میں داخل ہیں۔ اس وجہ سے کہ ہوار نے برنیک کو [illegible] کے پاس چھوڑا اور وہاں اس کی گود میں پروان چڑھا اور پہلے واقعہ کے مطابق برنیک ہوار کا بیٹا ہے۔ کیونکہ مسکی ان کا جد اعلیٰ ہے اور وہ ابن صنہاج ہے جو برنیک کی بیٹی ہے اور وہ برنیک کی پانچویں پشت میں ہے پس وہ اسے کس طرح اپنی بیوی کے پاس چھوڑ سکتا ہے۔ یہ بعید از عقل بات ہے اور دوسری بات ان کے نسابوں کے نزدیک ٹھیک بات ہے، اصح ہے۔

بطون ہوارہ: اور ہوارہ کے بطون بہت زیادہ ہیں اور ان میں اکثریت اوریغ کی ہے اور وہ بہت مشہور ہے اور اس کی شہرت اور برتری کے باعث سب اسی کی طرف منسوب ہو گئے ہیں اور اوریغ کے چار بیٹے ہیں۔ ہوار یہ سب سے بڑا ہے۔ ملد، مغر، قلدان اور منداور ان میں سے ہر ایک کے بہت سے بطون ہیں اور سب ہوار کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور مغر کے بطون میں سے ماوس، زمور، کیار اور مسرای ہیں اور ان چاروں بطون کا ذکر ابن حزم نے کیا ہے اور سابق مطماطی اور اس کے اصحاب نے ورتین اور منداسا اور کروہ کو بھی اضافہ کیا ہے اور قلدان کے بطون سے قمارہ اور ملیلہ، بیانہ اور ونیفن ہیں۔ ان چاروں کا ذکر ابن حزم اور سابق نے کیا ہے اور بطون ملد سے ملیلہ، سطط، ورفل، اسیل اور مسراتہ ہیں ان کا ذکر ابن حزم نے کیا ہے اور ان سب نے ان کو بنولہان بن ملد کہا ہے اور سابق بھی یہی کہتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ونیفن لہان ملد میں سے ہے بطون ہوارہ میں بنو لہان بھی ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ملیلہ بھی ان کے بطون میں سے ہے اور بربری نسابوں کے نزدیک ان کے بطون میں غریان، ورغہ، زکارہ، مسلاتہ اور مجریس ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ونیفن بھی انہی میں سے ہے اور اسی وجہ سے یہ بنی ونیفن کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور سابق اور اس کے اصحاب کے نزدیک بنو کہلان اور ورتین مغر کا ایک بطن ہیں اور بنی کہلان کے بطن سے بنی کسی، ورجہ، کسنہ، مجسور اور ہیوار ہیں اور سادس بن زحیک بن ماد غس کے بطون وہ امراء ہیں جو ہوارہ میں داخل ہوئے وہ بہت سے ہیں جن میں براسن، ترہونہ، شتاتہ، اماوتہ، بیزولہ، اوطیطہ وغیرہ ہیں ان سب کا ابن حزم اور سابق اور اس کے اصحاب نے باہمی تعلق بیان کیا ہے۔

ہوارہ کے داخلین: اور ہوارہ کی اکثریت اور ان کے نسب میں داخل ہونے والے ان کے برانسی اور بتری بھائیوں کے وطن [illegible] کے علاقے سے طرابلس کے نواحی اور اس کے آس پاس برقہ میں تھے۔ جیسا کہ مسعودی اور البکری نے بیان کیا ہے یہ لوگ مسافر اور مقیم تھے اور ان میں سے کچھ مقامات کو نظر کر کے جنگل کے علاقے میں چلے گئے اور ملیلہ سے بھی آگے گزر گئے جو ملثمین کے قبائل میں سے ہے اور سوڈان کے علاقے کوکو کے پاس افریقہ کے سامنے ہے اور وہ اپنے نسب ہکارہ سے معروف ہیں اور وہ افریقہ اور اس کی جنگلوں میں ان کے بہت سے کارنامے ہیں۔ پھر خارجیت کے قیام میں بھی انہوں نے نمایاں کارنامے دکھائے۔ خصوصاً اباضی خارجیوں نے اور ان میں سے عبد الواحد بن یزید نے عکاشہ فزاری کے ساتھ خلفاء کے خلاف بغاوت کی اور ان کے اور خلفاء کے درمیان شدید جنگیں ہوئیں پھر اس نے ان دونوں کو ہشام بن عبد الملک کے زمانے میں ۱۲۴ھ میں شکست دے کر قتل کر دیا اور ۱۵۴ھ میں یحییٰ بن فوناس نے یزید بن حاتم کے خلاف بغاوت کی اور ان کے پاس اس کی قوم کے بہت سے لوگ اور دیگر لوگ بھی اکٹھے ہو گئے اور طرابلس کے قائد نے عبداللہ بن سمط کندی کو عسکر کے

کنارے ان سے ایک ساحلی [illegible] پر چڑھائی کے لئے کچھ فوجیں لائیں تو انہوں نے شکست کھائی اور منصور و قتل ہوئے اور ان میں عبدالرحمن بن حبیب کے ساتھ اس کے جرنیلوں میں سے محمد بن مسلمہ بھی تھا۔ پھر ان میں سے بنو خزرت اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] باقی ماندہ لوگوں میں [illegible] تھے۔ [illegible] مگر ان کی اولاد کا امیر تھا اور [illegible] ان کے ہاتھوں۔ یہ واقعہ [illegible] ان پر غالب ہو گئے تھے اور ان کے ساتھ [illegible] آ گئے تھے اور [illegible] اصحاب السلسلہ تھے۔

پھر اس کے بعد ۱۹۶ھ میں ہوارہ نے ابراہیم بن الاغلب پر حملہ کر دیا اور طرابلس کا محاصرہ کر لیا اور اسے فتح کر لیا اور [illegible] اور اس میں [illegible] اور وہب نے بڑا [illegible] کیا اور ابراہیم نے اپنے بیٹے ابوالعباس کو ان کے مقابلہ میں بھیجا تو اس نے انہیں شکست دی اور قتل کیا اور عبدالوہاب بن رستم نے [illegible] میں ان کی [illegible] سے [illegible] کے [illegible] ہو گئے [illegible] اس نے ان کو [illegible] کر دیا۔ پس وہ عبدالوہاب کے پاس اکٹھے ہو گئے اور ان کے ساتھ [illegible] کے [illegible] تھے اور انہوں نے طرابلس [illegible] کا محاصرہ کر لیا [illegible] پھر ان میں فوت ہو گیا اور اس نے وصیت کی [illegible] اس نے [illegible] کی شرط پر ان سے صلح کر لی اور [illegible] عبدالوہاب [illegible] طرف [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا [illegible] خلیفہ [illegible] تھے۔ پھر انہوں نے ابی یزید النکاری کے ساتھ مل کر جنگوں میں کارہائے نمایاں [illegible] اور ان [illegible] سے ان کے پاس آ گئے اور لوگ اس کی دعوت [illegible] اور [illegible] کی حکومت کی [illegible] ہو گئے اور [illegible] نے کارہائے نمایاں سر انجام دیئے [illegible] سب سے [illegible] اور جب ابو یزید فوت ہو گیا جیسا کہ ہم ذکر کریں گے تو اسماعیل المنصور نے ان سے [illegible] اور [illegible] ان سے [illegible] تو انہوں نے اپنے بادیہ [illegible] اور [illegible] قبائل میں شامل ہو گئے اور اس عہد میں [illegible] ہیں۔ [illegible] آباد ہیں۔ [illegible] بنا [illegible] اور [illegible] کے نام سے مشہور ہیں۔ [illegible] سے [illegible] وہ [illegible] کرتے ہیں اور [illegible] اونٹ [illegible] کرتے ہیں اور [illegible] کرنے [illegible] ہیں اور [illegible] کرنے کے لحاظ سے [illegible] کرنے والے عربوں میں شمار ہوتے ہیں اور [illegible] اور ان کے ساتھ مل کر عربی زبان بولتے ہیں [illegible] ان کے درمیان فرق نہیں کر سکتا۔

پس ان میں سب سے پہلے [illegible] ہے۔ [illegible] سرداری [illegible] بن ناصر کی اولاد [illegible] سے [illegible] ان سے قبل ان کی سرداری [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کے میدان ہیں اور مشرقی جانب میں ان کے [illegible] ایک اور قبیلہ آباد ہے جو [illegible] کے نام سے معروف ہے اور ان کی سرداری [illegible] ہے [illegible]۔

[illegible] کی اولاد کے [illegible] ان کے مواطن تھے [illegible] ان کے ساتھ مشرق کی جانب
ایک [illegible] ہے۔ [illegible] کے نام سے معروف ہے اور ان کی سرداری [illegible] کے زمانے میں [illegible]
حاصل ہے [illegible] کے ساحل [illegible]
[illegible] ان کے [illegible] کا ایک اور قبیلہ رہتا ہے جو [illegible] کے نام سے مشہور
ہے اور ان کے ساتھ [illegible] کا ایک [illegible] ساحل
سے [illegible] کے ساتھ ان کے مغرب میں داخل ہو [illegible] تھے اور انھوں نے افریقہ کے اس جانب [illegible]
[illegible] اور [illegible] شمار ہونے لگے [illegible] کے ساتھ [illegible] کا ایک [illegible] بھی تھا [illegible]
تھا اور وہ [illegible] کی طرف منسوب ہے [illegible] انھی کے ساتھ ملا ہوا ہے
اور [illegible] ایک [illegible] تھا جو [illegible] سے معروف [illegible] کہتے ہیں کہ وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور تجارت کے [illegible]
[illegible] افریقہ [illegible] جاتے ہیں۔

اس بات کو [illegible] سمجھ لینا چاہیے [illegible] ایک دوسرے سے [illegible] ہیں۔ بعض
مغرب سے مشرق کی طرف جاتے ہیں اور [illegible] جانب میں سب سے پہلے [illegible] پہاڑ [illegible]
[illegible] اور مشرقی جانب [illegible] دوسری قومیں [illegible]
[illegible] مشرقی [illegible]
[illegible] مشرقی جانب سے اس
کے ساتھ [illegible] ہے اور [illegible]
[illegible] اس ملک سے [illegible]

برقہ کا ایک شہر ہے کہ جہاں وہ مقیم ہے اور زویلہ ان کا دارالسلطنت ہے یہاں تک کہ وہ ان کی وجہ سے معروف ہیں۔ اسے زویلہ بن خطاب کہا جاتا ہے اور جب یہ شہر برباد ہو گیا تو یہ وہاں سے منتقل ہو کر فزان میں آ گئے جو بلاد صحرا میں سے ہے اور اسے اپنا وطن بنا لیا اور وہاں پر انہیں بادشاہی اور حکومت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ قراقوش الغزی الناصری آ گیا جو صلاح الدین کے بھائی تقی الدین کا غلام تھا۔ جیسا کہ ہم غزی بن مسعود کے تذکرہ اور حالات کے موقع پر اس کا ذکر کریں گے اور اس نے ودان اور اوجلہ کو فتح کیا اور اس کے بعد فزان کو فتح کیا اور اس کے عامل محمد بن خطاب بن یصلیتن بن عبداللہ بن صنفل بن خطاب کو گرفتار کر لیا۔ جو ان کا آخری بادشاہ تھا اور اس نے اس کو قید میں ڈالا اور اس سے اموال کا مطالبہ کیا اور اسے اس قدر عذاب دیا کہ وہ ہلاک ہو گیا اور ہوارہ کے بنی خطاب کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

مغرب میں ہوارہ کے قبائل اور مغرب میں ہوارہ کے بہت سے قبائل ہیں جو ان مواطن میں بستے ہیں۔ جو اس کے نام سے مشہور ہیں اور شاہ یہ کہ سفر کرنے والے اپنی چراگاہوں کی تلاش میں اس کے اوج میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور وہ افریقہ میں اہل قرار کے مقامات میں گئے ہیں اور فتوحات کے ایام میں کثرت کے باعث جو انہیں حاصل تھی وہ جاتی رہی ہے اور اب وہ قلت کے باعث وادیوں میں منتشر ہیں اور مغرب اوسط میں ان میں سے مشہور وہ پہاڑ ہے جو [illegible] ملتا ہیں۔ جو بلماء پر جھکتا ہے اور وہ ہوارہ کے نام سے مشہور ہے اور اس میں ان کے دیگر بطون بھی ہیں اور ان میں سے بنو [illegible] اور بنی اسحاق مشہور ہیں اور یہ پہاڑ ان سے پہلے بنی یلومین کے پاس تھا اور جب وہ ختم ہو گئے تو ہوارہ نے اسے اپنا وطن بنا لیا اور ان کی سرداری بنی عبد القوی میں تھی۔ پھر ان کے سرداروں میں سے ایک آدمی اسحاق کے نام سے نمایاں ہوا اور طوکب قلعہ بنانے کے عامل بنا دیا اور سرداری بنی اسحاق کی اولاد میں رہی اور ان کے بڑے سردار محمد بن اسحاق نے اس قلعہ کی حفاظت کی جو ان کی طرف منسوب ہے اور اس کی سرداری ان میں سے ان کے بھائی حیول نے وراثت میں حاصل کی اور پھر اس کی اولاد میں منتقل ہو گئی اور جب مغرب اوسط پر بنی عبدالواد کی حکومت تھی تو انہوں نے سلطان سے رابطہ رکھا اور وہ ان کے قوانین کی پابندی کرنے لگے اور ابو الحسن نے اپنے ملوک میں سے یعقوب بن یوسف بن حیون کو ان کے وطن پر غالب آنے کے بعد ان پر عامل مقرر کیا اور ان پر ٹیکس لگائے تو اس نے ان کا اچھی طرح انتظام کیا اور ان کے شہروں پر قبضہ کیا اور ان کے معزز لوگوں کو ذلیل کیا اور بنی مرین کے مغرب اوسط پر غالب آنے کے بعد بنی عبدالواد کے لئے سلطان ابو الحسن نے عبدالرحمن بن یعقوب کو ان لوگوں کے قبیلے پر عامل مقرر کیا۔ پھر اس کے بعد بیٹے محمد بن عبدالرحمن بن یوسف کو عامل مقرر کیا پھر اس کے قبیلے کا حال زبوں ہو گیا اور یہ ٹیکس دینے والا بنا کیونکہ بنی عبدالواد کی حکومت کمزور ہو چکی تھی اور یہ ذخیروں میں کام کرنے لگے اور بنی اسحاق کی اولاد کا بھی خاتمہ ہو گیا اور اس عہد میں ان کی یہی پوزیشن ہے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا۔

البرانس کے بطون میں سے ازداجہ، مسطاسہ اور عجیسہ کے حالات کا بیان ازداجہ جو ودجہ کے نام سے بھی معروف ہیں یہ البرانس کے بطون میں سے ہیں اور بربریوں کے نساب انہیں زناتہ میں سے شمار کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ازداجہ زناتہ میں سے ہے اور ازداجہ ہوارہ میں سے ہے اور یہ دو الگ الگ بطن ہیں اور انہیں بڑی کثرت حاصل ہے اور

مغرب اوسط کی زمین کے صحراؤں میں ان کا وطن تھا اور انہیں [illegible] میں بڑی عزت اور مقام حاصل تھا [illegible] بھی ان کے ساتھ شامل ہیں [illegible] چنانچہ وہ بھی ان کے [illegible] کے شمار میں آتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مطاطہ کے بھائی ہیں [illegible] کا بیٹا [illegible] سے قبائل ذکر [illegible] جب [illegible] مطاطہ [illegible] بن خطاب تھا اور [illegible] احسان سے [illegible] اور [illegible] پر [illegible] کا ذکر کیا جا چکا ہے [illegible] سے [illegible] تھا اور یہ ان کے [illegible] تھے [illegible] حکومت [illegible] محمد بن ابی عون [illegible] انہوں نے [illegible] داخل کیا [illegible] سال [illegible] رہے اور اس [illegible] کے [illegible] تاہرت پر قبضہ کیا [illegible] بن [illegible] ہے اس پر حاکم بنایا [illegible] اس کی [illegible] آپ [illegible] بھی اس میں شامل کر دیا اور انہوں نے [illegible] محمد بن ابی عون [illegible] سجلماسہ [illegible] اور [illegible] انہوں نے [illegible] کی حکومت [illegible] ابوالقاسم بن عبیداللہ کے زمانے میں [illegible] بن ابی [illegible] نے اس کے خلاف بغاوت کر دی [illegible] مغرب [illegible] کے وقت [illegible] دولت [illegible] میں سے [illegible] اور [illegible] انہوں نے [illegible] مغرب کی طرف [illegible] اور [illegible] کی اطاعت [illegible] عبداللہ [illegible] کے خلاف [illegible] اور [illegible] کی وجہ [illegible] اور [illegible] مغرب [illegible] بن ابی عون [illegible] جماعت [illegible] کرنے سے [illegible] ان کی جماعت [illegible] باقی [illegible] اور [illegible] ۳۴۳ھ میں [illegible] جماعت کو ختم کر دیا [illegible] چڑھائی کی [illegible] قبضہ کر لیا اور [illegible] اور اس کے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] میں [illegible] مغرب کی طرف چلا گیا اور [illegible] میں باقی رہ گئے اور [illegible] کے شامل ہو گئے۔

مطغرہ: یہ بربر کے بطون میں سے [illegible] اور [illegible] ہے اور [illegible] بعض [illegible] مغرب [illegible] ہیں اور [illegible] کثرت [illegible] حاصل ہے [illegible] کے [illegible] اور ان کے [illegible] بھی [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] اور ان میں سے [illegible] کی وجہ میں [illegible] ان کی طرف [illegible] کے قلعوں میں سے [illegible] ایک قلعہ میں

پر دوبارہ لیا یہاں تک کہ اس پر حملہ کیا پھر اس کے بعد حماد بن بلکین نے شہر بنانے کے لئے جگہ کی تلاش میں جلدی کی اور ان کے درمیان اس کی حد بندی کی اور وہاں اترا اور اس کی زمین کو وسیع کیا اور اس کی حد بندی کو وسیع کیا اور وہ آل حماد کا دارالخلافہ تھا اور جب عرب کے مقابلے ہوئے اور ان کی حرکت جاتی رہی۔ تو اس شہر نے مدت تک عربوں کی امیدوں کو پورا کیا اور انہوں نے کئی بار قلعہ کا قصد کیا اور ان کے بادشاہوں پر اعراب کو جو حالات تھے۔ یحییٰ نے ان کا پیچھا کر نکال دیا پھر وہ زوال ہو گئے اور ان کے بعد قلعہ بھی تباہ ہو گیا اور اس پہاڑ کے وارث عیاض بن گئے جو ہلالی عربوں میں سے تھے اور مغرب کے قبائل میں بہت سے گروہ پھیلے ہوئے ہیں۔

البرانس کے بطون میں سے اوربہ کے حالات اور ان کے ارتداد و انقلاب اور ان کے متعلق ادریس اکبر کی دعوت: بربریوں میں جن بطون کو کثرت اور غلبہ حاصل تھا وہ سب کے سب فتح اوربہ کے عہد میں تھے جو ہوارہ اور صنہاجہ برانس میں سے تھے اور نفوسہ اور زناتہ اور مطغرہ اور نفزاوہ البتر میں سے تھے۔ اور فتح کے زمانے میں اوربہ کو تقدم حاصل تھا کیونکہ یہ بڑی تعداد والے اور شدید قوت و طاقت والے تھے اور یہ اوربہ بن برنس کی اولاد میں سے تھے اور یہ بہت سے بطون ہیں جن میں سے بجانہ، نفسہ، تحلہ، صوبہ، عجانہ، بجیسہ اور ریغہ وغیرہ ہیں اور فتح کے موقع پر ان کا امیر سکردید بن رومی بن بارزت بن بزریات تھا اس نے ان پر ۷۳ سال سرداری کی اور فتح اسلامی کو پالیا اور ۷۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد کسیلہ بن لمزم اوربہ کا سردار بنا اور وہ سب برانس کا امیر تھا اور جب ۵۵ھ میں ابو المہاجر تلمسان آیا اس وقت کسیلہ بن لمزم مغرب اقصیٰ میں اپنی اوربی فوج کے ساتھ آیا اور وہ عیسائی تھا ابو المہاجر کو اس پر کامیابی حاصل ہوئی اور اس نے اسلام پیش کیا تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔ تو اس نے اسے اپنے پاس رکھا اور وہ اس کے ساتھ تھا اور عقبہ کے اصحاب کے ساتھ حسن سلوک کیا اور دوسری حکومت میں یزید کے زمانے میں ۶۲ھ میں عقبہ آیا۔ تو ابو المہاجر کے اصحاب نے اس سے کینہ رکھا اور ابو المہاجر کے متعلق حسن سلوک کرنے کے لئے کہا تھا تو اس نے اس بات کو قبول نہ کیا اور مغرب پر چڑھائی کر دی۔ اور اس کے ہراول میں زہیر بن قیس ہوتی تھا تو اس نے اسے ذلیل و عاجز کر دیا اور بربریوں کے بادشاہوں اور ان لوگوں نے جو عجم میں سے اوربہ اور ہرت میں ان میں شامل ہو گئے تھے اس سے جنگ کی پس اس نے ان کو شکست دی اور ان کے اموال لوٹ لئے اور ان کے امیر بلیان نے اس کی اطاعت کی اور اس سے حسن سلوک کیا اور اسے تحائف دیئے اور بربر کی گزرگاہوں سے آگاہ کیا اور ولیلی اور سوس اور ان کے نیزہ برداروں کے مساکن نے ان کی مدد کی پھر اس نے مال غنیمت حاصل کیا اور قیدی بنائے اور ساحل سمندر تک پہنچ گیا اور کامیاب و کامران واپس لوٹا اور وہ اپنی جنگوں میں کسیلہ کی توہین اور استخفاف کرتا تھا اور وہ اس کی قید میں تھا اور ایک دن اس نے حکم دیا کہ وہ اس کے سامنے بکری کی کھال اتارے لیکن اس نے اسے اپنے غلاموں کو دے دیا اور عقبہ نے چاہا کہ وہ خود یہ کام کرے اور اس نے اسے ڈانٹا تو کسیلہ غضب ناک ہو کر بکری کی طرف گیا اور جب وہ بکری میں ہاتھ گھسیٹتا تو اپنی داڑھی پر مل لیتا تو عرب کہتے اے بربری یہ کیا ہے تو وہ کہتا یہ ایک عمدہ چیز ہے اور ان کا ایک شیخ انہیں کہتا کہ بربری تم کو دھمکیاں دیتا ہے۔ جب اس بات کی اطلاع ابو المہاجر کو ملی تو اس نے عقبہ کو اس بات سے روک دیا اور کہنے لگے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے جابروں سے دوستی کیا کرتے تھے اور تو ایک ایسے آدمی کا قصد کرتا ہے جو اپنی قوم میں

جاہ اور عزت دار ہے اور شرک سے قریب العہد ہے اور فسادی ہے اور اس نے اُسے بتایا کہ وہ اس سے عہد لے اور عقبہ اس کے حملے سے اسے خوفزدہ کیا مگر عقبہ نے اس کے قول کو اہمیت نہ دی پس جب وہ اپنی جنگ سے واپس لوٹا اور طبنہ پہنچا تو اس نے اس اعتماد پر کہ اس نے علاقوں کو زیر کر لیا ہے اور بربریوں کو ذلیل کر دیا ہے فوجوں کو قیروان کی طرف بھیج دیا اور خود تھوڑے سے لوگوں کے ساتھ وہاں ٹھہر گیا اور تہودہ کی طرف چلا گیا تاکہ وہاں حفاظتی گروہ کو اتارے پس جب فرنجیوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے اس کے بارے میں لالچ کیا اور کسیلہ بن لمزم سے مراسلت کی اور اسے بتایا کہ یہ اس کے متعلق ایک موقع ہے تو اس نے اسے غنیمت جانا اور اپنے گھر والوں اور ان کے پیروکار بربریوں سے مراسلت کی اور وہ عقبہ اور اس کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے پیچھے لگ گئے یہاں تک کہ انہوں نے ان سے تہودہ میں جا لیا پس قوم پیدل چل پڑی اور مسلمانوں نے اپنی تلواروں کے نیام توڑ دیے اور عقبہ اور اس کے اصحاب نے جنگ کی مگر ان میں سے کوئی بھی نہ بچا اور وہ تین سو کے قریب کبار صحابہ اور تابعین تھے۔ جو ایک ہی جنگ میں شہید ہو گئے اور ان میں ابوالمہاجر بھی تھا اور اس کے اصحاب اس کی قید میں تھے۔ پس اس روز اس کی خوب آزمائش ہوئی اور اس عہد تک الزاب میں عقبہ اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے صحابہ کی قبریں موجود ہیں اور عقبہ کی قبر کو اونچا کیا گیا ہے۔ پھر اس پر چونا گچ کر دیا گیا ہے اور اس پر ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے جو اس کے نام سے مشہور ہے اور وہ مزارات اور برکت کے مقامات میں شمار ہوتی ہے۔ بلکہ وہ زمین کے تمام مقاموں سے اشرف زیارت گاہ ہے کیونکہ اس میں شہداء صحابہ اور تابعین کی بہت بڑی تعداد دفن ہے۔ جن کی نیکی کی جزا دیئے ہوئے جو کے ثواب کو کوئی آدمی نہیں پہنچ سکتا اور اس وقت صحابہ میں سے محمد بن اوس انصاری اور یزید بن خلف العبسی اور ایک جماعت ان کے ساتھ قید ہو گئی جن کو ابن مصاد حاکم قفصہ نے فدیہ دے کر چھڑا لیا اور زہیر بن قیس کے ہمراہ نکل گئے اور ان کے ساتھ صاحب اولاد اور صاحب اہل لوگ بھی شامل ہو گئے پس اس نے انہیں امان دی اور قیروان میں داخل ہوا اور افریقہ اور وہاں پر رہنے والے باقی ماندہ عربوں کا پانچ سال تک امیر بن گیا اور اس کے ساتھ ہی یزید بن معاویہ کی موت اور ضحاک بن قیس کی مروانیوں کے ساتھ مرج راہط میں جنگ ہوئی اور ابن زبیر کی جنگیں بھی ہوئیں جس سے خلافت کی پوزیشن کچھ کمزور ہو گئی اور مغرب میں جنگ بھڑک اٹھی اور زناتہ اور البرانس میں ارتداد پھیل گیا پھر اس کے بعد عبدالملک بن مروان نے اس پر گرفت کی اور مشرق سے فتنے کے آثار کو دور کیا اور زہیر بن قیس، سلطان عقبہ کی وفات کے وقت سے وہاں ٹھہرا ہوا تھا پس اس نے اسے مدد بھیجی اور اسے جہاد کی جنگ اور عقبہ کے خون کا بدلہ لینے کا حکم دیا پس اس نے ۶۷ھ میں ہزاروں عربوں کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور کسیلہ نے البرانس اور دیگر بربریوں کو جمع کیا اور فوج لے کر قیروان کے نواح میں ممس سے جنگ کی اور فریقین کے درمیان سخت جنگ ہوئی پھر بربری شکست کھا گئے اور کسیلہ اور ان کے بے شمار آدمی قتل ہو گئے اور عربوں نے ان کا مرماجنہ تک، پھر ملویہ تک تعاقب کیا اور بربریوں نے ذلیل ہو کر قلعوں کی پناہ لی اور ان کے درمیان شوکت حاصل ہوئی اور اس کی اکثریت مغرب اقصیٰ کے دیار میں ٹھہر گئی پھر اس کے بعد ان کا کوئی تذکرہ باقی نہ رہا اور انہوں نے مغرب میں ولیلی شہر پر قبضہ کر لیا جو جبل زرہون کی جانب فاس اور مکناسہ کے درمیان واقع ہے اور وہ اسی حالت میں قائم رہے اور قیروانی فوجوں نے کئی بار مغرب پر اقتدار جمایا یہاں تک کہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن الحسن نے منصور کے زمانے میں اس کے خلاف بغاوت کی اور وہ مدینہ میں ۱۴۵ھ

میں قتل ہو گیا۔ پھر اس کے بعد اس کے عم زاد حسین بن علی بن حسن المثلث بن حسن المثنی ابن حسن السبط نے ہادی کے زمانے میں خروج کیا اور مکہ سے نکل کر فاصلہ پر فخ مقام پر ۱۶۹ھ میں قتل ہو گیا اور اس کے بہت سے اہل بیت بھی مارے گئے اور ادریس بن عبداللہ مغرب کی طرف بھاگ گیا اور ۱۷۲ھ میں اوربہ کے پاس اترا۔ اور اس وقت ولیلی میں ان کا امیر اسحاق بن محمد بن عبدالحمید تھا۔ جس نے اسے پناہ دی اور بربریوں کو اس کی دعوت پر آمادہ کیا اور زواغہ لواتہ سدراتہ غیاثہ نفزہ مکناسہ غمارہ اور کافہ کے مغربی بربریوں نے اس پر اتفاق کر لیا اور اس کی بیعت کر لی اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کی اور مغرب میں اسے مکمل طور پر حکومت حاصل ہو گئی اور اس کی اولاد میں حکومت کے ختم ہونے تک اس کی وراثت ہوتی رہی۔ جیسا کہ ہم نے فاطمی حکومت میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

البرانس کے بطون میں سے کتامہ کے حالات اور قبائل پر ان کی قوت و سطوت اور یہ کہ انہوں نے شیعہ دعوت کے ذریعے اغالبہ کے ہاتھوں سے حکومت حاصل کی؟

بربری نسابوں کے نزدیک کتامہ بن برنس کی اولاد میں سے ہے۔ یہ قبیلہ مغرب میں تمام بربری قبائل سے زیادہ جنگجو تھا اور حکومت میں زیادہ وافر اقتدار رکھتا تھا اور اسے تم بھی کہا جاتا ہے اور عرب نسابوں کا خیال ہے کہ وہ حمیر سے ہے یہ بات ابن کلبی اور طبری نے بیان کی ہے اور ان کا پہلا بادشاہ افریقش بن صیفی ہے جو طبقہ جاہلیت میں سے تھا اور اسی نے افریقہ کو فتح کیا تھا اور اسی سے اس کا نام افریقہ کیا گیا ہے اور اس کا بادشاہ جرجیر قتل ہو گیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس نے بربریوں کو یہ نام دیا۔ کہا جاتا ہے کہ حمیر میں سے بربریوں میں صنہاجہ اور کتامہ قائم رہے اور وہ آج تک انہی میں ہیں اور مغرب میں اس کے نواح میں بکھرے ہیں مگر ان کی اکثریت پہلے مذہب سے منحرف رہی۔ یہ لوگ اور ان کے شہر اغالبہ کے ختم ہو جانے کے بعد قسنطینہ کے اطراف میں بجایہ کی سرحدوں تک اور قبائل کی جانب سے مغرب میں جبل اوراس تک پھیلے ہوئے ہیں اور ان کے مواطن میں قابل ذکر شہر موجود ہیں اور ان میں سب سے بڑا انکجان، سطیف، باغایہ اور نقاوس کی طرح ہے اور قسنطینہ، میلہ، سکیکدہ، القل اور جیجل اور اس کے مضافات بجایہ اور قسنطینہ کے درمیان ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور ان کے بہت سے بطون ہیں جن میں سب کا قرن اور غرسن بن کتم بن یوسف جو غرسن میں سے ہے۔ مثلاً اللہید اور ملوسہ اور تکیلا۔ یہ سب ہیں اور ان کا شہر مغرب میں کتامہ ہے۔ زنبیہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور غرسن میں سے مصالہ، قلان، ماوطن اور معاذہ غرسن بن کتم کے بیٹے ہیں اور لہیصہ جیملہ اور مسالتہ بنادہ بن غرسن کے بیٹے ہیں اور ملوسہ ایلانا میں سے ہے اور لطایہ اجانہ قلیسہ غوار اور ماست یہ غرسن کے بیٹے ہیں اور ملوسہ ایلان بن غرسن سے ہے اور جو اس عہد میں اس پہاڑ پر رہتے ہیں جو قسنطینہ پر چھا گیا ہے [illegible] کتامہ میں سے ہیں [illegible] قسنطینہ ہیں اور ابن حزم نے زواوہ کو تمام بطون سمیت ان میں سے شمار کیا ہے اور یہ پہلے بیان کے مقابلہ میں درست ہے۔

اور مغرب اقصیٰ کے ان بطون میں سے بہت سے اپنے وطنوں سے جو نقل ہوئے ہیں اور آج تک وہیں پر ہیں اور ملت کے ظہور اور مغرب میں حکومت اغالبہ کے قبضے میں آ جانے تک بکھرے ہوئے ہیں اور جیسا کہ ابن الرقیق نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ حکومت ان کی اکثریت کی وجہ سے ان کو تکلیف اور اذیت نہیں دیتی تھی۔ مگر جب یہ شیعہ دعوت کے لئے

مضر سے بھی بڑی ان کو بہت تکلیف پہنچی جس کا ذکر ہم نے بنی عبید کی حکومت کے بعد قاضی حکومت کے ذکر میں کیا ہے۔ اس کی تفصیل آپ کو وہاں پر ملے گی اور جب عبیدیوں کو مغرب کی حکومت حاصل ہوئی تو انہوں نے مشرق پر چڑھائی کی اور اسکندریہ، مصر اور شام پر قبضہ کر لیا اور قاہرہ کی حد بندی کی جو مصر کا سب سے بڑا شہر ہے اور المعز جو ان کا چوتھا خلیفہ تھا وہاں پر جا کر فروکش ہو گیا اور اس کے ساتھ کتامہ بھی اپنے قبائل کے ساتھ تھے اور وہاں پر ان کی حکومت مضبوط ہو گئی اور وہ اس کی خوشحالی اور تنعم میں ہلاک ہو گئے اور ان کے پہلے وطنوں میں جو بطون اور ان کی اولادیں تھیں ان کے قبائل کے بقیہ لوگ اپنے مواطن پر باقی رہ گئے اور امراء سے مغلوب ہو گئے تھے اور سب کے سب ٹیکس گزار تھے سوائے ان کے جو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے ہوئے تھے۔ جیسے بنی زلدوی اور اہل جبال جیسے مزاتہ اور وہ اپنے پہاڑوں کی پناہ لئے ہوئے تھے۔

ان قبائل میں سب سے مشہور سدویکش والے سدویکش تھے اور ان کی سرداری اولاد سوار میں تھی لیکن مجھے معلوم نہیں کہ اس قوم سے مراد قبائل کتامہ میں کس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر مؤرخین کے تعلق سے یہ بھی انہی سے ہیں اور اب ہم کتامہ کی حکومت کے بعد ان کے حالات کا ذکر کرنے والے ہیں۔ جو ہمیں پیچھے سے معلوم ہوئے ہیں۔

سدویکش اور ان کے مواطن میں کتامہ کے بقایا لوگوں کے حالات یہ قبیلہ اپنے عہد میں اور اس سے قبل سدویکش کے نام سے معروف ہے اور ان کے دیار کتامہ کے مواطن میں قسطنطنیہ اور بجایہ کے درمیانی میدان میں ہیں اور ان کے بہت سے بطون ہیں جیسے سیلین، طرسون، طرغیان، مولیت، بنی لکتمزی، لمایہ، کیدوغی، قلان، الماوی، بنی مروان، وارسکین، معوان، بنی عیاد اور ان میں سے ہر ایک کی سرداری ہے اور ان سب پر ایک بطن کو سرداری حاصل ہے [illegible] سب بطون [illegible] خیمہ [illegible] سوار ہوتے اور خیموں میں رہتے اور اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرتے ہیں اور انہیں ان میں حکومتوں کے اخراجات حاصل ہے اور یہ اس عہد میں عرب قبائل کا حال ہے اور یہ کتامہ کے نسب سے منحرف ہوتے ہیں اور اس سے بھاگتے ہیں کیونکہ چار سو سال سے زائد سے یہ رافضی مذاہب اختیار کرنے اور حکومتوں سے عداوت رکھنے کی وجہ سے بری سمجھی جاتی ہے، پس وہ ان کی طرف منسوب ہونے سے بچتے ہیں اور بسا اوقات یہ مضر کے سلیم کی طرف منسوب ہو جاتے ہیں مگر یہ درست نہیں وہ معروف بطون کتامہ سے ہیں اور شاید یہ مؤرخین نے ان کا یہ نسب بیان کیا ہے اور ان کی گواہی اس وطن نے دی ہے جسے انہوں نے افریقہ میں وطن بنایا ہے اور ان کے نسابین اور مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ اولاد سوقی کا وطن تناسٹ [illegible] کے قلعوں میں تھا جو قسطنطنیہ کے نواح میں ہے اور وہاں سے نقل کر کے دیگر جہات میں پھیلے ہوئے ہیں اور اولاد سوقی ایک بطن ہے اور وہ علاوہ بنی سوقی کی اولاد ہیں جو یوسف بن حمو بن سوقی کی اولاد میں سے ہے اور اولاد سوقی کو قبائل سدویکش پر سرداری حاصل ہے۔ ہم نے اپنے مشائخ سے اسی طرح سنا ہے اور یہ سرداری موحدین کی حکومت تک قائم تھی اور ان میں علی بن طالوت سردار تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن علی اور اس کے بعد اس کا بھائی یحییٰ بن علی اور اس کے بعد ان دونوں کا بھائی مندیل بن علی اور عزیزات بن [illegible] جو محمد کا بھتیجا تھا سردار بنا اور جب اس صدی کے دسویں سال آ پہنچے تو سلطان ابو یحییٰ کی بیعت ہوئی تو تامزرین نے اس کی اطاعت سے انحراف اختیار کیا اور بجایہ میں ابن خلوف کی اطاعت اختیار کر لی تو اس کے وطن میں اس کا چچا

متدلیں آگے آ گئے۔ پھر اس نے اولاد یوسف کے بدلے میں ان میں سے سب کو لے لیا لیکن وہ اس کی اطاعت کے لئے تیار ہو گئے اور سلطان بجایہ پر غالب آ گیا اور ابن علوق قتل ہو گیا اور اولاد یوسف غالب آ گئی اور انہوں نے اولاد علاوہ سے مڈ بھیڑ کی اور انہیں وطن سے نکال باہر کیا اور وہ ریاش کی طرف آ گئے جو ہلال کے قبائل میں سے ہے اور ان کے جوڑوں میں ان کے اس پہاڑ میں رہنے لگے جسے انہوں نے وطن بنایا ہوا ہے اور وہ مسیلہ پر جھانکتا ہے اور صدویکش کی سرداری مسلسل اولاد یوسف میں رہی اور وہ اس عہد میں جو قبائل ہیں وہ محمد بن یوسف، بنو نیبر کی اولاد ابراہیم بن یوسف اور عزیز یونک اور عیسیٰ بنو منصور اور سافر اور ریری ہیں اور عبد الملوک اور عباس اور یحییٰ دولت یوسف کی اولاد ہیں اور وہ چھ بھائی ہیں اور ان کی ... ہے یعنی اولاد محمد اور العزیز یون ان کی طرف منسوب ہیں اور بجایہ کے نواح میں رہتے ہیں اور عیسیٰ اور ابراہیم کی اولاد قسطنطیہ کے نواح میں رہتی ہے اور صدویکش کی سرداری اس عہد تک انہی چاروں قبائل میں رہتی ہے بلکہ ان سے بعض میں منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی متفرق ہو جاتی ہے اور دوسری حکومت ... سلطان ابو یحییٰ کی ... ان کی سرداری عبد الکریم بن منديل بن عیسیٰ بن العباس ... تھی ... قبیلوں کے سبب ان کی سرداری ... سے متفرق اور آزاد ہو گئے ہیں اور ... جب بنو مرین افریقہ پر غالب آئے تو سلطان ابو عنان اولاد یوسف سے ناراض ہو گیا اور ان پر ... کی طرف ... ہو گئی اور صدویکش سے سرداری ... سے موسیٰ بن ... علی بن ... سے تھا۔ جو اولاد علاوہ میں سے ہے۔ پھر اس کا ... مشکل ہو اور اولاد یوسف نے اسے قبول کر لیا اور اولاد علاوہ میں عیاش اپنی جگہ پر لوٹ آئی اور ان زمانوں میں ان کا سردار ... بن عبد العزیز ... علاوہ تھا، وہ فوت ہو گیا۔ تو اس کے بعد ان کی سرداری کی ... کے لئے ... ہوئی اور صدویکش کے بطون میں سے ایک بطن ... قبائل پر سرداری کرنے میں اولاد ... کی مدد کرتا ہے اور وہ ... ہیں اور ان ... سلطان ابو یحییٰ کی ... ہیں۔ تھے اپنی قوم پر سرداری حاصل ہے اور اس بطن کو اس کی خدمت میں بڑا مقام حاصل ہے پھر اس کے بعد اس کا بیٹا ابو ... وزارت میں مشہور ہوا اور وہ ہمیشہ ہی اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ بنو مرین نے ... پر قبضہ کر لیا اور اس نے ان سے ... الاثیر کے ساتھ جنگ کی ... نے مخالفت کی وجہ سے اسے قتل کر دیا اور وہ اس کے بعد فوت ہوا اور اس کی سرداری اس کے بیٹے عبد اللہ نے سنبھالی اور اسے سرداری اور ... سلطان کی خدمت میں بڑا مقام حاصل ہے اور وہ ۷۸۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد ... واللہ وارث الارض ومن علیہا

کتامہ کے بھائیوں میں سے بنی ثابت کے حالات جو قسطنطیہ پر جھانکنے والے پہاڑ میں رہتے ہیں

اور بنو ثابت کتامہ اور ان کے قبائل میں سے اشل پر جھانکنے والے پہاڑ میں رہنے والے لوگ بھی ہیں۔ جو اس ... اور قسطنطیہ کے درمیان اور ولایت ... حسن بن ابی ... سرداری سے معروف ہیں جو بنی ... میں سے تھا اور یحییٰ ... کا ... ابو محمد جد ہے جس نے موحدین کے زمانے میں اس پہاڑ کے رہنے والوں پر ٹیکس عائد کیا اور اس سے قبل ان پر ولاۃ ... تھا۔ جب ... کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور موحدین افریقہ پر غالب آ گئے تو یحییٰ ابو محمد خلیفہ عبد المومن کے پاس اس کی حکومت کے آغاز میں بھاگ گیا اور ...ھ میں طرابلس کی حکومت ابن عمر کے مقام میں کی تھی جب سلطان ... پر قابض ہو گیا اور اس

صرف قتل ہو گیا۔ تو ابن عمر تونس سے پھر بجایہ پر چڑھ آیا۔

ورسن بن ثابت قریب ہی تھی اس کے شیخ نے خاتمہ کے لئے پڑاؤ کئے ہوئے تھا جس نے اپنی جانب سے اسے پیغام بھیجا اور یہ جبل کے ہوتے تھے کہ اس کی سرداری کے تحریک پایہ تھے۔ یہاں تک کہ اس نے افریقہ میں موحدین کی حکومت کو پالیا اور اس کے بعد اس نے ابن عبدالرحمٰن لواکر بجایا اور تونس میں سلطان ابوالحسن کے پاس گیا اور جب سلطان ابوالحسن نے افریقہ میں اپنے مرتبے پر اپنی حکومت قائم کی تو ان پر غالب آ گیا اور ان کی سرداری کے نشان کو مٹا دیا انہیں اپنی فوج اور نوکروں میں شامل کر دیا اور جبل میں اپنے عمال کو مقرر کیا اور جبل ان کے ماتحت تھا اور اس کا ٹیکس دیوانوں اور عطیہ میں ان کے پڑوس میں رہنے والی فوج کو دے دیا جاتا تھا اور کتامہ کے باقی ماندہ قبائل قسنطینہ کی پہاڑیوں میں رہتے ہیں اور وہ ٹیکس گزار قبائل میں شمار ہوتے ہیں اور ان میں سے بنی حسن کا ایک قبیلہ جبل قبل میں جبل پر ان میں رہتا ہے اور ایک ورفیہ البط کی طرف بنی عبدالکریم کے پڑوس میں رہتا ہے اور دوسرے قبائل عراق میں رہتے ہیں اور وہ اپنے نسب کے ساتھ تر ہے اور ان میں کتامہ کا نسب حکومت میں ایک تہمت تھی۔ یہ لوگ رافضہ اور غیر مذاہب کے اختیار کرنے کی وجہ سے چارہ دل ہوں۔ یہاں تک کہ ان کے بہت سے لوگ کتامہ کا نسب ظاہر کرنے سے انکار کرتے تھے اور اس کی بجائے دوسرے قبائل کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ والعزۃ للہ وحدہ۔

بطون کتامہ میں سے زواوہ کا کچھ تذکرہ: یہ بربریوں کے بطون میں سب سے بڑا بطن ہے اور ان کے وطن کتامہ کے مواطن سے متصل ہیں اور اکثر لوگ ان کے نسب سے واقف نہیں اور بربریوں کے ماہرین کے نزدیک یہ زواوہ بن سمکان بن یحییٰ بن ضری ہیں اور وہ زواغہ کے بھائی ہیں اور ابن حزم اور اس جیسے محقق نسب انہیں بطون کتامہ میں شمار کرتے ہیں اور یہی بات زیادہ درست ہے اور وطن ان پر سب سے زیادہ اتفاق ہے کیونکہ زواوہ کے مواطن مغرب وسطی کے اس علاقہ میں ہیں جو کتامہ کے وطن سے متصل ہے اور ان کو لوگ کس کی طرف منسوب کرتے ہیں زواوہ کے نام میں تصحیف ہوئی ہے یعنی واؤ کے بعد "ز" لائی گئی ہے۔ ظاہر ہے زواغہ کے بھائی ہیں ان پڑھنے والے نے "ز" کو "واو" کے ساتھ پڑھنے میں غلطی کی ہے اور زواوہ کو زواغہ کے بھائی شمار کیا ہے پھر یہ تصحیف سمکان کے نسب میں مسلسل چلی آئی۔ واللہ اعلم۔ اور ان کا ذکر زواغہ اور بطون کتامہ کے شمار کے ساتھ بیان ہو چکا ہے۔

البرانس کے بطون میں سے صنہاجہ کے حالات اور انہیں بلاد مغرب اور اندلس میں جو حکومتیں

ان کی ابتدا اصل اور ان کا تذکرہ: یہ قبیلہ بربری قبائل میں سے بڑی تعداد والا قبیلہ ہے اور اس عہد میں اہل مغرب کی کثرت انہی لوگوں کی ہے اور اس کے بعد بھی کوئی پہاڑی اور میدانی علاقہ ان کے بطون سے خالی نہ ہوگا حتیٰ کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ابتدائی بربریوں کا تیسرا حصہ ہیں اور انہیں اقتدار کرنے اور امراء کے خلاف خروج کرنے میں ایک شان حاصل ہے ان کا کچھ تذکرہ بربریوں کے ذکر کے شروع میں بیان کیا جا چکا ہے اور اس جگہ بھی ہم ان کا کچھ ذکر کریں گے

اور ان کے نسب کا بیان یوں ہے کہ وہ صنہاج کی اولاد میں سے ہیں۔ جس کا نام صناک ہے عربوں نے اس کو معرب کیا تو الف اور نون کے درمیان "ہا" زائد کر کے اسے صنہاج بنا دیا اور بربری نسابوں کے نزدیک یہ البرانس کے بطون میں سے ہے جو برنس بن بر کی اولاد میں سے ہے اور ابن کلبی اور طبری نے بیان کیا ہے کہ وہ کتامہ کے سب حمیر میں سے ہیں جیسا کہ پہلے کتامہ کے حالات میں بیان ہو چکا ہے اور طبری نے اپنی تاریخ میں یوں بیان کیا ہے کہ وہ صنہاج بن بربر بن صولان بن منصور بن الفند بن افریقش بن قیس سے ہیں اور بعض نسابوں کا خیال ہے کہ وہ صنہاج بن المثنی بن المسعود بن مصباح بن یحصب بن مالک بن عامر بن حمیر الاصغر بن سبا کی نسل سے ہے اور ابن الکلبی نے ان کے شامی مؤرخین سے بھی نقل کیا ہے۔ حالانکہ وہ یمانی نہیں جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے واللہ اعلم اور بربریوں کے محقق نساب کہتے ہیں کہ وہ صنہاج بن عاصم بن زواع بن یحیا بن سدور بن مولان بن مصلین بن یبرین بن مکسیلہ بن دکین بن علی ال بن بشر د بن عمرو بن حرام ہے اور ان کے قول میں ہوارہ لماطہ اور مسکورہ صنہاج کے بھائی ہیں اور ان چاروں کی ماں بصکی ہے جس کی وجہ سے یہ مشہور ہیں اور وہ بنت زحیک بن مادغیس ہے اور اسے عرجاء بھی کہا جاتا ہے۔ یہی قبائل [illegible] ہیں یہ چاروں سگے ماں جائے بھائی ہیں اور صنہاجہ کے بہت سے بطون ہیں جیسے بلکانہ انجفہ شرطہ لمتونہ مسوفہ گدالہ مداسہ بنو وارث اور بنو تحیین۔

انجفہ: اور انجفہ کے بطون سے بنو مزوات بنو گیب تلکاتہ اور لمطہ ہیں۔ بعض بربری نسابوں نے اپنی کتب میں اسی طرح نقل کیا ہے اور دیگر بربری مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ ان کے ستر بطون ہیں اور ابن کلبی اور طبری نے بیان کیا ہے [illegible] ان کے شہر [illegible] کی مسافت پر ہیں اور صنہاجی قبائل میں سب سے بڑا قبیلہ تلکاتہ ہے اور ابتدا میں یہی بادشاہ تھا اور ان کے مواطن مغرب اوسط اور افریقہ کے درمیان واقع ہیں اور یہ شہری لوگ ہیں اور مسوفہ لمتونہ گدالہ اور مداسہ کے مواطن صحرا میں ہیں اور وہ صحرائی لوگ ہیں اور انجفہ کے بطون تلکاتہ ہیں اور وہ اکثر صنہاجہ کے بطون ہیں اور صنہاجہ کی حضرت علی بن ابی طالب سے دوستی ہے جیسے مغراوہ کو حضرت عثمان بن عفان سے دوستی ہے مگر ہمیں اس دوستی کے سبب اور حقیقت کا پتہ نہیں اور اسلامی حکومت میں دوستی میں ان کے مشاہیر میں سے سکون تھا جس نے اموی حکومت کے خاتمہ پر [illegible] کے زمانے میں افریقہ پر حملہ کیا اور عبداللہ بن سکردید الک اور عباد بن صادق تھے جو حماد بن بلکین کے جرنیلوں میں سے تھا اور سلیمان بن مطمان بن قیس بن [illegible] بن ملکین [illegible] کا نام تھا اور وہ محمد بن سلیمان بن محمد بن علی بن علم تھا اور ان میں میمون بن جمیل بھی تھا جو حضرت عثمان بن عفان کے غلام طارق فاتح اندلس کی بہن کا بیٹا تھا اور صنہاجہ میں دو طبقوں کی حکومت تھی پہلا طبقہ تلکاتہ کا تھا جو افریقہ اور اندلس کے بادشاہ تھے اور دوسرا طبقہ ملثمین کے مسوفہ اور لمتونہ کا تھا جو مغرب کے بادشاہ تھے جنہیں مرابطین کہتے تھے۔ ان سب کا ذکر آئندہ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم۔

صنہاجہ کا پہلا طبقہ اور ان کی حکومت: اس طبقہ کے لوگ تلکاتہ بن ورت کے بیٹے تھے اور ان کے مواطن مسیلہ سے حمزہ تک اور جزائر اور ملیانہ تک تھے جو قرطبہ کے بنی یزید حصین اور العطاف کے مواطن میں سے ہیں اور اس عہد میں ثعالبہ کے مواطن ہیں اور ان کے ساتھ صنہاجہ کے بہت سے بطون تھے اور وہاں پر [illegible] تلکاتہ [illegible]

ظفر بن بنو خلیل کی اولاد تھی اور سکانہ کی بعض اور مازجابہ کی بہات اور نواح میں تھی اور ان سب میں۔ سے اکثریت مناد بن منقوش بن صنہاج الاصغر کو حاصل تھی۔ جو صناق بن واسفاق بن جبریل بن یزید بن واسل بن سمیل بن جعفر بن الیاس بن عثمان بن سکادین ملکان بن کرت بن صنہاج الاکبر ہے اور ابن النحوی نے اس کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور خیال کیا ہے کہ مناد بن منقوش افریقہ اور مغرب وسط کی دونوں جانب کا بادشاہ تھا اور ابن عباس کی دعوت کا قائم کرنے والا اور اغالبہ کی حکومت کی طرف رجوع کرنے والا تھا اور اس کے بعد اس کے بیٹے زیری بن مناد نے اس کی حکومت کو قائم کیا۔ جو بربریوں کے بڑے بادشاہوں میں سے تھا اور اس کے اور زناتی مغراوہ کے درمیان جو مغرب اوسط کی جہت میں اس کے پڑوس میں رہتے تھے جیسا کہ ہم بیان کریں گے طویل جنگوں کا سلسلہ جاری تھا اور جب افریقہ میں شیعہ کی حکومت منظم ہوئی تو یہ ان کے پاس جا کر حضرت علیؓ سے محبت کا اظہار کرنے لگا اور یہ ان کے عظیم ترین مددگاروں میں سے تھا اور ان کے ذریعے اس نے اپنے مغراوی دشمنوں پر غلبہ پایا اور یہ ان کے خلاف ان کے مددگار تھے اس وجہ سے ان کے باقی ماندہ ایام حکومت میں مغراوہ اور دیگر زناتہ شیعوں سے منحرف ہو گئے اور اندلس کے مروانی بادشاہوں سے الگ ہو گئے اور جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے انہوں نے مغرب اقصیٰ اور مغرب اوسط میں ان کی دعوت کو قائم کیا اور جب ابو یزید کا فتنہ اٹھا اور قیروان اور مہدیہ میں عبیدیوں کی حکومت قائم ہوئی اس وقت زیری بن مناد ابو یزید کے اصحاب اور ان کی اولاد دکو خوارج کے مقابلہ میں سے جا رہا تھا اور شریف عبیدیوں کی مدد کے لئے قیروان میں فوج اکٹھی کئے بیٹھا تھا جیسا کہ آپ کو آئندہ معلوم ہوگا اور اس نے واشیر شہر میں جو واسن کوہ میں ہے قلعہ بند ہونے کے لئے اس کی حفاظت کی جسے اس عہد میں نظر آتے ہیں جہاں پر حصین کے مواطن ہیں اور منصور کے حکم سے بھی وہاں پر ایک قلعہ بنایا گیا ہے اور وہ مغرب کے بڑے بڑے شہروں میں سے ہے اس کے بعد اس کی حد بندی میں وسعت پیدا ہو گئی اور آبادی زیادہ ہو گئی ہے اور دور دور سے تاجر اور علماء وہاں آ گئے ہیں اور جب اسمٰعیل منصور نے ابو یزید سے قلعہ کتامہ میں مقابلہ کیا تو زیری اپنی قوم اور اپنے ساتھ مل جانے والی بربری فوج کے ساتھ آیا اور اس نے دشمن پر غالب آ کر اسے بہت قتل یا زخمی کیا اور اسے فتح حاصل ہو گئی اور منصور نے اس سے دوستی کی یہاں تک کہ وہ مغرب سے واپس آ گیا اور اس نے اسے قیمتی تحفے دیئے اور اسے اپنی قوم پر سردار بنایا اور اسے اشیر شہر میں محلات، منازل اور حمام بنانے کی اجازت دی اور اسے تاہرت اور اس کے مضافات کی حکومت دی پھر اس کے بیٹے بلکین نے اس کی حکومت سنبھالی اور اس کے عہد میں الجزائر شہر جو ساحل سمندر پر بنی مزغنہ کی طرف منسوب ہے اور شہر ملیانہ جو شلف کے مشرقی کنارے پر ہے اور شہر لمدیہ بھی اس کے کنٹرول میں تھے اور وہ صنہاجہ کا وطن ہیں اور اس عہد میں یہ شہر مغرب اوسط کے بڑے بڑے شہروں میں سے ہے اور زیری ہمیشہ ہی عبیدیوں کی دعوت کا علمبردار رہا اور مغراوہ سے مقابلہ کرتا رہا اور ان میں مسلسل جنگیں ہوتی رہیں اور جب جوہر الکاتب معد المعز لدین اللہ کے زمانے میں مغرب اقصیٰ پر حملہ کرنے گیا تو اس نے اسے حکم دیا کہ وہ زیری بن مناد کے ساتھ رہے پس وہ اس کے ساتھ مغرب کی طرف گیا اور اس نے اس کی مدد کی اور جب یعلیٰ بن محمد یفرنی غالب آ گیا تو زناتہ نے اس پر اس کی طرف مائل ہونے کا اتہام لگایا اور جب جوہر فاس آیا تو وہاں کا حاکم احمد بن بکر جذامی تھا تو اس نے اس کا لمبا عرصہ محاصرہ کیا اور زیری نے اس کے محاصرہ میں بڑی تکلیف اٹھائی اور فاس اس کے ہاتھ پر فتح ہو گیا۔ ایک

رات وہ جاتا رہا اور اس کی فصیل پر چڑھ گیا اور اسے فتح حاصل ہو گئی اور جب زیری اور مغراوہ کے درمیان مسلسل جنگ جاری ہو گئی اور وہ ان کے ساتھ حاکم مستنصر سے مل گئے اور انہوں نے مغرب اوسط میں مروانی دعوت کو قائم کیا اور محمد بن خیر بن محمد بن خزر نے اس کے بڑی تیاری کی تو معد نے اس پر الزام لگایا کہ وہ اپنی قوم میں زیری کی سرداری کے لئے کام کر رہا ہے اور اس کے اہل وطن اکٹھے ہو گئے اور محمد بن خیر اور زناتہ نے بھی اس کے مقابلہ میں لوگوں کو اکٹھا کیا اور زیری نے ان کی طرف اپنے بیٹے بلکین کو بھیجا اور اس نے ان کی تیاری مکمل کرنے سے قبل ہی ان کے ساتھ مقابلہ کیا پس ان کے درمیان سخت جنگ ہوئی اور زناتہ اور مغراوہ کا میدان خراب ہو گیا اور جب محمد بن خیر کو ہلاکت کا یقین ہو گیا اور اسے پتہ چل گیا کہ اسے فوج نے گھیر لیا ہے۔ تو اس نے اپنی تلوار پر اپنا بوجھ ڈال کر خودکشی کر لی اور زناتہ کی فوج منتشر ہو گئی اور انہیں بقیہ دن مسلسل شکست سے دوچار ہونا پڑا اور انہوں نے جنگ کی اور ان کی ہڈیاں زمانوں تک ان کے قتل ہونے کے مقامات پر عبرت کا سامان بنی رہیں اور ان کے خیال کے مطابق ان میں سے دس سے زیادہ امیر ہلاک ہو گئے اور زیری نے ان کے سروں کو قیروان میں المعز کے پاس بھیجا تو اسے بہت خوشی ہوئی اور اس نے قیروان کے لئے مستنصر کی حکومت کی خواہش کی کیونکہ انہوں نے اس کی حکومت کو کمزور کر دیا تھا اور زیری اور صنہاجہ مغرب کے جنگلوں میں بڑھ گئے تھے اور مسیلہ اور الزاب کے حاکم جعفر بن علی پر بھی اس کا شبہ تھا اور اس وجہ سے خلافت کے ہاں اس کا مقام بلند ہو گیا اور اس نے معد نے جعفر بن علی کو جب وہ قاہرہ جانے کا عزم لئے ہوئے تھا۔ مسیلہ سے افریقہ کی حکومت دینے کے لئے بلایا۔ تو اسے شکوک کی بنا پر گھبراہٹ پیدا ہوئی اور معد نے المعز کو اپنے بعض غلاموں کے ساتھ بھیجا اور جعفر کو اپنے متعلق خوف پیدا ہو گیا اور وہ مسیلہ سے بھاگ کر مغراوہ کے ساتھ جا ملا تو انہوں نے اس کی حفاظت کی اور اس کے ہاتھ میں اپنی حکومت کی باگ ڈور دے دی اور وہ ان میں حکم مستنصر کی دعوت دیتا رہا اور انہوں نے سب سے پہلے اس کی دعوت کو قبول کیا اور زیری نے ان کے مقابلہ کے لئے پیش قدمی کی اور جعفر نے بھی انہیں جنگ کے لئے ساتھ لے لیا اور انہوں نے شدید جنگ کی اور زیری اور اس کے گھوڑے [illegible] کو شکست ہوئی اور [illegible] کے اور اس کی ساری فوج کے مارے جانے سے یہ شکست بڑی اہمیت اختیار کر گئی پس انہوں نے اس کے سر کو کاٹ کر اپنے امراء کے ایک وفد کے ساتھ حکم مستنصر کے پاس قرطبہ بھیجا یہ امراء اس کے اطاعت گزار اور اس کی بیعت کی تاکید کرنے والے اور اپنی قوم کو اس کی مدد پر اکٹھا کرنے والے تھے اور ان کے وفد کا لیڈر یحییٰ تھا جو جعفر کا بھائی تھا اور زیری نے اپنی حکومت کے چھبیسویں سال ۳۶۰ھ میں وفات پائی اور جب اس کی خبر اشیر میں اس کے بیٹے بلکین کو پہنچی تو وہ زناتہ پر حملہ آور ہوا اور ان کے درمیان شدید جنگ ہوئی جس میں زناتہ کو شکست ہوئی اور بلکین نے اپنے باپ کا انتقام کا بدلہ لے لیا اور اس نے اس کے بعد سلطان معد سے رابطہ پیدا کر لیا اور اس نے اسے اس کے باپ کی عملداری اشیر تاہرت اور دیگر مضافات مغرب پر حاکم بنا دیا اور اس کے ساتھ مسیلہ الزاب اور جعفر کی باقی ماندہ عملداری بھی شامل کر دی پس وہ اس پر راضی ہو گیا اور اس کی حکومت مضبوط اور وسیع ہو گئی اور اہل قصور نے بھی اس کے [illegible] زاب ہوارہ اور نفزہ سے تھے [illegible] میں خوب خونریزی کی اور وہ زناتہ کی تلاش میں مغرب میں گھس گیا اور ان کے خون بہانے کے بعد پھر آیا سلطان نے اسے افریقہ کی حکومت پیش کی پس وہ ۳۶۲ھ میں آیا تو سلطان نے اس کی بہت عزت افزائی کی اور کتامہ نے اس سے حسد کیا پھر سلطان قاہرہ کی

طرف گیا اور اُسے اپنا جانشین بنایا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور یہ افریقہ میں آلِ زیری کی پہلی حکومت تھی واللہ اعلم۔

آلِ زیری بن مناد کی حکومت کے حالات جو افریقہ میں اس طبقہ کے عبیدی حکمران تھے اور ان کی گردشِ احوال:

اور جب المعز نے مشرق کی طرف کوچ کیا تو اس نے اپنے پیچھے رہنے والے ممالک اور عملداریوں میں غور و فکر کیا اور اس بات پر بھی غور کیا کہ وہ افریقہ اور مغرب کی حکمرانی کس شخص کو دے تاکہ اسے آسودگی اور مضبوطی حاصل ہو جس اُسے تشیع کی سچائی پر مشورہ ہوا اور حکومت کے بچانے میں بھی رسوخِ قدم حاصل ہو پس اس نے بلکین بن زیری بن مناد کو جب اس کی حکومت کی نصرت اور مدد کے لئے زناتہ کے ہاتھوں سے حکومت اور ان کے اموال چھین لئے تھے، حکمران مقرر کر دیا۔

بلکین بن زیری کی حکومت: پس اس بلکین بن زیری کے پیچھے آدمی بھیجا اور وہ مغرب میں زناتہ کی جنگوں میں مصروف تھا اور اس نے اسے اسماعیلیہ کے سوا افریقہ کی حکومت دے دی۔ اور صقلیہ کی حکومت جو ابو الحسین کلبی کے پاس تھی اور طرابلس کی حکومت عبداللہ بن یخلف کتامی کے سپرد تھی اور اس نے بلکین کی بجائے اس کا نام یوسف رکھا اور اس کی کنیت ابو الفتوح رکھی اور اسے سیف الدولہ کا لقب دیا اور اسے خلعت فاخرہ انعام میں دیں اور اسے اپنے جانوروں پر اپنے مقربین میں سوار کروایا اور فوج اور اموال میں اس کے حکم کو نافذ کیا اور اعمال میں اسے دخل دیا اور اسے تین وصیتیں کیں کہ وہ بدوؤں سے تلوار نہ اٹھائے اور نہ صحرائی لوگوں سے ٹیکس اٹھائے اور اس کے اہل بیت میں سے کسی کو حکومت نہ دے اور اس نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کی بیماری کو ختم کرنے اور امویوں کے تعلقات کو اس سے قطع کرنے کے لئے مغرب سے جنگ کا آغاز کرے گا اور وہ ۳۶۲ھ میں قاہرہ چلا گیا اور بلکین صفاقس کی نواح سے واپس آ گیا۔ پھر قیروان میں قصر اس کے ساتھ اترا اور اس کی حکومت سے قوت حاصل کی اور اس نے مغرب سے جنگ کا ارادہ کیا اور اس نے صنہاجہ کی فوج کے ساتھ ان سے جنگ کی اور اپنا کنبہ پیچھے چھوڑ گیا اور مغرب کی طرف کوچ کر گیا اور مغرب اوسط کا حکمران ابن خزر اس کے آگے سجلماسہ کی طرف بھاگ گیا اور اسے اہل تاہرت کی بغاوت اور اس کے عامل کے اخراج کی اطلاع ملی تو وہ تاہرت کی طرف گیا اور اسے تباہ و برباد کر دیا پھر اسے پتہ چلا کہ زناتہ تلمسان میں جمع ہوئے ہیں۔ تو وہ ان کی طرف گیا تو وہ اس کے آگے بھاگ اٹھے اور اس نے تلمسان میں آ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ وہاں کے رہنے والوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور وہ انہیں اشیر لے گیا اور اسے معد کا خط ملا جس میں اسے مغرب میں آگے بڑھنے سے روک دیا گیا تھا پس وہ واپس آ گیا اور جب ۳۶۶ھ کا سال آیا تو بلکین نے خلیفہ نزار بن المعز سے خواہش کی کہ وہ طرابلس اور سرت بھی اس کی عملداری میں شامل کر دے اور اس کے پاس گیا تو اس نے اس کی بات مان لی اور ان مقامات کی حکومت اسے دے دی اور عبداللہ بن یخلف کتامی وہاں سے کوچ کر گیا اور اس سے پہلے ہی بلکین کو حکمران بنا دیا۔ پھر بلکین مغرب کی طرف چلا گیا اور زناتہ اس کے آگے بھاگ گئے پس اس نے فاس، سجلماسہ اور سرزمین الہبط پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے بنو امیہ کے کارندوں کو نکال باہر کیا۔ پھر سجلماسہ میں زناتہ کی فوجوں نے جنگ کی اور وہ ان پر غالب آیا اور اس نے مغراوہ کے امیر ابن خزر کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس نے ان کے بادشاہوں کو اپنے سے بنی یحییٰ بن محمد مغزی اور بنو عطیہ بن عبداللہ بن خزر اور بنی قسطول بن خزر اور یحییٰ بن علی بن حمدون حاکم بصرہ کی طرح بھگا دیا اور وہ سب کے سب اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ خضراء کی طرف گئے اور اس نے اپنے نزدیکی موکب

زناتہ اور ان کے سرداروں کو جو خلفائے قرطبہ کے پاس اندلس میں تو طلب کیے جاتے تھے حکم دیا کہ وہ اطاعت افریقہ نہ چھوڑیں اور مسلمانوں کی سرحدوں سے دیار [illegible] کے بقیہ حصے کو خلفاء کے احکام بھی اور ان ملک سے [illegible] کے مدت سے بہت سی قوموں کی فوجیں اکٹھی ہو گئیں جو ان کے ساتھ لڑائی کی تھی [illegible] جعفر بن علی بن حمدون حاکم مسیلہ کے قتل میں سے آیا اور اسے [illegible] کے جنگ کرنے پر مامور کیا [illegible] آپس میں معاہدہ کیا اور اس کے پاس اکٹھے ہو کر گئے اور سجلماسہ سے [illegible] منصور کی فوجوں نے جلد ان کے پاس پہنچی اور قریب تھا کہ وہ اپنے [illegible] دوستوں کی مدد [illegible] کے لئے [illegible] بلکین [illegible] پہنچ گیا اور ان کے پہاڑوں پر چڑھ گیا اور اس نے اپنی فوج سے راستے بنا دیے یہاں تک کہ اس نے سجلماسہ کے [illegible] کی فوجوں کو دیکھا [illegible] ان کے [illegible] جب اس نے [illegible] دیکھا اور [illegible] ان کے پاؤں میں [illegible] تو اس نے کہا [illegible] جس نے دوسری طرف اپنے منہ کو کھول دیا [illegible] اور وہ [illegible] جنگ [illegible] اس کے پیچھے [illegible] دوسری طرف [illegible] اور [illegible] یہاں [illegible] عجائبات تھی [illegible] کی طرف [illegible] مشغول ہو گیا [illegible] اور اس نے [illegible] کی طرف بھیجا اور مغرب کے [illegible] ملک [illegible] کی طرف [illegible] یہاں تک کہ [illegible] تلمسان کے درمیان وارکلان میں فوت ہو گیا۔

منصور بن بلکین کی حکومت: اور جب بلکین فوت ہوا تو اس نے [illegible] اس کے بیٹے منصور [illegible] ولی عہد تھا اور [illegible] اپنے باپ کا ولی عہد [illegible] اس کے بعد [illegible] حکومت سنبھالی اور [illegible] مغرب کی حکومت سپرد کی اور وہ اپنے باپ کے طریق پر [illegible] ابوالبہار [illegible] اور اس کے بھائی یطوفت کو اشیر کا حاکم بنایا [illegible] قریب [illegible] بھیجا تاکہ [illegible] انہوں نے تاہرت اور فاس پر قبضہ کر لیا [illegible] جس کا لقب [illegible] تھا اور [illegible] جنگ کی [illegible] مغرب [illegible] کی جنگ سے [illegible] اس کا استقبال کیا [illegible] عبداللہ بن الکاتب کو [illegible] اس کے باپ کا [illegible] یوسف بن [illegible] نے [illegible] قتل کر دیا اور [illegible] میں خوب خونریزی کی [illegible] اور اس نے [illegible] کی طرف بھیجا [illegible] کا حاکم بنایا اور [illegible] کے ساتھ جنگ بھی ہوئی اور ان [illegible] کی اطاعت [illegible]

بنا فلفول بن سعید حکمران بنا اور ابوالبہار بن زیری نے ۳۷۹ھ میں بغاوت کی تو منصور نے ان پر چڑھائی کی اور وہ اس کے سامنے سے مغرب کی طرف بھاگ گیا اور اہل تاہرت نے منصور کی مدد کی اور وہ ابوالبہار کے تعاقب میں گیا یہاں تک کہ اس کی فوج ختم ہو گئی پس [illegible] کا محاصرہ ہو گیا۔ وہ خود بھی آ گیا اور ابوالبہار نے ابو عامر حاکم اندلس کو مدد کے متعلق پیغام بھیجا اور اس بارے میں اپنے بیٹے کو رہائن میں دیا اس نے [illegible] میں بعوث اموی کے حکمران زیری بن عطیہ زناتی کو لکھا کہ اس کے ساتھ ایک [illegible] احسان کیا جائے پس زیری نے اس کی مدد کی اور مدت تک وہ متفق رہے اور بعد میں فلفل نے ان دونوں سے جنگ کی پس ان دونوں نے اسے شکست دی اور وہ [illegible] کے ملک میں گئے پھر ۳۸۲ھ میں ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور ابوالبہار اپنی قوم کی طرف آ گیا اور ۳۹۰ھ میں منصور کے پاس قیروان چلا گیا تو اس نے اس کی عزت افزائی کی اور انعام و اکرام دیا اور اسے تاہرت کی حکمرانی دی۔ پھر ۳۸۶ھ میں منصور کی وفات ہو گئی۔

بادیس بن منصور کی حکومت: اور جب منصور فوت ہو گیا تو اس کی حکومت اس کے بیٹے بادیس نے سنبھالی اور اس نے اپنے چچا یطوفت کو تاہرت کی حکمرانی دی اور اپنی فوج کو اپنے دو چچوں یطوفت اور حماد کے ساتھ زناتہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ پس وہ زناتہ سے شکست کھا کر ان کے آگے بھاگ گئے اور اشیر آ گئے اور ۳۹۱ھ میں وہ خود زیری بن عطیہ کے مقابلہ کے لئے مغرب کی طرف روانہ ہو گیا۔ پس بادیس نے اپنے بھائی یطوفت کو تاہرت اور اشیر کا حکمران بنایا اور ان کے چچوں ماکسن، زاوی، حلال، معنق اور عزم نے اس کی مخالفت کی اور انہوں نے یطوفت کی فوج کو لوٹ لیا اور ان میں سے کچھ بھاگ گئے اور ابوالبہار ان کے کاموں سے بیزاری کرتے ہوئے آ گیا اور سلطان بادیس فلفول بن سعید کے ساتھ جنگ میں مشغول ہو گیا جیسا کہ ہم بنی خزرون کے حالات میں بیان کریں گے اور اس نے اپنے چچا حماد کو زیری کے ساتھ جنگ کرنے کو بھیجا اور خود زیری نے فلفول کے ساتھ [illegible] کر لی پھر وہ تاہرت کی طرف واپس آ گئے تو اس نے انہیں شکست دی اور ان میں سے [illegible] کو وادی الکلاب میں غرق کر دیا اور حسن اور بادیس کی [illegible] قتل کر دیا جیسا کہ ان کے حالات میں ہم نے بیان کیا ہے اور انہیں قتل [illegible] سے کیا۔ پس حماد نے ان کے ساتھ [illegible] تک جنگ کی اور ان سے ان شرائط پر صلح کی کہ وہ انہیں سے جنگ کرے گا۔ پس وہ ۳۹۵ھ میں عامر کے پاس چلے گئے اور زیری بن عطیہ منصور ابن ابی عامر کی ولایت کے زمانہ میں مر گیا اور بادیس اپنے چچا حماد کے پاس فلفول کی جنگوں میں [illegible] کرنے کے بعد واپس آیا۔ تو مغرب اس کی وجہ سے مضطرب ہو گیا اور زناتہ نے فساد برپا کیا اور [illegible] تک پہنچا اور مسیلہ اور اشیر کا محاصرہ کر لیا۔ پس بادیس نے اپنے چچا حماد کو ان کے مقابلہ میں بھیجا اور خود ۳۹۵ھ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا اور حماد نے مغرب پر قبضہ کر لیا اور زناتہ میں خوب خونریزی کی اور قلعہ شہر کی حد بندی کی پھر بادیس نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ [illegible] اور قسطیلیہ کی عملداری کی طرف جانے اور [illegible] کے حالات معلوم کرے [illegible] کے بھائی [illegible] کے ساتھ لڑا اور بادیس نے ان پر چڑھائی کی پھر وہ [illegible] میں [illegible] کی طرف گیا اور [illegible] بھی اس کی طرف بھیجی اور وہ [illegible] کی اطاعت میں داخل ہوئے اور اس کی فوج میں اکٹھے ہو گئے اور ان کے امیر عطیہ بن دافلتن اور بدوین [illegible] نے ان سے حسن سلوک کیا اور حماد نے دافلتن کو قتل کر دیا پھر بادیس [illegible] پر پہنچا اور [illegible] کی طرف [illegible] آ

گیا اور بادیس نے اس کا تعاقب کیا اور وہاں پر اس کا مقابلہ کیا اور ۴۰۶ھ میں اپنی چھاؤنی میں گیا اچانک فوت ہو گیا۔ حالانکہ وہ معسکر میں اپنے اصحاب کے درمیان سویا ہوا تھا۔ پس وہ واپس چل پڑے اور انہوں نے بادیس کو اس کی لکڑیوں پر اٹھالیا۔

المعز بن بادیس کی حکومت اور جب بادیس کی وفات کی خبر پہنچی تو اس کے آٹھ سالہ بیٹے المعز کی بیعت کی گئی اور فوج نے پہنچ کر اس کی بیعت عامہ کی اور حماد نے بلیطہ اور آشیر میں داخل ہو کر اور جنگ کے لئے تیار ہو گیا اور باغایہ کا محاصرہ کر لیا۔ پس المعز کو یہ خبر پہنچی تو اس نے اس پر چڑھائی کی اور باغایہ کو چھوڑ گیا اور اس سے جنگ کی۔ پس حماد نے شکست کھائی اور اس کی فوج نے اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اپنے بھائی ابراہیم کو گرفتار کر لیا۔ اس کے حالات میں لکھا ہے کہ المعز نے اس کا بڑا استقبال کیا اور پیادہ پا چل کر اس کو سلام کیا اور اس کی مہمان نوازی کے لئے محلات کو مفروش کیا گیا اور اسے عظیم القدر انعامات دیئے اور افریقہ اور قیروان میں المعز کی حکومت مسلسل قائم رہی اور یہ بربری افریقیوں کی سب سے بڑی اور خوشحال حکومت تھی اور ابن الرقیق نے وہ تمام ہدیے اور تحفے وغیرہ کے عجیب حالات لکھے ہیں جو ان کے بیان کئے گئے واقعات کی تصدیق کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ صندل کی تو باغایہ کے گورنر نے سو اونٹ کا بوجھ مال دے کر لی اور یہ کہ بادیس نے فلفول بن سعود زناتی کو تیس اونٹ کا بوجھ مال دے کر لی اور اس نے بیش بہا گھر دیئے اور جن کو سونے کی میخوں کے پردے میں لپٹے تھے اور یہ کہ بادیس نے فلفول بن سعود زناتی کو تیس اونٹ کا بوجھ مال اور اسی تخت دیئے اور یہ کہ مناقش کی جانب بعض ساحلی محلوں اور بیوں کا عشر پچاس ہزار قفیر ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ اور اس کے اور زناتہ کے درمیان جنگیں برپا ہوتی تھیں اور ان سب میں اسے غلبہ ہوتا تھا۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اور المعز رافضہ کے مذہب سے منحرف اور سنی مذہب کا پیروکار تھا۔ پس اس نے اپنی حکومت کے آغاز میں اپنے مذہب کا اعلان کیا اور رافضہ پر لعنت ڈالی۔ پھر ایک روز وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر گیا۔ کہ جو بھی رافضہ میں سے ملے گا وہ اسے قتل کر دے گا نیز اس نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے نام پر دعا کی اور عوام نے اس کی آواز کو سنا اور اس وقت انہوں نے شیعوں پر حملہ کر دیا اور ان کو بری طرح قتل کیا اور اس روز رافضہ کے داعی بھی قتل ہونے سے بچ گئے جس کی وجہ سے قاہرہ کے خلفاء نے شیعہ غضبناک ہو گئے اور ان کے وزیر ابوالقاسم جرجانی نے اس کو انتباہ کرتے ہوئے مخاطب کیا اور وہ اس کے خلفاء پر تعریض کرتے ہوئے اس سے گفتگو کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے اور ان کے درمیان فضا تاریک ہو گئی اور ۴۳۷ھ میں مستنصر کے عہد میں جو ان کے خلفاء میں سے تھا ان کے لئے دعا کرنا ختم ہو گیا اور اس نے اس کے جھنڈوں کو جلا دیا اور اس کا نام کپڑوں کے نقش و نگار اور سکوں سے مٹا دیا اور قائم بن قادر جو خلفائے بغداد میں سے تھا اس کے لئے دعا کی اور اس کے پاس قائم کا پیغام آیا اور اس کے داعی ابوالفضل بن عبدالواحد تمیمی کے ساتھ اس کا دوستانہ ہو گئی۔ پس مستنصر نے اسے دھمکی دی۔ پس مغرب میں عبیدیوں کا خلیفہ تھا اور ان عربوں کی تحریک کی جو بالائی ملک سے قرامطہ کے ساتھ تھے اور وہ ریاح، زغبہ اور اثبج تھے اور یہ کام اس کے وزیر ابو محمد الحسن بن علی الیازوری کی صلاح سے ہوا۔ جیسا کہ ہم نے عربوں کے افریقہ میں داخل ہونے کے حالات میں بیان کیا ہے اور انہوں نے شہروں میں آکر راستوں اور بستیوں کو خراب کر دیا اور المعز نے ان کی طرف اپنی فوجوں کو بھیجا تو انہوں نے ان کو شکست دی پس وہ ان کے مقابلہ میں

جلدی سے لیا اور جبل حیدران میں ان سے جنگ کی۔ تو انہوں نے اسے بھی شکست دی اور اس نے قیروان میں پناہ لی۔ تو انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے ایذا دینے لگے اور شہروں میں ان کا غلبہ ہو گیا اور رعایا کو مجبور کر کے حلیف بنا لیا۔ یہاں تک کہ افریقیہ برباد ہو گیا اور ۴۴۹ھ میں اپنے محافظ مونس بن یحییٰ المرداسی امیر ریاح کے ساتھ قیروان سے نکلا اور اس کی حفاظت میں اس کی بیٹی سے نکاح کرنے کے بعد مہدیہ چلا گیا اور وہیں فروکش ہو گیا اور اس کا بیٹا تمیم بھی یہاں آیا ہوا تھا۔ پس اس کے ہاں مہمان اترا اور عربوں نے قیروان میں داخل ہو کر اسے لوٹ لیا اور المعز نے مہدیہ میں قیام کیا اور باقی شہروں میں بگاڑ پیدا ہو گیا اور حمو بن ملیل برغواطی صفاقس شہر پر غالب آ گیا اور ۴۵۰ھ میں اس نے سوسہ پر قبضہ کر لیا اور سوسہ۔ [illegible] وہاں بشکارت اپنے دائرے میں منفرد ہو گئے اور تونس آخرکار الناصر بن علناس بن حماد حاکم قلعہ کی حکومت میں شامل ہو گیا اور اس نے وہاں عبدالحق بن خراسان کو والی مقرر کر دیا پس وہ اپنے آپ کو اس کے بعد سے حاکم [illegible] کرنے لگا اور وہ اس کے اور اس کے بیٹوں کی ملکیت میں رہی اور موسیٰ بن یحییٰ قابس پر غالب آ گیا اور [illegible] المعز بن محمد [illegible] کی اور مہدیہ کی طرف آ گیا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا ابراہیم بھی آ گیا جیسا کہ اس کا تذکرہ آگے آئے گا اور تمیم کے بیٹے [illegible] بادشاہی اور حکومت میں تقسیم ہو گئی جیسا کہ ہم ان کے حالات تمیم بن المعز کی وفات کے بعد ۵۰۱ھ میں بیان کریں گے۔

تمیم بن المعز کی حکومت: اور جب المعز فوت ہو گیا تو اس کی حکومت اس کے بیٹے تمیم نے سنبھالی اور عرب افریقہ میں اس پر غالب آ گئے اور اس کے پاس صرف فصیل کے اندر کا علاقہ تھا پھر ان کے درمیان مخالفت پیدا ہو گئی اور ایک دوسرے پر تسلط کر رہا تھا اور حمو بن ملیل برغواطی حاکم صفاقس نے اس پر چڑھائی کی تو تمیم اس کے مقابلہ کے لئے نکلا اور عرب متفرق ہو کر اس پر ٹوٹ پڑے اور حمو اور اس کے اصحاب کو شکست ہوئی۔ ۴۵۵ھ کا واقعہ ہے وہ وہاں سے سوسہ چلا گیا اور اسے فتح کر لیا پھر اس نے اپنی فوجوں کو تونس کی طرف بھیجا تو انہوں نے ابن خراسان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہ اس کی اطاعت میں آ گیا پھر اس نے اپنی فوجوں کو قیروان کی طرف بھیجا وہاں پر المعز کی طرف سے قائد بن میمون صنہاجی حاکم مقرر تھا لیکن اس نے تین ماہ قیام کیا پھر عربوں نے اس پر غلبہ حاصل کر لیا اور مہدیہ کی طرف چلا گیا۔ پس تمیم نے اس کی طرف فوجوں کو بھیجا اور باہم سات ماہ تک قیروان [illegible] اطاعت اختیار کر لی پھر وہ وہاں سے بعد حمو بن ملیل برغواطی کی طرف صفاقس واپس آ گیا اور اس کے بیٹے یحییٰ بن علی ابن زغبہ سے قیروان خرید لیا اور اس پر اور اس کے قلعے پر ۴۷۰ھ میں حاکم بنا دیا اور اس دوران میں تمیم اور ناصر حاکم قلعہ کے درمیان جنگیں ہوتی رہیں۔ جنہیں عربوں نے بڑھا دیا تھا جو ناصر کو ان قلعے میں لاتے تھے اور ہلالی افریقیہ میں اس کی فوجوں کو پامال کرتے تھے اور بعض اوقات وہ افریقیہ کے کسی شہر پر قبضہ بھی کر لیتا تھا۔ پھر وہ اس کے بعد اس کے خلاف [illegible] یہاں تک کہ ۴۷۰ھ میں دونوں نے صلح کر لی اور تمیم نے اسے اپنی بیٹی دے کر ان [illegible] قابس پر حملہ کیا۔ یہاں پر ماضی بن ضہاجی اپنے بھائی ابراہیم کے بعد والی تھا جب اس نے اس کا محاصرہ کر لیا اور پھر اسے چھوڑ دیا اور عربوں نے ۴۶۰ھ میں مہدیہ میں اس کے ساتھ مقابلہ کیا پھر اسے چھوڑ دیا اور اس نے انہیں شکست دی اور وہ قیروان چلے گئے اور جب وہ اس میں داخل ہو گئے تو اس نے انہیں وہاں سے نکال دیا اور اس کے زمانے میں اس کا ملک خوشحال تھا۔ پھر اس نے ۴۸۰ھ میں مہدیہ پر فرنگیوں کے بیڑے بھیجا اور وہ وہاں پر تین سو کشتیوں اور تیس ہزار

جانبازوں کے ساتھ آ گئے اور اس پر اور زویلہ پر غالب آ گئے پھر تمیم نے مہدیہ و زویلہ کے ہاتھ سے جانے کے بعد انہیں ایک لاکھ دینار دے کر مہدیہ کو ان کے قبضہ سے چھڑا لیا اور اس کی طرف واپس آ گیا پھر ۴۸۹ھ میں قابس پر غالب آ گیا اور اسے اپنے بھائی عمر بن المعز سے چھین لیا جس کی اہل قابس نے قاسم بن ابراہیم کی موت کے بعد بیعت کر لی تھی پھر اس کے بعد اس نے ۴۹۳ھ میں سفاقس پر قبضہ کر لیا اور حمو بن مسلیل وہاں سے نکل کر قابس آ گیا اور وہاں سے مکی بن کامل الدہمانی نے پناہ دی یہاں تک کہ وہ وہیں پر مر گیا اور ریاح نے زغبہ اور افریقیہ پر ۴۹۰ھ کے قریب غلبہ پا لیا اور انہوں نے وہاں سے تاوان دیا اور پانچویں صدی کے آخر میں جلون ریاحی جس سے اکثر نے باجہ شہر پر غلبہ پا لیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد تمیم ۵۰۱ھ میں فوت ہو گیا۔

یحییٰ بن تمیم کی حکومت۔ اور جب تمیم بن المعز فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا یحییٰ والی بنا اور اس کی حکومت کا آغاز اقلیبیہ کی فتح سے ہوا اور اس پر ابن محفوظ باغی نے غلبہ حاصل کر لیا اور اہل سفاقس بھی اس کے بیٹے ابو الفتوح کے باغی ہو گئے اور اس نے ان میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے مخفی حیلہ اور روپیہ پیسوں کی اعانت اختیار کر لی اور مصر سے پیغامات اور ہدایا پہنچے اور اس نے لشکر اور بحری بیڑوں سے جنگ کرنے میں اپنے بزرگوں کو سرگرم کر دیا اور ان کے حصول میں بہت کوشش کی اور فوجیں اور بیڑے دار الحرب کی طرف لوٹائے یہاں تک کہ عیسائیوں نے قوت و اقتدار کے پیچھے لگتی جاتی فرنگی جنوہ اور سردانیہ سے جزیہ کا لقب دیا اور اس بارے میں اس کے کارنامے بہت روشن ہیں اور وہ ۵۰۹ھ میں اچانک بے کلی میں فوت ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

اور جب یحییٰ بن تمیم فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا علی حکمران بنا اور ابو بکر اس وقت جو اور اپنے ہم پایہ عرب امراء کے ساتھ تھا اور عسکری امراء میں سے کافی بن الحقا جو سب سے بڑا تھا یہی وہ سب امراء کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس کی بیعت مکمل ہو گئی اور وہ سفاقس کے محاصرے کے لئے گیا یہاں تک کہ احمد بن فرایان نے اطاعت اختیار کر لی اور اس نے جبل اور سلات کو فتح کیا اور وہ اپنی قوم کے گزشتہ امراء کے مقابلہ میں طاقتور تھا پس اس نے میمون بن زیاد الصخری المعاوی کے ساتھ امرائے عرب کی ایک فوج اس کی طرف بھیجی تو انہوں نے اسے فتح کر لیا اور وہاں کے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور دستور کے مطابق مصر کے خلیفہ کا ایلچی پیغامات اور ہدایا کے ساتھ پہنچ گیا اور پھر ۵۱۱ھ میں وہ قابس میں رافع بن مکن کے محاصرہ کے لئے گیا اور اس کے لئے قبائل یا عرب نے جو جنگ میں ہیں اور رافع کا ایک ... میں اپنے نام لکھائے جیسا کہ ہم اسے رافع کے حالات میں بیان کریں گے پھر اس کے اور حاکم صقلیہ کے درمیان اختلافات رجار میں جنگ چھڑ گئی اور رافع بن کامل نے بحری بیڑے کے ساتھ اس کی مدد کی اور تھا جو علی بن یحییٰ نے بحری بیڑے سے کام لیا اور جنگ کی تیاری کرنے لگا اور ۵۱۵ھ میں فوت ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

حسن بن علی کی حکومت۔ اور جب علی بن یحییٰ بن تمیم فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کا بارہ سال کا بچہ حسن بن علی حکمران بنا اور اس کے غلام صندل نے اس کی حکومت کی ذمہ داری سنبھالی پھر صندل فوت ہو گیا تو اس کے غلام موفق نے اس کی ذمہ داری سنبھال لی اور اس کے باپ نے رجار کے ساتھ خوف کے وقت مراسلت کی تھی جس میں اسے مراسلت کا لقب

مغرب سے [illegible] کیا تھا [illegible] اتفاق سے احمد بن [illegible] سے [illegible]
مارا گیا تھا۔ اس نے مقابلہ سے جنگ کی اور [illegible] فتح کر لیا اور [illegible] کے باشندوں کو ۶۲۱ھ میں قید کر لیا اور قتل
[illegible] کیا [illegible] اس کے بعد [illegible] مہدیہ کی طرف آ گئے اور ان سے سالار
عبدالرحمن بن [illegible] کا [illegible] تھے [illegible] مشرق سے [illegible] آیا تھا اور اس نے
[illegible] کی اور [illegible] شام میں [illegible] نے [illegible] کر لیا اور [illegible] پر [illegible] گیا اور
[illegible] گیا [illegible] جب [illegible] کے ساتھ ملنے کے لئے ایک حیلہ اختیار کیا اور اس
کے ساتھ [illegible] اور اس کے پاس [illegible] اپنے بھائی [illegible] سالار [illegible] جب
[illegible] کے لئے [illegible] گیا اور [illegible] کی جماعت
[illegible] ایک [illegible] اور [illegible] کے ساتھ جنگ کرنے کی تیاری کی [illegible] اس نے
[illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible]
[illegible] جنگ ہوئی [illegible] غلبہ پایا اور [illegible] کر [illegible] گئے
[illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] کا قصد کیا [illegible] حاکم [illegible] کا بھائی [illegible]
[illegible] سالار [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] کیا اور [illegible]
[illegible] کی طرف چلا گیا [illegible] قبضہ [illegible] اس کے خلاف
[illegible] اس نے ساتھ جنگ [illegible] مسلسل اس کی طرف [illegible] یہاں تک کہ اس کے
[illegible] ۶۳۳ھ [illegible] مہدیہ پر غالب آ گیا [illegible] دونوں [illegible]
اس نے [illegible] چھوڑ دی۔ کیونکہ [illegible] کی مدد [illegible] کی فوج [illegible] کے لئے [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] حاکم [illegible] تھا [illegible] نکال دیا گیا [illegible]
[illegible] اس [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] حالات
[illegible] چیزوں کے [illegible] اس نے
لوگوں کو امان دی اور [illegible] حکومت [illegible] جھگڑوں [illegible] واپس [illegible] کی
طرف بھیجا [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] تمام
ساحلی علاقہ پر قبضہ [illegible] حکمران [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے یہاں تک کہ
عبدالواحد بن شیخ ابو حفص [illegible] مہدی کے خلیفہ [illegible] چھڑا لیا اور مہدیہ پر [illegible] کے بعد
[illegible] حاکم [illegible]

نے ساتھ عبدالمجید کے پاس مصر [illegible] لیکن [illegible] تیار [illegible] مغرب [illegible] چلا آیا اور [illegible]
حالت میں منصور اور اس کا بھائی [illegible] رہے [illegible] قسطنطنیہ [illegible] وہاں [illegible] العزیز [illegible] حاکم بجایہ یحییٰ کا
[illegible] اس نے اس کی طرف پیغام بھیجا [illegible] الجزائر پہنچا اور وہاں العزیز کا مہمان بنا [illegible] اس نے اس کی
بہت اچھی مہمان نوازی کی اور اس کے پاس [illegible] یہاں تک کہ عبدالمومن نے مغرب اور اندلس پر قبضہ کر لینے کے بعد
[illegible] الجزائر کو فتح کیا تو وہ عبدالمومن کے پاس چلا گیا اور [illegible] نہایت عزت کے ساتھ [illegible] اس کے ساتھ [illegible]
اور [illegible] اپنے ساتھ لے گئے۔ [illegible] میں [illegible] نے کیا۔ لیکن [illegible]
جنگ کی [illegible] اس کا [illegible] میں [illegible]
کی [illegible] اور وہ وہاں [illegible] یوسف بن عبدالمومن نے [illegible] اپنے اہل کے ساتھ [illegible]
گیا [illegible] وفات پا گیا [illegible] وفیات الاعیان [illegible]
[illegible]

باب : [illegible]

بنو خراسان

یعنی صنہاجہ کے حالات

صنہاجہ بنو خراسان جنہوں نے عربوں کے [illegible] کے اضطراب کے وقت تونس میں آل باد یس پر حملہ کیا نیز ان کی حکومت کے آغاز اور احوال گردش اور انجام

یاد رہے کہ جب عربوں کو قیروان پر قبضہ حاصل ہو گیا اور المعز نے [illegible] مہدیہ کی طرف کوچ کیا تو افریقہ میں ضعف کی وجہ سے تزلزل آگیا [illegible] نے علاقوں اور شہروں کو تقسیم کر لیا اور بہت سے علاقوں [illegible] اور تونس نے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اور اہل افریقہ کے عام طور پر [illegible] کی طرف چلے گئے جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے تونس المعز کی حکومت سے منقطع ہو گیا اور [illegible] الناصر [illegible] کے پاس گئے تو اس نے ان پر عبدالحق بن عبدالعزیز بن خراسان کو حاکم مقرر کیا [illegible] تونس میں [illegible] [illegible] [illegible] نے ان کی حکومت کو سنبھالا اور انہیں ان کی حکومت میں شامل کیا اور ان کے پاس گیا اور ان سے حسن سلوک کیا اور مضافات کے عربوں سے ان کی ضرر رسانی دور رکھنے کے لئے مقرر [illegible] کی اور قیام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یہاں تک کہ ابن خراسان نے اس سے صلح کر لی اور اس کی اطاعت بھی اختیار کر لی تو [illegible] اور اس کے بیٹے احمد بن عبدالعزیز نے اپنے چچا [illegible] ابو بکر سے [illegible] اس کی حکومت کو سنبھالا [illegible] کے خوف سے [illegible] اور [illegible] کی سیرت سے [illegible] کے تعلق کی طرف گیا اور اس نے انہیں قریب پایا [illegible] اس نے [illegible] کے آغاز

میں تونس کو اپنے ساتھ شامل کرلیا اور اس کا کنٹرول لیا اور اس کی فصیلیں بنائیں اور عمارتوں کی اصلاح کے لئے عربوں کو کام پر لگایا پس اس کی حالت درست ہوگئی اور اس نے بنی خراسان کے محل بنائے اور وہ علماء کا ہم نشین اور ان کا محبوب تھا اور علی بن یحییٰ بن عزیز بن تمیم نے ۵۱۰ھ میں اس سے مقابلہ کیا اور اس پر تنگی کردی اور اپنی غرض کی تکمیل کے لئے اس کو ہٹایا لیکن وہ اس سے ہٹ گیا پھر حاکم بجایہ عزیز بن منصور کی فوجوں نے اس سے مقابلہ کیا تو وہ ۵۲۲ھ میں ان کی اطاعت میں واپس آ گیا اور وہ مسلسل تونس کا والی رہا۔ یہاں تک کہ ۵۲۲ھ میں مطرف بن علی بن حمدون جو یحییٰ بن عزیز کا سالار تھا بجایہ سے فوجوں کے ساتھ افریقہ گیا اور اس کے عام شہروں پر قبضہ کرلیا اور تونس پر غالب آ کر وہاں کے والی احمد بن عبدالعزیز کو نکال دیا اور اسے اہل و عیال سمیت بجایہ لے آیا اور عزت افزائی کے عہد پر ابن منصور کو جو یحییٰ ابن عزیز کا چچا تھا تونس کا حاکم بنایا اور وہ مرنے تک وہاں کا والی رہا اور اس کے بعد اس کا بھائی ابوالفتوح مرنے تک وہاں کا حکمران رہا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا محمد حکمران بنا تو اس کے بعد اس کا کردار خراب ہوگیا اور اسے معزول کردیا گیا اور اس کی جگہ اس کا چچا معد بن منصور حکمران بنا یہاں تک کہ ۵۴۳ھ میں مہدیہ اور اس کے سواحل پر جو سوسہ اور صفاقس اور طرابلس کے درمیان ہیں نصاریٰ کا غلبہ ہوگیا اور وہ صقلیہ کے حکمران کے ماتحت ہوگئے اور حسن بن علی کو نکال دیا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے پس اہل تونس تیزی اور افساد میں بٹ گئے اور اس دور میں انہوں نے اپنے والی پر اعتماد کیا اور ان کے باغی منتشر ہوگئے اور بعض دفعہ انہوں نے اس پر حملہ بھی کیا اور عبیدہ کو اس کے پیچھے دیکھتے قتل کردیا اور اس کے خواص کے متعلق اس نے زیادتی کی پس اس کا بھائی یحییٰ بجایہ سے گیا اور بحری بیڑے میں سوار ہوگیا اور عزیز بن دامال کو جو صنہاجہ کے سرکردہ لوگوں میں سے تھا اپنا نائب بنا کر چھوڑ گیا اور وہ ان کے درمیان قیام پذیر رہا اور وہ اس پر حملے کرتے رہے اور معلقہ میں ان کے پڑوس میں محرز بن زیاد امیر بنی علی جو بطون ریاح میں تھا اور اس نے معلقہ پر قبضہ کرلیا تھا اور ان کے اور اہل تونس کے درمیان جنگ برابر جاری تھی اور دونوں کے درمیان رن پڑا تھا اور محرز اہل تونس کے خلاف حاکم مہدیہ کی فوجوں سے مدد لیتا تھا یہاں تک کہ مہدیہ پر فتح حاصل ہوگئی اور ان کے درمیان بلد میں جنگ چھڑ گئی اور اہل باب سویقہ اور اہل باب جزیرہ کے درمیان رن پڑا اور ایسے امور میں قاضی عبدالمنعم بن امام ابوالحسن کی طرف رجوع کرتے تھے اور جب عبدالمومن بجایہ اور قسطنطیہ پر غالب آیا تو وہ عرب تھے پس وہ مراکش کی طرف لوٹ آیا۔ تو عربوں نے جو کچھ افریقیوں سے سلوک روا رکھا تھا اس کی شکایات افریقی رعایا کی طرف سے اس کے پاس پہنچیں تو اس نے موحدین کی فوج کے ساتھ اپنے بیٹے عبداللہ کو بجایہ سے افریقہ کی طرف بھیجا تو اس نے ۵۵۲ھ میں تونس سے جنگ کی اور وہ کمزور ہوگئے اور محرز بن زیاد اور اس کی عرب قوم ان کے ساتھ داخل ہوگئے اور ان کی فوج اکٹھی ہوگئی اور وہ موحدین کے مقابلہ میں نکلے اور ان پر ٹوٹ پڑے اور انہیں تونس سے بھگا دیا اور اس دوران میں ان کا امیر عبداللہ بن خراسان ہلاک ہوگیا اور اس کی جگہ علی بن احمد بن عبدالعزیز امیر بنا اور ابو محمد عبدالمومن نے تونس پر چڑھائی کی اور وہ اس کا امیر تھا۔ پس وہ اس کی اطاعت میں آگئے جیسا کہ ہم موحدین کے حالات میں بیان کریں گے اور علی بن احمد بن خراسان اپنے اہل و عیال کے ساتھ مراکش چلا گیا اور ۵۵۴ھ میں راستے ہی میں فوت ہوگیا اور محرز بن زیاد معلقہ سے الگ ہو گیا اور اس کی قوم اس کے پاس اکٹھی ہوگئی اور عربوں نے موحدین کی مخالفت کی اور وہ قیروان میں اکٹھے ہوگئے اور

عبدالمومن کو جنگ سے مغرب کی طرف واپسی پر اطلاع ملی تو اس نے ان کی طرف فوج بھیجی اور انہیں قیروان میں آ لیا وہ ان پر ٹوٹ پڑے اور انہیں قتل کیا اور قیدی بنایا اور ان کے امیر محرز بن زیاد کو گرفتار کر لیا گیا اور اسے قتل کر کے قیروان میں ان کے امیر کو صلیب دے دیا۔ واللہ یحکم ما یشاء لا معقب لحکمہ وھو علی کل شیء قدیر

ملوک قفصہ بنی الرند کے حالات جنہوں نے قیروان میں آل بادیس کی حکومت کی مضبوطی اور عربوں کی جنگ میں ان کے اضطراب کے وقت بغاوت کی نیز ان کی حکومت کے آغاز اور احوال کا انجام

جب عربوں نے افریقہ پر غلبہ پا لیا اور صنہاجی حکومت کا نظام ٹوٹ گیا اور المعز قیروان سے مہدیہ کی طرف چلا گیا تو قفصہ میں صنہاجہ کا ایک عامل عبداللہ بن محمد بن الرند تھا جس کا اصل جربہ کے مضافات سے تھا اور ابن نخیل بنی مرین میں سے [illegible] قفصہ کا گورنر بنایا گیا تھا۔ جب قفصہ کے شہر کو دور کیا اور عربوں [illegible] کی حالات مختلف ہو گئے پھر اس نے اپنی ذاتی حکومت قائم کر لی اور [illegible] میں [illegible] اپنے گھٹنے ٹیک دیئے اور مسلسل اسی حالت پر قائم رہا اور توزر، نفطہ اور قسطیلیہ کے بقیہ مضافات نے اس کی بیعت کر لی پس اس کی حکومت اور سلطنت مضبوط ہو گئی اور شعراء اور قصیدہ گو اس کے پاس آنے لگے اور وہ ان کی تعظیم کرنے لگا یہاں تک کہ [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا المعتز حکمران بنا جس کی کنیت ابو عمر تھی اور لوگوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی پس اس نے امور کا انتظام کیا اور [illegible] اٹھایا اور لوگوں سے نیک سلوک کیا [illegible] محمود تھی [illegible] اور اس کے مضافات پر غالب آ گیا اور [illegible] اس کی سیرت اچھی رہی اور اس کی زندگی ہی میں اس کا بیٹا تمیم فوت ہو گیا۔ تو اس نے اپنے بیٹے یحییٰ بن تمیم کے لئے وصیت کی اور اس نے حکومت سنبھالی اور وہ مسلسل قفصہ کا حاکم رہے یہاں تک کہ ۵۵۴ھ میں عبدالمومن نے ان سے جنگ کی اور ان کو حکومت کرنے سے روک دیا اور [illegible] لے گیا۔ پس وہاں پر المعتز نے [illegible] سال کی عمر میں فوت ہو گیا اور عبدالمومن نے قفصہ پر [illegible] کو حاکم بنا دیا۔ پھر اس نے [illegible] الملقب [illegible] کے ذریعے معزول کر دیا پھر اسے عمران بن موسیٰ صنہاجی کے ذریعے معزول کر دیا۔ پس انہوں نے علی بن عبدالعزیز بن المعتز کو تلاش کرنے کے لئے آدمی بھیجے اور وہ ایک درزی کا کام کرتا تھا۔ وہ ان کے پاس آیا اور انہوں نے ۵۶۳ھ میں عامل عمران بن موسیٰ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور انہوں نے علی بن عبدالعزیز کو سربراہ بنایا پس اس نے اپنی حکومت کا انتظام کیا اور رعیت کی نگرانی کی اور یوسف بن عبدالمومن نے ۵۷۳ھ میں اسے اس کے بھائی سید ابوزکریا سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے اس کا محاصرہ کر کے اسے تنگ کر دیا اور وہ پکڑا گیا اور اسے اس کے اہل و عیال سمیت مراکش بھیج دیا اور اسے سلا شہر میں اشغال کا افسر مقرر کیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور بنی الرند کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ والبقاء للّٰہ وحدہ

بلال بن جامع کے حالات جو صنہاجہ کے عہد میں قابس کے امراء تھے اور افریقہ میں عربوں کی جنگ کے وقت تمیم کو جو وہاں پر حکومت و سلطنت حاصل تھی اس کا بیان

اور جب عرب افریقہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے المعز کو [illegible] اور قیروان میں اس کا [illegible] کیا اور قابس میں المعز بن محمد [illegible] صنہاجی والی تھے اور اس کا بھائی ابراہیم اور ماضی قیروان میں المعز کے حاجبوں کے سالار تھے۔ پس اس نے ان دونوں کو معزول کر دیا اور وہ دونوں [illegible] مونس بن یحییٰ کے ساتھ جا ملے اور یہ پہلا شخص تھا [illegible] عربوں پر [illegible] لیا۔ پھر ان میں سے [illegible] اس کی جگہ [illegible] بھائی ماضی حکمران [illegible] بہت برا کردار تھا۔ پس اہل قابس نے اسے قتل کر دیا [illegible] تمیم بن المعز کے عہد میں [illegible] سلطان کے بھائی عمر کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ عربوں کی اطاعت قبول کرے۔ [illegible] کامل بن جامع نے [illegible] دہمان میں سے تھا اور [illegible] ریاح کا ایک بطن ہے۔ اس کی حکمرانی [illegible] یحییٰ بن تمیم [illegible] تو اس نے اسے جواب دیا اور اس نے [illegible] جنگ کی یہاں تک [illegible] اور اس کی [illegible] قیروان سے [illegible] ہو گیا اور مہدیہ کو چھوڑ دیا [illegible] امارت میں [illegible] یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت [illegible] اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی [illegible] حکومت [illegible] پر لکھا ہوا ہے اور جب علی بن یحییٰ [illegible] عرب [illegible] اطاعت [illegible] اور [illegible] قیروان میں [illegible] امان دی اور رافع قیروان کی طرف [illegible] نے اس کا انکار کیا [illegible] دہمان [illegible] انہوں نے [illegible] تقسیم کر دیا اور قیروان کو [illegible] نے [illegible] علی بن یحییٰ نے [illegible] قیروان میں [illegible] وہاں سے [illegible] اور رافع کے [illegible] جنگ [illegible] فوت ہو گیا اور [illegible] رشید بن کامل [illegible] اور وہاں کے [illegible] اصلاح کرنے کی کوشش کی [illegible] جنگ ختم ہو گئی [illegible] رشید بن کامل [illegible] سنبھال لیا [illegible] اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن رشید حاکم بنا اور اس پر اس کے غلام یوسف کا بہت اثر تھا [illegible] اپنے [illegible] سرداروں کے ساتھ [illegible] اور اپنے بیٹے کو یوسف کے پاس چھوڑ گیا۔ پس یوسف نے اسے باہر نکال دیا [illegible] کی اطاعت میں چلا گیا اور اہل قابس نے اس پر [illegible] کر دیا اور انہوں نے [illegible] دور کر دیا اور وہ اپنے بھائی کے پاس چلا گیا اور اس کا بھائی عیسیٰ بن رشید [illegible] سب حالات [illegible] اس وجہ سے ان کا کئی ایام تک محاصرہ کئے رکھا اور بنی جامع میں سے آخری [illegible] مدافع بن رشید بن کامل تھا

اور جب عبدالمومن مہدیہ، صفاقس اور طرابلس پر غالب آیا تو اس نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ایک فوج کے ساتھ قابس کی طرف بھیجا تو رافع بن رشید قابس سے بھاگ گیا اور اسے موحدین کے سپرد کر دیا اور طرابلس کے عربوں سے جا ملا تو انہوں نے اسے دو سال پناہ دی پھر وہ قابس میں عبدالمومن کے ساتھ آ ملا تو اس نے اس کی عزت افزائی کی اور بنی جامع سے موافقت کرنے والوں کا خاتمہ ہو گیا۔ والبقاء للہ وحدہ۔

طرابلس میں رافع بن مکن مطروح کے حملہ اور صفاقس میں نصاریٰ پر الفریانی کے حملہ کے حالات اور ان کے اخراج اور بنی بادیس کے آخر میں اپنے ملک کی حکومت کو اپنے لئے مختص کر لینے کا بیان

اور طرابلس پر صقلیہ کا حاکم رجار (خدا کی لعنت اس پر) اپنے سالار جرجی بن میخائیل انطاکی کے ذریعے ۵۴۱ھ میں غالب آ گیا اور اس نے مسلمانوں کو وہاں باقی رہنے دیا اور ان پر حاکم مقرر کیا اور وہ نصاریٰ کی حکومت میں کچھ عرصہ رہے پھر ابو یحییٰ بن مطروح جو شہر کے روساء میں سے تھا شہر کے سرداروں اور روساء کے ساتھ گیا اور ان کو نصاریٰ پر حملہ کرنے میں شامل کر لیا پس وہ بھی اکٹھے ہو گئے اور ان پر حملہ کر دیا اور انہیں آگ سے جلا دیا اور جب عبدالمومن مہدیہ پہنچا اور اسے ۵۵۵ھ میں فتح کیا تو ابو یحییٰ بن مطروح اور اہل طرابلس کے سرکردہ لوگ اس کے پاس گئے تو اس نے ان کی بہت عزت افزائی کی اور اس نے ابن مطروح مذکور کو امیر بنایا اور انہیں ان کے شہر کو واپس کر دیا پس یہ بڑھاپے تک ان کا امیر رہا اور یوسف بن عبدالمومن کے بعد عاجز ہو گیا اور حج کرنے کا تقاضا کیا تو سید ابو زید بن ابی حفص محمد بن عبدالمومن حاکم تونس نے اسے حج کو بھجوا دیا پس اس نے ۵۸۶ھ میں سمندر تک سفر کیا اور سکندریہ میں ٹھہر گیا اور صفاقس کے والی بنی بادیس کے ایام میں شیوخ میں سے تھے۔ یہاں تک کہ بلکین بن بادیس نے اس پر اپنے پروردہ منصور برغواطی کو حاکم بنایا اور وہ بڑا دلیر شہسوار تھا پس اسے افریقہ پر عربوں کے غلبہ کے ایام میں بغاوت کرنے اور المعز کے مہدیہ کی طرف خروج کی سوجھی تو اس کے عم زاد حمو بن ملیل برغواطی نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے دھوکے سے حمام میں قتل کر دیا تو اس کے عرب حلیف خفیہ کے ہو گئے اور انہوں نے حمو کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ اس نے ان کے لئے اتنا مال خرچ کیا کہ وہ اس سے راضی ہو گئے اور حمو بن ملیل صفاقس کا خصوصی حکمران بن گیا اور جب المعز فوت ہو گیا۔ تو اسے مہدیہ پر غلبہ حاصل کرنے کی سوجھی تو اس نے اپنی عرب فوج کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور تمیم نے اس کا مقابلہ کیا تو حمو اور اس کے اصحاب ۴۵۵ھ میں شکست کھا گئے پھر اس نے اپنے بیٹے یحییٰ کو صفاقس کے محاصرہ کے لئے بھیجا تو اس نے مدت تک اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر وہاں سے چلا گیا اور تمیم بن المعز نے سنہ ۴۹۳ھ میں اس پر چڑھائی کی اور اس پر غالب آ گیا اور حمو بن کامل امیر قابس کے پاس گیا تو اس نے اسے پناہ دی اور صفاقس تمیم کی ملکیت میں آ گیا اور اس کا بیٹا اس کا والی بنا اور جب نصاریٰ مہدیہ پر غالب آئے اور رجار کے سالار

جزیرہ بنی [illegible] سے [illegible] میں اس پر قبضہ کیا تو اس کے بعد انہوں نے صفاقس پر غلبہ پایا تو وہاں سے [illegible] کر دیا اور عمر بن ابی الحسن [illegible] باقی [illegible] کے تمام [illegible] سے ان کو [illegible] مقرر کیا اور اس کے باپ ابو الحسن [illegible] لے گئے اور افریقہ کے ساحل میں سے [illegible] پر [illegible] قبضہ کیا اور [illegible] کی طرح تھا [illegible] تھا اور ان میں سے [illegible] پر [illegible] کر [illegible] اور ان میں [illegible] تھے [illegible] کا [illegible] اس کا باپ ان کے پاس تھا پھر صفاقس میں [illegible] نصاریٰ نے مسلمانوں پر [illegible] اور انہیں تکلیف پہنچی اور ابو الحسن [illegible] میں [illegible] پر [illegible] تو [illegible] نے اپنے بیٹے [illegible] اور [illegible] فرصت [illegible] لئے اللہ [illegible] ان کے ماتحت [illegible] ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا اور نصاریٰ نے اس کے باپ ابو الحسن کو قتل کر دیا اور [illegible] نے بھی ان کے خلاف بغاوت کر دی اور [illegible] جب [illegible] کے پاس پہنچ [illegible] جماعت کا تعین [illegible] یہاں تک کہ [illegible] آیا۔

افریقہ میں عربوں کی جنگ کے اضطراب کے وقت خود مختار حکمرانوں کے حالات اور موحدین کا ان کے آثار کو ختم کرنا

جب [illegible] نے عربوں کی جنگ [illegible] تو قیروان سے مہدیہ کی طرف چلے گئے اور ان پر غالب آ گیا تو اس کے ساتھ [illegible] کی ایک جماعت آئی اور [illegible] میں [illegible] اور [illegible] کی [illegible] میں [illegible] رہتے تھے جن میں سے [illegible] باقی [illegible] ان میں [illegible] پیدا ہو گیا تو انہوں نے [illegible] کی طرف پیغام [illegible] کر [illegible] سے معاملات [illegible] اور ان کے [illegible] تو وہ ان کے پاس [illegible] ہو گئے اور [illegible] قصر [illegible] میں [illegible] دیا اور [illegible] امیر [illegible] تو اس نے عربوں سے ان کی [illegible] کی اور انہیں ان کے [illegible] سے دور کر دیا اور [illegible] بنی [illegible] سے تھے اور [illegible] بنی ریاح کے ایک [illegible] سے تھا اور یہ لوگ ان کے [illegible] پر غالب تھے [illegible] اور ان کی حکومت [illegible] اور [illegible] پر [illegible] اور [illegible] یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور اس کی حکومت [illegible] کے بیٹے [illegible] نے [illegible] اور [illegible] سے خوف [illegible] تھے [illegible] اس کے بعد اس کا بیٹا [illegible] بن [illegible] اور اس کے [illegible] ایک [illegible] کر [illegible] جماعت [illegible] قتل [illegible] حکومت سنبھال لی اور [illegible] امیر [illegible] اور [illegible] اتفاق [illegible] اور [illegible] سلوک کیا اور اس کی حکومت بہت بڑی ہو گئی اور [illegible] کا قصد [illegible] کی مدح کی تو اس نے انہیں انعامات دیئے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے [illegible] نے [illegible] حکومت [illegible] اور اپنے باپ [illegible] کے طریقوں پر چلا پھر اس کے بعد اس کا بھائی [illegible] کے طریقوں کے مطابق [illegible] چلا پھر اس کے بعد [illegible] حکمران بنا اور ان کے نقش قدم پر چلا اور جب اس نے [illegible] سے تونس میں مقابلہ کیا [illegible] چلا گیا اور راستے میں اس کے [illegible]

سے گزرا تو اس نے اس کی مہمان نوازی میں بڑی جد وجہد کی اور اس کی اطاعت میں آ گیا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اس کے شہر کا نگران بنا دے تو اس نے اس کی خواہش کو پورا کر دیا اور ان پر ابو حسن الہواری کو حاکم بنا دیا اور جب عبدالرحمن ۱۲۷ھ میں افریقہ آیا تو اس نے اس کی بیعت کی اور اسے جاگیریں دیں اور وہ اس کے ماتحت لوگوں میں شامل ہو گیا اور [illegible] کے قلعہ میں [illegible] بن علی [illegible] منصور [illegible] دوستوں میں سے تھا جو بجایہ اور قلعہ کا حاکم تھا۔ اس نے [illegible] مضبوط کیا تھا اور [illegible] کے معاملہ کا آغاز یوں ہوا ہے کہ [illegible] کے دوران ملک [illegible] کے [illegible] کے درمیان [illegible] میں اس پر [illegible] کیا۔ جس میں اس نے اپنی طرف جرأت [illegible] کی طرف [illegible] منسوب کیا تو [illegible] اپنے تعلق اس سے [illegible] پیدا ہو گیا اور [illegible] تو اس نے شیخ محمد بن [illegible] نے اس کی عزت افزائی کی اور [illegible] زیادہ [illegible] محمود کے پاس [illegible] اور محمد نے جو [illegible] میں تھے ان کی [illegible] کی اور [illegible] اشیر [illegible] مختلف قبیلے تھے [illegible] اور [illegible] تھے [illegible] نے [illegible] بن [illegible] کو تحقیق احوال کے لیے بھیجا اور وہ قلعہ میں ان کے پاس رہا [illegible] اس نے [illegible] کا قصد کیا جو قلعہ کے نواح میں رہتے تھے اور اس نے انہیں بھی قلعہ میں ان کے ساتھ اتارا اور انہیں [illegible] کیا اور [illegible] انہیں [illegible] سے نکال [illegible] یہاں تک [illegible] دونوں نے [illegible] قصد کیا یہاں تک کہ اس کے پاس پانچ سو [illegible] ہو گئے اور اس نے ان کے [illegible] میں خونریزی کی اور [illegible] ہزیمت [illegible] طلال سے [illegible] میں جنگ کی اور محمد بن [illegible] سعید کو قتل کر دیا [illegible] لوگوں سے [illegible] تو اس نے اس کے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] بھائی سے اپنی فوج کو اس کی طرف بھجوایا اور اس نے فوج کے ساتھ [illegible] مقابلہ کیا [illegible] سے قتل کر دیا اور اس کا کام [illegible] تھا اور ایک مدت کے بعد وہ فوت ہو گیا اور اس کی حکومت کو اس کے بیٹے منیع نے سنبھالا اور [illegible] سعید نے اپنے بھائی محمد کا بدلہ لینے کے لیے اس کا مقابلہ کیا اور محاصرہ کر لیا گیا اور اس کے حالات خراب ہو گئے تو انہوں نے قلعہ میں اس پر حملہ کر دیا اور اس کے اہل و عیال [illegible] میں قتل ہو گئے۔

اور اسی طرح طبریہ میں [illegible] بن خلاف [illegible] کا ایک سردار تھا جب [illegible] کے وقت افریقہ میں اضطراب پیدا ہوا تو وہ طبریہ میں [illegible] ہو گیا اور اس کے قلعے کو مضبوط کیا اور اپنے بیٹوں اور [illegible] اور اپنی جماعت کے ساتھ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] تو اس [illegible] نے اس پر حملہ کر دیا اور ان کے درمیان طویل جنگ [illegible] نے [illegible] میں ایک قلعہ بنایا اور اسے مضبوط کیا [illegible] سے [illegible] کیا [illegible] کی بات ہے [illegible] جو [illegible] نے اسے [illegible] دیا اور [illegible] حاکم بنایا پھر انہوں نے اس کی [illegible] کی وجہ سے اسے اپنی ولایت سے ہٹا دیا [illegible] ملک سے نکل گیا اور [illegible] تو انہوں نے [illegible] کے خلاف ان کی مدد کی تو اس نے [illegible] اور اس کی اطاعت طبریہ کے حاکم [illegible] کو پہنچی تو اس نے اپنے ہاتھ [illegible] کی امارت [illegible] قلعہ [illegible] لے آیا اور [illegible] نے فساد برپا کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کی اور ان کے بعد دونوں کے بیٹوں نے ان کی پابندی کی یہاں تک کہ عبدالمومن ۱۵۵ھ میں افریقہ پہنچا اور اس نے افریقہ کی جانب

سے فساد کا خاتمہ کر دیا۔

اور اسی طرح منزل رقلون میں جو زغوان کے صوبہ میں ہے بنو [illegible] حنیفہ کا حاکم ابن علال ابن غنانی [illegible] اور ابن [illegible] ان کی طرح تھا اور [illegible] نے بھی اسی طرح [illegible] جانشینی کی بیعت تھی کہ عبدالمومن نے ان کا بھی خاتمہ کر دیا اور علاء بن نمر اللہ کلاعی قلعہ [illegible] پر [illegible] تھا [illegible] ان کے پاس مختلف قبائل کی ایک فوج آ گئی یہ واقعہ اس وقت ہوا جب عوام نے اسے [illegible] اور [illegible] نے اسے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] وہ ملک سے نکل کر [illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible] کے لئے ایک قلعہ بنایا اور تونس پر [illegible] حکومت کی اور اس جماعت پر فساد [illegible] کیا جس انہوں نے [illegible] کہ وہ اس کے خلاف ان کی مدد کرے تو اس نے ان کی مدد کی [illegible] حاکم ابن علال کو یہ اطلاع ملی تو [illegible] نے اس سے رشتہ کر لیا اور اسے اپنے ملک کے قلعہ [illegible] میں لے آیا اور [illegible] کرتے [illegible] دونوں نے ایک دوسرے کی مدد کی اور ان کے بعد دونوں کے بیٹے ان کے جانشین بنے یہاں تک کہ ۵۵۵ھ میں عبدالمومن افریقہ پہنچا اور اس نے فساد کا خاتمہ کیا۔

اور شیخ البلاد [illegible] ابن [illegible] سے [illegible] اس سے [illegible] نے ان پر چڑھائی کی اور انہیں [illegible] سے نکال دیا اور ان پر [illegible] کے مرنے تک [illegible] کرتے رہے اور اس کے بعد [illegible] حاکم بنا اور وہ بھی اس کے طریقہ پر چلا یہاں تک کہ وہ ۵۵۵ھ میں عبدالمومن کی اطاعت میں داخل ہو گیا۔ واللہ مالک الملک لا رب غیرہ سبحانہ

قلعہ میں آل حماد کی حکومت کے حالات جو صنہاجی بادشاہوں میں سے عبیدیوں کی خلافت کے داعی تھے اور موحدین کی حکومت کے خاتمہ کے وقت افریقہ اور مغرب اوسط میں انہیں جو حکومت و سلطنت حاصل تھی اس کا بیان

یہ حکومت آل زیری کی حکومت کی ایک شاخ ہے اور منصور بلکین نے اپنے بھائی حماد کو اشیر اور مسیلہ کا حاکم مقرر کیا تھا اور وہ اپنے بھائی بطوفت اور [illegible] کے ساتھ اس کی حکومت کی پاسداری کرتا تھا۔ پھر اس نے [illegible] بادیس کے زمانے میں اپنے بھائی منصور سے الگ حکومت قائم کر لی اور اسے ۳۹۵ھ میں مغرب اوسط میں زناتہ کے ساتھ جو مغراوہ اور بنی یفرن میں سے تھے جنگ کرنے کے لئے [illegible] دیا اور اس کے ساتھ یہ شرط کی کہ وہ [illegible] اشیر مغرب اوسط اور [illegible] جسے وہ فتح کرے گا اس کی ولایت میں دے گا اور یہ کہ وہ اس سے مقدم نہیں ہو گا۔ پس اس جنگ میں اس کی تکلیف بڑھ گئی اور اس نے زناتہ میں خوب خونریزی کی اور [illegible] حاصل ہوئی اور اس نے ۳۹۸ھ میں جبل کتامہ میں قلعہ [illegible] کا نقشہ [illegible] اور وہ [illegible] ہے اور اس عہد میں [illegible] عربوں میں [illegible] رہتے ہیں اور وہ اہل مسیلہ اور اہل حمزہ کو بھی یہاں

کے گیا [illegible] دونوں شہروں کو [illegible] مغرب سے [illegible] آ [illegible] گیا اور اس [illegible] بڑی [illegible]
[illegible] شہر [illegible] اور اس کی [illegible] قصبوں کو [illegible] اور اس [illegible] ساتھ [illegible]
اور [illegible] بھی خوب [illegible] بیان [illegible] کے [illegible] کے باز [illegible] کو بچانے کے لئے [illegible]
[illegible] کے شہروں سے اس کی طرف کوچ کیا [illegible] کے زمانے میں [illegible] اور مغرب [illegible]
[illegible] کا [illegible] تھا اور [illegible] میں [illegible] کی صحرائی قوم [illegible] اور [illegible] کے
مضافات میں [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی اور [illegible] نے [illegible] کے خلاف [illegible] کے [illegible] ۳۳۲ھ میں اس
سے جنگ کی [illegible] اور اس کے [illegible] اور اس [illegible] ہوا [illegible] بیٹے قتل ہو گئے اور اس نے
[illegible] اور اس نے [illegible] کی طرف [illegible] اور وہ [illegible] کے [illegible] چلے گئے پھر [illegible] کے
خواص اور [illegible] نے [illegible] کے [illegible] پر [illegible] کے [illegible] تھے
[illegible] کے [illegible] اس سے [illegible] المعز [illegible]
[illegible] نے [illegible] کیا اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کا اظہار کیا اور [illegible]
[illegible] کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کا [illegible] نے
[illegible] شہر [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کے خلاف [illegible]
انہوں نے اس کا مقابلہ کیا۔ [illegible] نے اس سے [illegible] جنگ کی [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کو [illegible] اور [illegible]
کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] کو [illegible] اور [illegible] میں [illegible]
[illegible] کے [illegible] میں [illegible] تک کہ اس نے [illegible] کا محاصرہ کر لیا [illegible] کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] قوم کے ساتھ [illegible] سے [illegible] اس کے باپ [illegible] کیا ہوا تھا
اور اس [illegible] کی [illegible] آیا [illegible] میں [illegible] اور [illegible]
خلاف [illegible] کی طرف [illegible] اور اس سے جنگ کی اور اس نے [illegible] کے [illegible]
[illegible] سے [illegible] کے پیچھے [illegible]
[illegible] کا محاصرہ کر لیا اور [illegible] میں داخل ہو گیا [illegible] نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ وہ اچانک [illegible]
اپنے اصحاب کے [illegible] کی حالت میں [illegible] میں اپنے [illegible] ۳۳۴ھ [illegible] اور [illegible] نے
[illegible] اپنے [illegible] اور انہوں نے [illegible] سے جنگ کی اور [illegible] کے لئے بھی
[illegible] نے اس پر [illegible] اور [illegible] کی [illegible] پر [illegible] قیروان میں اس کے [illegible] میں
[illegible] المعز [illegible] بیعت کر لی [illegible] کی جانب [illegible] نے اپنے بیٹے [illegible]
اس کے [illegible] کے لئے بھیجا [illegible] میں [illegible] کے ساتھ قیروان [illegible]

سے المعز سے صلح کا جو مطالبہ کیا تھا اس نے اسے پورا کر دیا اور وہ اپنے باپ کے پاس واپس آ گیا اور [illegible] میں اس کی وفات ہو گئی اور اس کے بیٹے قاسم نے اس کی حکومت کو سنبھالا اور وہ بڑا نرم مزاج تھا۔ پس اس کے بھائی یوسف نے اسے مغرب پر [illegible] منتخب کیا۔ [illegible] ایک شہر ہے جس کا [illegible] اور اس نے احاطہ کیا تھا اور [illegible] شاد [illegible] تھا۔ ان پر چڑھائی کی تو قاسم نے ان کے مقابلہ میں نکل [illegible] شہر میں [illegible] نے اس بات کو محسوس کیا تو اس نے ان سے مصالحت کر لی اور ان کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور دونوں [illegible] آ گئے وہ [illegible] میں المعز نے قیروان سے ان پر چڑھائی کی اور طویل مدت تک ان کا محاصرہ کیے رکھا پھر قاسم نے ان سے صلح کر لی اور [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ پھر اسے چھوڑ کر واپس آ گیا اور جب قاسم نے المعز کا [illegible] ہوا تو وہ عبیدیوں کی اطاعت کی طرف واپس آ گیا اور انہوں نے اسے ترقی [illegible] اور وہ [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا محسن [illegible] اور [illegible] تھا اور اس نے [illegible] کے خلاف خروج کیا اور مغرب چلا گیا [illegible] کو قتل کر دیا اور حسن نے اس کی [illegible] بلکین کو [illegible] بن مناد [illegible] سے [illegible] مصر [illegible] کو [illegible] قتل [illegible] انہوں نے [illegible] اور سب نے حسن کے قتل کا [illegible] اور وہاں سے [illegible] فاس کی طرف [illegible] گیا [illegible] تو بلکین نے اسے اس کی [illegible] میں قتل کر دیا اور [illegible] میں اس نے حکومت سنبھال لی اور وہ [illegible] تھا اور حسن کا [illegible] جس نے [illegible] کے قتل [illegible] اور [illegible] قتل ہو گیا اور اس دور حکومت میں جعفر بن علی [illegible] مقدم [illegible] قتل ہو گیا کیونکہ اسے [illegible] کا [illegible] تھی [illegible] اس کے بعد اس نے [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ پھر اس کا بھائی [illegible] بن محمد فوت ہو گیا اور اس پر اس کی [illegible] نے اقدام کیا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور [illegible] اس کے بھائی [illegible] کو [illegible] کر دیا اور [illegible] کی [illegible] اور بلکین [illegible] مغرب کی طرف [illegible] کے لئے جایا کرتا تھا اور [illegible] یوسف بن بلکین اور [illegible] نے [illegible] حاصل [illegible] میں ان [illegible] کرنے کے لئے [illegible] صحرا کی طرف [illegible] بلکین [illegible] مغرب میں [illegible] لیا اور فاس [illegible] اور وہاں کے [illegible] اور اشراف [illegible] اطاعت کی [illegible] اور [illegible] فاس کی طرف لوٹ آیا تو اس کے [illegible] نے اپنی [illegible] کو [illegible] اس موقع کو [illegible] اور اس کی [illegible] نے [illegible] دور جا کر [illegible] کرنے [illegible] میں [illegible] قتل کر دیا اور اس کے بعد خود حکومت سنبھال لی اور [illegible] الفتوح [illegible] کو [illegible] بنایا اور مغرب کی [illegible] اپنے بھائی [illegible] اپنے بھائی [illegible] کی امارت اپنے بھائی [illegible] کو دی اور [illegible] نے اس کی [illegible] کو [illegible] کر دیا [illegible] اپنے بھائی [illegible] اور [illegible] کی امارت اپنے بیٹے عبداللہ کو اور [illegible] کی امارت اپنے بیٹے یوسف کو دی اور [illegible] نے [illegible] اپنی اطاعت کے متعلق لکھا اور اس کی طرف تحائف بھیجے [illegible] اس کی [illegible] اس کے پاس

آئے جو انہی کی حکومت واطاعت پر [illegible] تھے تو اس نے انہیں بہت انعام و اکرام دیا اور انہیں ان کے شہروں کی طرف واپس کر دیا اور ان کی امارت یوسف بن خلف صنہاجی کو دی اور اسی طرح [illegible] اور [illegible] قیروان بھی اس کی اطاعت میں داخل ہو گئے اور جب سے بلکین قتل ہو گیا تھا اہل بسکرہ نے جعفر بن ابی رمان کی سرکردگی میں آل حماد کی اطاعت کو چھوڑ دیا تھا اور انہوں نے اپنے شہر کی حکومت اپنے لئے مخصوص کر لی تھی اور خود مختار بن گئے تھے پس ناصر نے ان کی طرف خلف بن حیدرہ کو بھیجا جو اس کا وزیر تھا اور اس سے پہلے بلکین کا وزیر تھا پس اس نے ان سے [illegible] کیا اور بزور قوت فتح کر لیا اور بنی جعفر کو ان کے ساتھی کی جماعت کے ساتھ قلعہ کی طرف لے آیا پس ناصر نے انہیں قتل کر دیا اور [illegible] پھر بعض لوگوں کی شکایت پر خلف بن حیدرہ کو بھی قتل کر دیا اور جب اسے بلکین کے متعلق علم ہوا تو اس نے اپنے بھائی [illegible] کی جانب امان [illegible] اس بارے میں مشورہ [illegible] تو [illegible] نے اسے قتل کر دیا اور اس کا جانشین [illegible] جعفر [illegible] کو بنا دیا پھر اس نے مغرب کے حالات کا جائزہ لینے [illegible] بلکین کے قتل کے موقع پر [illegible] غالب [illegible] کو خود اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا [illegible] کے خلاف [illegible] اور [illegible] فوجوں کے ساتھ ان کی مدد کی [illegible] المعز بن زیری بن عطیہ [illegible] تمیم ابن المعز [illegible] اور اس کی قوم کو شکست دی [illegible] شکست کھائی اور انہوں نے اس کے ہتھیار لوٹ لئے اور اس کا بھائی [illegible] اور وہ اپنے بچے کھچے لوگوں کے ساتھ قسنطینہ کی طرف بھاگ آیا [illegible] وزیر بن ابی الفتوح [illegible] بھیجا [illegible] ان کے درمیان صلح ہو گئی اور ناصر نے ان [illegible] وزیر ابن ابی الفتوح کی [illegible] تمیم کی طرف [illegible] نے اسے [illegible] قتل کر دیا [illegible] مستنصر بن خزرون [illegible] کی جنگ کے ایام میں معز اور طرابلس پہنچا [illegible] جیسا کہ ہم نے اس کا ذکر کیا ہے [illegible] بلاد مغرب [illegible] افریقہ میں داخل ہو گئے اور ناصر اس کے مقابلہ میں نکلا تو وہ [illegible] کی طرف بھاگ گیا پھر [illegible] آگیا اور [illegible] فساد کرنے کی جانب واپس آ گیا پس ناصر نے اس سے صلح کے متعلق مراسلت کی تو اس نے اس کی حاجت پوری کر دی [illegible] کی طرف اشارہ کیا [illegible] کام کیا [illegible] مستنصر [illegible] اس کی مہمان نوازی [illegible] کے پاس آئے اور [illegible] مستنصر کی حکومت اور [illegible] کی حاجت پوری کرنے کے وقت اپنے نوکروں کو اشارہ کیا تو انہوں نے اسے [illegible] ناصر کے پاس [illegible] دیا [illegible] اس نے بجایہ میں [illegible]

کر دیا اور اس کے اعضاء کو قلعہ میں صلیب دیا اور دوسروں کے لئے عبرت بنا دیا اور زناتہ کے بہت سے رؤساء قتل ہو گئے پس مغراوہ میں سے ابو الفتوح بن حنوش امیر بنی یستلیتن جس کے بلاد مسیلہ اور مرسیہ میں صنہاجہ کے بطون سے قبیلے آباد تھے اور شہر کا نام بھی انہی کے نام پر رکھا گیا تھا اسی طرح ان میں سے معنصر بن حماد بھی قتل ہو گیا۔ جو مشرق کی طرف رہتا تھا پس اس نے عامل طبنہ پر چڑھائی کی اور مغراوہ میں سے بنی ورسیفان کے شیوخ بھی قتل ہو گئے پس سلطان نے ان سے خط و کتابت کی کیونکہ وہ عربوں کے معاملہ میں مصروفیت کی وجہ سے ان سے غافل تھا پس انہوں نے معنصر پر چڑھائی کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو ناصر کے پاس بھیج دیا تو اس نے اسے معنصر کے سر کے ساتھ نصب کر دیا اور والی اطرابلس نے اسے اطلاع بھیجی کہ مغراوہ نے اپنے ملک کے برخلاف انج کی مدد کی ہے تو اس نے اپنے بیٹے منصور کو فوجوں کے ساتھ بھیجا اور اس نے معنصر بن خزرون کے شہر وغلان میں اتر کر اسے تباہ کر دیا اور اپنی فوج اور دستوں کو وارکلا شہر کی طرف بھیجا اور غنائم اور قیدی لے کر واپس لوٹا اور اسے اطلاع ملی کہ زناتہ میں سے بنی توجین نے عربوں میں سے بنی عدی کی فساد کرنے اور ڈاکے ڈالنے میں مدد کی ہے اس وقت ان کا امیر مناد بن عبد اللہ تھا پس اس نے اپنے بیٹے منصور کو ان کی طرف فوج دے کر بھیجا اور اس نے بنی توجین کے امیر اور اس کے بھائی زیری اور ان کے چچا اشب اور حمامہ کو گرفتار کر لیا اور اس نے انہیں بلا کر ڈانٹا اور انہیں قتل کر لیا اور وہ ان پر اور قادم سے جو بنی عبد الواد کے رؤساء میں پناہ لینے کے معاملہ میں غالب آ گیا اور ان سب کو مخالفت کی وجہ سے قتل کر دیا اور ۴۶۰ھ میں اس نے جبل بجایہ کو فتح کیا اور وہاں پر بربریوں کے کچھ قبیلے تھے جو اسی نام سے موسوم تھے۔ مگر ان کی زبان میں کاف "گ" کاف تنگ بولتے تھے۔ یہ جیم اور کاف کے درمیان درمیان ہوتا ہے اور اس عہد میں صنہاجہ کے کچھ قبیلے متفرق ہو کر آتے تھے پس جب اس نے اس جبل کو فتح کیا تو اس میں ایک شہر کا نقشہ بنایا اور اس کا نام ناصریہ رکھا اور لوگ اسے بجایہ کہتے ہیں اور وہاں پر اس نے قصر اللؤلؤ بنایا جو دنیا کے عجیب و غریب محلات میں سے تھا اور وہ وہاں پر لوگوں کو لایا اور وہاں کے باشندوں کا ٹیکس معاف کر دیا اور ۴۶۱ھ میں خود وہاں منتقل ہو گیا اور ناصر کے ایام میں ان کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اسے بنی بادیس کی حکومت پر برتری حاصل ہو گئی اور مہدیہ میں ان کے بھائی تھے اور جب زمانے نے انہیں ہلالی عربوں کے فتنہ سے دوچار کیا تو ان کی حکومت کمزور ہو گئی اور ان پر بکثرت حملے ہونے لگے اور ارباب حکومت میں سے لوگ ان سے جھگڑا کرنے لگے تو ناصر کے ایام میں آل حماد کو عزت مل گئی اور ان کی حکومت کی شان بڑھ گئی پس اس نے خوبصورت اور عجیب و غریب عمارات بنوائیں اور بڑے بڑے شہروں کو مضبوط کیا اور مغرب کی طرف جنگ کے لئے گیا اور ان کے علاقے میں دور تک چلا گیا پھر ۴۸۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے منصور بن ناصر نے اس کی حکومت سنبھالی اور ۴۸۳ھ میں بجایہ آیا اور وہاں پر فوج کے ساتھ ٹھہر گیا خصوصاً مغرب کی دشوار منازل میں اور وہ اس کے نواح میں فساد کرنے اور اس کے پاس سے لوگوں کے اٹھنے کی وجہ سے انہیں قلعہ میں تکلیف نہیں دیتے تھے کیونکہ ان کے لوٹنے کے لئے بجایہ جانے کے لئے راستوں کی سہولت تھی پس اس نے بجایہ کو ایک قلعہ اور اپنی حکومت کا دار الخلافہ بنا دیا اور اس کے محلات کی تجدید کی اور اس کی جامع مسجد کو مضبوط کیا اور یہ منصور عمارتوں کا بہت شوقین تھا اس نے بنی حماد کی حکومت کو مہذب بنایا اور عمارات کے نقشے بنانے کے پیچھے پڑ گیا اور کارخانے اور محلات بنائے اور باغات میں پانی جاری کئے اور اس نے قلعہ میں

شاداں قلعہ منار [illegible] اور شاہ [illegible] بنایا اور بجایہ میں قصر اللؤلؤ اور قصر [illegible] بنایا اور اس کا نام ناصریہ رکھا [illegible] کو دیا تھا اور [illegible] نے منصور کی حکومت کے آغاز سے ولایت کو اپنے لیے مخصوص کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے اس کی طرف [illegible] بلکین بن [illegible] فوجوں کے ساتھ بھیجا اور اسے [illegible] اور [illegible] کی امارت دی۔ بلکین نے [illegible] کو گرفتار کر کے قصر کی طرف بھجوایا اور [illegible] بنایا اور اس نے [illegible] کے بھائی ابن [illegible] کو [illegible] بن [illegible] کی طرف بھیجا۔ [illegible] کی وفات [illegible] اس نے [illegible] بیٹے [illegible] مقتول کے [illegible] بھیجا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] آیا اور انہوں نے مغرب اقصیٰ میں مرابطین سے [illegible] اور [illegible] اپنی حکومت پر [illegible] کر لیا اور منصور کو آزاد کر دیا پھر اس نے اسے قصر میں قید کر دیا پھر [illegible] تک ان کی فوجوں سے جنگ کی اور [illegible] ابی [illegible] کے حالات گزر چکے ہیں تو وہ بھی [illegible] کے قلعوں کی طرف گیا اور وہاں پر قلعہ بند ہو گیا اور معصیل بن [illegible] قسطنطنیہ میں اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور معصیل منصور کا [illegible] اپنے تخت پر [illegible] اس نے [illegible] منصور تخت پر قابض ہو گیا اور [illegible] اور اس نے اپنے قلعے میں [illegible] اور [illegible] قسطنطنیہ پر غارت گری کرتا رہا [illegible] کی طرف [illegible] کر اس کے قلعے میں اس کا محاصرہ [illegible] منصور کی قوم تھی اور دونوں کی سرداری [illegible] تھی [illegible] میں ان کا سردار ماخوخ تھا اور ان کے درمیان دوستی تھی اور ان کی ایک بیٹی [illegible] منصور کے پاس تھی اور جب ان کے اور ان دونوں کی قوم کے درمیان [illegible] تو منصور نے [illegible] کے ساتھ ان سے جنگ کی اور ماخوخ نے بھی ان کے مقابلہ میں فوج جمع کی اور [illegible] جنگ [illegible] منصور شکست کھا کر بجایہ کی طرف گیا اور ماخوخ کی [illegible] تھی [illegible] ماخوخ [illegible] کے درمیان [illegible] تلمسان کے امراء [illegible] کی وجہ سے منصور کو تلمسان [illegible] جب مغرب پر یوسف بن تاشفین نے قبضہ کیا اور اس کی [illegible] منصور [illegible] تلمسان کی حکومت کی طرف [illegible] میں [illegible] غالب آ گئی جیسا کہ [illegible] منصور نے [illegible] پر چڑھائی کی اور اس کی سرحد [illegible] ماخوخ کے قلعوں کو تباہ کر دیا اور اس کا [illegible] تو اس نے اس کی طرف یوسف بن تاشفین [illegible] سے [illegible] مرابطین کو [illegible] نکال [illegible] اپنے بیٹے امیر عبداللہ کو بھیجا تو مرابطین اس کے متعلق [illegible] چلے گئے [illegible] اور اس نے [illegible] فتح کر لیا پھر اس نے [illegible] اسی طرح فتح کر لیا اور [illegible] معاف کر دیا [illegible] اپنے باپ کے پاس واپس آ گیا پھر اس نے [illegible] ماخوخ کے درمیان جنگ ہوئی اور [illegible] منصور نے [illegible] اس کی مدد کی اور انہوں نے الجزائر [illegible] سے جنگ کی [illegible] محمد بن [illegible] پھر [illegible] منصور [illegible] میں [illegible] کے ساتھ تمام [illegible] اور عربوں میں سے [illegible] بہت [illegible] جزائر [illegible]

کے ساتھ تلمسان سے جنگ کرنے گیا اور اسے قہر سے جنگ کی اور اپنے آگے فوج بھیجی اور خود ان کے پیچھے آیا اور تاشفین تلمسان کو چھوڑ کر تاہرت کی طرف چلا گیا اور منصور کی فوجوں نے اس سے جنگ کر کے اسے شکست دی اور وہ جبل صخرہ کی طرف آ گیا اور منصور کی فوجوں نے تلمسان میں فساد پیدا کر دیا پس وہ اس کی طرف چلی گئیں اور اس نے ان کے پہنچنے کی تنظیم کی اور اسی دن کی صبح ان سے چلا گیا اور قلعہ کی طرف لوٹ آیا اور اس کے بعد زناتہ میں خونریزی کی اور انہیں اطراف اور مغرب اوسط کے نواح میں بھگا دیا اور بجایہ کی طرف واپس آ گیا اور اس کے نواح میں خونریزی کی اور اس کی فوجوں نے ان کے قبائل پر غلبہ پا لیا پس وہ ان کے مضبوط پہاڑوں مثلاً بنی عمران اور بنی تازروت اور منصوریہ اور ضبیع اور تکور اور حجر المرتق میں چلے گئے اور اس کے اسلاف بہت لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیتے تھے اور وہ ان کے مقابلہ میں مضبوط ہو جاتے تھے پس اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور جب مرابطین نے اندلس پر قبضہ کیا تو معز الدولہ بن صمادح مریہ سے ان سے آگے بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور منصور کا مہمان بنا اور اس نے اسے دلس میں جاگیر دی اور اسے وہاں آباد کیا اور وہ ۴۹۸ھ میں فوت ہو گیا۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بادیس حاکم بنا جو بڑا سنگدل تھا اور بڑا ہیبت ناک تھا۔ پس اس نے اپنے باپ کے وزیر عبدالکریم بن سلیمان کو پہلی وزارت کے آغاز ہی میں برطرف کر دیا اور قلعہ سے نکل کر بجایہ چلا گیا اور بجایہ کے حاکم سہام کو بھی برطرف کر دیا اور ایک سال حکومت کرنے سے قبل ہی وفات پا گیا اور اس کے بعد اس کا بھائی عزیز حاکم بنا جسے اس نے جزائر سے معزول کر دیا تھا اور جیجل کی طرف جلاوطن کر دیا تھا پس قائد علی بن حمدون اس سے الگ ہو گیا اور اس نے انعام و اکرام دیے اور لوگوں نے اس کی بیعت کی اور اس نے زناتہ سے صلح کر لی اور ماخوخ سے رشتہ داری کر کے اس سے اپنی بیٹی بیاہ دی اور اس کی حکومت مبارک رہی اور اس کا زمانہ امن و آشتی کا زمانہ تھا اور علماء اس کی مجلس میں مناظرے کرتے تھے اور اس کے بحری بیڑوں نے جربہ سے جنگ کی اور وہاں کے لوگوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے تونس سے جنگ کی اور اس کے حاکم احمد بن عبدالعزیز نے اس سے صلح کر لی اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس کے زمانے میں عربوں نے قلعہ پر حملہ کیا اور وہ غارت کرتے تھے۔ پس انہیں قلعہ کے باہر جو کچھ ملا اسے لے گئے اور ان کا فساد بہت بڑھ گیا اور اغامیہ نے ان سے جنگ کی تو یہ ان پر غالب آ گئے اور انہیں ملک سے نکال دیا۔ پھر عرب چلے گئے تو عزیز کو اطلاع ملی تو اس نے اپنے بیٹے یحییٰ اور اپنے قائد علی بن حمدون کو ایک منظم فوج کے ساتھ بھیجا۔ پس وہ قلعہ میں آیا اور حالات کو پرسکون بنایا اور عربوں کو امان دی اور انہیں راضی کیا اور ان کی بدامنی کو دور کیا اور عزیز کے عہد میں یحییٰ اپنی فوج کے ساتھ بجایہ واپس آ گیا اور اسی طرح موحدین کا مہدی مشرق سے واپس آتے ہوئے ۵۱۲ھ میں بجایہ پہنچا اور اس نے وہاں سے بری باتوں کا قلع قمع کیا اور عزیز کے پاس اس کی شکایت کی گئی اور اس نے اس کے متعلق سازش کی تو وہ صنہاجہ کے بنی وریاکل کی طرف چلا گیا۔ جو وادی بجایہ میں رہتے تھے۔ پس انہوں نے اسے پناہ دی اور وہ ان کے ہاں طلباء کو تعلیم دیتا رہا اور وہاں رہ کر طلبہ کو پڑھانے لگا اور عزیز نے اسے طلب کیا تو انہوں نے اسے روک لیا اور اس کی حفاظت میں جنگ کی یہاں تک کہ وہ ان سے مغرب کی طرف چلا گیا اور عزیز ۵۱۵ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا یحییٰ حکمران بنا اور کمزوری کی حالت میں اس کا زمانہ لمبا ہو گیا اور وہ عورتوں کا مغلوب تھا اور حکومت کے جاتے رہنے کے وقت بھی قبائل صنہاجہ میں شکار کھیلنے کا شوقین تھا اور اس نے نیا

سکہ جاری کیا اور اس کی قوم میں سے کسی نے عبیدی خلفاء کے ادب کی وجہ سے اسے جاری نہیں کیا اور اس نے ابن حمدون کو بھیجا اور اس کا سکہ درہم مربع تھا جس کی تین سطریں تھیں اور ہر پہلو میں ایک دائرہ تھا اور ایک پہلو کا دائرہ یہ آیت تھی واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون اور درمیان میں یہ تحریر تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] الامیر یحییٰ بن العزیز باللہ الامیر المنصور اور دوسرے پہلو کا دائرہ یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ دینار ناصریہ میں بنایا گیا اور اس کی سطر میں امام ابو عبداللہ المقتفی لامر اللہ امیر المومنین عباسی بھی لکھا ہوا تھا اور وہ [illegible] میں اس کی [illegible] کے لئے قلعہ میں پہنچا اور جو کچھ وہاں تھا اسے اٹھا کر لے گیا اور [illegible] ابن مروان نے اس کے خلاف بغاوت کی تو اس نے اس کی طرف معد بن علی بن حمدون [illegible] کو بھیجا تو اس نے اسے [illegible] شکست دے کر قتل کر دیا اور ابن مروان کو گرفتار کر لیا اور [illegible] اسے [illegible] الجزائر میں قید کر دیا اور وہ اس کی قید ہی میں فوت ہو گیا اور [illegible] اسے قتل کر دیا تھا اور [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کو بھیجا تو اس نے [illegible] کے ساتھ [illegible] جنگ کی تو وہ ان سے [illegible] بھاگ کر [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] مہدیہ پر [illegible] اور حسن نے مہدیہ کے حاکم کا قصد کیا تو [illegible] الجزائر [illegible] اس کے بھائی [illegible] نے [illegible] کیا اور [illegible] الجزائر کو [illegible] کیا تو [illegible] حسن کو اپنا [illegible] بنایا اور اس نے عبدالمومن کی [illegible] تو اس نے اچھی امان دی اور یحییٰ بن عزیز نے اپنے بھائی [illegible] کو موحدین سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اسے شکست ہوئی اور موحدین نے بجایہ پر قبضہ کر لیا اور یحییٰ سمندر کے راستے [illegible] صقلیہ چلا گیا جہاں سے وہ [illegible] جانا چاہتا تھا۔ پھر وہ بونہ آ گیا اور اپنے بھائی حارث کے پاس [illegible] تو اس نے [illegible] بڑے سلوک [illegible] نکالنے [illegible] قسطنطینہ چلا گیا اور اپنے بھائی حسن کے پاس [illegible] اس نے اس کے لئے حکومت سے [illegible] اختیار کر لی اور اسی اثناء میں موحدین [illegible] میں داخل ہو گئے اور [illegible] ابن عزیز اور [illegible] کے ساتھ تھے قلعہ [illegible] کر دیا گیا۔ پھر یحییٰ نے [illegible] عبدالمومن کی بیعت کر لی اور قسطنطینہ کو چھوڑ دیا اور اس نے اپنی جان کی امان کی شرط لگائی [illegible] پوری کر دی اور اسے مراکش [illegible] کر دیا گیا پھر وہ [illegible] میں سلا منتقل ہو گیا اور قصر بنی [illegible] میں سکونت اختیار کر لی اور اسی سال فوت ہو گیا اور [illegible] حارث صقلیہ کی طرف بھاگ گیا اور [illegible] حاکم سے مدد طلب کی تو اس نے اس کی حکومت کے متعلق اس کی مدد کی اور [illegible] بونہ [illegible] غالب [illegible] پھر [illegible] موحدین نے غلبہ پایا اور [illegible] قتل کر دیا اور بنی حماد کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور [illegible] کے قبائل [illegible] میں [illegible] اور [illegible] یحییٰ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور اس عہد میں [illegible] شمار ہوتے ہیں اور [illegible] کی حکومت کے بعد [illegible] میں ان کے [illegible] کے ساتھ [illegible] ہیں۔

واللہ وارث الارض ومن علیہا

باب : ۴۰

بنی حیوس بن ماکسن

ان کا تعلق غرناطہ اندلس سے ہے جب [illegible]ھ میں بادیس بن منصور بن بلکین بن زیری بن مناد [illegible] نے افریقہ میں حکومت قائم کی تو حماد کو اشیر میں [illegible] کا دادا [illegible] زیری بن عطیہ [illegible] بادشاہ کی دعوت پر [illegible] سے [illegible] تک [illegible] کی فوج کے ساتھ گیا۔ تاہرت میں اترا اور بادیس نے اپنی فوج محمد بن ابی العرب کی [illegible] لے گئے۔ لیکن تاہرت میں [illegible] کا مقابلہ ہو گیا اور شکست ہوئی [illegible] جنگ کرنے گیا، فلفول بن سعید بن خزرون حاکم طبنہ اس کا مخالف ہو گیا۔ پھر زیری بن عطیہ اس سے آگے [illegible] گیا اور مغرب کی طرف واپس آ گیا اور بادیس بھی واپس آ گیا اور اپنے چچا ابوالبہار کو اشیر میں حماد اور اس کے بھائی [illegible] کے ساتھ چھوڑ دیا اور وہ زاوی، جلال، عرم اور معنسن تھے، انہوں نے [illegible]ھ میں بادیس کی مخالفت کرنے اور اس کے خلاف خروج کرنے پر اتفاق کر لیا چنانچہ انہوں نے حماد [illegible] کو پکڑ لیا اور جو کچھ ان کے پاس تھا اس پر قبضہ کر لیا اور ابوالبہار بن زیری کو بھی یہ لوگ بادیس کے ساتھ تھے تو [illegible] اپنی جان کا خوف پیدا ہوا تو ان کے ساتھ مل گیا اور وہ مخالفت میں اکٹھے ہو گئے اور بادیس فلفول بن سعید کی جنگ میں مشغول تھا جس سے ان کے فساد اور خرابی کا میدان وسیع ہو گیا اور ان کے ہاتھ فلفول تک پہنچ گئے اور انہوں نے اس سے معاہدہ کر لیا پھر ابوالبہار [illegible] بادیس کی طرف واپس آیا تو اس نے اسے قبول کیا اور اس کے ساتھ [illegible] کی۔ پھر وہ [illegible]ھ میں حماد کی طرف واپس چلے گئے اور اس نے ان سے جنگ کر کے ان کو شکست دی اور ماکسن اور اس کا بیٹا قتل ہو گئے اور زاوی [illegible] میں جبل شنوف میں پناہ گیا اور سمندر پار کر کے اندلس میں اپنے بیٹوں، بھتیجوں اور خواص کے پاس چلا گیا اور منصور بن ابی عامر کے ہاں مہمان اترا جو صاحب حکومت خلافت تھا تو اس نے ان کی بہت اچھی طرح مہمان نوازی اور عزت افزائی کی اور ان کو اپنے لئے منتخب کر لیا اور خلافت پر تسلط قائم کرنے کے لئے انہیں حکومت کے خواص اور دوستوں میں شامل کر لیا اور انہیں [illegible] کے طبقات [illegible] میں شامل کر دیا۔ جنہوں نے اپنی حمیت کے ساتھ جو طاقت اموی فوجوں اور قبائل عرب سے تھی۔ [illegible] کی [illegible] جب اندلس میں [illegible] کی حکومت مضطرب ہو گئی اور ان کی امارت پراگندہ ہو گئی اور اس کے بعد انہوں نے منصور بن ابی عامر اور اس کے بیٹوں مظفر اور ناصر کی حکومت کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور جب ان کی امارت کا خاتمہ ہو گیا اور ان کی حکومت کمزور ہو گئی اور اندلس میں بربر اور وہاں کے

باشندوں کے درمیان فتنہ پیدا ہو گیا تو زاوی نے ان جنگوں میں خوب فساد مچایا اور قرطبہ میں اس نے اس کی نصف قوم اور سب زناتہ اور بربریوں نے جنگ کی اور اپنے خلیفہ المستعین سلیمان بن الحکم بن سلیمان بن الناصر کے پاس جمع ہو گئے جس کی انہوں نے بیعت کی ہوئی تھی جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں پھر وہ قرطبہ میں زبردستی داخل ہو گئے اور اس کے عام باشندوں کی بیخ کنی کی اور اس کے خاص لوگوں اور صاحب عزت لوگوں پر الزامات لگائے پس لوگوں نے اس بارے میں واقعات بیان کئے اور قرطبہ کو لوٹنے کے بعد زاوی اپنے باپ زیری بن مناد کے سر کے پاس پہنچ گیا۔ جسے قصر قرطبہ کی دیواروں کا خالق تصور کیا جاتا ہے پس وہ اسے وہاں سے اٹھا کر اپنی قوم کے پاس لے آیا تا کہ اسے اس کی قبر میں دفن کرے پھر جب بنی حمود کو بھی شوکت حاصل ہوئی اور بربریوں کی حکومت پراگندہ ہو گئی اور اندلس میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور اس کی چوٹیاں فتنہ سے لبریز ہو گئیں اور بربری رؤساء اور ارباب حکومت نے نواح و امصار میں جا کر ان پر قبضہ کر لیا اور صنہاجہ البیرہ کی جانب ہٹ گئے اور اس کے مضافات پر ان کا قبضہ تھا اور زاوی ان دنوں بربریوں کا سربراہ بنا ہوا تھا۔ پس اس نے غرناطہ میں اتر کر اسے دارالسلطنت اور اپنی قوم کی پناہ گاہ بنایا پھر اس کے دل میں ایام جنگ میں اندلس میں بربریوں کے برے انتقام کی بات آئی اور اپنے قتل کے انجام سے ڈر گیا اور حکومت نے بھی اس کی بات کو نہ مانا۔ تو اس نے کوچ کا ارادہ کر لیا اور ۴۱۰ھ میں بیس سال کی غیر حاضری کے بعد قیروان میں اپنی قوم کو جو حکومت دی اور اس نے حبوس بن ماکسن کو جو اس کے بھائی الحسن کا پوتا تھا۔ افریقہ سے بھی بڑی وسیع مالدار اور زیادہ تعداد والی حکومت دی پس المعز نے بھی اس سے خوب حسن سلوک کیا اور اسے حکومت کا سب سے بڑا مرتبہ دیا اور اسے بچوں اور قرابت داروں سے بھی مقدم کیا نیز اسے اپنے محل میں اتارا اور بیویوں کو اس کی ملاقات کے لئے باہر نکالا گیا جاتا ہے کہ وہ اس کی ایک ہزار بیوی کو ملا جن میں سے کوئی بھی اس کے لئے حلال نہ تھی اور ابراہیم کو اس کی قبر میں دفن کر دیا اور اس نے اپنے بیٹے کو اپنی عملداری میں اپنا جانشین بنایا اور اہل غرناطہ نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور انہوں نے حبوس کی طرف سے اس کے بھتیجا حسن بن زیری کو اس کی عملداری کے ایک قلعے میں ان کی طرف بھیجا پس وہ جلدی سے ان کے پاس گیا اور غرناطہ میں اترا۔ تو وہ اس کے مخالف ہو گئے اور اس کی بیعت کی۔ پس وہ وہاں پر بادشاہ ہو گیا۔ جو اندلس میں جماعتوں کے بڑے بادشاہوں میں سے تھا یہاں تک کہ ۴۲۹ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بادیس بن حبوس حکمران بنا جس کا لقب مظفر تھا۔ اور وہ ہمیشہ سے آل حمود امرائے مالقہ کے قرطبہ سے تخلف کے بعد ان کی دعوت کو قائم کرتا رہا اور جب مریہ کا عامری نے ۴۲۹ھ میں اس پر چڑھائی کی تو بادیس نے غرناطہ کے باہر اس سے جنگ کی اور اسے شکست دی اور اسے قتل کر دیا اور اس کا دور حکومت لمبا ہو گیا اور سب جماعتوں کے بادشاہوں نے اس کی مدد کی۔ بیٹے باجھ بڑھاتے اور جن لوگوں نے اس سے مدد طلب کی ان میں یحییٰ بن عبداللہ البرزالی بھی تھا جس نے اس سے اس وقت مدد طلب کی جب اسمٰعیل بن القاضی بن عباد نے اپنے باپ کی فوجوں کے ساتھ اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔ پس بادیس نے خود بھی اور اس کی قوم نے بھی اس کی مدد کی اور ۴۳۱ھ میں اس کے داد خواہ کی طرف ابن بقیہ کے ساتھ اور ادریس بن حمود کا جرنیل جو مالقہ کا حکمران تھا گیا اور یہ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے اور اسمٰعیل بن القاضی بن عباد نے جو اپنے داد خواہ کے مرکز کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا پس اس نے ان کا

تعاقب کیا اور بادیس کو اس کی قوم میں آ ملا پس وہ آپس میں لڑ پڑے اور اسماعیل کی فوج بھاگ گئی اور اُسے بے یار و مددگار چھوڑ گئی تو صنہاجہ نے اسے قتل کر دیا اور اس کا سر ابن حمود کے پاس لایا گیا اور قادر بن ذوالنون حاکم طلیطلہ بھی ابن عباد اور اس کے مددگاروں کی زیادتیوں کو دور کرنا چاہتا تھا اور بادیس وہ شخص ہے جس نے غرناطہ کو شہر بنایا اور اس کی حد بندی کی اور اس کے محلات اور قلعوں اور عمارات اور کارخانوں کو بلند اور مضبوط کیا جن کے آثار اس عہد تک باقی ہیں اور ۴۴۹ھ میں بنو حمود کے خاتمہ کے بعد مالقہ پر غالب آ گیا اور اسے بھی اپنی مملکت میں شامل کر لیا اور ۴۶۷ھ میں فوت ہو گیا اور مغرب میں مرابطین کی حکومت نمایاں ہو گئی اور یوسف بن تاشفین کی سلطنت منظم ہو گئی پس اس کے بعد اس کا پوتا عبداللہ بن بلکین بن بادیس حکمران بنا اور مظفر غالب آ گیا اور اس نے اپنے بھائی تمیم کو مالقہ کی امارت دے دی اور مالقہ کی امارت یوسف بن تاشفین کے اندلس جانے تک ٹھیک رہی جیسا کہ ہم اس کے حالات میں اس کا تذکرہ کریں گے اور وہ غرناطہ میں ۴۸۳ھ میں اترا اور اس عبداللہ بن بلکین کو گرفتار کر لیا اور اس کے اموال و ذخائر کا صفایا کر دیا اور اس کے ساتھ اس کے بھائی تمیم کو بھی مالقہ سے لا کر ملا دیا اور ان دونوں کے ساتھ اندلس گیا اور اس نے عبداللہ اور تمیم کو سوس اقصیٰ میں اتارا اور انہیں جاگیریں دیں۔ یہاں تک کہ یہ اس کی حکمرانی میں ہی فوت ہو گئے اور بنو ماکسن جو اس عہد میں بجایہ کے حکمرانوں میں سے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہ ان کی اولاد میں سے ہیں۔ پس بلکانہ کی حکومت صنہاجہ افریقہ اور اندلس سب میں ہی ختم ہو گئی۔

باب: ۲۱

ملثمین

یہ صنہاجہ کا دوسرا طبقہ ہے انہیں مغرب میں حکومت حاصل تھی۔ یہ لوگ جنوب میں صحرائی ریگستانوں کے پیچھے بہت ریگزاروں میں رہتے ہیں اور فتح سے قبل بہت زمانوں سے یہاں رہتے ہیں جن کے آغاز کے متعلق کچھ معلوم نہیں پس وہ سبزہ زاروں سے صحرا میں چلے گئے اور وہاں اپنی مراد کو پا لیا اور ٹیلوں کی سخت زندگی کو خیر باد کہہ دیا اور ان کے بدلے میں انہوں نے چوپاؤں کا دودھ اور گوشت حاصل کر لیا۔ کیونکہ وہ آبادی سے دور رہنا چاہتے تھے اور علیحدگی سے مانوس تھے اور کسی کے غلبہ سے وحشت محسوس کرتے تھے۔ پس وہ حبشہ کے سبزہ زار کے پڑوس میں اترے اور بلاد بربر اور بلاد سوڈان کے درمیان روک بن گئے اور انہوں نے لثام (ڈھاٹے) کو قوموں کے درمیان اپنا امتیازی شعار بنا لیا اور ان علاقوں میں چلے گئے اور کثرت ہو گئے اور کدالہ سے ان کے متعدد قبائل بن گئے پھر لمتونہ مسوفہ وتریکہ ناوکا زغاوہ اور پھر صنہاجہ کے بھائی لمطہ یہ سب قبائل مغرب میں بحر محیط کے درمیان سے طرابلس اور برقہ کی طرف غدامس تک آباد ہیں۔

اور لمتونہ کے بھی بہت سے بطون ہیں۔ جیسے بنو ورتنطق بنو زمال، بنو صولان اور بنو ناسجہ اور صحرا میں ان کا وطن کاکدم کے نام سے مشہور ہے اور یہ سب مغرب کے بربروں کی طرح مجوسی دین کے حامل ہیں اور یہ ہمیشہ سے ان ان میدانوں میں رہ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ فتح اندلس کے بعد یہ اسلام لائے ہیں اور لمتونہ کو ان میں سرداری حاصل تھی اور امیر عبدالرحمن بن معاویہ الداخل کے زمانے سے جو سلطنت حاصل ہوئی تھی وراثت میں ان کے بادشاہوں نے حاصل کیا۔ جن میں تلاکاکین ورتکا وراتن بن ورتنطق جد ابوبکر بن عمر کا ہے اور ان کی حکومت کے آغاز میں لمتونہ کا امیر خاندانی ہیں اور ان کی عمریں اسی سال تک طویل ہوئی ہیں اور انہوں نے ان صحرائی علاقوں پر قبضہ کیا اور وہاں پر رہنے والی سوڈانی اقوام سے جہاد کیا اور انہیں اسلام پر آمادہ کیا۔ پس ان میں سے بہت سے لوگوں نے دین کو اختیار کر لیا اور دوسروں نے جزیہ دے کر اس سے بچاؤ اختیار کیا۔ [illegible]

ابن ابی زرع کا بیان ہے کہ لمتونہ میں سب سے پہلے تلوثان نے صحرا پر قبضہ کیا اور صحرائی علاقوں کی واقفیت حاصل کی اور سوڈانیوں سے ٹیکسوں کا تقاضا کیا اور وہ ایک لاکھ شتر سوار میں سواری کیا کرتا تھا اور اس کی وفات ۲۲۲ھ میں ہوئی اور اس کے بعد اس کے بیٹے تمیم نے ۳۰۶ھ تک ان کی حکومت سنبھالی اور صنہاجہ نے اسے قتل کر دیا اور ان کی حکومت

پراگندہ ہوگئی۔

اور دوسرے لوگوں کا بیان ہے جن میں سب سے زیادہ مشہور تیزاور اشناء الشخ بن یجا ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ان سے روایت کرتے ہیں کہ ابن بزار نے عبدالرحمٰن بن ... اور ان کے بیٹے ہشام المعتصم کے زمانے میں چوتھی صدی میں تمام صحرا پر قبضہ کیا اور حسیدیشہ اور اس کے بیٹے ابوالقاسم جو عقبہ کے شیعہ میں سے تھے کے زمانے میں وہ ایک ماکمشرفا جس ... تھا اور اس کی عملداری دو دو ماہ کی مسافت تک تھی اور بیس بادشاہوں نے اس کی اطاعت کی ... بیٹے تھے اور اس کے بعد اس کے بیٹے بادشاہ بنے پھر اس کے بعد ان کی حکومت پراگندہ ہوگئی اور ان کی سلطنت گروہ در گروہ بن گئی۔ ابن ابی زرع بیان کرتا ہے کہ تیم بن یلانان کے ایک سو بیس سال بعد ان کی حکومت پراگندہ ہوگئی یہاں تک کہ عبداللہ بن تیفاوت جو شرت مخونی کے نام سے مشہور ہے ان میں کھڑا ہوا تو انہوں نے اس پر اتفاق کرلیا اور وہ اس سے محبت کی اور وہ دیندار اور صالح آدمی تھا اور اس نے حج بھی کیا اور وہ ایک جنگ میں اپنی سرداری کے تیسرے سال فوت ہوگیا اور ان کی حکومت ان کے داماد یحییٰ بن ابراہیم کدالی اور اس کے بعد یحییٰ بن تاشفین کو ملی۔ ہم سب سے پہلے اس حکومت کا مغرب اور اندلس میں جو حکومت تھی اور اس کے بعد افریقہ میں بہ ترتیب کے ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں

لمتونہ میں سے مرابطین کی حکومت کے حالات اور دونوں کناروں میں جو سلطنت انہیں حاصل تھی اس کا تذکرہ اور اس کے آغاز و انجام کا بیان

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ملثمین اپنے صحراؤں میں رہتے تھے اور مجوسی دین کے پیروکار تھے یہاں تک کہ تیسری صدی میں ان میں اسلام کا ظہور ہوا اور انہوں نے اپنے پڑوسی سوڈانیوں سے دین کے لئے جہاد کیا اور انہیں مطیع بنایا اور حکومت ان سے کے مجتمع ہوگئی پھر یہ لوگ پراگندہ ہوگئے اور ان میں سے ہر بطن کی سرداری ایک اصولی قبیلے کے پاس تھی اور لمتونہ کی سرداری ترغوت بن منصور بن مصالہ بن منصور بن مزالت بن امیت بن رتمال بن تلمیت کی تھی جو لمتونی تھا اور جب سرداری یحییٰ بن ابراہیم کدالی کو ملی تو اس کی ورتنطق میں رشتہ داری تھی اور انہوں نے اپنی حکومت کے بارے میں ایک دوسرے کی مدد کی اور یحییٰ بن ابراہیم اپنی حج گزارنے کے لئے اپنی قوم کے رؤسا میں سے ۴۴۰ھ میں باہر گیا اور واپسی پر یہ لوگ قیروان میں مالکی مذہب کے شیخ ابوعمران فاسی سے ملے اور ان سے بہت سی چیزیں انہوں نے ان سے حاصل کیا اور انہیں زبانی فتوے دیئے اور جو تھا اس یحییٰ کی سرداری کے بارے میں کہا انہوں نے اسے نصیحت کی اور ان کے ساتھ ان کا ایک شاگرد ہوتا تھا جس سے وہ اپنے فتوے اور معاملات میں رجوع کیا کرتے تھے۔ پس اس نے ان کی رغبت کو دیکھتے ہوئے اپنے شاگرد کو ایمان خیر کی امید پر ان کے ساتھ کردیا لیکن انہوں نے اپنے علاقے کے قیام کو سخت خیال کیا اور ابوعمران فقیہ نے ان کے لئے تجویز کیا کہ ابن وجاج بن زلو اللمطی کو سجلماسہ میں لکھا اور اسے وصیت کی کہ وہ ان کے لئے ایسا آدمی تلاش کرے جس کے دین اور فقہ پر انہیں اعتماد ہو اور وہ اپنی معاش کے بارے میں اپنے آپ کو اس علاقے کی خوب کے مطابق ڈھال سکے تو اس نے ان کے ساتھ عبداللہ بن یاسین بن مکو الجزولی کو بھیجا اور وہ انہیں قرآن کی تعلیم دینے لگا اور ان کے لئے دین کو قائم کرنے لگا پھر یحییٰ بن ابراہیم فوت ہوگئے اور ان کی حکومت پراگندہ ہوگئی اور انہوں نے عبداللہ بن یاسین کو نکال دیا اور اس کے علم کو مشکل خیال کیا اور اس سے

تعلیم حاصل کرنا چھوڑ دیا کیونکہ ان میں تکالیف برداشت کرنے کی ہمت نہ تھی۔ جس کسی نے بھی ان سے اعراض اختیار کیا اور لغو
سے [illegible] ابن یاسین نے اس کے ساتھ [illegible] کیا اور [illegible] تو وہ لوگوں
سے الگ ہو کر ایک جزیرہ پر جا بیٹھے اور یہ جزیرہ ایسا ہے جو گرمیوں میں پایاب اور سردیوں میں گہرا ہو جاتا ہے اور
پانی پر [illegible] ہوتے ہیں پس وہ بہت سے لوگوں کو لے کر اس میں الگ عبادت کرنے کے لئے داخل ہو
گئے اور جب ان کے ساتھ پورا ایک ہزار آدمی ہو گیا تو ان کے شیخ عبداللہ بن یاسین نے انہیں کہا کہ ایک ہزار آدمی قلت
کے باعث مغلوب نہیں ہو سکتے اور ہمیں یہاں قیام کرنے کا کوئی حق نہیں اور سب لوگوں کو اس بات کی دعوت دینا چاہیے۔ پس
انہوں نے [illegible] وہ نکل گئے۔ قبائل لمتونہ اور [illegible] سے جس نے بھی ان کی دعوت قبول نہ کی انہوں نے اس سے
جنگ کی یہاں تک کہ انہوں نے حق کی طرف رجوع کیا اور سیدھے راستے پر قائم ہو گئے اور انہوں نے انہیں مسلمانوں کے اموال
سے صدقات لینے کی اجازت دی اور انہوں نے ان کا نام مرابطین رکھا اور ان کی امارت عربوں میں امیر یحییٰ بن عمر [illegible] کی تھی وہ
[illegible] کرتے رہے [illegible] انہوں نے اپنے صدقات انہیں دیئے [illegible]
کے [illegible] جس کا اس [illegible] سے تعلق تھا۔ جو مسلمانوں کو [illegible] خون سے بچاتا تھا۔ وہ علماء کے [illegible]
[illegible] تھے اور [illegible] انہیں ان کے حالات [illegible] ۴۴۷ھ میں [illegible]
[illegible] صحرا سے نکلے اور درعہ کی طرف گئے جہاں [illegible] اور [illegible] چراگاہ اور اپنے ملک سے بچانے
کے لئے مقابلہ میں آئے۔ دونوں کے درمیان جنگ ہوئی اور ابن وانودین کو شکست ہوئی اور وہ قتل ہو گیا اور انہوں نے اس
کی فوج کو اس کے اموال سمیت [illegible] اور انہوں نے [illegible] کے اونٹوں کو [illegible] پایا جو [illegible]
تھے اور [illegible] سجلماسہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کو معاف کر دیا اور صدقات دیئے اور انہی میں سے ایک آدمی کو ان کا عامل مقرر کیا اور اپنے صحرا کی طرف
واپس آ گئے۔ پھر یحییٰ بن عمر [illegible] کی وفات ہو گئی [illegible] اس کا بھائی ابوبکر آ گیا اور اس نے مرابطین کو مغرب کے فتح
کرنے کی طرف متوجہ کیا پس اس نے ۴۴۸ھ میں [illegible] کو فتح کر لیا اور
ان کا امیر [illegible] یوسف بن علی [illegible] کی طرف بھاگ گیا اور [illegible] بن یوسف مغراوی حاکم
[illegible] کے ہاتھ [illegible] ہو گیا۔ [illegible] بنت اسحاق [illegible] سرداری میں
[illegible]
[illegible] کی حکومت [illegible] اور [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] مذہب سے
[illegible] کے بعد [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible]
[illegible] کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے [illegible] اور اس کے بعد [illegible] کا نام [illegible] قضا [illegible]
کی طرف [illegible] امارت کے اور مسلمان ان کے ساتھ جہاد کرتے [illegible]
[illegible] ان کی دعوت کا اثر [illegible] سلیمان [illegible]

کے ایک سال بعد ہوا پھر ابو بکر نے لمطہ سے جنگ کی ابتداء سے ۴۵۰ھ [illegible] فتح کرلیا اور ۴۵۰ھ میں وہاں کے تمام زناتہ قتل کر دیا اور ابھی اس نے مغرب کی فتح کی تکمیل نہیں کی تھی کہ اسے صحرا میں لمتونہ اور مسوفہ کے [illegible] اختلاف کی اطلاع ملی جہاں اس نے شرفاء اور رشتہ دار اور بڑی تعداد چھوڑی تھی۔ پھر وہ ان کے اختلاف اور تعصبات کے [illegible] چلا گیا اور مغرب کا حکم دے دیا اور ۴۵۳ھ میں بلکین بن محمد بن حماد حاکم قلعہ نے مغرب پر چڑھائی کی تو ابو بکر صحرا کی طرف چلا گیا اور اس نے مغرب پر اپنے چچا زاد یوسف بن تاشفین کو امیر مقرر کیا اور اس کے لئے اپنی بیوی زینب بنت اسحاق سے دستبردار ہو گیا اور اپنی قوم کے پاس چلا گیا اور اس نے ان کے درمیان لڑائی کی آگ کو ٹھنڈا کیا اور سوڈانیوں سے جہاد کر کے [illegible] کا دروازہ کھول دیا اور وہاں کے نصف حصے کے علاقوں پر غالب آ گیا اور یوسف بن تاشفین نے مغرب کی اطراف میں قیام کیا اور [illegible] بلکین واپس آ گیا اور اطاعت پر اس کو قبول کیا اور واپس لوٹ آیا پھر اس وقت یوسف بن تاشفین اپنے مرابطین کی فوج کے ساتھ چلا اور اس نے مغرب کے علاقوں کو فتح کیا اور ابو بکر مغرب کی طرف واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ یوسف بن تاشفین نے [illegible] کر لی ہے اور منصب [illegible] اموال میں [illegible] چاہتا ہے اور [illegible] بالمقابل [illegible] ابو بکر نے [illegible] اور [illegible] سے قتل ہو گیا اور امارت [illegible] میں [illegible] ۴۸۰ھ میں [illegible] یوسف نے ۴۵۴ھ میں مراکش [illegible] وہاں پر خیموں میں اترا [illegible] اور اس کے بعد ۴۵۵ھ میں [illegible] قبیلوں [illegible] یوسف نے [illegible] اور مصامدہ قبائل سے ان کے [illegible] کیا اور قبائل مغرب میں [illegible] قبیلہ تھا پھر اس نے مغرب میں مغراوہ اور بنی یفرن اور قبائل زناتہ سے مطالبہ [illegible] کی طرف [illegible] ان کے ہاتھوں سے کھینچ لیا اور رعایا پر جو ظلم تھا [illegible] دور کیا اور وہ ان سے محبت کرنے لگے (مترجم نے فاس شہر اور اس کی حکومت کے حالات بھی [illegible] بیان کیے ہیں [illegible] پہلے اس نے [illegible] میں جنگ کی جہاں پر [illegible] بن [illegible] والی تھا [illegible] کا حاکم تھا [illegible] یوسف بن تاشفین نے اس سے جنگ کی [illegible] یوسف [illegible] حاکم [illegible] لیکن وہ حاکم [illegible] مغراوہ [illegible] تھا [illegible] مغراوہ [illegible] ان کے مقابلہ [illegible] اور یوسف [illegible] کی طرف چلا گیا [illegible] فتح کیا جہاں [illegible] قیام کیا [illegible] کامیابی حاصل کر کے اسے قتل کر دیا [illegible] فتح کیا [illegible] ۴۵۵ھ میں [illegible] جو وہاں تھا اسے قتل کر دیا [illegible] ۴۶۲ھ میں اسے [illegible] فتح کر لیا پھر [illegible] کی طرف [illegible] اور ان سے جنگ کی اور ان کے بہت سے شہروں کو فتح کر لیا پھر [illegible] کی طرف [illegible] اور ان سے جنگ کی اور ان کے بہت سے شہروں کو فتح کر لیا اور طنجہ کے قریب جا پہنچا [illegible] حاجب [illegible] امراء [illegible]

رہے مجبور تھے۔ پھر وہ قلعہ لبیط سے جنگ کرنے کے بعد واپس آیا اور معتصم نے اس کے قائدین کی مخالفت کی تھی وہ ان پر غضبناک ہو گیا اور اس نے ان کو قید کر دیا اور یوسف بن تاشفین نے یہ حکم معتصم بن صمادح کو [illegible] کہ وہ ان پر حملہ کرنے سے باز آ جائے۔ پس معتصم [illegible] کی تلاش [illegible] اور اس سے جنگ کی [illegible] اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو [illegible] دوست اور [illegible] جب [illegible] کے پاس بھیج دیا اور [illegible] امیر یوسف بن تاشفین سے ملاقات کی تو اس نے فوج کے ساتھ [illegible] کے لیے [illegible] بھیجیں پس انہوں نے [illegible] اور ضرورت کی چیزیں بند کر دیں اور جنگ کرنے پر اصرار کیا جس سے انہیں تکلیف ہوئی اور معتصم اپنے محل سے جنگ کرنے کے لیے ایک میدان میں آیا [illegible] اس کے خلاف [illegible] اور ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد [illegible] قاسم بن محمد بن عبدالرحمن [illegible] منتقل ہو گئے [illegible] ابی [illegible] بادشاہ تھے جن کو [illegible] مرابطین [illegible] اور [illegible] کا مقابلہ [illegible] اور بہت سے مرابطین [illegible] یوسف بن تاشفین [illegible] معتمد [illegible] کا محاصرہ [illegible] اشبیلیہ میں [illegible] فوج [illegible] مغرب میں [illegible] قرطبہ [illegible] فتح [illegible] کے ساتھ جنگ کی اور [illegible] کا محاصرہ [illegible] فتح کر لیا اور [illegible] تین ہزار [illegible] لیا۔ یہاں تک کہ [illegible] منتقل ہو گیا [illegible] جماعت میں ڈال دیا گیا اور [illegible] اغمات میں چلے گئے اور [illegible] کرنے کا حکم [illegible] ان کو ایک شہر [illegible] مسجد [illegible] کی طرف [illegible] شہروں اور [illegible] قلعوں [illegible] فتح کیا پھر [illegible] کی طرف گیا اور [illegible] فتح کر لیا پھر [illegible] قلعوں [illegible] فتح کر لیا۔ پھر [illegible] کی طرف گیا [illegible] کے وسط میں [illegible] فتح کیا اور ان پر قبضہ کر لیا پھر مغرب کی [illegible] اور اس کی قوم کے [illegible] حکومت [illegible] قوم کے [illegible] حکومت کے دوست [illegible] دوبارہ اس کی طرف ایلچی بھیجے تو اس نے ان کی [illegible] کی فوجوں کے ساتھ بھیجا [illegible] تو [illegible] اپنے بیٹے [illegible] حکومت [illegible] صالح بن عمران نے یوسف بن تاشفین کو فتح کے متعلق لکھا پھر امیر یوسف بن تاشفین نے [illegible] میں اپنے [illegible] مزدلی بن تیلکان بن محمد بن ورکوت [illegible] کو [illegible] کی فوجوں کے ساتھ مغرب اوسط میں تلمسان کے ملوک مغراوہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھیجا۔ ان دنوں وہاں امیر عباس بن [illegible] بن محمد [illegible] اور اس

ـــ تھا۔ پھر انہوں نے مغرب اوسط پر قبضہ کر لیا اور بلاد [illegible] چلے گئے اور یحییٰ بن امیر حمادی پر فتح حاصل کرنے کے بعد اسے قتل کر دیا اور اپنی جنگ سے واپس ہوئے۔ آئے پھر یوسف بن تاشفین اس کے تین سال الریف کی طرف گیا اور [illegible] اور ریف کے باقی شہروں پر قابض کو فتح کیا پھر اس نے تلمسان شہر کو فتح کیا اور وہاں پر [illegible] کو قتل کر دیا اور امیر تلمسان عباس بن بختی کو بھی قتل کر دیا اور محمد بن [illegible] کو وہاں پر مرابطین کی فوجوں کے ساتھ چھوڑا اور وہ مکناسہ کی سرحد پر گیا اور وہ اپنی فوجوں کے ساتھ اترا اور وہاں اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر [illegible] شہر کی حد بندی کی [illegible] بانی [illegible] کا [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کو فتح کیا اور مراکش [illegible] مغرب الاقصیٰ آ گیا اور محمد بن تاشفین کی وفات تک مسلمان [illegible] اور اس کے بعد اس کا بیٹا [illegible] حکمران بنا۔ طلیطلہ نے سمندر کے پیچھے سے مرابطین کو [illegible] اور وہاں [illegible] طوائف الملوکی سے فائدہ اٹھایا۔ تب اس نے طلیطلہ کا محاصرہ کر لیا جس پر [illegible] بن ذوالنون [illegible] وہ اس قدر تنگ ہوئے کہ [illegible] سے بچنے کے لئے شہر [illegible] کی [illegible] ایک فوج بھیجی اور [illegible] طلیطلہ [illegible] پر قبضہ کر لیا۔ طلیطلہ [illegible] گیا۔ یہاں تک کہ [illegible] اور [illegible] کو [illegible] کر دیا اور [illegible] کا محاصرہ کر [illegible] جنگ کی اور [illegible] میں ڈالا اور اس کا قیام وہاں [illegible] اور اس پر قبضہ کرنے کے متعلق اس کی امید بڑھ گئی پھر محمد بن عباد نے امیر المسلمین یوسف بن تاشفین کو خط لکھا کہ [illegible] اندلس میں اسلام کی مدد کرے [illegible] اور [illegible] سب علماء اور [illegible] نے بھی اس سے [illegible] حمایت کی [illegible] جہاد کے [illegible] اور اس نے مرابطین کی فوج کے ساتھ اپنے بیٹے [illegible] کو جزیرہ خضراء کی طرف بھیجا [illegible] اس نے [illegible] جنگ کی اور [illegible] اسے [illegible] لیا اور [illegible] کر [illegible] وقت اس میں داخل ہو گئے اور [illegible] کے قریب کی طرف [illegible] اور اسے [illegible] قتل کر دیا [illegible] پھر ابو عبداللہ محمد بن عباد نے [illegible] اور مرابطین کے سمندر کو پار کیا اور جہاد کے لئے نکلے [illegible] اس سے جنگ کی [illegible] کے لئے جزیرہ خضراء [illegible] وہ اس کے [illegible] پھر [illegible] میں اس نے مرابطین کی فوجوں اور قبائل مغرب کے ساتھ سمندر پار کیا اور ۴۷۹ھ میں [illegible] اور معتمد بن عباد اور [illegible] حاکم بطلیوس نے اس سے جنگ کی اور [illegible] سے جنگ کرنے کے لئے نصرانی قوم کو اکٹھا کیا اور بطلیوس کے نواح میں زلاقہ کے مقام پر مرابطین سے جنگ کی اور مسلمانوں کو [illegible] میں اس [illegible] فتح [illegible] پھر [illegible] اور [illegible] محمد بن [illegible] ایک فوج پیچھے چھوڑ آیا جس کا [illegible] کے نام سے [illegible] اس کے [illegible] مشرق اندلس میں [illegible] والے [illegible] میں سے تھا اور اس بارے میں [illegible] یوسف بن تاشفین کا جرنیل تھا۔ مرابطین کی فوجوں کے ساتھ [illegible] انہوں نے سب [illegible] کو نہایت بری شکست دی اور [illegible] کے

[illegible] بن رشیق کو [illegible] اور وہ [illegible] علی بن مجاہد [illegible] کی طرف بھاگ گیا اور [illegible] کے
پاس [illegible] اور [illegible] ثابت محمد بن [illegible] کے خلاف [illegible]
کرتے ہوئے اس کے پاس پہنچا تو اس نے اس کے ساتھ [illegible] اور [illegible] میں قتل ہو گیا
اور [illegible] تک پہنچی تو اس نے [illegible] جنگ کی اور [illegible] کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ [illegible] میں اس پر قبضہ کر لیا
پھر [illegible] کی فوجوں نے [illegible] پکڑ لیا اور یوسف بن تاشفین نے [illegible] کا [illegible] کر لیا اور یوسف بن تاشفین
[illegible] گیا تو وہاں کے [illegible] نے محسوس کیا کہ وہ ان پر [illegible] ہے تو انہوں نے [illegible]
[illegible] یوسف [illegible] کے متعلق [illegible] کا اعلان کر دے
[illegible] کی ملاقات میں جلدی کی اور
[illegible] کے متعلق [illegible] نے اس عداوت [illegible]
[illegible] کے درمیان باقی [illegible] بھاگ گیا [illegible]
[illegible]
اندلس کے [illegible] مشرق میں سے
اس کی طرف [illegible] کی طرف گیا اور وہاں سے [illegible]
[illegible] یوسف بن تاشفین کی عداوت [illegible]
کے ساتھ شامل تھے اور [illegible] مغرب کی طرف [illegible] خوف زدہ ہو گیا اور اس کی
ملاقات سے [illegible] کے درمیان [illegible] یوسف بن تاشفین [illegible]
[illegible] سے چلا گیا [illegible] کے استقبال کو
[illegible] یوسف کی اطاعت [illegible] چھوڑنے کا [illegible]
کے درمیان فساد [illegible]
[illegible] ان سب علاقوں پر قابض ہو گیا اور انہیں قتل کر دیا اور [illegible] معتمد [illegible]
اور اس کا [illegible] کے خلاف [illegible]
[illegible] اشبیلیہ [illegible]
نے معتمد کو گرفتار کر لیا اور [illegible] آیا [illegible] یوسف بن تاشفین کی
[illegible] کی طرف [illegible]
[illegible] قتل [illegible] معلوم [illegible] کے ساتھ شامل [illegible]
بادشاہ [illegible] یوسف بن تاشفین [illegible]
[illegible] اور [illegible] ان کے سامنے [illegible] مسلمانوں [illegible]

بن ابی بکر بن یوسف بن تاشفین ۴۷۹ھ میں گیا تو محمد بن [illegible] بکر بن ذی [illegible] نے ساتھ نہیں دیا اور طوائف [illegible] کے ہاتھوں سے اندلس کے تمام علاقے کو حاصل کر لیا اور المعتمد بن عباد کے ہاتھ میں نصاریٰ کا ہاتھ پکڑنے کے سبب سے [illegible] کوئی واقعہ پیش آیا [illegible] نے [illegible] سے جنگ کی اور [illegible] خوب خونریزی کی اور وہاں تک پہنچا جہاں [illegible] سے کوئی [illegible] نہ پہنچا تھا۔ پھر واپس آ گیا اور یوسف بن تاشفین کی حکومت میں بادشاہ اندلس کا انتظام ہو گیا اور طوائف کی بادشاہی کا خاتمہ ہو گیا [illegible] اور یوسف بن تاشفین [illegible] نے [illegible] اندلس پر قابض ہو گیا اور مرابطین کو [illegible] اور اس نے امیر المسلمین کا [illegible] اور مستنصر [illegible] خلیفہ بغداد کو مخاطب کیا اور ان کی طرف عبداللہ بن محمد العربی المعافری الاشبیلی اور اس کے بیٹے قاضی ابوبکر [illegible] نے بیعت [illegible] سے [illegible] میں بات کو اس تک پہنچایا اور خلیفہ سے مطالبہ کیا کہ [illegible] مغرب اور اندلس کی امارت [illegible] اسے امارت [illegible] دی اور [illegible] خلیفہ کے [illegible] لوگ [illegible] کر کے طرطوش نے اسے [illegible] تصرف کرنے [illegible] سے [illegible] کے مطابق [illegible] یوسف بن تاشفین ۵۰۰ھ میں [illegible] اندلس [illegible] بیان کرتے ہیں کہ [illegible] ناصر نے ۴۹۵ھ میں [illegible] پیدا ہوا تھا اور اس نے اس کو فتح کر لیا تھا۔ [illegible] یوسف بن تاشفین [illegible] ۴۹۸ھ میں تاشفین [illegible] کی طرف [illegible] کو بھیجا اور [illegible] کی امارت [illegible] یوسف فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت اس کے بیٹے علی بن یوسف نے [illegible] بادشاہ تھا اور [illegible] اس کی حکومت [illegible] غالب رہی اور وہ اندلس [illegible] اس نے [illegible] کے علاقوں میں خوب خونریزی کی اور [illegible] اندلس پر [illegible] کے لئے اکثر [illegible] ۵۱۴ھ میں اندلس گیا اور [illegible] سے جنگ کی اور [illegible] خون ریزی کی اور واپس آ گیا [illegible] کے بعد [illegible] مقابلہ [illegible] مسلمانوں نے شکست [illegible] یہاں تک کہ ان [illegible] کی حکومت [illegible] ۵۲۰ھ [illegible] کے متعلق بیان ہو چکا ہے۔ علی بن یوسف کی حکومت مستحکم ہوئی اور [illegible] اپنے بیٹے تاشفین کو ۵۲۲ھ میں [illegible] اندلس کی امارت [illegible] کے ساتھ [illegible] کو بھیجا اور [illegible] فتح کیا اور [illegible] اندلس کی امارت [illegible] مشہور [illegible] محروم تھا اور اس نے [illegible] امارت [illegible] اور اس کی حکومت کے [illegible] کا ظہور ہوا [illegible] موحدین کی دعوت کا [illegible] تھا اور [illegible] علم

فوجی اور شہری لیس تھا تیز تنگی کا حکم کرنے والا اور جو کچھ بات ہو گئے والا تھا۔ اس وجہ سے اسے قاضیوں اور فقہاء کی طرف سے بجائے نقصان اور کے ... میں تکالیف پہنچیں اور امیر علی بن یوسف نے مناظرہ کے لئے بلایا تو وہ اس کی مجلس میں اپنے مقابل خصم پر غالب آ گیا اور پھر وہ بربر کے پاس چلا گیا جو مصامدہ میں سے تھی اور علی بن یوسف نے اس کے فتنہ کو سمجھ لیا اور اس کی تلاش کی اور بربر سے اس کے حاضر کرنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا پس اس نے ان کی طرف فوج بھیجی تو وہ اس پر ٹوٹ پڑی اور [illegible] نے اس کو بتا دیے اور [illegible] تاقی کی آم لڑائی جیسے کہ ان کی حکومت کے بعد اس کا ذکر ہوگا اور مہدی ۲۲ھ میں فوت ہو گیا اور عبدالمومن بن علی الکومی نے جو مہدی کے اصحاب میں سے بڑا تھا اور اس نے اس کے متعلق وصیت بھی کی تھی اس کے کام کو سنبھالا اور مصامدہ کا اتفاق ہو گیا اور انہوں نے تیز مراکش سے جنگ کی اور اندلس میں لمتونہ کا امر کمزور ہو گیا اور موحدین کی حکومت غالب آ گئی اور مغرب کے بربروں میں ان کی بات مکمل ہو گئی اور علی بن یوسف ۳۷ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے تاشفین نے اس کی حکومت سنبھالی اور اندلس کے دونوں قلعوں نے اس کی بیعت و اطاعت کی جیسے کہ انہوں نے موحدین کی حکومت و سلطنت کی [illegible] کر لیا تھا۔ اور ان کی شوکت بڑھ گئی اور وہ اس کی تلاش میں اطراف کرنے لگے اور عبدالمومن نے جبال مغرب میں ۳۴ھ میں جنگ کی اور تاشفین اپنی فوجوں کے ساتھ میدان میں نکل گیا۔ یہاں تک کہ تلمسان میں اترا اور عبدالمومن اور موحدین نے جبل تفکال میں اس کا مقابلہ کیا جو جبل جیلری کی دو پہاڑوں کے درمیان ہے اور وہاں اسے یحییٰ بن عبدالعزیز [illegible] بجایہ نے اپنے جرنیل طاہر بن کباب کے ساتھ صنہاجہ کی مدد بھیجی اور انہوں نے بڑے شوق کے ساتھ موحدین کی مدافعت کی اور ان پر غالب آ گئے اور طاہر ہلاک ہو گیا اور صنہاجہ نے جنگ کی اور تاشفین لب بن میمون کی معاونت کی اور ان پر غالب آ گئے اور طاہر ہلاک ہو گیا اور صنہاجہ نے جنگ کی اور تاشفین لب بن میمون کی مصالحت سے جو بحری بیڑے کا سالار تھا وہران کی طرف بھاگ گیا اور موحدین نے اس کا تعاقب کیا اور [illegible] کی تاکہ بعد [illegible] کیا جاتا ہے کہ وہ ۳۹ھ میں فوت ہو گیا اور مغرب اوسط پر موحدین غالب آ گئے اور انہوں نے لمتونہ سے جنگ کی پھر مراکش میں اس کے بیٹے ابراہیم کی بیعت ہوئی تو لوگوں نے اسے کمزور اور عاجز پایا تو وہ دستبردار ہو گیا اور اس کے چچا اسحاق بن علی بن یوسف بن تاشفین کی بیعت کی گئی۔ اسی طرح موحدین مغرب پہنچے اور تمام بلاد مغرب پر قبضہ کر لیا پس وہ اپنے خواص کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا تو موحدین نے انہیں قتل کر دیا اور عبدالمومن اور موحدین ۵۴۱ھ میں مراکش میں داخل ہو گئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور امرائے لمتونہ اور ان کے مددگاروں سے جنگ کی اور وہ ہر طرف بھاگ گئے اور جزائر شرقیہ میورقہ منورقہ اور یابسہ میں شکست ہوئی۔ یہاں تک کہ اس کے بعد انہوں نے افریقہ کی جانب سے حکومت مانگی۔ واللہ غالب علی امرہ

باب: ۲۲

مرابطین ابن غانیہ کی حکومت

قابس اور طرابلس میں

مرابطین کے باقی ماندہ لوگوں میں ابن غانیہ کی حکومت کے حالات اور قابس اور طرابلس کی طرف جو اسے ملک و سلطنت حاصل تھی اس کا بیان اور موحدین پر اس کی چڑھائی اور قراقش الغزی کا اس کی مدد کرنا اور اس کا آغاز و انجام

اور مرابطین کی حکومت کا آغاز لمتونہ سے ہوا۔ جو ملثمین کے قبائل میں سے ہے یہاں تک کہ یحییٰ بن ابراہیم فوت ہو گیا تو ان کا اپنے امام عبداللہ بن یاسین پر اختلاف ہو گیا اور وہ ان کو چھوڑ کر لمتونہ کی طرف آ گیا اور اس نے اپنی قوت کو پھیلا دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے زہد و عبادت کو اختیار کر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے یحییٰ بن عمر اور ابوبکر بن عمر کے ہاں [illegible] لمتونہ کے سردار کہلاتے ہیں۔ [illegible] دیا اور ان کی قوم کے بہت سے لوگوں نے ان کی اتباع کی اور اس کے ساتھ ملثمین کے قبائل نے بھی دوستی کی اور صنہاجہ میں سے بہت سے آدمی مرابطین کی دعوت میں شامل ہو چکے تھے اور [illegible] اس حکومت میں [illegible] سے حاصل تھا اور یحییٰ [illegible] ان کے [illegible] پہاڑوں میں شامل تھا اور [illegible] یوسف بن تاشفین کے ہاں بھی اسے تقدم حاصل تھا اتفاق سے اس نے ایک لڑائی میں لمتونہ کے [illegible] قتل کر دیا [illegible] دونوں قبیلوں نے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا اور وہ صحرا کی طرف بھاگ گیا اور یوسف بن تاشفین نے حقوق کا لحاظ [illegible] اور دوستی [illegible] بعد اس کی قرابت [illegible] واپس بلا لیا اور اس کا [illegible] ایک امارت [illegible] وصیت کی تھی کہ بنی غانیہ نے یوسف بن تاشفین کی کفالت میں اس سے محمد اور یحییٰ کو جنم دیا اور علی بن یوسف نے ان دونوں کے حق کا پاس کیا اور یحییٰ کو غربی اندلس کی امارت دی اور [illegible] محمد کو [illegible] جزائر شرقیہ میورقہ، منورقہ اور یابسہ

کی اطاعت [illegible] اور ان کے [illegible] کی خلافت کا [illegible] نے [illegible] نے ان سے [illegible] جیسا کہ ان کے [illegible] نے اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] کی اطاعت کا تقاضا کیا [illegible] کی اطاعت [illegible] کرنے اور [illegible] کی اطاعت [illegible] وفات تک [illegible] ان کے بعد ان کی حکومت ان کے بیٹے عبداللہ نے سنبھالی [illegible] ان کے [illegible] غیرت کی وجہ سے قتل کر [illegible] قتل کر دیا [illegible] اپنے بھتیجے [illegible] چوتھے [illegible] کے بعد [illegible] حکومت سنبھالی [illegible] یوسف بن عبدالرحمن [illegible] کی طرف [illegible] حکومت سنبھالی [illegible] ان کے بیٹے یعقوب نے حکومت سنبھالی [illegible] ان کے بھائی [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] قتل کر دیا [illegible] کے قریب [illegible] کے پاس [illegible] ان کے اموال پر قبضہ کر لیا اور [illegible] مغرب [illegible]

کیا۔ مگر اسے سر نہ کر سکا اور عربوں نے فوج اس کے پاس جمع ہونے لگی تو اس نے ان سے مدد مانگی اور وہ اپنے خیموں سے ٹھہر گئے اور جب منصور کو یہ اطلاع ملی تو وہ جنگ سے واپس پر پہنچ گیا تو اس نے سید ابو زید بن ابی حفص بن عبد المومن کی تلاش کے لئے خشکی میں فوجیں بھیجیں اور مغرب اوسط کی امارت دی اور بحری بیڑہ دے کر سمندر کی طرف بھیجا اور ان کا سالار احمد صقلی تھا اور اس نے ابو محمد بن ابراہیم بن جامع کو اس کی امارت دی اور ہر جہت سے فوجوں نے مارچ کیا اور علی بن غانیہ نے یحییٰ بن ابو طلحہ اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا اور ان میں سے سید ابو زید کو قابو کر لیا پس اس نے ان کو شلف میں قتل کیا اور اپنے چچا کی مدد کرنے کی وجہ سے معاف کر دیا اور سعد بن عائشہ نے ملیانہ سے لوگوں کو قیدی بنایا اور فوج نے اس کا تعاقب کیا تو وہ اسے دشمن کے آگے کا جا ملی اور اس نے جنگ کے بعد بربریوں کے ساتھ اس وقت گرفتار کر لیا جب وہ اسے آگے لے جا رہے تھے اور سید ابو زید کے پاس لے آئے تو اس نے اسے قتل کر دیا اور بحری بیڑہ بجایہ کی طرف بڑھ گیا اور اس نے یحییٰ بن غانیہ پر حملہ کر دیا اور وہ اپنے بھائی علی کی طرف بھاگ گیا۔ کیونکہ اس کا قسنطینہ کے محاصرہ کے بعد ایک مقام پہنچ گیا تھا اور اس نے قسنطینہ کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا اور سید ابو زید اپنی فوجوں کے ساتھ بجایہ کے بیرونی راستوں پر اترا اور سید ابو موسیٰ کو اپنی قید سے رہا کر دیا اور پھر دشمن کی تلاش میں چلا گیا پس وہ قسنطینہ کو اس پر قبضہ کرنے کے بعد چھوڑ گیا اور صحرا میں بہت دور [illegible] وہ ان کے تعاقب میں تھے یہاں تک کہ وہ مقرہ اور نقاوس پہنچ گئے پھر وہ [illegible] چلے گئے اور وہاں اس نے سید ابو زید سے مدد مانگی اور علی بن غانیہ نے قفصہ کا قصد کیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور توزر اور نفطہ سے جنگ کی مگر وہ اسے فتح نہ کر سکا اور طرابلس کی طرف چلا گیا جہاں پر قراقش غزی المظفری موجود تھا اور اس کے جو حالات ابو محمد التجانی نے اپنے سفرنامے میں لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ صلاح الدین حاکم مصر نے اپنے بھتیجے تقی الدین کو مغرب میں بھیجا کہ اس کے لئے جتنے شہروں کو فتح کر سکے فتح کرے [illegible] کے مقابلے سے بچنے کے لئے ان میں پناہ لے سکے اور نور الدین کے ڈر سے۔ پس اس کا بھتیجا تاج الدین بھی تھا اور انہیں فتح کرنے میں جلدی کی پس وہ اس کے جنگجو دستوں سے دور گئے پھر تقی الدین راستے ہی سے قراقش [illegible] کے بعد اپنی فوج کے ایک دستے کے ساتھ ایک کام کی وجہ سے واپس آ گیا اور ابراہیم بن قراتکین دار المظفر نے تقی الدین [illegible] اپنے آقا ملک معظم [illegible] ایوب بن صلاح الدین کے لئے چھوڑ کر بھاگ گیا اور قراقش مصر چلا گیا اور اس نے اسے ۵۶۸ھ میں فتح کر لیا اور اس میں صلاح الدین اور اپنے آقا تقی الدین کا خطبہ پڑھا اور [illegible] کی فتح کے متعلق لکھا اور [illegible] پر غالب آ گئے اور اس نے فزان پر قبضہ کر لیا [illegible] محمد بن خطاب بن یصلیتن بن عبد اللہ بن صنفل بن خطاب کی بادشاہی تھی اور وہ ان کا آخری بادشاہ تھا اس کا دار الحکومت زویلہ تھا جو زویلہ ابن خطاب کے نام سے مشہور تھا پس اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کے مال پر قبضہ کر لیا۔ یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور وہ مسلسل شہروں کو فتح کرتا ہوا طرابلس پہنچا اور دیاب بن سلیم کے عرب اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس نے ان کے ساتھ جبل نفوسہ پر حملہ کیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور عربوں سے [illegible] کو چھڑا لیا اور ریاح میں سے [illegible] کے شیخ مسعود بن زمام نے مغرب سے فرار کے وقت اس سے رابطہ ہوا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں اور اس نے ان کے عطیے مقرر کئے اور خود طرابلس اور اس کے ماورا کا بادشاہ بن گیا اور قراقش ارمن میں سے تھا

کو اس سے [illegible] اور ناصری بھی کہا جاتا تھا کیونکہ وہ ناصر صلاح الدین کے لئے خطبہ دیتا تھا اور وہ اپنی وہ چیزوں میں امیر المومنین کا ذکر لکھتا تھا اور وہ بھی علامت اپنے خط سے لکھتا تھا اور وہ کے آخر میں وکتب بخط والحمد للہ وحدہ لکھا کرتا تھا اور ابراہیم بن قراقش اس کا ساتھی تھا اور وہ یہاں سے ساتھ قفصہ گیا اور وہاں نے اس کی تمام منازل پر قبضہ کر لیا اور ذی المرید اور قفصہ کو اس نے لی تو انہوں نے بنی عبدالمومن سے انحراف کی وجہ سے اس شہر پر قبضہ کرنے کا موقع دے دیا اور اس نے اس میں داخل ہو کر اعیان اور صلحاء کے لئے [illegible] یہاں تک کہ منصور نے اسے فتح قفصہ کے وقت قتل کر دیا جیسا کہ ہم موحدین کے حالات میں اس کا ذکر کریں گے۔

ابن غانیہ کے حالات کی طرف رجوع: اور جب ابن غانیہ طرابلس پہنچا اور قراقش سے ملا تو دونوں نے موحدین کے خلاف مدد کرنے پر اتفاق کیا اور ابن غانیہ [illegible] سے تمام بنی سلیم اور ان کے پڑوس میں رہنے والے قبائل [illegible] کی طرف مائل ہو گیا اور انہوں نے اسے اپنی حکومت میں شامل کر لیا اور قبائل میں سے جشم، ریاح اور اثبج وغیرہ جو موحدین کی اطاعت سے منحرف تھے [illegible] اور زغبہ نے ان کی مخالفت کر کے موحدین کا ساتھ دیا اور وہ [illegible] کی اطاعت میں [illegible] ملثمین میں سے اس کی قوم کی ایک جماعت آ ملی اور اس کی حکومت قائم ہو گئی اور اس علاقے میں [illegible] سے اس کی قوم کا غلبہ ہو گیا اور اس نے [illegible] کے قوانین [illegible] تیار کئے اور افریقہ کے بہت سے شہروں کو فتح کیا اور ان میں دعوت عباسیہ کو قائم کیا پھر اس نے اپنے بیٹے اور کاتب عبدالبر بن فرسان الاندلسی کو خلیفہ ناصر بن المستضئ کے پاس بغداد بھیجا تا کہ اس کی قوم نے [illegible] میں سے جو پہلے جو بیعت و اطاعت کی تھی اس کی تجدید کرے اور ان سے مدد و اعانت بھی طلب کرے تو اس نے پہلے کی طرح اسے قوم کی امارت دے دی اور خلیفہ نے وفد سے مصر و شام کی طرف چٹھی لکھی کہ وہاں پر خلیفہ کا نائب صلاح الدین یوسف بن ایوب ہو گا پس وہ مصر آیا تو صلاح نے اسے قراقش کی طرف چٹھی لکھ دی اور دعوت عباسیہ کے قیام پر دونوں متفق ہو گئے اور ابن غانیہ نے [illegible] کے محاصرہ میں اس کی مدد کی اور قراقش نے اسے سعید بن ابی الحسن کے ہاتھ سے [illegible] فتح کر لیا اور [illegible] غلام کو حاکم بنایا اور اس میں اپنے ذخائر [illegible] کے بعد وہاں سے قفصہ پہنچا تو انہوں نے ابن غانیہ [illegible] جماعت چھوڑ دی تو قراقش نے اس کی مدد کی اور اسے [illegible] فتح کر لیا پھر وہ توزر کی طرف گیا تو قراقش اس کی مدد میں تھا اس نے اسے بھی اسی طرح فتح کر لیا اور جب منصور کو افریقہ میں ابن غانیہ اور [illegible] قراقش کی [illegible] کی اطلاع ملی تو وہ [illegible] سے اس بیماری کے قلع قمع کے لئے [illegible] مقامات پر انہوں نے غلبہ حاصل کر لیا تھا انہیں بچانے کے لئے [illegible] پہنچا اور [illegible] سے طلب [illegible] اور اپنے [illegible] سید ابو یوسف یعقوب بن ابو حفص عمر بن عبداللہ [illegible] کو بھیجا اور اس کے ساتھ عمر بن ابی زید بھی [illegible] کے [illegible] لوگوں [illegible] ابن غانیہ نے اپنی فوج کے ساتھ ان سے جنگ کی [illegible] موحدین شکست کھا گئے اور [illegible] کی ایک جماعت قتل ہوئی اور علی بن [illegible] دوسرے لوگوں کے ساتھ قید ہو گیا اور دشمن کی املاک ان کے [illegible] سے [illegible] اور لوٹ لی [illegible] پہنچے اور منصور ان کی طرف گیا اور [illegible] میں [illegible] کے [illegible] پر [illegible] ابن غانیہ اور قراقش [illegible] بھاگ گئے اور [illegible] کیا اور [illegible] ابن

غانیہ کو چھوڑ کر خالصۃً قراقوش کا ہو رہا لیکن انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور ان کے سب اصحاب نے بھی فرمانبرداری اختیار کی پس وہ مراکش آئے اور منصور نے توزر کا قصد کیا تو اس میں ابن غانیہ کے جو اصحاب موجود تھے انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور وہاں کے باشندوں نے بھی اطاعت کرنے میں جلدی کی پھر اس نے قفصہ واپس آ کر اس کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور وہاں پر جو فوج تھی قتل ہو گئی اور ابراہیم بن قراتکین بھی قتل ہو گیا اور اس نے دوسرے مددگاروں پر احسان کر کے انہیں رہا کر دیا اور اہل شہر کو امان دی اور ان کی املاک کو مساقاۃ کے حکم میں ان کے پاس رہنے دیا۔ پھر اس نے عربوں سے جنگ کی اور ان کو لوٹا اور اکٹھا کر لیا یہاں تک کہ وہ اس کی اطاعت پر مستقیم ہو گئے اور ذوا امرا اس زمانے میں جو اس پر اور اس کا مخالف تھا۔ جشم، ریاح اور عاصم سے قبل مغرب کی طرف بھاگ گیا۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور ۵۸۳ھ میں منصور مغرب کی طرف واپس آ گیا اور ابن غانیہ اور قراقوش بھی بلاد الجرید پر چڑھائی کرنے کی حالت کی طرف واپس آ گئے یہاں تک کہ علی ۵۸۴ھ میں غزوہ کے ساتھ ایک جنگ میں ہلاک ہو گیا۔ اسے ایک نامعلوم آدمی کا تیر آ لگا جس نے اسے ہلاک کر دیا اور اسے وہیں دفن کر دیا گیا اور اس کی قبر کو مٹا دیا گیا اور اس کے اصحاب کو میورقہ کی طرف روانہ کر دیا اور اس کے بھائی یحییٰ بن اسحاق بن محمد بن غانیہ نے حکومت سنبھالی اور اپنے بھائی علی کے طریق کے مطابق قراقوش کی مدد اور دوستی کے لئے گیا اور پھر ۵۸۶ھ میں قراقوش نے موحدین کی اطاعت اختیار کر لی تو وہ ان کی طرف تونس میں ہجرت کر گیا اور سید ابو زید بن ابی حفص بن عبد المؤمن نے اسے قبول کر لیا اور وہ اس کے ساتھ کچھ دن تک مقیم رہا پھر بھاگ کر قابس آ گیا اور فریب کاری سے اس میں داخل ہو کر ایک جماعت کو قتل کر دیا اور بنو ذباب اور کعوب کے اشیاخ پر جو اس کے ظلم سے بچے ہوئے تھے حملہ کر کے ان میں سے ستر آدمیوں کو قصر العروسین میں قتل کر دیا۔ جن میں محمود بن طرق ابو المحامید اور حمید بن جاریہ ابو الجوادی بھی شامل تھے اور پھر اس نے طرابلس پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا۔ اور بلاد الجرید کی طرف واپس آ گیا اور اس کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا۔ پھر اس کے اور یحییٰ بن غانیہ کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور یحییٰ اس کی طرف گیا تو قراقوش نے جلدی کی اور جبال چلا گیا اور ان میں گھس گیا پھر صحرا کی طرف بھاگ گیا اور وہاں میں اترا اور ہمیشہ وہیں رہا یہاں تک کہ ابن غانیہ نے اس کے بعد کچھ مدت تک اس کا محاصرہ کیا اور ذباب کے بدلہ لینے والوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کے بیٹے کو موسیٰ بن کے وطن میں قتل کر دیا اور یہ مستنصر کی حکومت تک حضرۃ میں رہا۔ پھر وہ ان کی طرف بھاگ گیا اور فتنہ برپا کرنے لگا۔ تو کام کے بادشاہ نے ۶۰۹ھ میں اسے قتل کرنے کے لئے آدمی بھیجا اب ہم پھر ابن غانیہ کے حالات کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ابن غانیہ الجرید پر غالب آ گیا اور یہ قوت و شہرت والا ہو گیا۔ پس قراقوش نے اس کو نکال باہر کرنے کے لئے آدمی مقرر کیا۔ التجانی نے اپنے سفرنامے میں اسی طرح بیان کیا ہے اور یاقوت طرابلس چلا گیا اور وہاں پر ابن غانیہ نے اس کا مقابلہ کیا اور اس کا محاصرہ طویل ہو گیا اور یاقوت نے مدافعت میں بہت تردد کیا اور یحییٰ نے میورقہ کے بحری بیڑے کو بھیجا تو اس کے بھائی عبداللہ نے بحری بیڑے کے دو دستوں سے مدد دی پس وہ طرابلس پر غالب آ گیا اور اس نے یاقوت کو میورقہ کی طرف بھیج دیا اور وہاں اسے قید کر دیا یہاں تک کہ موحدین نے اسے پکڑ لیا۔

میورقہ کے حالات: اور میورقہ کے حالات یہ ہیں کہ جب علی بن غانیہ بجایہ کی فتح کے لئے گیا تو اس نے اپنے بھائی محمد اور علی بن الربرتیر کو اپنے قیدخانہ میں چھوڑ دیا پس جب اولاد غانیہ اور بہت سے الغانیہ سے فضا صاف ہوئی تو اہل جزیرہ کے قلعے سے ایک گروہ الربرتیر کے پاس گیا اور وہ محمد کی دعوت میں پر جوش ہو گئے اور قصبہ کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہاں کے باشندوں نے ان سے محمد بن اسحاق کو رہا کرنے پر مصالحت کی پس وہ اپنے قیدخانے سے رہا ہوا۔ تو حکومت اس کی ہو گئی اور وہ موحدین کی دعوت میں شامل ہو گیا اور علی بن الربرتیر کے ساتھ یعقوب المنصور کے پاس گیا اور عبداللہ بن اسحاق اس کی مخالفت کرتے ہوئے میورقہ کی طرف چلا گیا اور افریقہ سے سمندر پر سوار ہو کر صقلیہ گیا اور انہوں نے اسے بحری بیڑے سے مدد دی اور وہ اس وقت میورقہ پہنچا جب اس کا بھائی منصور کے پاس پہنچا تھا اس نے میورقہ پر قبضہ کر لیا اور ہمیشہ اس کا والی رہا اور اس نے اپنے بھائی علی کو مدد بھیجی جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں اور انہوں نے اس کی طرف یاقوت کو بھیجا تھی اس کے بعد یاقوت امیر بنا یہاں تک کہ ۵۹۹ھ میں موحدین اس پر غالب آ گئے اور وہ قیدی ہو گیا اور یاقوت مراکش چلا گیا اور وہیں فوت ہوا اور جب ابن غانیہ طرابلس سے قابس پہنچا تو شیخ نے اپنے عم زاد عثمان کو اس کا حاکم بنایا اور اس نے قابس کا قصد کیا تو وہاں پر موحدین کے ولی ابن عمر نے قلعہ بند کر لیا۔ پھر حاکم تونس شیخ ابو محمد بن ابی حفص نے ان کے پاس بھیجا تھا پس وہاں کے باشندوں نے اس سے امداد مانگی جو کہ قابس والے ان کے پاس سے بھاگ گیا تھا کہ ابن غانیہ کو طرابلس میں گرفتار کیا جائے پس اس نے قابس سے جنگ کی اور اس کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ انہوں نے اس شرط پر اس سے امان طلب کی کہ وہ ابن وزیر کا راستہ چھوڑ دے تو اس نے اس بات پر ان سے صلح کر لی اور انہوں نے اسے شہر پر قبضہ کروا دیا۔ پھر اس نے ۵۹۱ھ میں قابس پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے مراکش گیا اور اس نے ۵۹۷ھ میں مہدیہ کا قصد کیا وہاں پر غالب آ گیا اور وہاں کے والی محمد بن عبدالکریم الکرابی کو قتل کر دیا گیا۔

محمد بن عبدالکریم کے حالات: یہ مہدیہ شہر کے باشندوں میں سے تھا اور وہاں کی مرتزقہ فوج میں شامل ہو گیا۔ یہ کرابی اور جس تھا اور بہت دلیر تھا پس اس نے اپنے لئے پیادوں اور سواروں کو جمع کیا اور اعراب کے مفسدوں پر غارت گری کرنے لگا پس اس نے ان کے دلوں میں ہیبت ڈال دی اور اس کے بعد اس کا نام مشہور ہو گیا اور لوگ اسے دعا دینے لگے اور ابو سعید بن ابی حفص منصور کی حکومت کے آغاز میں افریقہ آیا اور اس نے مہدیہ پر اس کے بھائی یونس کو حاکم بنایا اور محمد بن عبدالکریم نے غنائم میں سے حصہ طلب کیا تو یونس نے اسے انکار کیا تو یونس نے اسے اذیت دی اور قید کی سزا دی پس انہوں نے خفیہ طور پر عبدالکریم کے خلاف بغاوت کی تدبیر کی اور اس میں اس کے قبیلے بھی شامل تھے اور انہیں سے خالص ہونے کے پانچ سو دینار فدیہ دے کر اسے چھڑایا اور مہدیہ پر عبدالکریم کے بیٹے کو حاکم بنا دیا اور اس نے اپنی دعوت دینی شروع کر دی اور المتوکل علی اللہ تک پہنچی پھر سید ابو زید بن ابی حفص عمر بن عبدالمومن والی افریقہ تونس آیا اور ابن عبدالکریم نے ۵۹۹ھ میں تونس میں جنگ کی اور حتی الوسع کی پس اس کی فوج مضطرب ہو گئی اور اس کے مقابلے میں موحدین کی فوجیں آ گئیں پس انہوں نے اسے شکست دی اور اس نے ان کا لمبا عرصہ محاصرہ کیا پھر انہوں نے اس محاصرہ کو چھوڑ دیا تو اس نے اس کی بات نہ مانی اور وہاں سے آ کر قابس میں یحییٰ بن غانیہ کا محاصرہ کر لیا اور اس سے مدت تک مقابلہ کیا پھر قفصہ کی

طرف چلا گیا اور ملک ضبط کر لیا اس کے تعاقب میں نکلا تو ابن عبدالکریم اس کے آگے شکست کھا گیا اور مہدیہ چلا گیا اور ابن غانیہ نے ۵۹۷ھ میں راستے میں اس کا محاصرہ کر لیا اور سید ابو زید [illegible] نے فوج کے [illegible] یہاں تک کہ اس نے ابن عبدالکریم سے دریافت کیا کہ وہ اس کی حکومت کو تسلیم کرے اور وہ اس کے مقابلہ میں نکلا تو ابن غانیہ نے اسے گرفتار کر لیا اور وہ اس کی قید ہی میں فوت ہو گیا اور ابن غانیہ مہدیہ پر قابض ہو گیا اور [illegible] کے۔ پھر اہل قابس نے [illegible] آئے اور اطرابلس بھی اس کے قبضہ میں آ گئے پھر یہ افریقہ کی غربی جانب حملہ کرنے گیا اور باجہ سے مقابلہ کیا اور اس پر منجنیق نصب کرنے اور [illegible] اور قوت سے فتح کر کے برباد کر دیا اور اس کے عامل عمر بن غالب کو قتل کر دیا اور وہاں کے بچے کھچے لوگ اربس اور شقبناریہ چلے گئے اور یہ شہر لوگوں سے خالی ہو گیا اور ایک مدت کے بعد [illegible] سید ابو زید کی اطلاع پا کر آئے۔ پس ابن غانیہ نے اس پر چڑھائی کی اور اس سے جنگ کی اور سید ابوالحسن نے بھی جو سید ابو زید کا بھائی تھا اس پر چڑھائی کی اور قسطنطینہ میں اس سے جنگ کی اور موحدین کو شکست ہوئی اور وہاں کے [illegible] پر قابض ہو گیا۔ پھر اس نے بسکرہ پر حملہ کیا اور اس پر قابض ہو گیا [illegible] کے ہاتھ کاٹ دیئے [illegible] کے گورنر ابوالحسن بن ابو علی کو گرفتار کر لیا اور اس کے بعد اس نے صفاقس اور قیروان پر قبضہ کر لیا اور اہل بونہ نے اس کی بیعت کر لی اور وہ مہدیہ کی طرف واپس آ گیا اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے تونس کے محاصرہ کا ارادہ کر لیا اور ۵۹۹ھ میں اس کی طرف محاصرہ کے لئے گیا اور مہدیہ پر علی بن غازی کو عامل مقرر کیا۔ جو علی بن عبداللہ بن محمد بن علی بن غانیہ کے نام سے معروف ہے اور تونس کے باہر جبل احمر کے پاس اترا اور اس کا بھائی علی اور [illegible] اترے۔ پھر انہوں نے اپنی فوج سے اسے تنگی میں ڈال دیا اور اس کی خندق کو پاٹ دیا اور [illegible] منجنیق کو نصب کر دیا اور [illegible] کے زور سے شہر میں داخل ہو گئے اور سید ابو زید اور ان کے ساتھی موحدین کو پکڑ لیا اور اس نے اہل تونس سے ایک لاکھ دینار تاوان لیا اور اس تاوان کی وصولی کے لئے اس نے [illegible] سے اپنے کاتب ابن عصفور اور ابو بکر بن عبدالعزیز بن السکاک کو مقرر کیا۔ پس انہوں نے تشدد کر کے لوگوں کو خوفزدہ کر دیا یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے موت کی پناہ لی اور انہوں نے قتل عام بھی کیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] شیخ تونس کا ایک شخص تھا جس نے اپنے آپ کو کنویں میں گرا کر خودکشی کی اور ہلاک ہو گیا۔ پس اس نے ان سے دوبارہ تقاضا کیا۔ کہ اگر تاوان ادا نہ کیا گیا تو تمہیں جلا وطن کر دیا جائے گا اور وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور سید ابو زید اس کی چھاؤنی کی قید میں تھا تو اس نے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا اور [illegible] تاوان ادا ہوا اور اس نے رعیت کو بہت تنگ کیا اور اس کی سرکشی بہت بڑھ گئی اور اہل افریقہ خوف زدہ ہو گئے اور اس سے قبل ابن عبدالکریم [illegible] نے اس سلطان [illegible] کے ساتھ [illegible] میں رابطہ کیا۔ پس اس وجہ سے وہ غضبناک ہو گیا اور [illegible] میں اس کی طرف روانہ ہوا اور ابن غانیہ کو اس کی اطلاع ملی کہ وہ اس کی طرف آ رہا ہے تو وہ تونس سے قیروان اور پھر قفصہ چلا گیا اور عرب اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اسے مدد [illegible] کے لئے رہن دیئے اور اس نے طرابلس کے سب قلعوں [illegible] کیا اور ان کو جھکا دیا اور مطماطہ کی طرف منتقل ہو گیا اور ناصر تونس پہنچا اور پھر قفصہ گیا [illegible] اور مہدیہ میں اس سے بچنے کے لئے قلعہ بند ہو گئے [illegible] مہدیہ میں آ گیا اور اس پر ڈیرہ ڈال دیا

اور [illegible] کے لئے آل [illegible] اور شیخ ابو محمد عبدالواحد بن ابی حفص [illegible] ابن غانیہ سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا [illegible] سے جنگ کی اور اس پر حملہ کر دیا اور اس کے بھائی [illegible] بن اسحاق کو قتل کر دیا [illegible] پہنچ گیا [illegible] نے [illegible] قبول کر لیا اور اس کو [illegible] کے مطابق اپنے [illegible] کے ہاتھ [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] ہو گیا اور [illegible] نے [illegible] کیا [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کو [illegible] اور اس کا [illegible] اور [illegible] نے [illegible] منتخب کیا [illegible] جیسا کہ ہم نے اس کے [illegible] میں بیان [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] کے ساتھ جنگ [illegible] العرب [illegible] کے ساتھ [illegible] دونوں کی جنگ ہوئی [illegible] کی طرف [illegible] نے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے ہاتھ [illegible] اور [illegible] اور [illegible] نے اس سے [illegible] آگیا [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] شیخ ابو محمد نے [illegible] کے ساتھ اس کا [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] اور اس کا بھائی [illegible] اسحاق [illegible] کی طرف [illegible] اور اس نے [illegible] اور [illegible] شیخ ابو محمد [illegible] اور اس کے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] ابن ابی [illegible] سلطان [illegible] ہو گیا۔

ابن منکود کی حکایت: [illegible] بیان کرتا ہے کہ [illegible] حاصل [illegible] تھے۔ [illegible] اس کی [illegible] کے لئے [illegible] آگئے [illegible] اس نے ان کے [illegible] کو قتل کر دیا اور [illegible] لینے کے لئے ان کے [illegible] کرتا تھا [illegible] لیا اور اس نے [illegible] سے [illegible] اور ان [illegible]

کرنے کے لیے انہیں [illegible] آمادہ کیا۔ افریقہ کے حالات درست ہو گئے یہاں تک کہ ابو محمد ۶۱۸ھ میں [illegible] ہو گیا اور
[illegible] سید ابو العلاء اور [illegible] عبد الواحد [illegible] وفات سے [illegible]
پہلے ہی [illegible] وفات کے بعد [illegible] امراء کی حمایت [illegible] اور
سید ابو العلاء کی [illegible] اور [illegible] نے اپنے بیٹے سید ابو زید کو [illegible]
فوج [illegible] کی طرف بھیجا اور ایک دوسری فوج [illegible] کے محاصرہ کے لیے [illegible]
[illegible] سید ابو العلاء نے [illegible] اعراب کی طرف بھاگ
گیا اور سید ابو زید نے اس کا تعاقب کیا اور [illegible] سے جنگ کی [illegible] اور
[illegible] اور سید ابو زید [illegible] ۶۲۳ھ [illegible] کے بعد ان کی جنگ
ہوئی [illegible] شکست ہوئی [illegible] گئے اور
اس جنگ کے بعد [illegible] اس نے
اپنے [illegible] امیر ابو زکریا [illegible] افریقہ پر حکومت [illegible] اور
اپنے بھائی ابو محمد [illegible] سے [illegible] حکومت [illegible] کی
حکومت [illegible] کے اطراف میں [illegible]
[illegible]
[illegible] عیسائی [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]
[illegible]
حکومت [illegible] افریقہ اور مغرب [illegible]
[illegible] اپنے بیٹے [illegible] کے پاس [illegible]
امیر ابو زکریا [illegible]
[illegible]
[illegible] امیر ابو زکریا [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible]
[illegible] انہوں نے [illegible]

میرے والد رحمہ اللہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ان میں سے ایک لڑکی کو راستے میں دیکھا تھا جو نوے سال سے اوپر کی تھی وہ بیان کرتے تھے کہ میں اسے ملا تھا وہ بڑی شریف النفس خوش اخلاق اور آسودہ حال تھی واللہ وارث الارض و من علیہا۔

اور یہ ملثمین اور ان کے قبائل اس عہد میں اپنے میدانوں میں ہیں۔ جو سوڈان کے پڑوس میں ہیں اور ان کے اس ریگستان کے درمیان رکاوٹ ہیں جو بلاد بربر میں سے مغرب اور افریقیہ کی سرحد ہے اور اس عہد میں وہ مغرب میں بحر محیط کے ساحل سے مشرق میں ساحل نیل تک متصل ہیں اور ان میں سے جو بھی [illegible] کا بادشاہ بن کر کھڑا ہوا ہلاک ہو گیا اور وہ مسوفہ اور لمتونہ کے قافلے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے جنہیں حکومت ملی پھر آفاق و اطراف میں نکل گئے اور [illegible] نے انہیں فنا کر دیا اور موحدین کے امراء نے ان سے جنگیں کیں اور ان میں جو صحرا میں باقی رہا وہ اختلاف و افتراق کی وجہ سے اپنے پہلے حال پر رہا اور وہ اب ملوک سوڈان کے مطیع ہیں اور انہیں خراج دیتے ہیں اور ان کی فوجوں میں پائے جاتے ہیں اور ان کی سرزمین بلاد سوڈان سے مشرق تک مغرب کے ساحل کے سامنے طویل ہیں اور افریقیہ تک پھیلی ہوئی ہیں پس ان میں سے گدالہ سوس اقصیٰ کے مغرب میں ذوی حسان بنی معقل کے سامنے ہے اور لمتونہ اور تریکہ ذوی منصور اور ذوی عبیداللہ بنی معقل بھی اسی طرح مغرب اقصیٰ کے قریب ہیں اور مسوفہ زغبہ کے سامنے ہے جو مغرب اوسط کے قریب ہیں اور لمطہ ریاح کے مقابلہ میں ہیں جو الزاب بجایہ اور قسنطینہ کے قریب ہیں اور تارکا سلیم کے مقابلہ میں ہیں۔ جو افریقیہ کے قریب ہیں اور ان کے اکثر مویشی اونٹ ہیں جو ان کی معاش اور بوجھ اٹھانے اور سواری کے کام آتے ہیں اور گھوڑے ان کے پاس کم ہوتے ہیں یا بالکل ہی نہیں ہوتے اور وہ سبک رفتار اونٹوں پر سوار ہوتے ہیں اور ان کا نام نجیب رکھتے ہیں اور انہی پر سوار ہو کر جنگ کرتے ہیں اور ان کی چال تیز ہوتی ہے جو دوڑ کے قریب ہوتی ہے اور بعض اوقات عرب ہلال میں سے اہل مجال ان سے جنگ کرتے ہیں۔ خصوصاً بنو سلیم جو ریاح کے جنگل میں رہتے ہیں۔ نیز زیادہ تر عرب ان کے علاقوں میں جنگ کرتے ہیں اور چوپایوں کے ساتھ جو کچھ ہو لوٹ لیتے ہیں اور انہیں مغاربی وادیوں میں تیر مارتے ہیں اور جب سیاح ان کے قبیلوں میں آتے ہیں اور یہ ان کے تعاقب میں سوار ہو جاتے ہیں تو ان کے شہروں سے جدا ہونے سے قبل ہی انہیں پانیوں پر جا پہنچتے ہیں اور وہ وہاں سے بچ نکلتے اور ان کے درمیان سخت جنگ ہوتی ہے پس عرب ان کے حملوں سے کوشش کے بعد بچ نکلتے ہیں اور ان میں سے بعض ہلاک ہو جاتے ہیں اور جب ہمارے سامنے ملوک سوڈان کی بات ہوگی تو ہم ان کے اس عہد کے بادشاہوں کا ذکر کریں گے جو ملوک مغرب کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ وتعز من تشاء۔

باب: ۲۳

ملوک سوڈان

ملثمین سے پرے مغرب کے پڑوس میں رہنے والے ملوک سوڈان کے حالات و واقعات اور ان کی حکومت کے متعلق ہم تک پہنچنے والے واقعات کا مختصر بیان درج کیا جاتا ہے

یہ سوڈانی قومیں دوسرے بر اعظم میں رہنے والی ہیں۔ جو پہلے بر اعظم کے پیچھے آخر تک رہتی ہیں بلکہ معمورہ کے آخر تک مغرب اور مشرق کے درمیان متصل ہیں اور مغرب اور افریقہ میں بلاد بربر کے پڑوس میں اور وسط میں بلاد یمن، حجاز اور بصرہ اور اس کے پیچھے مشرق میں بلاد ہند میں رہتی ہیں اور ان کی کئی اقسام اور کئی قبیلے ہیں اور ان میں حبشہ اور نوبہ ہیں اور ان میں سے اہل مغرب کا ذکر ہم ان کا نسب بیان کرنے کے بعد کرنے والے ہیں۔

پس بنو حام بن نوح جو حبش میں رہتے ہیں۔ حبش بن کوش بن حام کی اولاد میں سے ہیں اور نوبہ بن کوش بن کنعان بن حام کی اولاد میں سے ہیں جیسا کہ مسعودی نے بیان کیا ہے اور ابن سعید ذکر کرتا ہے کہ وہ نوبہ بن قوط بن مصر بن حام کی اولاد میں سے ہیں اور زنج، زنجی بن کوش کی اولاد میں سے ہیں اور بقیہ سوڈانی، قوط بن حام کی اولاد ہیں اور ابن سعید نے ان کے سترہ قبائل و امم کو شمار کیا ہے اور ان میں سے زنج مشرق میں بحر ہند کے کنارے پر رہتے ہیں جن کا شہر مقدشو ہے اور وہ مجوسی ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا [illegible] خلافت [illegible] کے ساتھ اپنے [illegible] گیا تھا [illegible] سب کہ ان کے پاس [illegible] رہتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر امراء القیس نے اپنے اشعار میں کیا ہے اور ان [illegible] عہد میں اسلام پھیلا ہوا ہے اور ان کے مغرب اور [illegible] میں ننگے بدن اور ننگے پاؤں رہتے ہیں اور وہ [illegible] حبشہ کی طرف نکل گئے ہیں اور یہ سوڈانی قوموں میں سے سب سے بڑی قوم ہیں اور سمندر کے مغربی کنارے پر یمن کے پڑوس میں رہتے ہیں اور

ان میں سے حبشہ کا بادشاہ نجاشی ہے اور اس کا دار السلطنت کعبر تھا اور وہ عیسائی تھے اور ان میں سے ایک نے ہجرت کے زمانے میں اسلام قبول کیا تھا جیسا کہ صحیح بخاری سے ثابت ہے اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت مدینہ سے قبل صحابہ اس کی طرف ہجرت کرتے تھے اور اس نے ان کو پناہ دی تھی اور ان کی حفاظت کی تھی اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کی خبر ملی تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اس کا نام اصحمہ تھا اور ان کی زبان میں اس کا معنی عطیہ ہے جن لوگوں نے اس کو ابجم سے معرب کر کے اس کے ساتھ یوسف نجاشی کو ملا دیا ہے عام ان میں سے ہر بادشاہوں کی علامت نہیں جیسا کہ بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے جنہیں اس بات کا علم نہیں اور اگر ایسا ہوتا تو وہ آج تک ان کے نام کو مشہور کرتے کیونکہ ان کی بادشاہت ان میں سے نکل نہیں گئی اور اس عہد میں ان کے بادشاہ کا نام حطی ہے۔

اور ان کے مغرب میں ایک شہر ہے جہاں ان کا ایک بادشاہ رہتا ہے اور اس کی بہت بڑی حکومت ہے۔ یہاں اس کے قریب میں ایک اور بادشاہ ہے جس کا نام حق الدین محمد بن علی بن ولصمع ہے اور اس کا دادا ولصمع امحرہ کے بادشاہ کا مطیع تھا جس سے حطی کو غیرت آئی تو اس نے اس سے جنگ کی اور اس نے ملک پر قابض ہو گیا مسلسل جنگ جاری رہی اور حطی کی حکومت کمزور ہو گئی تو بنو ولصمع نے اپنا ملک طلب کیا اور اس سے چھین لیا اور وہ [illegible] سے تاریخ [illegible] میں اطاعت قبول کی پھر حق الدین فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کا بھائی سعد الدین بادشاہ بنا اور یہ لوگ مسلمان تھے۔ کبھی حطی کی اطاعت کرتے اور کبھی نہ کرتے۔ ابن سعید بیان کرتا ہے کہ ان کے ساتھ نوبہ رہتے تھے۔ جو نصاریٰ اور مسلمان تھے اور مصر سے جزیرہ سواکن میں رہتے تھے اور ان کے ساتھ بجہ رہتے تھے۔ جو زنگیوں اور حبشیوں کے بھائی تھے اور نیل کے مغرب میں ان کا جزیرہ دنقلہ تھا اور ان کی اکثریت دیار مصر کی پڑوسی تھی اور ان میں سے برقیہ بھی تھا اور ان کے ساتھ زغاوہ رہتے تھے جو مسلمان تھے اور ان کے بعد قبائل تاجرہ تھے اور ان کے ساتھ کانم تھے جن کی بہت مخلوق تھی اور اسلام ان پر غالب تھا اور ان کا شہر جیمی تھا اور جنہیں بلاد صحرا میں فزان تک غلبہ حاصل تھا اور حفصی حکومت کے ساتھ ان کی ابتدا ہی سے صلح تھی اور ان کے مغرب میں ان کے ساتھ کوکو تھے اور ان کے بعد مالی، تکرور، علی، جابی، کوری اور انکوار تھے اور وہ دریا نیل سے مغرب میں غانہ تک متصل ہیں (ابن سعید کا بیان یہاں ختم ہو جاتا ہے)

اور جب افریقہ فتح ہوا تو تجار بلاد مغرب میں داخل ہو گئے تو انہوں نے ان میں طوب غانہ سے کسی کو بڑا نہ پایا اور وہ مغربی جانب سے بحر محیط کے پڑوسی تھے اور سب سے بڑی قوم تھے اور ان کی بہت بڑی بادشاہت تھی اور ان کا دار السلطنت غانہ تھا اور دونوں شہر نیل کے دونوں کناروں پر دنیا کے بڑے شہروں میں سے ہیں اور ان میں بہت لوگ آتے جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ کتاب رجارہ کے مؤلف اور المسالک والممالک کے مؤلف نے بھی کیا ہے اور مشرق کی جانب سے ان کے پڑوس میں ایک اور قوم بھی ہے جو محققین کے قول کے مطابق صوصو کے نام سے معروف ہے پھر اس کے بعد ایک اور قوم ہے جو کوکو کے نام سے معروف ہے اور اسے کاغو بھی کہا جاتا ہے پھر اس کے بعد ایک اور قوم ہے جو تکرور کے نام سے معروف ہے۔

اور مجھے شیخ عثمان نے جو غانہ کا فقیہ اور علم و دین میں بڑی شہرت کا مالک ہے بتایا ہے کہ وہ ۹۹ھ میں اپنے اہل و

میانی نے ساتھ مقدس مقامات کی زیارت کے لئے سفر کیا اور حبش سے دینی امور [illegible] انہی نے آباد کردہ تکرور، غانا اور مالی اقوام کے نام رکھے ہیں۔ پانچویں صدی ہجری میں غانہ کی حکومت کمزور ہو گئی اور ملثمین کی چند شاخیں صنہاجہ کی جو تونس کی جانب سے بربریوں کے قریب تھے ان کے پڑوسی تھے جیسا کہ ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں اور انہوں نے سوڈانیوں پر حملہ کیا اور ان کی رکاوٹ اور ان کے شہروں کو لوٹ لیا اور ان سے جزیہ اور ٹیکس کا مطالبہ کیا اور انہوں نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو اسلام پر آمادہ کیا تو انہوں نے ان کا دین قبول کر لیا۔ پھر اس کے بعد غانہ کی حکومت کمزور ہو گئی اور اہل صوصو ان پر غالب آ گئے جو سوڈانی قوموں میں سے ان کے پڑوسی تھے اور انہوں نے ان کا خاتمہ کر دیا۔

پھر اہل مالی نے اپنے عروج میں سوڈانی قوموں پر غلبہ کر لیا اور چند قوموں پر زیادتی کی اور صوصو پر غالب آ گئے اور ان کے پاس جو قدیم ملک تھا ان سے چھین لیا اور اہل غانہ کو بھی اور ان تک کے ملک لے لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ مسلمان تھے اور ان میں سے پہلے مسلمان ہونے والے بادشاہ کا نام برمندانہ تھا، اس بادشاہ نے حج کیا اور اس کے بعد آنے والے بادشاہوں نے حج کرنے میں اس کے طریقوں کی پیروی کی اور ان کا سب سے بڑا بادشاہ جس نے صوصو پر غلبہ پایا اور ان کے شہروں کو فتح کیا اور ان کے ہاتھوں سے حکومت چھین لی اس کا نام ماری جاطہ تھا اور ماری ان کے ہاں امیر کو کہتے ہیں جو سلطان کی نسل سے ہو اور جاطہ شیر کو کہتے ہیں اور پوتے کو تکن کہتے ہیں اس بادشاہ کا نسب ہم تک نہیں پہنچا اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اس بادشاہ نے ان پر ۲۵ سال بادشاہت کی اور جب یہ فوت ہوا تو اس کے بعد ان میں سے منسا ولی نے حکومت پر غلبہ حاصل کر کے حکمران بن گیا اس کا معنی سلطان تھا اور شیخ عثمان بیان کرتا ہے کہ اہل غانہ نے اس کی فقہی زبان میں تحریر لکھا ہے اور وہ [illegible] ناصر کے ایام میں حج کیا اور واپسی پر قتل ہو گیا اور اس کی حکومت بہت وسیع تھی اور انہوں نے پڑوسی قوموں پر غلبہ پایا اور بلاد کوکو کو فتح کیا اور انہیں اہل مالی کی حکومت میں شامل کر لیا اور ان کی سلطنت بحر محیط سے مغرب میں [illegible] تک اور مشرق میں [illegible] تک تھی اور ان کی بادشاہت عظیم ہو گئی اور سوڈانی قومیں ان سے ڈر گئیں اور افریقہ اور بلاد مغرب سے تاجر ان کے شہروں کی طرف آنے لگے اور [illegible] بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے کوکو کو فتح کیا اس کا نام [illegible] تھا [illegible] کے جرنیلوں میں سے تھا [illegible] اس کے بعد [illegible] سلطان ماری جاطہ کا بیٹا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن قو حکمران بنا۔ پھر ان کی حکومت سلطان ماری جاطہ کے بیٹوں سے اس کے بھائی ابوبکر کے بیٹوں کی طرف منتقل ہو گئی اور منسا موسیٰ بن ابوبکر حکمران بنا اور یہ بڑا صالح اور عظیم بادشاہ تھا اور اس کے عدل و انصاف کی باتیں بیان کی جاتی ہیں اس نے ۷۲۴ھ میں حج کیا اور حج کے اجتماع میں اسے اندلس کا شاعر ابو اسحاق ابراہیم ساحلی ملا جو الطویجن کے نام سے معروف ہے اور وہ اس کے ساتھ اس کے ملک میں آ گیا اور اسے بڑا مقام اور اختصاص حاصل تھا پھر اس کے بعد [illegible] اور انہوں نے مغرب میں اپنے [illegible] کی [illegible] میں [illegible] سے ہو رہا تھا کہ سلطان ابو عبداللہ بن [illegible] جو عبدالمومن کی اولاد میں سے ہے۔ جو مغرب میں [illegible] تھا [illegible] کے ہاتھوں [illegible] حالانکہ [illegible] اس سے [illegible] کر لیا اور پھر کچھ عرصہ بعد [illegible] اور وہ سلطان منسا موسیٰ کے پاس ان کے قافلہ تک [illegible] اور [illegible] کی [illegible]

کے انتظار میں تھا اس شہر میں اپنے دشمن پر فتح حاصل کرنے اور اپنی حکومت کے لئے مدد حاصل کرنے کے لئے تحریر کیا کیونکہ منسا موسیٰ کی حکومت اس صحرا میں بہت مضبوط تھی اور کاشمیر اور اس کی حکومت کی مددگار تھی۔ پس اس کی وہاں بہت بڑائی ہوئی اور اس نے اس سے مدد کرنے اور اس کا بدلہ لینے کا وعدہ کیا اور دوسرے شہر تک اسے اپنے ساتھ رکھا۔

کاتب بیان کرتا ہے کہ میں اور ابواسحاق اس کے وزراء اور اس کی قوم کے سرداروں کو چھوڑ کر اکیلے ہی اس سے ملاقات کر رہے تھے۔ ہر منزل میں شاہی کھانے اور مٹھائیاں ہدیہ کے طور پر دیتے رہا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ بارہ ہزار خادم خاص دیباج اور یمنی ریشم کی قبائیں پہنے اس کے ہر چیز کو اٹھائے ہوئے تھے الحاج یونس جو اس قوم کا مصر میں ترجمان تھا بیان کرتا ہے کہ یہ بادشاہ منسا موسیٰ اپنے ملک سے سونے کے تیس اونٹ لے کر آیا اور ہر اونٹ تین قنطار کا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ خادموں اور جوانوں پر اپنے اوطان میں سواری کرتے تھے اور دور دراز کے سفر جیسے حج وغیرہ سواریوں پر کرتے تھے۔

پھر وہ بیان کرتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ اس کے ملک کے دارالحکومت میں واپس آئے تو اس نے اپنے بادشاہ کی نشست کے لئے اپنے علاقے میں ایک مضبوط بنیاد والا اور عجیب و غریب گھر بنانے کا ارادہ کیا۔ پس ابواسحاق طویجن نے اسے ایک مربع شکل کا بنا کر تحفہ میں دیا۔ جس میں اس نے اپنی تمام مہارت کو صرف کر دیا اور وہ بڑا کاریگر تھا اور اس نے اس پر پلستر لگائے اور اس پر خوب رنگ ڈالے پس وہ ایک مضبوط عمارت بن گئی اور بادشاہ کو بھی ایک نادر تعمیر معلوم ہوئی تو اس نے اسے تحفے تحائف کے علاوہ جو اسے ملتے رہتے تھے۔ بارہ ہزار مثقال سونا عطا کیا اور اس سلطان منسا موسیٰ اور مغرب کے بادشاہ کے درمیان بنی مرین کے بادشاہ ابوالحسن کے زمانے سے تعلقات اور مصالحت تھی اور دونوں حکومتوں کے بڑے بڑے لوگ اس مصالحت کے دوران آتے جاتے رہتے تھے اور حاکم قریب سے اپنے وطن کی اس متاع کو دیکھا اور لوگوں نے اس کے متعلق باتیں کیں جیسا کہ ہم اس کے مقام پر اس کا تذکرہ کریں گے اور یہ تعلقات ان کے بعد ان کی اولاد کے درمیان بھی رہے اور منسا موسیٰ کی حکومت ۲۵ سال رہی اور جب وہ فوت ہوا تو اس کے بعد مالی کی حکومت اس کے بیٹے منسا مغا نے سنبھالی اور منا کا لفظ ان کے نزدیک محمد ہوتا ہے اور یہ چار سال حکومت کر کے فوت ہو گیا اور اس کے بعد ان کی حکومت کو منسا سلیمان بن ابوبکر نے سنبھالا جو موسیٰ کا بھائی تھا اور اس کا دور حکومت ۲۴ سال تک رہا۔ پھر وہ فوت ہوا تو اس کے بعد اس کا بیٹا منسا ابن سلیمان حکمران بنا اور وہ اپنی حکومت کے نو ماہ بعد فوت ہو گیا اور اس نے ۱۴ سال حکومت کی اور وہ ان کا سب سے برا حاکم تھا۔ جس نے انہیں تکالیف اور عذاب دیئے اور حرم میں خرابی پیدا کی اور مغرب کے بادشاہ نے اپنے عہد میں سلطان ابو سالم بن سلطان ابوالحسن کو ۷۶۲ھ میں ایک قابل ذکر تحفہ دیا جس میں ارض مغرب کا ایک عظیم الجثہ جانور تھا جسے زرافہ کہتے ہیں اور لوگ مدتوں تک اس کے مختلف قسم کے تناسبات اور اس کے جثے کے متعلق باتیں کرتے رہے۔

اور قاضی فقیہ ابو عبداللہ محمد بن واسول سجلماسی نے جو ان کے ملک میں کوکو میں آباد ہو گیا تھا اور انہوں نے اسے ۷۷۶ھ میں قاضی بنا دیا تھا۔ مجھے ان کے بادشاہوں کے متعلق بہت کچھ بتایا جسے میں نے لکھا ہے اور اس نے مجھ سے سلطان جاطہ کا بھی ذکر کیا ہے کہ اس نے ان کی حکومت کو خراب کر دیا اور ان کے ذخائر کو تلف کر دیا اور قریب تھا کہ ان کی بادشاہی کی

شان ختم ہو گئی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے اسراف و تبذیر کا حال یہ تھا کہ اس نے سونے کا وہ پتھر بھی بیچ دیا جو ان کے باپ کے ذخیرے میں تھا اور جب اس پتھر کو کان سے بغیر صاف کئے لایا گیا تھا تو اس کا وزن بیس قنطار تھا جس کو انہوں نے عجیب بادشاہ نے [illegible] کا نام ہوا تھا۔ ان تاجروں کے سامنے پیش کیا جو مصر سے اس کے ملک میں آتے تھے۔ تو انہوں نے اسے نہایت کم قیمت میں اس سے خرید لیا اور اس نے اپنے بادشاہوں کے خزانوں کو فسق و فجور میں بے دریغ طور پر خرچ کر دیا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اسے نیند کی بیماری لاحق ہو گئی اور یہ بیماری اس علاقے کے لوگوں کو اور رؤساء کو خصوصاً بہت لاحق ہوتی ہے اس بیماری میں نیند کی بے ہوشی رہتی اور وہ بمشکل ہوش میں آتا اور بیدار ہوتا اور اپنے اوقات میں سے بہت کم جاگتا اور یہ بے ہوشی میں آ جاتا اور بیدار ہوتا اور اپنے اوقات میں بہت کم جاگتا اور یہ بیماری بیمار کو نقصان دیتی ہے اور وہ مسلسل بیمار رہنے سے فوت ہو گیا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ یہ بیماری اس کی غذا میں دو سال تک رہی اور ۷۷۵ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد انہوں نے اس کے بیٹے موسیٰ کو حکمران بنایا تو اس نے عدل و انصاف سے کام لیا اور جاطہ کے طریق کو ترک کر دیا اور کلیتہً اپنے باپ کے طریق سے الگ ہو گیا اور اس وقت وہ ہدایت کی امید گاہ ہے اور اس کی حکومت پر اس کا وزیر ماری جاطہ غالب ہے اور ان کے ہاں ماری کے معنی وزیر کے ہیں اور جاطہ کے متعلق ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس وقت اس نے سلطان کو تصرفات سے روک دیا ہے اور فوج کی تیاری پر غور و فکر کیا ہے اور اس نے ملک کے مشرقی علاقوں پر اس نے قبضہ کر لیا ہے اور کوکو کی سرحدوں سے آگے گزر گیا ہے اور تکدت اور اس کے بعد ملثمین کے علاقوں میں اس نے لڑنے کے لئے فوج بھیجی ہے۔ جس نے وہاں حکومت کے آغاز میں جنگ کی ہے اور ان کا دل بھڑکا دیا ہے پھر فوج وہاں سے چلی گئی اور اب انہوں نے تکدت اور [illegible] کا محاصرہ کر لیا ہے جو ورکلا شہر سے قریبی جانب ستر دن کے فاصلے پر ہے اور ان ملثمین کا ایک آدمی سلطان کے نام سے معروف ہے اور وہ سوڈانیوں کی اتباع کے طریق پر گامزن ہے اور [illegible] اور امیر الزاب اور ورکلا کے درمیان مصالحت و مراسلت ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اہل مالی کی حکومت کا صدر مقام ایک وسیع اور سرسبز اور آباد علاقہ ہے۔ جس کی منڈیاں آباد ہیں اور اس وقت وہ مغرب، افریقہ اور مصر کی تجارتی سواریوں کا منتہیٰ ہے اور ہر علاقے سے وہاں پر سامان لایا جاتا ہے اور منسا موسیٰ کی وفات ۷۳۸ھ میں ہوئی اور اس کے بعد اس کا بھائی منسا مغا حکمران بنا۔ پھر وہ ایک سال بعد قتل ہو گیا اور اس کے بعد منسا [illegible] حکمران بنا اور منسا [illegible] وزیر نے ام موسیٰ سے شادی کر لی اور چند [illegible] بعد ماری جاطہ کے لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا [illegible] نے بچے کا [illegible] کے ملک سے نکل گیا اور ان کے پاس [illegible] کی ایک شخص آیا جو منسا قو بن منسا ولی بن ماری جاطہ اکبر کی طرف منسوب ہے تو اس نے ۷۹۲ھ میں حکومت پر قبضہ کر لیا اور اس کا لقب منسا خا تھا۔

بنی [illegible] کے لمطہ، گزولہ اور ہسکورہ کے حالات جو ہوارہ اور صنہاجہ کے بھائی ہیں ابن [illegible]

کے متعلق ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ صنہاجہ کے بھائی ہیں اور بعض نسابین کہتے ہیں کہ [illegible] بن [illegible] ہے اور صنہاجہ عاملہ بن زغرا [illegible] کی اولاد سے ہیں اور ہوارہ اور [illegible] کی اولاد سے ہیں اور ان کا بیٹا [illegible] ہے اور یہ مردوں کے

متعلق کوئی تحقیق نہیں ہوئی ابن حزم کہتا ہے کہ صنہاجہ و مصمودہ کے باپ کے متعلق کچھ معلوم نہیں اور یہ قبائل [illegible] سوس اور ان کے قریب کے چار شہر اور بیابانوں میں رہتے ہیں۔ جو ان کے میدانوں اور پہاڑوں سے نیچے ہیں۔

لمطہ: ان کی اکثریت صنہاجہ کے [illegible] بیابانی کی پڑوسی ہے اور ان کے بہت سے قبائل ہیں اور ان میں اکثر صحرا میں رہنے والے بیابانی ہیں اور [illegible] میں سے بعض [illegible] میں مستا [illegible] ہیں جو [illegible] کے [illegible] کے شمار میں آ جاتے ہیں اور جنہیں لمطہ [illegible] ملثمین کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کا [illegible] اور افریقہ کے درمیان رہتا ہے اور ان میں سے [illegible] بھی ہے [illegible] ابو عمران [illegible] کا ساتھی ہے [illegible] سوس [illegible] اور اس کے شاگردوں میں سے عبداللہ بن یاسین بھی ہے جو لمتونہ کا امیر [illegible] جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

گزولہ: گزولہ کے بہت سے قبائل ہیں اور ان کا [illegible] سوس میں رہتا ہے وہ لمطہ کے پڑوسی ہیں اور ان سے لڑتے بھی ہیں اور [illegible] صحرا میں [illegible] کرنے والے رہتے ہیں اور [illegible] لمطہ کے ساتھ ان کی [illegible] ہوتی تھیں۔ پس جب [illegible] میں داخل ہو گئے [illegible] غالب آ گئے [illegible] کے خود مطیع [illegible] ہیں۔

ہسکورہ: [illegible] مصمودہ [illegible] ہیں اور [illegible] مغرب [illegible] ہیں [illegible] اور ان کے مواطن ان کے پہاڑوں میں مشرقی جانب [illegible] متصل ہیں اور [illegible] سے قبل [illegible] دعوت [illegible] تھے۔ [illegible] طور پر یہ دعوت کے بعد میں شامل ہوئے اس لئے بہت سے لوگ ان کو موحدین میں شمار نہیں کرتے [illegible] امر کی مخالفت کرنے اور اس کے [illegible] موحدین [illegible] کی مخالفت [illegible] حالات کی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہسکورہ کے [illegible] ہیں [illegible] اور موحدین کی حکومت [illegible] ان کی سرداری [illegible] حالات [illegible] موحدین کے خلاف [illegible] کے بعد [illegible] اس کے بعد [illegible] ہیں [illegible] کے نام سے معروف ہیں [illegible] موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو انہوں نے [illegible] کی اطاعت سے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] تھے۔ پھر [illegible] ہو گئے اور [illegible] کرنے لگے [illegible] فوجوں میں جانے لگے۔ جیسے کہ دوسرے مصمودہ کا حال تھا۔

[illegible]: [illegible] اور ان میں سے یوسف بن [illegible] نے اپنے [illegible] کا قلعہ بنایا اور [illegible]

فوت ہو گیا اور بعض نے اس کے بعد اس کے بیٹے علی اور محمد اسے مشہور ذکر کرتے رہے اور یوسف کی وفات کے بعد اس کی سرداری اس کے بیٹے مخلوف نے سنبھالی اور ۲۰۳ھ میں اطاعت سے نکل گیا۔ پھر دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور اسی نے ۔۔۔ھ میں ثابت کے دور حکومت میں مراکش پر قبضہ کرنے والے یوسف بن عباد کو گرفتار کیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے پھر مخلوف نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے اطاعت پر رکھا اس کا قرب اطاعت کرنے سے ہو اور اس کے بعد اس کا بیٹا ہلال بن مخلوف سردار بنا اور اس عہد تک سرداری ان میں منتقل ہوتی رہی ہے۔

بنو نفال ان کی سرداری اولاد ہزمیت کو حاصل تھی اور سلطان ابو سعید اور اس کے بیٹے ابوالحسن کے عہد میں ان کا بڑا سردار علی بن محمد تھا اور اس کی اختلاف اور تدبیر میں بڑی شہرت تھی اور سلطان ابوالحسن نے اپنی حکومت کے آغاز میں اس کے محاصرہ کے بعد اسے اس کے منصب سے معزول کر دیا اور اسے اپنے تحت امراء میں شامل کر دیا۔ یہاں تک کہ تونس میں قیروان میں عرب کے واقعہ کے بعد فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹوں نے اپنی قوم کی سرداری سنبھالی یہاں تک کہ ان کا خاتمہ ہو گیا اور اس عہد میں ان کی سرداری ان کے اہل بیت اور ان کے چچا زادوں کے گھر میں ہے۔

فطواکہ یہ ان میں بڑے وسیع بطن اور بڑی سرداری والے اور بادشاہ کے خصوصی مقرب اور اس کی خدمت کرنے والے ہیں اور بنو خطاب مصمودیوں کی حکومت کو چھوڑ کر بنی عبدالحق کی طرف منتقل ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنی تجارت دے دی ہے اور انہوں نے اپنے پر سرداری کرنے کے لئے اپنے شیوخ کو مختص کیا ہے اور سلطان یوسف بن یعقوب کے عہد میں ان کا سردار محمد بن مسعود اور اس کے بعد اس کا بیٹا عمر تھا اور اپنے گھر میں ۷۰۰ھ کو فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا چچا موسیٰ بن مسعود نے حکومت سنبھالی اور جب بنی مرین کی حکومت مضبوط ہو گئی اور علاوہ ازیں حکومت باقی رہی تو ان کے عہد کے بعد بنو مرین کی حکومت مضبوط ہو گئی اور یہ علاوہ ازیں حکومت باقی رہی تو ان کے عہد کے بعد بنو مرین اپنے رشتہ داروں کو ان کا کفیل اختیار کرنے کے لئے مقرر کرنے لگے کیونکہ وہ ان کے خاندان میں سے تھے اور ان میں ہنتاتہ میں اولاد یونس سے بڑا سردار کوئی نہ تھا اور بنی خطاب مسکورہ میں تھے۔ پس انہوں نے آپس میں مراکش کی عملداریوں کو محمد بن عمر اور اس کے بعد موسیٰ بن علی اور اس کے بھائی محمد کو دے دیا جو ہنتاتہ کے شیوخ تھے اور وہ ہمیشہ وہاں کا والی رہا۔ یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن کی مصیبت سے تھوڑا عرصہ پہلے قیروان میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا سلطان ابوالحسن کی طرف جاتے ہوئے تلمسان چلا گیا۔ پس جب اس کے لوٹنے نے اپنی طرف دعوت دی تو یہ بھی پیدا ہو گیا اور وہ اپنے باپ کی طرح اطاعت کرنے لگا اور ابو عنان نے اس کے چچا عبدالحق کی وجہ سے اس کی رعایت کی اور اسے مراکش کی عملداریوں کا کام سونپ دیا مگر پھر اس کے جھگڑوں میں پڑ گیا آیا۔ یہاں تک کہ مراکش میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ جا ملا اور یہ اس کے بڑے حامیوں میں سے تھا اور اس نے اس کی دعوت میں بڑی بہادری دکھائی۔ پس جب سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا تو ابو عنان نے اسے قید کر کے قید خانے میں ڈال دیا اور پھر ۷۵۵ھ میں تلمسان پر حملے کے دوران اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد اس کے بھائی منصور بن محمد نے حکومت سنبھالی یہاں تک کہ امیر عبدالرحمن بن ابی افلوسن نے ۷۷۶ھ میں مراکش پر قبضہ کر لیا۔ پس اس نے اسے مقدم کیا اور اسے گرفتار کر کے اس کے عمزاد کے گھر میں ایک سال تک قید کر دیا اور ابن مسعود بن الخطاب بھی اس کے حامیوں میں سے تھا اور وہ اس کا باپ محمد بن عمر

کی اولاد میں سے اپنی جان کے خوف سے بنی مرین کی طرف آ گئے تھے تا کہ انہیں حکومت کی تربیت دیں پس جب اس نے اس کے گھر میں قیدی ہوتے ہی اس پر قدرت پائی اور اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور ساتھ ہی اس کے بیٹوں کو بھی قتل کر دیا اور سلطان نے ناراض ہو کر اسے تھوڑا عرصہ قید کر دیا پھر رہا کر دیا اور وہ اس عہد میں مسکورہ کا آزاد حکمران ہے و اللہ قادر علی من یشاء

ضہاجہ کا تیسرا طبقہ اس طبقہ میں کوئی بادشاہ نہیں ہے اور یہ اس عہد میں مغرب کے قبائل سب سے زیادہ ہیں اور ان میں سے کچھ جبال درن کی شرقی جانب تازی اور تادلہ کے درمیان اور معدن بنی فازاز میں اس گھاٹی پر رہتے ہیں۔ جو آ کر سلوکن تک پہنچتی ہے جو بلاد گل میں سے ہے اور اس گھاٹی کا گزر مغرب میں بلاد مصامدہ اور ان کے علاقے میں جبال درن کے پاس سے ہوتا ہے پھر اسم و الحسن میں ان پہاڑوں کی چوٹیاں پائی جاتی ہیں اور اس گھاٹی سے ان کے مواطن قبلہ کی طرف مڑ جاتے ہیں اور آ کر سلوکن پر ختم ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کا موڑ آ کر سلوکن سے دوسری طرف سوس اقصیٰ کے نواح اور ان کے قصبوں تارودانت اور ایفری فان اور تارتان تک جاتا ہے اور یہ سب ضہاجہ کے نام سے معروف ہیں۔ جو ضہاجہ سے بدلا ہوا ہے اور ضہاجہ کو غربی قبائل کے درمیان اہل جبل پر قوت و طاقت حاصل ہے۔ جو تادلہ پر چھا گئے ہیں اور اس عہد میں ان کی سرداری عمران ضہاجی کی اولاد میں ہے اور انہیں حکومت کا اعزاز اور المرینی کی اطاعت سے نجات حاصل ہے اور ان کے ساتھ ضہاجہ کے قبائل متصل ہیں جن میں سے کچھ سفر کرنے والے ہیں۔ جو اشکد میں رہتے ہیں اور ان کے علاوہ گزراج تینا تمین میں جو قبیلہ کتامہ میں سے ہے وادی ام ربیع تک جو تامسنا سے شمالی جانب تمل درن کے دونوں طرف ہے۔ بارش کے مقامات تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ان کی سرداری بنی کی اولاد میں ہے جو ان کے مشاہیر میں سے ہے۔ [illegible] سے مراکش تک ان کے ساتھ وکالہ کے قبائل متصل ہیں اور مغرب کی جہت میں بحر محیط کے ساحل پر آزمور کی طرف ایک قبیلہ ان سے اتصال رکھتا ہے اور دوسرا قبیلہ جو بہت بڑی تعداد میں ہے وہ وطن، مذہب، ٹیکس اور پیشہ کے لحاظ سے مصامدہ کے ذیل میں آتا ہے اور اس عہد تک ان کی سرداری عزیز بن یبروک کی حکومت تک ہے جو زناتی حکومت کے آغاز سے ان کا رئیس ہے اس کا ذکر آئندہ آئے گا اور بطویہ، کتامہ اور بنی وارتین جبال تازا سے جبل بدائی تک رہتے ہیں جو جبال مغرب میں سے ہے اور بنی ملک کے نام سے معروف ہے اور ان کا ایک قبیلہ ہے جو وعدے کے مطابق ٹیکس دیتا ہے اور بطویہ کے بعض بطون میں ایک بطن ہے جو تازا میں رہتا ہے اور بنی وریاغل بلاد الحوز میں اور دلی الحرحیت میں رہتی ہے اور وادی بطل کے بنی عبدالحق کے ساتھ معاہدہ ہے جو بنی مرین کے ملوک ہیں اور ام یعقوب بن عبدالحق ان میں سے تھی۔ پس اس نے ان کو وزیر بنایا اور ان میں سے طلحہ بن علی اور اس کا بھائی عمر بن علی بھی تھا۔ اس کا ذکر ان کی حکومت میں آئے گا اور وہ بحر روم کے ساحل سے جبال درن اور جبال ریف کے درمیان مغرب کے میدانوں سے متصل ہے جہاں وہ کے مساکن ہیں ان کا ذکر ضہاجہ کے دیگر قبائل میں آئے گا۔ جو پہاڑوں، وادیوں اور میدانوں میں بکثرت ہیں۔ جیسے بنی وریاگل، بنو حمید، بنو مزہ، بطوہ، بنو عمران، بنو درکول، بنو زیری، بلوطہ اور بنی وامری طرح پتھروں اور مٹی کے گھروں میں رہتے ہیں اور ان سب کے مواطن ورغہ اور امرگو میں ہیں اور یہ کاشتکاری اور کپڑا بننے کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے ضہاجہ الطین کے نام سے معروف ہیں اور یہ ٹیکس گزار قبائل کی ذیل میں

ہیں اور اس عہد میں ان کی مشترکہ زبان عربی ہے اور یہ لوگ قبائل غمارہ کے پڑوسی ہیں اور جہاں غمارہ کی ایک طرف ان کے ساتھ [illegible] سے یہ متصل ہو جاتا ہے تو ضہاجہ کی سرزمین [illegible] وہاں کا موطن ہے اور ان کی حالِ معاش کے لئے زرعی پیشے ہیں [illegible] اور ضہاجہ کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی پہاڑوں کی طرف نسبت ہے [illegible] جیسا کہ ضہاجہ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ ضہاجہ اہل کہتے ہیں کیونکہ وہ جبل میں رہنے والے ہیں اور اکثر مورخین کا خیال ہے کہ وہ بھی ضہاجہ میں سے ہیں اور [illegible] ان کا اصل [illegible] ان میں اہل مغرب کی زبان تھی ان کے [illegible] پہنچنے والے تھے۔

قبائل بربر میں سے مصامدہ کے حالات اور مغرب میں جو انہیں حکومت و سلطنت حاصل تھی' اُس کا بیان اور اُس کا آغاز اور گردشِ احوال

مصامدہ بھی بربر کی اولاد میں سے ہیں اور وہ بربر کے قبائل میں سب سے زیادہ تعداد والے ہیں اور ان کے بطون میں سے برغواطہ، غمارہ اور اہل جبل درن ہیں اور پہلی صدیوں سے ان کے مواطن مغرب اقصیٰ میں ہیں اور اسلام سے قبل وہ جبل درن میں آباد تھے۔ غمارہ میں سے برغواطہ کو سب سے تقدم حاصل تھا۔ پھر اس کے بعد جبال درن کے مصامدہ کو ان پر تقدم حاصل ہو گیا اور برغواطہ کو اپنے زمانے میں حکومت حاصل تھی اور ان میں سے اہل درن کو بھی دو مرتبہ حکومت حاصل تھی اور کچھ دوسری حکومتیں بھی تھیں جیسا کہ ہم بیان کریں گے پس ہم ان قبائل کا ذکر کرتے ہیں اور جس طرح ہمیں معلوم ہوا ہے ان کی حکومتوں کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

مصامدہ میں سے برغواطہ اور ان کی حکومت کے حالات اور ان کی حکومت کا آغاز اور گردشِ احوال

جان لو کہ یہ بڑی قوم ہے۔ ابتدائے اسلام میں انہیں تقدم اور کثرت حاصل تھی اور [illegible] اور ان کے مواطن قبیلہ [illegible] کے درمیان تامسنا کے میدانوں اور بحر محیط کے جزیروں میں سلا سے ازمور اور آسفی تک تھے اور ہجرت کی دوسری صدی کے آغاز میں ان کا بادشاہ طریف ابو صالح تھا اور میسرۃ الحقیر کے جرنیلوں میں سے تھا [illegible] جو صفری کا عقیدہ رکھتا تھا اور اس کے ساتھ [illegible] جب میسرہ [illegible] حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور طریف تامسنا میں ان کی حکومت کا حاکم باقی رہا اور [illegible] قوانین بنائے [illegible] وفات پا گیا تو اس نے اپنے بیٹے صالح کو حکمران بنایا اور وہ اپنے باپ کے ساتھ میسرہ کی جنگ میں شامل رہا تھا اور اہل علم اور اہل خیر میں سے تھا پھر وہ آیات الہیہ سے ایک طرف ہو گیا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اس نے ان کے لئے ایک دین بنایا۔ [illegible] ان کے بعد چلے۔ [illegible]

نے دعویٰ کیا کہ اس پر قرآن نازل ہوا ہے اور وہ اس میں سے ان کو سورتیں پڑھ کر سناتا تھا اور ان سورتوں میں سورۃ الدیک، سورۃ الحمر، سورۃ الفیل، سورۃ آدم، سورۃ نوح اور بہت سے انبیاء کی سورتیں تھیں اور سورۃ ہاروت و ماروت و ابلیس اور سورہ غرائب الدنیا بھی تھی اور ان کے خیال میں اس سورہ میں علم عظیم تھا۔ جس میں حلال و حرام اور شرائع و قصص کو بیان کیا گیا تھا اور وہ اسے اپنی نمازوں میں پڑھتے تھے اور وہ اس کا نام صالح المومنین رکھتے تھے۔ جیسا کہ بکری نے زمور بن صالح بن ہاشم بن وراد سے بیان کیا ہے جو اپنے بادشاہ ابو عیسیٰ بن ابی الانصاری کی طرف سے ۳۵۲ھ میں حاکم مستنصر خلیفہ قرطبہ کے پاس آیا تھا اور اس کے تمام حالات کو داؤد بن عمر بسطاسی واضح کر رہا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ صالح کا ظہور ہشام بن عبدالملک کی خلافت میں ہجرت کی دوسری صدی کے ستائیسویں سال میں ہوا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کا ظہور ہجرت کے [illegible] میں ہوا تھا جب اسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اطلاع پہنچی تو اس نے آپ کی نقل اتارتے ہوئے اور آپ سے متاثر ہوتے ہوئے یہ ادعا کیا مگر پہلی بات زیادہ درست ہے بجز اس کے یہ خیال کیا کہ وہ مہدی آخر الزمان ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے ساتھی ہوں گے اور اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور اس کا نام عربی میں صالح اور السریانی میں مالک اور اعجمی میں عالم اور عبرانی میں روبیل اور بربری میں وریا ہے اور اس نے کہا کہ یہی ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور ۴۷ سال کی عمر میں اپنی حکومت سنبھالنے کے بعد وہ مشرق کی طرف نکل گیا اور ان سے وعدہ کیا کہ وہ ان میں سے ساتویں کی حکومت میں واپس آجائے گا اور اس نے اپنے بیٹے الیاس کو اپنے دین کی وصیت کی اور اسے تاکید کی کہ وہ حاکم اندلس سے دوستی کرے [illegible] اور جب ان کی پوزیشن مضبوط ہو جائے تو وہ اس کے دین کا اظہار کرے اور اس کے بعد اس کے بیٹے الیاس نے اس کام کو سنبھالا اور وہ ہمیشہ ہی پوشیدگی سے اظہار اسلام کرتا رہا۔ کیونکہ اس کے باپ نے اسے اپنے کفر سے بچنے کی وصیت کی تھی اور وہ پاکباز پاکدامن اور زاہد تھا اور وہ اپنی حکومت کے پچاسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد ان کے کام کو اس کے بیٹے یونس نے سنبھالا پس اس نے ان کے دین کو واضح کیا اور ان کے کفر کی طرف دعوت دی اور جو اس کے دین میں داخل نہ ہوتا وہ اسے قتل کر دیتا یہاں تک کہ اس نے تامسنا اور اس کے گرد کے شہروں کو جلا دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے [illegible] شہروں کو جلا دیا اور وہاں کے باشندوں سے مخالفت کرنے کی وجہ سے تلوار سے جنگ کی اور ان میں سے تاموکاف مقام پر لوگوں کو قتل کیا اور یہ ایک بلند پتھر ہے جو راستے کے درمیان اگا ہوا ہے یہیں اس نے سات ہزار سات سو ستر آدمیوں کو قتل کیا۔

اور وہ ابن کہتا ہے یونس مشرق کی طرف گیا اور اس نے حج کیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد اس کے اہل بیت میں سے کسی نے حج نہیں کیا تھا اور اپنی حکومت کے چوالیسویں سال میں فوت ہو گیا اور حکومت اس کے بیٹوں سے منتقل ہو گئی اور ان کی حکومت ابو غفیر محمد بن معاذ بن الیسع بن صالح بن طریف نے سنبھالی اور اس نے برغواطی حکومت پر قبضہ کر لیا اور اپنے آباء کے دین پر چلا اور اس کی شوکت و عظمت بڑھ گئی اور اس نے بربریوں کے ساتھ قابل ذکر اور مشہور جنگیں کیں جن کی طرف سعید بن ہشام مصمودی نے اپنے اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

''اے محبوب جدائی سے قبل ٹھہر جا اور ہمیں اطلاع دے کہ یہ امت ہلاک اور گمراہ ہو گئی۔ ہے اور موسیٰ ہے اور اپنے بیٹے کو

شہر میں پانی نہ ملے یہ کہتے ہیں کہ ابو غفیر نے کہا اللہ تعالیٰ کاذبوں کی ماں کو ہلاک کرے کیا تو نے کسی بخیل کے گھر کے متعلق دیکھا اور سنا نہیں کہ ہم ان کے گھوڑوں کے پیچھے لگے اور وہ عورتیں روتی تھیں اور کئی عورتوں نے جنین گرا دیے تھے اور اہل تامستا کو اس وقت پتہ چلے گا جب قیامت کے روز جمع ہو کر آئیں گے۔ وہاں یونس اور اس کے باپ کے بیٹے بربریوں کو حیران ہو کر گھسیٹتے ہوں گے یہی یہ دن تمہارا دن نہیں بلکہ یہ باتیں ہیں جو تم کو میسر ہیں"۔

اور ابو غفیر نے ۴۴ بیویاں کیں اور اس کے اس جیسے ایک یا زیادہ بیٹے ہوئے اور تیسری صدی کے آخر میں اپنی حکومت کے انتیسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابو الانصار عبداللہ حکمران بنا اور وہ اس کے نقش قدم پر چلا اور وہ بہت دعوت دینے والا تھا اور اس کے زمانے کے بادشاہ اس سے خوف کھاتے تھے اور اس سے تعلقات پیدا کر کے اس سے مصالحت کرتے تھے اور اس سے دور رہا کرتے تھے اور وہ کمبل اور شلوار اور سلا ہوا کپڑا پہنتا تھا اور مسافروں کے سوا اس کے علاقے میں کوئی پگڑی نہ باندھتا تھا اور وہ پڑوسی کا محافظ اور عہد کو پورا کرنے والا تھا اور وہ چوتھی صدی کے اکتالیسویں سال میں اپنی حکومت کے چوالیسویں سال میں فوت ہو گیا اور امسلاخت میں دفن ہوا اور وہیں اس کی قبر ہے اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابو منصور عیسیٰ ۲۲ سال کی عمر میں حکمران بنا اور اپنے آباء کی سیرت پر چلا اور نبوت اور کہانت کا دعویٰ کیا اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور قبائل مغرب اس کے مطیع ہو گئے۔

زمور بیان کرتا ہے کہ اس کی فوج تقریباً تین ہزار برغواطہ پر مشتمل تھی اور دس ہزار فوج ان کے علاوہ جراوہ، زواغہ، برانس، بجانہ، مغیلہ، مطغرہ، مطماطہ، بنو واوزگیت، بنو نفزی، آجرہ، رکانہ، ایزلین، رصافہ اور زمور ادو پر مشتمل تھی اور ان کے بادشاہوں نے جب سے یہ دین شروع کیا کبھی خدا کو سجدہ نہیں کیا۔

اور ملوک عدوتین نے برغواطہ سے جنگ و جہاد کرنے میں اس کے بعد ادریسیوں، امویوں اور شیعہ نے بڑے کارنامے سر انجام دیے ہیں اور جب جعفر بن علی اندلس سے مغرب کی طرف گیا اور منصور بن ابی عامر نے ۳۶۶ھ میں اسے اپنا کام سپرد کیا تو وہ بصرہ میں اترا پھر اس کے اور اس کے بھائی یحییٰ کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور ہند کے سربراہ اس پر ٹوٹ پڑے اور اس نے حکم دیا کہ وہ اس کام کو بجا لائے جو اسے جعفر نے کہا ہے اور معتمد نے اپنے صالح عمل سے اس کی توجہ برغواطہ کے جہاد کی طرف پھیر دی اور اس نے اہل مغرب اور اندلسی فوجوں کے ساتھ ان پر چڑھائی کی۔ پس انہوں نے اپنے ملک کے میدان میں اس سے جنگ کی اور اسے شکست ہوئی اور خود اپنی فوج کے ایک دستے کے ساتھ بچ نکلا اور بصرہ میں اپنے بھائی کے ساتھ جا ملا پھر اس کے بعد منصور کے بلانے پر اس کے پاس چلا گیا اور اپنے بھائی یحییٰ کو مغرب کی عملداری میں چھوڑ گیا پھر صنہاجہ نے ان کے ساتھ اس وقت جنگ کی جب اس کے بعد بلکین بن زیری نے ۳۶۹ھ میں مغرب سے جنگ کی اور زناتہ اس کے آگے بھاگ گئے اور سبتہ کے ایک پہاڑ میں گھس گئے اور اس کی لڑائیوں میں محفوظ ہو گئے پس وہ وہاں سے برغواطہ کے جہاد کی طرف لوٹ آیا اور ان پر چڑھائی کر دی۔ تو ابو منصور عیسیٰ بن ابی الانصار اپنی قوم کے ساتھ آگے بڑھا اور انہیں شکست ہوئی اور منصور قتل ہو گیا اور بلکین نے ان میں قتل عام کر کے خوب خونریزی کی اور ان کے قیدیوں کو قیروان بھیج دیا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ منصور کے بعد ان کی حکومت کس نے سنبھالی پھر ان کے ساتھ منصور بن ابی عامر کی فوج نے اس وقت جنگ کی

جب عبدالملک بن منصور نے اپنے غلام ابوالفتح کو ان برغواطہ کی پہلی فوجوں اور امراء کے قوائد اور سرداروں کی امارت دی تھی ان میں قتل کرنے اور قیدی بنانے کا بڑا اثر ہوا۔ پھر ان کے ساتھ بنو یفرن نے اس وقت جنگ کی جب ابوالکمال تمیم یفرنی نے اس کے بعد سلا کی جانب جو بلاد مغرب میں ہے مستقل حکومت قائم کر لی اور انہوں نے جنگوں کے بعد ان کو زیری بن عطیہ مغراوی سے واپس کرالیا اور پانچویں صدی کے آغاز میں یحییٰ کی اولاد تمیم بن زیری بن یعلی کی طرف منسوب ہوتی تھی اور وہ سلا شہر میں ٹھہرا ہوا تھا اور برغواطہ کا پڑوسی تھا اور ان کے جہاد میں اس کا بڑا اثر تھا۔ یہ ۴۲۰ھ کی بات ہے۔ وہاں یہ تامسنا میں ان پر غالب آگیا اور قتل کرنے اور قیدی بنانے کے بعد ان کا معاملہ کم ہو گیا۔ پھر اس کے بعد یہ لوگ پہاڑی جگہوں میں آگئے یہاں تک کہ لمتونہ کی حکومت نکل آئی اور اپنے صحرائی مواطن سے بلاد مغرب کی طرف چلے گئے اور انہوں نے سوس اقصیٰ کے بہت سے قصوں اور بعض مصامدہ کو فتح کر لیا پھر انہوں نے تامسنا اور اس کے ارد گرد کے قریب میں برغواطہ کے ساتھ جہاد کیا پس ابوبکر بن عمر نے جو مرابطین کی قوم میں لمتونہ کا امیر تھا، ان پر چڑھائی کی اور اس کی ان کے ساتھ جنگیں ہوئیں جن میں سے ایک جنگ میں صاحب دعوت عبداللہ بن یاسین کرزلی ۴۵۰ھ میں شہید ہو گیا اور ابوبکر اور اس کی قوم ان کے جہاد میں مشغول رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان کی جڑ اکھیڑ دی اور ملک سے ان کے آثار مٹا دیئے اور ان کی حکومت کے خاتمے کے وقت ان کا حکمران ابو حفص عبداللہ تھا جو ابو منصور عیسیٰ بن ابی الانصار عبداللہ بن ابی عفیر محمد بن معاذ بن الیسع بن صالح بن طریف کی اولاد میں سے تھا اور وہ ان کی جنگوں میں ہلاک ہو گیا اور مرابطین پر ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ان کی جڑ کٹ گئی اور بعض لوگوں نے برغواطہ کے نسب کے بارے میں بیان کیا ہے کہ بعض ان کو زناتہ کے قبائل میں شمار کرتے ہیں اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ وہ یہودی تھا جو شمعون بن یعقوب کی اولاد میں سے تھا اور اس نے برباط میں پرورش پائی اور مشرق کی طرف چلا گیا اور عبداللہ معتزلی سے پڑھا اور سحر میں مشغول ہو گیا اور کئی فنون کو جمع کیا اور مغرب کو آگیا اور تامسنا میں اترا تو وہاں پر اس نے بربریوں کے جاہل قبیلوں کو پایا پس اس نے ان کے سامنے زہد کا اظہار کیا اور اپنی زبان سے انہیں مسحور کر دیا اور انہیں جھوٹے موٹے باتیں بتائیں تو انہوں نے اس کی اتباع کی تو اس نے دعویٰ نبوت کر دیا اور برباط میں پرورش پانے کی وجہ سے اسے برباطی بھی کہتے ہیں اور برباط حصن شریش کی ایک وادی ہے جو اندلس میں ہے اور عربوں نے اس نام کو معرب کر کے برغواطہ بنا لیا۔ یہ سب باتیں کتاب الجواہر کے مصنف نے بیان کی ہیں اور البکری نے بھی ان کا کچھ ذکر کیا ہے مگر یہ اشتباہ کی ہے اور یہ لوگ زناتہ میں سے نہیں اور اس کی گواہی ان کے موطن اور ان کے اپنے مصامدی بھائیوں کے پڑوس میں رہنے سے ملتی ہے۔

اور صالح بن طریف ان میں مشہور آدمی ہے اور وہ ان کے غیروں میں سے نہیں ہے اور قبائل اور قوموں پر غلبہ اس کی جڑ کاٹ دینے سے کبھی نہیں ہوتا۔ وہ اپنا نسب اپنی غیر قوم کی طرف منسوب کرنے والا ہے اس لئے ان کا نسب برغواطہ ہے اور مصامدہ کے قبائل میں ان کا قبیلہ ایک معروف قبیلہ ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

مصامدہ کے بطون میں سے غمارہ کے حالات اور ان کی حکومتوں اور گردش احوال کا بیان۔ مصامدہ کے بطون میں سے یہ قبیلہ غمارہ بن مصمود کی اولاد میں سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ غمارہ بن اسید کی اولاد میں سے ہے جو

[illegible]

باب: ۲۴

سبتہ کے حکمران

سبتہ جو ابتدائے اسلام کے قدیم شہروں میں سے ہے۔ جب موسیٰ بن نصیر نے اس پر چڑھائی کی تو اس سے جولیان قوطی نے صلح کر لی۔ موسیٰ نے اس کے بیٹوں کو برقرار رہنے دیا اور طارق بن زیاد کو اندلس کے لئے طنجہ میں اتارا اور اس کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے فوج کو بھیجا پھر موسیٰ اندلس کی طرف گیا تو اس نے یہ فوج بھیجی اور جیسا کہ بیان ہو چکا ہے جب اس کے ہمسروں کو بھائی اور جب اندلس فتح ہو گیا تو عرب مسلمان سبتہ پر قابض ہو گئے اور اسے آباد کیا۔ پھر میسرہ المطغری کی خارجی دعوت کا فتنہ اٹھا اور اس نے غمارہ کے بہت سے بربریوں اور دوسرے لوگوں کو اکٹھا کر لیا۔ پس اس نے طنجہ کی امارت سے سبتہ پر حملہ کیا اور عربوں کو وہاں سے نکال دیا اور قید کر لیا اور اسے برباد کر دیا اور وہ خالی ہو گیا پھر ان کے جوانوں اور قبائل کے سرداروں میں سے ماجکس وہاں اترا۔ اسی وجہ سے ان کو ماجکس کہتے ہیں۔ پس اس نے اسے تعمیر کیا اور لوگ اس کی طرف واپس آ گئے اور وہ مسلمان ہو گئے۔ یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے عصام نے اس کی حکومت کو سنبھالا اور ایک مدت تک حکمران رہا اور اس کا بھائی الرضی حکمران بنا کہا جاتا ہے کہ وہ اس کا بیٹا تھا اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ وہ بنی ادریس کی بیعت اطاعت کرتے تھے اور جب ناصر اموی کو سربلندی حاصل ہوئی تو اس نے مغرب کی حکومت میں دلچسپی لی اور بلاد غمارہ کے مالکوں بنی ادریس سے اس وقت تمسک کیا جب کہ مکناسہ اور زناتہ نے انہیں ان کے ملک فاس سے نکال دیا تھا اور وہ ناصر کی دعوت کا قلعہ بن گیا اور ان کے بیٹے ابھی اپنی عملداریوں میں ناصر کے لئے سبتہ سے الگ ہو گئے اور اسے اشارہ کیا کہ وہ اسے بنو عصام سے حاصل کرے تو اس نے اپنی فوجوں اور بحری بیڑوں کو اپنے جرنیل نجاح بن عفیر کے ساتھ سبتہ کی طرف بھیجا اور اس نے اسے ۳۱۹ھ میں فتح کر لیا اور الرضی بن عصام نے اسے ان کے لئے چھوڑ دیا اور ان کی اطاعت اختیار کر لی اور بنی عصام کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور سبتہ ناصر کے قبضہ میں آ گیا اور کچھ عرصہ کے بعد بنو حمود نے اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر ان کے بعد ان کے سپہ سالاروں نے حکومت سنبھالی جیسا کہ ہم ان کا ذکر کریں گے اور جب ان کے زمانے میں مسلمانوں نے بلاد مغرب اور اس کی عملداریوں پر قبضہ کیا تو انہوں نے انہیں آپس میں تقسیم کر لیا اور [illegible] بربریوں کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے فوجی مدد دی اور ان میں سب عرب قبائل کے لوگ تھے اور صالح بن منصور جیسا کہ [illegible] فوج میں عربوں میں سے تھا اور سبتہ صالح کے نام سے معروف تھا۔ پس اس نے غمارہ کو اپنے لئے چن لیا اور ولید بن عبدالملک نے

۱۴۰ھ میں آئے وہاں جاگیر دی۔ یہ قول صاحب عمانی کا ہے اور بکری کہتا ہے مشرق سے زاب اور [illegible] اور عمر ابن ابی [illegible] تک کی
ہوتا ہے جو پانچ روز کی مسافت پر ہے اور مغرب [illegible] اور [illegible] اس کے پڑوس میں رہتے ہیں اور [illegible] اور قصابہ جو [illegible] سڑک
اور قلعہ [illegible] کے رہنے والے ہیں ان کے دو بڑے [illegible] جنوبی [illegible] اور صید اور [illegible] کے بھی [illegible] ہیں اور مغرب سے
مردان تک شمالی ہوتا ہے۔ بنو [illegible] سے [illegible] اور صنہاجہ [illegible] ہے اور ان کے پیچھے درب قریب فرعون اور [illegible]
رہتے ہیں اور [illegible] اور [illegible] جو قاسم کی [illegible] ہیں اور یہ جزیرہ پانچ میل کے فاصلے پر ہے اور جب ساقی کو
وہاں جاگیر ملی تو اس نے وہاں اقامت اختیار کر لی اور اس کی نسل وہاں بکثرت ہو گئی اور [illegible] اور صنہاجہ کے قبائل ان کے
پاس اکٹھے ہو گئے اور اس کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے اور انہوں نے اس کی حکومت کو قائم کیا اور اس نے [illegible] پر قبضہ کر لیا
اور اسلام ان میں پھیل گیا۔ پھر انہیں قوانین اور فرائض کا علم معلوم ہونے لگے اور وہ مرتد ہو گئے اور انہوں نے ساقی کو نکال
دیا اور نفزہ کے ایک شخص کو جو ابن الرندی کے نام سے معروف تھا اپنا فرماں روا بنا لیا پھر انہوں نے توبہ کی اور اسلام میں واپس آ
گئے اور ساقی کی طرف [illegible] یہاں تک کہ ۱۶۷ھ میں [illegible] فوت ہو گیا اور اس کے
بعد اس کی حکومت اس کے بیٹے [illegible] نے سنبھالی جو بڑا شریف النفس اور عبادت گزار تھا اور وہ انہیں [illegible]
تھا اور خلیفہ بنا [illegible] پھر تھوڑے دنوں کے بعد وہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا [illegible] حکمران بنا تو اس نے وادی
کے کنارے میں شہر [illegible] کی حد بندی کی اور ابھی اس نے اسے مکمل نہیں کیا تھا کہ ۲۰۸ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا
سعید حکمران بنا اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور وہ شہر [illegible] میں آیا کرتا تھا۔ پھر اس نے اپنی حکومت کے آغاز میں [illegible] کی
حد بندی کی اور وہاں اترا اور اسے اس عہد میں [illegible] کہتے ہیں جو دریاؤں کے درمیان ہے [illegible] ایک [illegible] ہے جس کا
[illegible] ہے اور [illegible] کا [illegible] ہے اور [illegible]
میں ہے اور دونوں دریا [illegible] میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر [illegible] سمندر میں گرتے ہیں کہا جاتا ہے [illegible] کے
[illegible] سے [illegible] کے [illegible] نے اپنے [illegible] ۲۲۴ھ میں جنگ کی [illegible] پر غالب آ گئے [illegible]
دوسری بار [illegible] پھر وہ سعید [illegible] اکٹھے ہو گئے اور انہیں وہاں سے نکال دیا اور اس کے بعد [illegible] نے سعید کے خلاف
بغاوت کر دی اور اسے معزول کر دیا اور اپنے [illegible] سے [illegible] کو حکمران بنایا اور [illegible] اپنی جگہ [illegible] نے اس
ان پر غالب [illegible] اس کی جماعت کو منتشر کر دیا اور ان کو [illegible] اور اس کی حکومت منظم ہو گئی یہاں تک کہ وہ ۲۵۳ھ
میں ۷۳ سال کی عمر میں فوت ہو گیا اور اس کی حکومت اس کے بیٹے [illegible] بن سعید نے سنبھالی۔ [illegible] کے مذہب کو
اختیار کیا اور اس پر استقامت اختیار کی اور اس کی [illegible] کے ساتھ جنگیں ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ وہ
۲۷۰ھ میں اپنی حکومت کے [illegible] سال بعد فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا سعد بن [illegible] حکمران بنا اور وہ ان کا سب
سے چھوٹا [illegible] اس کا بھائی عبداللہ اور اس کا چچا [illegible] اس کے مقابلہ میں نکلے تو وہ بہت سی جنگوں کے بعد ان دونوں پر
غالب آ گیا۔ [illegible] نے اپنے بھائی کو مشرق کی طرف جلاوطن کر دیا اور وہ اس کی حکومت میں ہی مر گیا اور اس نے اپنے چچا
[illegible] پر باہمی رشتہ داری کی وجہ سے رحم کیا اور [illegible] اور [illegible] پر اس نے غلبہ پایا [illegible] کر دیا اور [illegible] سے

سعادۃ اللہ نے یہ بات ان سے دریافت کی۔ تو لوگوں کو بھاری ویرانی [illegible] کے ساتھ جا ملا جو جبل ابوالحسن کے رہنے والے ہیں اور انہیں اس کی کمزوری سے آگاہ کیا اور انہوں نے اس کی فوج پر شب خون مارا اور اس پر غالب آ گئے اور ہتھیار لے لیے اور ان میں سے بہت سے آدمی قتل ہو گئے اور سعادۃ اللہ تمسامان بھاگ گیا اور ان سے اس کے بھائی میمون کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ پھر سعادۃ اللہ [illegible] لے کر چلا تو اس نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے اپنے ساتھ نکور میں اتارا۔ پھر سعید نے اپنی قوم اور اپنے معاونین کے ساتھ جو تھوڑے تھے [illegible] سے جنگ کی [illegible] جنگ کی اور تیمو اور تنوخ جو اس کا خاندان تھا اور [illegible] سے بھی جنگ کی اور اپنے بھائی [illegible] بن محمد بن سلیمان سے رشتہ داری کی اور اسے اپنے ساتھ نکور میں اتارا اور [illegible] سعید کے لیے حکومت ہموار ہو گئی۔ یہاں تک کہ عبیداللہ مہدی نے اسے اپنی اطاعت کی طرف دعوت دی اور خط میں لکھا:

> "اگر تم سیدھے رہے تو میں تمہاری بہتری کے لیے سیدھا رہوں گا اور اگر تم نے مجھ سے انحراف کیا تو میں تمہارے حق [illegible] اور [illegible] جو طالب [illegible] کے لیے [illegible] اور جلد [illegible] کا اور میں نے تم سے پہلے [illegible] سے بچو [illegible] ہوں گا"۔

پس اس نے شاعر [illegible] الاخطل [illegible] امیر سعید کے بھائی یوسف بن صالح نے یہ نظم [illegible]

> "[illegible] اللہ کی قسم [illegible] طرح [illegible] نہیں کر سکا اور اللہ تعالیٰ نے تجھے فیصلہ کن قول سکھایا ہے اور تو ایک [illegible] اور [illegible] ہے جو [illegible] کے لیے ایک مثال ہے [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہتر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تیری بات کو پست کر دیا ہے"

پس عبیداللہ نے مصالہ بن حبوس حاکم تاہرت کو لکھا کہ وہ آئے اور اس کی طرف جنگ کرنے کے لیے [illegible] تو اس نے ۳۰۴ھ میں اپنی حکومت کے [illegible] میں [illegible] ان سے جنگ کی پس سعید اور اس کی قوم قتل ہو گئی [illegible] پر غالب رہا پھر مصالہ نے ان پر غلبہ پایا اور انہیں قتل کر دیا اور ان کے سروں کو رقادہ کی طرف بھیج دیا اور انہیں وہاں پر لٹکا دیا گیا اور ان کے باقی ماندہ [illegible] سمندر پر سوار ہو کر مالقہ چلے گئے پس الناصر نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور انہیں عطیات دیئے اور ان کی بہت تکریم کی اور مصالہ نے نکور میں [illegible] قیام کیا اور پھر تاہرت کی طرف واپس آ گیا اور دلول [illegible] کو اس کا حکمران بنایا۔ [illegible] فوج اس کے ارد گرد سے متفرق ہو گئی اور [illegible] بنی سعید [illegible] قوم کو [illegible] اطلاع دی اور وہاں ادریس معتصم اور صالح تھے۔ پس وہ کشتیوں میں سوار ہو کر نکور کی طرف آئے اور ان میں سے صالح سب سے پہلے [illegible] گیا اور بربریوں نے [illegible] تمسامان میں [illegible] اس کی بیعت کی اور صغر سنی کی وجہ سے اسے یتیم کا لقب دیا اور انہوں نے دلول پر [illegible] کر کے [illegible] اور انہیں قتل کر دیا اور صالح نے [illegible] کے مضافات میں اس کی دعوت کو قائم کیا اور ناصر نے ان کی طرف [illegible] اور ان کے بھائی [illegible] کی باقی ماندہ [illegible] نے اس کے پاس [illegible] وحدت اختیار کی [illegible] بیٹے سے پہلے لوگوں [illegible] بھائی [illegible] ۳۱۵ھ میں فوت ہو گیا۔ پس [illegible] نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس پر غالب آ کر اسے قتل کر دیا اور شہر کو لوٹ لیا اور [illegible] پھر [illegible] کی طرف واپس آیا اور اس کی حکومت [illegible] اسماعیل بن عبدالملک بن عبدالرحمن بن سعید [illegible] اور [illegible] بن صالح بن منصور [illegible] اور صالح بن منصور [illegible] بنایا تھا [illegible] آ گیا اور وہاں [illegible] دن ٹھہرا

رہا۔ پھر میسور ابی القاسم بن عبداللہ نے اپنے غلام صندل کو جب اس نے فاس میں پڑاؤ کیا، جنگ کے لئے روانہ کیا، پس اس نے صندل کے ساتھ فوج بھیجی تو اس نے جراوہ کا محاصرہ کر لیا۔ پھر نکور واپس آ گیا اور اسماعیل بن عبدالملک نے قلعہ آوربی میں اس سے پناہ حاصل کی اور صندل نے اس کے پاس اپنے طریق سے ایلچی بھیجے اور اس نے انہیں قتل کر دیا پس وہ تیزی سے اس کی طرف گیا اور آٹھ دن اس سے جنگ کر کے اس پر غالب آ گیا اور اسے قتل کر دیا اور شہر کو لوٹ لیا اور قیدی بنائے اور کتامہ کے ایک آدمی مرمازو کو اس پر اپنا جانشین بنایا اور صندل فاس پہنچ گیا۔ پس اہل نکور نے سر اٹھایا اور موسیٰ بن معتصم بن صالح بن منصور کی بیعت کر لی اور وہ مطلن میں ابوالحسن کے پاس تھا اور وہ ابن رومی کے نام سے معروف تھا اور صاحب مقیاس کہتا ہے کہ وہ موسیٰ بن رومی بن عبدالسمیع بن رومی بن ادریس بن صالح بن ادریس بن صالح بن منصور ہے اور اس نے مرمازو اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے انہیں قتل کر دیا اور ان کے سروں کو ناصر کے پاس بھیج دیا۔ پھر اہل اس میں سے اس پر عبدالسمیع بن جرثم بن ادریس بن صالح بن منصور نے حملہ کر دیا اور اسے معزول کر کے ۳۲۹ھ میں نکور سے باہر نکال دیا اور موسیٰ اپنے اہل و عیال کے ساتھ اندلس گیا اور اس کا بھائی ہارون بن رومی اور اس کے بہت سے بیٹے اور اس کے اہل بیت بھی ساتھ تھے۔ پس ان میں سے کچھ تو اس کے ساتھ مریہ میں اترے اور کچھ مالقہ میں اترے پھر اہل نکور نے عبدالسمیع کے خلاف بغاوت کر دی اور اسے قتل کر دیا اور انہوں نے مالقہ میں سے جریج بن احمد بن زیادۃ اللہ بن سعید بن ادریس بن صالح بن منصور کو بلایا اور وہ جلدی سے ان کے پاس آ گیا اور انہوں نے ۳۳۶ھ میں اس کی بیعت کر لی اور اس کے کام درست ہو گئے اور وہ اپنے سلف کے مذہب کا مقتدی اور حضرت امام مالکؒ کے مذہب کے مطابق عمل کرنے والا تھا۔ یہاں تک کہ ۳۶۰ھ کے آخر میں اپنی حکومت کے چوبیسویں سال میں فوت ہو گیا اور یہ حکومت اس کے بیٹوں میں مسلسل چلتی رہی یہاں تک کہ ان پر ازدایہ غالب آ گئے جنہوں نے وہران پر غلبہ حاصل کیا تھا اور ان کے امیر یعلیٰ بن ابی الفتوح ازداجی نے ۳۸۶ھ میں حملہ کیا اور ۳۸۱ھ میں قتل ہو گیا پس اس نے نکور میں ان پر غلبہ پا لیا اور اسے برباد کر دیا اور تین سو چودہ سال بعد صالح کی ولایت کی موجودگی میں ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور یعلیٰ بن ابی الفتوح کے بیٹوں اور ازداجیہ میں ۴۱۰ھ تک حکومت باقی رہی۔

واللہ مالک الامور لا الہ غیرہ

غمارہ کے حامیم متنبی کے حالات: غمارہ کے لوگ جاہلیت میں صاحب جہل ہیں بلکہ صحرا میں رہنے کی وجہ سے انہیں شرائع سے بعد اور جہالت اور بھلائی کے مقام سے دوری حاصل ہے اور ان میں سے حامیم بن من اللہ بن حریز بن عمر بن وخفو بن آزوال بن مجکسہ نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس کی کنیت ابو محمد تھی اور اس کا باپ ابو خلف تھا اس نے ۳۱۳ھ میں جبل حامیم میں جو اس کی وجہ سے مشہور ہے تطوان کے قریب دعوئ نبوت کیا اور ان میں سے بہت سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس کی نبوت کا اقرار کر لیا اور اس نے ان کے لئے قوانین اور عبادات کے طریق اور احکام تیار کئے اور ان کے لئے ایک قرآن بھی بنایا جسے وہ اپنی زبان سے انہیں پڑھ کر سناتا تھا اور اس کے کلام میں سے یہ عبارت بھی ہے: یا من یخلی البصر ینظر فی الدنیا خلنی من الذنبا یا من اخرج موسی من البحر امن بحامیم وبابیہ ابی خلف من اللہ فمن راسی

عطفی و ما یکہ صبری و ما احاط بہ ذمی و لجمی۔

اور حامیم کی پھوپھی ابو خلف بن اللہ کی بہن تھی وہ ایمان لے آئی اس کے علاوہ وہ کاہنہ اور ساحرہ بھی تھی اور حامیم کا لقب مفتری تھا اور اس کی بہن دبو بھی ساحرہ اور کاہنہ تھی اور وہ اس سے جنگوں اور قحط سالیوں میں مدد طلب کرتے تھے اور وہ مصامدہ کی جنگوں میں احواز طنجہ میں ٣١٥ھ میں قتل ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے عیسیٰ کو غمارہ میں بڑا مقام حاصل ہوا اور وہ اس کا قبیلہ بنو منجوجہ وادی لاو اور وادی راس کے قریب تطوان کے پاس رہتے تھے ناصر کے پاس گئے۔

اور اسی طرح ان میں سے اس کے بعد عاصم بن جمیل الیزدجومی نے دعویٰ نبوت کیا اور اس کے واقعات مشہور ہیں اور اس عہد میں مختلف طریقے کام پیتے ہیں اور مجھے اہل مغرب کے مشائخ نے بتایا ہے کہ ان میں اکثر جوان عورتیں جادو کا پیشہ اختیار کرتی تھیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ انہیں روحانیت لانے کا علم حاصل تھا اور وہ جس ستارے سے چاہتے علم حاصل کرتے اور جب اس پر قابض ہو جاتے اور اس کی روحانیت سے اسے گھیر لیتے تو کائنات میں جو چاہتے تصرف کرتے۔ واللہ اعلم

ادارسہ (غمارہ) کی حکومت کے حالات اور ان کی گردش احوال

اور عمر بن ادریس نے اپنی دادی کنزہ ام ادریس کے مشورے سے مغرب کے علاقوں کو محمد بن ادریس اور اس کے بھائیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور اس نے ان میں سے تکیساس ترغہ بلاد صنہاجہ اور غمارہ کو اپنے لیے مخصوص کر لیا اور قاسم نے سبتہ اور طنجہ اور اس کے قرب و جوار کے بلاد غمارہ کو اپنے لیے مخصوص کر لیا۔ پھر جب عمر کے ساتھ اس کے بھائی محمد کی جنگ ہو گئی تو عمر نے ان شہروں پر غلبہ حاصل کر لیا اور انہیں اپنی عملداری میں شامل کر لیا۔ جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں پھر اس کے بعد محمد بن القاسم نے اپنی عملداری میں واپس آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور ان میں سے محمد بن ابراہیم بن محمد بن القاسم نے اپنی پہلی عملداری میں واپس آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور ان میں سے محمد بن ابراہیم بن محمد بن القاسم نے اندلسیہ کے مقابل حجر النسر اور سوجہ کو اپنے لیے بطور پناہ گاہ اور گڑھ اپنی اولاد کے لیے بطور سرحد کے مخصوص کر لیا اور فاس اور مضافات مغرب کی امارت محمد بن ادریس کی اولاد میں باقی رہ گئی پھر ان میں سے عمر بن ادریس کی اولاد کو فتح نصیب ہوئی اور ان کا آخری امیر یحییٰ بن ادریس بن عمر تھا۔ جس نے مصالہ بن حبوس کے ہاتھ پر عبید اللہ شیعی کی بیعت کی تھی اور اس نے اسے فاس کا امیر بنا دیا پھر اسے ٣٠٩ھ میں ہٹا دیا اور ٣١٣ھ میں بنی قاسم میں سے حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس نے جس نے پچھنے لگوانے کے مقامات پر نیزہ مارنے کی وجہ سے حجام کا لقب اختیار کیا تھا اس کے خلاف بغاوت کی اور وہ بڑا دلیر اور شجاع تھا اور اہل فاس نے ریحان پر حملہ کر دیا اور حسن کو قابو کر لیا اور موسیٰ نے اس پر چڑھائی کی اور اسے قتل کر دیا اور وہ خود بھی فوت ہو گیا اور ابن ابی العافیہ نے فاس اور مضافات مغرب پر قبضہ کر لیا اور ادارسہ کو جلاوطن کر دیا اور انہیں ان کے قلعہ حجر النسر میں محصور کر دیا اور وہ جبال غمارہ اور بلاد ریف کی طرف مائل ہو گئے اور غمارہ کو ان کی دعوت کے ساتھ تمسک میں بڑا استحکام حاصل تھا اور انہوں نے اس طرف ایک نئی حکومت قائم کی جسے انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر لیا اور ان میں سے سب سے بڑی حکومت بنی محمد اور بنی عمر کی تھی جو تکساس اور ریف میں عمل تھی۔ پھر عبد الرحمن ناصر اندلس کی حکومت پر قبضہ کرنے اور شیعوں کو ہٹانے کے لیے آگے بڑھا

تو ۲۹۲ھ میں جو محمد اس کے لئے بیعت پر تیار ہو گئے اور اس سے جنگ کی۔ یحییٰ بن علی بن صالح کے ہاتھ سے حاصل کر لیا اور وہاں کی اور اس کی دعوت دیا کرتا تھا۔ پھر انہوں نے اسے وہاں سے نکال دیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اسے اس کے ہاتھ سے چھین لیا اور جب ابوالقاسم میسور کو مغرب کی طرف ابن ابی العافیہ سے جنگ کرنے کے لئے لایا گیا تو اس نے ان کی اطاعت چھوڑ دی اور مروانیوں کی دعوت دینے لگا اور محمد اسمٰعیل میسور کی مدد سے اس سے مقابلہ کے لئے گئے اور اس معاملے میں جو عمر نے جو کچھ کیا تھا ان کی مدد کی اور جب ابن ابی العافیہ نے اپنی مصیبت کو کم خیال کیا اور ۳۰۹ھ میں مغرب سے میسور کی واپسی کے ساتھ جب وہ واپس لوٹ آیا تو اس نے ان کو دوبارہ قائم کر کے ساتھ جنگ کی اور ان کے جمعیت ہو گئے اور ناصر نے اپنے وزیر قاسم بن محمد بن طملس کو ۳۳۰ھ میں ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور مغرب کے لوگ محمد بن خزر اور اس کے بیٹے کو لکھا کہ وہ اس کی فوج کی مدد کریں تو ابن ابی العافیہ [illegible] آرہی ہے میں ابو العیش بن ادریس بن عمر نے جو ابن [illegible] کے نام سے معروف ہے اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور اپنے انہوں نے ناصر کی طرف بھیجا تو اس نے اسے امان دے دی اور اس نے اپنے بیٹے محمد بن ابی العیش کو اطاعت و وفد کے لئے بھیجا تو اس نے [illegible] پر جلدی کی اور اس سے [illegible] لیا اور بنی محمد کا باقی [illegible] سے بھی اس طرح چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ [illegible] کرنے لگے تو اس نے سب بنی محمد کے ساتھ بنی عمر [illegible] ان میں سے محمد بن عیسیٰ بن احمد بن عمر اور حسن بن قاسم بن ابراہیم بن محمد وغیرہ [illegible] کر گئے اور جب حسن بن محمد جو حجام کے لقب سے ملقب تھا ابن ابی العافیہ کے خلاف بغاوت کی تھی اس وقت [illegible] اپنی سرداری کے معاملہ میں بنی محمد کی طرف رجوع کرتے تھے انہوں نے موسیٰ بن ابی العافیہ کے فرار کے بعد قاسم بن محمد کو اپنا امیر بنایا جس کا لقب گنون تھا اور اس نے تازی کے سوا کل بلاد مغرب پر قبضہ کر لیا اور شیعہ کی دعوت کو قائم کرے یہاں تک کہ ۳۳۷ھ میں قلعہ حجر النسر میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت ابو العیش احمد بن قاسم گنون نے سنبھالی جو بڑا عالم اور تاریخ کا [illegible] اور ایک [illegible] آدمی تھا اور [illegible] الفاضل کے نام سے معروف تھا اور مروانیوں کی طرف میلان رکھتا تھا پس اس نے ناصر کے لئے دعا کی اور اپنی عملداری میں اس کے لئے منبر پر خطبات دیئے اور شیعہ کی اطاعت چھوڑ دی اور سب اہل مغرب نے تاہرت تک اس کی بیعت کی اور جب اہل فاس نے اس کی بیعت کی تو اس نے محمد بن حسن کو ان پر حاکم مقرر کیا اور محمد بن ابی العیش بن ادریس بن عمر بن [illegible] جانب سے ۳۴۸ھ میں [illegible] کے بعد فوت ہو گیا [illegible] اپنے باپ کی وفات کی خبر ملی تو ناصر نے اسے اس کی عملداری کا امیر مقرر کر کے بھیج دیا اور محمد کی غیر موجودگی میں حسن نے جو ابو العیش احمد بن قاسم گنون کا بھائی تھا تلمسان میں اس کی عملداری پر حملہ کر دیا اور اس میں داخل ہو گیا اور اس کے مال کو قبضہ میں کر لیا اور جب محمد المنتصر [illegible] قلعہ کے [illegible] اور [illegible] میں اس نے اصحاب کو قتل کیا اور ناصر نے اپنے جرنیلوں کو مغرب کی طرف بھیجا اور [illegible] جس نے ۳۴۸ھ میں احمد بن یعلیٰ کو جو جرنیلوں کے عہدے سے تعلق رکھتا تھا فوج کے ساتھ بنی محمد کی طرف بھیجا اور انہیں [illegible] اور وہ ان کے پاس سے واپس آ گئے تو وہ باغی ہو گئے پس اس نے ان کی جگہ [illegible] کو ۳۴۹ھ میں [illegible] کر کے بھیجا اور

وہ بھی وادی [illegible] میں اس کے مقابلہ میں آ گئے پس اس نے ان پر حملہ کر دیا اور اس کے بعد انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور ناصر نے ابوالعیش امیر بن محمد کے ہاتھ سے طنجہ کو چھین کر اس پر غلبہ حاصل کر لیا اور وہاں [illegible] ناصری دعوت پر قائم رہے۔ پھر ناصر کی فوجیں مغرب کے میدانوں پر چند روز تک رہیں قوموں کے لوگوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ مغراوہ کے امراء زناتہ کی طرف [illegible] فاس میں اپنی دعوت دینے لگا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ پھر بنی محمد کی حکومت کمزور ہو گئی اور ان کے امیر ابوالعیش نے اس سے جہاد کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور اس کے لئے [illegible] سے [illegible] روز کی مسافت تک محلات بنانے کا حکم دیا اور پچیس روز کی مسافت سے پہنچ کر جہاد کیا اور اس نے اپنی مملکت پر اپنے بھائی حسن بن گنون کو اپنا نائب بنایا اور [illegible] نے اسے مقرر کیا اور جزیرہ میں اس کے لئے ایک ہزار دینار کا [illegible] کیا اور وہ ۳۴۳ھ میں جہاد کے میدانوں میں شہید ہو گیا اور اس کے ساتھ اس کا جرنیل [illegible] بھی گرفتار ہو گیا اور جب وہ مغرب سے واپس آیا تو حسن نے دوبارہ ناصر کی اطاعت اختیار کر لی یہاں تک کہ وہ ۳۵۰ھ میں فوت ہو گیا۔ پس اس نے مغرب کی سرحدوں کو محفوظ کرنے اور اس میں اپنی دعوت کو مضبوط کرنے کا عزم صمیم کر دیا اور اس کے لئے اس نے اپنے دوستوں کو [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کے اور ادریسیوں اور شیعوں کے درمیان چپقلش پائی جاتی تھی۔ پھر ۳۶۲ھ میں بلکین بن زیری نے اس سے [illegible] مغرب میں جنگ کی اور زناتہ میں خونریزی کی اور دیار مغرب میں [illegible] اور حسن بن گنون شیعوں کی دعوت دینے لگا اور اس نے مروانیوں کی اطاعت چھوڑ دی پس جب بلکین واپس آیا تو اپنے وزیر محمد بن قاسم بن طملس کے ساتھ اندلس کی طرف گیا [illegible] سے فوج اور دوستوں کو پیچھے بھیج دیا اور ان کا ایک فوجی دستہ سبتہ میں داخل ہو گیا اور انہوں نے حکم سے مدد طلب کی تو اس نے اپنے غلام غالب کو جو بہادری میں [illegible] شہرت رکھتا تھا بھیجا اور اسے امانت کے لئے اموال اور [illegible] بھی دیں اور اسے حکم دیا کہ [illegible] ان کے مقام [illegible] واپس آنے کی جرأت نہیں ہوتی اور حسن بن گنون کو بھی اس [illegible] کی اطلاع مل گئی تو وہ بصرہ [illegible] کو چھوڑ گیا اور سبتہ کے قریب اپنے قلعہ حجر النسر میں اپنے ذخائر اموال اور [illegible] حفاظت [illegible] کو واپس لے گیا اور غالب نے [illegible] کے ساتھ اس سے جنگ کی اور کئی روز تک ان کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہی۔ پھر غالب نے قبائل کے بڑے بڑے سرداروں اور اس کے ساتھیوں میں اموال کو تقسیم کیا۔ تو وہ [illegible] اور وہ جبل نسر کے قلعہ کو چھوڑ گئے اور غالب نے اس سے جنگ کی اور حکم نے اسے حکومت کے [illegible] یحییٰ بن محمد بن ابراہیم التجیبی کے ساتھ ۳۶۳ھ میں اس کے اہل بیت اور خادموں کے ساتھ بھیجا پس وہ غالب کے ساتھ قلعہ میں اکٹھے ہو گئے اور حسن کے خلاف محاصرہ سخت ہو گیا اور اس نے غالب سے امان طلب کی تو اس نے اسے امان دے دی اور [illegible] کے ہاتھ سے لے لیا [illegible] کے باقی ماندہ ادارسہ پر احسان کیا [illegible] ان کے قلعوں سے [illegible] لیا اور [illegible] جا کر اس پر قبضہ کر لیا [illegible] بن علی بن [illegible] عبدالکریم بن ثعلبہ جذامی [illegible] فاس میں عامل مقرر کیا اور غالب، حسن بن گنون اور [illegible] ملوک ادارسہ کے ساتھ قرطبہ واپس آ گیا اور اس نے مغرب کے حالات کو درست کیا اور

شیعہ کی تائید کی پس یہ ۳۶۵ھ کا واقعہ ہے اور حکم نے ان کا استقبال کیا اور قرطبہ میں ان کی آمد ان کی حکومت کا سب سے بڑا دن تھا اور اس نے حسن بن کنون کو معاف کر دیا اور اس سے وعدہ وفائی کی اور اسے اور اس کے جوانوں کو عطیات انعامات اور خلعتیں دیں اور ان کے وظائف لگائے اور ان کے راشن مقرر کئے اور سواروں کے سات سو بہادر مردوں کے نام دفتر میں لکھے اور اس نے تین سال بعد حسن سے عنبر کے ایک عظیم ٹکڑے کے متعلق سوال کر کے اس پر اتہام لگایا۔ وہ ٹکڑا اس کے دور حکومت میں ساحل مغرب سے اس کے پاس آیا تھا اور اس نے اس کا ایک گاؤ تکیہ بنایا جس سے ٹیک لگا کر وہ آرام حاصل کرتا تھا۔ پس حکم نے اسے کہا کہ وہ اسے اٹھا کر اس کے پاس لے آئے تا کہ وہ اس کی رضا کے مطابق فیصلہ کرے مگر اس نے اپنے حواریوں کی اس شکایت کو تسلیم کر لیا جو خلیفہ کے پاس حسن کی بداخلاقی اور کمینہ پن کے متعلق کرتے تھے۔ پس اس نے اسے پتہ دیا اور اس کے پاس عنبر کے ٹکڑے کے سوا جو کچھ تھا لے لیا اور مغرب حکم کے سامنے درست ہو گیا اور اس کے امراء نے بلکین کی مدافعت میں اس کی مدد کی اور وزیر منصور نے جعفر بن علی کو مغرب پر امیر مقرر کیا اور یحییٰ بن محمد بن ہاشم کو والی بنایا اور حسن بن کنون کو تمام ادارسہ سمیت ان کے اخراجات کے بوجھ کی وجہ سے مشرق کی طرف جلاوطن کر دیا اور ان پر یہ پابندی عائد کی کہ وہ واپس نہ آئیں پس انہوں نے ۳۶۵ھ میں مریہ سے سمندر پار کیا اور قاہرہ میں عزیز کے پاس جا اترے جو پورے ساز و سامان سے آراستہ تھا۔ اس نے ان کی بہت عزت کی اور ان سے نصرت کا وعدہ کیا پھر اس نے حسن بن کنون کو مغرب کی طرف بھیجا اور آل زیری بن مناد کی طرف قیروان میں اس کی مدد کے لئے لکھا پس اس نے مغرب میں جا کر اپنی طرف دعوت دی اور منصور بن ابی عامر نے اس کی مدافعت کے لئے فوج بھیجی جو اس پر غالب آ گئے اور اسے گرفتار کر لیا اور اسے اندلس کی طرف بھیج دیا اور راستے ہی میں قتل کر دیا گیا۔ جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اور تمام مغرب سے ادارسہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ دوبارہ سبتہ اور طنجہ میں بنی حمود کو دوبارہ حکومت ملی جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ

باب: ۲۵

حمود اور ان کے موالی

سبتہ اور طنجہ کی حکومت کے حالات اور ان کی گردش

احوال اور ان کے بعد غمارہ کے حالات کا مختصر بیان

جب حکم نے ادارسہ کو عدوہ سے مشرق کی طرف جلا وطن کر دیا اور مغرب کے دیگر بلاد سے بھی ان کے آثار مٹا دیئے اور غمارہ مروانیہ کی اطاعت پر قائم ہو گئے اور انہوں نے زناتیوں کی فوج کو مطیع بنا لیا اور حسن بن کنون ان کی حکومت کی طلب میں واپس آ گیا اور منصور بن ابی عامر کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا اور ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ادارسہ قبائل میں بکھر گئے اور روپوش ہو گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے نسب کے اشارہ سے بھی علیحدگی اختیار کر لی اور بدویوں کی طرح بادیہ نشینی بھی اختیار کر لی اور وہ محمد بن ادریس کے جملہ بربروں میں سے دو آدمیوں میں سے جو اندلس چلا گیا اور وہ دو آدمی علی اور قاسم تھے جو حمود بن میمون بن احمد بن علی بن عبید اللہ بن عمر بن ادریس کے بیٹے تھے۔ جن کا دلیری اور شجاعت میں بڑا شہرہ تھا اور جب عامری حکومت کے خاتمہ کے بعد اندلس میں بربریوں کا فتنہ اٹھا اور بربریوں نے سلیمان بن حکم کو امیر مقرر کر کے المستعین کا لقب دیا۔ تو اس نے حمود کے ان دونوں بیٹوں کو مخصوص کر لیا اور انہوں نے بھی اس کی حکومت کی طرف بہت اچھی طرح توجہ دی۔ یہاں تک کہ جب وہ قرطبہ میں اس کی حکومت پر قابض ہو گیا اور اس نے مغاربہ کو علاقے تقسیم کر دیئے۔ تو اس نے اس علی بن حمود کو بھی طنجہ کی حکومت اور اس کے باپ کی جگہ عملداری کا حاکم مقرر کیا اور وہ یہاں خودمختار ہو گیا اور وہاں کے ساتھ اپنے عہد کو دہرایا پھر اس نے بغاوت کر کے اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور اندلس کی طرف چلا گیا اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس نے قرطبہ کی حکومت سنبھال لی اور طنجہ کی امارت اپنے بیٹے یحییٰ کو دی پھر یحییٰ اپنے باپ کی موت کے بعد اپنے چچا قاسم سے جھگڑا کرتے ہوئے اندلس چلا گیا۔ اور اس کے بعد اس کے بھائی ادریس نے طنجہ اور اس کے دیگر مضافات بلکہ عدوہ پر جو غمارہ کے مواطن میں سے ہے خودمختار حکومت قائم کر لی۔ پھر وہ اپنے بھائی یحییٰ کی وفات کے بعد مالقہ چلا گیا۔ مگر اس نے ان کی حکومت کے آدمیوں کو طلب کیا اور اپنے بھتیجے حسن بن یحییٰ کو سبتہ اور طنجہ میں حاکم مقرر کیا اور نجا خادم کو اس کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس کی نگرانی میں رہے اور جب ادریس فوت ہو گیا اور ابن بقیہ نے مالقہ پر اپنی مخصوص حکومت قائم کرنے کا

ارادہ کرلیا۔ تو اس نے حسن بن یحییٰ کے لئے نجا خادم کو طنجہ سے بھیجا۔ پس اس نے سبتہ پر قبضہ کرلیا اور ان کی خدمت میں اپنی حکومت منظم کرلی اور سبتہ کی طرف واپس آگیا۔ اس نے حسن کو قرطبہ سے مالقہ تک اقتدار دلا دیا اور جب حسن فوت ہو گیا تو نجا اندلس کی طرف مخصوص حکومت قائم کرنے کے ارادے سے گیا اور اس نے مالقہ میں ادریس [illegible] سے قتال [illegible] کو اپنا جانشین بنایا اور وہ ایک کے بعد دوسرے کو قتل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ بنی حمود [illegible] مالقہ میں سے [illegible] اور جب حکومت پر برغواطی نے خود قبضہ کرلیا اور یہ شیخ حمود کے خادموں میں سے تھا اس نے اپنی جماعت کے ایام میں برغواطہ کے قیدیوں میں سے خریدا تھا اور پھر یہ علی بن حمود کے پاس آگیا۔ پس اس نے اپنی طبعی شرافت کو اختیار کیا۔ یہاں تک کہ اس نے ان کے بعد حکومت قائم کرلی اور طنجہ میں ان کی کرسی اقتدار پر بیٹھ گیا اور قبائل غمارہ نے اس کی اطاعت اختیار کرلی اور مرابطین کی حکومت تک اس کی حکمرانی قائم رہی اور [illegible] یوسف بن تاشفین غالب آگیا اور اس نے جب سقوت کو اس کے [illegible] کے خلاف مدد دینے کو کہا اور مغرب کے [illegible] میدان سے [illegible] کی طرف چلا گیا۔ جو [illegible] کے قریب ہے۔ [illegible] یوسف بن تاشفین نے [illegible] ان سے جنگ کی اور جب سقوت کو ان کے خلاف مدد دینے کو کہا۔ تو اس نے اس سے [illegible] کے خلاف مدد دینے کا وعدہ کرلیا۔ پھر اس نے بیٹے [illegible] کی [illegible] اس بات سے [illegible] جب یوسف بن تاشفین اہل اندلس سے فارغ ہوا تو ان پر ٹوٹ پڑا۔ اس نے [illegible] کے قصبوں میں سے [illegible] کو فتح کرلیا اور مغرب نے اس سے جنگ کے [illegible] اختیار کرلی۔ تو اس نے اپنی [illegible] کرلی اور صالح بن عمران کی قیادت میں جو لشکر [illegible] میں سے تھا فوج کو اس کے مقابلہ میں بھیجا۔ [illegible] نے اس کے آنے سے [illegible] اور وہ ان پر ٹوٹ پڑے اور حاجب [illegible] کو اس کی اطلاع ملی۔ تو اس [illegible] اس کی [illegible] آواز [illegible] طنجہ میں چڑھ آیا۔ جو اس کی سلطنت کی سرحد پر واقع ہے اور اس کی جانب اس کا بیٹا ضیاء الدولہ [illegible] ان قائدوں کے مقابلہ کے لئے باہر نکلا اور طنجہ کے نزدیک دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ ہوئی اور سقوت کو شکست ہوئی اور اس کی فوجیں تتر بتر ہو گئیں اور مرابطین کی فتح کی آواز دینے لگی اور اس کی جان ان کی تلواروں کی دھاروں پر نکل گئی اور وہ طنجہ میں داخل ہو گئے اور اس پر قبضہ کرلیا اور ضیاء الدولہ سبتہ چلا گیا۔ اور جب اذفونش نے بلاد اندلس پر حملہ کیا اور ابن عباد نے اپنے فریادرس امیر یوسف بن تاشفین کی طرف بھیجا کہ وہ اذفونش کے ساتھ جہاد کرنے اور مسلمانوں کے دفاع کے وعدے کو پورا کرلیں اور [illegible] جہاد پر آمادگی کے خطوط لکھے اور اس نے ۴۷۶ھ میں اپنے بیٹے المعز کو مرابطین کی افواج میں [illegible] کی طرف بھیجا اور اس نے [illegible] سے تنگی میں جنگ کی اور [illegible] کے بحری بیڑوں نے اسے سمندر کی جانب سے گھیر لیا اور [illegible] گھس گئے اور ضیاء الدولہ کو گرفتار کرلیا اور اسے المعز کے پاس پہنچایا۔ [illegible] کی طرف [illegible] اس سے [illegible] اور وہ [illegible] قتل [illegible] اور اس نے اپنے باپ [illegible] اور [illegible] حکومت کا خاتمہ ہو گیا [illegible] اور سلطنت [illegible] کی اور [illegible] ان کی اطاعت [illegible] کرتے رہے۔

اور جب مغرب میں مہدی کا ظہور ہوا اور اس کی وفات کے بعد موحدین کی پوزیشن مضبوط ہوئی۔ تو اس کا خلیفہ

پھر لمتونہ نے اپنی بڑی بڑی جنگوں میں ان کے ملک میں جانے لگا۔ [illegible] نے ۴۲۲ھ اور اس کے بعد مغرب کو فتح کر لیا۔ پہلے ان سے قبل ادارسہ پر اس کا قبضہ ہو چکا تھا۔ جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور انہوں نے ان کا پیچھا کیا اور موحدین سے جنگ کی۔ پھر موحدین نے فتح کر لیا اور فتح میں رکاوٹ بننے کی وجہ سے ان کے قائد عیاض نے بڑا کردار ادا کیا۔ یہ سارا جبل اپنے دین کی قوت، علم اور نسب کی وجہ سے ان کا بہت مشہور ہو چکا تھا۔ پھر موحدین کی فتح کے بعد یہ بھی ان ۲۱ھ میں فتح ہو گیا اور جب بنی عبد المومن کی حکومت کمزور ہو گئی اور ان کی ہوا اکھڑ گئی اور مصیبت میں بہت بڑھ گئی۔ تو ان میں ابن محمد تاویل نے ۶۲۵ھ میں اقتدار پر قبضہ کر لیا اور اس کا باپ دونوں کو پوچھا کہ تصرفات میں الگ تعلق تھے۔ [illegible] وہاں سے ان کے بیٹے محمد نے کیا کہ کو حکم کیا تھا اور اس کا لقب ابوالطواجین تھا۔ پس وہ سبتہ کی طرف چلا گیا اور بنی سعید کی امان میں آ گیا اور کیمیا گری کا دعویٰ کر دیا۔ تو مختلف قسم کے لوگوں نے اس کی اتباع کی۔ پھر اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور قرآن بنانے اور کئی طرح کے شعبدے دکھانے اور ان کے بہت سے کارناموں کی بہت شہرت ہو گئی۔ پھر انہیں اس کی خباثت کا علم ہو گیا۔ تو انہوں نے اس کے عہد کو توڑ دیا اور وحدت کو بھول نے اس پر چڑھائی کی تو وہ وہاں سے بھاگ گیا اور ایک بربری کے ہاتھ سے قتل ہو گیا پھر مغرب کے شہروں پر اور سعید بن یخلف مریں غالب ہو گئے اور ۶۷۴ھ میں وہ اور آپ کے تحت حکومت پر قابض ہو گئے۔ اور قبائل غمارہ نے ان کی اطاعت سے انکار کیا اور پہلے سے اختلاف کی وجہ سے اطاعت کرنے سے علیحدہ رہے اور ان کی اطاعت ذرا بھی نہ کی وجہ سے انہیں بنی مرین کے طرف کی اطاعت اختیار نہ کی اور ان کی بات شوری تک پہنچی تو فقیہ ابوالقاسم العزفی نے بھی ان کے معاملے میں سے فقط [illegible] کیا۔ ہم عنقریب تمام حالات کو بیان کریں گے۔ پھر قبائل غمارہ اور ان کے رؤساء کے درمیان جنگیں ہوئیں اور بنی مرین میں سے ایک گروہ قریب میں طاغی السلطان کے پاس چلا گیا۔ یہ لوگ اپنی طاقت کی وجہ سے تھے اور دوسروں کو ان کے سرداروں نے مجبور کر کے اطاعت میں شامل کیا۔ پھر بنی مرین نے ان کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور ان پر عامل مقرر کیا اور ان کے پیچھے پیچھے چلے گئے اور ۷۰۳ھ میں الموحدین کی حکومت پر قبضہ کر لیا۔ ہم عنقریب ان کی حکومت میں بیان کریں گے اور اس وقت انہیں بڑی کثرت اور عزت حاصل ہے اور ان کے علاقے نہایت اچھے ہیں اور وہ حکومت کے خودمختار ہونے کے وقت سے ان کے طاعت گزار اور ان کے گزار نہیں اور جب وہ کسی دعا کو مانتے ہیں اور حکومت کے ساتھ جنگ کرنے میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ لشکر کے ان کی طرف فوج بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اطاعت پر قائم ہو جاتے ہیں اور انہیں پہاڑوں کی دشواری کی وجہ سے قبضہ اور تحفظ حاصل ہے اور حکومت کا ان میں سے بڑا حصہ ان کے پاس ہے۔ وہ اسے بنا دیتے ہیں اور اس پہاڑ کا حکمران یوسف بن عمر اور اس کے بیٹے ہیں۔ جنہیں ان کی عزت و شہرت حاصل ہے۔ انہوں نے اپنا کام سنبھالا اور وہ سے لگاتے اور بیت اور سلطان سے تعلق رکھتے ہیں ان نے عطیات مقرر کیے ہیں اور انہیں فوج کے میدان میں دوستی پیدا کرنے کیلئے پابند کی ہیں۔

باب: ۲۶

قبائلِ مصامدہ

بطون مصامدہ میں سے مغرب اقصیٰ کے اہل جبال درن
کے حالات اور ان کے غلبہ اور آغاز و انجام کا بیان

مصامدہ [illegible] پہاڑوں کے [illegible] میں سے ہیں۔ [illegible]
[illegible] پھیلے ہوئے ہیں اور ان کی [illegible] مغرب کے [illegible]
[illegible] بے حد و حساب [illegible]
[illegible]
[illegible] پہلے [illegible]
[illegible]
[illegible] بہت [illegible]

اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام [illegible] پہلے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مصامدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

بادیہ نشین گروہ سے مصمودہ کے عرب ہیں اور مصامدہ نسل سے دو شاخیں ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غمارہ اور زناتہ اور ایلانہ بھی ان میں سے ہیں۔ دوسرے علماء اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مصامدہ کے بطون میں سے گزولہ اور لمطہ بھی انہی میں ہیں جو ارض سوس میں ذوی حسان کے حلیف ہیں۔ جو معقل عربوں میں سے ارض سوس پر غالب ہیں اور بطون لمطہ میں سے زیادہ قریب بھی ہے۔ جو ان پہاڑوں کے مضبوط ترین قطعے میں آباد ہیں اور ان کا پہاڑ قبلہ کی جانب سے سوس کے میدانوں اور مغرب کی جانب سے بحیرۂ روم پر جا ملتا ہے اور وہیں کے بعد میں بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے قلعے کی مضبوطی کی وجہ سے اپنے قبیلے پر حکومت کی ہے اور وقت اسلام میں ان مصامدہ کو ان پہاڑوں میں بڑی قوت و طاقت حاصل تھی اور یہ لوگ دین کے اطاعت گزار اور اپنے برغواطی بھائیوں کے کفر اور مذہب کے مخالف تھے اور ان کا مشاہیر میں سے کثیر ابن وسلاس بن شملال بن [illegible] ہے جو یحییٰ بن یحییٰ ہے جو مؤطا کا امام مالک سے راوی ہے۔ یہ اندلس میں داخل ہوا اور طارق کے ساتھ فتح میں شامل ہوا۔ اور ان کے دوسرے مشاہیر اندلس ہی میں قیم گئے اور ان کی اولاد کا ذکر حکومت امویہ کے ذکر میں آتا ہے اور اسلام سے قبل ان میں ملوک اور امراء ہوئے تھے اور ان کی جو ملوک مغرب کے ساتھ جنگیں ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ عبیدی پر ان کا اتفاق ہو گیا اور اس کی دعوت کو قائم کرنے کے لئے ان میں جو حکومت و سلطنت تھی اور ایک مدت تک ان کے حوالے۔ یہ اور افریقہ میں صنہاجہ سے قبل جیسا کہ یہ بات مشہور ہے اور اب ہم اس کا ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

باب : ۲۷

جبال درن میں مہدی کے ابتدائی حالات

موحدین کا بانی عبدالمومن کے ذریعے افریقہ میں حکومت قائم کرنا

اور مہدی کی جبال درن میں مصامدہ کی عظیم پوزیشن اور ان کی جماعت کی کثرت اور ان کی جنگی قوت حاصل ہے اور عقبہ بن نافع اور موسیٰ بن نصیر کے ساتھ جنگوں میں جن میں انہوں نے اسلام قبول کیا، یہاں تک کہ وہ اسلام پر قائم ہو گئے۔ جیسا کہ یہ بات مشہور و معروف ہے۔ یہاں تک کہ لمتونہ کی حکومت ان پر سایہ فگن ہوئی اور اس حکومت میں ان کی پوزیشن مضبوط ہو گئی اور یہ سلطنت اور حکومت میں ان کے لیے بڑا استحکام حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے مراکش شہر کی حد بندی کی تو انہوں نے ان کو اپنے درن کے مواطن کے پڑوس میں اتارا تاکہ وہ دوسرے لوگوں کو بھی کمانڈ دیں۔ آسانی سے اطاعت نہ کرنے والوں کو مطیع بنا کر رکھیں اور اس حکومت کے آخر اور علی بن یوسف کے عہد میں ان کے مشہور امام محمد بن تومرت کا ظہور ہوا جو موحدین کی حکومت کا حکمران اور مہدی کے نام سے مشہور تھا۔ جو اصل میں ہرغہ میں سے تھا۔ جو مصامدہ کے بطون میں سے ہے۔ جنہیں ہم نے شمار کیا ہے۔ اس کے باپ نے اس کا نام عبداللہ اور تومرت رکھا اور صنوتی میں اسے امغار کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ محمد بن عبداللہ بن وجلید بن یامصال بن حمزہ بن عیسیٰ تھا جیسا کہ ابن رشیق نے بیان کیا ہے اور ابن القطان نے اس کی تصدیق کی ہے اور مغرب کے بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ وہ محمد بن تومرت بن نیطاوس بن سارا بن شفون بن انکالیس بن خالد ہے اور بہت سے مورخین کا خیال ہے کہ اس کا نسب اہل بیت سے متعلق ہے اور وہ محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ہود بن خالد بن تمام بن عدنان بن سفیان بن صفوان بن جابر بن عطا بن رباح بن محمد ہے۔ جو سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہے۔ جو ادریس اکبر کا بھائی ہے اور اس کے بہت سے گھر والوں نے اس کے نسب کو مصامدہ اور اہل سوس میں بیان کیا ہے اور اس سلیمان کے متعلق ابن حزم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور وہ مغرب میں اپنے بھتیجے ادریس کے پاس چلا گیا اور تلمسان میں اترا اور اس کی اولاد مغرب میں بکھر گئی اور ابن یوں کہتا ہے کہ وہ سوس کا بربری اس کی اولاد میں سے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ادریس کے ان قرابتداروں میں سے ہے۔ جو اس سے مغرب میں آ ملے تھے اور رباح جو اس نسب کا ستون ہے۔ وہ بن یسار بن العباس بن محمد بن حسن ہے۔ دونوں صورتوں میں بربری کی نسبت ہرغہ میں واقع ہوتی ہے۔ جو مصامدہ کے قبائل میں سے ہے اور اس کی جڑیں ان میں پیوست ہیں

اور یہ ان کے دعوے کے ساتھ شامل ہے۔ پس ان کا قبیلہ خلط ملط ہو گئے اور ہرغی سے منسوب ہو گیا اور ہرغی میں شمار ہونے لگا اور اس کے اہل بیت بڑے زاہد، عابد اور دیندار تھے اور یہ محمد پڑھتا اور علم سے محبت رکھتا ہوا جوان ہوا اور اسے اسافو کہتے تھے جس کے معنی روشنی کے ہیں۔ کیونکہ وہ مساجد میں رہنے کی وجہ سے بکثرت قندیلیں جلایا کرتا تھا اور اس نے پانچویں صدی کے سرے پر علم کی جستجو میں مشرق کا سفر کیا اور اندلس سے گزرا اور قرطبہ میں داخل ہوا۔ جو اس وقت علم کا گھر تھا۔ پھر وہ اسکندریہ چلا گیا اور حج کیا اور عراق میں داخل ہوا اور تمام علماء اور بڑے بڑے دانشوروں سے ملاقات کی اور ان سے بہت علم حاصل کیا اور وہ خود بیان کیا کرتا تھا کہ اس کی قوم کو اس کے ہاتھ پر حکومت ملے گی۔ کیونکہ کاہن قرب قیامت میں مغرب میں ایک حکومت کے ظہور کا وقت مقرر کر رہے تھے اور ان کے خیال میں اس نے ابو حامد غزالی سے بھی ملاقات کی اور ان سے اپنے دل کی باتوں کے متعلق گفتگو کی۔ تو انہوں نے اس کو اسلام کی حکومت کے اختلال کے خلاف ذکر کیا اور امت کو جمع کرنے والے اور ملت کو قائم کرنے والے سلطان کے ارکان کو پراگندہ کرنے پر برانگیختہ کیا۔ نیز بعد ازاں اس کے ان قبائل پر بڑا قوی ہو گئی جن کی وجہ سے اسے عزت و شوکت حاصل تھی۔ اس نے ان قبائل میں اپنی خواہش کے پورے ہونے اور دعوت کے غالب آنے تک امر الٰہی کی تکمیل کرتے ہوئے پرورش پائی اور یہ امام اس خواہش کو لئے ہوئے مغرب کی طرف ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور دین کا چمکتا ہوا شعلہ بن کر واپس لوٹا اور مشرق میں اہل سنت کے اشعری علماء سے بھی ملاقات کی اور ان سے علم حاصل کیا اور عقائد سلفیہ میں کامیابی حاصل کرنے اور ان عقلی دلائل سے جو اہل بدعت کے سینے میں گھس جاتے ہیں عقائد کے دفاع میں ان کے طریقے کو مستحسن خیال کیا اور متشابہ آیات اور احادیث کی تاویل میں ان کی رائے کو اختیار کیا۔ حالانکہ اہل مغرب تاویل میں ان کی اتباع کرنے سے علیحدگی اختیار کئے ہوئے تھے اور سلف کی اقتداء میں تاویل کے ترک کرنے اور متشابہات کے اقرار کرنے میں ان کی رائے کو اختیار کئے ہوئے تھے۔ پس اس نے اہل مغرب کو اس بارے میں سمجھایا اور انہیں تاویل کے قول اور تمام عقائد میں اشعری مذاہب کو اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور ان کی امامت اور ان کی تقلید کے وجوب کا اعلان کیا اور ان کی رائے کے مطابق عقائد میں المرشدۃ فی التوحید جیسی کتاب تالیف کی اور وہ امامیہ شیعوں کی طرح امام کی عصمت کا بھی قائل تھا اور اس نے اس بارے میں اپنی کتاب الامامۃ تالیف کی جس کا آغاز اس نے اپنے قول اعز ما یطلب سے کیا اور یہ ابتدا ہی اس کتاب کا لقب بن گئی اور وہ بلاد مغرب کے پہلے شہر طرابلس میں۔ پس اس مذہب کا اہتمام کرتے ہوئے اترا اور علمائے مغرب نے اس سے جو انحراف اختیار کیا تھا اس پر نکیر کی اور منفرد و مجرد ہو کر درس و تدریس علم و امر میں لگ گیا۔ یہاں تک کہ اس کے باعث تالیفیں پہنچیں جنہیں اس نے اپنے املائی حافظے سے بیان کیا اور جب وہ بجایہ میں داخل ہوا تو ان دنوں وہاں پر عزیز بن منصور بن ناصر بن علناس بن حماد صنہاجہ کے امراء میں سے تھا اور وہ عیش دار لوگوں میں سے تھا۔ پس اس نے اسے اور اس کے اتباع کو منکر سے منع کیا اور ایک روز انہیں باجے کا سامان اور راستوں میں ان کے دف توڑ دیئے۔ جس کے باعث گھبراہٹ میں ڈالنے والی آواز پیدا ہوئی۔ جسے سلطان اور خواص نے ناپسند کیا اور انہوں نے اس کے متعلق مشورہ کیا۔ تو وہ وہاں سے خوفزدہ ہو کر نکلا اور ملالہ چلا گیا۔ جہاں ان دنوں قبائل صنہاجہ میں سے بنو وریاغل تھے۔ جنہیں اعتزاز اور قوت و شوکت حاصل تھی۔ پس انہوں نے اسے پناہ دی اور بجایہ کے سلطان نے ان سے مطالبہ کیا کہ

وہاں سے [illegible] مگر انہوں نے [illegible] کے ساتھ دوستی [illegible] کے درمیان [illegible] تک ایسی طرح [illegible] اور جب یہ [illegible] کے قریب ایک مکان پر بیٹھ جاتا اور [illegible] اس مدت میں بہت مشہور [illegible] کا سب سے [illegible] علماء اور [illegible] اس کے علم سے [illegible] اپنے [illegible] مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور مہدی مغرب [illegible] کیا اور [illegible] ساتھیوں میں شامل [illegible] اصحاب میں سے بشیر نے [illegible] اس کے حالات سے [illegible] نے اسے بلایا اور اسے اس کے مذہب کے بارے میں [illegible] کی مخالفت کی وجہ [illegible] اور اس نے خیال کیا کہ [illegible] عدل و انصاف کی [illegible] یہ بات [illegible] کی طرف چلا گیا اور وہاں [illegible] لوگوں [illegible] وہاں اقامت [illegible] اور اسے [illegible] ایک دن علی بن یوسف [illegible] اس کے [illegible] اشعری مذہب [illegible] کے مذہب پر [illegible] تجسیم کی تلقین [illegible] اشعریہ کے ایک قول کے مطابق [illegible] کے ساتھ مناظرہ [illegible] اور [illegible] علی بن یوسف نے اس کے خلاف [illegible] اپنے اصحاب میں سے [illegible] اس قوم کے [illegible] پہلے [illegible] ان کی زبان میں [illegible] کا بیان [illegible] مہدی [illegible] کی طرف [illegible] ان کے پاس [illegible] زبان میں المرشدۃ فی التوحید کی تعلیم دیتا تھا اور اس کے [illegible] امیر علی بن یوسف کی مجلس [illegible]

شناس تھا جو ستاروں سے اندازہ لگاتا تھا اور کاہن یہ باتیں بیان کرتے تھے کہ مغرب کی ایک قوم سے ایک بادشاہ ہونے والا ہے۔ جس میں دو علوی ستاروں اور ایک سیارے کے قران سے سکے کی شکل تبدیل ہو جائے گی اور یہ ان کے احکام کا تقاضا ہو گا اور امیر اس بات کی توقع رکھتا تھا۔ پس اس نے کہا کہ اس آدمی سے حکومت کو بچاؤ کیونکہ وہ سوتی کے روپے کے کلام میں صاحب قرآن اور مربع درہم والا ہے۔ قصے لوگ ایک دوسرے سے نقل کرتے ہیں اس کی اصل عبارت یہ ہے:

''اور اس نے اپنے پاؤں میں بیڑی ڈالی ہے تاکہ تجھے وصول سنائی دے''۔

اور میں اسے مربع درہم والا خیال کرتا ہوں۔ پس علی بن یوسف نے اسے طلب کیا اور نہ پایا اور اس نے سواروں کو اس کی تلاش میں بھیجا مگر وہ ان کے ہاتھ نہ آیا اور سوس کے عامل ابو محمد لمتونی نے اس کو قتل کرنے کے لئے بعض آدمی بھیج کر مداخلت کی اور ان کے بھائیوں نے انہیں چوکنا کر دیا۔ پس وہ اپنے مددگاروں کے قلعے میں چلے گئے اور جس نے ان کے معاملے میں مداخلت کی اسے قتل کر دیا اور انہوں نے مصامدہ کو اس کے ہاتھ پر بیعت توحید اور اس کے تحفظ کیلئے ملثمین سے جنگ کرنے کی بیعت دی۔ پس ہنتاتہ وغیرہ میں سے ان کے جوان اس کے پاس آئے اور ان میں ہنتاتہ کے ابو حفص عمر بن یحییٰ اور ابو یحییٰ بن یگیت اور یوسف بن وانودین اور ابن ملوا بھی تھے اور تینملل سے ابو حفص عمر بن علی حسناتی اور محمد بن سلیمان اور عمر بن تافراگین اور عبد اللہ بن ملویات تھے اور ہرغہ کا سب قبیلہ سب کا سب ہی اس کے حکم سے آ گیا۔ پھر ان کے ساتھ گدمیوہ اور گنفیسہ بھی شامل ہو گئے اور جب اس کی بیعت مکمل ہو گئی تو انہوں نے اسے مہدی کا لقب دیا اور اس سے قبل اس کا لقب امام تھا اور وہ اپنے اصحاب کو طلبہ اور اہل دعوت کو موحدین کہتا تھا اور جب اس کے پچاس اصحاب ہو اس نے ان کا نام ایت الخمسین رکھا اور سوس کے عامل ابوبکر بن محمد لمتونی نے ہرغہ میں ان کے مکان پر چڑھائی کی۔ تو انہوں نے اپنے گنفیسہ بھائیوں سے کمک مانگی پس وہ اس کے پاس اکٹھے ہو کر آ گئے اور لمتونی فوج پر ٹوٹ پڑے اور انہیں فتح کی آواز آئی اور امام نے ان سے اس بات کا وعدہ کیا تھا۔ پس انہوں نے اس کے متعلق غور و فکر کیا اور سب کے سب اس کی دعوت میں شامل ہو گئے اور لمتونی فوجیں یکے بعد دیگرے کئی بار ان کے مقابلہ میں آئیں۔ مگر انہوں نے انہیں منتشر کر دیا اور وہ اپنی بیعت کے تین سالوں میں جبل تینملل میں منتقل ہو گیا اور اسے اپنا وطن بنایا اور اس نے ان کے درمیان اور وادی نفیس کے قریب اپنا گھر اور مسجد بھی بنائی اور مصامدہ میں سے جس شخص نے اس کی بیعت کرنے میں تکلف کیا اس نے اس سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ سیدھے ہو گئے۔ پس اس نے ہزرجہ کے ساتھ جنگ کی اور کئی بار ان پر حملہ آور ہوا اور انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی۔ پھر اس نے ہسکورہ کے ساتھ جنگ کی اور ان کے ساتھ ابو دروت لمتونی بھی تھا۔ پس یہ ان پر غالب آ گیا اور وہ لوٹ آیا اور ہسکورہ نے اس کا پیچھا کیا تو موحدین نے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا اور قیدی بنا لیا۔ پھر اس نے بنو مجدامہ سے جنگ کی اور اس نے اسے فتح کر لیا تھا اور اس نے اپنے اصحاب میں سے شیخ ابو محمد عین کو چھوڑا تھا۔ پس اس نے اس سے خیانت کی اور اسے قتل کر دیا۔ پس اس نے ان سے جنگ کی اور ان کو لوٹا اور تینملل کی طرف واپس آ گیا اور وہاں پر اقامت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ بشیر کا معاملہ پیش آیا اور اس نے موحد کو منافق سے جدا کیا اور وہ اسے تمییز کا حکم کہتے تھے۔ پس اس نے ان سے جنگ کرنے کا عزم کیا اور مصامدہ میں سے تمام اہل دعوت کو جمع کیا اور ان پر چڑھائی کر دی

اور انہوں نے کتاب میں اس سے جنگ کی اور موحدین نے اسے شکست دی اور اغمات تک ان کا تعاقب کیا حتیٰ کہ وہاں پہنچ کر پس علی بن یوسف اور ابراہیم بن تاشفین کے ساتھ لمتونہ کی فوجوں نے ان کے ساتھ جنگ کی اور موحدین نے انہیں شکست دی اور ابراہیم وہیں آ گیا اور انہوں نے مراکش تک ان کا تعاقب کیا اور چار سو سواروں کے سوا چالیس ہزار کے قریب پیادہ فوج نے بحیرہ میں پڑاؤ کیا اور علی بن یوسف نے فوج کو اکٹھا کیا اور ان کے پڑاؤ سے چالیس روز بعد باب ایلان سے ان سے لڑنے کے لئے نکلا اور انہیں شکست دی اور ان میں خوب خونریزی کی اور قیدی بنائے اور بشیر نے اپنے اصحاب میں سے کچھ کو کھو دیا اور بحیرہ میں خوب قتال ہوا اور اس روز عبدالمؤمن کی خوب آزمائش ہوئی اور اس کے چار ماہ بعد مہدی فوت ہو گیا اور وہ دنیا سے عدول کرنے اور تجسیم کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے لمتونہ پر تعریض کرتے ہوئے اپنے اصحاب کو موحدین کہتا تھا اور وہ حصور کہلاتا تھا اور عورتوں کے پاس نہ آتا تھا اور پیوند لگی پوشاک پہنتا تھا اور اسے زہد و عبادت میں ایک مقام حاصل تھا اور اس نے امام شیعہ سے اتفاق کر کے امام کو معصوم قرار دینے کے سوا اور کوئی بدعت اختیار نہ کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب: ۲۸

عبدالمومن کی حکومت

مہدی کے خلیفہ عبدالمومن کی حکومت کے حالات اور اس کے بیٹوں میں سے چاروں خلفاء کے احوال اور ان کے انجام کا بیان

اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں جب ۵۲۴ھ میں مہدی فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بعد اپنے سب سے بڑے ساتھی عبدالمومن بن علی کومی کے متعلق وصیت کی کہ وہ اس کی حکومت کو سنبھالے۔ ہم قبل ازیں اس کے اور اس کے نسب کے متعلق اس کی قوم کے حالات بیان کر چکے ہیں۔ پس اس نے تینملل میں اس کے گھر کے پاس اس کی مسجد کے دروازے پر اسے دفن کر دیا اور اس کے اصحاب پھوٹ پڑنے سے ڈر گئے اور انہیں توقع تھی کہ مصامدہ عبدالمومن بن علی کی حکومت سے ناراض ہوں گے۔ کیونکہ وہ ان کے قبیلے میں سے نہیں ہے۔ پھر انہوں نے حکومت کے معاملے کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں میں دعوت کی شان راسخ ہو جائے اور انہوں نے اس کی موت کو پوشیدہ رکھا اور تین سال تک اس کی بیماری کے متعلق خلاف واقع جھوٹ بولتے رہے اور نماز میں سنت کو قائم کرتے رہے اور تحفے والے گو وہ اس کے اصحاب کو ان کے گھر پہنچاتا گویا اس نے انہیں اپنی ملاقات کے لیے مخصوص کیا ہے پس وہ اس کی قبر کے اردگرد بیٹھ جاتے اور اپنے حالات کے متعلق گفتگو کرتے اور پھر وہ اپنے ارادوں کو پورا کرنے کے لیے باہر نکلتے اور عبدالمومن انہیں تلقین کرتا تھا کہ جب ان کی حکومت مستحکم ہو گئی اور سب کے دلوں میں دعوت جاگزیں ہو گئی تو انہوں نے اپنے حالات سے پردہ اٹھایا اور عشرہ میں سے جو آدمی باقی رہ گئے تھے انہوں نے عبدالمومن کو مقدم کرنے میں مدد کی اور ان میں سب سے زیادہ کردار شیخ ابو حفص نے ادا کیا اور ہنتاتہ اور باقی ماندہ مصامدہ نے اس پر غصہ ظاہر کرنے کا اندازہ کیا تو انہوں نے لوگوں کو مہدی کی موت کے متعلق اطلاع دے دی اور وہ اس کے اپنے ساتھی کے متعلق بھی بتایا اور بعض مورخین نے روایت کی ہے کہ وہ اپنی غزوات کے بعد ان کو کہتا تھا کہ اے اللہ افضل ساتھی کے متعلق برکت دے پس سب لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے ۵۲۴ھ میں تینملل شہر میں اس کی بیعت پر اتفاق کر کے امامت اختیار کر لی۔ پس اس نے موحدین کی حکومت سنبھال لی اور وہ دور تک پھیل گئیں اور اس نے تادلا پر حملہ کیا اور وہاں قیام کیا اور ان میں سے بہت آدمیوں کو قتل کر دیا پھر اس نے درعہ سے جنگ کی اور ۵۲۶ھ میں اس پر قبضہ کر لیا پھر اس نے

جسوس سے جنگ کی اور اسے فتح کرلیا اور اس کے والی ابوبکر بن [illegible] اور اس کے ساتھ لمتونہ کے جو افراد ان کی ذرا اور نیز جزیرے سے تھے۔ انہیں قتل کردیا۔ پھر لوگ فوج در فوج ان کی دعوت کی طرف بیعت کرنے لگے اور مغرب کے دیگر علاقوں میں بربریوں نے لمتونہ کے خلاف بغاوت کردی تو علی بن یوسف نے اپنے بیٹے تاشفین کو [illegible] میں ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ پس وہ ارض سوس کی جانب ان کے پاس آیا اور اس نے گزولہ کی [illegible] کو اس کے ساتھ اکٹھا کرنے اور انہیں اس کے برابر ہی میں رکھے۔ پس موحدین نے ان کی پہلی جماعت سے جنگ کی اور اسے شکست دی اور تاشفین بغیر جنگ کے واپس آگیا اور اس کے بعد گزولہ موحدین کی حکومت میں شامل ہو گئے اور عبدالمؤمن نے بلاد مغرب سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور اس نے ۵۳۴ھ سے ۵۴۱ھ تک ایک طویل جنگ لڑی اور اس نے جبل سے ساحات میں گشت کی یہاں تک کہ جب مغربیوں میں رنج اور غصہ کا اظہار ہونے لگا تو وہ جبل سے ان کی طرف گیا اور تاشفین اپنی فوج کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور لوگ اس سے بھاگ کر عبدالمؤمن کی طرف چلے جاتے اور وہ پہاڑیوں میں چھاپہ مارنے کے لئے باافراط پھرتے اور کمزوروں پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوتی تھیں۔ جیسا کہ جبل غمارہ تک جا پہنچے اور مغرب میں جنگ اور نفاق کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور مغرب سے رعایا منتشر ہو گئی اور عافیہ نے عدوہ میں مسلمانوں کو [illegible] اور اسی دوران میں مرابطین کا بادشاہ علی بن یوسف امیر لمتونہ ۵۳۷ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے تاشفین نے ان کی حکومت کو سنبھالا اور وہ اپنی انہی جنگوں میں مصروف تھا کہ اس کا محاصرہ کرلیا گیا اور وہ اپنے باپ کے بعد بھی لمتونہ اور مسوفہ کی قوت سے افسردہ ہو گیا ہے۔ مسوفہ کے امراء جیسے بدران بن محمد اور یحییٰ بن تاکفین اور یحییٰ بن اسحاق جو انکمار کے نام سے معروف تھا اور تلمسان کا والی تھا۔ دہشت زدہ ہو کر عبدالمؤمن کے ساتھ جا ملے اور اس کی دعوت میں شامل ہو گئے اور لمتونہ نے ان کے اور باقی ماندہ مسوفہ کے عہد کو توڑ دیا اور عبدالمؤمن پیچ و تاب کھاتا رہا۔ پھر تاشفین [illegible] سے جنگ کی طرف سے سرنگوں ہو گیا اور اس کے دور میں رومی جرنیل نے بڑا کردار ادا کیا۔ جو اپنی دلیری اور منصب کی وجہ سے ایک مشہور آدمی تھا اور ان دنوں سب کا رئیس تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آخری ایام میں حکومت اس سے ناراض ہوتی اور وہ [illegible] سے [illegible] ہو کر [illegible] میں فوت ہو گیا جہاں وہ صحرا میں قضا کا کام کرتا تھا اور عبدالمؤمن اپنی جنگوں میں دیر تک مصروف رہا اور جبال غمارہ بطویہ تک پہنچ گیا اور [illegible] فتح کرلیا۔ پھر وہ بطویہ آیا اور اس کے قلعوں کو فتح کرلیا۔ پھر اس نے [illegible] کو روند ڈالا اور [illegible] کی مدیونہ نے اس کی اطاعت اختیار کرلی اور اس نے یوسف بن وانودین اور ابن [illegible] کو [illegible] کے لئے ان کی طرف موحدین کی فوج بھیجی پس محمد بن یحییٰ بن فانو جو تلمسان میں لمتونہ اور زناتی فوجوں کے ساتھ نکلا تو موحدین نے اسے شکست دی اور ابن فانو قتل ہو گیا۔ اور زناتہ کی فوج منتشر ہو گئی اور اپنے ملک کی طرف واپس آگئی اور ابن تاشفین نے تلمسان پر ابوبکر بن مزدلی کو حاکم مقرر کیا اور ابوبکر بن [illegible] اور یوسف بن [illegible] جو بنی ماندو کے امراء تھے۔ رجب میں عبدالمؤمن کے مقابلہ پر پہنچے تو اس نے ابن [illegible] اور ابن وانودین کو موحدین کی فوج میں ان کے ساتھ بھیجا۔ پس انہوں نے بلاد بنی [illegible] اور بنی ماجد میں خوب خونریزی کی اور انہیں قید کیا اور لمتونی فوجوں نے ان کی مدد کی اور رومی سالار [illegible] بھی ان کے ساتھ تھا۔ پس یہ لوگ منداس میں اترے اور زناتہ بھی بنی یلومی اور عبدالواد میں ان کے خلاف اکٹھے ہو گئے اور ان کا سردار [illegible] بن [illegible] تھا۔ [illegible]

[illegible]

تلمسان پہنچی امراء میں ابو بکر بن [illegible] اور یحییٰ بن اسحاق اور علی بن [illegible] بھی دیگر سرداروں کے ساتھ شامل تھے۔ جبکہ جو شخص وہاں موجود تھے۔ وہ ان کے ساتھ بھاگ گئے اور عبدالمؤمن نے [illegible] میں جس شخص کو پایا قتل کر دیا جاتا تھا تو انہوں نے اپنے ساتھ سرداروں کو [illegible] تھا۔ [illegible] نے بنی عبدالواد کے سرداروں میں سے [illegible] ان سے [illegible] اور ان سب کو قتل کر دیا اور جب عبدالمؤمن تلمسان پہنچا تو اس نے اہل تاگرارت کو [illegible] کی [illegible] اور اہل تلمسان کو معاف کر دیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] سلیمان بن محمد بن [illegible] کو ان کا حاکم مقرر کر کے وہاں سے چلا گیا اور بعض مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ وہ تلمسان کے مسلسل محاصرہ کئے رہا [illegible] سے [illegible] اور وہ [illegible] سے نکلا [illegible] کی بیعت کی اطلاع ملی پھر اس نے مغرب کی طرف [illegible] کا عزم کیا اور ابراہیم بن جامع کو تلمسان کے محاصرہ پر چھوڑا [illegible] حاکم کا قصد کیا جہاں [illegible] تاشفین نے تلمسان [illegible] صحراوی [illegible] عبدالمؤمن نے ان سے جنگ [illegible] کے محاصرہ کے لئے فوج بھیجی پھر خود ان کے پیچھے چلا گیا اور موحدین کی ایک فوج کو [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تھے۔ [illegible] سے متعلق رہتے تھے۔ [illegible] انہوں نے سات ماہ تک اس کا محاصرہ کئے رکھا۔ پھر [illegible] نے [illegible] وہاں سے [illegible] کی طرف بھاگ گیا اور وہاں [illegible] کے [illegible] اور عبدالمؤمن کو [illegible] حاصل ہوئی جبکہ [illegible] کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ تو وہ فاس کی طرف [illegible] اور ابراہیم بن جامع کو اس کا حاکم مقرر کیا۔ کیونکہ اس نے جب تلمسان کو فتح کیا تو عبدالمؤمن کی طرف چلا گیا۔ اس وقت وہ فاس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ [illegible] راستے میں اسے [illegible] بن [illegible] اور انہوں نے اس سے اور اس کے ساتھیوں سے [illegible] اتفاق [illegible] عبدالمؤمن نے [illegible] تلمسان کی طرف [illegible] کی طرف [illegible] بھیجا [illegible] مراکش کی طرف [illegible] کے [illegible] اور [illegible] نے ان کے [illegible] قتل کر دیا اور جب عبدالمؤمن نے فاس سے مراکش کی طرف [illegible] کیا تو اس راستے میں اہل [illegible] کی بیعت کی خبر پہنچی تو اس نے [illegible] یوسف بن [illegible] کو ان کا حاکم مقرر کیا [illegible] کے پاس [illegible] نے [illegible] فتح کیا اور وہ اہل [illegible] کے گھر میں اترا پھر مراکش کی طرف گیا اور [illegible] کو [illegible] کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ پس اس نے ان میں خوب خونریزی کی اور واپس آ گیا اور وہ [illegible] راستے میں [illegible] اور جب [illegible] مراکش پہنچے اور [illegible] فوج بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئی۔ [illegible] موحدین نے ان پر [illegible] میں بھی خوب قتل عام کیا [illegible] اور [illegible] کر لئے گئے اور [illegible] کا [illegible] ابو اسحاق بن علی بن یوسف تھا۔ جب انہیں ان کے باپ کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے [illegible] کی حالت میں [illegible] کی بیعت کر لی اور جب ان کا [illegible] بھاگ گیا اور [illegible] ان کو [illegible] تو [illegible] موحدین کے [illegible] اور [illegible] موحدین نے ان کا تعاقب کر کے انہیں قتل کیا اور [illegible] شوال کے [illegible] میں شہر میں داخل ہو گئے اور [illegible] ہو گئے اور [illegible] اپنی قوم کے سرداروں کے ساتھ [illegible] کی طرف بھاگ گیا۔ پھر انہوں نے موحدین کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور اسحاق کو عبدالمؤمن کے سامنے حاضر کیا گیا تو موحدین نے اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا اور ان [illegible]

ابوحفص بن واکاک نے حملہ کر دیا اور ملثمین کا شیرازہ منتشر ہو گیا اور ہزیمت ملی۔ فتح پر موحدین کا قبضہ ہو گیا۔ پھر سوس کی جانب سے سلا کے علاقہ میں سے ایک شخص نے جو محمد بن عبداللہ بن ہود کے نام سے معروف تھا۔ ان کے خلاف بغاوت کر دی اور اس نے الہادی کا لقب اختیار کیا اور اس نے ماسہ کی چوٹی میں ظہور کیا اور ہر جانب سے دھتکارے ہوئے لوگ اس کے پاس آنے لگے اور اہل آفاق کے جاہلوں کے منہ اس کی طرف پھر گئے اور اہل سجلماسہ اور درعہ اور قبائل برکامہ اور کراکرہ اور قبائل تامسنا اور ہوارہ نے اس کی دعوت کو اختیار کر لیا اور اس کی خلافت تمام مغرب میں پھیل گئی پس عبدالمومن نے موحدین کی ایک فوج یحییٰ انکمار لمتونی کی نگرانی میں بھیجی۔ جو تاشفین بن علی کی رعایا میں سے اس کی طرف آ گیا تھا اور اس نے ماسہ کی اس باغی کے ساتھ جنگ کی اور وہ شکست کھا کر عبدالمومن کی طرف واپس آ گیا۔ پھر اس نے شیخ ابوحفص عمر بن یحییٰ اور موحدین کے اشیاخ کو بھیجا اور خوب تیاری کی اور ماسہ کی فوج کے مقابلہ میں اٹھ کھڑے ہوئے اور باغی بھی ساٹھ ہزار جوانوں اور سات سو سواروں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں آیا پس موحدین نے ان کو شکست دی اور ذوالحجہ ۵۴۱ھ میں ان کا داعی بوجہ اتباع کی کثرت کے جمگھٹے میں مارا گیا اور شیخ ابوحفص نے ابوجعفر بن عطیہ کی تحریر میں جو کہ ایک مشہور انشاء پرداز ہے عبدالمومن کی طرف فتح کی چٹھی لکھی اور اس کا باپ ابواحمد علی بن یوسف اور اس کے بیٹے تاشفین کا کاتب تھا اور وہ موحدین کے قبضہ میں آ گیا تو عبدالمومن نے اسے معاف کر دیا اور جب وہ فاس آیا تو ابن ابی حفص نے بھاگ جانے کا ارادہ کر لیا۔ تو اس نے اسے راستے میں ہی گرفتار کر لیا اور اس نے عذر کیا تو اس نے اس کے عذر کو قبول نہ کیا اور قتل کر دیا اور اس کا بیٹا احمد مراکش میں اسحاق بن علی کا کاتب تھا۔ پس سلطان کے عفو نے اسے ان لوگوں میں شامل کر دیا جنہیں اس نے امن و امان میں شامل کیا تھا اور وہ شیخ ابوحفص کے ذریعہ جماعت لوگوں میں شامل ہو گیا اور اس نے اسے تحریرات لکھنے کے لئے طلب کیا تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور عبدالمومن نے اس کی تحریر پر اطلاع پا کر اس کی تحسین کی پس اس نے پہلے اس سے تحریرات لکھوائیں پھر اس کا مرتبہ اس کے ہاں بلند ہو گیا اور اس نے اسے وزیر بنا لیا اور حکومت میں اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور اس نے فوجوں کی کمان کی اور اموال کو جمع اور خرچ کیا اور سلطان کے پاس وہ رتبہ حاصل کیا جو اس کی حکومت میں کسی کو حاصل نہ تھا۔ یہاں تک کہ اس کے متعلق شکایت ہوئی کہ وہ جہاد میں بہت نرمی کرتا ہے اور اسی میں اس کی موت واقع ہوئی اور ۵۵۳ھ میں خلیفہ نے اسے الگ کر دیا اور جیسا کہ مشہور ہے اسے اس کے قید خانے میں قتل کر دیا اور جب شیخ ابوحفص ماسہ کی جنگ سے واپس آیا تو اس نے مراکش میں چند روز آرام کیا پھر جبل درن میں ماسہ کے داعی کی دعوت کے ضمیر داروں سے جنگ کرنے کے لئے چلا گیا۔ پس اس نے نفیس اور ہیلانہ پر حملہ کر دیا اور ان میں خوب قتل عام کیا اور قیدی بنائے یہاں تک کہ انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور وہ بھی لوٹ آیا۔ پھر یہ سکوروہ کی طرف گیا اور ان پر حملہ کر کے ان کے قلعوں کو فتح کر لیا پھر اس نے سجلماسہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور مراکش کی طرف واپس آ گیا۔ پھر بلاد برغواطہ کی طرف گیا۔ تو انہوں نے ایک بار اس سے جنگ کی پھر اسے شکست دے دی اور مغرب میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور اہل سبتہ نے بغاوت کر دی اور یوسف بن مخلوف تھملالی کو باہر نکال دیا اور اپنے موحد ساتھیوں کو قتل کر دیا اور قاضی عیاض سمندر کو عبور کر کے یحییٰ بن علی غانیہ المسوفی کے پاس اندلس چلا گیا اور اس نے ملاقات کر کے اس سے سبتہ کے والی کا مطالبہ

کیا۔ [illegible] ابی عامر [illegible] کے ساتھ جنگ کے وقت [illegible] فاس میں [illegible] تھا۔ [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] اندلس چلا گیا [illegible] چلا جاتا [illegible] اس نے [illegible] میں شامل ہو گیا [illegible] نے بیان کیا ہے [illegible] نے اسے قاضی [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف بھیجا۔ [illegible] اس کی [illegible] منصور [illegible] اور [illegible] شکست دینے کے وقت [illegible] ۳۲ [illegible] ان [illegible] اطاعت [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] اطاعت اختیار کر [illegible] واللہ اعلم۔

[illegible] اندلس کے حالات [illegible] قتل [illegible] جنگ کرنے [illegible] اطاعت [illegible] قتل ہو گیا [illegible] جامع مسجد میں [illegible] اندلس میں [illegible] نے [illegible] اس نے [illegible] اندلس کا [illegible] غالب [illegible] یوسف بن بلکین [illegible] نے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] یوسف بن احمد [illegible] اطاعت [illegible] کا قصد کیا [illegible] اس نے اس کی

اطاعت اختیار کر لی۔ پھر وہ موحدین کے لشکر میں مرتلہ کی طرف گیا۔ یہاں تک کہ سردی کا موسم ختم ہو گیا تو وہ اشبیلیہ کے مقابلہ میں نکلا۔ نزال طلیطلہ ابن القصر نے ان کی اطاعت اختیار کر لی اور باقی ماندہ باغی بھی ان کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے بر و بحر کی جانب سے اشبیلیہ کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ اسے شعبان ۵۴۱ھ میں فتح کر لیا اور ملثمین وہاں سے قرمونہ کی طرف بھاگ گئے اور ان میں سے جو آدمی بھی ان کو ملا انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

اور بلا ارادہ موحدین کی ایک غازی شہر میں سے گھبراہٹ میں عبداللہ بن قاضی ابوبکر بن العربی کو بھی قتل کر دیا اور انہوں نے عبدالمومن بن علی کو فتح کی چٹھی لکھی اور ان کے وفود مراکش میں ان کے پاس آئے جن کی قیادت قاضی ابوبکر کر رہے تھے۔ پس اس نے ان کی اطاعت کو قبول کر لیا اور سب وفد ۵۴۲ھ میں انعامات اور ہدیوں کے ساتھ واپس آ گئے اور قاضی ابوبکر راستے ہی میں فوت ہو گیا اور فاس کے قبرستان میں دفن ہوا اور عبدالعزیز اور عیسیٰ کا بھائی جو اشبیلیہ میں فوج کے سردار تھے۔ ان کا شہر پر بہت زور پڑا اور ان دونوں نے اس شہر پر دست درازی کی اور [illegible] کو مباح قرار دیا۔ انہوں نے بطروجی حاکم لبلہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ پس وہ اپنے شہر میں چلا گیا اور وہاں پر جو موحدین موجود تھے انہیں نکال دیا اور دعوت کو ترک کر دیا اور ان سے پھر گیا اور اس نے شنتمریہ اور حصن المعدن کی طرف فوج بھیجی اور ان کا حاکم ان سے مل گیا۔ جو دعوت میں شامل تھے اور ابن قسی شلب میں اور علی بن عیسیٰ بن میمون جزیرہ قادس میں اور محمد بن علی بن الحجام بطلیوس شہر میں واپس پلٹ آئے اور ابوالغمر بن عزرون شریش اور رندہ والا ان کی جماعت میں موحدین کی اطاعت پر ثابت قدم رہا اور ابن غانیہ جزیرہ طریف پر غالب آ گیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اہل سبتہ نے بغاوت کر دی اور اشبیلیہ میں موحدین کا تنگ حال ہو گیا۔ پس یحییٰ اور عیسیٰ کا بھائی عبدالعزیز اور ان دونوں کا مجموعہ ملثمین اپنے ساتھیوں کے ساتھ اشبیلیہ سے نکل کر جبال شریش میں چلے گئے اور ابوالغمر بن عزرون ان کے پاس آیا اور [illegible] ان کا اتفاق ہو گیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسے فتح کر لیا اور وہاں پر ملثمین موجود تھے۔ انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور عیسیٰ کا بھائی مراکش چلا گیا اور عبدالمومن نے یوسف بن سلیمان کو موحدین کی ایک فوج کے ساتھ اشبیلیہ روانہ کیا اور براز بن محمد کو خراج کے لئے باقی رکھا اور یوسف فوج لے کر نکلا اور اس نے بطروجی کو لبلہ میں جا لیا اور [illegible] پر قبضہ کر لیا اور ابن قسی نے شلب میں بھی کام کیا اور پھر [illegible] غارت گری کی اور [illegible] میں عیسیٰ بن میمون نے ان کی اطاعت اختیار کر لی اور ان کے ساتھ مل کر جنگ کی اور [illegible] بطلیوس محمد بن علی بن الحجام نے اسے اپنے تحفے بھیجے پس وہ قبول ہو گئے اور ان کا خیال رکھا گیا اور یوسف اشبیلیہ کی طرف واپس لوٹ آیا۔ اسی اثناء میں ابن حمدین نے قرطبہ میں [illegible] علی بن [illegible] پر چڑھائی کی اور اس کی جماعت پر زیادتی کی۔ یہاں تک کہ وہ [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] الفرنج اور [illegible] وغیرہ [illegible] قلعوں پر غالب آ گیا اور اس نے ابن غانیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اپنے [illegible] دے دے۔ پس اس نے [illegible] ابن غانیہ نے براز بن محمد کو اس کے پاس بھیجا اور [illegible] میں دونوں کی ملاقات ہوئی اور [illegible] نے [illegible] ضمانت دی کہ [illegible] قرطبہ [illegible] کو [illegible] دے۔ تو وہ خلیفہ کی مدد کرے گا۔ پس [illegible] قلعہ [illegible] ابن حمدین سے الگ کرنے کی [illegible] خیانت کی اور [illegible] ابن حمدین سے الگ کر دیا اور [illegible] جہاں سے چلا گیا اور وہ خود قرطاجنہ چلا گیا [illegible]

متونی مردوں کی ایک جماعت کے ساتھ مقیم تھا۔ ابن غانیہ نے چاہا کہ وہ اسی جیسے حال میں کہ مصمودیوں کے ساتھ اکٹھا ہو اور اس کی دعوت قبول کرے [illegible] جس نے [illegible] کی قبر ان عبد تک مشہور ہے اور طافیہ نے قرطبہ کے قریب میں اس موقع پر بیعت پا لی [illegible] اشبیلیہ کی حفاظت کے لئے بھیجا اور اسے لبلہ سے یوسف بطروجی [illegible] اور عبدالمومن کو بھی اطلاع پہنچ گئی۔ تو اس نے یحییٰ بن [illegible] کو اس کی طرف مصمودیوں کی ایک فوج بھیجی اور جب وہ اس میں پہنچ گیا تو طافیہ اس سے الگ ہو گیا۔ [illegible] کے وقت وہ [illegible] سے نکل گیا اور حملہ آوروں نے یحییٰ بن غانیہ کی طرف جانے میں جلدی کی اور عبدالمومن سے امان طلب کر لی۔ پھر انہوں نے مراکش میں اس سے ملاقات کی تو اس نے ان کی بات کو قبول کر لیا اور ان سے درگزر کیا [illegible] میں وہ شہر [illegible] حملہ کرنے گیا اور اس نے وہاں اپنے [illegible] کو پایا اور وہ اس کے پاس آئے اور ان سب نے اس کی دعوت قبول کر لی اور [illegible] کے ساتھ [illegible] حاکم بنایا اور [illegible] حاکم [illegible] اور [illegible] عبدالمومن کی خدمت [illegible] کی بیعت کر لی اور [illegible] اور اہل غانیہ نے [illegible] کا سبب [illegible] عبدالمومن مراکش [illegible] رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

افریقہ کے حالات: [illegible] اور عربوں کی [illegible] اور [illegible] افریقہ والوں کے خلاف [illegible] تھے اور [illegible] انہوں نے [illegible] کا محاصرہ کر لیا [illegible] کے بعد شہر میں داخل ہو [illegible] کر لیا [illegible] کے بعد [illegible] سے جنگ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پس انہوں نے اس سے مصالحت کی [illegible] کے آخر میں [illegible] سے [illegible] پوشیدہ ہو کر چلا۔ یہاں تک کہ [illegible] پہنچ گیا اور اہل اندلس نے [illegible] طلب کی [illegible] پوشیدہ طور پر [illegible] کی طرف کوچ کر گیا اور [illegible] سے [illegible] کے وقت [illegible] میں داخل ہو گیا اور [illegible] بن علی [illegible] آیا تو اس نے اسے اپنے [illegible] اور رات [illegible] میں شہر کی فوجوں نے اسے [illegible] نے [illegible] شکست دی اور دوسرے دن [illegible] پر حملہ کر کے اس میں داخل ہو گیا اور [illegible] بن [illegible] سوار ہو کر آ گیا۔ جس [illegible] اس نے [illegible] کے [illegible] اور اس کے [illegible] کو اس میں [illegible] قصبہ [illegible] یہاں تک کہ اس کے بعد عبداللہ [illegible] کے [illegible] پھر وہاں سے آ گیا اور [illegible] کی وظیفہ [illegible] حفاظت کے تحت رہا۔ یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔ پھر عبدالمومن نے اپنے بیٹے [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible] بھی قلعہ میں گھس گیا اور ان میں سے جو آدمی وہاں موجود تھے انہیں [illegible] کیا اور ان کے [illegible] اور [illegible] کر دیا۔ کہتے ہیں کہ وہاں پر قتل ہونے والوں کی تعداد [illegible] ہزار تھی اور مصمودیوں کے ہاتھ [illegible] اور قیدیوں سے بھر گئے اور افریقہ میں رہنے والوں [illegible] اور مصری عربوں کو یہ اطلاع ملی تو انہیں نے [illegible] کے [illegible] کر لیا اور اپنے [illegible]

عبدالعزیز کے وعدہ کے لئے مشورہ دیا اور سطیف کی طرف کوچ کر گئے اور عبدالمؤمن نے اپنے ساتھی موحدین کے ساتھ ان پر چڑھائی کی اور عبدالمؤمن مغرب کی طرف واپس آ گیا تھا اور متیجہ میں فروکش تھا۔ پس جب اسے اطلاع ملی تو اس نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مدد دی اور دونوں فریقوں کی سطیف میں جنگ ہوئی۔ پھر عربوں کی فوج منتشر ہو گئی اور قتل ہو گئی اور ان کی عورتیں قیدی بنا لی گئیں اور ان کے اموال لوٹ لئے گئے اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور عبدالمؤمن ۵۴۷ھ میں مراکش کی طرف واپس آ گیا اور افریقی عربوں کے سردار خوشی سے اس کے پاس وفد بن کر گئے تو اس نے ان سے حسن سلوک کیا اور وہ اپنی قوم کی طرف واپس آ گئے اور اس نے فاس پر اپنے بیٹے سید ابوالحسن کو حاکم بنایا اور یوسف بن سلیمان کو اس کا وزیر بنایا اور تلمسان پر اپنے بیٹے سید ابوحفص کو حاکم مقرر کیا اور ابومحمد بن واندوین کو اس کا وزیر بنایا اور بجایہ پر سید ابومحمد عبداللہ کو حاکم مقرر کیا اور خلف بن حسین کو اس کا وزیر بنایا اور اس کے بیٹے ابوعبداللہ کو ولی عہدی سے مخصوص کیا۔ جس سے مہدی کے بھائیوں عبدالعزیز اور عیسیٰ کی قسمتیں بدل گئیں اور وہ دونوں خیانت کو دل میں چھپائے ہوئے مراکش چلے گئے اور انہوں نے بعض کمینوں کو اپنے کام میں شامل کر لیا۔ جنہوں نے عمر بن تافراگین پر حملہ کر کے اسے قصبہ میں اس کے مکان میں قتل کر دیا۔ ان دونوں کے پیچھے پیچھے وزیر ابوحفص بن عطیہ بھی پہنچ گیا اور اس کے پیچھے عبدالمؤمن بھی پہنچ گیا تو انہوں نے اس بغاوت کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور مہدی کے بھائی اور جن لوگوں کو انہوں نے اس بغاوت میں شامل کیا تھا قتل ہو گئے۔

بقیہ اندلس کی فتح: اور ۵۴۹ھ میں اسے مراکش میں اطلاع ملی کہ یحییٰ بن یغمور حاکم اشبیلیہ نے اہل نبلہ کو ان کی خیانت کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اور اس نے اس بارے میں ان کی معذرت کو قبول کر لیا اور یحییٰ بن یغمور پر ناراض ہو کر اسے اشبیلیہ کی حاکمیت سے معزول کر کے ابومحمد عبداللہ بن ابی حفص بن علی کمیلی کو وہاں حاکم مقرر کر دیا اور قرطبہ میں ابوزید بن یکیت کو مقرر کیا اور اس نے عبداللہ بن عثمان کو بھیجا۔ جو ابن یغمور کو گرفتار کر کے الحضرۃ لے آیا اور اس نے اسے اس کے گھر میں نظر بند کر دیا۔ یہاں تک کہ اس نے اسے اپنے بیٹے سید ابوحفص کے ساتھ تلمسان بھیجا اور اندلس کی پوزیشن درست ہو گئی اور میمون بن بدر لمتونی موحدین کے لئے غرناطہ سے نکل گیا۔ تو انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس نے سید ابوسعید حاکم سبتہ کو عبدالمؤمن کے بیٹے کے عہد کے ساتھ اس کی طرف بھیجا اور لمتونی مراکش چلے گئے اور سید ابوسعید نے مریہ شہر سے جنگ کی یہاں تک کہ اس نے وہاں کے تمام نصاریٰ کو امان دے دی اور جب ابن مردنیش نے جو شرق اندلس کا باغی تھا۔ انہیں مدد دی اور حاشیہ بھی ان کا ساتھ دیتا تھا۔ تو اس کے بعد وزیر ابوحفص بن عطیہ اس کام کے لئے وہاں آیا اور سب کے سب مدافعت سے عاجز آ گئے۔ پھر ۵۵۱ھ میں اشبیلیہ کے شیوخ عبدالمؤمن کے پاس گئے اور اسے رغبت دلائی کہ وہ اپنے کسی بیٹے کو ان پر حکمران بنا دے۔ تو اس نے اپنے بیٹے سید ابویعقوب کو اشبیلیہ کا حاکم مقرر کر دیا اور اس کی حکومت کا آغاز علی بن وکاش کے مقابلہ کے ساتھ ہوا جو طبیرہ کا باغی تھا اور اس کے ساتھ اس کا وزیر ابوحفص بن عطیہ بھی تھا۔ یہاں تک کہ اس نے اطاعت اختیار کر لی۔ پھر وہ مکمل بن وزیر اور ابن قسی پر غالب آ گیا اور اس نے ۵۵۲ھ میں تاشفین لمتونی کو مطلع کر کے برطرف کر دیا اور مشیخین کو وہاں ۵ ماہ رہنے میں ابن قسی بھی تھا اور فتح کی تکمیل ہو گئی اور سید ابویعقوب اشبیلیہ کی طرف واپس آ گیا اور ابوحفص بن عطیہ مراکش کی طرف لوٹ آیا اور وزیر پر مصیبت آئی اور قتل ہوا اور اس کے بعد عبدالمؤمن

نے [illegible] پر قائم رہا۔

افریقہ کی بغاوت جب [illegible]

شرق اندلس کے باغی ابن مردنیش کے حالات [illegible]

میں ولی عہدی کے لئے اور اس کے بھائی محمد سے حکومت لینے کے لئے سرگرم پایا گیا۔ پس وہ معزول کیا گیا اور جب اس کا بھائی خلیفہ عبدالمومن جہاد کے لئے اٹھا تو وہ اس کی رکاب میں جہاد کے لیے نکلا اور اسی سال کے جمادی الآخرہ میں موت نے اسے آ لیا اور تملل میں مہدی کے پہلو میں دفن ہوا۔ واللہ اعلم۔

خلیفہ یوسف بن عبدالمومن کی حکومت جب عبدالمومن فوت ہو گیا تو سید ابو حفص نے تمام موحدین کے اتفاق اور خاص طور پر شیخ ابو حفص کی رضامندی سے اپنے بھائی ابو یعقوب کے لئے لوگوں سے بیعت لی اور اس کی وزارت کے رتبہ کو سب سے فائق ہو گیا اور وہ مراکش کی طرف واپس آ گئے اور ابو حفص اپنے بھائی عبدالمومن کا بھی وزیر تھا اور اس نے اس کو عبدالسلام کومی کی مصیبت کے وقت وزیر بنایا تھا۔ پس اس نے اسے [illegible] میں [illegible] قتل کیا اور ابو العلی بن جامع اس کے بعد عبدالمومن کی وفات تک وزارت کے معاملات میں متصرف تھا۔ پس ابو حفص نے اپنے بھائی یعقوب کے لئے بیعت لی پھر عبدالمومن کی وفات کے بعد اس کا بیٹا سید ابو الحسن [illegible] بھی فوت ہو گیا اور وہ [illegible] سید ابو محمد [illegible] کی طرف جاتے ہوئے ابھی اپنے راستے ہی میں تھا۔ پھر ابو یعقوب نے ۵۶۰ھ میں سید ابو سعید کو غرناطہ سے ہٹا دیا پس وہ وہاں اور سید ابو حفص [illegible] پھر خلیفہ ابو یعقوب کو اطلاع ملی کہ [illegible] نے اندلس میں ابن مردنیش سے قرطبہ پر غلبہ پا لیا ہے۔ تو اس نے ابو سعید کے ساتھ اپنے بھائی ابو حفص کو موحدین کی فوج کے ساتھ اندلس کی طرف بھیجا۔ پس اس نے سمندر کو پار کیا اور ابن مردنیش کا قصد کیا اور اس نے بھی اپنی فوج اور اپنے عیسائی مددگاروں کو اکٹھا کر لیا اور موحدین کی فوج نے فحص مرسیہ میں ان سے جنگ کی اور ابن مردنیش اور اس کے اصحاب شکست کھا گئے اور وہ منتشر ہو کر مرسیہ کی طرف بھاگ گیا اور موحدین نے وہاں پر اس سے جنگ کی اور اس کے قلعوں پر قبضہ کر لیا اور سید ابو حفص اور اس کا بھائی ابو سعید ۵۶۲ھ میں مراکش کی طرف لوٹ آئے اور ابن مردنیش کے متعلق آپ کی خبر ختم ہو گئی اور خلیفہ نے بجایہ پر اپنے بھائی سید ابو زکریا اور تلمسان پر شیخ ابو عبداللہ بن [illegible] کو حاکم مقرر کیا پھر اس سے حکومت لے کر اپنے بھائی سید ابو ابراہیم کو دے دی اور شیخ ابو عبداللہ کو اس کی وزارت پر مقرر کیا اور قرطبہ پر اپنے بھائی سید ابو اسحاق کو اور غرناطہ پر سید ابو سعید کو حاکم مقرر کیا۔ پھر موحدین نے مکتوبات میں علامات کے مقام پر خلیفہ کی تحریر [illegible] اور انہوں نے امام مہدی کی تحریر کو اختیار کر لیا اور ان کی حکومت کے آخر تک [illegible] کی علامت رہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

غمارہ کا فتنہ جب ۵۶۲ھ میں جبال غمارہ میں فتنہ پیدا ہوا جس [illegible] ہوا اور [illegible] تو امیر یعقوب نے جبال غمارہ کی طرف [illegible] کیا اور [illegible] صنہاجہ نے اس سے [illegible]۔ پس امیر ابو یعقوب نے موحدین کی فوجوں کو شیخ ابو حفص کی نگرانی کے لیے بھیجا پھر غمارہ [illegible] کا قصد کیا تو وہ [illegible] ان کے مقابلہ میں گئے اور ان پر حملہ کر دیا اور ان کی بیخ کنی کر دی اور سبع بن منغفاد قتل ہو گیا اور ان کی بیماری کا قلع قمع ہو گیا اور اس نے اپنے بھائی سید ابو الحسن کو سبتہ اور باقی ماندہ علاقوں پر حاکم مقرر کیا اور ۵۶۳ھ میں موحدین نے تجدید بیعت اور امیر المومنین کے لقب پر اجتماع کیا اور اس نے افریقہ [illegible] کی دعوت اور ترغیب دی اور اس نے [illegible] انہیں ایک قصیدہ اور رسالہ لکھا۔ جو لوگوں کے درمیان مشہور و معروف ہے اور جب خلیفہ ابو یعقوب کے لئے [illegible] کی حکومت منظم ہو گئی اور اس نے اپنی نظر اندلس اور [illegible]:

کی طرف بھیجا اور اسے ابن ہمشک کی خیانت کا بھی علم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے غرناطہ پر دوبارہ قبضہ کے قابل اور پھر جلد ہی اس نے قلعہ میں جو بطلیوس شہر میں تھا اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ پس اس نے شیخ ابو حفص کو موحدین کی فوج کے ساتھ بھیجا اور ۵۶۰ھ میں بطلیوس کو اس محاصرہ سے بچانے کے لئے گئے اور جب وہ اشبیلیہ پہنچا تو اسے اطلاع ملی کہ موحدین اور بطلیوس نے اس ابن الرنک کو شکست دے دی ہے جس نے ابن ادفونش کی اعانت سے ان کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور کہ ابن الرنک ان کے قبضہ میں آ گیا ہے وہ قید ہو گیا اور بعض اس کے قلعے چھین لیے ہیں۔ پس شیخ ابو حفص نے قرطبہ جانے کا قصد کیا اور ابراہیم بن ہمشک نے جیان سے انہیں اپنی اطاعت اور ابن مردنیش سے علیحدگی اختیار کر لینے اور ان کی طرف آ جانے کی اطلاع بھیجی کیونکہ ان کے درمیان تعلقات اور قرابت بہت تھی اور ابن مردنیش نے اس کے ساتھ جنگ کرنے پر اصرار کیا اور بار بار اس سے جنگ کی تو اس نے شیخ ابو حفص کو اپنی اطاعت کے متعلق خط بھیج دیا۔ شیخ ابو حفص اس وقت موحدین کی فوجوں کے ساتھ تھا پس وہ ۵۶۵ھ میں مراکش سے نکلا اور اس کے ساتھ اس کا بھائی سید ابو سعید بھی تھا اور اشبیلیہ پہنچ گیا اور اس نے اپنے بھائی ابو سعید بطلیوس کی طرف بھیجا اور اس نے طاقیہ کو فتح کر لیا اور واپس لوٹ آیا اور یہ سب مرسیہ کی طرف چلے گئے اور ابن ہمشک بھی ان کے ساتھ تھا اور انہوں نے ابن مردنیش کا محاصرہ کر لیا اور ابن ہمشک نے موحدین کی اطاعت پر مقرر کر دیا۔ پھر سید ابو حفص نے مرسیہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر ہلال نے شہر کو فتح کر لیا اور اس کے بعد ابو محمد بن مردنیش نے ۵۶۷ھ میں جا کر اطاعت کر لی۔ جس سے اس کا ایک بیٹا فوت ہو گیا اور مراکش میں خلیفہ کو اطلاع پہنچی تو اس نے اپنی افریقہ سے آ کر بجایہ اور سید ابو عمران حاکم تلمسان کی صحبت میں عربوں کی جماعتیں آ گئیں اور ان کے پاس سے آئے تو ان کا دن تھا پس وہاں کا اور ان کی باقی فوجوں کو ملا اور اندلس کی طرف گیا اور مراکش پر اپنے بھائی سید ابو عمران کو اپنا جانشین بنایا۔ اور ۵۶۷ھ میں قرطبہ میں اترا پھر اس کے بعد اشبیلیہ چلا گیا جہاں اسے سید ابو حفص اپنی جنگ سے واپس آتے ہوئے ملا اور جب ابن مردنیش کا محاصرہ طویل ہو گیا تو اسے شکست پہنچی تو اس نے ان پر حملہ کر دیا اور اس کے بھائی ابو الحجاج نے بیعت کی اور وہ اس سال کے رجب میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا ہلال اطاعت میں داخل ہو گیا اور سید ابو حفص نے مرسیہ کی طرف جلدی کی اور اس پر قابض ہو گیا اور ہلال اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکلا اور اس نے اسے خلیفہ کی طرف اشبیلیہ بھیج دیا۔ پھر خلیفہ جنگ کرتے ہوئے ادفونش کی طرف چلا گیا اور وبذہ میں کئی دن جنگ کرتا رہا اور وہاں سے مرسیہ چلا گیا پھر ۵۶۸ھ میں اشبیلیہ واپس لوٹ آیا۔ اور ہلال بن مردنیش کو اپنے ساتھ رکھا اور اس کی بیٹی سے رشتہ کیا اور اپنے بھائیوں کو مرتبہ و جلیل کا حاکم بنایا اور اپنے بھائی سید ابو سعید کو غرناطہ کا حاکم مقرر کیا پھر اسے اطلاع ملی کہ دشمن اس کے ساتھ دشمن مسلمانوں کے علاقے کی طرف نکلا ہے۔ پس وہ وہاں سے جنگ کرنے کے لئے نکلا اور قلعہ رباح کی جانب میں ان پر حملہ کر دیا اور ان میں خوب خونریزی کی اور اشبیلیہ کی طرف لوٹ آیا اور حصن بطلوس کی تعمیر کا حکم دیا تا کہ اس کی حدود محفوظ رہیں۔ یہ قلعہ ابو الحجاج کی جنگ کے وقت جو گر چکا تھا ابن ہلال کے ساتھ ہو گئی۔ غرض ابن محمد اور اس کے بھائی عبداللہ کے بعد سے آباد تھا۔ یہ دونوں بنی ہاشم کے امراء میں سے تھے۔ پھر ابن ادفونش نے بغاوت کر کے بلاد مسلمین پر غارت گری کی۔ پس خلیفہ نے فوج کو اکٹھا کیا اور سید ابو حفص کو اس کی طرف بھیجا۔ تو اس نے اس کے گھر کے صحن میں اس سے جنگ کی اور اسے شکست دے کر فتح

کر لیا اور وہ جیت گئی اس کی فوج کو شکست دی پھر خلیفہ ۵۸۶ھ میں اشبیلیہ سے مراکش واپس آیا اور قرطبہ پر اپنے بھائی حسن کو اور اشبیلیہ پر اپنے بھائی علی کو حاکم مقرر کیا اور مراکش میں طاعون پھوٹ پڑا اور سادات میں سے ابو عمران ابو زکریا اور ابو سعید فوت ہو گئے اور شیخ ابو حفص قرطبہ سے آیا تو وہ راستے ہی میں فوت ہو گیا اور سلا میں دفن ہوا اور خلیفہ نے اپنے دونوں بھائیوں ابو علی اور ابو الحسن کو بلایا اور ابو علی کو سجلماسہ کی امارت دی اور ابو الحسن قرطبہ کی طرف لوٹ گیا اور اس نے اپنے بھائی سید ابو حفص کے بیٹے ابو علی کو غرناطہ اور ابو محمد عبداللہ کو مالقہ کی امارت دی اور ۵۸۲ھ میں اس نے بنی جامع کی اولاد پر غصہ کیا اور انہیں ماردہ کی طرف جلاوطن کر دیا اور ۵۸۳ھ میں اس نے قاسم بن محمد بن مرزنیش کو اپنے بحری بیڑے کا افسر مقرر کیا اور اسے جنگ کے لئے اشبونہ بھیجا۔ پس اس نے غنیمت حاصل کی اور واپسی کی اور اسی سال میں اس کے بھائی سید وزیر ابو حفص کی جہاد میں وفات ہوئی اور اس نے دشمن کے قتل کرنے میں عبداللہ سے کام لیا اور اس کے بیٹے اندلس سے آئے اور خلیفہ کو طاغیہ کی بغاوت کی خبر دی اور اس نے جہاد کا عزم کر لیا اور افریقہ کے عربوں سے جہاد کی استدعا کرنے لگا۔

قفصہ کی بغاوت اور اس کے رجوع کے حالات: علی بن المعز جو طویل کے نام سے معروف تھا بنی الرند کی دولت میں سے تھا جو قفصہ کے بادشاہ تھے اور جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔ اس نے ۵۷۵ھ میں بغاوت کر دی اور خلیفہ کو اس کی اطلاع پہنچی۔ تو وہ مراکش سے تیزی کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کو آیا اور بجایہ کی طرف چلا گیا اور اس کے پاس علی بن المعتصم باقی رہ گیا۔ جسے عبدالمومن نے قفصہ سے برطرف کر دیا تھا اور وہ مسلسل اپنے بعض رشتہ داروں سے رابطہ کئے رہا اور عربوں کو جو وہاں پر موجود تھا کا طلب کرتا رہا۔ پس اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کے پاس بنی جلیل کے گروہ کی تعداد بہت تھی۔ پس جو کچھ اس کے قبضہ میں تھا اس نے اس سے چھین لیا اور قفصہ کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں قیام پذیر ہو گیا اور اس کے پاس ریاحی عربوں کے سردار طاعت کے لئے آئے تو اس نے انہیں قتل کر دیا اور وہ مسلسل قفصہ کا محاصرہ کئے رہا۔ یہاں تک کہ علی بن المعز دستبردار ہو گیا اور تونس واپس لوٹ آیا اور اس نے عربوں کی فوج کو بھیجا اور افریقہ اور الزاب پر اپنے بھائی سید ابو علی کو اور بجایہ پر سید ابو موسیٰ کو حاکم مقرر کیا اور الحضرۃ کی طرف واپس لوٹ آیا۔

بار بار جہاد کرنا: اور جب وہ ۵۸۳ھ میں قفصہ کی فتح سے واپس آیا تو اس کا بھائی ابو اسحاق اشبیلیہ سے اور سید ابو عبدالرحمن یعقوب مرسیہ سے اور تمام موحدین اور اندلس کے رؤسا وہاں پر [illegible] کی تہمت لگاتے ہوئے اس کے پاس گئے۔ پس اس نے ان سے حسن سلوک کیا۔ اور وہ اپنے اپنے شہروں کو واپس لوٹ گئے اور اسے یہ اطلاع ملی کہ محمد بن یوسف بن وانودین اشبیلیہ سے موحدین کے ساتھ دشمن کے علاقے میں گیا ہے۔ پس اس نے باجہ و شنترین سے جنگ کی اور اس کے اردگرد شکست میں حاضر کیا اور اس کے بعض قلعوں کو فتح کیا اور اشبیلیہ کی طرف لوٹ آیا اور سمندر میں اہل اشبونہ کے بحری بیڑے سے ان کی جنگ ہوئی اور انہوں نے ان کو شکست دی اور غنیمت اور قیدیوں کے ساتھ ان کی جاگیروں پر بھی قبضہ کر لیا۔ پھر اسے اطلاع ملی کہ اذفونش ابن شانجہ نے قرطبہ سے جنگ کی ہے اور مالقہ رندہ اور غرناطہ کے اطراف میں غارت گری کی ہے۔ پھر وہ ۵۸۴ھ میں اشتر اور شلب کے قلعے پر قبضہ کر لیا اور وہاں پر نصاریٰ کو آباد کر دیا اور واپس لوٹ آیا۔ پس سید ابو اسحاق باقی۔ ہمراہ لوگوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکلا اور قلعے سے چالیس روز تک جنگ کی اور پھر اسے اطلاع ملی کہ اذفونش نے

طلیطلہ سے اس کی مدد کے لئے بغاوت کر رہی ہے۔ تو وہ واپس لوٹ آیا اور محمد بن یوسف بن واندودین موحدین کی فوج کے ساتھ اشبیلیہ سے نکلا۔ اور بطلیوس سے جنگ کی اور وہاں کے باشندے اس کے مقابلہ میں نکلے تو اس نے ان پر حملہ کر دیا اور فتح تام کے ساتھ واپس لوٹ آیا پھر خلیفہ ابو یعقوب نے دوبارہ جہاد کرنے کا عزم کیا اور اندلس پر اپنے بیٹوں کو حاکم مقرر کیا اور انہیں فوج اکٹھی کرنے کے لئے آگے بھیجا۔ پس اس نے اپنے بیٹے سید ابو زید الحضر صاحب اور سید ابو عبداللہ کو بالترتیب غرناطہ اور مرسیہ پر حاکم مقرر کیا اور ۵۷۹ھ میں تیزی کے ساتھ سلا پر حملہ کرنے گیا اور وہاں اسے ابو محمد بن ابی اسحاق بن جامع افریقہ سے عربوں کی فوج کے ساتھ آ کر ملا اور یہ فاس کی طرف گیا اور اپنی ہراول فوج میں جماعت تمکیل اور عرب فوج کو بھیجا اور صفر ۵۸۰ھ میں سبتہ سے سمندر کو پار کر کے جبل فتح میں اترا اور اشبیلیہ کی طرف گیا جہاں اسے اندلس کی فوج ملی اور اس نے محمد بن وزیرین سے ناراض ہو کر اسے حصن عاقل کی طرف جلاوطن کر دیا اور جنگ کرتا ہوا شنترین کی طرف چلا گیا اور کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر اس کے محاصرے کو چھوڑ دیا اور اس کے محاصرے کو چھوڑنے کے روز لوگ جانے لگے اور نصاریٰ قلعے سے باہر نکل آئے تو انہوں نے خلیفہ کو بغیر کسی تیاری کے دیکھ لیا تو اس نے اور اس کے ساتھیوں نے جو اس کے پاس موجود تھے جہاد کا ارادہ کیا اور شدید جنگ کے بعد واپس آ گئے اور اسی روز خلیفہ ہلاک ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ اسے جنگ کی شدت میں تیر لگا اور بعض کہتے ہیں کہ اسے ایک بیماری نے آ لیا جس کی وجہ سے وہ فوت ہو گیا اور جب خلیفہ ابو یعقوب قلعہ شنترین میں فوت ہو گیا۔ تو اس کے بیٹے یعقوب کی بیعت ہوئی اور وہ لوگوں کے ساتھ اشبیلیہ واپس آیا اور بیعت کی تکمیل کی اور شیخ ابو محمد عبدالواحد بن ابی حفص کو وزیر بنایا اور لوگ اس کے بھائی سید یحییٰ کے ساتھ جنگ کے لئے نکلے پس اس نے بعض قلعوں پر قبضہ کر لیا اور کفار کے شہروں میں خوب خونریزی کی پھر سمندر پار کر کے الخضرہ چلا گیا اور قصر مصمودہ میں اسے سید ابو زکریا بن سید ابو حفص زعیم کے مشائخ کے ہمراہ تلمسان سے آتے ہوئے ملا اور مراکش چلا گیا اور وہاں پر اس نے بری باتوں کو دور کیا اور عدل و انصاف پھیلایا اور احکام کی نشر و اشاعت کی اور یہ شان [illegible] کی حکومت میں پہلی نئی بات تھی۔

شان ابن غانیہ کے حالات: جب دشمن نے جزیرہ میورقہ پر غلبہ پا لیا اور اس کا والی ہلاک ہو گیا۔ تو یوسف بن تاشفین مبشر مجاہد کے ساتھیوں میں سے تھا اور میورقہ کے باشندے بغیر سردار کے باقی رہ گئے تھے اور مبشر نے اس کی طرف رداخواد کو بھیجا۔ حالانکہ دشمن اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ پس جب دشمن نے میورقہ پر قبضہ کر لیا اور اسے لوٹا اور جلایا اور برباد کر دیا تو اس نے علی بن یوسف کو اس کا والی بنا کر بھیجا اور محمد بن ابی بکر جو لمتونہ کے جوانوں میں سے تھا اس کے ساتھ اپنی فوج میں سے پانچ سو سواروں کو بھیجا۔ پس اس کی تخصیص نے انہیں خوفزدہ کر دیا اور اس نے انہیں سمندر سے دور ایک اور شہر تعمیر کرنے کی رغبت دلائی تو انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ تو اس نے ان کے لیڈر کو قتل کر دیا تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے قید کر لیا اور اسے علی بن یوسف کے پاس لے گئے۔ تو اس نے ان کو اس سے نجات دی اور محمد بن علی بن یحییٰ کو ان کا حاکم بنایا۔ مسوفی جو ابن غانیہ کے نام سے مشہور تھا اور اس کا بھائی یحییٰ غرب اندلس کا حکمران تھا اور اشبیلیہ میں آیا ہوا تھا۔ اس نے اس کے بھائی کو قرطبہ کا عامل مقرر کیا۔ پس علی بن یوسف نے اسے حکم دیتے ہوئے لکھا کہ وہ اپنے بھائی محمد کو میورقہ کی حکومت دے دے پس وہ قرطبہ سے میورقہ کی طرف کوچ کر گیا اور اس کے ساتھ اس کے بیٹے عبداللہ، اسحاق، علی، زبیر، ابراہیم

اور طلحہ بھی تھے اور عبداللہ اور اسحاق اپنے چچا یحییٰ کی تربیت و کفالت میں تھے اور اس نے ان دونوں کو اپنا متبنیٰ بنا لیا اور جب محمد بن علی بن غانیہ میورقہ پہنچا تو علی زوراتور نے اسے پکڑ لیا اور اسے پابجولاں کر کے مراکش بھیج دیا اور دس سال تک اسی حالت میں رہا اور یحییٰ بن غانیہ فوت ہو گیا اور عبداللہ نے اپنے بھائی محمد کے بیٹے کو منورقہ اور اس کے بھائی اسحاق بن محمد کو قرمات پر حاکم مقرر کیا پھر علی فوت ہو گیا اور لمتونہ کی حکومت کمزور ہو گئی اور ان پر موحدین غالب آ گئے۔ پس محمد نے اپنے بیٹوں عبداللہ اور اسحاق کو بھیجا اور وہ دونوں جزیرے میں اس کے پاس پہنچ گئے اور لمتونہ کی حکومت ختم ہو گئی پھر محمد نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی تو اس کے بھائی اسحاق نے اس سے حسد کیا اور ایک جنگجو جماعت کو اس کے قتل کرنے کے لئے داخل کر دیا۔ پس انہوں نے اسے اور اس کے باپ محمد کو قتل کر دیا پھر انہوں نے اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ تو اس نے ان پر تہمت لگائی اور امیر الحرلب بن میمون نے ان کو ان کے گھروں میں اکٹھا کرنے کے لئے مداخلت کی اور ۵۶۰ھ میں انہیں قتل کر دیا اور وہ میورقہ کا امیر بن گیا اور سب سے پہلے بالیہ اور القراسہ کی طرف متوجہ ہوا اور لوگ اس کی بحری عادت سے تنگ آ گئے لب بن میمون اس کے پاس سے موحدین کی طرف بھاگ گیا پھر آخر میں جنگ کی طرف لوٹ آیا اور وہ خلیفہ ابو یعقوب کی طرف قیدیوں اور تحفوں کو بھیجا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی فرمانبرداری سے قبل ۵۸۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے چھوڑے محمد، علی، یحییٰ، عبداللہ، غیر، تاشفین، طلحہ، عمر، یوسف اور حسین۔ پس اس نے اپنے بیٹے محمد کو حاکم مقرر کیا اور خلیفہ ابو یعقوب کی طرف اس کی اطاعت کے لئے بھیجا اور اس نے علی بن الروبرتیر کو اس کی آزمائش کے لئے بھیجا اور اس نے اس کی وعدہ خلافی کو محسوس کر لیا پس انہوں نے اسے تبدیل کر دیا اور گرفتار کر لیا اور ان میں سے علی کو ان کا امیر بنا دیا اور انہیں خلیفہ کی وفات اور اس کے بیٹے منصور کی حکومت کی خبر پہنچی تو انہوں نے ابن الروبرتیر کو گرفتار کر لیا اور وہاں سے بحری بیڑے میں سوار ہو کر بجایہ کی طرف چلے گئے اور اس نے اپنے بھائی طلحہ کو میورقہ کا حاکم مقرر کیا اور اپنے بحری بیڑے کے ساتھ رات کو غفلت کے وقت بجایہ آیا۔ جہاں سید ابو ربیع بن عبداللہ بن عبدالمومن حکمران تھا۔ پس الجدول نے ۵۸۱ھ میں اس پر قبضہ کر لیا اور سید ابو ربیع اور سید ابو موسیٰ عمران بن عبدالمومن حاکم افریقہ کو گرفتار کر لیا اور اس نے اپنے بھائی یحییٰ کو بجایہ کا حاکم مقرر کیا اور خود الجزائر کی طرف بڑھ گیا اور اسے فتح کر لیا اور یحییٰ نے اس پر اپنے بھائی طلحہ کے بیٹے کو حاکم مقرر کیا پھر وہ ملیانہ کی طرف گیا اور اس پر بدر بن عائشہ کو حاکم مقرر کیا۔ پھر قلعہ کی طرف گیا پھر قسنطینیہ کی طرف گیا اور اس سے جنگ کی اور منصور کو جنگ سے واپسی پر سبتہ میں آ کر خبر ملی تو اس نے اپنے چچا ابو حفص کے بیٹے ابو زید کو بھیجا اور ابن غانیہ سے جنگ کرنے پر افسر مقرر کیا اور محمد بن ابو اسحاق بن جامع کو بحری بیڑوں کا افسر مقرر کیا اور سید ابو زید تلمسان پہنچا اور اس کا بھائی سید ابو الحسن ان دنوں وہاں والی تھا اور اس نے اس کی مضبوطی میں بڑی ژرف نگاہی سے کام لیا۔ پھر اہل فوج کے ساتھ تلمسان سے کوچ کر گیا اور رعیت کو معافی دینے کا اعلان کر دیا۔ پس اہل ملیانہ نے ابن عائشہ پر حملہ کر کے اسے نکال دیا اور بحری بیڑوں نے الجزائر کی طرف سبقت کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور یحییٰ بن طلحہ کو گرفتار کر لیا اور بدر بن عائشہ کو ام العلو سے لایا گیا اور ان سب کو شلف میں قتل کر دیا گیا اور احمد الصقلی اپنے بحری بیڑے کے ساتھ بجایہ کی طرف بڑھا اور اس پر قبضہ کر لیا اور یحییٰ بن غانیہ اپنے بھائی علی کو قسنطینیہ کے محاصرہ میں اس کی کمک پر جا ملا۔ پس اس نے محاصرہ کو چھوڑ دیا اور سید ابو زید بکلات لایا

اور سید ابو موسیٰ کو اس کی قید سے الگ کیا اور وہ [illegible] سے وہاں آیا اور پھر دشمن کی تلاش میں چلا گیا اور قسنطینہ کو چھوڑ کر صحرا کی طرف نکل گیا اور موحدین نے مقرہ تک اس کے میدان اور نقاوس تک اس کا پیچھا کیا اور پھر بجایہ کی طرف واپس آ گئے اور سید ابو زید بجایہ میں مقیم ہو گیا اور علی بن غانیہ نے قفصہ کا قصد کیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور توزر سے جنگ کی مگر اسے فتح نہ کر سکا اور طرابلس چلا گیا اور قراقش [illegible] ابن غانیہ کی مدد [illegible] سے نکل کر بعض عرب قبیلوں میں چلا گیا اور اس نے اشیر پر قبضہ پا لیا اور سید ابو زید نے اس کی طرف اپنے بیٹے ابو حفص عمر کو بھیجا اور اس کے ساتھ تمیم بن [illegible] بھی تھا۔ پس وہ ان پر ٹوٹ پڑے اور اس نے ان کے ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا اور غزی قتل ہو گیا اور اس کا سر بجایہ لا کر نصب کر دیا گیا اور اس کا بھائی عبداللہ بھی اسے جا ملا اور [illegible] نے بجایہ سے [illegible] کیونکہ ان پر اتہام تھا کہ وہ ابن غانیہ کے معاملے میں شامل ہیں اور خلیفہ نے سید ابو زید کو بجایہ سے بلایا اور اس کی جگہ اس کے بھائی سید ابو عبداللہ کو حاکم مقرر کیا اور المنصور [illegible] کی طرف آیا اور اس اثناء میں یہ خبر ملی کہ ابن الربرتیر نے [illegible] پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کے واقعات میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ امیر یوسف بن عبدالمومن نے [illegible] بنی غانیہ کو اپنی اطاعت کی طرف بلانے کے لئے میورقہ بھیجا۔ کیونکہ ان کی بھائی قرابت سے اس غرض [illegible] کیا تھا۔ پس جب ابن الربرتیر ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے ان کے بھائی محمد کے ہاتھ سے اس کی حکومت [illegible] لے کر دیا اور اکٹھے ہو کر اسے گرفتار کر لیا اور علی بن الربرتیر اپنے [illegible] میں لیا ہوا تھا اور ان کے بھی [illegible] نے اس کی قید سے رہائی دلانے کے لئے اطاعت کی کہ وہ ان کے اہل و عیال سمیت ان کے علاقے تک ان کو [illegible] پس نے ان کی مراد کو پورا کر دیا اور وہ [illegible] چلا گیا اور محمد بن اسحاق کو اس کی قید کی جگہ سے چھڑا لیا اور سب کے سب [illegible] آ پہنچے گئے اور علی بن غانیہ کو جب اس میں اطلاع ملی تو اس نے اپنے بھائی عبداللہ [illegible] کی طرف بھیجا اور وہاں سے سوار ہو کر میورقہ گیا اور اس کی [illegible] بستی میں [illegible] اس پر قابض ہو گیا اور اس نے افریقہ میں فتنہ کی آگ بھڑکا دی اور علی بن غانیہ واپس بجایہ پر آیا اور اس نے وہاں کے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا اور اس کے قبضہ کی خبر قابس پہنچی تو منصور نے مراکش سے اس کا پیچھا لیا اور فاس پہنچ گیا اور وہاں سے [illegible] کی طرف چلا گیا۔ پھر [illegible] کی طرف تونس گیا اور ابن غانیہ کے پاس جو اعراب [illegible] تھے ان کو اس نے جمع کیا اور اس کے مددگار طرابلس سے قراقش الغزی بھی آ گیا۔ پس منصور ان کی طرف سید ابو یوسف بن سید ابو حفص کی نگرانی کے لئے اپنی فوج بھیجی اور اس نے ان کے ساتھ عمرہ میں جنگ کی اور موحدین کی فوج منتشر ہو گئی اور علی بن الربرتیر اور ابو علی بن یغمور کے قتل ہونے سے جنگ ختم ہو گئی اور وزیر عمر بن [illegible] گم ہو گیا اور وہ [illegible] قفصہ پہنچ گیا اور [illegible] نے وہاں پر خوب خونریزی کی اور باقی لوگ تونس کی طرف بھاگ کر جان بچائی اور منصور اس حال میں اس [illegible] کی تلافی کے لئے نکلا اور قیروان میں اترا اور جلدی سے [illegible] کی طرف گیا پس [illegible] نے آپس میں مشورہ لیا اور آگے بڑھے اور ابن غانیہ اور اس کی قوم کو شکست ہوئی اور وہ جان بچا کر جنگ سے بھاگا اور اس کے ساتھ اس کا دوست قراقش بھی تھا اور اس نے ان میں سے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا پس منصور نے قابس پر حملہ کیا اور اسے فتح کر لیا اور ابن غانیہ [illegible] جو وہاں پر موجود تھے انہیں [illegible] توزر کی طرف لے گیا اور پھر اس نے توزر کی طرف رخ کیا اور اسے بھی فتح کر لیا اور جو لوگ وہاں موجود تھے انہیں قتل کر دیا پھر قفصہ کی

طرف آیا اور ان ہی دنوں اس سے جنگ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور اس نے اہل شہر کو امان دے دی اور قرقش کے اصحاب کو جلاوطن کر دیا اور بقیہ موحدین اور ان کے ساتھ جو قوت تھی۔ سب قتل ہو گئے اور اس نے بنی توجین کو گرفتار کر لیا اور تونس کی طرف واپس آ گیا اور بجایہ کے پاس سے گزرا اور تاہرت کے راستے پر چلا گیا اور بنی توجین کا امیر ابن منذیر تلمسان کی طرف اس کا ہمرکاب تھا۔ پس اس نے پیچھے سید ابو اسحاق کی کسی بات کی وجہ سے جو اس کے متعلق تھی اور اس نے اسے خبردار کر دیا تھا اسے تلمسان سے ایک طرف کر دیا۔ پھر وہ مراکش کی طرف چلا گیا اور رات خلاص کی تردد کے بعد سید ابو حفص والی مرسیہ جس کا لقب رشید تھا اور اس نے پیچھے سید ابو زید والی کو جب تمری کی جنگ کی اطلاع ملی تو انہوں نے خلافت پر حملہ کرنے کی نیت کر لی۔ پس جب وہ دونوں اس کے پاس مبارکباد دینے کے لئے آئے تو اس نے فوج کو ان کے گرفتار کرنے کا حکم دے دیا اور پھر ان دونوں کو قتل کر دیا اور سید ابو الحسن بن سید ابو حفص کو بجایہ کا حاکم مقرر کر دیا اور یحییٰ بن غانیہ نے قسنطینہ کا قصد کیا تو سید ابو الحسن نے بجایہ سے اس پر چڑھائی کی اور اسے شکست دی اور قسنطینہ میں داخل ہو گیا اور اس نے شہر کو لوٹ لیا اور چلا گیا اور وہاں کی مسجد کو گرا دیا اور رات بھر وہاں قتل کیا۔ پھر اس نے قسنطینہ کو کئی مرتبہ لیا اور وہاں سے مڑ کر بجایہ کی طرف آ کر اس کا محاصرہ کر لیا اور اس نے افریقہ میں بہت خرابی اور فساد پیدا کیا اور اس کے واقعات کو ان شاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

اس جہاد کے واقعات جب ناصر کو پتا چلا کہ ابن ادفونش بلنسیہ کے بہت سے قلعوں پر غالب آ گیا ہے تو اس بات نے اسے قلق و اضطراب میں ڈال دیا اور اس نے شیخ ابو محمد بن ابی حفص وغیرہ کو بلا کر اس سے جنگ کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ تو اس نے مشورہ دیا۔ پس وہ اس کے خلاف ہو گیا اور وہ فوج کے ساتھ نکل کر اشبیلیہ پہنچ گیا اور وہاں ٹھہر کر جنگ کے لئے تیار ہو گیا۔ پھر اشبیلیہ سے واپس آ کر اس نے بلاد ابن ادفونش کا قصد کیا اور رستے میں قلعہ شلبطرہ کو فتح کر لیا اور قلعہ روم میں طاغیہ سے جنگ کی۔ جہاں یوسف بن قادس مقیم تھا اور وہ اس کا محاصرہ کرنے لگے۔ پس اس نے جس سے دست برداری پر مصالحت کی اور اس نے ناصر کے پاس پہنچ کر اسے قتل کر دیا اور عقاب مقام پر جنگ کی تیاری کرنے لگا اور طاغیہ نے بھی اس کے لئے تیاری کر لی اور طاغیہ برشلونہ بھی اس کی مدد کے لئے اس کے پاس آ گیا اور مسلمانوں کی پسپائی ہوئی اور یہ معرکہ ۶۰۹ھ کے آخر میں ہوا اور مسلمان منتشر ہو گئے اور ناصر مراکش واپس پلٹ آیا اور ایک سال بعد شعبان میں فوت ہو گیا اور ابن ادفونش نے اپنے لشکر کے ساتھ اس سے پہلے جو قرطبہ کا حاکم تھا محاصرہ کر لیا۔ مگر وہ مصری مدد نے اور مسلمانوں کو شکست دے دی اور پھر وہ مسلمانوں کے علاقوں پر غارت گری کی کارروائی کے بعد اندلس واپس آ گئے۔ تو سید ابو زکریا بن ابی حفص بن عبدالمؤمن نے اشبیلیہ کے قریب ان سے جنگ کی اور انہیں شکست دی اور مسلمان وہاں سربلند ہو گئے اور مسلسل ان کی یہی حالت رہی۔ واللہ اعلم۔

ابن الفرس کی بغاوت عبدالرحیم بن عبدالرحمن بن الفرس الاندلسی اندلس میں علماء کے طبقے سے تعلق رکھتا تھا اور المہر کے نام سے معروف تھا۔ ایک روز وہ منصور کی مجلس میں آیا اور اس کی گفتگو سے وہ اپنی حکومت کے انجام کے متعلق ڈر گیا اور وہ مجلس سے باہر نکل کر رات تک روپوش رہا اور منصور کی وفات کے بعد جو کچھ دل میں تھا ظاہر کیا اور امامت کا دعویٰ کیا اور قحطانی

ہونے کا دعویٰ کر دیا اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک قحطان سے ایک آدمی نہ نکلے جو لوگوں کو اپنے عصا سے چلانے والا ہو اور زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہے اور اس کی طرف یہ شعر بھی منسوب کئے جاتے ہیں۔

> "عبد المومن بن علی کے بیٹوں سے کہہ دو کہ عظیم حادثہ کے وقوع کے لئے تیاری کریں۔ قحطان کا سردار اور وہ لوگ آ گیا ہے جو جہات کی انتہا تک پہنچنے والا اور فتوحات پر غالب آنے والا ہے اور لوگ اس کے عصا کے فرمانبردار ہیں اور وہ امر و نہی کے ساتھ ان کو چلانے والا ہے اور علم و فضل کا سمندر ہے اور انہوں نے اس کی حکومت کی طرف جلدی کی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا مددگار ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کام کرنے والا ہے"۔

مستنصر بن ناصر کی حکومت۔ جب محمد بن ناصر بن منصور فوت ہو گیا تو ۶۱۱ھ میں اس کے بیٹے یوسف کی بیعت ہوئی جس کی عمر سولہ سال تھی اور اس نے مستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا اور ابن جامع اور موحدین کے مشائخ نے اس پر غلبہ پا لیا اور اس کی حکومت کے زمانہ میں جب مستنصر کی [illegible] کی بیعت افریقہ سے ابو محمد بن شیخ ابو حفص کی بیعت میں تاخیر ہو گئی۔ پھر وزیر ابن جامع نے حیلہ بازی سے کام لیا اور اس نے عبد العزیز بن ابو زید کے اشتغال کے لئے یہ کام کیا۔ تو اس کی بیعت پہنچ گئی اور مستنصر جوانی کے تقاضوں کے مطابق تدبیر کرنے سے قاصر رہا اور اس نے اپنی حکومت کی سرداریوں پر سرداروں کو حاکم مقرر کیا۔ پس اس نے منصور کے بھائی سید ابو ابراہیم کو فاس کا حاکم مقرر کیا اور جس نے الظاہر کا لقب اختیار کیا اور وہ ابو المرتضیٰ تھا اور اشبیلیہ پر اپنے چچا سید ابو اسحاق احول کو حاکم مقرر کیا اور اذفونش نے ان قلعوں پر قبضہ کر لیا جنہیں موحدین نے چھین لیا تھا اور اس نے اندلس کے کئی لشکروں کو شکست دی اور اس کا ایلچی [illegible] کی طرف بھاگ گیا۔ پس ابن جامع نے اس سے صلح کرنے کی تدبیر کی۔ تو اس نے اس سے صلح کر لی۔ پھر اس نے ابن ابو زید بن یوجان کی وفات کے بعد ابن جامع کو وزارت سے ہٹا دیا اور ابو یحییٰ الحضرمی کو وزیر بنایا اور ابو علی بن اشرف کو اشتغال کا حاکم مقرر کیا پھر وہ ابن جامع سے راضی ہو گیا اور اسے دوبارہ وزیر بنا لیا اور ابو زید بن یوجان کو تلمسان کی حکومت سے معزول کر کے ابو سعید بن منصور کو وہاں کا حاکم مقرر کیا اور اس نے اسے مرسیہ کی طرف بھیج دیا۔ جسے وہاں قید کر لیا گیا اور منصور کے زمانے میں وہ [illegible] سے گزر رہا تھا یہاں تک کہ ۶۱۳ھ میں فاس کی جہات میں بنو مرین غالب آ گئے۔ پس سید ابو ابراہیم والی فاس موحدین کی فوج کے ساتھ ان کے مقابلہ میں گیا تو انہوں نے اسے شکست دی اور قید کر لیا۔ پھر انہوں نے اسے پہچان کر آزاد کر دیا۔ پھر حاکم افریقہ ابو محمد بن ابی حفص کی وفات کی خبر پہنچی تو اس نے منصور کے بھائی ابو العلیٰ کو افریقہ کا حاکم مقرر کیا جو اشبیلیہ کا والی تھا۔ پس اس نے اسے معزول کر دیا اور افریقہ پر [illegible] کو حاکم مقرر کیا۔ جو اشبیلیہ کا والی تھا۔ پھر اس نے اسے معزول کر دیا اور افریقہ پر ابو زید بن [illegible] کو حاکم مقرر کیا۔ جیسا کہ پہلے [illegible] اور جیسا کہ بنو حفص کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور وہ افریقہ کی طرف گیا اور فاس کی جانب سے عبیدیوں کا ایک آدمی نکلا جو عاضد کی طرف منسوب ہوتا تھا اور مہدی نام رکھتا تھا۔ پس منصور کے بھائی سید ابو ابراہیم نے فاس کی طرف اپنے مددگاروں کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لئے مال کو خرچ کیا۔ پس وہ اس کے خلاف ہو گئے اور اسے کھینچ کر اس کے پاس لے آئے اور وہ قتل ہو گیا اور ۶۱۹ھ میں مستنصر نے اپنے چچا ابو محمد کو جو عادل

کے نام سے معروف تھا مرسیہ کا حاکم مقرر کیا اور اسے غرناطہ سے معزول کر دیا اور مستنصر ۶۲۰ھ میں فوت ہو گیا اور معاملات نے پیچیدگی اختیار کر لی اور روایات مختلف ہیں جیسے لوگ بیان کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

منصور کے بھائی مخلوع کی حکومت کے حالات اور جب ۶۲۰ھ میں المستنصر بچپن میں فوت ہو گیا تو ابن جامع اور موحدین اکٹھے ہوئے اور انہوں نے منصور کے بھائی سید ابو محمد عبدالواحد کی بیعت کر لی پس اس نے حکومت سنبھال لی اور مال سے ابن اشرقی کے مطالبہ کرنے کا حکم دیا اور اس کے بھائی نے ابو العلاء کو افریقہ پر نئے سرے سے حکومت قائم کرنے کے لئے لکھا حالانکہ مستنصر نے اس کی معزولی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ پس اسے مرنے کے بعد اس کی وفات میں حکومت مل گئی اور اس کے بیٹے ابو زید مشتمر نے حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا۔ جیسا کہ ہم اس کا ذکر افریقہ کے حالات میں کریں گے اور مخلوع نے ابن یوجان کو رہا کر دیا کیونکہ اسے اپنے حکم کا نفاذ کیا۔ پس اس نے اسے رہا کر دیا پھر ابن جامع نے اسے اس بات سے روکا اور اس نے بھائی ابو اسحاق کو بحری بیڑے میں اسے میورقہ کی طرف جلاوطن کرنے کے لئے بھیجا جسے مستنصر نے اپنی وفات سے قبل بھیجا تھا اور مرسیہ کا والی ابو محمد عبداللہ بن منصور تھا اور ابن یوجان نے اسے حکومت پر حملہ کرنے کے لئے اکسایا اور اسے متنبہ کیا کہ اس نے منصور سے سنا ہے کہ اس نے ناصر کے بعد اس کے لئے خلافت کی وصیت کی ہے اور لوگ ابن جامع کو پسند نہیں کرتے تھے اور اندلس کے تمام والی منصور کے بیٹے تھے۔ پس اس نے اس بات کو غور سے سنا اور وہ اپنے چچا کی بیعت میں متردد تھا پس اس نے اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور اپنا نام عادل رکھا اور اس کے بھائیوں ابو العلیٰ حاکم قرطبہ ابو الحسن حاکم غرناطہ اور ابو موسیٰ حاکم مالقہ نے خفیہ طور پر اس کی بیعت کر لی اور ابو محمد بن ابی حفص بن عبدالمؤمن جو البیاسی کے نام سے معروف تھا اور جیان کا حاکم تھا۔ اسے مخلوع نے اپنے بھائی ابو یحییٰ بن ابی حفص کے حق میں معزول کر دیا تو اس نے بھی دوڑ کر عادل کی بیعت کر لی اور حاکم قرطبہ ابو العلیٰ کے ساتھ جو عادل کا بھائی تھا اشبیلیہ کی طرف چلا گیا۔ جہاں منصور کا بھائی عبدالعزیز اور مخلوع مقیم تھے۔ پس وہ ان کی دعوت میں شامل ہو گئے اور اسی طرح ان کے بھائی سید ابو زید بن ابو عبداللہ نے عادل کی بیعت کی اور مخلوع کی اطاعت سے وابستہ ہو گیا اور عادل مرسیہ سے نکل کر اشبیلیہ گیا اور وزیر ابن یوجان کے ساتھ اشبیلیہ میں داخل ہوا اور مراکش میں یہ اطلاع پہنچی تو موحدین نے مخلوع کے بارے میں اختلاف کیا اور ابن جامع کے معزول کرنے اور اسے ہسکورہ کی طرف جلاوطن کرنے میں جلدی کرنے لگے اور ہنتاتہ کی حکومت ابو زکریا یحییٰ بن ابو یحییٰ سید بن ابی حفص یا نے اور گدمیوہ کی حکومت یوسف بن علی نے سنبھال لی اور انہوں نے مخلوع کی بیعت سے پھر ابو اسحاق بن جامع کو عادل کی ... سے روکنے کے لئے بھیجا اور انہوں نے اسے دعوت دیتے وقت ابن جامع سے سرگوشی کی کہ وہ اس کے متعلق وہاں سے کوئی حیلہ کرے اور ابھی اس کا کام مکمل نہ ہوا تھا کہ وہ ربیع ۶۲۱ھ میں ایک خفیہ مکان میں قتل ہو گیا اور موحدین نے عادل کی بیعت کر لی۔ واللہ اعلم۔

عادل بن منصور کی حکومت کے حالات جب عادل کو موحدین کی بیعت اور ابو زکریا بن حفص کا مخلوع کے قتل کے متعلق پہنچی۔ تو اس نے البیاسی کی تبدیلی کے ساتھ اس کا موازنہ کیا۔ تو اس نے اس کی بغاوت کر کے اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور ظافر کا لقب اختیار کر لیا اور اپنے کام میں لگ گیا اور اس نے اپنے بھائی ابو العلیٰ کو اس کے محاصرہ کے لئے

[illegible] اور ان کے بعد ان کے اپنے بیٹے ابو سعید بن شیخ ابو حفص [illegible]
اندلس کے حالات [illegible] عادل کے خلاف ہو گئے اور اشبیلیہ اور مرسیہ پر نصاریٰ [illegible] بکثرت ہو گئی۔ حالانکہ [illegible] وہاں [illegible]
اور [illegible] قوموں نے [illegible] شکست [illegible] کے خلاف [illegible] کیا اور [illegible]
[illegible] بھائی [illegible] اندلس میں [illegible] اور نصاریٰ [illegible] غالب آ گئے [illegible]
اپنے بھائی ابو العلاء ادریس کو [illegible] مقرر کیا اور [illegible] کے علاقے میں تھا [illegible] شیخ ابو حفص [illegible] کے
پاس [illegible] سے کہا آپ کا کیا حال ہے تو [illegible] نے یہ شعر پڑھا

"[illegible]"

پس [illegible] افریقہ کا [illegible] مقرر [illegible] اپنے [illegible] کے متعلق [illegible]
[illegible] شیخ [illegible] کے متعلق اطلاع [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور انہوں نے [illegible] کے مقابلہ [illegible]
[illegible] عادل [illegible] ابن الشیخ ابی حفص [illegible]
[illegible] افریقہ [illegible] جھگڑا کیا تھا [illegible]
[illegible]
کرنے کے لئے اپنے قبائل کی طرف چلے گئے۔ [illegible]
[illegible] عادل [illegible]
میں گلا گھونٹ کر قتل ہو گئے۔

باب: ۲۹

مامون بن منصور

کی حکومت کے حالات اور یحییٰ بن ناصر کا اس کی مزاحمت کرنا

جب مامون کو پتہ چلا کہ موحدین مراکش نے اس کے بھائی کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اشبیلیہ میں اس کی حکومت زبوں حال ہو گئی ہے تو اس کی دعوت ہوئی اور اندلس کی اکثریت نے اسے قبول کر لیا اور بلنسیہ اور مشرقی اندلس کے حاکم سید ابو زید نے بھی بیعت کر لی اور اس سے قبل ہم بیان کر چکے ہیں کہ موحدین نے عادل کے خلاف بغاوت کر کے اسے محل میں قتل کر دیا اور اس کے بعد انہوں نے ناصر بن یعقوب کے بیٹے یحییٰ کی خفیہ طور پر بیعت کر لی اور اس نے حکومت کو بگاڑنے کے لئے کوشاں تھے اور انہیں مکناسہ میں داخل کر دیا اس وقت عرب مراکش پر غارت گری میں مشغول تھے اور اس نے موحدین کی فوجوں کو شکست دی اور ابو سعید کو ابن یوجان کے متعلق ایک تدبیر سمجھائی تو اس نے اسے اس کے گھر میں قتل کر دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ یحییٰ بن ناصر اپنی پناہ گاہ کی طرف چلا گیا پس موحدین نے عادل کو معزول کر دیا اور اپنی بیعت مامون کو بھیج دی اور اس میں حسن بن عبد اللہ الرتیلی اور سید ابو حفص بن ابی حفص نے بڑا کردار ادا کیا۔ پس یحییٰ بن ناصر اور ابن الشہید کو ان کے متعلق اطلاع ملی تو انہوں نے ۶۲۷ھ میں مراکش پر آ کر انہیں قتل کر دیا اور قائد وزیر اور ان کے علاوہ ابن محمد بن ابی زید بن یوجان اور حاکم سبتہ ابو موسیٰ بن منصور اور اس کے بھانجے بکم حجاب ابن الاطاعی نے مامون کی بیعت کر لی اور حاکم افریقہ بیعت کرنے سے باز رہا اور جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے اس بات کا سبب تیمر کا خود کو ترجیح دینا تھا اور یحییٰ بن ناصر کی دعوت پر افریقہ طلباء کے سوا اور کوئی قائم نہ رہا اور الیاسی نے قرطبہ پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر اس نے اشبیلیہ پر چڑھائی کی اور وہاں پر مامون اور طلحہ سے جنگ کی۔ اس کے بعد وہ قلعہ اور مسلمانوں کے دیگر قلعوں سے اس کے لئے دست بردار ہو گیا۔ پس مامون نے اشبیلیہ کے نواح میں انہیں شکست دی۔ پھر محمد بن یوسف بن ہود نے خروج کر کے مرسیہ پر قبضہ کر لیا اور جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔ اس نے مشرقی اندلس کے بہت سے حصے پر قبضہ کر لیا اور مامون نے اس پر چڑھائی کر کے اس کا محاصرہ کر لیا مگر اس پر فتح حاصل نہ کر سکا۔ اس لئے اشبیلیہ واپس آ گیا۔ پھر ۶۲۶ھ میں اہل مغرب کی استدعا پر مراکش کی طرف گیا اور انہوں نے اس کی طرف اپنی بیعتیں بھی بھیج دیں اور ہلال بن حمید نے

اسے پیغام بھیجا کہ خلفا کا امیر ات بناتا ہے اور طاغیہ نے نصاریٰ کی ایک فوج سے مدد طلب کی اور اس سے طے کیا کہ مامون اس کی جو شرائط قبول کرے گا۔ اس کے مطابق وہ اس سے معاملہ کرے گا اور وہ عدوہ کی طرف چلا گیا اور اہل اشبیلیہ نے اس عدوہ کی بیعت کرنے میں جلدی کی اور یحییٰ بن ناصر نے آگے روکا تو مامون نے اسے شکست دی اور اس کے ساتھ جو موحدین اور عرب تھے انہیں قتل کر دیا اور یحییٰ جبل ہنساتہ چلا گیا۔ پھر مامون الحضرۃ میں داخل ہو گیا اور اس نے موحدین کے مشائخ کو بلایا اور گن گن کر انہیں باتیں بتائیں اور ان کے ایک سو سرداروں کو گرفتار کر کے انہیں قتل کر دیا اور شہروں میں اپنا خط بھجوا دیا کہ سکہ اور خطبے سے مہدی کا نام مٹا دیا جائے اور اذان میں بربری زبان میں اس کی عیب گری کی جائے اور زیادہ تر قطع مربع کی اور ان میں ایسا کیا جائے اور اسی قسم کے دیگر طریقے بھی مہدی معصوم کے ساتھ روا رکھے گئے اور اس نے اپنے ساتھ آنے والے نصاریٰ کو مراکش میں ان کی شرط کے مطابق ان کو گرجا بنانے کی اجازت دے دی۔ تو وہ وہاں پر اپنے ناقوس بجانے لگے۔ اس کے بعد اندلس پر ابن ہود کا قبضہ ہو گیا تو اس نے باقی ماندہ موحدین کو وہاں سے نکال دیا اور عوام نے انہیں ہر جگہ قتل کر دیا اور سید ابو الربیع بھی قتل ہو گیا جو منصور کے بھائی کا بیٹا تھا۔ حالانکہ مامون نے اسے قرطبہ کا والی بنا کر وہاں چھوڑا تھا اور امیر ابو زکریا بن ابی محمد بن الشیخ ابی حفص افریقہ میں خود حکمران بن بیٹھا اور ۶۲۷ھ میں اس کی اطاعت کو چھوڑ دیا۔ پس اس نے اپنے بھائی سید ابو عمران بن محمد بن یوسف کو ابو عبداللہ اللحیانی کے ساتھ جو امیر ابو زکریا کا بھائی تھا۔ بجایہ کا حکمران بنایا اور یحییٰ بن ناصر نے اس پر چڑھائی کی اور شکست کھائی اور پھر دوبارہ شکست کھائی اور اس نے اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور ان کے سروں کو الحضرۃ کے دروازوں میں نصب کر دیا اور یحییٰ بن ناصر بلاد درعہ اور سجلماسہ میں چلا گیا۔ پھر اس کے بھائی موسیٰ نے مامون کے خلاف بغاوت کر دی اور سبتہ میں اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور ناصر کا لقب اختیار کر لیا۔ پس مامون مراکش سے چلا تو اسے راستے میں اطلاع ملی کہ یحییٰ بن ناصر اور عرب مراکش میں داخل ہو گئے ہیں اور اس نے شہر کا محاصرہ کر لیا ہے اور جس کے قرب میں فساد خرابی کی ہے۔ پس وہ اس کی طرف چل پڑے اور اس کے عامل کو بھگا دیا اور وہ سبتہ کی طرف گیا اور تین ماہ تک اس کا محاصرہ کیے رکھا اور اس کے بھائی ابو موسیٰ نے ابن ہود سے جو حاکم اندلس تھے مدد مانگی تو اس نے اسے اپنے بحری بیڑے سے مدد دی اور یحییٰ بن ناصر نے مامون کے برخلاف الحضرۃ کا قصد کیا اور سفیانی عربوں اور ان کے سردار جرمون بن عیسیٰ کے ساتھ اس میں داخل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہنتاتہ کا شیخ ابو سعید بن وانودین بھی تھا اور انہوں نے وہاں پر فساد پیدا کیا پس مامون سبتہ کو چھوڑ کر الحضرۃ کی طرف گیا اور راستے ہی میں ۶۳۰ھ کے آغاز میں وادی ام الربیع میں فوت ہو گیا اور اس کے جاتے ہی اس کا بھائی سید ابو موسیٰ ابن ہود کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور اس نے سبتہ پر قبضہ کر لیا اور اسے دعا دی واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید بن مامون کی حکومت کے حالات: مامون کی وفات کے بعد اس کے بیٹے عبدالواحد کی بیعت کی گئی اور الرشید کا لقب دیا گیا اور انہوں نے اس کے باپ کی وفات کو چھپائے رکھا اور وہ تیزی کے ساتھ مراکش کی طرف گئے اور یحییٰ بن ناصر، ابو سعید بن وانودین کو خلیفہ بنانے کے بعد انہیں راستے میں ملا لیکن انہوں نے اسے شکست دی اور اس کے اکثر ساتھی مارے گئے اور رشید نے مراکش پر حملہ کیا تو انہوں نے اپنے جرواکہ کے ساتھ رکاوٹ کی پھر وہ اس کے پاس آئے اور اس کی بیعت پر قائم ہو گئے اور اس کے پاس اس کا چچا ابو محمد سعد بھی آ گیا اور اسے حکومت میں ایک مقام دے دیا گیا اور

تمام تدابیر اور کل معاملات کے کام اس کے سپرد تھے اور بصرہ میں راشد کے قیام کے بعد ہسکورہ کا سردار عمر بن وقار ماسون کے بچوں اور بھائیوں کے ساتھ اس کے پاس پہنچا۔ جو اس کے ہاں ہوئے تھے اور وہ اشبیلیہ سے اس کے پاس اس وقت آئے تھے۔ جب وہاں کے باشندوں نے ان کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور وہ حلب میں اپنے چچا ابو موسیٰ کے پاس ٹھہر گئے اور جب ان ہونے مستوں پر قابض ہو گیا۔ تو وہاں سے بصرہ میں آ گئے اور مطارہ کے پاس سے گزرے اور ابن وقار بھی ماسون سے ہمت کا واقف تھا اور اس کا خیال تھا کہ وہ اس کی طرف واپس آ گئیں۔ پس انہوں نے ان بچوں کی بیعت اختیار کر لی اور راشد کے پاس آیا تو انہوں نے اسے قبول کر لیا اور بیٹا ابی محمد سعد اور اس کے ساتھ مسعود بن ابراہیم کے ساتھی جو خلط کا سردار تھا۔ اس کی ملاقات کو معلق کر دیا اور جب سیدہ ابو محمد فوت ہو گئے تو ابن وقار بھاگ کر اپنی قوم اور پناہ گاہ میں چلا گیا اور اس نے اختلاف کی نقاب کشائی کی اور یحییٰ بن مصری کی دعوت میں شامل ہو گیا اور سعد بن نے قبائل اس کے لئے جمع ہو گئے اور ۲۱ھ میں راشد ان کے مقابلہ میں گیا اور انہوں نے بصرہ پر اپنے والد کا قبضہ اور یحییٰ کو جانشین بنایا اور اس نے پہاڑ پر چڑھ کر گئے اور ان کی قوم پر حضرموت میں ان کی عجلت پر حملہ کر دیا۔ ان کے چچا ابو طالب آ گئے اور یحییٰ بھاگ کر ان میں چلا گیا اور راشد بصرہ میں واپس آ گیا اور یحییٰ بن ناصر کے ساتھ جو مصری تھا ان میں سے بہت سوں نے راشد سے امان طلب کی۔ جو ان کے شہر لقان وغیرہ سے ہی وہ بصرہ چلے گئے اور ان کا سردار ابو عثمان سعید بن زکریا محمود بن اور ان کے ساتھ یہ شرط طے کرنے کے بعد کہ وہ دوبارہ مہدی کے ان قوانین کو جاری کرے جو مومن نے زائل کر دیے ہیں۔ وہ ان کے پیچھے آ گئے۔ پس وہ قوانین دوبارہ نافذ کر دیے گئے اور ان لوگوں میں ابو بکر بن عربی مکیلان کے شیخ یوسف بن علی بن یوسف کی طرف سے اور محمد بن یحییٰ مغیثی بن حمزہ کی طرف سے واپس نہیں آئے اور اپنے پیچھے والوں کی طرف آ گئے پس یہ لوگ بصرہ آئے اور ان کے ساتھ یحییٰ قابض بن بھی آیا اور اس کے پیچھے ابو محمد بن یحییٰ زکریا بھی آ گیا اور انہوں نے دعوت مہدی کے قوانین کے اعادہ کا اقرار کر دیا اور مسعود بن مروان قبیلی عمر بن وقار اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جو دونوں سے تعلق رکھتے تھے اور وہ باسیہ میں مقیم تھا اور اس کی جمعیت بہت بڑھ گئی۔ کہتے ہیں کہ ان دنوں میں اتباع اور بنو مکنون کی تعداد بارہ ہزار سے زیادہ ہو گئی۔ پس وہ اطاعت کرنے اور آنے میں سستی کرنے لگا۔ پس راشد نے اسے بلانے کے لئے اپنی فوج کو باجہ کی طرف اپنے وزیر کی کرنے کے لئے بھیج دیا۔ یہاں تک کہ ان کا فتنہ قائل ہو گئی اور ان کے لوگ منتشر ہو گئے اور اس کے پاس آ گیا اور اس نے بصرہ جانے میں جلدی کی اور اس کے ساتھ عمر بن وقار جو کہ آیا تو اس نے اسے گرفتار کر کے اسی وقت قتل کر دیا اور اس نے مسعود بن مروان کو اپنی مجلس میں مشورہ کے لئے بلایا اور اسے اور اس کے اصحاب کو گرفتار کر کے اسی وقت مقرر کرنے کے بعد قتل کر دیا اور راشد نے ان کے متعلق اپنی دلی خواہش کو پورا کر لیا اور اس نے اپنے وزیر اور فوج کو بہت سے بلایا اور وہ آ گئے اور جب ان کی قوم کو ان کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی تو انہوں نے یحییٰ بن بلال بن قدان کو اپنا لیڈر بنایا اور ہر جانب پر جھنڈے نصب کر دیے اور یحییٰ کی دعوت دینے لگے اور انہوں نے اس کی جگہ صیب الصحراء سے بنایا اور عمر بن وقار کے بارے میں ان میں مداخلت کی اور وہ بصرہ کے محاصرہ کے لئے نکل پڑے اور فوج ان کے ساتھ

جنگ کرنے نکلی [illegible] کے۔ [illegible] چلا [illegible] تھا [illegible] کی فوج میں داخل کر دیا گیا اور وہ [illegible]
[illegible] اور ساری [illegible] کو قتل کر [illegible] کی صورت حال [illegible]
[illegible] اور رشید نے [illegible] چلے جانے کا عزم کر لیا پس وہ ان کی طرف چلا گیا اور وہاں
سے نکل [illegible] کی قوم نے [illegible]
[illegible] اور خلافت کے [illegible]
[illegible] کے لقب [illegible] غالب آ گیا [illegible] میں رشید [illegible] جاتے [illegible]
[illegible] قوم [illegible] اور [illegible] اپنی فوج کے ساتھ ان
کے مقابلہ میں نکلا اور قبیلوں کی [illegible] فوج [illegible] شکست [illegible] اور ان میں بہت قتل عام ہوا اور رشید [illegible]
[illegible]
[illegible] طلب کرنے کے [illegible]
[illegible] رشید [illegible] کی طرف چلا گیا [illegible]
[illegible] خلافت [illegible]
[illegible] کے پاس [illegible]
[illegible] میں رشید نے [illegible] کو لایا گیا تو اس نے [illegible]
[illegible]
[illegible] قتل [illegible] میں
[illegible] قتل کر لیا [illegible]
رشید [illegible] اپنی [illegible] کیا [illegible]
[illegible] کے ایک [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] خوف سے [illegible]
[illegible] میں رشید [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] یہاں تک کہ اس نے [illegible] میں
[illegible] جانے کا ارادہ [illegible] یہاں پر رشید [illegible]
[illegible] رشید [illegible]
[illegible] کی طرف چلے گئے [illegible]
اپنے [illegible] کے پاس [illegible] رشید [illegible] میں ان کی [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] رشید [illegible]

[illegible]

[illegible] کی حکومت کے حالات [illegible]

کر لیا۔ اسے باز محمد نے قید کیا اور اس کے ساتھ اس نے یحییٰ بن مزاحم اور یحییٰ بن عطوش کو ابن ماکسن کی نگرانی کے لئے قید کر دیا۔ تو اس نے قید خانے سے بھاگنے کی ایک تدبیر کی اور رات کو بھاگ کر کانون بن جرمون کی طرف چلا گیا۔ تو اس نے اسے سوار کروا کر اس کے ساتھ سفیانی عربوں کے کچھ لوگ بھیجے جو اسے اس کی قوم ہساتہ کے پاس پہنچا دیں اور سعید نے اس کے بعد اس سے مراسلت کی اور اسے ٹھہرایا اور معذرت پیش کی اور اسے اپنی عملداری کے قلعوں میں سے تاقرت میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ سکونت اختیار کرنے میں مدد دی پھر کانون بن جرمون اور سفیان نے سعید کے خلاف بغاوت کر دی اور بنو جابر اور خلط ان کی مخالفت اس کے پاس آ گئے اور وہ مراکش سے اور اس نے ابو اسحاق بن سید ابی ابراہیم اسحاق کو جو منصور کا بھائی تھا، اپنا وزیر بنایا اور اپنے بھائی ابو زید کو مراکش پر اور ان دونوں کے بھائی ابو حفص عمر کو جا کر اپنا جانشین مقرر کیا اور مراکش سے چلا گیا اور ابو یحییٰ بن عبدالحق نے اس کے لئے بنی راشد اور بنی ورار سفیان کی فوجیں جمع کیں یہاں تک کہ جب دونوں فریق جنگ کے لئے ایک دوسرے کے سامنے ہوئے تو کانون بن جرمون موحدین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ازمور کی طرف چلا گیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور سعید اس کے تعاقب میں واپس آ گیا اور کانون بھاگ گیا اور سعید نے مسعود کا اور اس پر حملہ کر دیا اور اس کی قوم سفیان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور اس کے مال مویشی پر قبضہ کر لیا اور کانون بنی مرین کے ایک دستے میں چلا گیا اور سعید الحضرۃ کی طرف واپس آیا اور ۶۳۸ھ میں تامسنا میں عوام سعید کے والی کے خلاف بگڑ اٹھے اور اسے قتل کر دیا اور اس نے ان کے سرداروں کو اس کی سطوت سے ڈرایا تو انہوں نے حاکم افریقہ امیر ابو زکریا بن ابی حفص کو حکومت دے دی اور اپنی بیعتیں بھی اسے بھیج دیں اور یہ سب کچھ امیر بنی مرین ابو یحییٰ بن عبدالحق کی مداخلت اور ان کے ساتھ اتفاق کرنے سے ہوا اور انہوں نے ابو یحییٰ بن عبدالحق کو مال دینے کی شرط کی تو انہوں نے بچاؤ کی صورت میں اسے دیا پھر انہوں نے اپنے معاملے کے متعلق گفتگو کی اور اپنے سفراء ان کی بیعت کے لئے بھیجا تو سفیان سے اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس سال اہل اشبیلیہ اور اہل سبتہ نے حاکم افریقہ امیر ابو زکریا کو اپنی اطاعت کی اطلاع بھیجی اور ابن خلاص نے اپنے بحری بیڑے میں کے ساتھ اپنا بیٹا بھیجا تو بندرگاہ سے چلتے ہی غرق ہو گیا اور ۲۷ رمضان ۶۳۹ھ میں شاطبی نے اشبیلیہ پر قبضہ کر لیا اور جب تلمسان پر غالب آنے کے وقت سعید کو پتہ چلا کہ اہل اشبیلیہ اور اہل سبتہ نے ابو زکریا کی بیعت کر لی ہے تو اس نے غمراسن کو اس کی دعوت دینے کا حکم دیا۔ پھر اہل مکناسہ اور اہل جبال کے بیعت کر لینے سے اس نے تلمسان اور پھر افریقہ تک اپنی نظر دوڑائی اور ذوالحجہ ۶۴۰ھ میں مراکش کی طرف چلا گیا تو اسے کانون بن جرمون ملا تو اس نے اس کی دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور سفیان کا قبیلہ اکٹھا ہو کر دیگر قبائل جشم کے ساتھ سعید کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور جب سعید تازی میں اترا تو اسے بنی مرین کے امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق کی طرف سے ایک وفد ملا جنہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس کی مدد کے لئے اپنی قوم کی ایک فوج بھی اس کے ساتھ بھیجی۔ پھر سعید نے تلمسان پر قبضہ کر لیا اور اس کی وفات تامزدکت میں بنی عبدالواد کے ہاتھوں صفر ۶۴۶ھ میں ہوئی۔ جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ خلط کی مداخلت سے ہوا تھا پس انہوں نے محمد پر قبضہ کر لیا اور اپنے دشمن کانون کو قتل کر دیا اور فوج مغرب کی طرف چل پڑی اور عبداللہ بن سعید کے پاس اکٹھی ہو گئی اور تازی کی جہات میں بنو مرین نے ان کو روکا اور عبداللہ بن سعید کو

قتل کر دیا اور ایک دستہ مراکش میں چلا گیا اور اس نے المرتضیٰ کی بیعت کر لی جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا۔

منصور کے بھتیجے المرتضیٰ کی حکومت کے حالات سعید کی خونریزی کے بعد فوج کا ایک دستہ مراکش چلا گیا اور موحدین نے سید ابی حفص عمر بن سید ابی ابراہیم اسحاق اور منصور کے بھائی کی بیعت پر اتفاق کر لیا اور انہوں نے اسے رباط سے طلب کیا اور اسے ان کا قاصد راستے میں تامسنا میں ملا اور اس کے ساتھ عرب کے شیوخ بھی تھے پس انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس نے المرتضیٰ کا لقب اختیار کیا اور اس نے یعقوب بن کانون کو قتل کر دیا اور اس کے چچا یعقوب بن جرمون کو سفیانی عربوں پر حاکم مقرر کیا۔ دراصل اس کی قوم بھی اس سے تنگ تھی اسے اپنا بدلہ دینا چاہتی تھی اور اس نے الحضرۃ میں آ کر ابو محمد بن یونس کو وزیر بنایا اور سعید کے قاتلوں کو گرفتار کر لیا۔ پھر اس کا بھائی ابو اسحاق راستے میں سے تلمسان کے راستے کو اختیار کیے ہوئے پہنچ گیا۔ تو اس نے اسے وزیر بنا لیا اور اس پر بھروسہ کر لیا اور ابو یحییٰ بن عبدالحق اور بنو مرین نے بنو مرین کے بھائی سید ابی علی کے ہاتھ سے تازا کے قلعہ کو چھین کر اس پر قبضہ کر لیا۔ یہاں تک کہ سعید فوت ہو گیا اور انہوں نے اسے وہاں سے نکال دیا اور وہ مراکش چلا گیا اور جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس کے بعد ۶۴۷ھ میں فاس شہر پر قبضہ کر لیا اور اسی سال سبتہ پر ابو القاسم العزفی نے حملہ کر دیا اور سبتہ کے والی ابن الشہید کو جو افریقہ امیر ابو زکریا کی قرابت سے تھا نکال دیا اور جیسا کہ حفصی حکومت اور بنی العزفی کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس نے دعوت کو المرتضیٰ کی جانب پھیر دیا اور ۶۴۹ھ میں مرتضیٰ کے پاس موسیٰ بن زیان الونکاسی اور اس کا بھائی علی بنی مرین کے قبائل سے وفد بن کر آئے اور انہوں نے اسے محمد بن یحییٰ کے ساتھ جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ پس یہ ان کے مقابلے کے لیے نکلا اور جب یہ وادی ابیلہ تک پہنچا تو یعقوب بن جرمون نے زناتہ پر مرتضیٰ کے ظفر کی بات مشہور کر دی۔ پس یہ کوچ کرنے لگے اور ان کے دلوں پر گھبراہٹ غالب آ گئی اور وہ منتشر ہو گئے اور بغیر جنگ کے شکست ہو گئی اور المرتضیٰ نے الحضرۃ پہنچ کر اس بات کی وجہ سے جو اسے معلوم ہوئی تھی۔ ابو محمد بن یونس کو معزول کر دیا اور اسے اپنے خواص کے ساتھ دو دنوں میں ٹھہرایا اور اس کے داعیوں میں سے علی بن بدر ۶۵۰ھ میں سوس کی طرف بھاگ گیا اور علانیہ طور پر خلاف کا اظہار کرنے لگا اور سلطان نے اس کی طرف فوج بھیجی تو وہ واپس آ گئی اور اس پر کامیابی نہ حاصل کر سکی اور ۶۵۵ھ میں اس کی حکومت کا معاملہ کمزور ہو گیا اور اس نے ابن منبہ کے اعراب اور بنی حسان کو اکٹھا کیا اور تارودانت سے جنگ کی اور جو آبادی بھی وہاں موجود تھی ان کا محاصرہ کر لیا اور مرتضیٰ نے اس کی طرف مسعود بن کلداسن کی ایک فوج بھیجی تو وہ وہاں سے بھاگ گیا اور پھر ان کی واپسی کے بعد اسی حال پر واپس آ گیا اور مرتضیٰ کو ابن یونس کے قریب ہونے کی وجہ سے اس کی تحریر سے اطلاع ملی۔ جو اس نے اسے جواب کرتے ہوئے بھیجی تھی۔ پس اسے اور اس کے انصار کو گرفتار کر لیا گیا۔ پھر اسی سال میں اسے قتل کر دیا گیا اور اسی سال ہسکورہ کے مشائخ نے الحضرۃ سے استعفا مانگی اور جو لوگ ان میں سے سعید کے قتل میں شامل تھے انہیں قتل کر دیا اور اسی سال ابو الحسن بن یعلو مسعود بن کلداسن کی ایک فوج کے ساتھ تامسنا کی طرف آیا تاکہ عربوں کے احوال کو درست کرے اور ان کے سردار یعقوب بن جرمون بھی تھا اور المرتضیٰ نے اسے حکم دیا کہ وہ بنی جابر کے شیخ یعقوب بن محمد بن قیطون کو گرفتار کرے۔ تو اس نے آتے ہی اس کے وزیر مسلم کو گرفتار کر لیا اور انہیں بیڑیاں ڈال کر الحضرۃ کی طرف بھیج دیا اور ۶۵۲ھ میں المرتضیٰ نے اسے اور اس کے قوم کو

مرین کے ہاتھوں سے واپس لینے کے لئے مراکش سے نکلا کیونکہ انہوں نے ان پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ پس وہ بھی بہلول کے پاس پہنچا اور بنو مرین اور ان کے امیر ابو یحییٰ نے اس پر حملہ کر دیا اور اس مقام پر موحدین کو شکست ہوئی اور المرتضیٰ شکست کھا کر مراکش واپس آ گیا اور اپنے باقی ماندہ ایام میں بنی مرین پر نظر رکھتا رہا اور العزفی سبتہ میں اور ابن الامیر طنجہ میں خود کو ترجیح دے کر حاکم بن بیٹھے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور ۶۵۲ھ میں المرتضیٰ نے موحدین کی ایک فوج ابو محمد کی نگرانی کے لئے بھیجی۔ جسے علی بن یدر نے جنگ کر کے شکست دے دی اور وہ سوس میں خود حاکم بن بیٹھا اور اسی سال ابو یحییٰ بن عبدالحق نے مکناسہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے والی عبدالحق بن الکو کو اپنے ایک غلام محمد القطرانی کی مداخلت سے سلا کے نواح میں گرفتار کر لیا اور القطرانی نے ابو یحییٰ کے ساتھ یہ شرط کی تھی کہ وہ اسے مکناسہ کا والی بنائے گا۔ پس اس نے اپنی شرط پوری کر دی اور اس کے ساتھ بنی مرین کے آدمیوں کو بھی وہاں بھیجا اور جب یحییٰ بن عبدالحق فوت ہو گیا۔ تو محمد القطرانی نے انہیں باہر نکال دیا اور خود مکناسہ کا حاکم بن بیٹھا اور اس نے دوبارہ المرتضیٰ کی دعوت کا پرچار شروع کر دیا اور اس نے معذرت کی اور اس سے بھی اپنی مخصوص حکومت کی شرط لگائی تو اس نے احکام شریعت کے سوا اس کی شرط کو پورا کر دیا اور اس نے الحضرۃ سے ابو محمد بن بجارۃ اور بعض سادات کو اس قضیہ پر غور کرنے کے لئے اور نصاریٰ کے ایک جرنیل کو حفاظت کے لئے بھیجا۔ پس ابن بجارۃ نے القطرانی کے قتل کے لئے تدبیر کی اور نصاریٰ کے جرنیل نے اس کی ذمہ داری لی اور سید نے المرتضیٰ کی دعوت سے مکناسہ کی حکومت اپنے لئے خاص کر لی اور اس اثناء میں بنی مرین کی دعوت مضبوط ہو گئی اور یعقوب بن عبدالحق تامسنا کے میدانوں میں اترا پس مرتضیٰ نے ان کی طرف موحدین کی فوجوں کو یحییٰ بن وانودین کی نگرانی کے لئے بھیجا۔ پس وہ وادی ام ربیع کی طرف بھاگ گئے اور موحدین نے ان کا تعاقب کیا تو وہ ان کی طرف واپس آ گئے اور بنو جابر نے ان سے خیانت کی اور موحدین نے دو آدمیوں کے تحت سے شکست کھائی اور خلط کا سردار حسین بن علی بنی مرین کے ساتھ جا ملا اور وہ اپنے وطنوں کو واپس کوچ کر گئے اور مرتضیٰ نے یعقوب بن جرمون کو قبائل سفیان سے مقدم کیا اور اس کے بھائی کانون کا بیٹا محمد اپنی قوم کی سرداری میں اس کا مقابلہ کرتا تھا اور اس سے تنگی محسوس کرتا تھا۔ پس اس نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بھائیوں مسعود اور علی نے ایک بیابان میں اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور مرتضیٰ نے اس کی جگہ اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کو حاکم مقرر کر دیا۔ پس اس نے یوسف بن وزارک اور یعقوب بن علوان کو وزیر بنایا اور خود لذات میں منہمک ہو گیا اور وہ بزدلی کرنے لگا۔ پھر اطاعت ترک کر کے بنی مرین سے جا ملا پس اس نے اس کی جگہ عبداللہ بن جرمون کو حاکم مقرر کیا۔ پھر مرتضیٰ نے ابو زمام کو حاکم بنایا پھر اس کے عجز کو دیکھ کر اس کے بھائی مسعود کو حکومت دے دی اور امرائے خلط میں سے عواج بن ہلال بنی مرین کو چھوڑ کر مرتضیٰ کی اطاعت میں آ گیا۔ پس اس نے اس کے اصحاب کو بھی مراکش میں اس کے ساتھ اتارا اور اس کے پیچھے پیچھے عبدالرحمٰن بن یعقوب بن جرمون نے آ کر عواج کو گرفتار کر لیا اور اسے علی بن ابی علی کے پاس بھیجا۔ تو اس نے اسے قتل کر دیا اور اس نے اس کے ساتھ عبدالرحمٰن بن یعقوب اور اس کے وزیر کو بھی گرفتار کر لیا اور سب کے سب قتل ہو گئے اور سفیان کی سرداری مسعود بن کانون نے اور بنی جابر کی سرداری اسماعیل بن یعقوب بن قیطون نے اپنے لئے خاص کر لی اور ۶۶۰ھ میں واقعہ ام الرجلین سے یحییٰ بن وانودین کی واپسی کے وقت موحدین کی ایک فوج محمد بن علی ازلماط کی نگرانی کے لئے سوس

[illegible] اور [illegible] نے اس سے جنگ کی۔ [illegible] اس نے اس کی فوج کو شکست دی اور [illegible] قتل کر دیا اور اس کے بعد مرتضی نے [illegible] جنگ کی [illegible] اور اس کے ساتھ [illegible] فوج بھیجی جس میں [illegible] اور [illegible] بھی شامل تھا۔ پھر فریقین کے درمیان جنگ شروع ہو گئی [illegible] حاصل نہ ہوا [illegible] اور وزیر کی [illegible] اور اس نے یہ بات [illegible] کا محاصرہ [illegible] اور انہوں نے [illegible] سے جنگ کی اور [illegible] کے درمیان [illegible] جنگ ہوئی جس میں [illegible] ہلاک ہو گیا۔ مرتضی نے اس کی [illegible] طرف [illegible] اور اس سے ملاقات کی اور اس کے لئے خراج مقرر کیا [illegible] چھوڑ کر [illegible] واللہ اعلم۔

باب: ٣٠

ابی دبوس کی بغاوت

اس کا مراکش پر غلبہ، مرتضیٰ کی وفات اور اس کی حکومت کے واقعات

جب المحرت کی وفات کے بعد موحدین مراکش سے کوچ کر گئے تو المعرت سے ان کی جنگوں کے حالات ابوالعلیٰ الملقب بابی دبوس ابن السید ابی عبداللہ محمد بن السید ابی حفص بن عبدالمومن نے ایک چغلی کی وجہ سے جس نے مرتضیٰ کے ہاں بڑا مقام حاصل کر لیا تھا، فرار اختیار کر لیا اور اس کے چچا سید ابی موسیٰ عمران سید ابی عبداللہ بن خلیفہ کے بیٹے تھے اس کی مصاحبت کی پس یہ دونوں ہسکورہ کے عظیم سردار مسعود بن کلداسن کے پاس چلے گئے اور اس نے ان کو پناہ دی۔ پھر وہ فاس میں یعقوب بن عبدالحق کا مددگار بن کر اس کے پاس چلا گیا اور اس کے ساتھ کمیٹی اور دوسرے میں تقسیم کی شرط کر لی۔ تو اس نے اسے مال اور مدد دی کہا جاتا ہے کہ وہ پانچ ہزار لشکر کی دے رہے تھے اور اس نے ان کی خلطی کو مدد کرنے اور خیمے دینے کا ارشاد دیا ورنی بن ابی علی خلطی کی طرف لوٹ آیا پس اس نے اسے اپنی قوم سے مدد دی پھر یہ ہسکورہ کی طرف گیا اور اپنے ساتھی مسعود بن کلداسن کے ہاں اترا اور قبائل ہسکورہ اور ہزرجہ نے اس کی اطاعت کی اور انہوں نے اس کی طرف صنہاجہ کے عظیم سردار عزوز بن یبورک کو ازمور کی جانب بھیجا اور وہ یعقوب بن عبدالحق کے تعلق مرتضیٰ کی اطاعت سے منحرف تھا اور اس کے پاس سردار اس موجود رہا اور نصاریٰ کی ایک جماعت تھی اور مرتضیٰ کو سفیان کے سردار مسعود بن کانون اور بنی جابر کے سردار اسماعیل بن قیطون کے متعلق شبہ پڑ گیا۔ پس اس نے دونوں کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور ان دونوں کی قوم کے بہت سے آدمی ابی دبوس کے پاس گئے اور اسماعیل اپنے قید خانے میں قتل کر دیا گیا۔ پس اس کے بھائی نے بغاوت کر دی اور ان کے ساتھ جا ملا اور علوش بن کانون بھی اپنے بھائی کے متعلق اسی قسم کے خوف سے ڈر گیا۔ پس اس نے ان کا پیچھا کیا اور ابوالعلیٰ نے مراکش پر چڑھائی کی اور جب وہ اغمات پہنچا تو وہاں اس نے وزیر ابو زید بن بکیت اس کی حفاظت کر رہا تھا پس اس نے اس سے جنگ کی اور ابن بکیت کو شکست ہوئی اور اس کے عام ساتھی مارے گئے اور ابو دبوس مراکش کی طرف چلا گیا اور علوش بن کانون نے باب الشریعہ پر بغاوت کر دی۔ جبکہ لوگ نماز جمعہ ادا کر رہے تھے اور اس نے اپنا نیزہ اس کے کواڑوں میں گاڑ دیا اور [illegible] کا سامان کیا اور مرتضیٰ ابو دبوس کے کاموں سے غافل ہو کر مراکش میں بیٹھا تھا اور فصیلیں محافظوں اور پہرے داروں سے خالی ہو چکی تھیں اور ابو دبوس نے باب اغمات کا قصد کیا اور وہاں سے دیوار پھاند کر شہر میں

شکست کی حالت میں داخل ہو گیا اور اس نے غصب و تصرف کیا اور یوسف بن طلول سے اس میں داخل ہو گیا اور مرتضیٰ بھاگ گیا اور اس نے [illegible] غفلت کی تھی۔ پس وہ [illegible] کے پاس چلا گیا [illegible] وہاں کی امامت اختیار کی۔ پس وہ [illegible] کی طرف [illegible] اپنے راستے میں وہ علی بن [illegible] کے پاس سے گزرا [illegible] اپنی قوم کو [illegible] ان کی طرف آئے [illegible] کے پاس آیا تھا۔ پس مرتضیٰ ان کے ہاں اتر پڑا اور ان کے [illegible] آیا جہاں [illegible] عبد الرحمن بن [illegible] تھا۔ پس اس نے اس کے ہاں رہنے کا ارادہ کیا [illegible] کی طرف چلا گیا۔ جہاں [illegible] دیکھا جس میں [illegible] اپنے خاص لشکر [illegible] کی طرف [illegible] پس [illegible] کی طرف نکل پڑا [illegible] مرتضیٰ [illegible] بات سے [illegible] اسی طرح ان کے [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] تک پہنچ گئی۔ تو اس نے اپنے وزیر [illegible] کو حکم دیا کہ وہ اس [illegible] کیا اور [illegible] کی طرف مائل ہو گیا اور اس نے [illegible] آ گیا۔ پھر [illegible] قتل کرنے کے لئے [illegible] سے مستقل حکومت تھی [illegible] محمد [illegible] اختیار کرنے [illegible] اپنا وزیر بنایا اور [illegible] متعلق [illegible] کے درمیان دشمنی پیدا ہو گئی۔ [illegible] عبد العزیز [illegible] اپنے وطن کی طرف لوٹ آیا اور [illegible] اطلاعات [illegible] مقرر کرنے کے بعد [illegible] لوٹ آیا اور [illegible] عبد العزیز [illegible] ہے لیکن انہوں نے اس کی بنیاد [illegible] واللہ وارث الارض ومن علیہا

تسلط اور [illegible] سے [illegible] ان کے [illegible] ان کی حکومت نے اپنی موافقت اور [illegible] اپنے [illegible] قوم کے [illegible] چلے [illegible] اپنی [illegible] اور [illegible] مقام اور عزت حاصل کی [illegible] صاحب قوت بھی تھے اور ان کی

آسائش اور مرفہ الحالی میں شامل کیں ہوئے اور اس پہاڑ کو انہوں نے جائے امن بنایا ہے۔ جس کے ذریعے انہوں نے [illegible] آفاق اونچے ٹیلوں اور بلند پہاڑوں سے بھر دی ہے۔ اس نے اپنے ہاتھ سے افلاک کو چھو لیا ہے اور ستاروں کو اپنی [illegible] میں سجا دیا ہے اور اپنی چادر میں بادلوں کو لپیٹ دیا ہے اور اس نے تند و تیز اور تاریک ہواؤں کو پناہ دی ہے اور آسمانی خبروں کی طرف اپنے کان لگائے ہیں اور اس نے بحر مغرب اپنی شاخوں سے سایہ کر دیا ہے اور وہ صحرا جن میں بیابان اس کی پشت کے پیچھے ہو گیا ہے اور اس نے درن کے باقی ماندہ پہاڑوں کو اپنی گود میں ٹھہرا دیا ہے اور جب موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور بنو مرین تمام مصامدہ پر غالب آ گئے اور ان پر ٹیکس عائد کر کے انہیں ذلیل کر دیا تو وہ ان کے غلبہ کے سامنے جھک گئے اور اطاعت کے لئے انہیں [illegible] دیا اور [illegible] کے لوگ اپنے قلعے کی پناہ میں آ گئے اور اس کی مضبوطی کی وجہ سے قوی ہو گئے پس وہ ان کی خدمت میں داخل ہوئے اور انہیں [illegible] دعوت کا جھنڈا بلند کیا اور یہ صرف ان کی حکومت کی مخالفت اور ان کی بات نہ ماننے کی وجہ سے تھا اور جب فوجیں ان کے ساتھ [illegible] ہو گئیں۔ تو وہ انہیں معروف وظائف وغیرہ اور ٹیکس دیتے اور اس کے باوجود ان کا سردار اپنے [illegible] اور اپنی حفاظت کے لئے اپنی جگہوں میں [illegible] اور بسا اوقات وہ انہیں بعض قبائل اور سوس کے میدانوں میں اپنے قریب رہنے والے لوگوں کے پاس بھیجتا اور اس طرح وہ اپنی قوم ہسکورہ اور [illegible] کے آدمی کے لئے اونچی جگہوں میں رہنے والے عربوں اور [illegible] کاٹتے ہیں اور معقل [illegible] میں سے بہت سے آدمیوں کو جمع کر لیتا اور عبد المومن بن یوسف کے فاتحے کے بعد ہمارے بیان کے عہد [illegible] ان کا سردار تھا اور [illegible] کی زبان کو درست کیا اور [illegible] بڑی شہرت حاصل تھی۔ اس کی وفات [illegible] میں ہوئی اور یہ بڑا صاحب علم تھا اور ایک جماعت اس کی کتب [illegible] تھی اور یہ [illegible] کا حافظ تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ فلسفہ [illegible] شرائع اور نازل شدہ کتب سے واقفیت رکھتا تھا اور یہود کے علماء [illegible] کے ساتھ [illegible] کرتا تھا۔ اس [illegible] سے [illegible] کا اہتمام کیا گیا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا عبداللہ حکمران بنا جو اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے والا تھا۔ خصوصاً سحر اور صنعت کیمیا کے حصول کا اسے بہت شوق تھا اور جب سلطان ابوالحسن اپنے بھائی عمر کے معاملے سے فارغ ہوا اور مغرب کے [illegible] کو فتح کر دیا اور اس کے اطراف پر قبضہ کر لیا اور اس کے قلعے میں فوجوں کے ساتھ اتر پڑا اور اس کے میدانوں کو [illegible] پیچھے [illegible] اعراب سوس ان کی مدد کریں۔ فوجوں نے روند ڈالا۔ کیونکہ [illegible] پناہ حاصل [illegible] ان کی اطاعت کا [illegible] تھا اور اس نے اپنے اموال کو فوجوں کے [illegible] ان کے درمیان [illegible] دیا۔ پس عبداللہ نے معروف اطاعت کے ذریعہ اس سے خلاصی حاصل کی اور اس نے اپنے بیٹے [illegible] اور سلطان کے ساتھ [illegible] کی شرط کی جو اس نے قبول کر لی اور وہ [illegible] رضامندی [illegible] رہی اور جب قیروان میں سلطان کو مصیبت آ گئی اور مغرب جنگ سے مضطرب ہو گیا اور مراکش [illegible] مشائخ سے خالی ہو گئی۔ تو مصامدہ کے سرداروں نے مراکش جانے اور اسے برباد کرنے پر اتفاق کیا۔ کیونکہ وہ دار الامارت اور فوجوں کے اجتماع کا مقام تھا اور عبداللہ سکسیوی نے اس فیصلے کے نفاذ کا ارادہ کیا اور اس نے [illegible] کا ذمہ اپنے ذمے لیا کیونکہ وہ [illegible] ہونا چاہتے تھے اور جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا۔

فاس میں حکومت کے قیام اور سلطان ابو عنان پر بنو مرین کے اتفاق سے ان کا عزم کمزور پڑ گیا اور ان میں افتراق پیدا ہو گیا۔ پس ان میں سے ہر ایک اپنے بعث میں داخل تھا اور جب ابو عنان اپنے باپ کے معاملہ سے فارغ ہوا اور مغرب اوسط پر قابض ہو گیا اور بنو عبدالواد اس پر چھا گئے اور اس کے بھائی ابوالفضل بن معرج کو اندلس میں اطاعت سے دیس نکالا ملا جو اپنا حق طلب کرنے کے لئے مغرب کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ پس سفیر نے اسے مراکب سوس کی طرف سوار کر دیا تو وہ وہاں اترا کر عبداللہ سکسیوی سے ملا تو اس نے اسے پناہ دی اور اس کے کام میں اس کی مدد کی۔ پس ابو عنان نے بھی اپنے عزائم کو پورا کرنا چاہا اور اس نے اپنے وزیر فارس بن میمون بن ودرار کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا اور ۷۵۷ھ میں مغرب کی فوجوں کو نکال کر ان کے گھر میں بٹھا دیا اور وہاں کوہ میں اس کے محاصرے کے لئے ایک شہر کا نقشہ بنایا جس کا نام تاہرہ رکھا اور اس کا گلا گھونٹنے لگا اور اس کے قلعے کے ارکان اس کے راستوں پر تگ و تاز کرنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ صلح پر آمادہ ہو گیا اور اس نے شرط لگائی کہ وہ ابوالفضل معتری کے عہد کو ترک کرے اور وہ جہاں چاہے چلا جائے تو اس نے اس کی بات قبول کر لی اور حسب عادت اس سے صلح کر لی اور اس سے الگ ہو گیا اور سلطان ابو سالم کے زمانے میں عبداللہ سکسیوی کے خلاف اس کے بیٹے محمد نے خروج کیا۔ جو ان کی زبان میں ابیم کے نام سے معروف تھا جس کے معنی شیر کے ہوتے ہیں۔ پس وہ اس پر غالب آ گیا اور عبداللہ عامر بن محمد الهنتاتی کے ساتھ جا ملا۔ جو اپنے دور میں مصامدہ کا بڑا سردار اور ان پر سلطان کا عامل تھا۔ پس اس نے اس سے فوج مانگی اور عامر نے اس بارے میں اس سے مدد کا وعدہ کیا اور اسے علاج در دو سال مہلت دی یہاں تک کہ وہ سلطان کے پاس گیا اور اس بارے میں اس سے مدد طلب کی پھر اس نے اس کے دشمن کے مقابلہ پر اس کی مدد کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پس لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس نے اپنی حکومت کے اہلکاروں سے کہا کہ وہ اس کی مدد کریں اور عبداللہ نکل کر قلعہ پر آیا اور اپنے باپ اور اس کے مددگاروں کا گلا گھونٹنے لگا۔ پھر اس کے بعض رازداروں نے اسے اندر داخل کیا اور اسے بعض پوشیدہ مقامات کی اطلاع دی جس سے وہ پہاڑ میں داخل ہو گیا اور انہوں نے اس کے بیٹے ابیم پر حملہ کر دیا اور عبداللہ نے اپنی قوم کو آواز دی اور محمد ان کے آگے بھاگ اٹھا اور جبل کے نواح میں عاسف مقام پر اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا اور عبداللہ نے اپنی حکومت واپس لے لی اور اس کے پاؤں جم گئے۔ یہاں تک کہ اس کے پوتے یحییٰ بن سلیمان نے جب اسے پتہ چلا کہ وزیر عمر بن عبداللہ نے سلطان مغرب کو اور عامر بن محمد نے مراکش کی حکومت کو اپنے لئے خاص کر لیا ہے۔ اس نے اس کے متعلق تدبیر کی اور اس بات سے یحییٰ اپنے باپ پر غضبناک ہوا۔ جو عبداللہ کا بیٹا تھا اور جسے اس نے اپنی امارت کے ابتدائی ایام میں قتل کر دیا تھا اور ۷۶۵ھ تک سکسیوہ پر قابض رہا۔ پس ابوبکر بن عمر بن حمدو نے اس پر حملہ کر کے اسے اپنے بھائی عبداللہ کے بدلہ میں قتل کر دیا اور سکسیوہ کی حکومت پر خود مختار حاکم بن بیٹھا۔ پھر کئی سالوں کے بعد اس کے بھائی نے جو اس کے اہل و عیال میں سے تھا۔ اس کے خلاف خروج کیا۔ مجھے اس کے متعلق صرف اتنا ہی پتہ چلا ہے کہ اس کا نام عبدالرحمن تھا اور اس کی بغاوت مغرب سے دوسرے کوچ کے بعد ۷۷۶ھ میں ہوئی تھی اور مجھے اس کی حکومت کے ثقہ آدمیوں نے بتایا ہے کہ اس نے ابوبکر بن عمر پر کامیابی حاصل کر کے اسے قتل کر دیا تھا اور اس عہد یعنی ۷۹۶ھ تک وہ جبل کا کنسوی حاکم رہا اور پھر مجھے ۷۹۸ھ میں اطلاع ملی کہ یہ عبدالرحمن ابو زید بن مخلوف بن عمر آجلید کے نام سے معروف ہے

جسے یحییٰ بن عبداللہ بن عمر نے قتل کیا تھا اور اس نے جبل کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور دواب تک اس کا مالک ہے اور وہ ادریس بن عبداللہ کا بھائی ہے۔

مصامدہ کے بقیہ قبائل: ان ہنتاتہ، ہیلانہ، صنہاجہ اور دکالہ وغیرہ کے سوا کچھ قبائل نے جبل کی چوٹیوں یا اس کے میدانوں کو اپنا وطن بنا لیا ہے ان اقوام کا شمار نہیں ہو سکتا اور ان میں سے دکالہ اندرونی جانب سے جبل کے میدان ہے جو غربی جانب سے مراکش کے سمندر کے قریب ہے۔ جہاں رباط آسفی ہے۔ جو ان کے بطون ہیں۔ بنی ماکر کے نام سے مشہور ہے اور ان کے مصامدہ یا صنہاجہ کی طرف منسوب ہونے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور غربی جانب کے اس میدان میں جو ساحل سمندر اور جبل درن کے درمیان ہے حاحہ رہتا ہے۔ ایک اور میدان ہے جو سوس تک پہنچتا ہے جہاں پر حاحہ کے لوگ ان کے پڑوسی ہیں جو اسے آباد کئے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کی اکثریت ایک درخت کی وجہ سے جو ارجان کے نام سے مشہور ہے۔ سرخ چھلکوں والی ہے اور یہ لوگ ان درختوں میں پناہ لیتے ہیں اور ان کے پھلوں سے اپنے سالن کے لئے تیل نچوڑتے ہیں اور وہ تیل نہایت خوش رنگ خوش بو اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ [illegible] میں نیچے تک تک میں بیچتے ہیں [illegible] اس سے خوش ہوتے ہیں اور ان کے دوسرے ٹھکانے ارض سوس کے قریب ہیں اور جبل درن سے ہٹ کر قبلہ کی طرف تارودانت کا شہر ہے جہاں پر ان کے گھوڑوں کا بہت بڑا حصہ پایا جاتا ہے اور ان کے اوساط وہاں اترتے ہیں اور ان کی سرداری ایک بطن میں ہے جو مفراوہ کے نام سے مشہور ہے اور سلطان ابو حسان کے زمانے میں ان کا سردار ابراہیم بن حسین بن حماد بن حسین اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن ابراہیم بن حسین اور اس کے بعد ان کا عمزاد خالد بن عیسیٰ بن حماد تھا اور اس کی ریاست سلطان عبدالرحمٰن بن بلوتن کے مراکش پر غالب آنے کے زمانے تک ان پر قائم رہی۔ پھر اسے بنی مرین کے شیخ علی بن عمر الورتاجنی نے جو بنی ونکاسن میں سے تھا قتل کر دیا اور مجھے معلوم نہیں کہ اس کے بعد ان کی ریاست کس کی اور ہمارے علم کے مطابق وہ اور دکالہ سب کے سب بہت ٹیکس دینے والے تھے۔ وللہ الخلق والامر وھو

خیر الوارثین

اور ہزیل بن بدر نے اس میں فیصلہ کیا اور یحییٰ بن وندوین کو ترزولت، ملطہ، تنفیسہ اور صناگہ وغیرہ سے قبائل سوس کو جنگ کے لئے اکٹھا کرنے کے لئے آگے کیا اور وہ قبائل کو اکٹھا کرتا ہوا اور منازل سے گزرتا ہوا تارودانت پہنچا تو اس نے اسے سوائے چند بیرونی عمارتوں کو خالی پایا اور وہ حمیدین کے پاس محمد علی بن بدر کا داماد اور قریبی تھا۔ وادی سوس میں قلعہ تیفت میں بزاجر صنہاجہ کا قلعہ تھا۔ پس ابن بدر نے ان کو اس پر غالب کر دیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ یحییٰ ابو بلال نے اس سے جنگ کی اور کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور اس میں اس کی فوجوں نے شکست دی اور محمد بن علی بن ذکوان نے ستر ہزار دینار بطور تاوان لینے کے لئے مدافعت کی وجوہ سے ادا کیا کرنے کا کہ جس اس نے فتح کرنے میں جلدی کی اور وہ وہاں بھاگ کر اپنے گھر چلا گیا اور اس سے مال کا مطالبہ کیا گیا اور وہ ابن ذکوان کے پاس قید ہی میں مر گیا اور ابن بدر قلعے میں اس پر قابض پا سکا۔ پھر اس نے اطاعت اختیار کر لی اور اس کے ایلچی اس کی اطاعت کی اطلاع لے کر پہنچے۔ پس واثق الحضرۃ کی طرف لوٹ گیا اور ـ۱۵ میں اس میں داخل ہو گیا اور اسے یعقوب بن عبدالحق کی بغاوت کی خبر ملی تو اس نے مرتب کر ابوالحسن بن قطران کے ساتھ

تلمسان کی طرف بھیجا اور اس کا بھتیجا ابن ابی [illegible] مراکش سے ابن ابی مدین [illegible] کی راہنمائی کے ساتھ ان کے پاس آیا اور سجلماسہ کی سرحد پر سے گیا جہاں پر یحییٰ بن عمران قیام پذیر تھا پس اس نے بعض متعلقین کو اپنے باپ کے پاس بھیجا تو انہوں نے اسے ملیانہ کی جنوب پر پایا اور [illegible] اہل تلمسان میں مقیم رہا اس کا [illegible] رہا اور جب یعقوب بن عبدالحق کو اس بات کا پتہ چلا تو وہ بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے گیا اور مراکش کے مضافات میں اترا اور اہل فوج نے اس کی اطاعت کی اور [illegible] بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے گیا تو [illegible] اور [illegible] تعاقب کیا پھر اس نے [illegible] کا میدان [illegible] کیا وہ اس کی فوج منتشر ہو گئی اور وہ شکست کھا کر مراکش جانا چاہتا تھا اور لوگ اس کے تعاقب میں تھے [illegible] قتل کر دیا [illegible] اور یعقوب بن عبدالحق جلدی کر کے ۶۶۸ھ کے آغاز میں مراکش میں داخل ہو گیا اور موحدین کے بقیہ [illegible] کے ایک [illegible] بن عبدالحق کی بیعت کر کے اپنے قلعوں میں چلے گئے اور انہوں نے [illegible] اس کا نام معتصم رکھا اور وہ بھی ان کے ساتھ چلا گیا اور بنی عبدالمؤمن کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

باب: (۲۱)

موحدین کے باقی ماندہ قبائل

جبال درن سے مراکش میں ان کی حکومت کے خاتمہ کے بعد کے حالات اور ان کی گردش حوال

[illegible]

وفی ذالک عبرۃ و ذکری لاولی الالباب والملک للہ یورثہ من یشاء

[illegible]

قبیلہ اور اسی طرح قبیلہ بھی مہدی کی دعوت میں تعصب دکھانے اور اس پر اکٹھا ہونے اور اس کی حکومت کے قائم کرنے میں ان کے بھائی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ان کے پاس آ گیا اور اس نے ان کے درمیان اپنا گھر اور مسجد بنائی اور وہ ان کو ان کے اخلاق کی عظمت کے مطابق تقسیم دیتے رہے اور انہیں حکومت کی عملداریوں میں دور دور تک پھیلا دیا گیا پھر ان کے آدمی ختم ہو گئے اور مصامدہ نے ان کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور امام کی قبر اس وقت بھی ان کے درمیان موجود ہے اور اس کی بڑی تعظیم کی جاتی ہے اور صبح و شام اس پر قرآن پاک کے پارے پڑھے جاتے ہیں اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور انہی [illegible] کے آگے [illegible] پیدا کرنے اور [illegible] ظاہر کرنے کیلئے پردہ لٹکایا جاتا ہے اور حکومت کے جشن میں اور [illegible] رسم کے مطابق زیارت کے سامنے صدقات پیش کیے جاتے ہیں اور وہ تمام مصامدہ کے ساتھ اس بات پر بڑی [illegible] سے قائم ہیں کہ انکی عنقریب دوبارہ حکومت ہو گی اور اہل مشرق و مغرب ان کی حکومت پر غالب آئے گی اور زمین پر چھا جائے گی جیسا کہ مہدی نے ان سے وعدہ کیا تھا اور وہ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کرتے۔

ہرغہ اور [illegible] حکومت میں دونوں قبیلوں کے پیچھے ہے اور ان کے بعد جو بھی آئے ہیں وہ ان کے نقش قدم پر چلے ہیں کیونکہ انہیں حکومت اور قوت حاصل تھی اور ان کے سردار اور خاص [illegible] مقام امام مہدی کے قبیلہ کا ہے اور انہیں مصامدہ پر اعزاز حاصل ہے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ انہیں افریقہ میں حکومت حاصل تھی پس ان میں سے دونوں حکومتوں کے [illegible] پانے کے لئے [illegible] کر لیا اور وہ اپنے معروف وطن جبل درن میں رہتے رہے اور وہ پہاڑ مراکش کی سرحد کے ساتھ ملا ہوا ہے جو خود مختاری اور کسی کی اطاعت سے [illegible] ہے اور انہیں اپنی قوم میں اپنی پناہ گاہ اور اس کی مضبوطی کی وجہ سے ایک خاص مقام حاصل ہے اور جب بنو مرین نے مصامدہ پر غلبہ پا لیا تو انہوں نے ان سے حکومت کے مسائل کو دور کر دیا اور ان کے [illegible] کے ساتھ [illegible] کرتا رہتا تھا کیونکہ بنی عبدالمومن کی حکومت کے آخر میں یہ خوش تھے پس انہوں نے ان کو [illegible] کے لئے مخصوص کر لیا اور سلطان یوسف بن یعقوب بن عبدالحق کے زمانے میں علی بن محمد ان کا بڑا سردار تھا اور قوم میں سے اس کا [illegible] درست تھا اور وہ [illegible] میں ابن الملیانی کاتب کے ہاتھوں ایک قتل کی وجہ سے مارا گیا جس میں اس نے [illegible] باتیں لکھ دی تھیں اور وہ [illegible] سلطان کے پاس اس کے بیٹے جو مراکش کا امیر تھا [illegible] بھجوا دیا تو اس کی قید میں مصامدہ کے مشائخ کا ایک گروہ قتل کر دیا گیا جن میں علی بن محمد بھی شامل تھا [illegible] ابن الملیانی [illegible] اس واقعہ کے متعلق ذکر کیا ہے اور جب سلطان [illegible] مصامدہ کی حکومت [illegible] اور وہ حکومت کے مطیع ہو گئے اور [illegible] اپنے آدمیوں [illegible] ان پر حکومت کرنے لگے۔ اور موسیٰ بن علی بن محمد کی حکومت کے آغاز کے بعد حالات [illegible] مصامدہ [illegible] حکومت سے سیراب ہوتا رہا اور اس کے قدم حکومت میں مضبوط ہو گئے اور اس نے اپنے [illegible] کو [illegible] اور اس کی وجہ سے حکومت میں ان کا ایک مقام ہے جس کا انتظام انہوں نے حکومت میں کیا تھا اور وہ [illegible] کے لئے بھی [illegible] سے بچے اور

جب موسیٰ فوت ہو گیا تو سلطان نے اس کے بعد اس کے بھائی محمد کو حاکم مقرر کیا اور وہ بھی اس کے طریق کے مطابق چلایا یہاں تک کہ وہ بھی فوت ہو گیا پس سلطان نے اس کے بیٹوں کو اپنی کئی قسم کی خدمتوں میں لگا دیا اور ان میں سے عامر کو اس کی قوم کا سردار مقرر کر دیا اور جب سلطان ابوالحسن نے افریقہ کی طرف کوچ کیا تو مصامدہ کے صاحب و امراء اور سب سرداروں میں عامر بھی شامل تھا اور جب ۷۴۹ھ میں قیروان کی مصیبت پیش آئی تو اس نے موحدین کے دستور کے مطابق اسے تونس میں پولیس کا افسر مقرر کر دیا اور اس نے اس کی پریشانی کو دور کر دیا اور جب وہ تونس سے چلا تو اس کی بہت سی حرمیں اور دولت و مال عامر کو بھیجنے کے لئے کشتیوں پر سوار ہو گئیں یہاں تک کہ جب سلطان ابوالحسن کا بحری بیڑا تیز ہوا کے باعث غرق ہو گیا تو اس کشتی کو جس میں وہ سوار تھے اسے سمندر کی موجوں نے مریہ کی طرف پھینک دیا جو اندلس کی ایک سرحد ہے اور سلطان ابوالحسن سمندری مصیبت کے بعد ۷۵۰ھ میں الجزیرہ کی طرف چلا گیا اور اس نے بنی عبدالواد پر چڑھائی کر دی تو انہوں نے اسے شکست دی اور وہ مغرب کی طرف چلا گیا یہاں تک کہ سجلماسہ میں اترا پس ابوعنان نے اس کا قصد کیا اور وہ وہاں سے مراکش چلا گیا اور مصامدہ اور جشم کی عرب اس کی دعوت دینے لگے اور اس نے فوج اکٹھی کر لی اور اس کے بیٹے نے جبال ام ربیع میں الثبات میں اس سے جنگ کی اور اسے پسپائی اختیار کرنی پڑی اور وہ جبل ہنتاتہ کی طرف بھاگ گیا اور عامر کی مصاحبت کے زمانے سے عبدالعزیز بن محمد ان کا سردار تھا اور وہ اس کے خواص میں سے تھا پس عبدالعزیز نے اسے اپنے گھر میں اتارا اور اس کی قوم اسے بچانے کے لئے زبردستی حاکم بن گئی اور موت زیادہ مشہور کر کے نیچل ہے یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بعد میں اس کا تذکرہ کریں گے پس انہوں نے اسے لکڑیوں پر اٹھایا اور ابوعنان کے حکم کے مطابق اتر پڑے پس اس نے ان کی عزت کی اور اس وفاداری کے نتیجہ میں انہیں اپنا قرب بخشا اور عبدالعزیز کو اپنی امارت پر قائم رکھا اور عامر کو جو ان کا بڑا سردار تھا اسے قریب سے اس کی جگہ طلب کیا پس وہ سلطان کی لونڈیوں اور حرموں کا جو اس کی امانت تھیں نگران بن گیا اور سلطانہ بھی اسے عزت و تکریم سے ملی اور اس نے اسے اپنی خاص فوج کا سردار بنا دیا اور اس کا بھائی عبدالعزیز اس کے لئے حکومت کو چھوڑ گیا پس اس نے اسے اپنا نائب مقرر کیا پھر سلطان نے سنہ ۷۵۴ھ میں عامر کو بلاد مصامدہ پر حاکم مقرر کیا اور اسے ان سے ٹیکس لینے پر افسر مقرر کیا تو اس نے اس کام کو بہت خوبی سے سرانجام دیا اور اسے مراکش کی عملداریوں کے غم سے فارغ کر دیا یہاں تک کہ اس نے اس کے کام کی تشہیر کی اور ٹیکس جمع کرنے پر اس کا شکریہ ادا کیا اور سلطان ابوعنان فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے سعید اور وزیر حسن بن عمر فودودی کو مقدم کیا اور وہ اس پر اس کی تربیت کی وجہ سے جو اسے رتبہ کے لئے دی گئی تھی حسد کرتا تھا اور دونوں کے درمیان اس وجہ سے دشمنی چلی آتی تھی پس وہ اس کے حملے کے خوف سے مراکش سے نکل کر جبل ہنتاتہ میں اپنی پناہ گاہ کی طرف چلا گیا اور اس کے ساتھ سلطان ابوعنان کا بیٹا جو المعتمد لقب کرتے تھے وہ بھی چلا گیا اور اس کے باپ نے اپنی وفات سے قبل جوانی ہی میں اسے عامر کی نگرانی کے لئے مراکش کا حاکم مقرر کر دیا تھا پس وہ اسے جبل میں لے گیا یہاں تک کہ سلطان ابی سالم کے پاؤں حکومت میں جم گئے اور ۷۶۱ھ میں وہ مغرب کا خود مختار حکمران بن گیا اور عامر بن محمد اپنے دونوں بھتیجوں کے ساتھ اس کے پاس آیا اور اس نے اپنے بھتیجے محمد المعتمد کو بھیجا تو سلطان نے اس کی سفارت کو قبول کیا اور اس کی وفاؤں کا شکریہ ادا کیا اور وہ ایک عرصہ تک اس کے دروازے پر ٹھہرا رہا پھر

اس نے اسے اس کی قوم کا سردار مقرر کر دیا پھر اس کے ساتھ تلمسان کی طرف چلا گیا اور اس کی وفات سے قبل تک اس کے دروازے پر ٹھہرا رہا تو اس نے اس کی امارت کی جگہ اسے چھوڑ دیا اور جب سلطان ابو سالم فوت ہو گیا تو اس نے اس کے بعد عمر بن عبداللہ بن عمر نے مغرب کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور اس کے اور عامر کے درمیان دوستانہ تعلقات تھے اور اس کے ساتھ اس سوراخ کو بند کرنے کے لئے پختہ عہد کیا اور بلاد مراکش کی حفاظت کے لئے اس کے پاس گیا اور یہ کہ وہ اس سے پہلے کسی کو اس کا حاکم مقرر نہ کرے اور وہ اس کام کا ذمہ دار تھا اور اس نے اسے مراکش کے مضافات سے وادی ام ربیع تک کا حاکم مقرر کر دیا اور اس طرف کی حکومت اس کے سپرد کر دی اور سلطان ابو سعید ابو الفضل بن سلطان ابی سالم کے بیٹوں میں سے امیر ابن اور عبدالمومن بن سلطان ابو علی اس کے پاس تھے پس اس نے عبدالمومن کو قید کر لیا اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اس نے اسعد میں ابو الفضل کو اس کی امارت پر قدرت دے دی اور اس کے اور عمر کے درمیان حالات خراب ہو گئے اور وہ بنی مرین کی فوج اور سب لشکروں کے ساتھ فاس سے اس پر حملہ کر دیا گیا تو اس نے اپنے اور اپنی قوم کی پناہ لے لی اور اس کے بعد وہ تو وہ کہیں بیٹھا اور عبدالمومن اپنے قید خانے سے بنی مرین کے بدلنے پر وہاں پہنچا کہ وہ ان کی حکومت کے امیدوار تھے کیونکہ اس [illegible] بادشاہ [illegible] سے مراکش کو مختص کیا تھا اور جب انہوں نے اس پر عامر کی ترجیح کو دیکھا تو انہوں نے اس سے اعراض کیا اور اس کے اور عمر کے درمیان مغرب کے مضافات کی تقسیم پر صلح ہو گئی اور وہ واپس آ گیا اور عامر مراکش اور اس کے مضافات پر خود مختار حاکم بن بیٹھا اور جب عمر بن عبداللہ عبدالعزیز بن سلطان ابی الحسن کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا تو ابو الفضل بن سلطان ابی سالم کے دل میں یہ بات آئی کہ وہ عامر بن محمد پر اچانک حملہ کر دے جیسے اس کے چچا نے عمر بن عبداللہ پر کیا ہے اور اس نے پختہ ارادہ کیا اور وہ اپنے اونٹوں کو لے کر جبل میں اس کے گھر چلا گیا اور ابو الفضل نے اپنے بھائی عبدالمومن پر حملہ کر دیا کیونکہ وہ مراکش میں قید تھا اور اس وجہ سے اس کے اور عامر بن محمد کے درمیان جھگڑا مستحکم ہو گیا اور اس نے سلطان عبدالعزیز کی طرف پیغام بھیجا پس وہ ۶۹ھ میں تو اس سے اٹھا اور ابو الفضل بھاگ کر تادلہ چلا گیا اور اس کے چچا سلطان عبدالعزیز نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا جیسا کہ اس کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے اور اس نے غدارت میں [illegible] طلب کیا۔ پس وہ اپنی جان کے متعلق اس سے ڈر گیا اور اس نے اپنے قلعے میں پناہ لے لی اور وہ المنصورہ کی طرف واپس آ گیا اور اپنے عزائم کو جمع کیا اور اس نے مراکش اور اس کے مضافات پر علی بن اجانا کو مقرر کیا جو ان کی حکومت کا پروردہ تھا اور اس نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنی پناہ گاہ سے عامر اور اس کی قوم کے ساتھ جنگ کرے اور اس نے اس پر حملہ کیا

~~جو بنی مرین کے ایک سالار اور مضافات کے [illegible] کو لیا اور [illegible] اس نے سلطان کے عزائم کو ترتیب دیا~~

پھر اس نے [illegible]ھ میں اس پر غلبہ حاصل کر لیا اور اس کی فوج تتر بتر ہو گئی اور اس نے جنگل میں گھستے ہی اسے گرفتار کر لیا اور اسے قیدی بنا کر سلطان کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے بیڑیاں ڈال دیں اور اسے لے کر المنصورہ کی طرف لوٹ آیا اور جب اس نے عید الفطر کی عبادت ادا کر لی تو اسے بلا کر ڈانٹا پھر اس کے حکم کے مطابق اسے اس کے قتل ہونے کی جگہ پر لے جایا گیا اور کوڑے مارے گئے اور اس کا خون نکال دیا گیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور سلطان نے اپنی قوم پر اپنے بھائی عبدالعزیز کے بیٹے فارس کو حاکم مقرر کیا جو اپنے چچا کی ہلاکت کے موقع پر اس کے پاس آ گیا تھا اور اس نے اس کے بیٹے ابو

شیخ وطاعت میں جدت اختیار کرنے کی وجہ سے قتل میں ان پر حملہ کرنے سے محفوظ رہا اور ان کی معافی ہو گئی یہ بات اس کے باپ نے اسے اس پر رحم کرنے کے لئے کہی۔ پس وہ معافی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور سلطان نے اسے اپنے مددگاروں میں شامل کر لیا۔ پھر اس کے بعد فارس بن عبدالعزیز پر فوت ہو گیا اور ۷۷۴ھ میں سلطان عبدالعزیز کی وفات کے بعد مغرب میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور مراکش کے مضافات سلطان عبدالرحمن بن علی المتصب بن سلطان ابی علی کی حکومت میں آ گئے اور یخلف بن عامر بھی ان کے پاس آ گیا تو انہوں نے اسے اس کی قوم کا سردار مقرر کر دیا پھر اس نے ان پر الزام لگایا کہ جب سے اس نے اپنے بیٹے کو عہد دیا ہے وہ اس پر اعتماد کرنے لگا ہے اور وہ اس کی وفاداری ختم کرنے کے لئے نکلا ہے اور ابن [illegible] کا مرتکب ہوا ہے اور [illegible] کے بعض قبائل نے [illegible] جن کے سردار [illegible] کی طرف منسوب تھے اور وہ ان کے ہاں مہمان تھا وہاں کے [illegible] ۷۷۸ھ میں اس کی وفات ہوئی۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا

[illegible] حکومت کے مقابلہ میں [illegible] اور [illegible] جو [illegible] کے کنارے پر واقع ہے ابو موسیٰ کے عہد میں ان کے [illegible] تھے اور جب [illegible] آ گئے تو انہوں نے ان پر حملہ کیا اور [illegible] کو قتل کر دیا اور [illegible] اس کی قوم نے [illegible] کی اطاعت کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور قوم بھی ان کی طرف آ گئی یہاں تک کہ ۷۷۶ھ میں [illegible] ہو گیا اور یوسف بن یعقوب کی فوجیں ان کے مقابلہ پر نکلی تھیں۔ پس انہوں نے اس کے قلعہ کو گرا دیا اور اس کی قوم کو تتر بتر کر دیا اور سلطان یوسف بن یعقوب نے عبدالکریم بن [illegible] کو جب سے اس نے باپ کی وفات کی تھی اپنی قوم اور [illegible] کا امیر مقرر کر دیا تھا پھر اس نے [illegible] کو گرفتار کر لیا اور [illegible] کو بھی گرفتار کر لیا [illegible] اور ان کو گرفتار کر لیا یہاں تک کہ ابن [illegible] نے اس کے [illegible] کی وجہ سے ان کو ہلاک کرنے کی کارروائی کی تھی۔ [illegible] عدن کی [illegible] کے باب [illegible] کیا گیا۔ [illegible] عبدالکریم بھی قتل ہونے والوں کے ساتھ قتل ہو گیا اور اس کے ساتھ [illegible] اور اس کا بھتیجا [illegible] بھی قتل ہو گئے اور سلطان [illegible] سے [illegible] ہو گیا اور ابن [illegible] کے [illegible] قتل کر کے [illegible] کے لئے چلا گیا اور اس میں داخل ہو گیا پھر [illegible] کی حکومت [illegible] سے سنبھالی اور جب [illegible] اور باقی ماندہ [illegible] حکومت [illegible] تو اس نے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کی جو حکومت کے آغاز سے [illegible] کی [illegible] کر دیا اور [illegible] میں [illegible] سلطان کے [illegible] کے ساتھ اس کی [illegible] کے [illegible] اور اس کے [illegible] پر [illegible] غالب آ گیا [illegible] چلے گئے اور ان کی قوم [illegible] ہو گئے یہاں تک کہ جب سلطان [illegible] اپنے بھائی ابو ثابت کے بعد [illegible] میں داخل ہو کر ان کی حکومت کی طرف [illegible] اور یوسف بن [illegible] ان کے پاس آ گیا اور [illegible] اپنی [illegible] کے [illegible] اور جب وہ [illegible] اور اس کی حکومت مستقل ہو گئی تو اس نے اس کے [illegible] کا خیال کرتے ہوئے اسے اس کی قوم کا امام مقرر کر دیا اور سلطان اپنی [illegible] اپنی حکومت پر [illegible] وہ مراکش کا عامل محمد بن [illegible] سلطان کے خواص اور مغرب کے حکمرانوں سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ مراکش کے مضافات پر [illegible] کے لئے [illegible] تھا اور اس

کے پاس اس بارے میں ایک خط آیا اور وہ مراکش کی طرف گیا جہاں اس نے یوسف بن سعد اللہ کو قتل کر دیا اور ابن ابی العلی سے عہد شکنی کی بنا پر اسے قتل کر دیا اور اسے اس کے بیٹے عبدالحق کے ساتھ ملا دیا اور تھوڑے سے عرصے کے لئے کدمیوہ سے سرداری جاتی رہی پھر بنو سعد اللہ کی طرف واپس آ گئی۔

وریکہ: یہ ہنتاتہ کے پڑوسی ہیں اور ان کے درمیان قدیم سے متواتر جنگیں ہوتی ہیں اور بدلہ کے بغیر خون بہہ رہے ہیں اور جنگ ان کے درمیان ہمیشہ رہتی ہے اور فریقین کے بہت سے آدمی مارے گئے یہاں تک کہ ہنتاتہ اپنی حکومت کے زور سے ان پر غالب آ گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بغیبہ و ھو علی کل شیء قدیر

باب: ۳۳

بنی عبدالمومن کے خاتمہ کے بعد

بنی بدرہ کے حالات جو موحدین میں سے سوس کے امراء ہیں اور ان کی گردش احوال

ابو محمد بن یونس جدمیوہ کے موحدین کے وزراء میں سے تھا اور اسے مرتضیٰ نے وزیر بنایا تھا پھر اس پر ناراض ہو کر اسے ۶۶۰ھ میں معزول کر دیا اور سلطنت میں اسے گھر میں نظر بند کر دیا اور اس کی قوم اور اس کے خواص اسے چھوڑ کر بھاگ گئے اور علی بن بدر جو اس کے قرابت داروں میں سے تھا [illegible] میں سے نکل کر سوس کی طرف بھاگ گیا اور ۶۶۱ھ میں اطاعت کی مخالفت کرنے لگا اور وہاں اس کا [illegible] تاصحت کے قلعے میں اتر آیا جو [illegible] اور رشید [illegible] کے قلعے دور کرتی ہے اور اس نے قلعے کو صاحب کے ہاتھوں سے چھین کر اس پر قبضہ کر لیا اور اسے مضبوط کیا اور اس میں اپنے گھر اور حرم کو اتارا پھر اس نے سوس کے میدان اور ذوی حسان ذوی منصور عرب معقل میں سے بنی [illegible] کے لوگوں کو فوج میں [illegible] درعہ تک ان کے مواطن پر قبضہ کر لیا پس وہ اس کی طرف کوچ کر آئے اور اس نے ان کے ذریعے سوس کے نواح میں فساد اور خرابی پیدا کی اور اس سے بہت سے قبائل نے اس کی اطاعت اختیار کر لی مگر بنی [illegible] نے ان سے پہلو تہی کیا اور تارودانت میں موحدین کے عامل پر چڑھائی کر دی اور اس پر راستوں کو تنگ کر دیا اور اس کے حالات بگڑ گئے اور وزیر ابو محمد بن یونس نے اس پر مدافعت کا التماس [illegible] اور علی بن بدر کی طرف اس نے جو خط لکھا تھا اس پر اطلاع پائی تو مرتضیٰ نے اسے قید کرنے کا حکم دے دیا اور ۶۶۲ھ میں اسے قتل کر دیا اور وزیر نے ابو محمد بن اصناک کو موحدین کی فوج کے ساتھ بلاد سوس کی طرف جنگ کے لئے بھیجا اور اسے اس فوج کا سالار مقرر کیا اور یہ تارودانت میں اترا اور علی بن بدر تیونوین کے قلعہ میں چلا گیا اور ابن اصناک نے اپنی فوج کے ساتھ اس پر چڑھائی کی تو ابن بدر نے اسے شکست دی اور ان میں سے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور یہ شکست کھا کر مراکش کی طرف لوٹ آیا اور علی بن بدر اپنی مخالفت پر قائم رہا اور مرتضیٰ نے محمد بن علی ازلماط کو موحدین کی فوج کے ساتھ ۶۶۴ھ میں اس سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے اسے بھی شکست دی اور ابن ازلماط قتل ہو گیا اور اس کے

مرتضیٰ نے سبتہ پر اپنے وزیر ابن عطیہ کو [illegible] اس نے اس پر چڑھائی کی اور کچھ عرصہ ان دونوں کے
درمیان جنگ ہوتی رہی اور [illegible] بغیر کامیابی حاصل کیے واپس لوٹ آیا اور [illegible] میں [illegible] کی پوزیشن مضبوط ہو گئی اور
اس نے انتظامات اور [illegible] سامان کے اسباب [illegible] کے [illegible] نے اس کی اطاعت اختیار
کی اور ان کی [illegible] تھیں [illegible] میں [illegible] کی [illegible] تھی اور جب [illegible]ھ میں
[illegible] مراکش پر غالب آیا [illegible] اپنے ملک [illegible] تو اس نے [illegible] جانے کا [illegible] اور [illegible]
کر کیا اور اس نے اپنے [illegible] لوگوں نے اکٹھے کر کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] تک پہنچ [illegible] میں [illegible] سامان [illegible] سے [illegible]
پر تھا اور اس نے [illegible] کا قصد کیا اور [illegible] پوری [illegible] اور جب [illegible] کے قلعہ
میں پہنچا تو اس کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible] کو [illegible] گیا اور [illegible]
[illegible] اس نے [illegible] کا [illegible] اور جب اس پر [illegible] جنگ [illegible]
[illegible] سے [illegible] اطاعت [illegible]
[illegible] اس کی اطاعت قبول کر لی [illegible] قلعے سے [illegible] جنگ [illegible] میں [illegible]
[illegible] اور انہوں نے قلعہ کی پناہ لی [illegible] کی طرف [illegible] اور سلطان نے اس کے [illegible]
[illegible] کا [illegible] اور سلطان نے قصبے پر قبضہ کر لیا اور [illegible] کے [illegible] چلا گیا [illegible]
[illegible] پر [illegible] نصب کر [illegible] جب [illegible] اس نے [illegible] اور دوبارہ اطاعت اختیار
کرنے میں [illegible] کا [illegible] اس نے یہ بات قبول کر لی اور [illegible] نے اس کا محاصرہ [illegible] کی طرف
لوٹ آیا اور جب [illegible] میں [illegible] نے [illegible] پر [illegible] تو [illegible] نے [illegible] اور [illegible] پر قبضہ کر لیا اور
[illegible] اور [illegible] اس نے [illegible] قلعوں پر قابض ہو گیا اور [illegible] کے لئے اس نے اپنے [illegible]
تیار کر لیا [illegible] انہوں نے اس پر حملہ کر دیا [illegible] پسپائی ہوئی اور [illegible] میں [illegible] ہو گیا اور اس کی [illegible] کے [illegible]
عبدالرحمن بن [illegible] نے [illegible] کے [illegible] حکومت [illegible] بن [illegible] اور جب [illegible]
[illegible] سلطان ابو [illegible] کے بادشاہ کی طرف سے اس کے باپ کے ساتھ [illegible] کے لئے [illegible] جیسا کہ ان کے
[illegible] کیا [illegible] اور [illegible] حکومت کو [illegible] نے [illegible] سے
کام لیا تو انہوں نے [illegible] حکومت [illegible] اموال کا [illegible] تو [illegible]
اور [illegible] کی طرف [illegible] سلطان [illegible] اس کے قلعے پر [illegible] نے باقی
ماندہ [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] اموال کا [illegible] کی طرف لوٹ آیا [illegible] نے
اس پر [illegible] پایا اور [illegible] بادشاہی [illegible] اور عبدالرحمن بن [illegible] اس نے [illegible] کے [illegible] میں
شامل ہو گیا اور [illegible] نے [illegible] میں مسعود بن ابراہیم بن [illegible] کو [illegible] اس کے [illegible] بیٹے [illegible]

ہوا ہے اس علاقہ پر [illegible] یہاں تک کہ وفات پا گیا اور اس کے بعد اس کے بھائی [illegible] کو مقرر کیا یہاں تک کہ [illegible] کی مصیبت آئی اور [illegible] فوت ہو گیا اور [illegible] سے [illegible] کی [illegible] دولت کے عرب ان پر غالب آ گئے اور انہیں ان سے قوت حاصل ہو گئی اور جب ابو [illegible] اپنے باپ کے بعد مغرب کا خود مختار حاکم بن بیٹھا تو اس نے اپنی حکومت [illegible] تک اپنے [illegible] کی [illegible] نے بھی [illegible] سے [illegible] نے اس پر قبضہ کر لیا اور انہوں نے [illegible] اور عربوں سے [illegible] اور اس کے شہروں میں [illegible] مقرر کئے اور اپنے وفات کے بعد ان کی طرف لوٹ آیا [illegible] ہو گئے اور اس کے ساتھیوں کے اور اس عہد میں سوس کی علاقہ بندی [illegible] کے [illegible] بہت [illegible] ہے اور اس [illegible] جاری [illegible] اس کی [illegible] سے [illegible] ان تک [illegible] میں [illegible] سے [illegible] متصل ہے اور [illegible] جہاں [illegible] ان کے سامنے ہے جو قبیلہ [illegible] پہاڑوں اور [illegible] والا ہے [illegible] اور وہ پہاڑ کے [illegible] میدان کی طرف [illegible] مغرب کی طرف [illegible] گرتا ہے اور اس [illegible] قبیلے ایک دوسرے کے قریب رہتے ہیں اور [illegible] اور جب [illegible] پہاڑ سے میدان میں [illegible] تارودنت شہر ہے اور اس وادی کے سمندر میں گرنے کے مقام [illegible] کے درمیان جنوب کی جانب ساحل سمندر پر [illegible] ہے اور [illegible] جہاں [illegible] ایک مشہور بات ہے اور لوگوں کا خیال ہے کہ فاطمی کا خروج وہاں سے ہوگا اور وہاں سے [illegible] طرف [illegible] سے ساحل پر جنوب کی جانب [illegible] دونوں کی مسافت [illegible] ہے اور اس کے بعد [illegible] جنوب [illegible] کی [illegible] ہے اور [illegible] جو [illegible] کے سامنے ہے اور [illegible] جہاں [illegible] ہے جاتے ہیں اور مشرق میں [illegible] معروف ہے [illegible] مغرب کی [illegible] سمندر میں چلی جاتی ہے اور اس وادی [illegible] ایک بازار ہے جس کا ایک دن [illegible] تاجر قصد کرتے ہیں [illegible] ایک شہر [illegible] میں [illegible] گیا ہے اس کے اور تارودنت کے درمیان [illegible] مسافت ہے اور [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] ہیں اور جب [illegible] ہیں [illegible] قریب ہیں اور [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] کی یہی صورت حال ہے۔

موحدین میں سے بنی حفص ملوکِ افریقہ کے حالات اور ان کا آغاز و [illegible]

ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ [illegible] اور اس کے [illegible] مصامدہ [illegible] کبیر [illegible]

زردکہ، ماجہ اور کفادہ وغیرہ کی طرح بہت زیادہ ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا اور اسلام سے قبل اور بعد میں ان میں ملوک و زعما ہوئے ہیں اور ہنتاتہ ان کے بڑے قبائل میں سے ہے اور ان سے تعداد اور قوت میں بہت زیادہ ہے اور وہی مہدی کی دعوت کے قیام اور اس کی حکومت کی تیاری اور اس کے بعد عبدالمومن کی حکومت کے قیام کے لئے سبقت کرنے والے ہیں جیسا کہ ہم نے مصامدہ کی زبان سے اس کے حالات میں بیان کیا ہے یہاں تک کہ امام مہدی کے عہد میں ان کا بڑا سردار شیخ ابوحفص عمر بن یحییٰ تھا اور ابن بیدق نے نقل کیا ہے کہ اس کا نام اُن کی زبان میں فارصکات تھا اور اس عہد میں ہنتاتہ کہتے ہیں کہ ان کے جدامجد کا نام ہے اور وہ ان میں بہت بڑا آدمی تھا جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا اور وہ اپنی قوم میں پہلا شخص تھا جس نے امام مہدی کی تابعداری اختیار کی اور یوسف بن وانودین اور ابن یحییٰ بن یکیت اور ابن یمور وغیرہ اس کے بعد آئے اور وہ مہدی کے خاص صحابہ میں سے تھا اور اس کی دعوت کی طرف سبقت کرنے والے دس آدمیوں میں شامل تھا اور وہ ان میں عبدالمومن کے پیچھے تھا اور عبدالمومن کو مہدی کا صحابی ہونے کے سوا اس پر اور کوئی برتری نہ تھی اور مصامدہ میں وہ ان کا اتنا بڑا سردار تھا جس کا مقابلہ نہ کیا جا سکتا تھا اور وہ موحدین میں شیخ کے نام سے موسوم تھا جیسے مہدی امام کے نام سے موسوم تھا اور ابن نخیل وغیرہ مؤرخین نے اس کا نسب اس طرح بیان کیا ہے۔ عمر بن یحییٰ بن محمد بن وانودین بن علی بن احمد بن والال بن ادریس بن خالد بن الیسع بن الیاس بن عمر بن وافتن بن محمد بن نجیہ بن کعب بن محمد بن سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرشی نسب مصامدہ میں مل جل گیا ہے اور اس کی عصبیت انہی پر ہوئی ہے جیسا کہ ایک قوم سے دوسری قوم میں ملنے والے انساب میں ہوتا ہے جیسا کہ ہم کتاب کے شروع میں بیان کر چکے ہیں اور جب امام فوت ہو گیا اور اس نے عبدالمومن کے متعلق اپنی حکومت کی وصیت کی اور وہ مصامدہ کی عصبیت سے دور تھا بلکہ اس میں مہدی کی بزرگی کا کچھ اثر تھا پس اس نے مہدی کی موت کو پوشیدہ رکھا اور عبدالمومن نے مصامدہ کی اطاعت کی آزمائش کی اور تین سال تک اس کی موت کے متعلق بتانے میں توقف کیا پھر ابوحفص نے اسے کہا ہم تجھے اسی طرح مقدم کریں گے جیسے امام تجھے مقدم کرتا تھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ اس کی حکومت منعقد ہونے والی ہے۔ پھر اس نے اس کی بیعت کا اعلان کر دیا اور اس کے مقدم کرنے میں امام کے عہد کو پورا کر دکھایا اور مصامدہ کو اس کی اطاعت پر آمادہ کیا گو دوسرے آدمیوں نے اس کے متعلق اختلاف کیا اور عبدالمومن اور اس کے بیٹے کے باقی ماندہ ایام میں تمام امور مہمہ میں انہی کی طرف رجوع کیا جاتا تھا اور انہوں نے دعوت کے مصائب میں اسے کفایت کی اور اس نے انہیں اس کے غم سے بے نیاز کر دیا اور عبدالمومن اسے مواقف میں مقدم کرتا تھا بلکہ وہ اس میں خوب تجربہ کار ہو گیا اور شیخ مراکش سے نکلا ۵۴۴ھ میں عبدالمومن نے اسے مغرب اوسط پر حملے کے وقت اپنے ہراول میں بھیجا اور تمام زناتہ جیسے بنی ومانو، بنی عبدالواد، بنی ریمیان اور بنی توجین وغیرہ موحدین سے جنگ کرنے کے لئے منداس میں جمع تھے اور اس نے خوب خونریزی کرنے کے بعد عبدالمومن کے مراکش میں پہلے دخول کے وقت زناتہ کو دعوت پر آمادہ کیا تو ماسہ میں ایک باغی نے اس کے خلاف خروج کیا اور مختلف لوگوں کے منہ اس کی طرف پھر گئے تو اس کی ضلالت تمام اس میں پھیل گئی اور دعوت کی پوزیشن خراب ہو گئی تو اس نے شیخ ابوحفص کو اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے اس کی بیماری کا قلع قمع کر دیا اور اس کی گمراہی کے آثار کو مٹا دیا اور جب عبدالمومن نے افریقہ جانے کا ارادہ کیا تو

اس نے شیخ ابو حفص سے کوئی مشورہ نہ لیا اور جب وہ وہاں سے واپس آیا اور اپنے بیٹے محمد کو ولی عہد بنایا تو موحدین نے اس کی مخالفت کی اور اس کے بیٹے کی ولایت کو برا خیال کیا تو اس نے ابو حفص کو اندلس سے اس کی جلد بلایا اور موحدین کو اس کی بیعت پر آمادہ کیا اور المنصور ہی کے قتل کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے کہ یہی شخص کا سرغنہ تھا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور ان کے بیٹے محمد کو ولی عہد کی تکمیل ہو گئی اور جب عبد المومن نے ۵۵۴ھ میں مہدیہ کو فتح کرنے کے لئے دوبارہ افریقہ جانے کا ارادہ کیا تو اس نے مغرب پر شیخ ابو حفص کو اپنا جانشین بنایا اور وہ عبد المومن کی ان وصیتوں کو جو اس نے اپنے بیٹوں کے بارے میں کی تھیں سفر میں افریقہ کی طرف لے گیا اور وہ اس کے اصحاب میں سے عمر بن یحییٰ اور یوسف بن سلیمان کے سوا کوئی آدمی باقی نہ رہا اور عمر تمہارے ہاتھوں میں سے ہے اور یوسف کو اس نے فوج دے کر اندلس کی طرف بھیجا تا کہ اس سے راحت حاصل کرے اور اسے کہا کہ عمر میں نے جسے تو پسند کرے اس کے ساتھ اسی طرح کر اور ابن مردنیش کو چھوڑ دے جو اس نے تیرے لئے چھوڑا ہے اور اس کے متعلق گردش روزگار کا انتظار کر اور اس نے افریقہ کو عربوں سے خالی کر دیا اور انہیں بلاد مغرب کی طرف جلا وطن کر دیا اور ضرورت پڑنے پر انہیں ابن مردنیش سے جنگ کرنے کے لئے محفوظ رکھا اور یوسف بن عبد المومن حکمران بنا تو شیخ ابو حفص نے اس کی بیعت سے تخلف کیا اور موحدین بھی اس کے تخلف کی وجہ سے متوقف ہو گئے یہاں تک کہ اس نے جو کام اس کی خلافت کی جگہ سے کئے وہ دیکھ لیا اس کی غرض واضح ہو گئی اور وہ اس کی خوبیوں سے حیران رہ گیا اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور اس کی خلافت سے رضامندی کا اعلان کر دیا اور یوسف اور اس کی قوم کے دن بڑی بڑی بشارتیں تھیں اور اس نے ۵۶۳ھ میں امیر المومنین کا نام اختیار کر لیا اور جب یوسف بن عبد المومن حکمران بنا تو جبال غمارہ و صنہاجہ میں فتنہ برپا ہو گیا جس میں ۵۶۲ھ میں سبع بن [illegible] نے بغاوت کر دی اور اس نے شیخ ابی حفص کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کی ذمہ داری سونپی پھر خود بھی جنگ کے لئے نکلا اور ان میں خوب خونریزی کی اور مکمل فتح حاصل کی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب اسے ۵۶۷ھ میں طاغیہ کے اندلس پر حملہ کرنے اور بطلیوس شہر کے ساتھ خیانت کرنے کا پتہ چلا تو اس نے اس شہر کو بچانے کے لئے جانے کا عزم کیا اور اس نے شیخ ابی حفص کی نگرانی کے لئے موحدین کی فوجوں کو آگے بھیجا اور قرطبہ میں اترا اور اس نے اندلس میں رہنے والے تمام سرداروں کو حکم دیا کہ وہ اس کی راہ کی طرف رجوع کریں پس اس نے بطلیوس کو اسی کی صورت چھڑا لیا اور جہاد میں اس نے وہاں بہت کارنامے دکھائے اور جب وہ ۵۷۱ھ میں قرطبہ سے مراکش کی طرف واپس آیا تو راستے میں سلا کے قریب فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے بنی عبد المومن کے سرداروں کے ساتھ اندلس، مغرب اور افریقہ میں باری باری امارت حاصل کرتے رہے پس منصور نے اپنی حکومت کے آغاز میں اپنے بیٹے ابو سعید کو افریقہ کا حاکم بنایا اور اس کے واقعات میں سے وہ واقعہ بھی ہے جو مہدیہ میں عبد الکریم منتزی کے ساتھ ہوا جس کا ذکر ہم نے اس کے حالات میں کیا ہے اور [illegible] فوت ہو گئے تو ابو محمد بن عبد الواحد کو وزیر بنایا اور وہ ۵۹۱ھ میں حرکہ کے روز اس کے ہراول میں تھا پس اس نے مسلمانوں سے مصیبت کو دور کیا اور اسے اس جنگ میں جو شہرت و شرف حاصل ہوا اس سے اس کی شہرت ہو گئی اور وہ اس جنگ میں شہید ہو گیا اور اس کی اولاد بعد میں بنی الشہید کے نام سے مشہور ہوئی اور وہ اس کے بعد میں تونس میں مقیم رہے اور جب ۶۰۱ھ میں ناصر ابن غانیہ کے تونس پر غالب آنے کی خبر ملنے پر افریقہ پر حملہ کرنے کے لئے

[illegible] ابو محمد عبد الواحد بن شیخ ابی حفص [illegible] ۵۹۹ھ [illegible] قابس [illegible] یوسف بن عبد المومن [illegible] افریقیہ [illegible] شیخ ابو محمد [illegible] بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

[illegible]

تین سال تک افریقہ کی مہمات کو پورا کر کے مغرب چلا جائے اور یہ کہ وہ ان پر موحدین کے آدمیوں کو منتخب کر کے مقرر کرے گا اور یہ کہ عزل و نصب کے قاعدہ میں اس کی محاسبہ گیری نہیں کی جائے گی تو اس نے اس کی شرط کو قبول کر لیا اور لوگوں میں اس کی ولایت کا اعلان کر دیا گیا اور موحدین کے درمیان اس کا جھنڈا بلند کر دیا گیا اور ناصر مغرب کی طرف کوچ کر گیا اور شیخ ابو محمد اس کے پاس سے بجایہ لوٹ آیا اور ۱۰ شوال ۶۰۳ھ کو ہفتہ کے روز تونس شہر میں امارت کی سیٹ پر بیٹھا اور اپنے احکام کو نافذ کیا اور ابوعبداللہ محمد بن احمد بن نخیل کو اپنا کاتب بنایا اور ابن غانیہ طرابلس کے نواح کی طرف لوٹ آیا اور اس نے سلیم اور ہلال کے عربوں میں سے اپنے مددگاروں اور دوستوں کو اکٹھا کیا اور ان میں محمد بن مسعود بھی اپنی زواودہ قوم کے ساتھ موجود تھا اور انہوں نے دوبارہ فساد اور خرابی شروع کر دی اور ۶۰۴ھ میں ابومحمد موحدین کی فوجوں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں گیا اور جو عوف بن سلیم قبیلے میں سے ہیں اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور وہ مرداس اور علاق تھے۔ پس بشیر نے ان سے مڈبھیڑ کی تو وہ دن بھر جنگ کرتے رہے اور مدد آ گئی اور ان کے آخری حصے میں ابن غانیہ کی فوج تتر بتر ہو گئی اور موحدین اور عربوں نے ان کا تعاقب کیا اور ان سے اموال کو چھین لیا اور ابن غانیہ مجروح ہو کر اقصیٰ صحرا کی طرف بھاگ گیا اور ابومحمد فتح اور غنیمت حاصل کر کے تونس کی طرف لوٹ آیا اور ناصر سے محمد کی فتح کے متعلق بات چیت کی اور ولایت سے ہٹنے کے متعلق وعدے کو پورا کرنے کے بارے میں کہا تو اس نے اس کے ساتھ اچھی طرح بات نہ کی اور حکومت میں رہنے کے بارے میں شیخ صاحب مغرب کا عذر کیا اور یہ کہ وہ اس بارے میں از سر نو غور کرے گا اور اس نے اس کی طرف مال، گھوڑے اور لباس عطا بخشش کے لئے بھیجے جن کی قیمت ایک کروڑ دینار تھی ان میں بارہ ہزار آٹھ سو سیاہ، تین سو تلواریں اور ایک سو گھوڑا تھے اس کے علاوہ اس نے سبتہ اور بجایہ سے بھی اسے چیزیں بھیجیں اور مزید دینے کا بھی اس سے وعدہ کیا اور شلوطن کی تاریخ ۶۰۶ھ ہے۔ پس ابومحمد اپنے حال پر قائم رہا اور اس کے اور یحییٰ میورقی کے درمیان پے در پے جنگیں ہوتی رہیں جن کا ذکر ہم کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

معرکہ تاہرت اور اس میں ابومحمد کا غنائم حاصل کرنا: اور جب یحییٰ بن غانیہ معرکہ شبرو سے بھاگ گیا تو اسے خبر ملی کہ وہ تلمسان کے نواح میں بلاد زناتہ میں چلا جائے اور اس نے تلمسان کے والی شیخ ابی عمران بن موسیٰ بن یوسف بن عبدالمومن کے مراکش سے وہاں پہنچنے اور بلاد زناتہ کی طرف ٹیکس جمع کرنے کے لئے جانے کے ساتھ موازنہ کیا اور شیخ ابومحمد نے اس کے مقام سے اسے متنبہ کرتے ہوئے لکھا کہ وہ اس کا سامنا نہ کرے کیونکہ وہ اس کے مددگاروں میں شامل ہے تو اس نے اس بات کے ماننے سے انکار کر دیا اور تاہرت کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں ابن غانیہ پر حملہ کر دیا پس اس کی فوج منتشر ہو گئی اور وزناتہ ایک قلعہ کے قریب ہو گئے اور سپہ سالار ابو عمران قتل ہو گیا اور تاہرت کو لوٹ لیا گیا اور یہ اس کی آبادی کا آخری دور تھا اور ان کے ہاتھ غنائم اور قیدیوں سے بھرپور ہو گئے اور وہ افریقہ کی طرف لوٹ آئے پس شیخ ابومحمد نے اسے ایک مقام پر روکا اور اس نے ان پر حملہ کر دیا اور قیدیوں کو ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیا اور ان کی باقی ماندہ غنائم کو بھی لے گیا اور اس جنگ میں بہت سے ملثمین مارے گئے اور ان کا ایک دستہ طرابلس کی جانب چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ واقعہ ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اور ابو محمد کے تابعین کو ابن غانیہ کے ہاتھ سے چھڑانے اور واقعہ تیر کے بعد ابن غانیہ صحراء کی طرف چلا گیا اور اُسے ملثمین کا ایک دستہ اور ان کے عرب دوست اسے ملے اور انکی ریاح و زواودہ کی جنگوں میں اس کے ساتھ تھا اور ان کا سردار محمد بن مسعود تھا پس انہوں نے مشورہ سے دوبارہ جنگ کرنے کا عزم کر لیا اور صبر و ثبات کا عہد و پیمان کیا اور وہ ہر طرف اعراب دوستوں کی تلاش میں نکل گئے اور ان کے پاس بہت سی قومیں جمع ہو گئیں جن میں ریاح، زغبہ، شرید، عوف، زیاب اور نغات شامل تھے پس انہوں نے اکٹھے ہو کر افریقہ میں داخل ہونے کی نیت کر لی پس ابو محمد ان کے پہنچنے سے قبل ہی وہاں پہنچ گیا اور ۶۰۶ھ میں تونس سے نکلا اور تیزی سے ان کی طرف چلا اور جبل نفوسہ کے پاس ان کی جنگ ہوئی اور جب جنگ تیز ہو گئی تو ابو محمد نے اس کی عمارتوں اور خیموں کو برباد کر دیا اور بنی عوف بن سلیم سے بعض گروہ اس کے پاس آ گئے اور ابن غانیہ کا میدان جنگ خراب ہو گیا اور موحدین نے اس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ رات کے اندھیرے میں داخل ہو گیا اور ان کے ہاتھ غنائم اور قیدیوں سے بھر گئے اور عرب عورتیں لائی گئیں اور انہوں نے خیمے اور بھاگتے وقت ان لوگوں کے سامنے لگ ایک چیخ دیا تھا کہ موحدین کے لئے غنیمت بن گئیں اور دو عورتیں قیدی بن گئیں اور اس معرکے میں ملثمین زناتہ اور عربوں کے بہت سے آدمی مارے گئے جن میں زواودہ کا شیخ ابن محمد بن مسعود البلط بن سلطان اور اس کا عمزاد حرکات بن شیخ بن عساکر بن سلطان اور شیخ بنی قرہ اور [illegible] جو مغراوہ کا سردار تھا اور محمد بن الغازی بن غانیہ اور ان جیسے دوسرے لوگ بھی شامل تھے اور ابن غانیہ پر شکست خوردہ اور تمام جہات سے نا امید ہو کر واپس لوٹ آیا اور ابو محمد اور موحدین غالب ہو کر لوٹے اور افریقہ میں ابو محمد کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے تمام فساد کا قلع قمع کر دیا اور اس کے ٹیکس کو پورا وصول کیا اور اس کے جنگل اور شہر کے رہنے والے مطیع ہو گئے اور ان کے جھنڈے کو لہرا نہیں گیا اور وہ صاحب قوت ہو گیا اور اس کا بیٹا یوسف المستنصر بن محمد اور اس کے چچا بہت سے [illegible] نے [illegible] اور [illegible] ملک مغرب میں ان کے غائب آنے میں مشغول ہو گئے [illegible] نے شیخ ابو محمد سے افریقہ میں درخواست کی اور اس کے کام آنے اور اس کے ضبط احوال اور قیام ملک پر اصرار کیا تو اس نے اسے اس کے مقامات پر باقی رکھا اور اخراجات کے لیے اس کی طرف اموال بھجوائے اور وہ ہمیشہ دین پر عامل رہا یہاں تک کہ ۶۱۸ھ میں فوت ہو گیا۔

شیخ ابو محمد بن شیخ ابو حفص کی وفات اور اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کی حکومت کے حالات

شیخ ابو محمد فانی کی وفات ۶۱۸ھ میں ہوئی اور تھوڑی سی موحدین کی حکومت دو فریقوں میں بٹ گئی ان میں سے ایک فریق عبدالرحمٰن بن شیخ ابو محمد کا تھا اور دوسرا اس کے عمزاد ابراہیم بن اسماعیل بن شیخ ابی حفص کا تھا پس وہ کچھ عرصہ کے لئے متردد رہے پھر اس کے بیٹے امیر ابو زید عبدالرحمٰن پر متفق ہو گئے اور اسے عہد و پیمان دیئے اور اسے اس کے باپ کی جگہ امارت پر بٹھایا پھر بغاوت فرو ہو گئی اور اس نے حکومت کے قیام کے لئے اپنے عزائم کو تیار کر لیا اور عطاء بخشش کی اور شعراء کو

انعامات دیئے اور ابو عبداللہ بن ابوالحسن کو اپنا کاتب بنایا اور المستنصر کو بڑی شان سے خطاب کیا اور نواح کو [illegible] جوانب کی حفاظت کے لئے اپنی فوجوں کے ساتھ نکلا۔ یہاں تک کہ اسے المستنصر کا خط ملا جس میں ولایت سے تمہیں معزول [illegible]۔ [illegible] ابوالقاسم العزفی کی مداخلت سے حجبون الرنداحی کی بغاوت رک گئی اور سرداروں نے [illegible] کی ولایت پر اتفاق کر لیا اور دعوت کو مرتضیٰ کی طرف پھیر دیا۔ یہ بنی عزفی کا واقعہ ہے اور دعوت کے بارے میں [illegible] تو ان کی بیعت لی اور ابن الامیر ابو یوسف بن محمد بن عبداللہ بن [illegible] وہاں پہنچے آپ [illegible] دی اور اس سے قبل وہاں ابوعلی بن خلاص والی تھا۔ پس جب العزفی اور حجبون الرنداحی کو حکومت ملی تو اس نے ان سے عہد و پیمان کیا پھر اس نے بجایہ کے لئے کشتی دی اور اپنے آپ کو اور مال کو اس کے ساتھ شریک کیا یہاں تک کہ [illegible] نے خیانت سے اسے قتل کر دیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں اور اس کے بیٹے تونس کی طرف چلے گئے اور ان کے ساتھ ان کا داماد قاضی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن یعقوب بھی تھا جو ابن ابی خالد المالقی کا بیٹا تھا۔ وہ اور اس کی قوم [illegible] کے ایام میں بجایہ چلے گئے اور وہیں قیام پذیر ہو گئے اور [illegible] نے ان سے دوستی [illegible] کے ساتھ تونس کی جانب کوچ کر گئے اور اس نے قاضی ابوالقاسم کی سیرت اور حسن معاملہ کے متعلق اس کے فضل و معرفت کو معلوم کیا اور سلطان [illegible] نے [illegible] قضاء کے کاموں میں لگا دیا اور اسے اس کام میں بہت شہرت حاصل ہوئی اور جب امیر ابو زکریا کی وفات کی خبر [illegible] تو [illegible] مسلمانوں [illegible] تھے اور سلطان نے ان کے ساتھ الجزائر کے شہر سے [illegible] اور اس کے گرد و نواح کے متعلق اشتراک کا معاہدہ کر لیا تھا۔ پس انہوں نے وہیں سکونت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ جب انہیں سلطان کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے ان میں فساد برپا کرنے میں جلدی کی پس انہوں نے [illegible] اور وحشتناک ظلموں تک پہنچی اور ان پر بنی عباس کے ایک باغی کو امیر مقرر کیا اور طامع نے پہاڑ کی جانب سے [illegible] کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی تو اس نے انہیں اپنی دعوت کے لئے سمندر پار بھیج دیا پھر وہ [illegible] الاندلس کی طرف چلا گیا اور انہیں ان کے بھائیوں کے ساتھ ملا دیا اور طائفہ ملکیہ اور اس کے جزائر پر قابض ہو گیا اور [illegible] سے اپنے کلمۂ کفر سے کلمۂ اسلام کو مٹا دیا۔

سلطان ابوعبداللہ المستنصر کی بیعت کے حالات اور اس کے دور کے واقعات

اور جب سلطان ابو زکریا بونہ کے باہر [illegible] میں فوت ہو گیا تو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں لوگوں نے اس کے بیٹے امیر ابو عبداللہ پر اتفاق کر لیا اور اس کے چچا محمد اللحیانی نے [illegible] اور باقی ماندہ فوجیوں سے اس کی بیعت لی اور اس نے تونس کی طرف کوچ کیا اور [illegible] رجب کو حضرۃ میں داخل ہوا اور اس کی آمد کے روز اس نے از سر نو بیعت لی اور مستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا پھر کچھ مدت کے بعد اس نے تجدید بیعت کی اور پہلی علامت کی جگہ الحمد للہ اور الشکر للہ کے الفاظ اختیار کئے اور اس نے اپنی حکومت کا بوجھ اٹھا لیا اور اپنے باپ کے [illegible] شیخ کو [illegible] مقرر کیا جو اس کے [illegible] سے معروف [illegible] تھا [illegible] نے [illegible] کی طرف بجایہ اور جہات کی طرف [illegible] بیعت لینے کے لئے گیا پس ہر جانب نے ایک دوسرے کی پیروی کی اور اس نے ابو عبداللہ بن ابی مہدی کو وزیر بنایا اور قضاء پر ابو زید [illegible] کو مقرر کیا جو اس کے چچا محمد اللحیانی کے بچوں کا اتالیق تھا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

امیر ابو زکریا کے دو بھائی تھے ایک کا نام محمد تھا جو بہت دیندار تھا اور لمبی داڑھی کی وجہ سے لحیانی کے نام سے مشہور تھا اور دوسرے کا نام ابراہیم تھا ان کے درمیان ایسا خلوص و محبت تھی جسے بیان نہیں کیا جا سکتا اور جب امیر ابو زکریا فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے ابو عبداللہ المستنصر نے حکومت سنبھال لی اور اس نے محمد بن ابی مہدی کو وزیر بنایا جو اپنی قوم میں بڑا طاقتور تھا پس اس نے اس کی سرکشی کی وجہ سے اس پر حملہ کرنے کا سوچا اور وہ بیس سال کی عمر کا تھا اور آپ سلطان کی رکاوٹ بڑی مشکل معلوم ہوئی کیونکہ اس کے پاس بہت سے تازہ دم جنگجو اور اندلس کے گھرانوں کے [illegible] وہ طاقتور تھا اور اس کے باپ نے ان میں چند آدمیوں کو چنا اور ایک فوج مرتب کی جنہوں نے موحدین پر غلبہ پایا اور حکومت میں ان کے مراتب [illegible] پس ابن ابی مہدی نے سلطان کے دونوں بھائیوں کو قتل کیا اور جو حکومت ان دونوں کے ہاتھ سے جا چکی تھی اس پر افسوس کیا [illegible] سے اپنی امید پوری ہوتی نظر آتی تھی وہ محمد اللحیانی کی طرف لوٹا تو اس نے اس کی بیعت کو قبول کیا اور ابن ابی مہدی نے خفیہ طور پر اس کی بیعت کر لی اور اس سے [illegible] کا وعدہ دیا اور [illegible] اپنے چچا محمد اللحیانی کی طرف سے یہ [illegible] پہنچ گئی اور [illegible] اس کے بیٹے نے حرکت [illegible] کیا اور ان خبروں کا قاضی ابو [illegible] نے بھی اسے خیر خواہی کرتے ہوئے اطلاع دی اور ابن ابی مہدی نے [illegible] سلطان کے دروازے پر اپنی جماعت کی ایک مخلوق [illegible] کو گرفتار کر لیا [illegible] اور موحدین کے مشائخ بھی اس کے ساتھ تھے پس انہوں نے ابن محمد اللحیانی کی اس کے گھر پر بیعت کی اور سلطان نے اپنے دوستوں کو سوار کرایا اور [illegible] ترکوں کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا پس [illegible] اور اپنے دوستوں کے ساتھ نکلا اور شہر سے [illegible] موحدین نے چاہا پس اس نے ان کی فوج کو شکست دی اور ابن ابی مہدی اور ابن [illegible] قتل ہو گئے اور [illegible] سلطان کے چچا اللحیانی کے گھر کی طرف دوڑے اور اس کے بیٹے کو جو صاحب بیعت تھا قتل کر دیا اور [illegible] کی طرف [illegible] اور راستہ میں اس کے بھائی ابراہیم اور اس کے بیٹے کو بھی قتل کر دیا اور اس نے موحدین کے گھر لوٹ لئے اور انہیں [illegible] برباد کر دیا پھر فتنہ اور بغاوت سرد پڑ گئی اور سلطان نے فوج اور دوستوں پر مہربانی کی اور ان کو ان کے [illegible] دیئے اور ان سے [illegible] اور اس نے عبداللہ بن ابی الحسین کو جو حکومت کے آغاز میں [illegible] چھوڑ گیا تھا دوبارہ بلا لیا اور ابن [illegible] اپنے عہدے سے ہٹ گیا اور اس کی [illegible] سے کمزور ہو گیا پس وہ اپنے [illegible] کی طرف لوٹ آیا اور حالات درست ہو گئے پھر [illegible] کے پاس [illegible] کے غلام ظافر کی شکایت کی گئی اور انہوں نے [illegible] اس کے چچا کے قتل کے لئے [illegible] کر دیا اور وہ اس سے چوکنا ہو گیا اور حملہ سے ڈر گیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور اس شکایت میں اس کے غلام ہلال نے [illegible] پس اس نے اسے اس کی جگہ مقرر کر دیا اور وہ بھاگ کر [illegible] کے پڑوس میں رہنے لگا [illegible] کے حالات میں وہ [illegible] ہو گئی جس کا ہم ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

سلطان کے ان کارناموں کا تذکرہ جو اس نے اپنے دور حکومت میں کیے اس کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ اس نے شاہی محلات [illegible] اور سب سے پہلے اس نے [illegible] کی طرف [illegible] ایک شکارگاہ بنائی پس اس نے زمین پر ایک باغ [illegible] جس کا [illegible] حد بندی سے باہر تھا جس میں وحشی جانوروں کا کوئی [illegible] نہ جا سکتا تھا۔

میں جب وہ شکار کے لئے سوار ہوتا تو وہ اس باڑ کو توڑ کر اپنے خاص غلاموں کی ایک جماعت کے ساتھ چلا جاتا اور اس کے ساتھ اس کے وہ اصحاب بھی نکلتے جن کے پاس تربیت یافتہ شکرے اور سلوقی کتے اور چیتے ہوتے تھے پس وہ انہیں وحشی جانوروں پر چھوڑتے اور انہوں نے اس کے آگے چوڑائی میں ایک دیوار بنائی اور وہ جیسے چاہتا اس شکار سے اپنی ضرورت پوری کرتا اور یہ اس کے بڑے کاموں میں سے ایک کام تھا پھر اس نے اپنے محلات اور طابیہ کے صحن کے اطراف میں دو دیواریں بنائیں اور بلند کر دیں جو دس ہاتھ کی چوڑائی سے زیادہ تھیں اور دونوں باہم ملی ہوئی تھیں اور ان کے درمیان کی طرف نکلتے وقت یہ بادشاہ لوگوں کی نگاہوں سے پردے میں رہتی تھیں اور یہ ایک بڑا عظیم الشان محل تھا اور حکومت کے دور کا ایک ہمیشہ رہنے والا شاہکار تھا پھر اس نے گھر کے صحن میں ایک بلند عمارت بنائی جو مصمودی زبان میں آساراک کے نام سے مشہور ہے اور یہ بلند عمارت وہ ایوان ہے جو بہت بلند اور وسیع اطراف والا ہے اور اس کے دونوں جانب تین دروازے ہیں اور ہر دروازے کے دونوں کواڑ بہت خوبصورت بنے ہوئے ہیں اور ہر کواڑ کو ایک طاقتور جماعت بند کرتی اور کھولتی ہے اور اس کا جو دروازہ مغرب کی سمت ہے اس کی سیڑھیوں تک جو [illegible] پہنچنے کے لئے نصب کی گئی ہیں ان کی تعداد پچاس سے کچھ زیادہ ہے اور دونوں جانب کے دروازوں سے [illegible] راستے اسی کی طرف پہنچاتے ہیں جو قصر کے دروازوں تک لے جاتے ہیں پھر قصر کے میدان کی طرف مڑ جاتے ہیں جس میں وہ وفود کی مجالس اور وفود سے ملاقات کے لئے اپنے تخت پر بیٹھتا ہے جس سے بادشاہ کی بڑائی اور حکومت کی جلالت کے اظہار کا بہت بڑا اثر ہے اسی طرح اس نے سامنے کے صحن سے نیچے شہرۂ آفاق باغ بنایا ہے جو ابوفہر کے نام سے مشہور ہے جو پھیلے ہوئے اور جھکے ہوئے باغوں پر مشتمل ہے جن میں انجیر، زیتون، انار، کھجور اور انگور اور دیگر ہر قسم کے پھل اور درخت پائے جاتے ہیں اور ہر درخت کی قسم ایک ترتیب سے مرتب کی گئی ہے یہاں تک کہ اس میں سرو کے اور جنگلی درخت لگائے گئے ہیں اور ان کے درمیان میں پھول، ترنج، میوے اور خوشبودار پودے، چنبیلی، خیری اور نیلوفر کے باغات ہیں اور ان باغات کے وسط میں اس نے ایک وسیع باغ بنایا ہے اور اس میں [illegible] سے پانی کے لئے رواں ہوتی ہے اور اس میں ایک قدیم نہر سے پانی لایا جاتا ہے جو زغوان اور قرطاجنہ کے [illegible] کے درمیان میں واقع ہے اور وہ زمین میں چلتی ہے اور اس پر بڑی بڑی عمارات بنائی گئی ہیں اور یہ ایک نہایت گہرے کنویں سے جو مضبوط [illegible] اور چوڑائی والا ہے بہتی ہے اور جب اس میں زیادہ پانی ہو جاتا ہے تو اسے دوسری نہر میں ڈال دیتی ہے جو قریب فاصلے پر واقع ہے پھر یہ ایک حوض میں جا پڑتی ہے اور جب وہ حوض بھر جاتا ہے اور لہریں لینے لگتا ہے تو لونڈیاں کشتیوں میں سوار ہو کر سیر کی جاتی ہے۔ جب ابن [illegible] زیان بن ابی الحملات مدافع بن ابی الحجاج بن سعید مردنیش بلنسیہ کی حکومت میں خود مختار بن بیٹھا تو بلنسیہ چھوڑ دیا اور ابو حفص غالب آگیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب اندلس میں عبد المومن کی ہوا اکھڑ گئی اور ابن ہود نے خروج کیا اور شیخ ابن الاحمر نے بغاوت کی اور اس جگہ سے مخالف ہو گیا اور فرنگیوں کے [illegible] نے [illegible] پر چڑھائی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور مسلمانوں کے محاصرہ کے لئے دشمنوں کے پاس [illegible] تھیں جن میں سے وہ بلنسیہ اور جزیرہ شقر اور شاطبہ اور ایک ایک جیان، طلیطلہ، مرسیہ وغیرہ میں تھیں اور اس [illegible] ان کے پیچھے [illegible] تھے پھر طاغیہ نے قشتالہ پر قبضہ کر لیا جو قرطبہ کا شہر ہے اور طاغیہ ارغون نے بلنسیہ اور الجزیرہ کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا اور

بلنسیہ کے محاصرہ کے لئے اس نے انیشہ کا قلعہ بنایا جہاں اس نے اپنی فوج کو اتارا اور واپس لوٹ آیا اور زیان بن مردنیش اس کی باقی ماندہ فوج سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور اہل شاطبہ اور شقر جنگ کے لئے نکلے اور اس نے ان پر چڑھائی کی پس مسلمان تتر بتر ہو گئے اور ان میں سے اکثر مارے گئے اور ابو الربیع بن سالم جو اندلس میں شیخ المحدثین تھا شہید ہو گیا اور یہ ایک عظیم دن تھا اور بلنسیہ پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ پھر دشمن کے دستوں نے اس پر بار بار حملے کئے پھر رمضان ۶۳۵ھ میں طاغیہ برشلونہ نے اس پر چڑھائی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے خوب تکلیف پہنچائی اور عبدالملک بن مردنیش اس میں تھا پس اس کی ہوا اکھڑ گئی اور افریقہ میں بنی ابی حفص کی حکومت غالب آ گئی اور ابن مردنیش اور مشرقی اندلس کے باشندوں نے امیر ابو زکریا سے مدد کرنے کی توقع کی اور انہوں نے الحضرۃ میں جمعہ کے روز اسے اپنی بیعتیں بھی بھیج دیں اور اس محفل میں اس نے اپنا قصیدہ پڑھا جس میں اس نے مسلمانوں سے مدد طلب کی ہے اور وہ قصیدہ یہ ہے:

> "تو اپنے سواروں کے ساتھ جو اللہ کے سوار ہیں اندلس پہنچ اور اس کی نصرت کے مطابق مدد دے قوت ہمیشہ ہی مدد طلب کی جاتی ہے اور وہاں کے زخمی جو تکلیف برداشت کر رہے ہیں اس سے بچ اور دین کی مصیبت لمبی ہو گئی ہے یہ وہ جزیرہ دین کے باشندے مصائب کا شکار ہو گئے ہیں اور ان کے نصیب برباد ہو گئے ہیں اور ہر صبح ان کا ماتم دشمنوں کے نزدیک خوشی کا باعث بنتا ہے اور ہر شام مصیبت کا حاضر کرتی ہے۔ ان کو شرف اور خوشی کو غم میں بدل دیا ہے اور بلنسیہ اور قرطبہ میں وہ کچھ ہوا ہے جس سے جان نکل جاتی ہے اور شہروں میں شرک آ گیا ہے اور اسلام کوچ کر گیا ہے ہائے وہ مساجد جو دشمنوں کے لئے گرجے بن گئی ہیں اور وہاں سے گھنٹے بجائے جاتے ہیں ہائے افسوس قرآن شریف پڑھانے والے مدارس مٹ گئے ہیں۔ وہ شہر آنکھوں کے لئے بہت خوبصورت تھے اور نکہتیں ان کے درختوں سے لطف اندوز ہوتی تھیں اور اب ان کی حالت کا ایک عجیب منظر ہو گیا ہے جو قافلے کو روک لیتا ہے اور بیٹھنے والے کو سوار کر رہا ہے وہ مجلس کدھر گیا جس سے ہم واسطہ میں بیٹھے تھے اور وہ شاعر کہاں گئی تھی۔ جو ہم شہید حاصل کرتے تھے اس کی خوبیوں نے ایک مرکش معاوے ہے اور اس نے اس کی توڑ پھوڑ میں غفلت سے کام بھی لیا اور اس کے لئے خطا خالی ہو گئی ہے اور جس چیز کو اس کی شکی نہیں اچک سکیں اس کو اس نے اچھا سا کر کے لے لیا ہے۔ اے ملک جو مشرکوں نے مٹا دیا ہے اسے زندہ کر دے جیسے تو نے مہدی کی دعوت سے مٹی ہوئی چیزوں کو زندہ کر دیا تھا ان ایام میں۔ میں نصرت حق کے لئے بجلت کرنے والا تھا اور میں نور ہدایت سے نور حاصل کرتے ہوئے رات گزارتا تھا۔ اے منصور بادشاہ اپنے شہروں کو ان سے پاک کر کیونکہ وہ نجس ہیں اور نجس کو دھوئے بغیر طہارت حاصل نہیں ہوتی اور کاٹنے والی فوج کے ساتھ ان کی زمین کو روند ڈال یہاں تک کہ ہر سردار کے سر کو قتل دے اور مشرقی اندلس کے لوگوں کی مدد کر جن کی آنکھیں بدشگونی سے لبریز ہیں اور وہ روتی رہتی ہیں۔ تجھے مبارک ہو ان کے محن کو تم ہمدرد اور پشت گھوڑوں اور نکلی تیروں سے بھرا ہے اور فتح کا ایک وقت مقرر کر دے۔ شاید دشمنوں کا وقت قریب آ گیا ہے یا آنے والا ہے"۔

پس امیر ابو زکریا نے ان کے داعی کی بات کو قبول کیا اور ان کی طرف اپنے بحری بیڑے کو بھیجا۔ ہتھیار اور مال سے بھرا اور یحییٰ بن یحییٰ بن الشہید بن اسحاق بن ابی حفص کے ساتھ بھیجا اور ان تمام چیزوں کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی اور جب

بحری بیڑہ ان کی مدد کو آیا تو وہ محاصرہ کے گزشتہ دنوں میں پڑے ہوئے تھے پس وہ دانیہ کی بندرگاہ میں اترا اور وہاں سے انہیں مدد پہنچائی اور واپس لوٹ آیا اور ابن مردنیش کی طرف سے کوئی آدمی اس کے پاس نہ آیا جو اس سے چیزوں کو لیتا اور بلنسیہ کے باشندوں کا محاصرہ سخت ہو گیا اور خوراک ختم ہو گئی اور بہت سے آدمی بھوک سے مر گئے پس شہر سپرد کرنے کے متعلق قرارداد ہوئی تو اس کی ایک جانب صفر ۶۳۶ھ میں ارغون کے بادشاہ نے لے لی اور ابن مردنیش وہاں سے نکل کر جزیرہ شقر کی طرف چلا گیا اور وہاں کے باشندوں سے امیر ابوزکریا کی بیعت لی پھر اہل مرسیہ کے پاس گیا جہاں پر سال کے آغاز میں ابوبکر عزیز بن عبدالملک بن خطاب کی بیعت ہو چکی تھی پس اس نے اس سال کے رمضان میں اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور ان کی بیعت امیر ابوزکریا کو بھیج دی اور اہل مرسیہ اس کی اطاعت میں شامل ہو گئے اور ۶۳۷ھ میں ابن مردنیش کا وفد تونس سے ان کی طرف لوٹ آیا۔ یہاں تک کہ ابن ہود کا مرسیہ پر غلبہ ہو گیا اور یہ وہاں سے نکل کر ۶۳۸ھ میں لقنت الحصون کی طرف چلا گیا۔ یہاں تک کہ طاغیہ برشلونہ نے ۶۴۴ھ میں اس کے ہاتھ سے مرسیہ کو چھین لیا اور وہ تونس کی طرف چلا گیا۔

الجوہری کے آغاز و انجام کے حالات: اس آدمی کا نام محمد بن محمد الجوہری تھا اور یہ سبتہ اور قبارہ جو مغرب کے مضافات میں سے تھے کے والی ابن زیجانی کی خدمت کی وجہ سے مشہور تھا اور یہ بہت اچھا گھڑسوار اور دولت کا خواہشمند تھا اور جب یہ تونس میں آیا اور سلطان کے والیوں سے متعلق ہوا تو اس نے ان امور پر غور کیا جو اسے سلطان کے قریب کرنے والے اور اس کے مقام کو بلند کرنے والے ہوں تو اس نے افریقہ میں جنگلات میں رہنے والے بدوی اہل خیام کے خراج کو غیر منضبط پایا جس کا رجسٹر میں بھی کوئی اندراج اشارہ نہ تھا تو اسے پتہ چلا کہ یہ تو دیوان اور عمال کو کھا جاتے ہیں پس ان کی طرف گیا اور ان کے خراج کو سلطان کے پاس پہنچایا جس کی وجہ سے خزانہ بھر گیا اور اس کی شہرت ہو گئی اور سلطان ابوزکریا اس کی طرف مائل ہو گیا اور اس کے مشوروں پر عمل کرنے لگا اور اسے اپنا خاص آدمی بنا لیا اور اس نے ابوربیع کفیس جو ابن الغریغ کے نام سے مشہور تھا کی موت پر اتفاق کیا یہ شخص الحضرۃ کے دیوان اور الاشغال پر تھا تو اس نے اس کی جگہ اس کو عامل مقرر کر دیا اور اس خطے میں موحدین کے مشائخ کوئی بڑا آدمی ہی والی بنتا تھا پس سلطان نے اسے اس کی کارگزاری اور کفایت کی وجہ وہاں عامل مقرر کر دیا جس سے اس کی خواہش پوری ہو گئی اور اسے اس نے اپنی خواہش تک پہنچنے کے لئے ایک ذریعہ شمار کیا پس اس نے شمشیر زنوں کا لباس تیار کیا اور سرحدی حفاظت کے لئے گھوڑوں کو تیار کیا اور جاہلی لوگوں کے ساتھ جنگ کے لئے آمادہ کیا اور ان دنوں راشد و محمد ابو علی بن نعمان اور ابو عبداللہ بن حسین کے مرتبہ تک پہنچ جانے پر افسوس ہوا۔ ان دونوں نے اس سے دشمنی کی اور سلطان کو اس کے خلاف اکسایا اور اس کی نافرمانی کے شر سے متنبہ کیا بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز سلطان نے بعض مالکوں اور نافرمانوں کی تنبیہ کے متعلق اس سے مشورہ طلب کیا تو اس نے اسے کہا میرے پاس تیرے دروازے پر ہزاروں لشکر موجود ہیں تو ان کے ذریعہ ان جیسے لوگوں میں جس کو تیر مارنا چاہتا ہے مار دے تو سلطان نے اس سے منہ پھیر لیا اور اسے اس شکایت کے مصداق پایا جو اس کے متعلق کی گئی تھی اور جب اس نے عبدالحق بن یوسف بن یاسین کو ذکریا بن صنطان کے ساتھ بجایہ کی کارروائی میں مقدم کیا تو جوہری نے اسے بتایا کہ یہ اس نے اس کی شکایت کی وجہ سے کیا ہے اور اسے وصیت کی کہ وہ اس کے معاملے کے بارے میں آگاہی حاصل کرے اور اس کے خط کے مطابق عمل کرے پس

عبدالحق نے یہ بات امیر زکریا کو بتا دی پس وہ بے چین ہو گیا اور جو بری کے سامنے آتے پر برا منایا اور ہمیشہ ہی اس کے متعلق اس قسم کی باتیں کی جاتی رہیں یہاں تک کہ اس پر فرد جرم عائد ہو گئی اور امیر ابوزکریا نے اس پر حملہ کر کے اسے ۶۲۸ھ میں گرفتار کر لیا اور اسے آزمائش کے لئے اس کے دشمنوں ابن الماں اور منذری کے سپرد کر دیا۔ پس اس نے عذاب پر صبر دکھایا اور ایک روز اس کے قید خانے ہی میں مر گیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے اپنا گلا گھونٹ لیا تھا اور اس کے جسم کو راستے کے وسط میں پھینک دیا گیا اور اس کی اہل شماتت نے اس کے ساتھ قسم قسم کی بے ہودگی کی اور جب سے امیر ابوزکریا نے مستقل طور پر افریقہ کی حکومت سنبھالی اور اسے بنی عبدالمومن سے حاصل کیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے وہ مراکش میں اکثر آ کے بادشاہ سے مقابلہ کرتا تھا اور تخت وزارت پر غالب تھا اور اس کا خیال تھا کہ وہ زناتہ کی مدد سے وہ جو کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے مل جائے گا پس وہ امرائے زناتہ کو اس میں رغبت دلاتا اور ان سے بنی مرین، بنی عبدالواد، توجین اور مغراوہ کے امراء کے لئے مراسلت کرتا اور یغمراسن نے جب سے آل عبدالمومن کی اطاعت اختیار کر لی تھی وہ مکمل طور پر ان کی دعوت کو آگے کر رہا تھا اور ان کے پاس آ گیا تھا اور ان کے دوست کے ساتھ صلح اور ان کے دشمن کے ساتھ جنگ کرتا تھا اور ان میں سے رشید ان سے بہت حسن سلوک کرتا تھا اور خلوص رکھتا تھا اور اس نے اس سے جو مودت چاہی اور مغرب اوسط کی حکومت پا کر جیسے [illegible] کرنے والے بنی مرین کی طرف مائل ہونے اور اس کی خوشی کے ارادے سے اس نے اسے مختلف قسم کے تحائف دیئے۔ پس سلطان ابوزکریا نے یغمراسن کے ساتھ رشید کے اس رابطے پر برا منایا اور انہیں اپنے پڑوس میں ایک قریبی جگہ پر پابند کر دیا۔ اسی دوران میں بنی توجین کا امیر عبدالقوی اور بنی منڈیل بن عبدالرحمن امرائے مغراوہ کا ایک وفد اس کے پاس یغمراسن کے خلاف مدد مانگتے ہوئے آیا۔ پس انہوں نے اس کے معاملے کو آسان کر دیا اور اسے تلمسان کو فتح کرنے اور اس کا حاکم بننے کی خوش کن باتیں بتائیں اور اس نے زناتہ کو متحد کیا اور اس نے مراکش میں موحدین کے بادشاہ کو کچلنے کے لئے سواریاں تیار کیں اور موحدین اور باقی ماندہ دستوں اور فوجوں کو تلمسان کی طرف جانے کے لئے تیار کر دیا اور بنی سلیم اور ریاح کے جو اعراب اس کی اطاعت میں تھے وہ بھی اپنی سواریوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکل پڑے۔ پس انہوں نے مختلف فوج کا جائزہ لیا اور وہ ۶۳۹ھ میں ایک بہت بڑی فوج اور عظیم لشکر کے ساتھ اٹھا اور اس نے عبدالقوی بن عباس اور منڈیل بن محمد کے لڑکوں کو اپنے پیچھے وطنوں سے آنے والے لوگوں اور زناتہ اور زغبہ کے قبائل اور عربوں کی فوج کے ساتھ اپنی فوج کے آگے آگے بھیجا اور ان نے ملک کی سرحدوں میں ان سے مقابلہ کے لئے جگہ مقرر کی اور جب وہ مغرب میں ریاح اور بنی [illegible] کے میدانوں کے ٹیلوں پر کے سامنے صحرائے زناتہ میں اترا تو عرب سلطان کی رکاب میں چلنے سے سستی کرنے لگے اور معذرت کرنے لگے پس امیر ابوزکریا نے ان سے جنگ کے لئے کمر کس لی اور ان کے عزائم کو بیدار کرنے کے لئے ایک لطیف حیلہ کیا اور وہ اس کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ اس نے موحدین کی تمام فوجوں کے ساتھ شہر کے میدان میں تلمسان سے جنگ کی اور یغمراسن اور اس کی فوجیں تیر اندازی کرتے ہوئے سلطان کے مقابلہ میں نکلیں پس وہ تتر بتر ہو گئے اور دیواروں کی پناہ لینے لگے اور فصیلوں کو بچانے سے عاجز آ گئے کی بلندی سے خوب جنگ ہوئی اور یغمراسن نے دیکھا کہ شہر میں اس کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو اس نے اپنے خواص میں چھپ کر تلمسان کے دروازوں میں سے باب العقبہ کا قصد کیا اور موحدین کی فوجوں نے [illegible]

اس نے بھی ان کی طرف جانے کا عزم ارادہ کر لیا اور ان کے بعض پہاڑوں کو پچھاڑ دیا تو انہوں نے اسے رستہ دے دیا اور وہ صحرا میں چلا گیا اور یہ سب سے خوشی شہروں کی طرف کھسک گئیں پھر انہوں نے اس میں گھس کر عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے اور اموال کے لوٹنے سے فساد پیدا کر دیا اور جب اس نے دیکھا تو اس نے اس گھبراہٹ اور صدمہ کو دور کر دیا اور جنگ کی آگ سرد ہو گئی اور موحدین اور امیر نے ان لوگوں کے متعلق غور و فکر کیا جو تلمسان اور مغرب اوسط کی حکومت دے رہے تھے اور اسے بنی عبدالمومن کی دعوت اور اس کی مدافعت کے لئے اس کی سرحد پر اتارے ہوئے تھے اور ان کے اشراف نے اس بات کو بڑا سمجھا اور امرائے زناتہ نے اسے یغمراسن کے مقابلہ میں کمزور سمجھتے ہوئے بھگا دیا اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ یہ وہ سردار ہے جو اپنے آپ کو زخمی کر سکتا ہے اور شاید حملہ کر سکتا ہے اور نیز۔ چنانچہ اسے روک سکتا ہے اور یغمراسن نے چاہا کہ اگر وہ غارت گری کرے تو بھیجا جنہوں نے لوگوں کو اچک لیا اور انہوں نے کمین گاہوں سے اسے دیکھ لیا پھر اس نے سلطان کے پاس ایک وفد بھیجا جس نے تلمسان اور افریقہ کے بدلہ کا مطالبہ کرتے ہوئے مراکش کے حکم پر اکتفا کرنے کی تجویز پیش کی اور یہ کہ وہ اس اکیلے کو کوئی دعوت دے دے تو اس نے یہ بات قبول کر لی اور اس کی ماں موطا الحشا شرط قبول کے لئے اس کے پاس آئی تو اس نے اس کی عزت افزائی کی اور اسے بیت المال سے مہر دیا اور اس کے آنے جانے کی تحسین کی اور اس نے یغمراسن کے لئے افریقہ کے بعض مقامات کی شرط لگائی اور اس کے خراج کے لئے اپنے عمال کے ہاتھوں کو کھول دیا اور وہ اپنی آمد کے سترہ روز بعد الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا اور راستے میں موحدین نے اس کے دل میں یغمراسن کی کجی ڈالی اور اسے بتایا کہ وہ زناتہ اور امرائے مغرب میں سے کسی کے حاسدوں کو کمزور کرے تاکہ وہ اپنے ارادے سے باز رہے اور انہوں نے اسے سلطان کا لباس زیب تن کروا دیا تو اس نے اس کی بات مان لی اور عبدالقوی بن عطیہ توجینی اور عباس بن مندیل مغراوی اور منصور ملیکشی اپنی اپنی قوم کا سردار بنا دیا گیا اور انہیں آلہ بجانے اور یغمراسن کے طریق پر بادشاہی پردے بنانے کی اجازت دے دی پس انہوں نے اس کی اور موحدین کی لیڈروں کی موجودگی میں انہیں تیار کر لیا اور انہوں نے اس کے دروازے پر ان مراسم کو قائم کیا اور وہ اپنے ملک کی وسعت اور خواہش کی تکمیل اور اس کی حکومت کے سامنے مغرب کی اطاعت اور اس میں بنی عبدالمومن کی دعوت کے باعث ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ تونس کی طرف چلا گیا پس وہ الحضرۃ میں داخل ہوا اور اس کے تخت پر بیٹھ گیا اور شعراء نے فتح کے شعر پڑھے اور اس نے انہیں انعامات دیئے اور لوگوں کی گردنیں اس کی طرف اٹھ گئیں۔

اہل اندلس کے دعوت حفصی میں شامل ہونے اور اشبیلیہ اور اس کے بہت سے شہروں کی بیعت کے پہنچنے کے حالات:

ابوالولید کی اولاد میں سے ابومروان احمد الباجی اشبیلیہ میں موجود تھا اور حافظ ابوبکر تو بہت مشہور آدمی ہے۔ اس کی اولاد میں سے ابوعمر بن الجد موجود تھا اور یہ اپنے اجداد سے بزرگی اور جوانی کے وارث تھے اور خلفاء نے انہیں ان کے طریقوں پر چلایا اور یہ دونوں، سچ اپنے ملک کے باشندوں کے متبوع اور شیخ تھے اور ابوالقاسم امیر زکریا کے جملہ مددگاروں میں شامل ہو گیا اور اس نے اس بات کی اپنے بیٹے کو بھی دعوت دی یہاں تک کہ اس کے نفس نے اسے حملہ اور خروج کرنے کی ترغیب دی اور اس پر اس اسباب کو واضح کیا کہ لوگوں کا گروہ اس کی تشہیر کرے گا اور

اس کا سبب یہ ہوا کہ سلطان نے تانبے کے سکے چلائے جو چاندی کے بنائے جاتے تھے اسی طرح اس نے مشرقی سکوں کی مشابہت اختیار کی جو کہ بازاروں میں لوگوں کو معاملات درہم و دینار کے پورا کرنے میں ناموافق تھا اور وہ بھی دلی کو چاندی کے سکے کی طرح بنے [illegible] یہودیوں نے اس کے بنانے اور خریدنے میں ترغیب دی اور شروع کر دیا اور اس نے اپنے سکے ڈھالے [illegible] رکھا پھر لوگوں نے [illegible] نقصان سے خراب کر دیا اور سب تاجر لوگوں نے اسے کم وزن پایا ہے اور اس میں خرابی پھیل گئی پس سلطان نے اس کی منسوخی کر دی [illegible] نے ان کے ہاتھ کاٹے اور انہیں قید کیا اور [illegible] کے لیے جرمانہ ڈالا اور لوگوں نے اس کے بارے میں قلق کی اور لوگوں نے سلطان کو اسے [illegible] نے کہا اور اس بارے میں بہت باتیں ہونے لگیں [illegible] پیدا ہو گیا اور [illegible] عوام کو [illegible] برداشت [illegible] کی کہ [illegible] سے جو شخص [illegible] کا [illegible] اپنی [illegible] سلطان نے [illegible] ختم کر دیا اور اس نے محمد ابوالقاسم کی [illegible] نے اسے [illegible] کر [illegible] سلطان [illegible] کو [illegible] خروج کی ترغیب دی تھی اس کے متعلق اس پر رعب چھا گیا تو وہ [illegible] سے [illegible] جاتا اور وہاں کے امیر شبل بن موسیٰ بن محمد [illegible] کے پاس اترا اور اس نے اس کی خدمت کی [illegible] سلطان اس پر حملہ کرنے کا [illegible] ہوئے [illegible] اور اس کے قبضے سے [illegible] کی حکومت مضطرب ہوئی اور جب ابوالقاسم نے ان کے اضطراب کو محسوس کیا اور اس بات سے خوفزدہ ہو گیا۔ جب سلطان ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کر [illegible] اس کے [illegible] تو وہ وہاں سے نکل بھاگا گیا اور [illegible] کے [illegible] میں رہنے کا [illegible] اس نے [illegible] شروع کر دیئے اور حکومت نے بھی اس کی [illegible] شروع کر دی تو وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور [illegible] تک [illegible] پھر [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور وہیں فوت ہو گیا [illegible] امیر [illegible] یہاں تک کہ ان کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

مسیلہ کی طرف سلطان کے خروج کے حالات جب سلطان تونس کے محمد ابوالقاسم بن ابی زید کے متعلق اطلاع ملی کہ [illegible] بیعت [illegible] کے بعد وہ مغرب کی طرف چلا گیا ہے اور انہوں نے اس کی [illegible] تو تونس پر چڑھائی کی [illegible] موسیٰ کی قوموں کے ساتھ [illegible] اور اس سے قتال [illegible] کو [illegible] اور [illegible] سے مقدم [illegible] کے لیے [illegible] اور ان پر قبضہ کر لیا اور ان کی [illegible] اور شبل بن موسیٰ اور اس کی قوم [illegible] کی طرف بھاگ گئے اور سلطان [illegible] کے [illegible] مسجد میں اترا [illegible] سے [illegible] کے امیر محمد بن عبدالقوی نے ملاقات کی اور اس کی ملاقات سے برکت حاصل کرتے ہوئے [illegible] اطاعت کی [illegible] ساتھ [illegible] اور الفاظ [illegible] گھوڑے اور [illegible] اور [illegible] کے [illegible] مال [illegible] گھوڑے اور [illegible] اور [illegible] کا [illegible] اپنے وطن کی طرف لوٹ گیا اور سلطان بھی تونس کی طرف واپس آ گیا [illegible] کے متعلق [illegible] یہاں تک

کو اس نے اپنی تدبیر کا رخ اس کی طرف موڑ دیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور دوسری بار وہ الحضرۃ میں اترا جو اس کے مولی ہذیل کی وفات کی جگہ ہے جو تامتر کے نام سے مشہور تھا اور اسے حکومت میں سلطان کی طرح قدر و منزلت حاصل تھی اور وہ شاہی حکمی نیز اخلاق اور اہل علم اور دانشمندوں کی طرف توجہ کرنے والا تھا اور اس نے بہت سے اشعار کہے جو مقبول ہیں جن سے اس کی بہت شہرت ہوئی ہے۔ سلطان کو اس کی وفات کا بہت غم ہوا۔

اور شبل بن موسیٰ اور اس کی زواودہ قوم نے حاجبیہ کو پریشان کرنے کے لئے بہت کام کئے اور ان کو گھرانے میں سے جو آدمی ان کے ساتھ ملا انہوں نے اسے بادشاہ بننے کی رائے دی اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے انہوں نے پہلے امیر ابو اسحاق کی اور پھر اس کے بعد اس کے بھائی ابوالقاسم بن ابی زید کی بیعت کی اور سلطان ۷۷۲ھ میں ان کے مقابلہ کے لئے گیا اور ان کے اوطان پر قبضہ کر لیا اور وہ صحرا میں چلے گئے اور یہ تونس کی طرف واپس آ گیا اور اس نے اپنی بلاد عباد کو بچایا جو صحرا کے مشائخ میں سے تھا اشارہ دیا کہ وہ ان سے حسن سلوک اور دوستی کرے تاکہ وہ اس کے پاس آ جائیں اور سلطان نے عرب کے معظم زیاب اور بنی ہلال کے قبیلوں سے اپنے شیخوں کو اکٹھا کیا اور ۷۷۳ھ میں وہ بیوی کو فوجوں کے ساتھ تونس سے نکلا اور جب یعقوب بن سلطان نے جو مسعود بن سلطان کے بھائی ہیں اس سے ملاقات کی تو محمد بن ساکر کو اس کی قوم اور مجموعہ ریاح پر امیر بنا دیا اور جب مسعود بن سلطان صحرا کی طرف بھاگ گئے اور سلطان نے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ قفصہ میں اترا اور انہوں نے الزاب کی گھاٹیوں میں پڑاؤ ڈال لیا اور ان کے ایلچی ابن مزنی والی کے پاس اس میدان میں داخل ہونے کے لئے اسے مراجعت سے مانوس کرنے کے لئے آنے پر ... پس اس نے اپنے ارادہ کو پورا کرنے کے لئے انہیں سلطان کے پاس جانے کو کہا تو انہوں نے اس کے اشارہ کو قبول کر لیا اور ان کا امیر شبل بن موسیٰ بن محمد بن مسعود اور اس کا بھائی آئے تو اس نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا جو کہ ان کے شیوخ میں سے تھا اور ان کا سامان لوٹ لیا اور قتل کر دیا اور ان کے سروں کو ان کی جہات کے نگاریوں پر نصب کر دیا جہاں پر انہوں نے ابوالقاسم بن ابی زید کی بیعت کی تھی اور ان کے سروں کو بسکرہ کی طرف بھجوا دیا جہاں ان کو نصب کر دیا گیا اور وہ وہاں سے آبائل کی طرف چلا گیا اور اس نے ان کو الزاب کی گھاٹیوں میں ان کی جگہوں پر جا لیا اور وہ وہاں پر ان کے ساتھ برسر پیکار رہا اور وہ بھاگ گئے اور سواروں اور گھوڑوں اور اونٹوں کو چھوڑ دیا اور سلطان کے ہاتھ ان سے بھر گئے اور کجاوں پر بیٹھ کر بچوں اور عیال کے ساتھ بھاگ گئے اور فوجیں ان کا پیچھا کر رہی تھیں یہاں تک کہ وہ الزاب کے سامنے وادی شدی سے آگے گزر گئے اور یہ وہ وادی ہے جو مغرب اوسط کے سامنے سے جبل راشد سے نکلتی ہے اور الزاب سے گزرتی ہوئی مشرق کی طرف چلی جاتی ہے اور شط نفزاوہ میں جا گرتی ہے جو بلاد الجرید میں ہے۔ پس جب ان کو دستہ وادی سے گزر گیا تو واپس آ گیا اور وہ ریگستان میں چلے گئے جسے العرق کہتے ہیں ... اور سلطان اپنی جنگ سے کامیاب و کامران ہو کر واپس آیا اور شعراء نے مبارکباد کے قصائد پڑھے اور زواودہ کی جماعت ... کے ساتھ جالی اور وہ بھی تلمسان میں ابو حمو بن زیان کے پاس اور ... محمد بن مسعود یعقوب بن عبدالحق کے پاس اترے پس انہوں نے ان کو بہت عطیات دیے اور ان کے ہاتھوں کو انعامات اور عطیوں سے بھر دیا اور وہ اپنے وطنوں کو لوٹ

آ گئے اور وارکلا اور ریغہ کے محلات پر قبضہ کر لیا اور انہیں سلطان کی حکومت سے الگ کر لیا پھر وہ الزاب کی طرف مڑ گئے تو اس کے عامل ان کے لئے لوگوں کو اکٹھا کیا اور یہ مقرہ کا ٹھکانہ تھا اور اس نے الزاب کی حدود پر ان سے جنگ کی تو انہوں نے اسے شکست دی اور بطاوہ تک اس کا تعاقب کیا اس کے نزدیک اسے قتل کر دیا اور انہوں نے الزاب' جبل اوراس اور بلاد حضنہ پر چڑھائی کی یہاں تک کہ حکومتوں نے انہیں یہ علاقے دے دیئے اور یہ ان کی ملکیت ہو گئے۔

طاغیہ افرنجہ اور تونس کے نصرانیوں سے اس کی جنگ کے حالات: یہ قوم افرنجہ کے نام سے مشہور ہے اور عوام اسے افرانسہ شہر کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے افرنسیس کہتے ہیں اور ان کا نسب یافث بن نوح کے ساتھ جا ملتا ہے اور یہ لوگ بحر روم کے دونوں کناروں میں سے شمالی کنارے پر رہتے ہیں جو جزیرہ اندلس اور خلیج قسطنطینیہ کے درمیان واقع ہے اور یہ مشرق کی جانب سے رومیوں اور مغرب کی جانب سے جلالقہ کے پڑوسی ہیں اور انہوں نے رومیوں کے ساتھ ہی نصرانیت کو اختیار کر لیا تھا اور شاید رومی والیوں پر ان کی حکومت مضبوط ہو گئی اور یہ رومیوں کے ساتھ سمندر پار کر کے افریقہ چلے گئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے بڑے بڑے شہروں مثلاً سبیطلہ' جلولا' قرطاجنہ' مرناق اور باغایہ میں اتر پڑے اور وہاں پر جو بربری رہتے تھے ان پر غالب آ گئے یہاں تک کہ انہوں نے ان کے دین کی اتباع کر لی اور ان کی اطاعت اختیار کر لی پھر اسلام آیا تو اعراب نے ان کے ہاتھوں سے افریقہ کے باقی ماندہ شہروں مشرقی کنارے اور سمندری جزائر مثلاً اقریطش' مالطہ' صقلیہ اور میورقہ کو چھین کر فتح حاصل کر لی۔ پھر انہوں نے خلیج طنجہ کو پار کیا اور قوط' جلالقہ اور البشکنس پر غلبہ پا لیا اور جزیرہ اندلس پر قابض ہو گئے اور اس کی گھاٹیوں اور گھروں سے نکل کر ان افرنجہ کے میدانوں کی طرف آ گئے اور ان پر قبضہ کر لیا اور ان میں فساد برپا کر دیا اور ہمیشہ ہی دین والے اندلس میں بنی امیہ کے آغاز میں اس طرف آتے رہے اور افریقہ کے والی اغالبہ میں سے تھے اور ان سے پہلے بھی مسلمانوں کی فوجیں اور ان کے بحری بیڑے اس کنارے سے ان کے پاس آتے تھے یہاں تک کہ وہ سمندری جزائر میں ان پر غالب آ گئے اور انہوں نے اپنے کنارے کے میدانوں میں ان سے جنگ کی اور ان کے دلوں میں ہمیشہ ہی کینہ قائم رہا اور وہ چھینے ہوئے علاقوں کی واپسی کا طمع کرتے رہے اور الربع ساحل شام کے بہت قریب تھا اور جب رومی حکومت قسطنطنیہ اور روم تک پہنچی اور فرنجہ کی حکومت مضبوط ہو گئی تو انہوں نے مشرق میں اسے خلافت کا نام دیا اور شام کے قلعوں اور سرحدوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے بڑھے اور ان پر چڑھائی کی اور ان میں سے بہت سے قلعوں پر قبضہ کر لیا اور مسجد اقصیٰ پر غالب آ گئے اور اس میں مسجد کی بجائے ایک بہت بڑا گرجا بنا لیا اور کئی بار مصر اور قاہرہ سے جنگ کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حاکم مصر و شام صلاح الدین بن ایوب کردی کو چھٹی صدی کے وسط میں مسلمانوں کے لئے بچانے والا بازو اور اہل کفر پر عذاب بنا کر بھیجا پس اس نے ان کے ساتھ جہاد میں شجاعت دکھائی اور جو کچھ انہوں نے قبضہ میں کیا تھا اسے واپس لیا اور مسجد اقصیٰ کو ان کے جھوٹ اور کفر سے پاک کیا اور وہ اپنے جہادی کارروائیوں میں فوت ہو گیا۔ پھر انہوں نے دوبارہ حملہ کیا اور ساتویں صدی میں حاکم مصر و شام ملک صالح کے عہد میں اور تونس میں امیر ابو زکریا کے زمانے میں مصر سے جنگ کی پس انہوں نے دمیاط میں اپنے خیمے لگائے اور اسے فتح کر لیا اور انہوں نے مصر کی بستیوں پر غلبہ حاصل کر لیا اور اس دوران میں ملک صالح فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا معظم حکمران بنا اور مسلمانوں کو قتل کے بچاؤ

[illegible]

> [illegible]

پوپ اس بات سے مطمئن ہے تو بہت دفعہ خیر خواہی بھی دھوکہ بازی کر جاتی ہے یہی انہوں نے آپ کا [illegible] کیا اور
وہ تمہاری جرأت اور قسمت سے ست آدمی ہے تمہارا زیادہ خیر خواہ ہے۔ انہیں بتا دو کہ اگر انہوں نے بدلہ لینے
یا کسی برے کام کے لئے دوبارہ آنے کا ارادہ کر لیا ہے تو ابن لقمان کا گھر اپنی حالت پر قائم ہے اور بیڑیاں بھی
پڑی ہوئی ہیں اور آزاد کیا ہوا خوبصورت ہوتا ہے"۔

یحییٰ ابن لقمان کے گھر میں [illegible] میں ان کے قید کرنے کی جگہ ہے اور اہل مصر کے عرف میں طواشی آزاد کو کہتے ہیں۔ جب وہ ان اشعار کو پڑھ چکا تو اس بات نے طاغیہ کو سرکشی اور تکبر میں بڑھا دیا اور اس نے تونس کی جنگ میں جلد بازی سے مقدرت کی اور پانچ ماہ [illegible] سے ایلچیوں کو اس نے روکے رکھا پھر سلطان کے ایلچی نے ان کی منت سے اخراج کرتے ہوئے پہنچ گئے اور طاغیہ نے اپنی فوجوں کو اکٹھا کیا اور ذوالقعدہ ۶۶۸ھ کے آخر میں اپنے بحری بیڑے پر سوار ہو کر تونس کی طرف گیا اور یہ لوگ سرزمین اسلام میں جمع ہو گئے پھر اس نے ابتداء سے تونس کی بندرگاہ کا قصد کیا اور وہ چل پڑے اور سلطان نے لوگوں میں [illegible] کے متعلق [illegible] اور قریب [illegible] جنگ کے لئے جانے کا اعلان کر دیا اور اس نے الشرقی [illegible] کی رعایت کے لئے بھیجا اور وہ کئی دن تک حالات معلوم کرتا رہا پھر قرطاجنہ کی بندرگاہ پر [illegible] بحری بیڑے [illegible] اور مسلمانوں نے [illegible] سے ان کے [illegible] ساحل پر اترنے یا انہیں روکنے کے متعلق گفتگو کی تو بعض لوگوں نے انہیں اس وقت تک رہنے کا مشورہ دیا کہ ان کی خوراک کے ذخائر ختم ہو جائیں تو وہ اس جگہ سے چلے جانے پر مجبور ہو جائیں اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ جب وہ قطرۃ کی بندرگاہ جو محافظوں اور فوجوں والی ہے جائیں گے تو وہ ایک مرتبہ ہی حملہ کریں گے اور اس پر قبضہ کر کے لوٹ لیں گے مگر اس [illegible] سلطان نے اس بات سے اتفاق کیا اور انہیں اترنے کے لئے چھوڑ دیا جس دن وہ قرطاجنہ کے ساحل پر اترے اور اس سے قبل روم کے ساحل اندلسی فوج اور رضاکاروں کی جگہیں [illegible] پھر وہ چھپے تھے اور وہ تقریباً چھ ہزار سوار تھے جو [illegible] اور محمد بن الحسین کی نگرانی کے لئے اترے ہوئے تھے اور جب فنارتی ساحل پر اترے تو وہ تقریباً چھ ہزار سوار اور تیس ہزار پیادہ تھے یہ بات مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے بیان کی۔ ابن نخیل کہتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بڑے تین سو بحری بیڑے تھے اور وہ سات بادشاہ تھے جن میں افرنسیس اور حاکم صقلیہ جو ان کے بھائی اور [illegible] نجیہ کا حاکم جو طاغیہ کا ساتھی تھا جس کا نام [illegible] تھا اور الجزیرہ کا حاکم اور [illegible] بادشاہ کا نام [illegible] اور وہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے الملک [illegible] تونس پر حملہ کیا تھا حالانکہ ایسا نہیں تھا بلکہ وہ حملہ کرنے والا ایک اور آدمی تھا جس کا نام [illegible] فرنچو تھا اور اس کے ساتھ اس کے بھائی اور جرنیل تھے جن میں سے ہر ایک اپنی قوت اور شدت جنگ کی وجہ سے بادشاہ [illegible] پس انہوں نے قرطاجنہ کے [illegible] اور وہ [illegible] کی طرح تھے اور رضیہ کے اندر کے [illegible] میں فوج [illegible] اور انہوں نے فصیلوں کی خرابی کو لکڑی کے تختوں سے درست کیا اور ان کی برجیوں کو مرتب کیا اور فصیل پر ایک بڑی گہری خندق بنائی اور محفوظ ہو گئے اور سلطان اس کی ترتیب میں [illegible] کے ضائع کرنے پر پشیمان ہوا اور فرنچو کا بادشاہ اور اس کی قوم چھ ماہ تک تونس میں ٹھہری رہی اور اس کے پاس صقلیہ اور عدوہ کے بحری بیڑوں سے [illegible] اسلحہ اور خوراک کی مدد پہنچتی رہی اور اس نے بعض مسلمانوں کو گھیرے کے ایک راستے میں داخل کر دیا اور عربوں نے

ان کو بھیجا گیا پس انہوں نے اچانک دشمن کو آلیا اور فتح حاصل کرنے اور غنیمت لی اور ان کی جگہ کو بھی معلوم کر لیا پس انہیں بحیرہ کی نگرانی کا مکلف کیا گیا اور الشوائی نے بحیرہ میں تیر انداز بھیجے اور انہوں نے ان کی طرف جانے والے راستے کو روک دیا اور سلطان نے اپنے ممالک میں فوج کو اکٹھے کرنے والے بھیجے اور اسے ہر جانب سے امداد ملی اور حاکم بجایہ ابو ہلال بھی پہنچ گیا اور عربوں سود کشن دلہاصہ اور ہوارہ کی فوجیں بھی آ گئیں یہاں تک کہ زناتہ کے ملوک مغرب نے بھی اسے مدد دی اور محمد بن عبد القوی نے اپنے بیٹے زیان کی نگرانی کے لئے بنی توجین کی فوج اس کی طرف بھیجی اور سلطان نے باقی ماندہ تنخواہ دار اور رضا کار فوج پر سات سرداروں کو سالار مقرر کیا جن کے نام یہ ہیں۔ اسحٰق بن ابی کلاس عیسیٰ بن داؤد یحییٰ بن ابی بکر یحییٰ بن صالح ابو ہلال عیاد حاکم بجایہ اور محمد بن عیسیٰ اور ان سب کے سرخیل یحییٰ بن صالح اور یحییٰ بن ابی بکر تھے اور مسلمانوں کی اس قدر تعداد جمع ہو گئی جسے شمار نہیں کیا جا سکتا تھا اور صلحاء اور فقہاء اور درویش خود جہاد کے لئے نکلے اور سلطان خود اپنے خواص اور دلی دوستوں کے ساتھ ایوانہ میں بیٹھ گیا اور وہ خواص اور دلی دوست یہ تھے۔ شیخ ابو سعید جو العود کے نام سے مشہور تھا اور ابن ابی الحسین اور قاضی ابو القاسم بن البراء اور اخی نعمتی اور محرم ۶۹ھ میں مختلف مقامات پر ان کی جنگ ہوتی تھی اس روز یحییٰ بن صالح اور بدرون نے حملہ کیا اور فریقین میں سے بہت سی مخلوق مر گئی نیز انہوں نے عشاء کے بعد پڑاؤ پر حملہ کیا اور مسلمان اس کے نزدیک ہلاک ہو گئے اور پانچ سو نصاریٰ کے قتل کے بعد اس پر غالب آ گئے اور اس کے خیمے جس طرح لگے تھے لگے رہے اور اس نے پڑاؤ کے ارد گرد خندق کھدوانے کا حکم دیا پس اسے لوگوں نے دست بدست کھدوا اور شیخ ابو سعید نے خود بھی کھدوائی کی اور مسلمان تونس میں مصیبت میں پڑ گئے اور بدگمانی کرنے لگے اور سلطان پر تونس سے قیروان جانے کا الزام لگایا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن کو ہلاک کیا اور فرنجہ کا بادشاہ مر گیا۔ کہتے ہیں کہ وہ طبعی موت مرا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اسے ایک جنگ میں اچانک تیر آ لگا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اسے وبائی مرض ہو گیا تھا اور بعض کہتے ہیں سلطان نے ابن جرام دلائی کے ساتھ اس کے پاس ایک زہر آلود تلوار بھی بھیجی تھی جس سے وہ ہلاک کیا گیا تھا مگر یہ بات بعید از عقل ہے اور جب وہ فوت ہو گیا تو نصاریٰ نے اس کے بیٹے دمیاط پر اتفاق کر لیا اور اس کا یہ نام اس وجہ سے ہے کہ وہ یہاں پر پیدا ہوا تھا پس انہوں نے اس کی بیعت کی اور جانے کا ارادہ کر لیا اور ان کا دار و مدار غلبہ پر تھا پس اس نے المستنصر سے خط و کتابت کی کہ جو کچھ وہ اپنے آنے پر اخراجات کر چکے ہیں انہیں وہ دے دیئے جائیں پس چونکہ عربوں نے اپنے سرمائی مقامات کی طرف جانے کا عزم کر لیا تھا اس لئے سلطان نے ان کی مدد کی اور اس نے ربیع الاول ۶۹ھ میں مصالحت کرنے کے لئے فقہاء کے مشائخ کو بھجوایا اور قاضی ابن زیتون نے پندرہ سالوں کے لئے مصالحت کے انعقاد کی ذمہ داری لی اور ابو الحسن علی بن عمر اور احمد بن الغماز اور زیان بن محمد بن عبد القوی امیر بنی توجین حاضر ہوئے اور حاکم صقلیہ جردون اپنے جزیرہ پر صلح کے لئے مخصوص ہوا اور نصاریٰ اپنے بحری بیڑوں کے ساتھ چلے گئے اور انہیں سخت آندھی نے آ لیا جس سے وہ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے اور سلطان نے جو مال دشمن کو دیا تھا اس کا تاوان رعایا پر ڈال دیا جو انہوں نے رضا کارانہ طور پر اسے دے دیا کہتے ہیں کہ وہ مال دس اونٹوں کے بوجھ کے برابر تھا اور نصاریٰ قرطاجنہ میں تیس منجنیقیں چھوڑ گئے اور سلطان نے حاکم مغرب اور نواح کے ملوک سے حالات کے متعلق اور مسلمانوں سے اپنے دفاع اور اپنی صلح کے

متعلق بات چیت کی اور قرطبہ والوں کی تجویزوں سے مخالفت کا حکم دیا اور قرطبہ اپنی حکومت کی طرف لوٹ آئے اور یہ ان کے غلبے کا آخری زمانہ تھا پھر وہ مسلسل کمزور ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ ان کی حکومت متعدد ریاستوں میں تقسیم ہو گئی اور حاکم صقلیہ اور حاکم بجایہ خود دار ہو گیا اپنے آپ کو دوسروں سے ترجیح دینے لگے اور اس دور میں ان کا قدیم ترین اقتدار ضعیف و کمزور ہو گیا۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

اہل بیت آل بنی سعید سے تھا جو غرناطہ کے قریبی قلعے کے رہنے والے تھے، ان میں سے بہت سے آدمی موجود ہیں جو تاریخ میں مدح و تحسین کے حامل تھے ان میں ابو الحسن سعید بھی ان میں بہت بڑا کاروباری آدمی تھا اور اس کا یہ پوتا اس کا نام محمد تھا اس نے اس کی کفالت میں نشو و نما پائی اور جب یہ معزول ہو کر مغرب کی طرف لوٹا تو ۶۴۰ھ میں بونہ میں فوت ہو گیا اور اس کا پوتا تونس کی طرف لوٹ آیا اور اس دور میں شیخ ابو محمد بن ابی حفص نے ترقی کی وہ کم عمر تھا کہ اس نے بیٹے ابی زکریا کی خدمت میں ملازمت کی اور جب اس نے اپنے باپ کی وفات کے بعد حکومت سنبھالی تو محمد اس کی خوشنودی پر غالب آ گیا پھر یہ اپنی مراکش سے آیا اور افریقہ کا ... محمد بن ابی الحسین اس کے مددگار بن گئے۔ یہ تھا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ وہ مراکش میں مشغول رہا ... فوت ہو گیا تھا اور ابن ابی الحسین تونس کی طرف واپس آ گیا اور اس نے امیر ابو زکریا کے ساتھ بہت جلد جید کر لیا اور اس کی خواہشات پر غالب آ گیا اور جب المستنصر حاکم بنا تو اس نے تھوڑی دیر اسے اپنے عہدے پر رہنے دیا پھر اللحیانی کے واقعہ کے بعد اسے ہٹا دیا اور یہ بات مشہور کرتے ہیں کہ اس کے دشمنوں کی چغلی کا اثر ہو گیا اور انہوں نے ابو القاسم بن عزوم الی زید بن الشیخ ابی محمد کے ساتھ اس کی مخالفت کو لشکر کرتے سلطان نے اسے پکڑ کر اس کے گھر میں نظر بند کر دیا پھر اسے رہا کر دیا اور دوبارہ اسے اس کی جگہ مقرر کر لیا اور اس نے اپنے دشمنوں سے بدلہ لیا اور سلطان کے امر پر اس کا غالب ہو گیا یہاں تک کہ ۶۹۱ھ میں اس کی وفات ہو گئی اور اس نے اس کے عہدے پر سعید بن یوسف بن ابی الحسین کو مقرر کر کے کاموں کا مکلف کیا اور اس نے بہت سامان جمع کر لیا اور اسے بہت کچھ حاصل کیا اور ابو عبداللہ مختلف علوم کا جامع اور شعر و لغت اور نظم و نثر کا ماہر تھا اور اس کی ایک تالیف ترتیب مجمع ہے جو اس نے جوہری کی اور اس کے اختصار کی ترتیب کے مطابق ہے اور وہ اپنی ریاست میں مشہور رائے خود دار عالی ہمت اور خدمت میں بڑا بلند مرتبہ تھا اور اس کے کچھ اشعار بھی ہیں جن میں سے التیجانی وغیرہ نے کچھ اشعار نقل کیے ہیں اور ان میں سے ایک قصیدہ ... ہیں جو اس نے امیر ابو زکریا کی طرف سے حسان بن جابر کو مخاطب کرتے ہوئے بیان کیے ہیں جو اس نے حکومت کی مدد کرنے والی انہی کی مکر گئی تھی اور دو اشعار "د" کی ردیف میں ہیں اور اس سے قبل دوسرے اشعار میں "ی" کی ردیف میں ہیں اور اس کا ایک بیٹا سعید نام کا تھا جو اپنے باپ کی زندگی میں مراتب سلطانی میں فوت ہو گیا پھر وہ اپنی انتہا سے پہلے ہی شادمان ہو گیا اور اس کی تیسری سوت شیخ ابو سعید عثمان بن محمد الجانی جو ابو الرغب کے نام سے مشہور تھا کی سوت تھی اور مغرب میں اس کے اہل بیت بنی ابی زید کے نام سے مشہور تھے اور ان میں ایک میر حریز بھی تھا جو صاحب الاشغال کے نام سے مشہور تھا اور سعید کے زمانے میں تمیمی کی بد سلوکی سے مغرب سے بھاگ گیا اور راستہ میں بجایہ چلا گیا اور وہاں ابو عبداللہ المنتصر نے بیعت حاصل کی اور امیر ابو زکریا کی بیعت کرنے میں سبقت لے گئے

موحدین کے مشائخ نے ورثے اور اپنے اہل مجلس میں شامل کر لیا پھر اس نے بنی نعمان کی مصاحبت کے بعد اس کے بیٹے المستنصر کے ہاں وہ مقام حاصل کیا کہ کوئی اس کی ہمسری نہ کر سکتا تھا اور اس کی رائے اور تدبیر پر غالب آ گیا یہاں تک کہ ۷۳ھ میں فوت ہو گیا اور عوام و خواص میں اس کا ذکر خیر باقی رہ گیا۔

اہل جزائر کی بغاوت اور ان کی فتح کے حالات: جب اہل جزائر نے زناتہ اور والیان مغرب اوسط کی حکومت کے سامنے کو پھیلتے دیکھا تو انہوں نے اپنی حکومت کے قیام کی سوچی اور انہوں نے اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکا اور علاحدگی اختیار کر لی اور ۷۱۹ھ میں سلطان نے ان کی طرف فوج بھیجی اور اس نے صاحب ثغر بجایہ ابن عیاد بن سعید یحییٰ کو جو اس کا ساتھی تھا اشارہ کیا تو وہ ۷۲۱ھ میں موحدین کی فوجیں لے کر آ گیا اور اس نے ایک سال تک ان سے جنگ کی مگر وہ فتح حاصل نہ کر سکا تو وہ وہاں سے ہٹ کر بجایہ واپس آ گیا اور ۷۲۷ھ میں بنی عبدالواد نے جزائر میں قوت ہو گیا اور پھر ۷۴۷ھ میں سلطان نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کا قصد کیا اور خشکی میں ان کی طرف فوج بھیجی اور سمندر میں بحری بیڑے بھیجے اور تونس کی فوج پر ابوالحسن بن یاسین کو سالار مقرر کیا اور عامل بجایہ کو اشارہ کیا کہ وہ ایک فوج بھیجے تو اس نے ابوالعباس بن ابی الاعلام کی نگرانی کے لئے ایک فوج بھیجی اور ان بری اور بحری فوجوں نے جزائر کو چاروں جانب سے گھیر لیا اور اس کا محاصرہ سخت کر دیا اور اسے بزور قوت فتح کر لیا اور اس میں خوب قتل عام کیا اور گھروں کو لوٹا اور بہت سے اموال ضائع ہوئے اور اس نے شہر کے مشائخ کو گرفتار کر لیا اور انہیں پابہ زنجیر تونس لایا گیا اور قصبہ میں قید کر دیا گیا یہاں تک کہ سلطان کی وفات کے بعد واثق نے انہیں رہا کر دیا۔

اور جزائر کی فتح کے بعد سلطان تونس سے شکار کے لئے باہر نکلا اور ملک کا جائزہ لیا اور مرض اسے لاحق ہو گیا اور وہ اپنے گھر واپس آ گیا اور اس کی بیماری میں اضافہ ہو گیا اور اس کی موت کی افواہیں پھیل گئیں اور وہ ۷۵۵ھ کو عید الاضحیٰ کے روز لڑکھڑاتی ٹانگوں کے ساتھ نکلا اور اس کے پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اور وہ لوگوں کی خاطر بڑے صبر کا اظہار کرتے ہوئے تخت پر بیٹھا پھر اپنے گھر میں داخل ہوا اور اسی شب کو فوت ہو گیا اور آل حفص کے ملوک میں یہ سلطان بہت عظیم آدمی تھا اور اس کی شہرت بہت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور صحرائے اقاصیہ کی سرحدوں نے بھی اس کے دامن کو تھامنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا ہوا تھا اور بڑے بڑے لوگ خصوصاً اندلس سے عجیب کلام کہنے والے شعراء بلیغ کاتب کھڑے اور عالم پرہیزگار بادشاہ اور بزرگ شیوخ اس کے بیٹے کی حکومت کی پناہ لیتے ہوئے مشرق و مغرب میں خلافت کے نشانات کو مٹانے اور اس کی حکومت کے سوا بادشاہی کی آواز دبانے کے لئے جمع ہو گئے اور طاغیہ نے مشرقی اور مغربی اندلس میں سلطنت کی بنیادوں کو ختم کر دیا جن قرطبہ پر ۶۳۳ھ میں اور بلنسیہ پر ۶۳۶ھ میں اور اشبیلیہ میں ۶۴۶ھ میں قبضہ ہو گیا اور وہ ۶۵۸ھ میں مشرق میں کرد اور اسلام کے دارالخلافہ بغداد پر قابض ہو گیا اور بنو مرین نے بنی عبدالمومن کی حکومت چھین لی اور وہ ۶۶۸ھ میں موحدین کے دارالخلافہ مراکش میں اکٹھے ہو گئے اور یہ سب بھی اس کے اور اس کے باپ کے عہد میں ہوا اور ان کی حکومت بڑی مضبوط مرکز الملک اور بڑے دار اور بکثرت فوجوں والی تھی اور ان کی جنگوں اور فتوحات اور جلال و عظمت کے بہت سے واقعات ہیں اور اس کے دور میں تونس کے تمدن نے بڑی ترقی کی اور اس کے باشندے بہت خوشحال

اکمال ہو گئے اور لوگ سواریوں، ملبوسات، عمارات، خانگی اشیاء اور برتنوں میں اونچی اور عمدہ چیزوں کا پیچھا کرنے لگے۔ پھر انہوں نے ان چیزوں کو بہت اچھے طریق پر تیار کیا یہاں تک کہ انتہا کو پہنچ گئے پھر ان کی صف لپیٹ دی گئی۔ واللہ مالک الامور۔

الواثق یحییٰ بن المستنصر مخلوع کی بیعت کے حالات اور دیگر احوال کا تذکرہ

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جب سلطان مستنصر ۶۷۵ھ میں فوت ہو گیا تو موحدین اور دوسرے لوگوں نے اس کے باپ کی وفات کی شب اکٹھے ہو کر اس کے بیٹے کی بیعت کر لی۔ اور اس نے الواثق کا لقب اختیار کر لیا اور اپنی حکومت کا آغاز مظالم کے دور کرنے، قیدیوں کو رہا کرنے، قرض اور اہل دیوان کو عطیات دینے اور مساجد کی اصلاح کرنے اور لوگوں سے بہت سے ٹیکسوں کو دور کرنے سے کیا اور شعراء نے اس کی مدح کی تو اس نے انہیں اچھے انعامات دیئے اور یحییٰ بن داؤد کو اپنی قید سے رہا کر کے بھیجا۔ سب سے پہلا مقام جو سے دیا اور لوگوں سے بیعت لینے اور اس کی حکومت کے قیام کا متولی سعید بن یوسف بن ابی الحسین تھا کیونکہ اسے حکومت میں بڑا مقام اور شہرت میں بڑا رسوخ حاصل تھا پس اس نے حکومت سنبھال لی اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ اس نے اسے پختہ کیا اور اس سے حکومت لے لی اس آدمی کا نام یحییٰ بن عبد الملک غافقی تھا اور کنیت ابوالحسن تھی اور یہ اندلس کا باشندہ تھا اور مرسیہ کے مضافات میں رہتا تھا اور یہ دشمن کے غلبہ کے زمانے میں شرق اندلس سے غیر ملکی مسافروں کے ساتھ آیا اور یہ بہت عمدہ کتابت کرتا تھا اور اس کے سوا اور کوئی کام نہ جانتا تھا پس وہ مضافات میں گھومتا رہا پھر ابوالحسن کی خدمت میں چلا گیا تو اس نے اسے کاتب بنا لیا پھر وہ اسے ولایت دیوان میں لے گیا تو اس کی شان بڑھ گئی اس دوران میں اس کا الواثق بن سلطان کے پاس آنا جانا ہو گیا اور جب الواثق کی حکومت مضبوط ہو گئی تو اس نے اس کے مرتبہ کو بڑھا دیا اور مشورہ کے لئے خاص کر لیا اور اسے اپنی خلافت کی کتابت عطا کی اور سعید بن ابی الحسین اس کی تقدیم پر متاسف تھا اور اس سے حسد کرتا تھا پس اس نے سلطان کو اس کے خلاف اکسایا اور اسے اس کے مال میں رغبت دلائی پس اس نے ابو سعید بن ابی الحسین کو ۶ ماہ کے لئے گرفتار کر لیا اور قصبہ میں قید کر دیا اور اس نے معقل بن یاسین اور ابن سیدہ وغیرہ کی طرف پیادہ فوج بھیجی اور موحدین میں سے یزید بن ابی الاعلام کو ابن ابی الحسین سے مال لینے اور اس کی آزمائش کرنے پر مقرر کیا اور وہ مسلسل اس سے مال لیتا رہا یہاں تک کہ اس نے تنگدستی کا اظہار کر دیا اور اس سے حلف طلب کیا گیا تو اس نے حلف اٹھا دیا پھر اسے مارا گیا تو اس نے بتایا کہ اس نے کچھ لوگوں کے پاس اپنا مال بطور امانت رکھا ہوا ہے

انہوں نے اسے بتایا کہ اس کے متعلق بتاؤ تو انہوں نے وہ مال ادا کر دیا پھر اس نے اپنے ایک غلام کو اپنے گھر کے ایک مدفون ذخیرے کے متعلق بتایا تو اس نے اس سے تقریباً چھ ہزار دینار نکالے پھر اس کے بعد اس نے اس کی کسی بات کو بھی تسلیم نہیں کیا اور اسے خوب عذاب دیا یہاں تک کہ وہ اسی سال ذوالحجہ میں فوت ہو گیا اور اس کے گھر کی اسی جگہ دفن کیا گیا کہ اس کے مدفن کو کوئی نہیں جانتا اور ابو نصر الخیر حکومت و سلطنت پر قابض ہو گیا اور اس نے اپنے بھائی ابو العلاء کو حجابت کا دائرہ کار دے کر بھیجا اور مشائخ اور خواص نے اس کی سرکشی اور اس کے کبر و نخوت سے جو تکلیف اٹھائی اس پر افسوس کیا یہاں تک کہ اس کا دبدبہ جاتا رہا کر حکومت پر قابو پا جائے کہ تم آئندہ نجات حاصل کرو گے۔

⁂

باب: ۲۳

سلطان ابواسحاق کا

اندلس میں ورود

اہل بجایہ کا سلطان ابواسحاق کی

اطاعت میں داخل ہونے کے حالات

سلطان المستنصر نے ۶۶۰ھ میں ابو ہلال عیاد بن سعید ہنتاتی کو بجایہ کا حاکم مقرر کیا اور اُس نے اس کے بھائی امیر حفص سے حکومت واپس لی اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں وہ اس پر اپنی وفات تک جو ۶۷۳ھ میں ہوئی حکمران رہا اور اس کے بعد اس نے اس کے بیٹے محمد کو وہاں کا حاکم مقرر کیا جسے اس کی حکومت میں بڑی قوت حاصل تھی پھر المستنصر فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا الواثق حکمران بن گیا تو اس نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور بجایہ کی بیعت کا وفد بھجوایا پھر ابوالحسن القائم الدولہ نے اپنے بھائی ادریس کو بجایہ کی حکومت کا کاروبار سونپا تو اس نے کار سلطنت کو سنبھال لیا اور احوال کو ٹھیک کر دیا اور مشائخ میں اپنا حکم چلانے لگا اور محمد بن الجاہل نے اس کی زیادتی پر بہانہ بنایا لیکن ادریس نے اسے گزند پہنچانے کا ارادہ کیا تو محمد بن ابی ہلال اس کے حملے سے خوفزدہ ہو گیا اور اس نے اپنے بعض دلی دوستوں کو اس کے قتل میں شامل کیا اور سرداروں سے بھی اس کے متعلق گفتگو کی پس انہوں نے یکم ذوالقعدہ [illegible] کو سلطان کے دروازے میں جسے جو حیثیت حاصل تھی اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو مختلف لوگوں میں پھینک دیا پس انہوں نے اُسے بھیج دیا اور یہ واقعہ سلطان ابی اسحاق کے تلمسان میں اُترنے کے ساتھ ہوا اور جب اسے اپنے بھائی المستنصر کی وفات کی خبر ملی تو اس نے تھوڑی دیر تردد کے بعد اپنا حق لینے کا ارادہ کر لیا پھر وہ تلمسان واپس لوٹ آیا اور یغمراسن بن زیان کے ہاں اترا پس وہ اس کی آمد پر خوش ہو گیا اور اس کی قیام گاہ کے متعلق مبالغہ آرائی کی اور اہل بجایہ اور ابن ابی ہلال نے بھی اپنا اپنا کام کیا اور الحضرۃ پر سلطان کے حملوں سے خوفزدہ ہو گئے پس اس نے سلطان ابواسحاق سے بات چیت کی اور انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے پاس وفد بھیجا جس نے اسے حکومت کے متعلق اکسایا پس اس نے انہیں جواب دیا اور وہ ذوالقعدہ کے آخر میں آیا تو موحدین اور اہل

بجایہ کے سرداروں نے اس کی بیعت کی اور محمد بن ہلال نے اس کی حکومت کو سنبھالا پھر اس نے اپنی فوجوں کے ساتھ قسنطینہ پر چڑھائی کی اور اس سے جنگ کی اور وہاں پر عبدالعزیز بن عیسیٰ بن داؤد موجود تھا لیکن وہ اسے فتح نہ کر سکا اور وہاں سے چلا گیا یہاں تک کہ وہ بات ظہور پذیر ہوئی جس کا ہم ذکر کریں گے۔

اور جب واثق اور اس کے وزیر ابن الحبر کو بجایہ میں سلطان ابو اسحاق کے خروج کی اطلاع ملی تو اس نے فوجوں کو اس کے پیچھے پیچھے جنگ کے لئے بھیجا اور اپنے چچا ابو حفص کو ان کا سالار مقرر کیا اور ابو زید بن جامع کو اس کا وزیر بنایا پس وہ تونس سے نکلا اور بجایہ میں اس کی فوج موجود تھی اور واثق قسنطینہ کی طرف بڑھا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اس نے امیر ابو اسحاق کو قسنطینہ پر حملہ کرنے سے روکا پھر امیر ابو حفص نے خروج کے متعلق ابن الحبر کی رائے میں تردد پیدا کیا اور اس نے اپنی فوج کو روکنے کا ارادہ کر لیا پس واثق نے ابو حفص اور اس کے وزیر ابن جامع کو لکھا اور ان میں ہر ایک اپنے ساتھی کو ترغیب دے۔ پس ان دونوں نے گفتگو کے بعد امیر ابو اسحاق کو بلانے پر اتفاق کر لیا اور واثق کو یہ اطلاع بھی پہنچ گئی اور واثق کو تونس میں یہ خبر پہنچی کہ جب ابو حفص اور اس کے دوستوں سے اس کا تعلق ہو چکا تھا لیکن اسے حکومت سے ہٹائے جانے کے متعلق یقین ہو گیا اور اس نے سرداروں کو بلایا اور اپنے چچا سلطان ابو اسحاق کے لئے ماہ ربیع الاول ۶۷۸ھ کو حکومت چھوڑ دی اور قصبہ کے شاہی محلات کو چھوڑ کر دار الاقوری کی طرف چلا گیا اور اس کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

الحضرۃ پر سلطان ابو اسحاق کے غلبہ کے حالات: جب سلطان ابو اسحاق کو بجایہ سے اپنے امیر ابو حفص اور ابن جامع کا خط ملا تو اس نے تیز سواری سے ان کے پاس پہنچنے میں جلدی کی پھر اسے اپنے بھتیجے واثق کے متعلق اطلاع ملی کہ اس نے تونس میں علیحدگی اختیار کر لی ہے پس وہ روانہ ہوا اور الحضرۃ کے باقی ماندہ باشندے اپنے اپنے مراتب کے مطابق اس کی ملاقات کو گئے اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ اور محمد بن ہلال جو اس کی حکومت کا شیخ تھا نصف [illegible] کے آخر میں الحضرۃ میں داخل ہوئے اور اس نے اپنی دربانی پر ابو القاسم بن شیخ کاتب ابی الحسن کو اور کار سلطنت کے انجام دینے پر ابن ابی بکر بن حسن بن خلدون کو مقرر کیا اور وہ اشبیلیہ سے اپنے بیٹے حسن کے ساتھ امیر ابو زکریا کے پاس گیا کیونکہ اس نے ان کے ساتھ ایک عہد کیا تھا اور حسن مشرق کی طرف چلا گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا ابو بکر الحضرۃ میں باقی رہ گیا پس امیر ابو اسحاق نے اس کے کار سلطنت میں داخل ہوتے ہی اسے مقرر کر دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کار سلطنت کے منتظم صرف موحدین ہی مقرر ہوتے تھے اور اس نے فضل بن علی بن مزنی کو الزاب کا حاکم مقرر کیا حالانکہ اس کے والی بھی صرف موحدین ہی مقرر ہوتے تھے لیکن اس نے فضل بن علی کے اس عہد کا پاس کیا تھا جو اس نے اس کے ساتھ اندلس جانے کے متعلق کیا تھا پس اس نے اسے الزاب پر اور اس کے بھائی عبدالواحد کو قسطیلیہ پر حاکم مقرر کر دیا پھر اس نے ابو دہیر کو گرفتار کر لیا اور اسے قید کرنے کا حکم دے دیا اور اسے امتحان و آزمائش کے لئے موسیٰ بن [illegible] کے پاس بھیج دیا اور اس نے تعویذات کی جگہ مختلف اشکال کی جادو کی لکیریں دیکھیں جن کے ذریعے ان کے خیال میں اس کا مخدوم جادو کرتا تھا پس اس نے اس کے ساتھ گفتگو کی اور اسی کی حالت آزمائش کی تھی اور اس کی حکومت کے ایام میں سعید ابی الحسن کی شان میں قسم دینے والے اور ہلاک ہونے والی تھی یہاں تک کہ وہ اسی سال جمادی الاول کے مہینے میں فوت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کسی پر ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اور جب

سلطان ابواسحاق اپنے تخت حکومت پر قائم ہو گیا اور اس کی خلافت کا مرکز مضبوط ہو گیا اور تو اس نے محمد بن ابی ہلال کو گرفتار کر لیا اور اسے مہدیہ کی مصیبت لانے کی وجہ سے قتل کر دیا کیونکہ اسے اس سے حکومت میں خرابی لانے کی توقع تھی اور اسے اس کی فتنہ انگیز مساعی کا بھی علم ہو چکا تھا۔

اور جب واثق حکومت سے الگ ہو گیا اور دار القوری کی طرف چلا آیا تو وہ وہاں کچھ مدت تک ٹھہرا رہا اور اس کے تین چھوٹے بیٹے فضل طاہر اور طیب بھی اس کے ساتھ تھے پھر اس کے متعلق سلطان ابواسحاق کے پاس شکایت کی گئی کہ وہ بغاوت کا ارادہ رکھتا ہے اور اس نے اس کام میں فرنگ کے بعض عیسائی سرداروں کو بھی شامل کیا ہے پس اس کے مقام تربیت نے اسے پریشان کر دیا اور اس نے قصبہ میں اس کے بیٹوں اور جگہ پر رات اس کے بھائی المستنصر کے زنانہ میں قید کر دیا پھر اس نے ماہ صفر ۶۷۹ھ میں سب کو قتل کروا دیا اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے حکومت اپنے بیٹے کو دے دی یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

امیر ابو فارس بن سلطان ابواسحاق کا اپنے باپ کے زمانے میں بجایہ کا حکمران بننا اور اس کا سبب

سلطان ابواسحاق کے پانچ بیٹے تھے ابو فارس عبدالعزیز ابو محمد عبدالواحد ابو زکریا یحییٰ خالد اور عمر ان میں ابو فارس جو عمر میں سب سے بڑا تھا اور سلطان المستنصر نے انہیں اپنے عہد حکومت میں ان کے باپ کے اندلس کی طرف بھاگ جانے کی وجہ سے محل کے ایک کمرے میں محبوس کیا ہوا تھا اور ان کا راشن مقرر کیا ہوا تھا پس انہوں نے اس کی زیر کفالت اور اس کے وافر رزق کے تحت پرورش پائی یہاں تک کہ ان کا باپ ابواسحاق حکومت پر قابض ہو گیا پس وہ اس کے کناروں تک گئے اور پھیل گئے اور عزت حاصل کی اور انہوں نے بیعت کرنے والے جوانوں کو پا لیا اور سلطان نے انہیں ہر طرح سے آزادی دے دی۔ اور ان میں سب سے قابل ان کا بڑا بھائی ابو فارس تھا کیونکہ اسے ولی عہدی کے لئے تربیت دی گئی تھی اور وہ سلطان کے بیٹھنے والوں میں سے تھا اور احمد بن ابی محمد بن سید الناس اور اس کے بھائی ابو الحسین نے بھی تعلق کی وجہ سے اس پر بڑی محبت و عنایت کی چادر ڈال رکھی تھی اور وہ سید الناس کا باپ ابوبکر بن سید الناس اشبیلیہ کے اشراف میں سے تھا وہ حافظ حدیث تھا اور داؤد اور اس کے اصحاب کے مذہب پر ظاہری فقہ کا راوی تھا اور یہ فقہ اہل اشبیلیہ اور خصوصاً اندلس کے لوگوں کے درمیان مروج تھی پس جب طاغیہ نے حکومت پر حملہ کیا اور اس کی سرحدوں کو جذب کر لیا اور اس کے میدانوں کو چھین کر لے گیا اور اس کے دیار و امصار کی طرف گیا تو اس نے سرداروں اور اشراف کو مغرب اور افریقہ کی طرف جانے کی اجازت دے دی اور ان کا زیادہ تر قصد حفصی حکومت کی مضبوطی کے لئے تونس جانے کا تھا پس جب حافظ ابوبکر نے اندلس کے حالات کے انتقال اور اس کے انجام اور اس کے باشندوں کے جانے کو دیکھا تو اس نے خلفائے تونس کے ساتھ جو تنگی کی تھی اس کی وجہ سے ان کے پاس جانے کی نیت کر لی پس وہ سمندر پار کر کے تونس میں جا اترا تو سلطان اسے بڑی عزت

کے ساتھ ملا اور اُسے اس مدرسہ میں جو تمام المدواہ کے پاس ہے اور جسے اس کی ماں ام الخلائف نے بنایا تھا، تدریس علم پر مقرر کر دیا اور اس کے بیٹوں احمد اور ابوالحسن نے اپنے باپ کے اختصاص کی وجہ سے حکومت کے ماحول اور کفالت میں پرورش پائی اور طلب علم سے طلب دنیا کی طرف مائل ہو گئے اور سلطان کے مراتب کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے سلطان ابو اسحاق کے بیٹوں کے ساتھ محل کے ان کمروں سے رابطہ پیدا کر لیا جن میں ان کے چچا نے انہیں ان کے باپ کے جانے کے بعد رہائش دی تھی پس وہ ان سے مل جل گئے اور ان کی خدمت کرنے لگے اور جب سلطان حکومت پر قابض ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے ابو فارس کو ولی عہدی کی ترجیح دی اور اُسے وزارت کے طریقوں پر چلایا تو اس نے احمد بن سید الناس کو چنا اور اس کی تعریف کی اور اس کی عزت افزائی کے لئے اسے خلعت دیئے اور اُسے اپنے حاجب کے لقب سے مختص کیا اور اس کا بھائی ابوالحسین اس بارے میں ان سے زبردستی کے رنگ میں مقابلہ کرتا تھا جس کی وجہ سے خواص ان دونوں سے حسد کرنے لگے پس انہوں نے سلطان ابو اسحاق کو دوبارہ بھڑکا دیا اور اس کے مقام سے اُسے خوفزدہ کر دیا کہ احمد بن سید الناس نے اُسے حکومت پر حملہ کرنے میں شامل کیا ہے اور اس سلسلہ میں عبدالوہاب بن قائد الکلاعی نے جو اہل دیوان کے کاتبوں میں سے تھا بڑا کردار ادا کیا اور وہ ان دنوں عوام کے لئے لکھتا تھا پس سلطان نے ۶۷۹ھ کے آخر میں محل کے دروازے کی طرف بلا کر سید الناس پر حملہ کر دیا پس تلواروں نے اسے کاٹ دیا اور اس کے جسم کو ایک گڑھے میں پھینک دیا گیا اور امیر ابو فارس کو بھی اطلاع مل گئی تو وہ نہایت غمگین ہو کر اپنے باپ کے پاس سوار ہو کر آیا تو اس کے باپ نے اسے تسلی دی اور بتایا کہ اسے معلوم ہوا ہے کہ ابن سید الناس حکومت کے ساتھ فریب کرنے لگا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس کی سیاہی کو مٹایا اور ابوالحسین اس ہلاکت سے بچ گیا اور کئی روز روپوش رہنے کے بعد امیر ابو فارس کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا پھر اُسے قید خانے سے رہا کر دیا گیا اور اس کے حالات کو ہم بعد میں بیان کریں گے اور سلطان نے اپنے بیٹے کو راضی کرنے کے لئے بہت کوشش کی اور اس کے سینے سے کینے کو دور کر دیا اور اسے بجایہ اور اس کے مضافات کا حاکم مقرر کر دیا اور اسے وہاں کا مستقل امیر بنا کر بھیجا اور اس کے ساتھ دیوانی کے لئے جدی محمد کو بھیجا جو ابوبکر بن حسن بن خلدون کا بیٹا تھا پس وہ ۶۷۹ھ میں بجایہ کی طرف گیا اور اس کی حکومت کو سنبھالا اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے وہ اس کی حکومت کے آخر تک وہاں پر امیر رہا۔

اس آدمی کا نام ابوبکر بن موسیٰ بن عیسیٰ ہے اور اس کی نسبت کومیہ میں ہے جو موحدین کے گھرانوں میں سے ہے اور یہ ابن کالے ابی زمانی شیخ قسنطینہ کا خادم اور دوست تھا اور سلطان ابو اسحاق نے اُسے قسنطینہ کا نگہبان مقرر کیا اور اس کی حکومت مسلسل قائم رہی اور المستنصر فوت ہو گیا تو حالات بگڑ گئے پھر الواثق نے اسے حاکم مقرر کیا پھر سلطان ابو اسحاق نے کہا اور ابن وزیر بڑا طامع تھا اور لوگوں کے احوال کو اکٹھا کرنے سے غرض نہیں ہوتا تھا اسے پتہ چلا کہ قسنطینہ امن کا قلعہ اور پناہ گاہ ہے تو اسے اس میں پناہ لینے اور حکومت پر حملہ کرنے کی سوجھی اور اہل حکومت پر اس کا برا اثر پڑا تو انہوں نے اپنا معاملہ سلطان ابو اسحاق کے سامنے پیش کر دیا اور اس کے لئے تیار ہو گئے پس جب اس نے طاغیہ کی طرف سے جنگ کرنے کے آثار دیکھے تو ان سے کوئی وعدہ کیا اور طاغیہ نے اس معاملہ کے متعلق جو اس کے سامنے پیش کیا گیا تھا کچھ معذرت کی تو اس نے اسے قبول کر لیا اور اسے مبارکباد دی اور جب امیر ابو فارس ۶۷۹ھ میں اپنے مقام امارت بجایہ کی طرف جاتے ہوئے اس

کے ہونے کو [illegible] اس نے اس سے [illegible] علماء کی ایک جماعت کو سفارت کے لئے [illegible] طلب [illegible] کے لئے اس کے پاس بھیجا تو اس نے اس کی مرضی کے مطابق میثاق کر دیا۔ جب امیر ابو فارس [illegible] چلا گیا تو [illegible] ان کے کاتب نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کیا اور [illegible] اس نے [illegible] جنگ کے لئے [illegible] تاکہ [illegible] کر لیا جس نے اس بات کو [illegible] اور اس نے [illegible] قسطنطنیہ کی سرحد پر اپنی طرف [illegible] نے جانب سے اس پر [illegible] اور [illegible] قبول نہ [illegible] کر لیا اور [illegible] اور اہل قسطنطنیہ [illegible] میں سے ایک [illegible] کو پکڑ لیا [illegible] بھیجا تھا تو اس نے اس سے اعراض کیا اور [illegible] کا قصد کیا اور اس پر حملہ کر دیا اور [illegible] کے لئے [illegible] قسطنطنیہ سے [illegible] ایک جانب سے [illegible] کے وقت [illegible] اور [illegible] فصیل [illegible] اور امیر [illegible] میں [illegible] ہو کر [illegible] کا [illegible] کے پاس [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے مطابق [illegible] اور امیر ابو فارس تیموری کے ساتھ [illegible] کی طرف چلا گیا اور [illegible] میں داخل ہو گیا۔

سلطان کو جہاد کے لئے فوجوں کی تیاریاں: [illegible] اپنی حکومت [illegible] نے اپنے [illegible] اس کے [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کی [illegible] مقرر کیا اور [illegible] کی جماعت کی نگرانی [illegible] کے لئے [illegible] کی طرف گیا اور [illegible] سے [illegible] کی طرف [illegible] کے لئے [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] کی طرف [illegible] کا معاملہ [illegible] کی طرف [illegible] ہے۔

اور جب سلطان نے اپنی حکومت [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] کے لئے [illegible] کے ساتھ اس کے [illegible] اور [illegible] اور اپنا ایک [illegible] اور جب سلطان اشرف [illegible] ہو گیا اور اس نے اپنے [illegible] پر قابو پا لیا تو

پھر ابن [illegible] نے اپنے بیٹے ابراہیم کو جو ان کا مرکزیت کرتا تھا اپنی قوم کے ایک وفد کے ساتھ اس عقد کی تکمیل کے لئے بھیجا پس سلطان نے ان کی بیٹی پر اعتماد کیا اور ان کے مطالبہ میں ان کی مدد کی اور وہ دمشق میں کئی روز قیام پذیر رہے اور انہوں نے راہ کے فتنوں میں بڑے کارنامے دکھائے اور [illegible] اپنی عورت کے ساتھ واپس آگئے اور [illegible] کے پہنچنے کے وقت ان کے پاس گیا اور دو تحفے ان کے گذشتہ کی قیمتی چیزیں اور ان کی حکومت کے اور ان کے اور ان کی قوم کے لئے شہرت کا باعث تھی۔

ابو عمارہ دعی کے ظہور اور اس کے عجیب و غریب حالات کا بیان

احمد بن مرزوق ابو عمارہ [illegible] کے ان اطراف میں مقام مسیلہ سے جہاں آئے تھے جس نے بجایہ میں [illegible] اور جہالت سے روزی کا پیشہ کرتا تھا اور وہ اپنے آپ کو بادشاہ خیال کرتا تھا کیونکہ اس کے ذکر میں عارفین اسے اس بات کی خبر دیتے تھے۔ پھر وہ اپنے شہر کو چھوڑ کر صحرائے [illegible] میں چلا گیا اور [illegible] عربوں سے مل جل لیا اور ان کی بہت کی طرف منسوب ہونے لگا اور دعویٰ کرنے لگا کہ وہ [illegible] کے نزدیک [illegible] مقرب ہے اور وہ لوگوں کو [illegible] سے تبدیل [illegible] کہ بہت لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور کئی روز تک اس کے مقام کے [illegible] قتل کرتے رہے اور [illegible] کے شہروں میں سے (عمارہ [illegible] کا ایک [illegible] ہے) [illegible] مقتدر نے بتایا کہ اس نے اسے اس کے ظہور کے ایام میں [illegible] میں دیکھا کہ وہ اس دعویٰ میں اشتباہ کر رہا تھا یہاں تک کہ پھر [illegible] اسے [illegible] پھر جب لوگوں نے اس کے سوا جانے کے ارادہ میں اسے عاجز پایا تو اس سے [illegible] رفیقی اختیار کر لی اور وہ زمین میں پھرتا ہوا [illegible] طرابلس میں پہنچ گیا اور ذباب کے ہاں اترا اور ان میں سے ایک نوجوان نصیر جو واثق مستنصر کا غلام تھا اور بڑی [illegible] کرتا تھا اس کی مصاحبت اختیار کر لی اور جب اس نے اسے دیکھا تو اسے اس میں اپنے آقا کے بیٹے فضل کی شبیہ نظر آئی تو وہ رونے لگا اور اس کے پاؤں چومنے لگا تو ابن ابی عمارہ نے اسے کہا تمہارا کیا حال ہے تو اس نے اسے سب واقعہ سنایا تو اس نے کہا تو نے مجھے اس معاملہ میں [illegible] دیا ہے اور میں ان لوگوں سے [illegible] کے پیچھے ترجیح دوں گا اور [illegible] امرائے عرب کے [illegible] خوشی کے ساتھ اپنے آقا کے بیٹے کی [illegible] کرتا ہوا آیا یہاں تک کہ ان پر شک کرنے لگا۔ پھر [illegible] ابن ابی عمارہ کے پاس ان مقتولوں سے لے آیا جو عربوں اور [illegible] کے درمیان ہوئی تھیں اور ابن ابی عمارہ نے اپنی حکومت کے شبہ کے [illegible] انہیں بیان کیا تو انہوں نے تصدیق کی اور مطمئن ہو گئے اور اس کی بیعت کر لی اور اس کی حکومت امیر ذباب مرغم بن صابر بن عسکر نے [illegible] کی اور عربوں کو اس کی خاطر اکٹھا کیا اور انہوں نے طرابلس سے جنگ کی اور ان دنوں وہاں محمد بن عیسیٰ ہنتاتی حکمران تھا جو عنق الفضہ کے نام سے مشہور تھا [illegible] طرابلس [illegible] سے نکلے اور [illegible] کی طرف آئے اور اس کی بیعت کی طرف جھک گئے اور جب یہ چلے گئے اور مال پر حملہ کر دیا پھر وہ ان نواح میں چلا گیا اور [illegible] اور [illegible] کا قبضہ لیا اور [illegible] میں سے [illegible] حاصل کیا پھر اس نے تونس پر چڑھائی کی تو رجب [illegible]ھ میں [illegible] نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے آباء کے حق کو پورا کرنے کے لئے بڑھا اور بیعت اس سے عہد و پیمان لے لیا اور اس کی خلافت کا

اعلان کر دیا اور اپنی قوم کو بہکایا اور دعی نے کعب بن سلم کو ان کا حاکم بنایا اور ان کی سرداری ان کے شیخ عبدالرحمن کے بیٹوں میں تھی پس انہوں نے اس کے دعویٰ کو قبول کیا اور اس کی خدمت میں لگ گئے اور اس کی پارٹی کے لوگ اور کلافہ اور نفزاوہ کی بستیوں کے لوگ اس کی بیعت کو آنے لگے پھر اس نے بلاد توزر اور قسطیلیہ پر چڑھائی کی تو انہوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی پھر وہ قفصہ کی طرف واپس آیا تو اس کے باشندوں نے بھی اس کی بیعت کر لی اور اس کی پوزیشن بڑھ گئی اور شہرت پھیل گئی تو سلطان ابو اسحاق نے تونس سے اس کی جانب فوج بھیجی جس کا ذکر ہم آئندہ کریں گے۔

اور جب طرابلس سے تونس میں دعی کا معاملہ عظیم ہو گیا اور اہل نفزاوہ میں سے بہت سے لوگ اس کی اطاعت میں داخل ہو گئے تو سلطان نے اپنی فوجوں کو تیار کیا اور اپنے بیٹے امیر ابو زکریا کو اس کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا پس وہ تونس سے نکلا اور اس نے قیروان سے جنگ کی اور وہاں سے ٹیکس اور تاوان حاصل کئے اور پھر دعی کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے چل پڑا اور سمرورہ تک پہنچ گیا اور وہاں خبر ملی کہ دعی نے قفصہ پر قبضہ کر لیا ہے پس فوج میں زلزلہ آ گیا اور وہ وہاں سے ادھر ادھر منتشر ہو گئے اور وہ تونس کی طرف لوٹ آیا اور رمضان کے آخر میں اس میں داخل ہو گیا اور دعی بھی قفصہ سے اس کے پیچھے پیچھے آیا اور قیروان میں بغیر جنگ کے داخل ہوا تو وہاں کے باشندوں نے اس کی بیعت کر لی اور مہدیہ، صفاقس اور سوسہ کے باشندوں نے بھی اس کی اقتدا کی اور اس کی بیعت کر لی اور تونس میں بہت افواہیں پھیل گئیں پس سلطان پریشان ہو گیا اور اس نے شوال کے وسط میں شہر کے باہر اپنا پڑاؤ کر لیا اور لوگوں پر جنگ فرض کر دی اور تعداد میں اضافہ ہو گیا اور سلطان شہر سے باہر اپنے پڑاؤ میں آیا اور دعی نے بھی قیروان سے اس پر چڑھائی کرنے کے لئے کوچ کیا تو اس کے پاس فوج اور موحدین کے مشائخ آ گئے اور طاغیہ بنی المستنصر نے جو ان کا طویل خلیفہ تھا جب اس نے واثق اور اس کے بیٹوں کے ساتھ ان کی غداری میں جنگ کی تو ان پر از راہ شفقت حکومت کو طلب کر رہا تھا حکومت کا بڑا آدمی موسیٰ بن یاسین موحدین کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ سلطان سے الگ ہو گیا اور راستے ہی میں دعی کے ساتھ جا ملا پس وہ اقتدار سے اتر گیا اور اس کی حکومت کو گرا دیا گیا اور وہ بجایہ کی طرف چلا گیا جس کا تذکرہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سلطان ابو اسحاق کے بجایہ جانے اور دعی بن ابی عمارہ کے تونس میں داخل ہونے کے حالات

اور جب آخر شوال ۶۸۱ھ میں سلطان ابو اسحاق کی فوج منتشر ہو گئی اور وہ اپنے خواص اور ایک گروہ کے ساتھ سوار ہو کر بجایہ جاتے ہوئے تونس کے پاس سے گزرا تو اس کے پاس ٹھہر گیا اور اپنے اہل و عیال کو لے کر قلب البرد میں چلا گیا اور وہ تو راستے کی قلت اور بارش اور برفباری کی وجہ سے بڑی تکلیف برداشت کر رہا تھا اور اپنے راستے میں آنے والے قبائل کو رشوت دیتا اور ان سے صلح کرتا پھر وہ قسنطینہ کے پاس سے گزرا تو اس کے حاکم عبداللہ بن نوفیان الہرغی نے اسے وہاں داخل ہونے سے روکا اور بعض بستیوں نے اسے خوراک دی اور وہ بجایہ کی طرف کوچ کر گیا اور پھر اس کا وہ حال ہوا جو

بیان کیا جا چکا ہے اور [illegible] بن [illegible] ابو حفص [illegible] وزارت اور ابو القاسم محمد بن الشیخ کو بھی وجہ
کی [illegible] اور صاحب اشغال ابی بکر بن الحسین بن خلدون کو گرفتار کر لیا اور ان سے سب مال لے لیا اور
[illegible] کے ساتھ ان سے مال کا مطالبہ کیا گیا [illegible] قطر عبد المطلب [illegible] قاضی و
[illegible] اور حکومت کی [illegible] کے خلاف حکومت نے [illegible] کے [illegible] وہاں سے
پوری [illegible] بجایہ کی جنگ کی [illegible]

اور جب سلطان ابو اسحاق اپنے ملک سے [illegible] حکومت [illegible] القصبہ کے
میں بجایہ پہنچ گیا [illegible] ان کے پاس آیا اور [illegible]
[illegible] حکومت [illegible] اور اس نے
موحدین کے سرداروں اور بجایہ کے مشائخ [illegible] اس بات پر [illegible] باپ [illegible] القصبہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]

امیر ابو فارس کے دعی سے جنگ کرنے اور شکست کھانے اور معرکہ میں اس کے اور اس کے بھائیوں کے قتل ہونے کے حالات اور ان کے باپ سلطان ابو اسحاق کے فوت ہونے اور ان کے بھائی امیر ابو زکریا کے تلمسان کی طرف فرار اختیار کرنے کے اثرات

جب [illegible] ابو فارس کے متعلق [illegible] کے ساتھ جنگ
کے لئے تیار ہے تو اس نے [illegible] کے ارادہ کے [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible] دونوں فوجوں [illegible] ایک دوسرے [illegible]
اور [illegible]
[illegible] میں قتل [illegible] بھائی [illegible] عبد الواحد [illegible] نے
اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور ان کے سروں کو [illegible] پر نصب کر دیا

گیا اور اس کا چچا امیر ابوحفص جنگ سے بھاگ گیا اور اس کے حالات کا ذکر ہم بیان کریں گے اور جنگ کی خبر بجایہ پہنچی تو وہاں کے باشندے مضطرب ہو گئے اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے اور سلطان ابواسحاق اور اس کا بیٹا امیر ابوزکریا تلمسان کی طرف چلے گئے تو اہل بجایہ نے محمد بن السید کو اپنا سردار بنا لیا اور وہ ان میں دعی کی اطاعت پر زور دیتا تھا اور وہ انتظار کے دوران نکلا تو اسے جبل بنی غبرین میں بنو داود نے آ لیا اور اسے گرفتار کر لیا اور امیر ابوزکریا تلمسان کی طرف بھاگ گیا اور سلطان ابو اسحاق بن بجایہ میں قید ہو گیا پھر دعی کو یہ خبر تونس پہنچی تو دعی نے محمد بن عیسیٰ بن داود کو بھیجا جس نے اسے ربیع الاول ۶۸۳ھ کے آخر میں قتل کر دیا اور اس کی حکومت ختم ہو گئی اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ امیر ابوحفص اپنے بھتیجے کی جنگ میں دعی کے ساتھ مرماجنہ میں حاضر تھا پس اس نے پیدل چل کر جنگ سے جان بچائی اور قلعہ سنان کی طرف چلا گیا جو جنگ کی جگہ کے قریب ہوارہ کی پناہ گاہ ہے اور ان کے جانے اور نجات پانے تک وہاں ان کے تین پیادہ دوست ابوالحسن بن ابی محمد بن سید الناس اور ابو اسحاق الرازی بن ابی بکر بن خلدون نے پناہ دی جو مؤلف کا جد قریب ہے اور بیمار تھا تب جب وہ تھک جاتا تو وہ اسے اپنی پشتوں پر اٹھا لیتے اور جب وہ قلعہ سنان آ گیا تو لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں اور اس نے بیعت کر لی اور اس کی طرف جانے کی خبر مشہور ہو گئی اور دعی نے عربوں کو کمزور کر دیا تھا اور اس نے انہیں دعی کی فوج کا لالچ دیا پس اس کی آمد کے دن لوگوں نے اس کے پاس ان کے فساد کی شکایت کی تو اس نے ان میں سے تین کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور عطیہ دیتا رہا پھر اس نے سدویکش کے سردار موسیٰ بن ابی الفراکین کو بنی ریاح کی قلع قمع کے لئے بھیجا اور اسے ان میں خونریزی کرنے کا اشارہ دیا پس اس کا جو آدمی ملتا تو اسے قتل کر دیا پھر اس نے بنی عزیز کے مشائخ کو گرفتار کر لیا اور اس نے قریب قریب سب کو جیل میں ڈال دیا پس ان پر اس کا بہت برا اثر پڑا اور اضطراب پیدا ہو گیا اور قلعہ سنان میں امیر ابوحفص کے مقام سے متعلق ایک دوسرے کو بتانے لگے اور اس کی طرف چلے گئے اور ربیع ۶۸۳ھ میں انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے ساتھ آ گئے اور خیمے کھینچ کر لے گئے اور ان کے امیر ابو زکریا کے ساتھ اس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور دعی کو اطلاع کی تو اسے اپنے ارباب حکومت کے متعلق بدظنی پیدا ہو گئی اور اس نے اپنی حکومت کے سردار ابو عمران بن یاسین اور ابو الحسین بن وسیمن اور ابو علی بن الوزیر اور حسن بن عبدالرحمن سردار فوج کو گرفتار کر لیا اور ان کی آزمائش کی اور ان کے اموال لے لئے اور آخر میں انہیں قتل کر دیا اور لوگوں کے دلوں میں ان کے متعلق نفرت پیدا ہو گئی اور دعی کی حکومت مضطرب ہو گئی یہاں تک کہ وہ کچھ ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

دعی کے خروج اور رجوع کے حالات اور سلطان ابوحفص کا اپنے ملک پر قابض ہونا اور وفات پانا

جب سلطان ابوحفص کا غلبہ ہو گیا اور عربوں نے اس کی بیعت کر لی اور اکثر [illegible] کے باشندوں نے اس کے متعلق ایک دوسرے سے باتیں کیں اور لوگ دیکھتے ہوئے ان کے پاس گئے اور دعی نے اپنی حکومت پر [illegible] اس سے باغی رہا اور وہ تونس سے اس کے ساتھ جنگ کرنے کے ارادے سے نکلا۔ پس فوجوں نے اس کے متعلق بری افواہیں اڑا دیں اور وہ شکست کھا کر واپس لوٹ آیا اور [illegible] نے سلطان ابوحفص کی اطاعت قبول کر لی اور وہ اس سے تونس پر حملہ کرنے میں جلدی کی اور [illegible] کے قریب اترا اور دعی نے شہر سے باہر اس کے مقابلہ میں پڑاؤ ڈال لیا اور کئی روز تک جنگ نے ان کے درمیان طول پکڑے رکھا اور لوگ ہر روز دعی کے مکر و فریب کو دیکھتے یہاں تک کہ انہوں نے اس سے [illegible] اور اسے چھوڑ دیا اور اپنے پڑاؤ کو چھوڑ کر روپوش ہو گیا اور سلطان ربیع الآخر ۶۸۳ھ کو شہر میں داخل ہوا اور اس کے تخت حکومت پر قابض ہو گیا اور اس کے [illegible] کو خرابی سے پاک کیا اور دعی تونس میں روپوش ہو گیا اور وہاں کے باشندوں کے محلے میں گم ہو گیا اور چاروں طرف اس کی تلاش شروع ہو گئی تو پتہ چلا کہ وہ سلطان کی آمد کی رات سے رعیت کے ایک آدمی ابوالقاسم القرمادی کے گھروں میں ہے تو اسی وقت اسے [illegible] دیا گیا اور وہاں سلطان کے پاس لایا گیا تو اس نے سرداروں کو بلایا اور [illegible] سے تفتیش کی تو اس سے جو سلوک کیا تو اس نے ان کے نسب کی طرف منسوب ہونے کا اعتراف کر لیا پس اس نے اس کی آزمائش اور قتل کا حکم دے دیا اور اس سے بے حد [illegible] سلوک کیا اور اس کے جسم کو پھرایا اور سر کو نصب کر دیا اور [illegible] اس کے قتل میں شامل تھا اور اس کے حالات [illegible] اور سلطان نے خود حکومت سنبھالی اور المستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا اور لوگوں نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور [illegible] سے اہل توحید نے اور ان دونوں شہروں کے درمیانی حصے کے لوگوں نے اس کو اپنی بیعت بھیج دی اور اس نے شیخ ابو عبداللہ الفزازی کو جنگوں میں اپنا [illegible] اور [illegible] پر مقرر کیا اور [illegible] اپنی حکومت کے ساتھ [illegible] کے عہدہ اور اس سے پہلے خلفاء اس بات سے گریز کیا کرتے تھے [illegible] کوئی [illegible] کھولتے تھے اور [illegible] قائم رہا یہاں تک کہ [illegible] کا کام [illegible] تھا۔

اور عظیم واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ اس سلطان کے دور حکومت میں دشمن نے سمندری جزیرہ جربہ پر حملہ کر دیا وہاں کے [illegible] جب ۶۸۳ھ میں [illegible] کر گئے اور ان دنوں جزیرہ کی ریاست محمد بن سمیط شیخ الوہبیہ اور شیخ النکارہ کے پاس تھی اور یہ دونوں خوارج کے فرقے ہیں اور صقلیہ کے حکمران [illegible] نے [illegible] جو [illegible] کے سمندری علاقوں کا [illegible] تھا [illegible] پر چڑھائی کی [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تھے اور اس نے انہیں کئی بار شکست دی پھر انہوں نے ان پر قبضہ کر لیا اور ان کے اموال کو لوٹ لیا اور وہاں کے باشندوں کو قیدی

بنا کر لے گئے کہتے ہیں کہ جنوب میں کریم پتھر مارنے کے بعد ان کی تعداد آٹھ ہزار تھی اور یہ واقعہ مسلمانوں کے لئے نہایت اندوہ گیں تھا پھر انہوں نے اس کے ساحل پر ایک قلعہ بنایا اور اسے محافظوں اور ہتھیاروں سے بھر دیا اور ہر سال وہاں پر آٹھ ہزار دینار ٹیکس مقرر کیا اور صدی کے سرے تک الحراکیا تو اس پر قائم رکھا اور الجزیرہ نصاریٰ کے قبضہ میں رہا یہاں تک کہ ۳۹۲ھ کے آخر میں یہ لوگ مالقہ کی طرف واپس آ گئے جیسا کہ ہم اس کا حال بیان کریں گے اور ۳۹۵ھ میں دشمن نے جزیرہ میورقہ کو فتح کر لیا اور طاغیہ برشلونہ بیس ہزار جانبازوں کے ساتھ اپنے بحری بیڑوں میں سوار ہو کر اس کی طرف گیا اور یہ لوگ میورقہ کے پاس سے گزرے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ ایک سمندر ہیں اور انہوں نے ابی عمر بن حکیم والی منورقہ سے پانی پینے کے لئے اترنے کی اجازت طلب کی تو اس نے انہیں اجازت دے دی پس جب یہ لوگ ساحل پر آ گئے تو انہوں نے وہاں کے باشندوں کو جنگ کا الارم دے دیا پس وہ تین دن لڑتے رہے اور مسلمانوں نے ہزاروں آدمیوں کو قتل کیا اور زخم لگائے اور طاغیہ کے 2 ٹیلوں میں تھا پس وہ جنگ سے ایک طرف ہو گیا اور جب تیسرا دن ہوا اور شکست اس کی قوم پر چھا گئی تو طاغیہ نے فوج کے ساتھ حملہ کر دیا اور مسلمان شکست کھا گئے اور انہوں نے اپنے قلعے میں پناہ لے لی اور ہواؤں سمیت محصور ہو گئے اور انہوں نے ابن حکم کو اپنے اہل اور خواص کا ذمہ دار بنایا اور سبتہ کی طرف چلے گئے اور بقیہ لوگوں نے دشمن کے فیصلے کو قبول کر لیا اور پھر وہ میورقہ کی طرف گیا اور وہاں کے ذخائر اور سامان پر قبضہ کر لیا۔

اور اس کے بعد ۴۰۶ھ میں نزوور کی بندرگاہ میں خیانت کی اور اس کی فصیلوں کو توڑ کر اس کے اندر گھس گئے اور جو کچھ وہاں موجود تھا اٹھا لے گئے اور وہاں کے باشندوں کو قیدی بنا کر لے گئے اور گھروں کو جلا دیا پھر یہ تونس کی بندرگاہ سے گزرے اور اپنے شہروں کی طرف واپس لوٹ آئے اور اسی سال یا اس کے بعد ۴۰۸ھ میں دشمن کے بحری بیڑے نے المہدیہ سے جنگ کی جس میں جنگ کے لئے سوار موجود تھے پس انہوں نے تین بار اس پر چڑھائی کی اور مسلمانوں نے تمام المہدیہ کو فتح کر لیا پھر اہل مجم کی مدد آ گئی اور دشمن شکست کھا گیا یہاں تک کہ انہوں نے بحری بیڑے کے ساتھ ان پر حملہ کر دیا اور وہ ناکام ہو کر واپس لوٹ گئے۔

باب: ۳۴

امیر ابوبکر زکریا

کا الجزائر قسنطنیہ پر قبضہ

کے مختصر حالات اور اس کا آغاز اور اس کا انجام

اور امیر ابوبکر زکریا بن سلطان [illegible] کی وجہ سے حکومت کی نیابت [illegible] تھی اور [illegible] کے [illegible] کی [illegible] مقابل [illegible] میں [illegible] ایک [illegible] کا قتل [illegible] اور جب [illegible] اپنے باپ کی وفات کے بعد [illegible] تلمسان [illegible] کے [illegible] ابن ابی [illegible] کے [illegible] اس کے [illegible] بیعت [illegible] عالقہ [illegible] تلمسان میں [illegible] حکومت کے [illegible] اس نے [illegible] حکومت کی [illegible] ابوبکر زکریا [illegible] اور اس [illegible] اطاعت [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ابوبکر زکریا نے اپنے [illegible] حالات [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اس نے اس کے ساتھ [illegible] انکار [illegible] قوم [illegible] اطاعت [illegible] سب [illegible] علاقوں میں چلے گئے اور [illegible] کی اطاعت میں [illegible] اور اس نے [illegible] میں [illegible]

کی دوران وقوع اس کا عامل ابو ذنیان تھا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور بجایہ کا حکمران ابو الحسن بن طفیل تھا جس کی عامل کے ساتھ رشتہ داری بھی تھی پس اس نے امیر ابو زکریا کو البلاد کے حالات میں شامل کرلیا اور اس کے لئے اور اس کے رشتہ داروں کے لئے شرط لگادی پس سلطان نے ان کی شرط کو پورا کردیا اور انہوں نے اسے البلاد پر قبضہ دلایا اور وہاں اس کی دعوت کو قائم کیا اور وہ بجایہ کی طرف چلا گیا جہاں کے باشندوں میں اضطراب پیدا ہوگیا تھا جس نے انہیں اختلاف و افتراق تک پہنچا دیا تھا پس انہوں نے امیر ابو زکریا کو پیغام بھیجا تو وہ جلدی سے ان کی طرف گیا اور ۶۸۳ھ میں بجایہ میں داخل ہو گیا کہتے ہیں کہ قسطنطینیہ پر حکومت سے پہلے اسے بجایہ پر حکومت حاصل تھی اور ہم نے جو کچھ اپنے شیوخ سے سنا ہے اس میں یہ بات سب سے زیادہ درست اور صحیح ہے اور اہل جزائر نے ان کی اطاعت اختیار کرلی اور یہ قریبی سرحدوں پر قابض ہو گیا اور اس نے المنتخب لاحیاء دین اللہ کا لقب اختیار کرلیا اور اپنے چچا کے لقب کی وجہ سے جو الحضرۃ میں خلیفہ تھا اس نے امیر المومنین کے نام کو چھوڑ دیا اور جماعت کے اہل حل و عقد نے موحدین کی مدد کی اور اس نے ابو الحسن بن سید الناس کو حاجب مقرر کیا پس اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے مغربی جانب اپنے بیٹوں کو سرحد بنا لیا اور حکومت تقسیم ہوگئی یہاں تک کہ خلافت اس کی اولاد میں [illegible] کے لئے ہوگئی اور انہوں نے الحضرۃ پر قبضہ کرلیا جس کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے اور جب امیر ابو زکریا نے مغربی جانب پر قبضہ کرلیا اور الحضرۃ کے مضافات کو حاصل کرلیا تو اس نے تونس پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا پس اس نے ۶۸۵ھ میں اپنی فوجوں کو اکٹھا کیا اس پر حملہ کیا اور عبداللہ بن [illegible] بن یکمو جو [illegible] کے مشائخ میں سے تھا اس کے پاس گیا اور [illegible] نے آکے امیر ابو زکریا کو تونس سے روکا پھر اس نے قابس سے جنگ کی اور اس کا محاصرہ کرلیا اور اس کے ساتھ جنگ کرنا اس کا کارنامہ تھا پس ایک روز اس کے جانبازوں پر شکست طاری ہو گئی تو اس نے ان میں خوب قتل عام کیا اور قیدی بنائے اور اس کی شہر پناہ کو گرا دیا اور [illegible] اور [illegible] کے بلاد اور مسراتہ کی طرف چلا گیا اور وہاں کے واقعات میں سے ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ جب امیر ابو زکریا بادل نخواستہ اپنی حکومت کے حصول کے لئے تلمسان سے نکلا تو اس کا پڑوسی داؤد بن عطاف اسے واپس لانے سے باز رہا اور اس کے [illegible] عداوت سے اس کا دل لبریز ہو گیا اور اس نے امیر تونس کی بیعت کی اور وہاں وہ [illegible] یحییٰ بن محمد خراسانی کو بھیجا اور وہاں [illegible] جو تیجین اور مغراوہ کا [illegible] میں ظہور ہوا اور الحضرۃ کے باشندے امیر ابو زکریا کے مقام سے مشغول ہو گئے کیونکہ وہ ان سے مطالبات کرتا۔ وہاں کے [illegible] کے قبیلوں کو دخل دیتا تھا کہ انہوں نے عثمان بن یغمراسن کو بجایہ کے بعد اس کے قلعے سے جنگ کرنے میں شامل کیا تاکہ وہ اسے اس کی اولاد کو [illegible] پس اس نے ۶۸۹ھ میں بجایہ پر چڑھائی کی اور کئی روز تک اس سے جنگ کی پھر وہ آخر وہ سے باقی ماندہ مضافات کے ساتھ [illegible] کرنے لگا اور [illegible] کو تباہ کرنے لگا اور امیر ابو زکریا ۶۸۹ھ میں بجایہ کی طرف لوٹ آیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا جس کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

اہل جزیرہ کی مخصوص حکومت کے آغاز کے حالات: ایک روز توزر کی [illegible] سے سدادہ اور توزر کے درمیان جنگ چھڑ گئی جس میں سدادہ کے شیخ کا بیٹا مارا گیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ خود شیخ توزر سے اس کا بدلہ لے گا اور توزر کا عامل محمد بن ابی بکر تمیلیل تھا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور اس نے شیخ توزر کی سرداری [illegible] اور اس نے دشمن

کے مقابلہ میں اس کی مدد کے لئے مال خرچ کیا اور المنتصر سے خط و کتابت کی اور اہل سوسہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور اہل نفطہ اور الحامہ ان کے مقابلہ میں اکٹھے ہو گئے اور وہ اہل توزر کی جمعیت میں نکلا اور ان کے شہر میں ان کے ساتھ جنگ کی اور مہلت دینے اور مال خرچ کرنے سے پناہ طلب کی مگر اس نے قبول نہ کیا پس اہل نفزاوہ نے ان کو مدد دی اور ان پر چڑھائی کی تو اس کی فوج کو شکست کھا گئی اور انہوں نے ان شہروں پر قبضہ کیا اور قیدی بنا کر توزر لے آئے یہ واقعہ [illegible]ھ کا ہے پھر اس کے بعد ان کی دوبارہ جنگ ہوئی تو انہوں نے اس پر فتح حاصل کی اور پھر اس نے امان دینے پر ان سے صلح کی اور یہ شرط لگائی کہ اس کے سوا ان پر اور کوئی حکم نہ ہوگا اور نفزاوہ کے رؤسا ان میں سے ہوں گے پھر اس نے ان کی شرط کو پورا کیا اور یہ اہل الجرید کے اختصاص کا آغاز تھا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے ان شاء اللہ۔ ابو دبوس مراکش میں بنی عبد المومن کا آخری خلیفہ تھا جسے ۶۶۸ھ میں قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے بیٹے پراگندہ ہو گئے اور زمین میں پھرنے لگے اور ان میں سے عثمان شرق اندلس میں چلا گیا اور طاغیہ برشلونہ کے ہاں اترا اور اس نے اس کی عزت افزائی کی اور وہ وہاں پر رہنے لگا اپنے چچا سید ابی زید المنتصر کی اولاد کو پایا جو مشرق کی رعیت میں سے ان کے قبیلوں میں ابی دبوس کا بھائی تھا اور بانی پر سعید ابی زید نے ہوازہ کو چھوڑ کر ان کے دین میں آنے کی وجہ سے ایک مقام حاصل تھا پس انہوں نے اپنے قرابتی کی امداد میں [illegible] جو قرطبہ لیا اور اس کی اطاعت کے بارے میں تیار رہیں اور انہی نے مرغم بن صابر بن عسکر کو جو بنی ذباب میں سے الجواری کا شیخ تھا اسے اس کی قید سے چھڑانے پر اتفاق کیا جسے اہل صقلیہ میں سے اسطول نے طرابلس کے نواح میں ۶۸۲ھ میں قید کر لیا تھا اور انہوں نے اہل برشلونہ میں سے ایک آدمی کے پاس اسے فروخت کر دیا اور اسے طاغیہ نے خرید لیا اور وہ اس کے پاس قیدی بن کر ٹھہرا رہا یہاں تک کہ عثمان بن ابی دبوس اس کے پاس گیا اور موحدی دعوت کے حق کے طلب کرنے کی وجہ سے شہرت پا گیا اور اس نے افریقہ کے لوگوں میں [illegible] اور سعید کی تحریک دونوں کے مقاصد سے [illegible] جب وہ سمندر کو عبور کر کے طرابلس چلا گیا اور طاغیہ کے پاس ہے بھی اس کی خوش بختی کی ضرورت ہے کہا اس نے مرغم بن صابر کو اس کی خاطر رہا کر دیا اور اس کے ساتھ اس کی مدد کرنے کا معاہدہ کیا اور اس کے لئے بحری بیڑے تیار کئے اور انہوں نے اس کے ساتھ جو کی شرط طے کی اس کے مطابق اس نے بحری بیڑے میں اس کو جانبازوں اور دستے سمیت بھر دیا جس سے ۶۸۸ھ میں طرابلس اترے اور مرغم نے اپنی قوم کو اکٹھا کیا اور انہیں ابن ابی دبوس کی اطاعت اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور انہوں نے اس کے اور اس کی نصرانی فوج کے ساتھ اتفاق کیا۔ سے جنگ کی جس انہوں نے تین دن تک ان کا محاصرہ کئے رکھا اور ان کو بڑا نقصان پہنچا پھر نصرانی اپنے بحری بیڑے کے ساتھ چلے گئے اور ابالا کے قریب ترین ساحل پر لنگر انداز ہو گئے اور ابن ابی دبوس اور مرغم طرابلس کے محاصرے کے لئے فوج اتارنے کے بعد طرابلس کے نواح میں چلے گئے پس انہوں نے ان سے وہ مال لئے جو انہوں نے اپنی شرائط میں ضمانت کے طور پر دینے تھے اور وہ اپنے بحری بیڑے میں سوار ہو کر چلے گئے اور ابن ابی دبوس عربوں کے ساتھ گھومتا رہا اور ان کے بعد ابن کی نے اسے بلایا کہ وہ اپنے اختصاص میں رستے ہو جائے مگر ابھی اس کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ وہ ایک بیماری سے ہلاک ہو گیا۔

ابوالحسن بن سیدالناس حاجب بجایہ کی وفات کے حالات اور اس کی جگہ ابن ابی جی کی حکومت کا قیام

اس سے قبل ہم اس شخص کے حالات میں بیان کر چکے ہیں کہ یہ تلمسان میں امیر ابوزکریا کے ساتھ چلا گیا تھا اور اس کی خوب خدمت کی تھی پس جب امیر ابوزکریا مغربی سرحد پر قابض ہو گیا اور اس نے اسے الحضرۃ کے مضافات سے الگ کر لیا اور بجایہ میں اپنا اقتدار [illegible] تو اس کی مدد کی تو اس نے ابوالحسن ابن سیدالناس کو اپنا حاجب مقرر کیا اور اس کے دروازے سے پیچھے جو کچھ تھا وہ اس نے اس کے سپرد کر دیا اور اس نے دونوں کی ریاست میں ابوالحسن کے طریق کو ہی چلایا اور اس سے قبل ابن المستنصر کی حکومت میں ابن ابی الحسین کے طریق پر یہ لوگ چلے اور ان کے مقاصد کے مددگار تھے۔ پھر اس کی دولت قابض [illegible] کے خاندان میں ابن الحسین کی ریاست سے زیادہ بہتر تھی کیونکہ بجایہ کی حکومت کی فضا [illegible] سے صاف ہو چکی تھی جو اس سے مزاحمت کرتے تھے اور اس نے اپنے مخدوم کی حکومت کو بہت شاندار طریق سے چلایا اور اس کی طرف لوگوں کی توجہ ہو گئی اور زمام حکومت اس کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ۶۹۰ھ میں اس کی وفات ہو گئی پس امیر ابوزکریا نے اس کی جگہ اپنے کاتب ابوالقاسم بن ابی جی کو مقرر کیا اور یہ اس کی اہلیت کے متعلق زیادہ سے زیادہ نیک گمانوں کی وجہ سے تھا اور وہ اندلس کے مسافروں میں سے تھا جو حکومت کے پاس آیا اور مختلف [illegible] میں تصرف کرنے لگا پھر بجایہ میں ابوالحسن بن سیدالناس کے ساتھ رابطہ کیا تو اس نے اس سے لکھوایا پھر اسے ترقی دے کر [illegible] اپنے لیے منتخب کر لیا [illegible] پس جب اس نے سیدالناس کے ہاتھ سے زمام حکومت لے لی اور اس کی خدمت گزاری [illegible] یہاں تک کہ [illegible] لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور خواص نے [illegible] اور سلطان کو اس کے متعلق علم ہوا کہ وہ اپنے مخدوم کے امور [illegible] کی آرزو رکھتا ہے اور [illegible] دوسروں کی کارگزاری سے بے نیاز کر دیتا ہے اور ابوالحسن بن سیدالناس کی وفات ہو گئی تو سلطان نے اسے اس کے کام پر مقرر کر دیا تو وہ اس کے باقی ماندہ ایام حکومت اور اس کے بیٹے امیر ابوالبقاء کی حکومت کے آغاز میں اس کام پر مقرر رہا یہاں تک کہ وہ واقعہ ہوا جس کا تذکرہ ہم بعد میں کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

الزاب کا امیر ابو حفص کی اطاعت سے خروج کر کے امیر ابو زکریا کی اطاعت کرنا اور اس کا اپنی جماعت میں بسکرہ کو شامل کرنا

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں [illegible] سلطان ابو اسحاق نے الزاب پر فضل بن علی بن حسن بن مزنی کو اس کا حاکم مقرر کیا جو منصور کے مشائخ میں سے تھا اس نے اپنی حکومت کو سنبھال لیا اور جب سلطان فوت ہو گیا تو عرب کی [illegible] میں [illegible] والے عربوں نے [illegible] ایک شخص [illegible] اس پر حملہ کر دیا [illegible] پایا [illegible] کی [illegible] تک [illegible] کی جائے [illegible] کے مشائخ نے [illegible] وہاں سے [illegible] اپنے شہر کی حکومت سنبھال لی [illegible] امیر ابو حفص کی بیعت [illegible] کے مطابق اس کی اطاعت اختیار کر لی [illegible] منصور بن فضل بن مزنی کے ساتھ جنگ کی اور [illegible] قتل کر دیا اپنے بیٹے کی وفات کے وقت [illegible] تھا جو بلال بن عامر کے قبائل میں سے تھا [illegible] عرب میں [illegible] اور اس کی حکومت کے سردار ہیں اور [illegible] گروہوں کے [illegible] کے اس امر [illegible] انہوں نے اسے سواری دی اور مال جمع کر دیا اور [illegible] بجایہ چلا گیا اور سلطان کے [illegible] سے [illegible] الزاب کی حکومت کی رغبت دلائی اور [illegible] حکومت کو سلطان کے حق میں [illegible] گا اور وہاں کا خراج [illegible] اس نے [illegible] کیا اور اس نے اسے الزاب کا حاکم مقرر کر دیا اور [illegible] سے مدد دی اور اس نے [illegible] جنگ کی [illegible] اور وہاں کے مشائخ [illegible] اپنی [illegible] منصور کے [illegible] دیکھا تو انہوں نے امیر ابو زکریا کی اطاعت کا اعلان کر دیا اور اس کی طرف [illegible] بھیج دیا اور اس نے [illegible] ابن مزنی [illegible] بجایہ [illegible] نے اس سے [illegible] اس کے ساتھ [illegible] میں ہو گئے اور اس نے ابن مزنی [illegible] دیکھا اور جب وہ [illegible] منصور بن مزنی طرف [illegible] اس نے [illegible] اور اس کی اطاعت اختیار کی اور حالات [illegible] منصور بن مزنی [illegible] کے حالات [illegible] امیر الزاب [illegible] امیر ابو زکریا [illegible] کے بیٹوں کی [illegible] یہاں تک کہ وہ [illegible] پر قابض ہو گیا اور آپ [illegible] کے حالات کا [illegible]

انشاء

شیخ الموحدین عبداللہ الفازازی اور حاجب ابوالقاسم ابن الشیخ رؤسائے حکومت کی وفات کے حالات

عبداللہ فازازی موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور سلطان ابوحفص کا خاص دوست تھا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اس نے اسے فوج کا امیر مقرر کیا تھا اور اسے [illegible] نواحی کے مجبور کرنے کے لیے بھیجا تھا پس اس نے [illegible] ٹیکس وصول کیا اور ریاست پر تسلط پا لیا اور فیصلے کرائے اور [illegible] جمع لیا اور اس بارے میں اس نے [illegible] سے مدد لی [illegible] اور بلاد الجرید اور ان کے مضافات کے ساتھ جیسا کہ ان کے احوال [illegible] بیان ہو چکے ہیں [illegible] مشائخ کی قیادت پر [illegible] اور [illegible] پر حکومت کرنے کے ارادوں سے روکا اور [illegible] دونوں کے فاصلے پر ۶۹۲ھ میں وفات پا گیا اور اسی سال حاجب ابوالقاسم بن الشیخ کی وفات ہوئی اور اس کی ریاست کا واقعہ یہ ہے کہ یہ ۶۳۲ھ میں اپنے شہر دانیہ سے بجایہ آیا اور اس کے عامل محمد بن یاسین سے رابطہ ہو گیا پس اس نے اسے کاتب بنا لیا اور یہ اس پر حاوی ہو گیا اور اس [illegible] ابن الشیخ [illegible] ساتھیوں میں سے تھا [illegible] سلطان نے [illegible] کرنے کے لیے اپنا [illegible] ابن یاسین نے اپنے حاجب ابوالقاسم بن الشیخ کی بہت تعریف کی اور سلطان نے [illegible] پس اس نے اس کے [illegible] پر نظر ثانی کی اور اس کی تحسین کی اور اسے اپنی خدمت میں رکھ لیا اور اس کی اکرام کیا اسے آداب اور خدمت کے طور طریقے سکھانے کا حکم دیا اور اس نے اپنے قدوم کا بار [illegible] فوت ہو گیا اور سلطان کے گھر کے اخراجات اس کی نگرانی پر موقوف تھے اور اس بارے میں اس کا قلم کام کرتا تھا پس اس نے اس کی وفات کے بعد ابن الشیخ کو [illegible] کام [illegible] اور جب سلطان الواثق حاکم بنا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ابن ابی الحسین اس کے سامنے آیا تو اس نے اسے اس کے کام پر باقی رکھا اور [illegible] اپنے لیے مختص کر لیا اور اسے اپنے ساتھیوں میں شامل کر لیا پھر سلطان ابواسحاق کی حکومت آئی تو اس نے بھی اسے اس کے کام پر قائم رکھا اور اسے ابی بکر بن خلدون صاحب اشغال کے ساتھ شریک کیا اور ان کے عہد میں ریاست [illegible] اور اس کے بعد ابوزکریا عبدالمومن کے پاس بھی [illegible] پھر الدعی کا فتنہ پیش آیا اور وہ اس کی حکومت پر قابض ہو گیا تو [illegible] ابوالقاسم بن الشیخ کو چن لیا اور اسے کتاب علامت کی [illegible] احکامات دے کر [illegible] کے علاقے کی طرف بھیج دیا اور جب سلطان ابوحفص [illegible] کو حکومت ملی اور دعی قتل ہو گیا تو ابن الشیخ کا [illegible] کے پاس

حاصل تھا خوف پیدا ہوا تو اس نے بھلائی اور عبادت کی علامت کے طور پر ملحفہ اوڑھ لی تو انہوں نے اس کی سفارش کی جسے سلطان نے قبول کر لیا اور اس نے ازخود ان کے سامنے اس بات کا اظہار کیا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے تو اس نے اسے اپنا حاجب مقرر کر دیا اور ساتھ ہی کتاب العلامۃ فی فواتح المکتوبات کی تقیید کا کام دے دیا پس جب سلطان ابوحفص کو اچھی حکومت مل گئی اور بات قبول ہو گئی اور علامت حکومت کسی اور آدمی کی طرف چلی گئی پس وہ اپنی وفات تک جو ۶۹۲ھ میں ہوئی اس عہدے پر قائم رہا اور اس کے بعد بھی حجابت کا کام ابن تیتیس مشاورت پر قائم رہا اور اس نے تدبیر و حرب کا حکم دیا اور اس کی ریاست موحدین کے مشائخ کی طرف راجع رہی یہاں تک کہ احوال بدل گئے اور الٹ پلٹ گئے جیسا کہ آپ کو آئندہ بیان ہونے والے حالات سے پتہ چلے گا اور اس کے بعد سلطان نے اپنا حاجب ابوعبداللہ الحکیم کو مقرر کیا جو اعیان کے طبقہ میں سے تھا اور وہ حکومت کے آخر تک اس عہدے پر قائم رہا۔

سلطان ابوحفص کی وفات کے حالات اور اس کا اپنے بعد حکومت کی وصیت کرنا

سلطان ابوحفص ہمیشہ غالب اور آسودہ حال رہا یہاں تک کہ اس کی مدت پوری ہو گئی اور ۶۹۴ھ ذوالحجہ کے آغاز میں اسے درد اٹھا پھر درد شدت اختیار کر گیا اور مسلمانوں کے معاملات نے اسے بے قرار کر دیا پس اس نے اپنے بیٹے عبداللہ کے لئے ایام المستنصر میں کے دوسرے دن خلافت کی وصیت کی اور موحدین نے اس کی صغر سنی کی وجہ سے اس کے مراتب سے تخلف کے باعث اسے اچھا نہ سمجھا حالانکہ وہ بالغ بھی نہ تھا انہوں نے اس بارے میں باتیں کیں اور سلطان کو بھی اطلاع مل گئی تو وہ ناراض ہوا اور انہیں چھوڑ کر ولی ابی محمد المرجانی کے ساتھ مشورہ کی طرف آیا اور شیخ کے متعلق اس کی رائے بہت اچھی تھی اور ظن بھی نیک تھا اور جب واثق بن المستنصر اور اس کے بیٹوں کو ان کے قید خانے میں قتل کر دیا گیا تو اس کی ایک بیوی اس کے ولد کو حمل میں لئے ہوئے رباط کی طرف بھاگ گئی اور اسے اس کے گھر میں جنا تو شیخ نے اس کا نام محمد رکھا اور اس نے عقیقہ کیا اور فقراء کو کدو سے آنے والی گھی کا کھانا پکا کر کھلایا اور تیمن کے لئے اس کا لقب ابوعصیدہ ہو گیا پھر پرورش کے بعد ان کے محلات میں چلا گیا اور اس نے اپنی قوم کے ظل و زیر سایہ پرورش پائی اور جوان ہوا اور ولی شیخ محمد کے ساتھ اس کا عہد باقی رہا اور دونوں اس پر ہمیشہ قائم رہے اور جب سلطان ابوحفص نے اس کے ساتھ عہد کے متعلق گفتگو کی اور اس کے بیٹے پر موحدین کی نکتہ چینی کا ذکر کیا تو شیخ نے اسے بتایا کہ وہ عہد کو محمد بن واثق کی طرف پھیر دے تو اس نے اس کے اشارہ کو قبول کیا اور اسے ولی عہدی کی تربیت دی اور موحدین کے مشائخ اور سرداروں کی موجودگی میں اپنے اس عہد کو نافذ کیا اور آخر ذوالحجہ ۶۹۴ھ میں فوت ہو گیا۔

سلطان ابوعصیدہ کی حکومت کے حالات اور اس کے بعد کے احوال: جب سلطان ابوحفص فوت ہو گیا

تو موحدین کے سردار بن گئے۔ فوج اور شہر کے سب لوگ قصبہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے اس کے ولی عہد سلطان ابو محمد عبداللہ کی ۶۹۴ھ اوائل ۶۹۴ھ میں بیعت کر لی اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کا لقب ابو عصیدہ ہے اور سلطان الواثق تھا جس کی بیعت سے لوگوں کا ترقی صدر ہو گیا اور سب لوگوں نے اسے پسند کیا اور اس نے المستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا اور اس نے اپنی حکومت کا آغاز ابو عبداللہ بن سلطان ابی حفص کے قتل سے کیا کیونکہ وہ بھی ولی عہدی کے لئے ایک مقام رکھتا تھا اور اس نے محمد بن یرزیکن کو [illegible] جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور محمد الشخی کو کتابت [illegible] امراء اور فوج کے امور کی سرانجام دہی پر قائم رکھا اور موحدین کی ریاست ابو یحییٰ زکریا بن احمد بن محمد اللحیانی کے پاس رہی اور اس نے جو کام اس کے سپرد کیا اس نے اسے [illegible] سے سرانجام دیا اور عبدالحق بن سلیمان نے جو اس سے پہلے موحدین کا رئیس تھا اس بارے میں تنگی کیا [illegible] جب وہ [illegible] ہو گیا تو وہ [illegible] حکومت پر قابض ہو گیا اور الشخی اس کی کتابت کا اختیار رکھتا [illegible] کا باغی [illegible] تھا اور [illegible] باغی کے حالات میں سے یہ واقعہ بھی ہے کہ اس کا [illegible] نسبت [illegible] اور [illegible] میں پیدا ہوا [illegible] صاحب دونوں [illegible] ابو الحسن [illegible] بیت المال اور ابو الحسن کی بیٹی کے متعلق [illegible] نے اس کو تلاش کروا دیا اور اسے دیوان الاعمال کی نگرانی پر مقرر کیا اور جب ابو عبداللہ الفازازی با اختیار رئیس بن گیا تو اسے اپنا کاتب بنا لیا اور وہ اکثر اوقات الشخی اور خلیفہ کا قریبی تھا اور اس کا کاتب محمد بن دباغ اسے خلیفہ کی اغراض کے لئے تیار کرتا رہا تو اچانک حاجب ابن الشیخ نے اس کے متعلق سازش کی اور اسے خلیفہ کے پاس اس کے بارے میں بات کرنے کا موقع مل گیا اور جب سلطان ابو عصیدہ تخت نشین ہوا تو اس نے اس کی سابقہ [illegible] کا [illegible] اور اس کا حاجب ابن الشیخ بھی [illegible] تھا جس سلطان نے اس [illegible] کا کاتب بنا لیا مگر ۶۹۵ھ میں اپنی علامت کی کتابت پر ترقی دے دی اور وہ اس عہدے پر تھا جس وہ قتابت میں الشخی کا معاون بن گیا اور سلطنت کے کاروبار اس کے سپرد رہے یہاں تک کہ ۶۹۷ھ میں الشخی فوت ہو گیا تو سلطان نے اسے حاجب مقرر کر دیا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ وہ اس کام پر با اختیار ہو گیا اور تدبیر حرب کا کام موحدین کے مشائخ کے پاس تھا۔

عبدالحق بن سلیمان کی مشیخت کا حال اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کے حالات ابو محمد عبدالحق بن سلیمان سلطان ابو حفص کے زمانے میں موحدین کا رئیس تھا اور اس کی اصل [illegible] ہیں جو حکومت کے آغاز سے تینمل میں آباد ہیں اور ان کے اسلاف [illegible] پر حکومت حاصل کی اور اس سلطان کے زمانے میں اسے تمام موحدین کی سرداری حاصل ہو گئی اور اس [illegible] دوست اور مددگار بھی تھے اور یہ اپنے بیٹے عبداللہ کی ولی عہدی کا بہت حریص تھا اور اس بارے میں موحدین کی نکتہ چینیوں کا جواب دیتا رہتا تھا اس لئے سلطان ابو عصیدہ نے اسے مال سمیت قیدی بنا لیا اور جب اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور عبداللہ اپنے قید خانے میں قتل ہو گیا تو اس نے ابو محمد بن سلیمان کو گرفتار کر لیا اور صفر ۶۹۵ھ میں اسے قید کر دیا یہاں تک کہ وہ اپنے قید خانے میں اپنی موت کے سبب قتل ہو گیا اور اس کی مشیخت کے وقت اس کے دونوں بیٹے محمد

اور عبداللہ بھاگ گئے اور عبداللہ ابن ابوزکریا کے ساتھ ابوالعباس کے مددگار [illegible] میں شامل ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ [illegible] بیٹے سلطان ابوالبقاء خالد نے ساتھ والوں [illegible] بھاگنے کے بعد مغرب آگئے [illegible] عمر بن [illegible] کے خلاف یوسف بن یعقوب کے پاس [illegible] کا محاصرہ [illegible] کی فوج کے پڑاؤ میں اترا تو اس نے اس کی بہت [illegible] مدت تک اس کے [illegible] پہلے طریق [illegible] کے طریق کو اختیار کیا اور [illegible] کی محبت [illegible] فرمانبرداری اختیار کی [illegible] ابوالعباس نے بھی [illegible] کے پاس [illegible] ہو گیا اور [illegible] ہو گیا اور ان سے [illegible] حاصل [illegible] کے لئے اس کے ساتھ چلنے والوں کی تعداد بکثرت ہو گئی [illegible] مقابل [illegible] کے پاس [illegible] علوی ابو [illegible] ایک جماعت بھی شامل ہو [illegible] طریق پر قائم رہا یہاں تک کہ [illegible] بھاگ [illegible]

سلطان ابو علی عمر بن یوسف بن یعقوب کے [illegible] اس کے [illegible] کے حالات: جب سلطان ابو [illegible] جنگ کرنے [illegible] کی [illegible] بیٹے کی [illegible] وفات کے بعد اس کے [illegible] حکومت [illegible] عمر بن [illegible] اور عثمان بن عمر [illegible] حکومت [illegible] سلطان ابو [illegible] کے [illegible] تک [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] کی جانب [illegible] کے [illegible] اور اس [illegible] حسن بن عمر [illegible] عمر بن [illegible] یوسف بن یعقوب [illegible] اور یوسف بن یعقوب [illegible] عمر بن [illegible] کی طرف [illegible] سے [illegible] اور اس کی خوب [illegible] ۱۱۹ [illegible] میں چلے گئے [illegible] یوسف بن

یعقوب کے پڑاؤ میں لوٹ آئے اور جب حاکم الحضرۃ سلطان ابوسعید کو اس بات کا علم ہوا کہ امیر ابوزکریا نے عثمان بن یغمراسن کی امداد اور مدد کی ہے تو اس نے اس کے دشمن یوسف بن یعقوب کو اطلاع دی اور اسے بجایہ اور اس کے نواح پر حملہ کرنے پر اکسایا اور اس بارے میں اس نے رئیس الموحدین ابوعبداللہ بن اکماز کو اپنا سفیر بنایا پھر اس نے دوسری بار اسے بڑے عظیم تحائف کے ساتھ سفیر بنا کر بھیجا جو عمدہ زین، تلوار اور گھوڑے اور یاقوت اور جواہر کے قیمتی زیورات کی طرز پر بنی ہوئی تھیں اور اس دوسری سفارت میں وزیر الدولہ ابوعبداللہ بن برزیکن اس کا رفیق تھا اور وہ یعقوب بن یوسف سے بہت سے تحائف لے کر لوٹا جن میں تین سو خچر بھی تھیں اور تحائف و ملاقات اور سفارات و مکاتبات کا سلسلہ مسلسل جاری رہا اور یوسف بن یعقوب سلطان کو ترغیب دیتا رہا اور خطوط لکھتا اور رئیس الموحدین ابو یحییٰ اللحیانی کو لکھتا اور بنی مرین کی فوجیں بجایہ کے نواح میں آنے جانے لگیں یہاں تک کہ یوسف بن یعقوب فوت ہو گیا جیسا کہ آئندہ ان کے حالات میں بیان ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ہداج کے قتل اور کعوب کے فتنہ پیدا کرنے اور ان کے ابن ابی دبوس کی بیعت کرنے کے حالات اور اس کے بعد ان کی معصیت کا بیان

جب سے کعوب نے امیر ابوحفص کی حکومت کا ساتھ دیا تھا ان کی دولت و ثروت میں اضافہ ہو گیا تھا اور دولت نے ان کو متکبر بنا دیا تھا اور انہوں نے بہت فساد اور فراوانی پیدا کی اور ان کی راہزنی اور بلاد کی توڑ پھوڑ اور کھیتیوں کی لوٹ مار نے طول اختیار کر لیا تھا حتیٰ کہ عوام ان سے کینہ رکھنے لگے اور ان کے برے حالات کے منتظر رہنے لگے اور ان کا رئیس ہداج بن عبید [illegible] میں البلد آیا تو جاسوس اس کے پاس آ گئے اور عوام نے بھی اس کے متعلق برے ارادے کر لئے اور وہ نماز جمعہ کے لئے مسجد میں گیا تو انہوں نے اس پر حملہ کر دیا کیونکہ وہ مسجد میں جوتوں سمیت چلا گیا تھا اور وہ کہتے تھے کہ مجھ پر کوئی نکتہ چینی نہیں کی جا سکتی میں تو سلطان کی مجلس میں بھی جوتوں سمیت چلا جاتا ہوں پس لوگوں نے نماز کے بعد اسے نکالا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے جسم کو مدینہ کی گلیوں میں گھسیٹا پس سلطان کے خلاف ان کا فساد بہت بڑھ گیا اور اس دور کے شیخ الکعوب احمد بن ابی اللیل نے عثمان بن ابی دبوس کو اس کے مقام سے جو طرابلس میں تھا بلایا اور اسے امیر مقرر کر دیا اور اس نے بعد الحضرۃ پر چڑھائی کر دی جس میں وہ دونوں ہمیشہ اسی حالت میں رہے اور وزیر ابوعبداللہ بن برزیکن فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور انہیں شکست دی اور فوج کے رستہ جات کی درستگی اور حربیوں کے شر و قتل کو ختم کرنے کے لئے نکلا پس احمد بن ابی اللیل اس کے پاس آیا اور عمر راہ کے جوانوں میں سے سلیمان بھی دوبارہ اطاعت اختیار کر کے اس کے

ساتھ تھا اور ابن ابی الحسین اپنی قوم کی طرف چلا گیا اور اس نے ان دونوں کو گرفتار کر کے المنصور کی طرف بھیج دیا اور وہ ہمیشہ قید میں رہے یہاں تک کہ احمد نے [illegible] میں اپنے قید خانے میں فوت ہو گیا اور [illegible] کی امارت محمد بن ابی الخلیل نے سنبھالی اور اس کے ساتھ [illegible] کا بھائی [illegible] بیٹا سوار تھا [illegible] تھے اور [illegible] میں اپنی فوج کے ساتھ نکلا اور [illegible] تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور المنصور کی طرف بھیج دیا اور اسے بھی اپنے بیٹا احمد کے ساتھ قید کر دیا گیا اور اس کے بھائی محمد نے علانیہ طور پر مخالفت شروع کر دی اور اس کی قوم نے مخالفت کرنے میں اس کی اتباع کی تو ان کا فساد بڑھ گیا اور انہوں نے رعایا کو تکلیف پہنچائی اور عوام کی طرف سے عام شکایات ہونے لگیں اور انہوں نے بازاروں میں شور و شغب برپا کر دیا پھر وہ ایک روز [illegible] بغاوت کے ارادے سے آئے تو دروازے کو ان کے سامنے بند کر دیا گیا تو انہوں نے [illegible] کر دیا اور ان کا خیال تھا کہ ان پر مصیبت [illegible] حاجب [illegible] کی وجہ سے آئی ہے اور وہ اس کے قتل سے اپنے دلوں کو ٹھنڈا کرنا چاہتے تھے اور حاجب نے ان کے معاملہ کو [illegible] اور سب کو قتل کرا دیا تو سلطان نے اس بات سے انکار کیا اور [illegible] ان کے ساتھ نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا [illegible] وہ اس شخص کے [illegible] ہو گیا جس نے ان میں [illegible] کردار ادا کیا تھا اور یہ واقعہ رمضان [illegible] کا ہے اور [illegible] میں [illegible] وفات پا گیا [illegible] واللہ اعلم۔

اہلِ جزائر کی بغاوت اور وہاں پر ابن علان کا حکومت کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کرنا

قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ المستنصر کے ایام میں الجزائر نے بغاوت کر دی تھی اور موحدین کی فوجیں بزور قوت ان کے پاس آئی تھیں اور ان کے مشائخ کو انہوں نے تونس میں قید کر دیا تھا یہاں تک کہ اس کی وفات کے بعد انہوں نے تونس کو آزاد کر دیا [illegible] اور جب امیر ابو زکریا [illegible] بجایہ [illegible] تو موحدین کے [illegible] الجزائر [illegible] ابن [illegible] کے [illegible] اس کی اطاعت استوار کرنے میں جلدی کی اور اس کے پاس گئے [illegible] ابن علان [illegible] ان کا [illegible] تک [illegible] سے [illegible] جانے پر [illegible] ابن [illegible] اور [illegible] کی وفات [illegible] اور وہی الجزائر کے مشائخ میں سے تھا اور اس نے [illegible] ریاست کا [illegible] جس کی وجہ سے [illegible] باقی ایام میں اہل الجزائر [illegible] کہتے ہیں [illegible] اس کے ساتھ [illegible] کا تعلق بھی تھا [illegible] ابن [illegible] وہاں پہنچا تو اسے مخصوص حکومت کے قیام [illegible] الجزائر [illegible] کی وفات [illegible] کے

مخفی پیغام بھیجا اور انہیں آمادہ [illegible] کیا اور وہ [illegible] حکومت کا داعی بن گیا اور [illegible] جنگ کی [illegible] کے پاس موجود رہے یہاں تک کہ اس کی وفات ہو گئی اور [illegible] کا قتل ہو گیا [illegible] اس پر [illegible] جیسا کہ [illegible] بیان ہو گا ان شاء اللہ۔

امیر ابو زکریا کی وفات اور اس کے بیٹے امیر ابو البقاء کی بیعت کے حالات: جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ امیر ابو زکریا نے [illegible] بجایہ [illegible] اور انہیں [illegible] کی مدد [illegible] سے [illegible] کیا تھا [illegible] حکومت [illegible] وہ [illegible] تھا [illegible] اپنے [illegible] کی بیعت [illegible] کا [illegible] پورا کرنے والا تھا اور وہ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] وفات پا گیا اور اس نے اپنے بیٹے ابو البقاء خالد [illegible] کی امارت [illegible] جب امیر ابو زکریا [illegible] امیر ابو البقاء [illegible] کے [illegible] بیعت [illegible] کی بیعت [illegible] ابن ابی [illegible] وزیر بنایا اور [illegible] ابو عبد الرحمن بن یعقوب بن [illegible] کا امیر بنایا [illegible] تھا اور [illegible] یحییٰ بن زکریا [illegible] تھا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

[illegible] کی [illegible] اور اس کے قتل کے حالات [illegible] سلطان ابو البقاء نے حکومت [illegible] اس کے [illegible] کرنے کا [illegible] اور اس [illegible] سلطان [illegible] ان دونوں کے درمیان [illegible] تعلقات قائم ہوں اور اس نے اس کے ساتھ [illegible] ابو العباس [illegible] کا [illegible] بھیجا اور [illegible] اس نے سلطان کے [illegible] کے خلاف [illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] سلطان [illegible] کر دیا [illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] قتل [illegible] میں [illegible] کے [illegible] قتل کر دیا۔

باب: ۳۵

سلطان ابوالبقاء

کا حاجب بن ابی حی کو معزول کر دینا

سلطان کے بگاڑ کا سبب حاجب کا تونس کی سفارت کرنا تھا

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب سلطان ابوالبقاء حکمران بنا تو بنی مرین کی فوجیں حاکم تونس کی مداخلت سے بجایہ کے مضافات میں گشت کرتی پھرتی تھیں پس انہوں نے اس کے نواح پر قبضہ کر لیا اور ابن ابی حی، بجایہ کی حکومت میں با اختیار تھا پس ان کے احوال کو دیکھ کر اس کا دل تنگ پڑ گیا اور ان کے ساتھ حکومت کے رویے نے اسے فکر مند کر دیا اور اس نے خیال کیا کہ الحضرۃ کے حکمران کے ساتھ جوڑ توڑ کرنے سے یہ اپنے عزائم سے رک جائیں گے پس اس نے سلطان پر اعتماد کی وجہ سے یہ کام از خود کرنے کا عزم کر لیا اور ۷۰۵ھ میں بجایہ سے نکلا اور اپنے سلطان کی جانب سے ایلچی بن کر الحضرۃ آیا جس سے حکومت خوش ہو گئی اور اس کے ساتھ اور اس کے بھیجنے والے کے ساتھ جو مناسب سلوک تھا وہ کیا گیا اور شیخ الموحدین مدبر الدولہ ابو یحییٰ زکریا بن اللحیانی نے اس کی حد درجہ تکریم اور عزت افزائی کرتے ہوئے اسے اپنے گھر میں اتارا اور اس نے ایلچی بن کر اپنے دل کی بات کو پورا کیا اور جب سلطان کے جاسوسوں نے دیکھا کہ اس کے چلے جانے سے اب سلطان کے پاس جانے کا راستہ صاف ہے تو وہ اسے مشورے دینے اور ابن ابی حی کی چغلیاں کرنے کے لئے لوٹ پڑے اور یعقوب بن عمر اس سے الگ تھلگ ہو کر اس کام کے لئے تیار ہو گیا اور عبداللہ رخامی نے جو ابن ابی حی کا کاتب تھا اس سے موافقت کی۔ نیز یہ اس کا دوست بھی تھا اور ابن غلیل اس کا قرابتدار ہونے کے باعث لوگوں کو اس کے خلاف بھڑکاتا تھا اور اس کے دل میں اس کی عداوت بیٹھ گئی تھی اور اس نے اسے عبداللہ رخامی سے ناراض کر دیا حالانکہ یہ اس کا دوست اور رازدار تھا پس اس نے یعقوب کے ساتھ مل کر اس کی چغلی کھانے کی ذمہ داری لی اور یعقوب نے اس میں بڑا کردار ادا کیا اور سلطان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ابن ابی حی نے الحضرۃ کے حکمران کو خود طاقت فراہم کر کے قسطنطینہ کی سرحدوں میں داخل کیا ہے کیونکہ قسطنطینہ میں ابن ابی حی کا داماد حاکم ہے اور اسی نے اسے وہاں کا عامل مقرر کیا ہے پس سلطان اس بات

سے پریشان ہو گیا اور اس نے تونس سے واپس آنے کے بعد اس سے بدل لیا اور وہاں میں سے ہر [illegible] سے ہٹا سے دور رہنے لگا پھر ابن الحکیم اپنے فرائض کی ادائیگی اور سلطان کے ہاں نیابت سے متصرف کرنے میں مشغول ہو گیا اور خواجہ [illegible] حج کو جانے کے لیے نکلا اور قسطنطینہ اور بجایہ کے قرب میں رہنے والے قبائل کے پاس چلا گیا [illegible] کے [illegible] مقیم رہا پھر تونس چلا گیا اور وہاں پر سلطان ابو عصیدہ کی وفات اور ابو بکر شہید کی بیعت کے وقت تک ٹھہرا رہا اور ابو البقاء کے تونس آنے پر اس کے پاس گیا اور اس [illegible] مشرق کی طرف چلا گیا اور فریضہ حج ادا کر کے پھر مغرب کی طرف واپس آ گیا اور افریقہ بھاگ گیا اور تلمسان پہنچ گیا اور وہاں سے ابو تاشفین بجایہ پر حملہ کرتے ہوئے [illegible] جس کا تذکرہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

ابو عبدالرحمٰن بن عمر کی حجابت کے حالات اور اس کا انجام

اس کا نام یعقوب بن ابی قاسم بن محمد بن عمر السلمی اور کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے اس کے دادا محمد کے متعلق اس کے اہل بیت نے مجھے بتایا کہ وہ شاطبہ میں قاضی تھا [illegible] کے زمانے میں [illegible] چلا گیا اور [illegible] ابو عصیدہ کے زمانے میں ربیع الآخر میں [illegible] اور اس کے بیٹے ابو بکر بن محمد قسنطینہ چلے گئے اور [illegible] ابو زکریا الاوسط کے زمانے میں ابن [illegible] کے ہاں اترے جو وہاں کا حاکم اور موحدین کے مشائخ میں سے تھا پس اس نے ان کی بہت عزت و تکریم کی اور ابو بکر کو [illegible] کا کام سپرد کیا [illegible] اپنے لیے منتخب کر لیا اور وہ اپنے [illegible] کے طلبہ میں [illegible] کرتا تھا [illegible] غلام [illegible] سے [illegible] پیدا [illegible] اور اس نے سلطان کے [illegible] اور اس کی ماں [illegible] صاحب مرتبہ ہو گیا اور اس کے بیٹے یعقوب نے [illegible] کی بیٹیوں اور [illegible] میں سے ایک سے شادی کر لی اور اس قضا میں پرورش پائی اور [illegible] بن الحاج [illegible] اور اس کے خواص کی صحبت سے وابستہ ہو گئے اور [illegible] کے حصول کے لیے [illegible] آیا کرتا تھا اور سلطان نے اسے [illegible] کے آخر میں اندلس کی طرف بھیجا تو اس نے وزیر ابن عمر کو ساتھ لے لیا اور [illegible] فوت ہو گئے تو سلطان نے اس کے بیٹے محمد کو [illegible] کی طرف [illegible] کام کی تکمیل [illegible] کا حکم دیا [illegible] تک [illegible] سلطان نے اس کے کام [illegible] اور [illegible] سے زیادہ [illegible] کی خدمت میں لگ گیا جس نے اسے [illegible] کے ہاں ترقی اور مرتبہ دلایا [illegible] فوج اکٹھی کرنے پر لگا دیا پھر اشغال کے مقامات اس کے سپرد کر دیے اور اس نے ابن القاضی اور عبداللہ رفائی کو تنگ کیا تو وہ اس سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے سلطان کو اسے برطرف کرنے کے لیے اکسایا تو اس نے اسے برطرف کر دیا اور [illegible] گھر ہی میں [illegible] رہا اور اس نے اپنے باپ کی وفات کے بعد سلطان ابو البقاء سے [illegible] کی اور اس کے [illegible] میں شامل ہو گیا اور ابن [illegible] کے بیٹوں علی اور حسین کے پاس آیا اور ان کے ساتھ [illegible] سوار ہو کر [illegible] چلا گیا پس سلطان نے یعقوب بن عمر کو اپنا حاجب بنا لیا اور اشغال پر عبداللہ رفائی کو سردار مقرر کیا اور وہ [illegible]

وجہ سے امور تجارت کے سرانجام دینے میں بڑا مستعد تھا پس وہ ابن عمر کا مددگار بن گیا اور اس کے مقام سے رقابت کرنے لگا حتیٰ کہ اس نے سلطان کو اس کے خلاف بھڑکایا اور اس کی عداوت اور قبیح کاموں کے متعلق اسے بتایا پس اس نے اسے ہٹا کر میورقہ کی طرف جلاوطن کر دیا یہاں تک کہ سلطان بنی مرین یوسف بن یعقوب نے اسے اس کی قید سے چھڑا لیا اور عبداللہ بن ابی مدین نے پکڑنے کے بعد اسے انتخاب کی ذمہ داری سونپنے کے لئے قیام کیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے پس یوسف بن یعقوب اپنی امید کے پورا کرنے سے قبل ہی فوت ہو گیا اور رغامی نے تلمسان میں اقامت اختیار کر لی اور وہیں وفات پائی اور یعقوب بن عمر نے اپنے کام کا بار خود ہی اٹھایا اور وہاں پر قوت حاصل کی اور سلطان نے جوڑ توڑ کے کام اسی کے سپرد کر دیئے پس اس کی نگاہ میں مراتب گھوم گئے اور اس نے اپنی غرض کے مطابق کاموں کو چلایا اور اس نے سب سے پہلے اپنے محسن امرجان کو مروا دیا اور اس نے سلطان کے بیٹے کو اس کے تعلق سے مجبور کر دیا اور اسے اس کی غیر حاضری میں قتل کر دیا۔ پس ابن سندی نے گرفتار کر کے سمندر میں پھینک دیا اور اسے ایک مچھلی نگل گئی اور سلطان کی توجہ ابن عمر کے لئے خالی ہو گئی اور اس کی دوستی کے لئے منفرد ہو گیا یہاں تک کہ سلطان ابو البقاء نے مختصر آ پر چڑھ کر چلا اور ان کے حالات کو ہم آئندہ بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

باب: ۳۶

ابن الامیر کی بغاوت

اور

سلطان ابو سعید کی بیعت

سلطان ابو البقاء خالد کا اُسے فتح کرنا اور قتل ہونا

یوسف بن ابراہیم [illegible] کو [illegible] ابو یحییٰ بن مرین کے بیٹوں نے قتل کر دیا جیسا کہ ان کے حالات میں آگے بیان ہوگا۔ اس کے بعد المستنصر کے [illegible] میں ان کے بیٹے [illegible] تھے اور [illegible] کے [illegible] بن [illegible] تھوست میں ان کے [illegible] کے قیام [illegible] ان کا [illegible] کیا اور ان کے بعد بھی ان کا [illegible] تھا یہاں تک کہ [illegible] ان کے [illegible] میں [illegible] ان کی عزت [illegible] کی اور دولت کی آسودگی کے زمانے میں الحضرۃ چلے گئے [illegible] ان کا سردار [illegible] اور [illegible] حکومت کی جانب سے [illegible] کو [illegible] بھی کرتا [illegible] بن [illegible] کے [illegible] میں [illegible] [illegible] بغاوت [illegible] ہو گئے اور [illegible] سے [illegible] کی سرحد پر چلا گیا [illegible] ان کے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] ہو گئے اور [illegible] بیعت پر [illegible] کیا تو اس نے [illegible] کی مشارکت [illegible] کی [illegible] یہاں تک کہ اس نے [illegible] کا [illegible] اور [illegible] بیعت پر مقرر ہو گیا اور اس نے بیعت کے معاملہ [illegible] کا اظہار [illegible] سلطان ابن [illegible] نے ناراض ہو کر اسے [illegible] سے ہٹا [illegible] ابن الامیر [illegible] کیا اور سلطان کے حملے سے [illegible] ہو گیا تو اس نے [illegible] کے [illegible] شروع کر دی اور اس کی بیعت کے لئے اس کے پاس [illegible] سے مدد مانگی [illegible] [illegible] بن [illegible] نے اس سے [illegible] کیا اور [illegible] اس نے اس کے سلطان کی بیعت کر لی اور سلطان

ابوالبقاء بجایہ میں پہنچ گئے تو وہ [illegible] ہوتے آخر میں اس پر فوجوں کے ساتھ حملہ کر دیا گیا۔ اور گلی کوچوں میں اس سے جنگ ہوئی [illegible] واپس [illegible] پا گیا اور اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ کر لیا۔ امیر کے بازوؤں میں سے ایک آدمی نے جو ابن فوزنہ کے نام سے مشہور تھا، حسن بن عثمان کے ساتھ جو [illegible] سے تعلق رکھتا تھا [illegible] اور [illegible] باب المنار کی طرف [illegible] سے انہیں [illegible] جبکہ سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ سوار ہو کر آیا اور شہر کے دروازے پر قبضہ کر لیا اور [illegible] پیچھے ہٹ گئے تو [illegible] محمد اور [illegible] پاس اور شہر کے مشائخ ان کے پاس آئے اور [illegible] شہر میں داخل ہو گیا اور ابو محمد الرغائی نے بازار [illegible] اپنا [illegible] سامنے [illegible] لیا [illegible] آدمیوں کے [illegible] کر لائے [illegible] انہیں [illegible] چھوڑ کر بھاگ گئے اور [illegible] کے ایک طرف میں چھپ [illegible] یانی [illegible] کے [illegible] پشت سے [illegible] سلطان کے سامنے پیش ہوئے تو [illegible] قتل کر [illegible] کے [illegible] کر [illegible] کرنے والوں کے لئے ایک نشان بنا دیا واللہ اعلم۔

اور اس کے قتل [illegible] ابو زکریا [illegible] حالات پہنچے ہیں کہ جب سلطان ابوالبقاء نے حکومت پر قبضہ کیا اور اس کے حالات [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] بیٹا [illegible] کرنے کے متعلق [illegible] اس کی طرف [illegible] پہنچا [illegible] کا [illegible] اس کی قوم کا ایک گروہ [illegible] کی اطاعت میں داخل ہو گئے اور امیر [illegible] محمد بن [illegible] کی نیابت [illegible] ابی عبد اللہ کے ساتھ ہو گئے [illegible] اس سے [illegible] کی اور [illegible] وہاں [illegible] کی طرف [illegible] آیا [illegible] کی جنگ [illegible] یہاں [illegible] اس پر [illegible] جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے [illegible] راشد بن محمد [illegible] کی خدمت [illegible] حملہ کر کے [illegible] قتل کر دیا [illegible] اپنے موقع پر [illegible]۔

صلح کے حالات اور تونس اور بجایہ کے حکمرانوں کے

درمیان اس کی شروط

جب سلطان ابوالبقاء خالد نے قسطنطینہ فتح کیا اور [illegible] امیر قتل ہو گیا تو اس کام سے فراغت پانے کے بعد [illegible] تونس [illegible] کے [illegible] حالات پر [illegible] ہوئی [illegible] کی ولایت [illegible] قتل [illegible] امید [illegible] مسرور [illegible] کی طرف مائل ہوئے اور انہوں نے اس [illegible] کی طرف [illegible] انہوں نے سب [illegible] کی اور سلطان ابوالبقاء نے ان پر

یہ شہر عامہ کی کان میں سے تھا جس میں اپنے ساتھی سے پہلے فوت ہو جانے کی وجہ سے ان کے بعد حکومت اور بیعت اس کے دوسرے ساتھی کے لئے ہوئی پس شہر طے ہو گئی اور سردار اور موحدین کے مشائخ تونس اور بجایہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کوئی کمی نہ کی اور اس عہد کو پورا کیا یہاں تک کہ سلطان ابو سعید کی وفات پر حضرہ کے باشندوں نے اسے توڑ دیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

تونس سے شیخ الدولہ ابن اللحیانی کے جربہ کے محاصرہ کے لئے سفر کرنے اور وہاں سے حج کے لئے جانے کے حالات

جب ابن یحییٰ کی حکومت مکمل ہو گئی تو شیخ الموحدین ابو یحییٰ زکریا بن اللحیانی نے اپنے متعلق غور و فکر کیا اور ان لوگوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے متعلق سوچا جنہوں نے اسے وطن سے نکالا اور دیار مصر کے امراء کے مقربین سے قدر کی تو یہ یوسف بن یعقوب کی طرف آ گیا تھا اور اس کی امید رکھتا تھا پس اس نے اپنے خوش کی ادائیگی کے لئے ان کی مصاحبت کی اور اس نے ان کے کام کو موخر کر دیا اور اپنے ارادے کو پختہ کر لیا اور نصاریٰ کے ہاتھوں سے جزیرہ جربہ کو واپس لینے کے لئے آل جزیرہ کی طرف جانے کو پوشیدہ رکھا پس اس کے بعد اپنے احوال کو درست کرنے کے لئے الجرید کی طرف روانہ ہوا اور بظاہر سلطان کی رائے بھی حاصل کر لی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور اس کے ساتھ فوجوں کو بھیجا جس [illegible] تونس سے [illegible] جنگ کرنے کے لئے نکلا اور چلتا چلتا [illegible] پہنچ گیا پھر وہاں سے چل کر الجزیرہ پہنچ گیا اور جب نصاریٰ نے [illegible] میں اس پر قبضہ کیا تھا تو انہوں نے کافروں کے تحفظ کے لئے اس میں ایک مضبوط قلعہ بنایا تھا [illegible] اپنے کمان داروں کو بھیج دیا [illegible] اور [illegible] ختم ہو گئی اور [illegible] کے بغیر قلعہ فتح کرنے [illegible] اس کی طرف لوٹ آیا پھر الجرید کی طرف گیا اور توزر پہنچا اور اس نے وہاں [illegible] محمد بن جبلول کو جو وہاں کے مشائخ میں سے تھا اپنی خدمت میں لگایا اور وہاں کے خراج پر قبضہ کر لیا اور قابس کی طرف لوٹ آیا اور عبد الملک بن مکی نے اسے اپنے گھر میں اتارا اور اس نے وہاں [illegible] اپنے حج کے متعلق بتایا اور فوجوں کو حضرہ کی طرف بھیج دیا اور اس کے بعد [illegible] حکومت کی [illegible] اور ابو یعقوب بن یزدوتن نے سنبھالا اور وہ [illegible] سے اس کی ناخوشگوار آب و ہوا کے باعث وہاں ایک پہاڑ میں چلا گیا اور حجاج کے قافلے کا انتظار کرنے لگا [illegible] لئے طرابلس آ گیا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] ھ کے آخر میں [illegible] بھیجا [illegible] حج [illegible] کیا اور اپنے فرض کی ادائیگی کے بعد منصب خلافت پر قابض ہو گیا جس کا ذکر [illegible] کے بعد [illegible] ھ میں طرابلس سے [illegible] پہنچا اور ان فوجوں میں [illegible] حاکم منصب بھی تھا اور اہل جزیرہ میں سے [illegible] ابو عبداللہ بن حسین کی [illegible] اور اس کے ساتھ اہل جربہ [illegible] اپنی قوم کے ساتھ شامل تھا پس اللہ تعالیٰ نے اسے ان پر [illegible] اور [illegible]

حکومت کے آغاز سے ہی اس نے ساتھ اس جزیرہ کا ایک مقام تھا اور بسا اوقات ان دونوں کے درمیان جنگ ہو جاتی تو ایک گروہ انصار کے ساتھ جوڑ توڑ کر لیتا یہاں تک کہ سلطان ابو یحییٰ کے عہد میں اس کی واپسی ہوئی جیسا کہ ہم اس کے حالات شرح بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

سلطان ابو عصیدہ کی وفات اور ابو بکر شہید کے حالات سلطان ابو عصیدہ کی مدت حکومت کے دوران بڑے کے عوارضات استسقاء کا مرض لاحق ہو گیا اور وہ کمزور ہو گیا اور وہ ربیع الآخر ۷۰۹ھ میں اپنے بستر پر فوت ہو گیا اور اس کا کوئی بیٹا نہ تھا اور ان کے محل میں امیر ابو زکریا کی اولاد میں سے ایک نوجوان تھا جس کو دادا ابو یحییٰ زکریا کا نام دیا تھا اس کے بیٹے کی وفات کا ذکر ہم نے اس کے بھائی ابو حفص کے حالات میں کیا ہے جس نے سلطان المستنصر کے زمانے میں ملیانہ کو فتح کیا تھا اور اس کے بیٹے اس کی کفالت اور حفاظت میں رہے اور ان میں سے ابو بکر بن عبد الرحمن بن ابی بکر نے سلطان ابو عصیدہ کی حکومت میں پرورش پائی اور جب سلطان ابو عصیدہ نے وفات پائی تو اس نے کوئی بیٹا نہ چھوڑا اور سلطان ابو البقاء خالد نے تدبیر کر کے اس کے بھائی کے قید خانے سے خروج کرنے کے وقت اس کے پاس بھیجا تو اس نے اسے الحضرۃ کی حکومت کے متعلق رغبت دلائی اور اسے حکومت حاصل کرنے پر آمادہ کیا اور ابو عبد اللہ بن یرزیکن نے سلطان ابو عصیدہ سے رابطہ پیدا کیا اور اس نے سلطان ابو البقاء کو قتل سے بچایا اور وہ اکٹھے ہو گئے اور بیعت کر لی اور وہ اس کے متعلق پریشان ہو گئے اور انہوں نے امیر ابو بکر کی بیعت کر لی جو شہید کے نام سے مشہور ہے اور اس نے ابو عبد اللہ بن یرزیکن کو اپنی وزارت پر قائم رکھا اور محمد بن الدباغ کو کتابت کے عہدہ پر بحال رکھا اور اسے بھی کیونکہ وہ اس کے ساتھ تعلق رکھتا تھا اور اس کا مخالف تھا یہاں تک کہ وہ سلطان ابو البقاء کے قبضہ کے وقت فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

الحضرۃ پر سلطان ابو البقاء کے قبضہ کرنے اور دعوت حفصی میں منفرد ہونے کے حالات

جب سلطان ابو البقاء کو بجایہ اور اس کے مضافات میں اپنے مقام پر سلطان ابو عصیدہ کی موت کی اطلاع ملی تو چونکہ ان دونوں کے درمیان یہ عہد ہو چکا تھا کہ جو شخص اپنے ساتھی سے پہلے فوت ہو جائے گا تو سب حکومت دوسرے کے لئے ہو گی تو اس نے اس میں یہ خیال کیا کہ الحضرۃ کے باشندے اس شرط کی مخالفت کریں گے تو اس نے الحضرۃ جانے کا ارادہ کر لیا اور حمزہ بن عمر بھی ان سے الگ ہو کر اس کے پاس آگیا پس اس نے اسے رغبت دلائی اور وہ بجایہ سے اپنی فوج کے ساتھ نکلا اور اس نے الجزائر پر چڑھائی کرنے کا قصد کیا کیونکہ انہوں نے اس کے باپ کے خلاف بغاوت کی تھی اور اس علاقے پر ابن علان بیٹا تھا وہ قسنطینہ کی طرف چلا گیا اور جب وہ وہاں پہنچا تو سلطان ابو عصیدہ کی وفات اور

اس کے بعد موحدین کے ابوبکر بن عبدالرحمن بن ابی بکر بن الامیر ابی زکریا کی بیعت کرنے کی خبر بھی وہاں پہنچ گئی جس نے اُسے موحدین پر حملہ دلا دیا اور وہ تیزی کے ساتھ چلا اور اولاد ابو اللیل کے تمام لوگ اس کے پاس اور اولاد مہلہل میں سے ان جیسے لوگ حاکم تونس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور ان کے ساتھ شیخ الموحدین ابو یعقوب بن یزروتن اور وزیر ابو زکن ابو عبداللہ بن تکلین بھی جنگ کے لئے نکلے اور انہوں نے اپنے سلطان کو اپنی جانوں کی قربانی دے کر بچایا اور جب سلطان ابوالبقاء نے اُن پر چڑھائی کی تو ان کے میدان جنگ میں کھلبلی مچ گئی اور وہ شکست کھا گئے اور ان کا پڑاؤ لٹ گیا اور وزیر ابو زکن قتل ہو گیا اور عرب قبائل بیابان کی طرف بھاگ گئے اور فوج شہر میں داخل ہو گئی اور حالات خراب ہو گئے اور امیر ابوبکر بن عبدالرحمن باہر نکلا اور شہر کے میدان میں تھوڑا عرصہ ٹھہرا پھر فوج اس سے الگ ہو گئی اور وہ لوگ سلطان ابوالبقاء کے پاس سائل بن کر چلے گئے اور ابوبکر بھاگ گیا پھر ایک جانب سے گرفتار کر کے سلطان کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے اُسے قید کر دیا اور سلطان کے ساتھ بن کر الحضرۃ کے باشندوں کے مشائخ موحدین فقہاء اور دیگر سب لوگوں نے جنگ کی اور اس کی بیعت بھی کی اور اس پر قتل ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے اس کا نام شہید پڑ گیا اور اس نے اس کے بھائی شیخ الموحدین ابو زکریا یحییٰ بن زکریا نے قتل کیا اور دوسرے روز وہ الحضرۃ میں آیا اور خلافت سنبھال کر اس نے ابوالمنصور کا لقب اختیار کر لیا مگر اس کے لقب میں المتوکل کا اضافہ کیا گیا اور اس نے ابو یعقوب ابو زکریا یحییٰ بن ابی الاعلام کے ساتھ شریک کر کے قائم رکھا ابو زکریا اس کے ہاں پہلے بھی رئیس تھا اور اس نے ابن عمر کو بیت کے کاموں پر قائم رکھا اور رئیس اشغال پر منصور بن فضل بن مزنی کو حاکم مقرر کیا اور یہ سلسلہ احوال کردہ حالات پیدا ہوئے جن کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

ابن مزنی یحییٰ بن خالد کی بیعت اور اس کے انجام کے حالات یحییٰ بن خالد بن سلطان ابو اسحاق سلطان ابوالبقاء خالد کے ساتھیوں میں سے تھا اور حکومت کی اختلاف کی وجہ سے بگڑ گئی تو وہ حملے کے خوف سے بھاگ کر منصور بن مزنی کے پاس چلا گیا اور منصور ابن عمر سے وحشت محسوس کرتا تھا پس اس نے اُسے اپنا کام سنبھالنے کو کہا تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اس نے اُسے اپنی حجابت پر مقرر کیا اور اس نے عربوں کو اس کے لئے اکٹھا کیا اور قسطنطینہ پر انہیں حملہ کرنے کے لئے متفق کر لیا ان دنوں وہاں ابن طفیل حکمران تھا اور یحییٰ بن خالد کے پاس بھی کیفون کے قلعہ دار کے گروہ اکٹھے ہو گئے تھے اور انہوں نے اُسے ابن مزنی کے متعلق پیغام بھیجا تو اس نے ان سے اپنی فتح کا وعدہ کیا اور ابن مزنی کو بھی اس کی بری بیعت کی خبر ملی تو اس نے اس کی اطاعت سے دست کشی اختیار کر لی اور اسے چھوڑ کر اپنے شہر کی طرف لوٹ آیا پس یحییٰ کی فوج منتشر ہو گئی اور ابن مزنی نے دوبارہ ابوالبقاء کی اطاعت اور دوستی اختیار کر لی تو انہوں نے اسے قبول کر لیا اور یحییٰ بن خالد کانپتا ہوا تلمسان گیا اور وہاں کے امیر ابو زیان محمد بن عثمان بن یغمراسن کے ہاں اترا اور وہ اس کی آمد کے ایام میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد ابوحمو موسیٰ بن عثمان حکمران بنا تو اس نے اسے مدد دی اور وہ قسطنطینہ سے جنگ کرنے کے لئے گیا مگر اسے سر نہ کر سکا پھر ابن مزنی نے اسے بسکرہ میں بلایا پس وہ اس کے پاس ٹھہرا اور اس کے لئے بڑا وظیفہ اور باڈی گارڈ مقرر کئے اور سلطان ابن اللحیانی تونس سے اس کے پاس عطیات و انعامات بھیجتا تھا یہاں تک کہ اس نے تونس میں سے مضافات کی کچھ بستیاں جاگیر میں دے دی تھیں جو سلطان اور اس کے بیٹے کے لئے تھیں پس وہ ہمیشہ ہی ابن کے اور اس کے

جدا کر نے بیٹے کے صدمہ میں تھیں۔ یہاں تک کہ یحییٰ بن خلدون کے پاس اپنی جگہ [illegible] ہو گیا۔

قسنطینہ میں حاجب ابن عمر کے ہاتھ پر سلطان ابوبکر کی بیعت کے حالات اور اس کی اوّلیت

جب سلطان ابوالبقاء نے الجزائر پر حملہ کیا تو اس نے عبدالرحمٰن بن یعقوب بن غلوف کو [illegible]

[illegible]

کی اور سلطان [illegible] کی طرف [illegible] اور اس نے لوگوں سے اس کی بیعت لی اور [illegible] بیعت کی تکمیل ہوئی اور اس نے [illegible] قسنطینہ کے باہر پڑاؤ ڈالا یہاں تک کہ [illegible] ابن مخلوف کی [illegible]

بجایہ پر سلطان کے غالب آنے اور ابن مخلوف کے قتل ہونے کے حالات: یعقوب بن مخلوف [illegible] شیخ عبد الرحمن [illegible] کی وفات [illegible] حکومت [illegible] ان کے [illegible] یعقوب بن [illegible] نے [illegible] عبد الرحمن [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] بجایہ [illegible] قاضی [illegible] صاحب [illegible] ابن مخلوف [illegible] قسنطینہ سے باہر [illegible] کے قریب [illegible] ابن مخلوف نے [illegible] دونوں کے درمیان [illegible] سلطان [illegible] ابن مخلوف [illegible] اس کے پاس [illegible] اور [illegible] ابن مخلوف نے [illegible] سلطان کی [illegible] اضطراب [illegible] اپنی طرف [illegible]

ری فرمائی۔ پس اس کی بیعت ہوئی اور جو سب سے قریب اس کے پاس آ گئے تھے پس سلطان نے دیکھا کہ دانائی کی بات یہ ہے کہ وہ حاجب ابن عبد الرحمن بن عمر کو ان کے وطن بھیجے تا کہ وہ ان کی حکومت کی تعریف کرے۔ وہ الحضرۃ کے باشندے ان کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ نیز سلطان نے قرار کے بارے میں غور کیا اور ابن غلوف کے متعلق تدبیر کرنے میں اس سے موافقت کی اور ابن عمر اللحیانی کے ساتھ چلا اور رفتہ رفتہ تونس کی حکومت کے حصول کے متعلق [illegible] پایا اور اسے بتایا کہ یہ ایک معمولی امر ہے اور ابن عمر کے جانے کے وقت سلطان اس کے مقصد میں تھا اور اسے اس نے خواص میں شامل کر دیا اور اپنی حجابت حسن بن ابراہیم بن ابی بکر بن ثابت رئیس تل جس کے سپرد کی جو قسنطینہ اور تونس کے اعمال کے قریب ہے اور اس کی قوم بنی صبان کے نام سے مشہور ہے اور اس نے اس سے قبل بھی اسے منتخب کیا تھا اور وہ زاب میں فوجوں کے ساتھ جا پڑا تھا [illegible] نے کیا اور اس نے قسنطینہ پر جب کے بھائی عبداللہ بن ثابت کو اپنا جانشین بنایا اور بجایہ میں یہ بات مشہور ہوئی کہ سلطان اس مرض سے صاحب فراش ہو گیا ہے اور وہ اللحیانی کی وجہ سے چلا گیا ہے۔ وہ الحضرۃ کے خلاف فوج کشی کے لئے اس سے منصب حاصل کیا ہے اور پھر ابن غلوف کو بھی توقع تھی ہے تو اسے یقین ہو گیا کہ تونس میں سلطان خاندان کا حال خراب ہے تو اس نے مخفی [illegible] ہو کر وہ [illegible] ہوا اور [illegible] سلطان بن مکی بن ثابت [illegible] بجایہ پہنچ کر [illegible] سے [illegible] اور جا حاجب [illegible] نے [illegible] سے اپنے لئے [illegible] اس نے قسنطینہ کے متعلق چند عہد پیشگی تعیین ہوئی اور وہ بجایہ سے [illegible] تمام چلا اور بجایہ [illegible] میں [illegible] قدم پر اس سے ملاقات کی پس اس نے اسے خوش آمدید کہا پھر اس نے [illegible] سے تمام شب اپنے گھر میں اپنے خاصوں کے ساتھ [illegible] خوشی کے ساتھ [illegible] اس نے ان کے ساتھ شراب پی یہاں تک کہ مدہوش ہو گیا اور انہوں نے کسی مخالفت کی وجہ سے اسے غضب آلود کر دیا پس وہ غضبناک ہو گیا اور [illegible] خود وزیر نے [illegible] انہوں نے اسے خنجر مار کر ہلاک کر دیا اور اس کے سر کو گھسیٹا اور اسے خیموں کے درمیان پھینک دیا اور اس کی بیٹی اور قوم وہاں کے لوگوں کو گرفتار کر لیا اور اس کا کاتب عبداللہ بن ہلال بھاگ کر مغرب چلا گیا اور سلطان جلدی سے بجایہ کی طرف آیا اور اس میں داخل ہو کر اس پر قابض ہو گیا یہاں تک کہ اس کی حکومت اور بلندی حاصل ہو گئی اور وہ یہ ہے کہ اس وقت داخل ہوا جب لوگ قلت میں پڑے ہوئے تھے اور سلطان اپنے باپ دادا کی باقی ماندہ سلطنت پر بھی قابض ہو گیا جو غرب [illegible] کے نام سے مشہور ہے پس اس کی حکومت مکمل طور پر قائم ہو گئی اور وہ اپنے ساتھی [illegible] کے انتظار میں [illegible] ہو گیا یہاں تک کہ وہ حالات پیدا ہوئے جن کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

سلطان ابو البقاء خالد کی وفات اور الحضرۃ پر سلطان ابو یحییٰ بن اللحیانی کے قبضہ کرنے کے حالات

قسنطینہ میں سلطان ابو بکر کی بیعت کرنے کے بعد سلطان ابو البقاء خالد کے حالات خراب ہو گئے اور اس نے قسنطینہ سے مقابلہ کے لئے فوجوں کو بھیجا اور اپنے غلام ظافر کو جو کبیر کے نام سے مشہور تھا ان کا سالار مقرر کیا۔ پس اس نے

بجایہ میں پڑاؤ ڈال دیا اور سلطان کے حکم کا انتظار کرنے لگا اور جب ابو یحییٰ زکریا بن احمد بن محمد بن اللحیانی ابن ابی محمد عبدالواحد بن الشیخ ابی حفص مشرق سے واپس لوٹا اور اس نے حالات کی خرابی کو دیکھا تو طرابلس میں اس کی بیعت کی گئی اور حاجب ابو عبدالرحمٰن بن عمر سلطان ابوبکر کی جانب سے قابس لے کر وہاں سے اس کے پاس گیا اور وعدہ کیا کہ وہ اس کی امداد کرے گا اور اس نے اپنے اس عہد کو بہت پختہ کیا اور اولاد ابو اللیل سے کعوب کے جوان اس کے پاس آئے اور ان کے ساتھ اس کی حکومت کا شیخ ابو عبداللہ محمد بن محمد المزدوری بھی تھا پس وہ الحضرۃ کی طرف تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے آئے اور سلطان نے اپنے غلام ظافر سے جو ان دنوں باجہ میں مقیم تھا کمک طلب کرنے کے لئے پیغام بھیجا تو انہوں نے اس کے پہنچنے سے قبل ہی اس کا راستہ روک لیا اور اس پر حملہ کر دیا اور ظافر کو قید کر لیا اور ۷۱۱ھ جمادی الاخرہ کو تونس پر حملہ کر دیا اور اس نے [illegible] سے اور شہر میں بڑی گھبراہٹ تھی اور شیخ الدولہ ابو زکریا حفصی کو وہاں قتل کر دیا گیا اور قاضی ابو اسحاق بن عبدالرفیع جو بڑا فقیہ اور معتمد اور بہادر تھا سلطان کے پاس پہنچا جب اس نے اسے [illegible] دکھایا آخر اس نے اس کے ساتھ جنگ کرنے سے بزدلی دکھائی اور بیماری کا عذر کیا اور حکومت سے دستبرداری کو ترجیح دی اور بیعت چھوڑ دی اور ابو عبداللہ المزدوری محل میں داخل ہوا تو اس نے اسے قید کر لیا پھر اس کے پیچھے پیچھے سلطان ابو یحییٰ آیا تو اس کی بیعت عام ہوئی اور وہ شہر میں داخل ہوا اور اس پر قابض ہو گیا اور اس نے اپنے کاتب ابو زکریا یحییٰ بن علی بن یعقوب جو اس کے ہمراہ محمد بن یعقوب کی موجودگی میں الحضرۃ آیا تھا اپنی حجابت پر مقرر کیا اور بنو یعقوب شاطبہ میں صاحب علم و قضاء گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور بجایہ کے سانحہ [illegible] الحضرۃ کی طرف آ گئے تھے اور جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ ان میں سے ابو القاسم عبدالرحمٰن بن یعقوب ابن الامین [illegible] کے ساتھ گیا تھا اور افریقہ میں قضاء کے امور میں متصرف ہوا تھا اور سلطان المستنصر نے اسے الحضرۃ کی قضاء کا کام سپرد کیا تھا اور وہ اسے چھوڑ کر سلطان مصر کے پاس چلا گیا اور بنو علی عبدالواحد یحییٰ اور محمد اس کے اقارب میں سے تھے اور آخری سلطان ابو حفص کی حکومت میں اس کے بعد بھی جو غلبہ حاصل رہا اور ان میں سے عبدالواحد الجریدہ کے خراج کا منتظم تھا جو [illegible] توزر میں فوت ہو گیا اور سلطان ابو یحییٰ بن اللحیانی نے اس کے بھائی ابو زکریا یحییٰ کو جبکہ وہ [illegible] کا رئیس تھا اپنا کاتب بنایا اور اس نے اس کے ہاں بڑا مقام حاصل کیا اور اس کے ساتھ رہا اور اس نے ساتھ حج کیا اور جب اس نے خلاف کیا تو اسے ترجیح دی اور اسے اپنا حاجب مقرر کیا اور جب وہ تونس میں مقیم ہوا اور اس کی حکومت قائم ہو گئی تو اس نے حاجب ابو عبدالرحمٰن بن عمر کو اس کے بھتیجے سلطان ابوبکر کے پاس دوبارہ بھیج دیا کیونکہ اس نے ابو یحییٰ کے متعلق اس سے بہت وعدہ کیا تھا اور ابن عمر اس کا ضامن ہوا تھا پس وہ اس کے پاس بڑے وظیفے پر و حرمت [illegible] رہا۔ یہاں تک کہ وہ بات ہوئی جس کا تذکرہ ہم اس کے حالات میں کریں گے ان شاء اللہ۔

باب: ۳۷

ابن عمر کا

حاکم بجایہ مقرر ہونا

ابن عمر کے سلطان کے پاس بجایہ میں

آنے اور ابن ثابت اور ظافر الکبیر کی معیت

کا بیان

جب ابن عمر کو بجایہ کا حاکم مقرر کیا گیا تو وہ پہلے کی طرح جنگ اور کارزار میں مشغول رہا تھا اور خصوصاً اس روز سے جب عبداللہ بن ہلال سے اس کا میل جول ہوا اور ابن مخلوف نے اس کے ہاتھ خط و کتابت کی اور وہ تلمسان چلا گیا اور ابن عمر نے اس کے حالات کو معلوم کر لیا تھا کہ اپنے غلام ظافر الکبیر اور حسن بن ابراہیم بن ثابت کو اس کے بعد سے وہ پھر واپس روانہ ہوا اور وہ وطن کے خراج کی جمع کرنے کے لیے نکلا پھر سلطان نے اسے مجبور کیا اور قسطنطینہ میں اس کی خود داری کی۔ تب اسے ڈرایا گیا کہ اس کی پولیس کا دستہ اس کے قریب تھی اور سلطان بجایہ سے اپنی فوجوں سے معاملات کو بیٹھنے کے لیے آمخیض کی طرف گیا اور جب وہ وہاں پہنچا تو اسے ابن ثابت طاقتور ملا تو اسے وہاں کے بھائی حسن بن حاجب ان کے اہل بھیجنے کے بعد قتل کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے حسن بن ثابت کو قسطنطینہ کا اس کی طرف چلے جانے کے بعد اس کے پیچھے اپنے جیش کے سرداروں کو بھیجا اور ان کے ساتھ عبدالکریم بن منصور بن سرداری کی طرف سے وطن کے جوانوں کے ساتھ بھیجا انہوں نے اسے دونوں کو قتل کر دیا اور سلطان نے اس کی معیت میں ابن ثابت اور ظافر الکبیر کو شکست کھانے اور موجب قتل ہونے کے بعد جن لوگوں نے بہت احسان کیا اور وہ ترک کر دیا اور وہ سلطان ابو زکریا کے پاس چلا گیا پس ابن عمر نے اسے اس کے بھائی کی طرح اپنا مخلص دوست بنا لیا اور ابن ثابت کی معیت کے وقت اسے قسطنطینہ کا حکمران بنا دیا اور ابوالقاسم بن عبدالعزیز کو دوستوں سے الگ کر دیا جو اس کا کاتب تھا

[illegible]

بجایہ میں بنی عبدالواد کی فوجوں کے مقابلہ کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات

[illegible]

کر دیا اور مسعود بن ابراہیم مزوار ان کی فوج میں گھس گیا اور وہ بجایہ کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اس کے بعد محمد بن یوسف کا پیغام اطاعت و اتباع پہنچ گیا جس پر سلطان نے محمد بن الحاج کو ان کی طرف تحائف اور آلات بھیجے اور ان کو مدد دی اور افریقہ سے لشکر [illegible] غافل ہو گیا اور سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ اپنے وطن [illegible] کے لئے نکلا [illegible] جن کا ذکر ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

بجایہ میں ابن عمر کی خود مختاری کے حالات ابن عمر ہمیشہ ہی سلطان کی خدمت میں [illegible] اور اس کی حجابت اس کے ہاتھ میں تھی [illegible] اس کے نفاذ پر موقوف تھا [illegible] اس کے خواص کے متعلق [illegible] تھا اور وہ انہیں قتل کرتا [illegible] اور بسا اوقات سلطان اس کی خود مختاری سے تنگ بھی آ جاتا تھا [illegible] قسنطینہ کے ایک آدمی نے اس کے ساتھ موافقت کی [illegible] اور وہ شخص خود مختاری کے سلسلہ میں [illegible] جب یہ خبر سلطان کو پہنچی اور اس نے [illegible] اور محمد بن فضل نے [illegible] خلوت میں [illegible] کے ساتھ بغیر کسی مشورہ کے قتل کر دیا اور ابن عمر نے صبح سلطان کے دروازے پر [illegible] سلطان نے اس پر حملہ کیا ہے [illegible] سلطان کی خود مختاری [illegible] کے متعلق شبہ ہو گیا اور وہ اس کے [illegible] سے فرار ہو گیا اور اس نے خیال کیا [illegible] شکایت کی ہے [illegible] خود مختاری کے متعلق [illegible] بھیجنے کے لئے آمادہ ہو گیا اور اس کے لئے انہیں [illegible] سلطان [illegible] قسنطینہ چلا گیا [illegible] قسنطینہ کی طرف [illegible] سلطان کی حمایت [illegible] خود مختاری کا [illegible] تھا یہاں تک کہ [illegible] حالات ہوئے جن کا ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

سلطان ابو یحییٰ کے تونس کی طرف سفر کرنے اور خلافت سے الگ ہونے کے حالات

سلطان ابو یحییٰ [illegible] خلافت سے [illegible] کے ساتھ اس کا اتفاق [illegible] امیر ابو زکریا کی فوج میں [illegible] کے سرداروں [illegible] اس کی پوزیشن بہت مضبوط ہو گئی تھی اور اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] کے خوف [illegible] اپنا [illegible] کیونکہ انہوں

نے سب اور قبیلے کی سرداری اور شوکت کی وجہ سے کہ ان کے ساتھ حضرموت کی فوجیں اور ان کی حکومت کے [illegible] لوگوں نے ان کے مخالفوں پر غلبہ پالیا تھا جن انہوں نے اپنی خطرناک تدبیریں اور سازشیں کا قبضہ والا یا جس سے سلطان نے توقع بڑھا لی تھی اور اس کی فوج بہت بڑھ گئی اور بادشاہ اس سے ڈرنے لگے اور [illegible] میں اس نے افریقہ کی طرف کیا اور بلاد [illegible] میں گیا اور وہاں کو لکھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پھر سلطان ابن لحیانی کو تونس لے گیا کہ وہ تونس میں اس پر حملہ کرے گا اور افریقہ اس کے خلاف مضطرب تھا اور اس کا [illegible] تھا ان پر تھا اور امانت کا کام اس کے قریب ہو گیا ہے۔ کیونکہ وہ تھا اس نے ان میں سے محمد بن عمر بن ابی [illegible] بن [illegible] اور اس نے اس کو [illegible] کی ریاست سونپ دی اور اس کی باتیں [illegible] کی اور اسے اعمال [illegible] کی وجہ سے عربوں کی مخالفت ترک ہو گئی ہیں انہوں نے افریقہ سے جانے اور خلافت چھوڑنے کا اتفاق کر لیا تھا اس نے اعمال اور [illegible] کر لیا اور ان کے [illegible] ہتھیار سامان استعمال کے [illegible] کی حالت سامان [illegible] کی اجازت [illegible] اور [illegible] سے فتح کی تھی اور اسی طرح انہوں نے بھی قسنطینہ سے [illegible] موحدین کے [illegible] سے فتح کی اور وہ تونس سے ان لوگوں کو [illegible] اور مقامات میں مقرر کرنے کے بعد اپنے [illegible] کی [illegible] کے لئے [illegible] تونس سے افریقہ کی طرف گیا اور اس نے [illegible] میں اپنا جانشین مقرر کیا اور [illegible] مقیم ہو گیا اور اس کی [illegible] کی جہت میں [illegible] یہاں تک کہ تونس میں اس کے بیٹے کی موت ہو گئی جیسا کہ ہم ابھی [illegible] ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ

سلطان ابوبکر کے [illegible] پر حملہ کرنے اور قسنطینہ کی طرف واپس آنے کے حالات

جب سلطان [illegible] میں [illegible] سے قسنطینہ کی طرف واپس آیا تو اس نے تونس پر دوبارہ چڑھائی کرنے کے لیے بڑی کوشش کی اور اس نے فوج کو [illegible] اور عطیات تقسیم کیے اور [illegible] اور وزارت کا [illegible] کے [illegible] کو [illegible] دیا اور قسنطینہ پر حاجب محمد بن [illegible] کو اپنا جانشین بنایا اور اپنے سب [illegible] حاجب بن عمر کی طرف بجایہ کی امارت سے پیغام بھجوایا کہ وہ عطیات اور اخراجات کے لئے مال [illegible] اور [illegible] کی طرف منصور بن فضل [illegible] کو جو [illegible] کا عامل تھا بھیجا اور ابن عمر نے جب دیکھا کہ وہاں کی [illegible] بات [illegible] کافی ہے اور مال [illegible] کرتے تھے [illegible] قناعت [illegible] تو اس نے ان کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کیا [illegible] منصور کے [illegible] کو بھی [illegible] اور [illegible] کی تمام [illegible] اور ان کی آمد و خرچ کا حساب اس کی نظروں میں تھا اس ابن عمر نے [illegible] کے [illegible] اخراجات کو [illegible] اپنی قابلیت کے کاموں پر جانشین مقرر کر دیا اور سلطان [illegible] کی قسنطینہ سے [illegible] پر [illegible] کرتے ہوئے چلا [illegible]

کالعوں سے مدد طلب کرتا ہوا تونس پہنچ گیا اور سلطان ابو یحییٰ اللحیانی تونس سے قابس کی طرف چلا آیا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس نے وہاں پر ابوالحسن بن وانودین کو جو قسنطینہ مقرر کیا اور اس نے اس کی طرف سلطان ابوبکر کے تونس پر حملہ کرنے کا پیغام بھیجا اور یہ کہ وہ مدافعت کا محتاج ہے۔ پس اللحیانی نے پہلے اموال کے متعلق ان سے معذرت کی اور فوج اور مال میں ان کے ساتھ ہاتھ کو کھول دیا پس وہ سوار ہوئے اور انہوں نے رئیس الدیوان سے نسبی تعلق پیدا کیا اور اس کے بیٹے محمد کو جو ابو ضربہ کنیت کرتا تھا نکالا اور اس کی قید سے رہا کر دیا اور انہیں سلطان ابوبکر کے باجہ آنے کی خبر ملی تو وہ سب کے سب تونس سے نکلے اور ان کی مخالفت میں مولاہم ابن عمر بن ابی اللیل سلطان کی طرف گیا جو حکومت سے وابستگی رکھتا تھا اور اس پر کروش آنے کا منتظر تھا جیسا کہ اللحیانی نے اپنے بھائی حمزہ کو اس پر اثر انداز کیا ہوا تھا پس وہ سلطان کو باجہ کے قریب ملا اور اس سے معاہدہ کیا اور اسے ترغیب دی اور وہ تونس پہنچا اور شعبان ۷۱۷ھ میں سلطان کے باغات میں سے سنافرہ کے باغ میں اترا اور سردار اس کے پاس آئے اور ابو ضربہ اور اس کے اصحاب کی انتظار میں بیعت میں تردد کرنے لگے اور ان کے واقعات میں سے ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ جب سلطان باجہ سے بسرعت تمام چلا تو حمزہ بن عمر نے اللحیانی کے مددگاروں اور خواص سے تونس میں ملاقات کرنے میں جلدی کی اور وہ تونس سے باہر آ چکے تھے پس اس نے انہیں ابو ضربہ بن سلطان اللحیانی کی بیعت کرنے اور اس کے ساتھ قوم سے جنگ کرنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور سلطان سے جنگ کرنے کے لئے گئے اور حمزہ نے اس کے بھائی مولاہم سے سازش کی کہ وہ پڑاؤ پر حملہ کر دے پس سلطان نے سنافرہ کے باغ میں جہاں مقیم تھا وہاں سے ساتویں روز بیعت کی تکمیل سے قبل ہی بھاگ گیا اور قسنطینہ چلا گیا اور مولاہم اس کے پاس سے وطن کی سرحدوں سے واپس آ گیا اور اس نے منصور بن مزنی کو باجہ میں ابن عمر کے پاس بھیجا اور ابو ضربہ بن اللحیانی اور موحدین نصف شعبان کو اسی سال تونس میں داخل ہو گئے اور الحضرۃ میں اس کی بیعت عامہ ہوئی اور اس نے المستنصر کا لقب اختیار کیا اور اہل تونس نے فصیلوں کا احاطہ کرنے کا ارادہ کیا تاکہ وہ پناہ بن جائے پس انہوں نے اس کی بات مان لی اور کام شروع کر دیا اور عربوں نے اپنے مطالبات کے معاہدے کمزور کر دیا اور شروط میں اس پر زیادتی کرنے لگے یہاں تک کہ مولانا سلطان نے دوبارہ چڑھائی کی جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

الحضرۃ پر سلطان ابوبکر کے قبضہ کرنے اور ابو ضربہ پر حملہ کرنے اور اس کے باپ کے طرابلس سے مشرق کی طرف بھاگ جانے کے حالات

جب سلطان تونس سے قسنطینہ کی طرف واپس آیا تو اس نے اپنے جرنیل محمد بن سید الناس کو بجایہ کی طرف بھیجا

جس سے ان کو امراء پریشانی لاحق ہوئی اور وہ ان سے بگڑ گیا اور سلطان نے بھی اس بات کو محسوس کر لیا اور اس سے [illegible] دنوں سے مدد کی تھی اس نے فوج تیار کی اور خیمے اکٹھے کئے اور اس کی طرف [illegible] حکومت میں سے [illegible] آئی جماعت منتشر ہو گئے اور تمیم [illegible] کے ذمہ تھے محمد بن عبد الملک بن محمد بن الحکیم [illegible] اور اس کا بھائی تھا ابو زکریا [illegible] غلاموں میں سے تھا محمد المزدوری [illegible] اور محمد البطوی اور ان سے زناتہ کے عظماء اور امراء میں سے عبدالحق بن عثمان کو [illegible] کے امراء میں سے تھا اور [illegible] سے ان کے پاس آیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے اور ابو رشید بن محمد بن یوسف کو جو بنی عبدالواد کے اعیان میں سے تھا اس کی قوم کے آدمیوں اور خواص کے ساتھ بھیجا اور وہ [illegible] کے ساتھ قسطنطینہ میں سلطان کے پاس پہنچے کہ اس نے تونس پر دوبارہ حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہوا اس نے افریقہ کے [illegible] کا اچھی طرح جائزہ لے لیا تھا [illegible] اور اپنی نیابت پر ابو عبداللہ بن القالون کو مقرر کیا اور ابو حسن بن عمر [illegible] تھا اور [illegible] مجلس میں [illegible] کا وفد اور ان [illegible] سلیمان بن جامع [illegible] سے ملا اور انہوں نے [illegible] ابو قریہ بن اللحیانی باپ سے مقابلہ کرنے کے بعد وہاں سے [illegible] ارادے سے چاہا ہے [illegible] سلطان نے [illegible] تمام [illegible] ابراہیم بن عمر [illegible] اطاعت [illegible] ابو قریہ [illegible] کی قوم نے آپ میں [illegible] پڑے یہاں تک کہ قیروان کے قریب پہنچ گئے اور [illegible] مشائخ اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا اور اطاعت اختیار کی اور سلطان اپنے دشمن کے تعاقب سے رجوع کر کے [illegible] کی طرف چلا گیا اور وہاں پر ابو قریہ بن اللحیانی جو [illegible] کے خواص میں سے تھا اترا ہوا تھا پس اس نے تیر اندازوں کو میدان میں نکالا اور فوج میں ایک دن کی ایک گھڑی میں داخل آ گئیں پھر انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور ان کی [illegible] لیا اور ابن اللحیانی قتل ہو گیا اور سلطان اسی سال ماہ ربیع الاول میں الحضرۃ میں داخل ہو گیا اور اس نے عوام سے وہاں پیدا ہونے والے فسادات کو درست کیا اور میمون بن ابی زید کو فوج کا افسر مقرر کیا اور اسے [illegible] پر نائب بنایا اور ابو قریہ بن اللحیانی اور اس کی فوج کے تعاقب میں نکل پڑا پس اس نے بہت [illegible] کے مقام پر ان پر قبضہ کر لیا اور موحدین کے مشائخ میں سے ابو عبداللہ بن [illegible] جو حفصی گھرانے میں سے تھا اور ابو عبداللہ [illegible] ابن اللحیانی [illegible] آیا اور اس نے شیخ الدولہ ابو محمد عبداللہ [illegible] کو گرفتار کر لیا [illegible] سلطان کے پاس لایا تو اس نے اسے اور اس کی قوم کو [illegible] پھر اس کے بعد [illegible] تونس آ گیا اور جب [illegible] بن اللحیانی کو خبر ملی کہ سلطان دوبارہ تونس پر حملہ کر رہا ہے تو [illegible] اس کے بیٹے ابو قریہ [illegible] کی طرف [illegible] گیا پھر سلطان نے قسطنطینہ کی طرف [illegible] ابو عبداللہ بن یعقوب کو اپنے حاجب کے قریب [illegible] میں [illegible] اور ان کے ساتھ محمد [illegible] تھا [illegible] اس نے [illegible] اور قابس [illegible] کیا اور [illegible] تک [illegible] کے گروہ میں سے آل سالم اور [illegible] سے [illegible] مانگے [illegible] ان میں اپنے بادشاہ کے پاس واپس آ گیا اور ابو قریہ کی شکست دینے کے بعد [illegible] اس نے اپنے حاجب ابو زکریا بن یعقوب اور [illegible]

ابو عبداللہ بن یاسین کو سوال دے کر [illegible] کے لیے بھیجا تو انہوں نے سوال کو ان [illegible] تمام کر دیا اور ابو فارس نے قیروان پر چڑھائی کی اور اس کی فوج سلطان ابو عمر ولی ہوا آخر شعبان [illegible] میں تونس سے نکلا تو وہ قیروان سے بھاگ گئے پھر وہ [illegible] اور انہوں نے موت کا طلبہ [illegible] یہاں تک کہ شیخ الاسلام پر تو بھی ان پر چڑھ آئیں اور ان کی فوج تتر بتر ہو گئی اور سواریاں بھاگ گئیں اور وہ شکست کھا کر [illegible] کر گئے اور قتل اور لوٹ سے بھی ان سے اپنا حصہ وصول کیا اور ابو [illegible] کے ساتھ [illegible] کے باپ کی جگہ پر قائم تھے بھی وہ وہاں سے [illegible] گیا اور ان [illegible] وہاں [illegible] کا [illegible] کر لیں گے اور اس کے باپ کو [illegible] میں اپنے مقام پر تھا کے متعلق اختلاف ہوا تو ان کی فوج مضطرب ہو گئی اور اس [illegible] انصار کو [illegible] بھیجا [illegible] کر دیا اور [illegible] سے لیے [illegible] اٹھایا اور [illegible] پر سوار ہو کر اپنے [illegible] ابو زکریا بن یعقوب کے ساتھ [illegible] آ گیا اور اس نے عبداللہ [illegible] ابی عمران [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] میں سے [illegible] پر اپنا [illegible] بنایا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] بلایا اور آنے [illegible] نے سلطان پر [illegible] کہ [illegible] سلطان ابو علی بن [illegible] کیا اور وہاں سلطان محمد بن قلاوون کے [illegible] امراء مصر و شام [illegible] کی حکومت میں [illegible] مصر [illegible] یہاں تک کہ وہ [illegible] کی وفات ہو گئی [illegible] سلطان ابو یحییٰ شیخ الاسلام [illegible] کی طرف [illegible] آ گیا اور [illegible] شوال میں [illegible] اس کی اطاعت پر قائم ہو گیا اور اس کے [illegible] اور [illegible] جیسا کہ ہم نے ان کا ذکر کیا ہے اور اس کا [illegible] آئے گا۔

بجایہ میں حاجب بن عمر کی وفات اور حاجب محمد بن القالون کی ولایت اور اس سے ابن سید الناس کو حکومت ملنے کے حالات

جب حاجب بن عمر کا بجایہ میں [illegible] تو سلطان قسنطینہ کی طرف منتقل ہو گیا اور وہ اس کے بعد [illegible] تونس سے [illegible] منصور بن [illegible] گیا اور اس نے اس کے پیچھے اپنے [illegible] ابو عبداللہ محمد [illegible] حاجب ابو محمد بن سید الناس کو بھیجا [illegible] اس [illegible] سلطان [illegible] بجایہ [illegible] اور [illegible] قسنطینہ کی امارت بھی [illegible] جیسا کہ

ازیں سب باتیں بیان کر آئے ہیں نیز ابن عمر کے قتل اور اس کے معاملات کی بحث میں سلطان کے ذکر کرنے کے دوران میں اس کے نام پر نکلنا کر۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں وہ قسنطینہ میں بیٹھا اور وہ اپنی حکومت پر قائم رہا یہاں تک کہ سلطان نے تونس اور اس کی جہات پر قبضہ کر لیا اور اس نے اس کے پاس اپنے عزیز ابن محمد بن عمر کو بھیجا تو ابو عبدالرحمن حاجب نے اسے قسنطینہ کا امیر مقرر کر دیا اور وہ اس کی طرف چلا گیا اور اس دوران میں موحدین کی فوجوں کو بجایہ سے ہٹا دیا اور ابو حمو حاکم تلمسان اس کے محمد بن یوسف پر غالب آ گیا اور وہ اس کے پاس تھا۔ سو بلاد مغرب واپس آ گئیں اور وہ ابھی لینے کے بعد فوجوں کو بجایہ کے محاصرہ کے لئے بھیجا کرتا تھا اور اس نے وادی میں جو وہاں سے دو دن کے فاصلہ پر ہے قلعہ تعمیر کیا جہاں وہ فوجوں کو اس کے محاصرہ کے لئے تیار کرتا پھر ابو حمو فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابو تاشفین ۷۱۸ھ میں حکمران بنا اور جو چیز سلطان نے تونس کی طرف پیش قدمی کرنے سے منع کیا تھا بجایہ کے علاقے کی حدود میں کی ہوئی تھی پھر ابو تاشفین اپنی عملداری میں رعایا کے لئے تلمسان سے نکلا اور محمد بن یوسف جبل وانشریس میں اپنے قلعے میں ہی ہو گیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے پھر وہ وہاں سے تلمسان کی طرف واپس لوٹ آیا اور ابن عمر بیمار ہو گیا اور اس نے اپنے عزیز دولل کے متعلق اس کی عملداری کی قسنطینہ میں خدمات کی اور سلطان کا حکم پہنچنے تک اسے وہاں کا والی مقرر کیا اور بجایہ کی حکومت ترک کرنے کی وصیت کی اور وہ اسی حالت پر کچھ دن گزرنے کے بعد شوال ۷۱۹ھ میں فوت ہو گیا اور علی بن عمر نے بجایہ کی حکومت سنبھال لی اور سلطان کو علاج کی وجہ سے تونس کے حالات نے پریشان کر دیا اور اس نے اپنا سب سے اچھا لشکر اور آلات و سامان کے ساتھ اس کے خزانہ کے حصول اور اس کے ذخیرہ کی تلاش میں اس کے پاس گیا اور اس نے بہت سے ذخائر سونا چاندی حاصل کیا اور علی بن عمر بھی اس کے ساتھ آ گیا اور سلطان نے اسے اپنی ہمنشینی میں دیا اور وہ الحضرۃ میں مقیم ہو گیا یہاں تک کہ اس کا اپنے ابنا عم سے اختلاف ہو گیا پھر اس نے وہ جو دانا حسن اختیار کی اور سلطان کو اس کے دشمن کی حکومت نے برانگیختہ کر دیا پھر جب سلطان تونس کی طرف واپس آیا تو اس نے اپنے غلام تیوب اور ہلال کو اس کے قتل کا اشارہ دیا تو انہوں نے بستر سے باہر اسے دھوکے سے قتل کر دیا اور اسے زخم لگائے اور وہ اپنے زخموں کے باعث ہلاک ہو گیا۔

قسنطینہ پر امیر ابو عبداللہ کی امارت اور بجایہ پر اس کے بھائی امیر ابو زکریا کی امارت اور ان کی حجابت پر ابن القالون کی تقرری کے حالات جب ابن عمر فوت ہو گیا تو سلطان کو بجایہ کے حالات نے فکر مند کر دیا کیونکہ وہ محاصرہ اور تنگی میں تھا اور دشمن کے مقابلہ کی حالت میں تھا تو اس نے دیکھا کہ وہ ان دونوں کو کسی سرحد میں بھیجے اور وہاں وہ قیام و محافظت کے لئے بیٹوں کو امام ہے اور اس نے اپنے بیٹے امیر عبداللہ کو قسنطینہ کا اور دوسرے بیٹے امیر ابو زکریا کو بجایہ کا امیر مقرر کیا اور اس کی حجابت ابو عبداللہ بن القالون کو دی جو ان دونوں کی صغر سنی کی وجہ سے مال کو محفوظ کرتا اور اس کے لئے فوج کو اکٹھا کیا اور اسے بجایہ میں دشمن دور ہو گئے اور اس کے محاصرہ پر زور دینے کے لئے تلمسان سے حکم دیا اور وہ تونس سے ۷۱۹ھ کے آغاز میں فوج اور اصحاب کے جلوس میں کوچ کر گئے اور حجابت کا کام ابن القالون پر جو بلاد کے باعث قابل رہ گیا اور امور میں تصرف کے لئے سلطان کے آدمیوں میں سے ابو عبداللہ بن عبدالعزیز کردی جس نے المزوار کا لقب اختیار کیا تھا باقی رہ گیا اور سلطان کے خواص میں سے وہ شخص سب سے مقدم تھا جو المزوار کے نام سے مشہور

تھا اور شعار پر جب ابو القاسم بن عبدالعزیز مقرر تھا وہ [illegible] ان کی اطاعت کا ذکر کریں گے اور [illegible] بلندی اور عزت کے اسباب میں [illegible] سے چھا ہوا تھا [illegible] وقت آیا یہاں تک کہ وہاں ہوا جس کا ذکر ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

ابن الغانون کی آمد اور بجایہ میں ابن سید الناس اور قسطنطنیہ میں ظافر الکبیر کو حکومت کا ملنا

جب ابو عبداللہ بن شیخ بجایہ کی طرف لوٹا اور سلطان کی قریب پہنچا تو اس نے [illegible] بجایہ میں اپنی فرمانبرداری کی دعوت دی [illegible] تو انہوں نے اس سے [illegible] کے لئے [illegible] عبدالعزیز کے صاحب [illegible] ابو القاسم بن عبدالعزیز کی ملاقات سے [illegible] اور [illegible] کے پاس [illegible] نے محمد بن سید الناس کو [illegible] مقرر کر دیا [illegible] کے کام سنبھال لیا یہاں تک کہ [illegible] اور اس کے [illegible] ابن الغانون [illegible] قسطنطنیہ [illegible] کے پاس پناہ لینے کی [illegible] اور [illegible] کے [illegible] بات [illegible] سے انکار کر دیا [illegible] اس نے [illegible] ظافر [illegible] قسطنطنیہ کی حکومت [illegible] کے [illegible] طلب [illegible] اور [illegible] سلطان [illegible] کی حکومت میں [illegible] ابو بکر [illegible] اس کے [illegible] سلطان [illegible] کے بعد [illegible] قسطنطنیہ [illegible] وفات [illegible] مغرب کی طرف چلا گیا [illegible] سلطان [illegible] قسطنطنیہ [illegible] ابو البقاء خالد [illegible] قسطنطنیہ [illegible]

خدمت پر مامور کیا اور وہاں پر حضرت نے جو [illegible] تھا [illegible] کے شہری عرب واپس کر دیا اور امیر ابو عبداللہ کے پاس ابو العباس بن [illegible] معروف تھا اور وہ جب ابو زکریا بن لحیانی کے [illegible] کو معروف تھا اور یہ دونوں امیر ابو عبداللہ کی رکاب میں الحضرۃ سے آئے تھے [illegible] پہنچتے ہی ان دونوں کو چھوڑ دیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا جس کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے ان شاء اللہ

ابن ابی عمران کے غلبے اور ابن قانون کے اس کی طرف فرار کرنے کے حالات

محمد بن ابی بکر ابن ابی عمران موسیٰ بن ابراہیم بن الشیخ ابی حفص کی اولاد میں سے تھا اور یہ وہی شخص ہے [illegible] الشیخ ابو محمد عبدالواحد کا [illegible] وطرابلس [illegible] تھا اور اس نے اپنی حکومت کے [illegible] میں سے مراکش سے [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] کے آخر میں [illegible] گیا اور ابن عمران اس کے جلو میں شامل ہو گیا [illegible] ابن لحیانی کی حکومت کے قریب [illegible] اور اس کے بیٹوں میں ایک بیٹا ابو بکر بھی تھا جو [illegible] کا والد تھا اور اس کی بہت شہرت تھی [illegible] زکریا بن [illegible] اس کی [illegible] تھا [illegible] اس سے [illegible] کشتی پر سوار ہو کر اسکندریہ کی طرف چلے گئے [illegible] طرابلس پر اپنا جانشین بنایا اور افریقہ نے شکست [illegible] اپنی فوج کے منتشر ہو جانے کے بعد [illegible] وہاں پر اس سے [illegible] اور ابو [illegible] سے صلح کر کے [illegible] سے چلا آیا اور [illegible] سلطان [illegible] افریقہ کے [illegible] تک کہ سلطان کو اس کی مخالفت [illegible] اور بہت سے [illegible] اس کی جمعیت [illegible] ابن ابی عمران اپنی حکومت کے مقام سے [illegible] کے پاس [illegible] کے لئے [illegible] کے رمضان میں [illegible] اور [illegible] عمر بن [illegible] نے سلطان کے پاس چغلیاں کرتے [illegible] ابن قانون کو [illegible] کیا اور اس کا انحراف [illegible] تھا اور [illegible] بن [illegible] تھا اس نے ابن ابی عمران کے [illegible] میں مداخلت کی اور جب سلطان [illegible] کے آنے کا [illegible] تو ابن قانون [illegible] پیچھے رہ گیا [illegible] شہر کی [illegible] ابن ابی عمران کی [illegible] ابن ابی عمران نے سلطان کے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کیا اور [illegible] سال [illegible] ابن ابی عمران

کی حمزہ بن عمر کی معیت میں فوج کے ساتھ ان سے جنگ کرنے کو نکلا اور سلطان نے [illegible] اور دوسری مرتبہ جنگ کی اور ان پر [illegible] ابو العباس احمد بن [illegible] ابن ابی [illegible] اور [illegible] عربی وغیرہ [illegible] ان میں خوب قتل عام کیا اور قیدی بنائے اور سلطان کو ایسا غلبہ حاصل ہوا کہ [illegible] اس کے بعد ہم [illegible] کے حالات کا تذکرہ کریں گے ان شاء اللہ۔

مولاہم بن عمر اور ان کے بعض اصحاب کے قتل کے حالات جب سلطان کو ابن ابی عمران اور اس کے [illegible] مولاہم بن عمر کی [illegible] کے خلاف [illegible] اور [illegible] سلطان [illegible] مولاہم نے اس [illegible] اپنے بیٹے منصور [illegible] عبداللہ [illegible] سلیمان بن [illegible] اور اس نے ان [illegible] سلطان پر حملہ کیا تو اس نے [illegible] سلطان [illegible] کی طرف [illegible] اس حال کے [illegible] اور سلطان نے ان کے قتل کا [illegible] دیا اور ان کے قید خانوں میں قتل کر دیا [illegible] ان کے سروں کو حمزہ کے پاس بھیج دیا [illegible] اپنی قوم سے فریاد کی اور انہوں نے اپنے ساتھی کا بدلہ لینے کا [illegible] ابن ابی عمران [illegible] سلطان [illegible] اور سلطان [illegible] ابن ابی عمران نے ان پر چڑھائی کی [illegible] سلطان [illegible] اس میں داخل ہو گیا [illegible] ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ابن اللحیانی اور زناتہ کے ساتھ جنگ رغیس اور ابن ابی عمران کے ساتھ جنگ الشقہ کے حالات

جب حمزہ بن عمر اور ابن ابی عمران نے [illegible] قابس سے [illegible] اور حمزہ کے [illegible] ابن [illegible]

ان کے پیچھے [illegible] اس کی طلب میں نکلا [illegible] اس نے ابو [illegible] کی طرف ابن [illegible] کو بھیجا کیونکہ بجایہ میں اس کا قائم مقام حاجب تھا [illegible] اس نے [illegible] اور بنی عبدالواد کے مقابلہ کے دفاع میں [illegible] کی اجازت دی [illegible] کے ساتھ [illegible] کے لشکر [illegible] شکست [illegible] کے [illegible] میں [illegible] حاکم [illegible] فوج لے کر بجایہ کی مدد کرنے سے غافل رہے [illegible] سلطان نے ان کے ساتھ [illegible] کی فوج بھیجی [illegible] وہ بہت سے [illegible] اور [illegible] نقصان سے بہت تنگ تھے اور [illegible] ان کے نقصان سے بچنے کی خواہش تھی تو وہ اپنی فوج کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لئے نکلا یہاں تک کہ [illegible] اور قسنطینہ کے درمیان [illegible] گیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کے میدان میں [illegible] کی اور وہ شکست کھا گئے [illegible] سے بھاگ گئے اور سلطان ان کے پیچھے [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف [illegible] کے [illegible] ابراہیم بن شہید [illegible] اس کے مقابلہ کے لئے [illegible] اس کے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] جنگ کی اور [illegible] اور جنگ نے [illegible] اختیار [illegible] شکست ہوئی اور ان کی [illegible] ان کی جمعیت پراگندہ ہوگئی اور سلطان [illegible] کی طرف واپس آگیا اور [illegible]

حمزہ کے ابراہیم بن شہید کو لانے اور اس کے شہر تونس پر قبضہ کرنے کے حالات

جب [illegible] اللحیانی اور حمزہ [illegible] اور بنی عبدالواد کی [illegible] شکست [illegible] چلا گیا اور وہیں فوت ہوگیا اور اس کے بعد حمزہ نے سلطان کے ساتھ [illegible] بھائی [illegible] گئے تو وہ بنی عبدالواد [illegible] تلمسان کے پاس گیا [illegible] کی [illegible] تو [illegible] اس کے ساتھ تھا [illegible] سب سے [illegible] تھے اور ان [illegible] مدد کا وعدہ کیا [illegible] کے لئے فوج تیار کی [illegible] کے ساتھ بھیجا [illegible] حکومت [illegible] ابی حفص سے ابراہیم بن شہید کو امیر مقرر کیا اور اس کا باپ [illegible] ابو بکر بن ابی الخطاب [illegible] کی وفات پر امیر مقرر کیا گیا تھا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible] سے جاملا تھا اور [illegible]

امیر بنا لیا تھا اور جنگ رغیس کے بعد وہ اسے تونس پر چڑھا لائے تھے اور فوجیں ان کے مقابلہ میں نکلیں پس وہ شکست کھا گئے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور وہ تلمسان چلا گیا اور حمزہ اس کے بعد آیا پس سلطان ابو تاشفین نے اسے ان کا امیر مقرر کر دیا اور محمد بن یحییٰ بن قالون کو اپنا حاجب بنا لیا اور موسیٰ بن علی کردی کی نگرانی کے لئے ان کے ساتھ فوجیں بھیجیں اور انہوں نے افریقہ پر چڑھائی کی اور سلطان ابوبکر ذوالقعدہ ۷۲۲ھ میں ان کی مدافعت کے لئے تونس سے نکلا اور قسطنطینہ تک جا پہنچا اور انہوں نے اسے تیاری مکمل کرنے سے قبل جلد ہی جا لیا پس وہ ان کے آگے میں جا اترا اور موسیٰ بن علی بنی عبدالواد کی فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں ٹھہرا رہا اور ابراہیم بن شہید اور حمزہ بن عمر تونس کی طرف آئے اور جب وہ رجب ۷۲۳ھ میں تونس میں داخل ہو گیا اور اس پر غالب آ گیا اور اس نے باجہ پر محمد بن داؤد کو جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا امیر مقرر کیا اور رمضان کی ایک شب کو سلطان کے بعض خاص آدمیوں نے جو البلاد میں چھپے بیٹھے تھے اس پر حملہ کر دیا جن میں یوسف بن عامر بن عثمان بھی شامل تھا جو عبدالحق بن عثمان کا بھتیجا تھا جو بنی مرین میں سے تھا اور ان میں قائد ہلال بھی تھا جو المنصور کے پیچھے سوار ہونے والے سرداروں میں تھا اور ابن حسان قریب الشرقاء بھی تھا جب تونس سے وہ نکلے تو کر سلطان کی دعوت کا نعرہ لگایا اور قصبہ میں محصور ہو کر اسے برباد کر دیا تو وہ کشتی کے گھر گئے جو پیچھے سوار ہونے والے ترک سرداروں میں سے تھا اور وہ ابن القالون کا خاص آدمی تھا پس انہوں نے قصبہ کے ساتھ جنگ کی اور اسے برباد کر دیا پھر شیخ نے ان کو اپنا مقصد پورا کرنے میں جلد بازی پر آمادہ کیا تو وہ تونس کے درپے ہو گئے اور وہ ان کے کام سے فارغ ہو گیا اور موسیٰ بن علی اور اس کی ساتھی فوجیں جب ابن الشہید سے قسنطینہ کے محاصرہ کے لئے پیچھے رہ گئیں تو وہ کئی روز تک وہاں مقیم رہا پھر چند دن ان سے مقابلہ کرنے کے بعد وہاں سے چلا گیا اور اپنے صاحب کے پاس تلمسان میں لوٹ آیا اور سلطان قسنطینہ سے نکلا اور اس نے فوج اور تیاری کو مکمل کیا اور تونس پر حملہ کرنے میں جلدی کی۔ پس ابن الشہید اور ابن القالون وہاں سے بھاگ گئے اور سلطان نے شوال ۷۲۳ھ میں تونس میں داخل ہو کر اس کے دارالسلطنت پر قبضہ کر لیا اور وہاں قیام پذیر ہو گیا یہاں تک کہ اس کے وہ حالات ہوئے جس کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے۔

بجایہ کے محاصرہ تیمز روکت کی تعمیر اور سلطان کی فوجوں کی شکست کے حالات

جب سے ابو تاشفین کے لئے فضا صاف ہو گئی تھی اور قوم میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی تھی اور وہ بجایہ تک فوجیں بھیجنے اور محاصرہ کو لمبا کرنے پر اصرار کرتا تھا اور سلطان ابوبکر اپنی حکومت کے جوانوں اور اپنے عظیم وزراء ماقبل کے ذریعہ اس کے تحفظ کے لئے دفاع کرتا تھا اور ان میں بڑا ملا قوی اور انتہائی کفایت والا تھا اور اس نے انہیں اموال اسلحہ اور فوج کی مدد بھی اور انہیں جنگوں میں صبر و ثبات کی وصیت کی اور اس کے بعد اس کے پیچھے تھے اور ابو تاشفین جب محسوس کرتا کہ سلطان ابوبکر

بجایہ کی مدافعت کے لئے تیار ہے یا جنگ کے لئے فوج تیار کرنے کا عزم کر رہا ہے تو وہ اسے کسی ایسے کام میں مشغول کر دیتا جو اس کے عزم کو کمزور کر دیتا اور اس کی حرکت کی لگام کو تھام لیتا اور اس بارے میں ابن عمر کا منصب سب سے بڑا مشغلہ تھا کیونکہ وہ عربوں کو اطاعت سے روکتا تھا اور اعراب کو الحضرۃ پر چڑھائی کرنے کے لئے اکٹھا کرتا تھا اور بسا اوقات ایسی باتوں کی دعوت دیتا جو انہیں خالصۃً سے حاصل نہ ہو سکتی تھیں اور اس تمام مدت میں اس کی یہی عادت رہی اور جب ابو تاشفین نے ۷۲۰ھ میں ابراہیم بن الشہید اور محمد بن عمر دراں کے افریقی مددگاروں کی طرف فوجیں بھیجیں تو اس نے ان کا سالار موسیٰ بن علی کو مقرر کیا۔ جس نے قسطنطینہ سے جنگ کی پھر وہاں سے چلا آیا اور ۷۲۵ھ میں دوبارہ اس کا محاصرہ کیا اور اس کے نواح میں غارت گری کی اور ان کے سب اموال لوٹ لئے اور واپس بجایہ کی طرف چلا آیا اور بجایہ سے ایک دن کے فاصلے پر ملکات شہر کی حد بندی کی اور راستے کے وسط میں مغرب سے مشرق کی طرف ایک سڑک بنائی کیونکہ بجایہ سمندر کی جانب اس سے نیز کی طرف تھا پس انہوں نے اس شہر کی حد بندی کی اور اسے مضبوط بنایا اور اسے مسافتوں کی صورت میں فوج پر تقسیم کر دیا جس سے چالیس روز میں مکمل ہو گیا اور انہوں نے بنی عباد اور جبرہ میں اپنے قدیم ترین قلعے کے ہم پر اس کا نام تیمزیزدکت رکھا جو ان پر فخر کے لئے ان کے مقابلہ میں بنائی تھی اور ابن نے اس سے جنگ کی اور وہیں فوجیں بھر دیا تھا کہ ہم نے اس کے حالات میں بیان کیا ہے اور انہوں نے اس شہر کو فوج اور رسد سے بھر دیا اور اسے بجایہ کی فوج سواروں اور قبائل سے لڑنے کے لئے آمادہ کیا جس سے سلطان کو بہت اضطراب پیدا ہوا پس اس نے اپنی فوج کے تدبیروں اور اپنے غلاموں سے کہا کہ وہ اپنی فوجوں کے ساتھ حاکم تونس محمد بن سید الناس کی طرف چلے جائیں اور اس کے ساتھ مل کر اس بادشہر پر حملہ کریں اور اس کی تخریب کے لئے موت قبول کریں پس قسطنطینہ سے ظافر الکبیر اور ادھر سے محمد بن فتیجہ نکل اور یونہ سے ظافر السنان آئے اور ۷۲۲ھ میں بجایہ سے اور موسیٰ بن علی کو بھی ان کی اطلاع مل گئی تو وہ بھی بنی عبدالواد کی فوجوں کے ساتھ نکلا اور تمام فوجیں بجایہ سے ابن سید الناس کے جھنڈے کے نیچے نکلیں اور اس نے دشمن پر ملکات میں چڑھائی کی پھر اسے اور اس کے اصحاب کو شکست ہوئی اور ظافر الکبیر قتل ہو گیا اور ان کی فوج بجایہ واپس آگئی اور ابن سید الناس کو ان سے متعلق بدظنی ہو گئی جیسے موسیٰ بن علی بن یحییٰ کا اپنے ساتھی سے تعلق ہو گیا تھا پس اس نے انہیں اس رات شہر میں داخل ہونے سے روک دیا اور صبح کو وہ بھی اپنی مملوکوں میں واپس چلے گئے اور سلطان نے قسطنطینہ پر ابو القاسم بن عبدالعزیز کو [illegible] کے لئے امیر مقرر کیا پھر وہ الحضرۃ سے آیا تو محمد بن عبدالعزیز المزوار اس سے قربت کے کاموں میں مدد دے کیونکہ وہ حجابت کے ضروری امور سے آگاہ تھا اور اس نے قسطنطینہ میں امیر ابو عبداللہ کی حجابت پر اپنے غلام ظافر السنان کو مقرر کیا یہاں تک کہ اس کے حالات میں تبدیلی ہوگی جس کا ذکر ہم کریں گے۔

حاجب المزوار کے وفات پانے اور اس کی جگہ ابن سید الناس کے حاکم بننے اور ابن قالون کے قتل ہونے کے حالات

یہ شخص محمد بن القالون المزوار کے نام سے مشہور ہے اور ہمیں اس کی ولایت کے متعلق صرف اسی قدر علم ہے کہ وہ ان گروہوں میں سے ایک گروہ ہے جن کے رؤساء ملوک مغرب کے پاس ان دنوں وفد بن کر گئے تھے جن دنوں تاتاریوں نے انہیں ان کے وطن شہر زور سے ۱۹ھ میں بغداد پر غالب آنے کے بعد جلاوطن کر دیا تھا پس ان میں سے کچھ تو تونس میں ٹھہر گئے اور کچھ مغرب کی طرف چلے آئے اور مراکش میں مرتضیٰ کے پاس اترے پس اس نے ان کو اچھا ٹھکانہ دیا اور ان میں سے کچھ لوگ بنی مرین کی طرف اور کچھ بنی عبدالواد کی طرف چلے گئے جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور افریقہ میں اقامت اختیار کرنے والوں میں سلف بن عبدالعزیز بھی تھا جس نے امیر ابو زکریا الاوسط کی حکومت میں پرورش پائی اور اس کے بیٹوں کے ساتھ مل جل گیا اور اس کے بیٹے سلطان ابوبکر کے دوستوں کے ساتھ تونس آیا اور جو اس کے خواص میں جو خفر نے کے نام سے مشہور تھے مقدم تھا اور اسی وجہ سے المزوار کے نام سے معروف تھا اور بڑا بہادر، باوقار اور چابک سوار آدمی تھا اور حکومت میں اسے بڑا رسوخ حاصل تھا اور اس نے حاجب بن قالون کے متعلق چغلی کرنے میں بڑا کردار ادا کیا یہاں تک کہ وہ اس کے مقام سے پریشان ہو گیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ۲۱ھ میں ابی عمران کے پاس گیا اور سلطان نے اسے اس کی جگہ حاجب مقرر کر دیا اور کاتب ابوالقاسم بن عبدالعزیز سے حجابت کے متعلق مدد لینے لگا کیونکہ یہ حجابت کے آداب سے نا آشنا تھا اور یہ بہت بہادر اور دلیر آدمی تھا اور یہ ہمیشہ اسی پوزیشن میں رہا یہاں تک کہ شعبان ۷۲۷ھ میں فوت ہو گیا اور سلطان نے محمد بن خلدون کو جو ہمارا جد اقرب ہے حاجب مقرر کرنا چاہا مگر اس نے انکار کیا اور اقالہ (ترک حجابت کرنا) میں رغبت ظاہر کی اور اس نے حاکم ثغر محمد بن ابی الحسین سید الناس کو سلطان کے سلک کے ساتھ اس کے ملنے کو آگے کرنے کا اشارہ کیا کیونکہ اس کے مددگار بہت تھے اور یہ خود بہت خوددار آدمی تھا مجھے یہ بات میرے باپ رحمہ اللہ اور ہمارے ساتھی محمد بن منصور مزنی نے بتائی ہے اس نے مجھے بتایا کہ میں المزوار کی وفات کے روز تمہارے دادا کے ساتھ محل میں سلطان کی بارگاہ کی طرف بڑھنے کے لئے ساتھ ہوا اور سلطان نے اسے بڑے کمرے میں داخل کرایا اور وہ کچھ دیر غائب رہا پھر باہر نکل آیا اور نوکروں کے درمیان یہ خبر پھیل گئی کہ اسے حجابت کے لئے بلایا گیا ہے مگر اس نے اسے ناپسند کیا ہے اور ان دنوں سلطان نے حجابت پر کاتب ابوالقاسم بن عبدالعزیز کو مقرر کیا ہوا تھا اور اس نے اپنے مخلص دوست محمد بن ابی الحسین بن سید الناس کو بلایا تو وہ ۷۲۸ھ کے محرم کے آغاز میں آیا اور اس نے اسے اپنی حجابت سپرد کر دی جس نے اسے اچھی طرح نبھایا اور اس نے اسے سرحد بجایہ کا حاکم مقرر کیا اور اس کے بیٹے کی حجابت دی اور حکومت میں تربیت کے لئے اس کے پاس محمد بن فرحون کو بھجوایا اور اس کے ساتھ اس کا کاتب ابوالقاسم بن [illegible] بھی تھا اور بجایہ کے حالات [illegible] ہے اور زناتہ کی فوجیں اس دوران میں گھومتی رہتی تھیں اور ان کے قلعے اس کو تنگ کرتے رہے اور ابن قالون اور ابن سید الناس کے آنے سے

تعرض کرے۔ پہلے اپنے مہمان نوازوں کے سردار رحمن بن یحییٰ کی سفارش کے لئے آیا، وہ [illegible] کی طرف اس کے لوٹنے کی خواہش کی اور اس کا ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ جب وہ ابن ابی عمران کی خدمت میں تونس میں سلطان سے پیچھے رہ گیا تو اس نے اندلس کی طرف جہاز میں کوچ کرنے کا ارادہ کیا۔ سلطان نے انہیں [illegible] نے کوچ کیا اور یہ ابن ابی عمران کے ساتھ نکلا اور تمام اس کے ساتھ تھی پھر الخضر تونس چلے گئے اور تلمسان چلا گیا۔ ابن تاشفین کے ساتھ رہا اور ان کا ارادہ [illegible] کے گئے پھر ابن تاشفین کی حکومت کرنے پر گئی اور وہ [illegible] کے پاس چلا گیا اور زمانے میں [illegible] بن محمد کے [illegible] آگیا اسے پناہ دے دی اور [illegible] اور باہر المغرب میں بے پناہ سلطان [illegible] اس کے متعلق تقریریں اور اس نے ان کی یہاں تک کہ اسے قریب کیا اور اس نے بھائی موسیٰ بن ابی [illegible] الحضر [illegible] اور ان کے دل میں زمین کی خواہش تھی اور ان [illegible] سے پہلے سلطان کے پاس چلا گیا اور اس نے اسے مقتول کر دیا اور اس نے بعد ان [illegible] سلطان اسے اپنے ہی [illegible] اور اس سے معذرت کی اور [illegible] اور [illegible] تکلف کی [illegible] واپس آگیا اور سلطان کے [illegible] کے ساتھ پہلے [illegible] نے تفصیل سے حالات [illegible] کے مخالفین [illegible] نے [illegible] کا [illegible] لیکن جب [illegible] کے میدان میں [illegible] سے اس کی [illegible] قتل کر دیا اور [illegible] کے لئے [illegible] مطالب [illegible] باقی جو [illegible] تھی [illegible] کے [illegible] اور اس کے تمام [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] سے نکالا اور اسے [illegible] بازار میں [illegible] کر دیا۔

بونہ پر فضل کی حکومت کے حالات: سلطان نے اپنی حکومت کے آغاز میں [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کو [illegible] پر امیر بنایا تھا جس نے اس کی حکومت کو سنبھالا اور [illegible] کی نگرانی سے قوت حاصل کی اور [illegible] کرنے اور جنگ کے زمانے میں ایک مقام دستکل تھا اس کے [illegible] کے ساتھ ساتھ [illegible] اور [illegible] کی طرف نکلا اور اس نے [illegible] کیا اور وہ اپنے اموال کے ساتھ اس کی مدافعت میں نکلے لیکن اس نے ان سے جنگ کی اور اس کی ہلاکت کی خبر سلطان کو پہنچی تو اس نے بیٹے ابو العباس فضل کو بونہ کا عامل مقرر کر دیا اور اسے وہاں بھیج دیا اور اپنے [illegible] میں سے [illegible] اس کی [illegible] اور اس کی فوج کی قیادت پر مقرر کیا تو اس نے اس کام کو بہت خوبی سے سرانجام دیا۔

جنگ [illegible] اور اس سے قبل سلطان کے بھائی عمر اور ابو [illegible] کے قتل کے حالات: جب سلطان ابو بکر تونس کا [illegible] ان کے ساتھ اس کے بھائی محمد، عبد العزیز اور [illegible] تھے اور ان میں سے عبد [illegible] فوت ہو گیا اور [illegible] وہ [illegible] میں [illegible] اور [illegible] تھا اور ابو [illegible] کے دل میں [illegible] کا خیال تھا اور عبد الحق بن عثمان بن محمد بن عبد الحق [illegible] کی حکومت نے [illegible] سے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کی وفات سے [illegible] ۷۲۱ھ میں [illegible] سلطان نے [illegible] تو اس نے اسے [illegible] اور اس نے خواہش کو [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] نکل [illegible] بازی کرنے اور [illegible] کے لئے [illegible] جنگوں [illegible] سے [illegible] تھا

اور [illegible] میں [illegible] کی طرف [illegible] وہاں کے اہل وطن نے اس کی بیعت کی [illegible] ابن [illegible] نے [illegible] کیا تو اس نے اطاعت [illegible] کے [illegible] نے [illegible] میں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] نے [illegible] [illegible] کیا [illegible] سلطان [illegible] [illegible] اس نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اور تیاری کرنے کے بعد قسنطینہ سے سلطان ابوبکر کے پاس تونس گیا اور ابن عمران وہاں سے بھاگ گیا اور سلطان اس سال رجب کے مہینے میں تونس میں داخل ہو گیا [illegible] ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بنی عبدالواد کے خلاف کمک طلب کرنے کے متعلق مغرب کے بادشاہ کا مراسلہ اور اس کے بعد ہونے والی رشتہ داری

جب سلطان ابوبکر [illegible] کے محاصرے سے فراغت پائی تو [illegible] کی طرف گیا اور [illegible] [illegible] ہو گیا تھا [illegible] نے [illegible] مقامات [illegible] تھے اور بنی عبدالواد کی طرف [illegible] بھیجتے تھے پس اس نے مغرب کے بادشاہ سلطان ابی سعید کے پاس جانے کے [illegible] قدیم تعلقات [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا [illegible] پھر اس نے اپنے بیٹے ابو زکریا [illegible] کے ساتھ ابو محمد [illegible] بن تافراکین [illegible] [illegible] خطیب [illegible] [illegible] بہت خوش [illegible] عزت [illegible] اور اپنے [illegible] سے [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] سلطان ابو سعید [illegible] سلطان ابوبکر [illegible] ابن عمران [illegible] سلطان [illegible] سلطان [illegible] [illegible] موحدین [illegible] ابو القاسم بن [illegible] [illegible] ہوگا۔

باب: ۳۸

بنی عبدالواد کا فرار

تیمزدکت کی تباہی کے حالات

اور جیسا کہ ہم ۷۳۲ھ کے حالات میں بیان کر چکے ہیں کہ سلطان ابو سعید فوت ہو گیا اور اس کے بعد سلطان ابو الحسن حکمران بنا تو اس نے ابو تاشفین کو پیغام بھیجا کہ وہ سلطان کے بلاد موحدین میں فساد کرنے اور ان پر زیادتی کرنے کے باعث گرفتار کرے تو اس نے ضد اور تکبر سے کام لیا اور بہت برا جواب دیا پس ۷۳۳ھ میں ان کے خیر خواہ کے طور پر اس پر حملہ آور ہوا اور شہروں کو طے کرتا ہوا تلمسان پہنچ گیا اور اس کی فوجیں بجایہ سے ہٹ کر ان کے سلطان کے پاس چلی گئیں اور سلطان ابو الحسن تلمسان سے بجایہ کے حالات معلوم کرنے اور اس کا محاصرہ کر کے دشمن کو دور کرنے کے لئے آیا اور اس نے اس کی مدد کے لئے اپنی قوم کی ایک فوج بھیجی جس کا سالار محمد البطوی کو مقرر کیا اور اس کے بحری بیڑوں نے فوج کو سبتہ سے بجایہ سے سوار کروایا پس وہ وہاں آ گئے اور ان کا مناسب حال عزت اور وظائف سے استقبال کیا گیا اور سلطان ابو الحسن نے ابوبکر کو اپنے ساتھ تلمسان کا محاصرہ کرنے کے لئے اٹھایا جیسا کہ اس کے باپ اور اس کے بیٹے امیر ابو زکریا کے درمیان شرط طے ہوئی تھی پس سلطان تلمسان کی تیاری اور رکاوٹوں کے دور کرنے میں مصروف ہو گیا اور سلطان ابو الحسن تلمسان میں ایک مدت تک اس کے انتظار میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ سردی کے موسم میں واپس آ گیا اور اسے تلمسان سے اطلاع ملی کہ اس کے بھائی سلطان ابو علی حاکم سجلماسہ نے اس کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اس نے دور جا کر دوسروں کے ساتھ صلح کرنے اور سجلماسہ میں اس کی پوزیشن کے پیش نظر اس سے دور رہنے کی شرط کے بعد قتل کر دیا ہے پس جب اسے یہ اطلاع پہنچی تو وہ اس کی اصلاح احوال کے لئے مغرب کی طرف واپس لوٹا اور سلطان ابو یحییٰ اس دوران میں تونس سے فوج اور تیاری کے ساتھ جا پہنچا تھا وہ بجایہ پہنچا اور اس نے اپنے بیٹوں کو متنوع لشکروں کے ساتھ موحدین کی طرف بھیجا جو بجایہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے پس انہوں نے اس کی فوج کو شکست دی پھر اس نے اپنی تمام فوج کے ساتھ تیمزدکت پر چڑھائی کی اور وہاں تلمسان تیاری کی تھی وہ بھاگ گئے تو اس نے وہاں قیام کر کے اسے برباد کر دیا اور اس کے اموال اور اسلحہ کو لوٹ لیا اور اس کے آثار کو مٹا دیا اور وہاں سے سیدھا چلا گیا پھر اس میں تیمزدکت کی بجائے بنو عبدالواد میں سے اولاد سباع کا وطن تھی اور ان کے

مشائخ سلیمان اور یحییٰ تھے جو علی بن سباع کے بیٹے تھے اور ان کا چچا عثمان بن سباع اور اس کا بیٹا سعید اولاد شبل کی اطاعت سے منحرف تھے اور اس کی قوم نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کی قوم [illegible] بار [illegible] اور ان میں [illegible] پیدا کر دیئے گئے لئے نکل پڑیں اور اولاد شبل نے انہیں بلا بھیجا [illegible] مضافات [illegible] اور جبل [illegible] جاگیر میں دے دیئے پس انہوں نے ان جاگیروں والی کی عملداری کو بدل دیا اور جب سلطان نے حجابت سے ان کی فوجوں کو ہٹایا اور ان کی سرحد کو گرا دیا اور بجایہ کی عملداریوں کو واپس لے لیا اور اس نے تمام علاقے میں [illegible] اور اس طرح اس نے یحییٰ بن احمد کو جو [illegible] کا سردار تھا [illegible] لڑنے کے لئے بھیجا [illegible] یہ لوگ ان کے [illegible] اور ان سے کچھ [illegible] تھے پس اس نے جنگ کرتے ہوئے مسیلہ کی طرف کوچ کیا یہاں تک کہ وہ پہنچ گیا اور ان کی کھیتوں کو کاٹ دیا اور فصیلوں کو برباد کر دیا [illegible] اپنے مقام پر عبدالواحد بن سلطان اللحیانی کی [illegible] کے متعلق [illegible] اور اس نے [illegible] کی طرف [illegible] کر دیا اور اس کا ایک [illegible] اپنے باپ سلطان اللحیانی کی وفات کے بعد ۷۱۷ھ میں مشرق سے آیا اور [illegible] باپ کے [illegible] اور عبدالملک بن مکی نے اس کی بیعت لی جو [illegible] میں [illegible] کا [illegible] تھا اور لوگوں نے ایک دوسرے سے باتیں کیں اور [illegible] سلطان کے ساتھ چلے گئے تھے [illegible] اور ان کے پاس [illegible] کر اس کی بیعت کر لی اور [illegible] چلا گیا اور اس کے [illegible] میں جا اترا اور عبدالواحد بن اللحیانی نے ساتھیوں کے ساتھ [illegible] کی طرف گیا اور وہاں جا کر انہوں نے [illegible] اختیار کر لی [illegible] سلطان پہنچا تو [illegible] داخل ہو گیا اور اس نے اپنے [illegible] محمد بن [illegible] جو اس کے [illegible] تھا ایک فوج کے ساتھ بھیجا جو انہوں نے [illegible] کام [illegible] اور اس کی فوج [illegible] کے بعد [illegible] سے بھاگ گئے اور [illegible] تونس پہنچ گیا اور سلطان [illegible] کے بعد [illegible] ۷۳۲ھ کے ایام میں وہاں [illegible]

حاجب ابن سید الناس کی مصیبت اور ابن عبدالعزیز اور اس کے بعد ابن عبدالحکیم کی حاکمیت کے حالات

اور ہم قبل ازیں ابن سید الناس کی حکومت کے متعلق بیان کر چکے ہیں کہ اس کا باپ ابوالحسن بجایہ میں امیر ابوزکریا کا حاجب تھا اور جب اس نے ۶۹۹ھ میں وفات پائی تو اس نے اپنے بیٹے محمد کو سلطان کی کفالت میں پیچھے چھوڑا اور اس نے اس کے [illegible] میں پرورش پائی اور وہ اپنے باپ کے بعد ابن ابی جبی اور ابن الرنداحی کی طرح جو اس کے باپ کے پروردہ تھے حکومت کا حاجب تھا اور وہ اس کے حق کو پہچانتے اور [illegible] میں اسے اپنے آپ پر ترجیح دیتے تھے اور [illegible] ابن عمر [illegible] اور جوانی کی عمر میں [illegible] اور جب سلطان ابویحییٰ نے تونس کے [illegible] کے لئے قسطنطینہ کی طرف کوچ کیا اور ابن عمر نے فوجیں اور ہتھیار تیار کئے اور اس کے لئے حاجب وزراء اور جرنیل مقرر کئے تو یہ ان لوگوں میں شامل [illegible] ابن سید الناس نے [illegible] ساتھ [illegible] جرنیل [illegible] بیٹھے تھے اور یہ سلطان کا [illegible] تھا اور اسے اس کے بل

خصوصیت حاصل تھی اور اس نے ابن عمر کی وفات کے بعد جب اس نے ابن قالون کو بجایہ سے جدا کر دیا اسے وہاں کا امیر مقرر کیا پس اس نے زناتی فوجوں کے مقابلہ میں بجایہ کی حفاظت کی اور بہت کارنامے دکھائے اور اس کے اور قائد زناتہ موسیٰ بن علی بن زرہون کے درمیان چشمک پائی جاتی تھی اور دونوں سلطان کے ہاں اپنے ساتھی کے مقام کو حاصل کرنا چاہتے تھے پس اس نے ان دونوں کی بات کو کھو لیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے ۷۲۲ھ میں اسے حجابت کا عہدہ سپرد کر دیا اور بجایہ میں محمد بن فرحون اور احمد بن حریز کو بجایہ پر جانشین بنایا تا کہ وہ دشمن کی مدافعت اور امیر ابو زکریا بن سلطان کی کفالت کا کام سنبھالیں اور وہ سلطان کے پاس آیا تو اس نے اسے اپنے شاہی محلات میں ٹھہرایا اور اسے اپنی سلطنت کے امور آزادانہ طور پر تفویض کر دیئے تو وہ بے قابو ہو گیا اور سلطان نے اسے ڈھیل دے دی اور اس نے اس کی کچھ ایسی لغزشیں شمار کیں جو اس بات پر دلالت کرتی تھیں کہ وہ دشمن کے بارے میں مکر رہا ہے اور ان کو طاقتور کر کے اپنے آقا کو ہٹا رہا ہے اور بجایہ کی سرحد کی حفاظت کی وجہ سے جو مقام اسے حاصل ہو چکا تھا سلطان نے اس کی وجہ سے اسے مہلت دے دی اور دوسرے کاموں میں مشغول رہا اور جب ۷۲۸ھ صاف ہو گیا اور اس نے اپنی کفالت سے ان پر چھا گیا اور سلطان زیادہ تر بجایہ کے حالات اور محمد زرآنجہ کو یاد کیا تو اس وقت تھا اس نے حاجب محمد بن سید الناس کے متعلق اسے اکسایا تو اس کی خود مختاری نے اسے غصہ دلا دیا اور اس نے اسے گرفتار کر لیا اور ۷۲۷ھ میں اس پر چڑھائی سے اس کی واپسی ہوئی اور اس نے اسے قید کر دیا پھر اس نے مال وصول کرنے کے لئے اسے طرح طرح کے عذاب دیئے مگر ایک قطرہ مال بھی حاصل نہ کر سکا اور وہ مسلسل اسے رضاعت اور اس کے اسلاف کے ساتھ اپنے باپ کے احسانات کے واسطے دیتا رہا۔ یہاں تک کہ غضب نے اسے آلیا تو اس نے فحش باتیں شروع کر دیں اور اس نے سلطان سے مقابلہ کیا اور لاٹھی سے اس کا سر کچل کر اسے قتل کر دیا گیا اور اس کے جسم کو گھسیٹا گیا اور الحضرۃ کے باہر جلا دیا گیا اور اس کے نشانات مٹا دیئے گئے گویا وہ کبھی موجود ہی نہ تھا اور جب سلطان نے علی بن سید الناس کو گرفتار کیا اور اس کی خود مختاری کے اثرات کو مٹایا تو اس نے اپنی حجابت کاتب ابو القاسم بن عبدالعزیز کے سپرد کی اور وہ حج سے اس وقت واپس آیا جب ابن مکی نے عبدالواحد بن اللحیانی کی بیعت کی تھی اس نے حج کو جاتے ہوئے سلطان کو راستے میں پایا اور الحضرۃ میں داخل ہونے تک اس کے ساتھ رہا اور اس نے علی بن سید الناس کو گرفتار کر کے حجابت اس کے سپرد کر دی اور وہ کمزور آدمی تھا جو جنگ نہیں کر سکتا تھا پس سلطان نے جنگ اور تدبیر امور کا کام محمد بن عبدالحکیم کو سپرد کر دیا جو ان دونوں اس کا عظیم راز دار تھا اور الحضرۃ کے پیچھے جو علاقہ تھا وہ محمد بن علی بن محمد بن حمزہ بن ابراہیم بن احمد کے سپرد کر دیا اس کا نسب بنی العزفی سے ملتا ہے جو سبتہ کے رئیس ہیں اور ان کا دادا احمد ہے جسے ابو العباس کہتے ہیں اور وہ ہم وطن اور زمانے میں شہرت یافتہ ہے اور ابن القاسم موحدین کے بعد سبتہ کا خود مختار سردار ہے اور اس کی اولیت کا واقعہ مجھے محمد بن یحییٰ بن ابی طالب العزفی نے بتایا ہے جو سبتہ میں العزفیوں کا آخری سردار ہے اور حسین نے بھی مجھے بتایا جو اس کے چچا عبدالرحمن بن ابی طالب کا بیٹا ہے اور اسی طرح ثقہ آدمیوں نے مجھے ابراہیم سے بتایا جو ان دونوں کے چچا ابو القاسم کا بیٹا ہے یہ سب بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم العزفی کا ایک بھائی ابراہیم کے نام کا تھا جو اپنی جان پر بہت ظلم کرتا تھا اس نے سبتہ میں ایک آدمی کو قتل کر دیا اور اس کے بھائی ابو القاسم نے حلف اٹھایا کہ وہ اس سے قصاص لے گا پس وہ

بھاگ کر وہ مشرق میں چلا گیا اور وہاں فوت ہو گیا غرض یہ واقعہ ہے اور یہ محمد اس کے [illegible] میں ہے اور اس کے درباروں کی روایت سے منقول ہے اور یہ بھی ہے کہ ابراہیم [illegible] میں پیدا ہوا اور محمد کے ہاں [illegible] کے ہاں پلا بڑھا پھر اس نے سلطان ابوبکر کی ملازمت کی اور اس زمانے میں [illegible] اس نے قرأت اور طب کا علم حاصل کیا اور سلطان کو ایک [illegible] دواؤں سے عاجز آ گیا تو اطبا دوائی کے لئے اکٹھے کئے گئے اور ان میں یہ بھی موجود تھا [illegible] اس سے مرض [illegible] کو ایسی مرض [illegible] کی تو اسے سلطان کے ہاں ایک مقام مل گیا اور اس نے اسے اپنے لئے منتخب کر لیا اور اپنے خواص اور خلوتیان راز میں شامل کر لیا اور اسے حکومت میں ایسا مقام حاصل ہوا کہ کوئی شخص بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا اور اسے حکومت میں حکیم کے نام سے بلایا جاتا تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی اسی نام سے مشہور ہوا اور اس نے قسطنطینہ کے ایک گھرانے میں رشتہ داری کی تو انہوں نے اس کی شادی کر دی اور وہ ان کے اہل سے قرابت دار بن گئے اور اس کا بیٹا محمد سلطان کے محل میں پیدا ہوا اور اس کے بیٹے [illegible] امیر ابوبکر کے ساتھ [illegible] ہوا اس نے حکومت کی گود اور کفالت میں بہت اچھی تربیت پائی [illegible] سب [illegible] اور [illegible] نے اپنی توجہ اس کی طرف پھیری تو سلطان [illegible] اور مخلصین کے امور سب سے زیادہ [illegible] تھا اور جب سلطان نے افریقہ پر حملہ کیا تو اسے ایک فوج [illegible] کی وفات کے بعد جب ابن [illegible] سے [illegible] چلا گیا تو اس نے اسے [illegible] کا امیر مقرر کر دیا اور یہ حکومت کی سب سے بڑی حکمرانی تھی اس نے وہاں خوب [illegible] حاصل کی [illegible] جب سلطان نے ابن [illegible] کی بیعت میں اپنے خواص [illegible] مقرر کیا [illegible] ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] الثانی کے آ کر [illegible] جھگڑا ہوا [illegible] نے سلطان اور [illegible] سے [illegible] کی [illegible] جب [illegible] کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس پر ظلم کرنے [illegible] بعد میں اس نے قید خانے میں [illegible] کر [illegible] گئے اور [illegible] عذاب دینے کے [illegible] ان کی آزمائش اور عذاب کی ذمہ داری کی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور [illegible] سے جنگ [illegible] کے منصوبوں [illegible] پر مقرر کیا [illegible] علاقہ اس کے سپرد کر دیا [illegible] اس کے بیٹے [illegible] محمد [illegible] عبدالعزیز کے [illegible] اور حکومت کا [illegible] عمر کی [illegible] عمران [illegible] نے [illegible] سے جنگ [illegible] ریاست حاصل کی [illegible] پر [illegible] اس نے اپنا [illegible] سے قوت اور [illegible] حاصل کی [illegible] حکومت کے حالات ہم [illegible] بیان کریں گے۔

قفصہ کی فتح اور امیر ابوالعباس کی ولایت کے حالات: جب [illegible] کے قریب [illegible] کے علاقے کی تقسیم کی [illegible] سے [illegible] حکومت [illegible] تو ان کی حکومت مشائخ کے مشورے سے چلنے لگی سوائے ان اوقات کے جب وہ [illegible] کرتے تھے جیسا کہ [illegible] سے قبل ان کی حالت تھی پس عبداللہ بن [illegible] بن [illegible] قفصہ اور قسطیلیہ [illegible] حکمران تھے اور سلطان ابوبکر اپنی مستقل حکومت کے قیام کے بعد ان سے غافل ہو گیا [illegible] کا [illegible] وقت کے [illegible] آل عمران [illegible] کے ساتھ جنگ کرنے اور ان کی فوجوں کو [illegible] اپنے اوطان پر [illegible] کرانے کا باعث بنی یہاں تک کہ سلطان ابو [illegible] نے ان کو

روانہ کیا اور اپنی کمین گاہوں سے ان پر حملہ کرنا شروع کر دیا تو وہ [illegible] کے بعد اپنے محلوں میں واپس آ گئے اور عربی سرحدوں سے ان کا محاصرہ دور ہو گیا اور حکومت کے لشکروں سے ان کو رعب پہنچ گیا اور حکومت کے خلاف بغاوت کا اضطراب ختم ہو گیا۔ بڑی افواہیں اڑانے والوں کی آوازیں ان کی ہلاکت کی خبر میں دب گئیں اور سلطان نے [illegible] کرنے والے [illegible] بھیجے [illegible] کی جانب اپنی خبر بھیجی۔ جو شیوخ کے سردار اور [illegible] کے امراء تھے انہیں اس نے ۷۲۶ھ میں قصبہ پر [illegible] محمد بن علی بن عبد الجلیل بن عبد الحق [illegible] جیسا قبائلی اس نے [illegible] رواتہ قصبہ سے جنگ کی اور فوجیں ان پر کئی طرف سے [illegible] ہو گئیں اور انہوں نے وہاں پر خیمے نصب کر دیے تو انہوں نے [illegible] کی [illegible] نے ان کی [illegible] کا خاتمہ کر دیا اور ان کی مدد روک دی تو انہوں نے اہل [illegible] کی تو اس نے انہیں امان دے دی اور ان کا [illegible] ابن عبد الجلیل اس کے پاس گیا [illegible] تو اس نے [illegible] کی طرف بھجوا دیا اور [illegible] ہو گیا تو [illegible] وہاں [illegible] قبائل کی طرف [illegible] کی کے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] اچھی طرح [illegible] دیا اور [illegible] کیا اور [illegible] کو [illegible] دیا پھر [illegible] جو شاہی تحریرات تھیں ان کا [illegible] کھول [illegible] امیر ابو یحییٰ کے بعد [illegible] کے لئے ترجیح دی اور [illegible] ان کے درمیان [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کی [illegible] اور اس کی [illegible] پر ابو القاسم بن [illegible] کو مقرر کیا جو [illegible] میں سے تھا اور [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور اسی سال رمضان میں اس [illegible] ہو گیا۔

امیر ابو فارس عزوز اور ابو البقاء خالد کی سوسہ پر حکمرانی کے حالات

پھر مہدیہ کا ان کے ساتھ الحاق

جب [illegible] نے اپنے حاجب ابن [illegible] کو [illegible] کیا اور اس کے بیٹے امیر ابو زکریا کی جگہ محمد بن فرحون نے [illegible] اور [illegible] تو [illegible] حکومت کے [illegible] کی [illegible] اپنی [illegible] کی بنیادوں [illegible] آدمیوں کے ذریعہ مضبوط کرنے کے لئے [illegible] امیر ابو [illegible] کو سوسہ اور [illegible] پر بھیجا [illegible] اور [illegible] حکومت میں [illegible] تھے [illegible] سوسہ میں [illegible] اور ان کے ساتھ محمد بن [illegible] اور حکومت کا [illegible] ان لوگوں میں شامل تھا [illegible] یہاں آئے تھے اور ان کے [illegible] کی [illegible] میں [illegible] تھی [illegible] کے حالات [illegible] ایک مشہور [illegible] ان کا بھائی [illegible] صاحب [illegible] تھا [illegible] وہاں [illegible] ہو گیا تو سلطان نے محمد بن فرحون کو [illegible] اور اسے کہا کہ وہ جسے چاہے اپنی جگہ پر مقرر کرے [illegible] نے [illegible] فرحون کو ۷۲۴ھ میں [illegible] اور وہ

متفرق امیروں کے ساتھ اتارا اور امیر ابوزکریا نے اسے بلایا تو وہ اس کے پاس واپس چلا گیا اور یہ دونوں ایک عرصہ تک مقیم رہے یہاں تک کہ سلطان نے اپنے جرنیل محمد بن الحکیم کو برطرف کر دیا اور اس کے قرابتدار محمد بن ابوبکر کو جربہ کو بھیجا جسے وہاں ابن الحکیم نے اس وقت سے اتارا ہوا تھا جب اس نے جربہ کو اہل رجیس کے ایک آدمی سے جو اس پر غالب آ گیا تھا چھین کر فتح کیا تھا اس کا نام عبدالغفار تھا اور اس نے اپنے لئے وہاں ایک قلعہ بنایا تھا اور اپنے اس قرابتدار کو وہاں اتارا تھا اور اسے فوج اور رسد سے بھر دیا تھا مگر یہ چیزیں اسے کچھ کام نہ آئیں اور جب وہ فوت ہو گیا تو ابن ابوبکر کو بھی برطرف ہو گیا اور سلطان نے اپنے بیٹے امیر ابوالبقاء کو ان دونوں پر حاکم مقرر کر کے بھیجا اور امیر ابوفارس کو اس نے سوسہ کی امارت دی پس وہ دونوں اپنی موت تک وہاں رہے اور ان کی موت کے حالات کو ہم آئندہ بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

باب: [illegible]

امیر ابی عبداللہ

کی امارت

صاحب قسطیلہ امیر ابی عبداللہ

کی امارت اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کی

امارت کے حالات

امیر ابو عبداللہ اپنے باپ کے [illegible] [illegible] [illegible]

موسیٰ بن علی قائد بنی عبدالواد کو چھوڑ کر اس کے پاس آ گیا تھا پس وہ امیر ابو عبداللہ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ جب امیر ابو عبداللہ اس کے پیچھے پیچھے آیا تو ابن سید الناس گرفتار مصیبت ہو گیا اور وہ خود کام کرنے لگا اور سلطان نے اس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دی اور وہ اپنے کاموں میں اس سے مشورہ کرتا اور خلوت میں راز دینے کرتا اور اس نے قسطنطینہ میں اس کے ساتھ مصطنعین میں سے نبیل کو اتارا جو رسم حجابت ادا کرتا پھر اس نے ۷۶۷ھ میں شاقرانستان کو تونس سے سامان کی تیاری اور جنگ کی قیادت کے لئے بلایا وہ اس کام کے لئے آیا اور ڈیڑھ سال قیام پذیر رہا پھر واپس چلا گیا اور پہلے کی طرح نبیل اس کی حجابت کا کام کرنے لگا اور اس نے عتیق کو فوجوں کی قیادت اور وطن کی حفاظت کے لئے بھیجا پس اس نے اس سے مراسم خدمت اور حکومت کے مراتب تقسیم کر لئے اور امیر ابو عبداللہ کا یہی حال رہا اور اس کا ملوکانہ جلال اور غلبہ بڑھتا رہا کہ اسے موت نے آ لیا اور وہ ۷۹۲ھ کے آخر میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بڑے بیٹے امیر ابو زید عبدالرحمن نے حکومت سنبھالی پس سلطان ابوبکر نے اسے اس کے باپ کے کام پر مقرر کر دیا تاکہ نبیل مولا ہم کی اس کی صغرسنی کی وجہ سے نگرانی کرتا رہے اور حکومت کے آخری ایام تک ان کا یہی حال رہا اور اس کے حالات کا تذکرہ ہم ابھی کریں گے۔

عربوں کے حالات' حمزہ کی وفات' پھر اس کے بیٹوں کی الحضرۃ پر چڑھائی اور شکست اور معزوز بن حمزہ کا قتل اور اس کے ساتھ ملتے جلتے واقعات

جب سلطان ابوالحسن تلمسان اور اس کی عملداریوں پر قابض ہو گیا اور آل زیان کی جڑ کٹ گئی اور زناتہ نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور لوگ اس کے جھنڈے تلے آ گئے اور قبائل نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور لوگ اس کے جھنڈے تلے آ گئے اور قبائل نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس کے رعب سے ڈرنے لگے تو حمزہ بن عمر افریقی ممالک کے متعلق رغبت دلاتے ہوئے اس کے پاس گیا اور اس سے قبل وہ دیت نے بھی ابوتاشفین کے ساتھ اسے ان ممالک کے بارے میں ترغیب دی تھی پس اس نے حمزہ کی سرکشی اور سستی سے مایوس ہو کر اسے رد کیا اور سلطان کی مخالفت پر توجہ کی اور اس نے اس کے لئے دوبارہ اطاعت اختیار کرنے اور اس کی مرضی کے مطابق کام کرنے کے لئے سفارش کا طریق اختیار کیا پس حمزہ سلطان کے علم اور اپنے ساتھی کی سفارش کو وسیلہ بنا کر سلطان کی طرف واپس آ گیا اور اسے یقین دلایا کہ وہ اپنی استقامت سے عربوں کے دلوں سے اختلاف کے سواد کو اکھاڑ پھینکے گا پس سلطان نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اسے خیر خواہی اور خلوص نیت کی تلقین کی پس حمزہ بن عمر بھی اپنی فوج کے سالار محمد بن الحکیم کے مشورے کو صحیح نیت سے مانتا رہا اور سلطان اس سے راضی رہا پس اس نے افریقہ اور اس کی عملداریوں پر غلبہ پا کر وہاں سے فساد کا قلع قمع کیا اور بدوؤں کے تمام باشندوں کا صدقہ

لیا اور تمام سرکش قبائل کو سرداران پر اطاعت اختیار کرنے اور خراج کے اموال سے دست کش رہنے کے لئے جمع کر دیا اس کو کہ نے اس بارے میں بہت کارنامے کئے ہیں جن سے حکومت ہموار ہو گئی اور قاصیہ میں خود مختاری اختیار کرنے والے ذلیل ہو گئے اور اختلافات کا خاتمہ ہو گیا پس اس نے 753ھ میں مہدیہ پر قبضہ کر لیا اور ابن عبد الغفار المکوزی نے جو اہل رجیس میں سے تھا مہدیہ پر غلبہ پا لیا اور سمعہ پر قبضہ کر کے اس کے والی محمد بن عبدان کو جو اس کے مشائخ میں سے تھا گرفتار کر لیا اور اسے مہدیہ کے قید خانے میں ڈال دیا یہاں تک کہ اس نے اس کی بیعت کے بعد رہا کر دیا اور اس کے بعد اس نے توزر سے جنگ کی یہاں تک کہ ابن یملول نے مصیبت کے لئے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اس کے بیٹوں کو یرغمال بنانے کے لئے طلب کیا اور اس نے کئی بار حملہ کر کے جنگ کی اور یوسف بن منصور عرفی نے اسے اس عہد کی وجہ سے روکا جو سلطان ابو بکر اور اس کے سلف کے درمیان ہوا تھا اور وہ سلطان ابوالحسن کی خدمت کے تعلق کی وجہ سے اسے خراج بھی دیتا تھا پس ابن الحکیم اس کے خراج کے چھوڑنے کے بعد اس سے الگ ہو گیا اور بلاد ریغ پر چڑھائی کر کے اس کے دارالخلافہ تقرت کو فتح کر لیا اور اس کے اموال و ذخائر پر قبضہ کر لیا اور تل اور زاب کی طرف چلا گیا اور اس کے بہت سے قصور کو فتح کر لیا اور اسی اثناء میں بنو ابی کے خلاف ہر جانب سے حکومت سے پرزور تحریک چلائی اور سلطان کی فوجیں جو اطراف میں تھیں اسی اثناء میں حمزہ بن عمر 757ھ میں ابن عون بن ابی علی کے ہاتھوں اچانک نیزہ لگنے سے ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹوں نے اس کی حکومت کو سنبھالا ان دونوں میں کا بڑا بیٹا عمر تھا اور انہیں یہ بدگمانی ہوئی کہ حمزہ کا قتل حکومت کے ایما سے ہوا ہے پس وہ اکٹھے ہو گئے اور مشورے کرنے لگے اور انہوں نے اپنے ہمسروں اولاد مہلہل سے کمک طلب کی پس انہوں نے ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی اور ابن الحکیم نے سدویکش کی زناتہ افواج کے ساتھ حملہ کیا تو انہوں نے اسے شکست دی اور ان کے بہت سے سردار مارے گئے اور وہ الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور وہاں اس کی حمایتی فوجیں [illegible] اور انہوں نے اس کا تعاقب کیا پھر وہ اس کے میدان میں اترا اور انہوں نے سات روز تک فوجوں سے جنگ کی پھر ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور طالب بن مہلہل نے سلطان کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ بھاگ گئے اور سلطان ماہ جمادی میں اپنی فوجوں اور حمزہ کے عربوں کے دستوں کے ساتھ نکلا اور اس نے قیروان کے نواح میں [illegible] کے مقام پر ان پر حملہ کر دیا اور رمضان کے آخر میں الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور یہ شکست کھا کر بیابان کی طرف چلے گئے اور اپنے راستے میں قفصہ میں امیر ابوالعباس کے پاس سے گزرے اور اسے ان کے باپ کی خلافت میں رغبت دلانے لگے اور یہ کہ وہ ان سے الحضرۃ پر حملہ کروا لے پس اس نے انکار کیا اور اس بارے میں مہلت دی یہاں تک کہ اس نے حمزہ کے وزیر المعز بن مطاع پر کامیابی حاصل کر لی جو نفاق اور بغاوت کا سرغنہ تھا پس اس نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کے سر کو الحضرۃ کی طرف بھیج دیا جہاں اسے نصب کر دیا گیا اور اس بات کی وجہ سے ان سے سلطان کے دل میں جو نفرت تھی وہ مٹ گئی اور اس کے بعد وہ الحضرۃ گئے اور ایک محفل میں جس میں بڑے بڑے سردار اور حکومت کے کارکنان جمع تھے اس کی بیعت کر لی اور یہ ایک بڑے اجتماع کا دن تھا جس میں سب کے سامنے عہد کو پڑھا گیا اور وہ سلطان کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور اس کے بعد بنو حمزہ نے دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور اس پر قائم رہے یہاں تک کہ ان کا وہ حال ہوا جسے ہم بیان کریں گے۔

حاجب بن عبدالعزیز کی وفات اور اس کے بعد ابو محمد بن تافراکین کی امارت

اور ابن الحکیم کی مصیبت کے حالات

[illegible]

عبداللہ بن عمر موحدین کے جوانوں اور ان کے مشائخ میں سے تھا اور جب خلیفہ یوسف بن عبدالمومن نے قرطبہ پر اپنے بھائی سید ابو اسحاق کو امیر مقرر کیا تو اس کے ساتھ عبداللہ بن عمر تافراکین کو بھی موحدین کی ایک جماعت کے ساتھ مشورہ کے لئے بھجوایا اور ان میں یوسف بن واندوین بھی شامل تھا اور عبداللہ ان سب میں فائق تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا عمر آیا جسے اپنے مذہب میں اشتغال اور اپنی جلالت کی وجہ سے دیکھا جاتا تھا اور جب سید ابوسعید بن عمر بن عبدالمومن افریقہ کا والی بنا تو اس نے اسے قابس اور اس کے مضافات کا حکمران مقرر کیا یہاں تک کہ ۵۹۹ھ میں یحییٰ نے اسے برطرف کر دیا پھر حکومت اور مشائخ کے عظیم آدمیوں کا آخری آدمی عبدالعزیز بن تافراکین تھا جو مراکش میں موحدین کا والی اس وقت خلیفہ تھا جب یحییٰ نے مامون کی بیعت کو توڑ دیا تھا پس اس نے صبح کی اذان کے وقت مسجد جاتے ہوئے راستے میں اسے قتل کر دیا کیونکہ وہ یہ حقوق کا معائنہ کیا کرتا تھا اور مامون نے اس کے بھائی عبدالحق اور اس کے بیٹوں ابو محمد اور عمر کے بارے میں کوئی رعایت کی پس جب موحدین نے جنگ کی اور ان کو مصیبت نے آ لیا تو ابو عبدالحق [illegible] کو قید کر کے کوچ کر گیا اور سلطان المستنصر کے پاس چلا گیا پس اس نے اسے المنصور [illegible] کے مکان میں اتارا اور بعض اوقات اسے اس نے [illegible] کا قائد بنانے کے لئے بھیجا یہاں تک کہ [illegible] اسے انتقال کی ترقی کی پھر اس نے وہاں قریب قیام کیا اور [illegible] قتل ہو گئے اور [illegible] کا خاتمہ ہو گیا اور [illegible] کے قتل ہو جانے کے بعد سلطان ابو اسحاق نے اسے بجایہ کا والی مقرر کر دیا اور اس نے وہاں خوب قوت حاصل کی اور جب وہ [illegible] ابن عمارہ نے دعویٰ کیا کہ اس نے اسے عربوں کے مطلوب کرنے اور ان کی جمعیت کو جمع کرنے کے لئے موحدین کو قوس میں بھیجا تھا اور اس نے ان میں حسب منشا قیام کیا اور وہ مشیخت کی [illegible] اور [illegible] یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بھائی عبدالعزیز کے بیٹے احمد اور محمد اس کے پیچھے پیچھے مغرب سے آ گئے اور المستنصر نے بھی ان کی بڑی [illegible] مال و جاہ و نعمت سے سرفراز ہوئے اور احمد ان میں سے بڑا تھا اور سلطان ابو حفص نے اسے قفصہ اور پھر مہدیہ کا والی مقرر کیا پھر اس نے امانت سے استعفیٰ دے دیا تو اس کا استعفیٰ قبول کر لیا گیا اور سلطان ابو عصیدہ جب الحضرۃ سے باہر جاتا تو اسے اپنا نائب مقرر کرتا یہاں تک کہ وہ آٹھویں صدی کے شروع میں تیسرے سال فوت ہو گیا اور اس کے دونوں بیٹے ابو محمد عبداللہ اور ابو العباس احمد حکومت کے زیر سایہ پرورش پائی اور ان میں سے عبداللہ نے ابو یعقوب بن [illegible] کی بیٹی سے رشتہ کیا تو اس نے اس کے ساتھ اس کا عقد کر دیا اور اس کے بعد اس کا بھائی احمد بن ابی محمد بن یعقوب کی بیٹی سے رشتہ کیا تو اس نے اس کے ساتھ اس کا عقد کر دیا اور زکریا بن اللحیانی نے ابو محمد عبداللہ کو چن لیا اور اس کی صحبت کو ترجیح دی اور وہ ہمیشہ اس کی صحبت میں رہا یہاں تک کہ مسوح کی جنگ ہوئی اور اس نے بہت سے موحدین کو گرفتار کر لیا جن میں یہ بھی شامل تھا اور سلطان ابوبکر نے اس پر احسان کیا اور یہ اس کی عنایت سے بلند مراتب حاصل کرتا رہا یہاں تک کہ دونوں نے شیخ ابی محمد بن القاسم کے بعد [illegible] موحدین کا شیخ بنایا اور اسے اپنے بیٹے ابو زکریا والی بجایہ کے ساتھ مغرب کے بادشاہ کے پاس بنی عبدالواد کے خلاف مدد طلب کرنے کے لئے بھیجا پس وہ سلطان کی خدمت میں اترا اور اپنی سفارت پیش کی اور اس کے بعد اندلس کی طرف چلا گیا اور وہ اپنی زندگی کے باقی ایام میں بھی مغرب کے بادشاہ کی طرف سفارت کے لئے مخصوص رہا اور حاجب ابن سید الناس اس کے مقام سے جلتا تھا اور اس نے اس

کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو سلطان نے اس کی مدافعت کی اور کہتے ہیں کہ اس کے دل میں اس کو مصیبت میں ڈالنے کا جو خیال تھا اس نے اس تک پہنچا دیا اور جب ابن عبدالعزیز حاجب اور ابن الحکیم قائد کے درمیان جنگ تدبیر اور سلطان سے دوستی اور اس کے احکام کی تنفیذ کے کام تقسیم ہوئے تو وہ مشورہ اور تدبیر میں سب سے فائق تھا اور وہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کی رائے پر اعتماد کرتے تھے اور یہ ان کے چغلیوں کا تیسرا پایہ اور اس کی آزادی کا باعث تھا اور جب حاجب ابن عبدالعزیز سلطان کے پاس گیا تو انہوں نے خیال کیا کہ ان کی وفات ابن حکیم کی تقدیر اور ان کی بدقسمتی سے ہوئی ہے اور ابن سے تونس کے میدان ۷۲۲ھ میں اس کے ساتھ اس وقت مذاکرات کئے تھے جب عرب اس کے پاس آئے تھے جیسا کہ ہم قبل ازیں سلطان کے ان حالات میں بیان کر آئے ہیں جو بنی ابی دبوس کے بعض آدمیوں پر غلبہ پانے کے بارے میں ہیں جو المنصورہ میں قید تھے اور خیانت نے اس کی زبان پر سلطان کے بعض عربوں کی طرف خروج کرنے کے متعلق شور الوادیا اور ابن عبدالعزیز نے یہ بات اس کی موت کے وقت سلطان تک پہنچادی اور خود براءت کا اظہار کرتے ہوئے اس کے پاس آگیا پس اس نے اسے دور رکھنے والے کانوں میں ڈال دیا اور ابن الحکیم کی وقعت ختم ہوگئی اور جب وہ فوت ہوگیا اور شیخ الموحدین ابو محمد بن تافراکین والی بنا تو اس نے ابن الحکیم کی مصیبت کے متعلق اس سے گفتگو کی اور وہ بھی اس کا انتظار کرتا تھا کیونکہ ان کے درمیان محبت تھی اور ابن الحکیم قسنطینہ پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں المنصورہ سے غائب تھا اور اس نے جبل [illegible] اور اس سے جنگ کی اور اس پر تسلط کیا اور اس کا خراج حاصل کیا اور الزاب کے علاقے میں چلا گیا اور اس کے عامل یوسف بن منصور سے اس کا خراج لیا اور ریغہ کی طرف بڑھا اور تقرت سے جنگ کی اور اس کا محاصرہ کیا اور فوج کے ہاتھ ان کی کمائی اور گھوڑوں سے بھر گئے اور اسے ابن عبدالعزیز کی وفات اور ابو محمد بن تافراکین کے حاجب بننے کی خبر ملی تو اس نے اس بات کو برا خیال کیا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ سلطان اس کی ولایت کے بارے میں اس سے عدول نہیں کرے گا اور وہ اس کے سامنے اپنے کاتب ابوالقاسم داؤدی کو تیز رو [illegible] کیونکہ اس سے قبل ابن عبدالعزیز اس پر ترجیح دیئے جانے سے اشتباہ نہیں کیا تھا لیکن جو کچھ ہوا اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا پس اس نے بہت اندیشہ کیا اور اپنے اصحاب کو اکٹھا کیا اور بسرعت تمام المنصورہ کی طرف چل دیا اور سلطان سے ابو محمد بن تافراکین نے اس کی مصیبت کے متعلق مشورہ کیا اور خواص کو اس کی گرفتاری کے لئے تیار کیا اور یہ وصف ربیع ۷۴۴ھ کو المنصورہ آیا اور سلطان نے اس کے لئے ایک بڑا جلسہ کیا اور اس نے اپنے تحائف جو چوپاؤں اور غلاموں وغیرہ پر مشتمل تھے پیش کئے جب جلسہ تمام ہو گیا اور سلطان کے وزراء نے اس کی مشایعت کی اور وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ گیا تو اس نے خواص کو اشارہ کیا تو انہوں نے آگے بڑھ کر اسے پکڑ لیا اور اٹھا کر قید خانے میں لے گئے اور اس سے اموال حاصل کرنے کے لئے اسے بہت عذاب دیئے پس اس نے اموال کو وہاں سے نکالا جہاں اس نے انہیں چھپایا ہوا تھا اور بادشاہ کے خزانے میں اس سے چار لاکھ دینار اور قیمتی جواہرات جمع ہوئے اور اس نے [illegible] کیا اور جب اس کا مال ختم ہوگیا تو اسی ماہ رجب میں قید خانے میں اس کا گلا گھونٹ دیا گیا اور وہ زمانے کے لئے عبرت بن گیا اور اس نے اس کے بیٹوں کو ان کی ماں کے ساتھ مشرق کی طرف جلاوطن کر دیا اور ان میں سے محمد فرصت [illegible] گئے اور وہ ان کے ساتھ [illegible] کے بعد غلام بنا کر المنصورہ کی طرف واپس آگیا۔

الجرید اور اس کی مکمل فتح اور جزیرہ جربہ پر احمد بن مکی کی ولایت کے حالات

جب سے حکومت زناتہ بنی عبدالواد کے مغالبہ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اضطراب سے دو چار ہوئی تھی الجرید کا معاملہ شوریٰ کے سپرد تھا اور ہر شہر کے مشائخ خود مختار ہو گئے تھے اور پھر ان میں سے ایک آدمی حکومت سنبھال لیتا تھا اور محمد بن یملول توزر کے مشائخ میں سے تھا اور وہاں کا خود مختار حاکم بن گیا تھا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور جب حکومت خود مختاری کی طرف مائل ہوئی اور سلطان نے حملہ کے لئے اپنی دھار کو تیز کیا اور قفصہ میں مشائخ کے آثار مٹا دیئے اور اپنے بیٹے امیر ابوالعباس کو بلاد قسطیلیہ کا والی مقرر کیا اور اسے قفصہ میں اتارا اور اس نے وہاں اپنی امارت کو استوار کرنے کے لئے قیام کیا اور اس نے شہروں میں اس بات کے آزمانے کے لئے کہ وہ اس کی اطاعت کے متعلق کیا اظہار کرتے ہیں، وفد بھیجے اور اس نے اپنے حاجب ابوالقاسم بن عتو کو نفطہ کی طرف بھیجا تا کہ وہ وہاں کے رؤساء بنی مدافع کی اطاعت کی آزمائش کرے جو بنی خلف کے نام سے مشہور تھے اور وہ چار بھائی تھے جو حکومت کی کمزوری کے باعث نفطہ کے خود مختار رئیس بن گئے تھے پس اس نے انہیں برے عذاب دیئے اور وہ ان قلعوں میں پناہ گزین ہو گئے جن کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ ان کو روک دیں گے اور جب اس نے ان سے بیزاری کا اظہار کیا تو وہ منتشر ہو گئے اور انہوں نے سلطان کا حکم ماننے کے متعلق دریافت کیا تو انہیں عبرت کے لئے قتل کر کے کھجور کے تنوں پر صلیب دے دیا گیا اور جنگ سے قبل ان کا چھوٹا بھائی علی نکل کر بچ گیا کیونکہ وہ فوج کی طرف چلا آیا تھا اور اسے موت سے پناہ دے دی گئی تھی پھر امیر ابوالعباس نے نفطہ شہر کو اپنی حکومت میں شامل کر لیا اور اس کے باپ نے از سر نو اس کی بیعت لی اور بیعت سے نفزاوہ کو قابو کر لیا اور جب نفطہ اور نفزاوہ کی تسخیر ہوئی تو اس کا خیال توزر کے بادشاہ کی طرف گیا جو اختلاف و انشقاق کی جڑ تھا اور محمد بن یملول اس کے برے حال سے ڈر گیا اور وہ اپنے دل کی بات کے متعلق ساتھی تلاش کرنے کے لئے لامہ الدولہ محمد بن الحکیم کے پاس گیا تو وہ اس سے الگ ہو گئی یہاں تک کہ دونوں کی وفات ایک ہی سال میں ہو گئی اور توزر کے حالات خراب ہو گئے اس کے بیٹے اور بھائی ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے اور انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کر دیا اور اس کا بھائی ابوبکر قفصہ میں قید تھا جسے سلطان نے اطاعت اور خراج کے پختہ عہد لینے کے بعد رہا کر دیا اور اس نے توزر جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور جب امیر ابوالعباس حاکم قفصہ و بلاد قسطیلیہ نے اس سے معہود اطاعت کا مطالبہ کیا تو اس نے اپنی دلی خود مختاری کے متعلق اس سے جھگڑا کیا اور توزر اس کی امارت کے چھینے میں جو ذی ... تک کیا پس اس نے اس کے باپ سلطان ابوبکر کو مخاطب کیا اور اسے اس کے خلاف اکسایا تو اس نے ۷۸۰ھ میں اس سے جنگ کی تو وہ بھاگ کر بسکرہ چلا گیا اور اس کی اطلاع وہاں کے رئیس ابوبکر بن یملول کو پہنچی تو وہ حیران رہ گیا اور اس کے مددگار اسے چھوڑ گئے اور اس نے علانیہ سلطان کی اطاعت اور ملاقات کی پس اس کے

پاس سے اس کا اور اس کے باپ کا کاتب علی بن بکر المسعودی جو اس کی حکومت پر حاوی تھا بھاگ کر یوسف بن مزنی کی پناہ میں بسکرہ چلا گیا اور سلطان جلدی سے توزر کی طرف گیا تو ابوبکر بن بہلول نے اس کے پاس آ کر اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور اس کے دوستوں میں شامل ہو گیا پھر اسے اپنی کوتاہی پر ندامت ہوئی اور اس نے حکومت کی برائی کو محسوس کر لیا اور اسے موت کا اندیشہ ہوا تو وہ الزاب چلا گیا اور بسکرہ میں یوسف بن منصور کے پاس اترا جس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کی مہمان نوازی کی جس کا لوگوں میں بہت چرچا ہوا اور جب سلطان نے توزر پر قبضہ کیا اور اسے اپنی عملداری میں شامل کیا تو اس پر اپنے بیٹے امیر ابوالعباس کو امیر مقرر کیا اور اسے وہاں اتارا اور وہاں کے لوگوں پر اسے قدرت بخشی اور سلطان مظفر و منصور ہو کر الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور وہ مسلسل حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ اپنے بستر پر فوت ہو گیا اور امیر ابوالعباس کی سلطنت بلاد جرید کے ساتھ متصل ہو گئی اور ابوبکر بن بہلول نے کئی بار توزر پر حملہ کیا اور ان سب حملوں میں وہ موت سے بچ گیا یہاں تک کہ ۷۹۳ھ میں لوگوں کی ہلاکت سے تھوڑا عرصہ قبل بسکرہ میں فوت ہو گیا اور ابوالعباس نے اس کی جگہ امارت سنبھالی اور وہ ہمیشہ حالات کو سازگار بناتا رہا اور حملہ آوروں کو ناکام کرتا رہا اور قابس میں ابن مکی سے اس کی سرکشی کی اور اس کا القصہ یہ ہے کہ جب عبد الملک اپنے نائب عبد الوہاب الخزانی کے ساتھ تونس واپس لوٹا اور ابن الحلیانی مغرب کی طرف چلا گیا اور وہ قابس میں مقیم رہا تو ان کے بادشاہ کے جانے کے وقت اسے سلطان کے رو برو اپنے معاملے کے متعلق شک گزرا تو اس نے ان کاموں سے دست کشی کرتے ہوئے اپنے بھائی احمد بن مکی کو سلطان ابوبکر کے پاس سفارشی بنا کر بھیجا تو اس نے اس کی سفارش کی اور سلطان نے اسے دوبارہ اس کی ریاست دے دی اور وہ ذخامت پر قائم ہو گیا اور فتنہ اور سرکشی کے طریقوں سے الگ ہو گیا اور احمد بن مکی کے پاس بڑا مال اور سامان تھا اور وہ دین و ریاست اور شرف کا بہت دلدادہ تھا اور وہ بہت اچھے اشعار بھی کہتا تھا اور اس کا خط مشرقی طرز کا تھا جو نہایت عمدہ تھا ان سب باتوں کی وجہ سے امیر ابوالعباس کے دل کا میلان اس کی طرف تھا اور وہ اس کے گزشتہ آثار کے باعث اس کی مخالفت کو شبہ کی نظر سے دیکھتا تھا اور امیر ابوالعباس ہمیشہ ہی اس کی تخریب دہی کے لئے چکر لگاتا رہا یہاں تک کہ اسے اپنی ماں کی مجلس میں لے آیا جو مولانا سلطان کی بہن تھی اور حج سے واپس آ رہی تھی پس اس نے اس کے دلی شکوک کو دور کیا اور اس سے دوستی کا عہد کیا اور اسے اپنے لئے چن لیا پس وہ اس کی امارت میں قابس رشک مقام پر آ گیا اور سلطان نے اسے جزیرہ جربہ کا امیر مقرر کر دیا اور اسے اس کی عملداری میں شامل کر دیا اور مخلوف بن الکماد کو برطرف کر دیا جس نے اسے ۷۸۸ھ میں فتح کیا تھا۔ پس احمد بن مکی وہاں آیا اور اس کا بھائی عبد الملک قابس کا خود مختار حاکم بن گیا اور وہ دونوں اسی حالت میں رہے اور انہوں نے ابوالعباس کی امارت جو جریدہ کے مضافات کا حاکم تھا اپنے عزائم کو نمایاں کیا اور وہ اسی حالت میں رہے ان سب کا ذکر ہم آئندہ کریں گے ان شاء اللہ۔

وزیر ابوالعباس بن تافراکین کی وفات کے حالات: سلطان ابوبکر نے قائد بن الحکیم کی مصیبت کے وقت اپنی حجابت پر شیخ الموحدین ابو محمد بن تافراکین کو مقرر کیا اور اپنے دروازے کے اندر کے تمام معاملات بھی اس کے سپرد کر دیئے اور وزارت پر اس کے بھائی ابوالعباس احمد کو مقرر کیا اور ابو محمد حجابت کے عہدے کی وجہ سے دروازہ نشین تھا پس اس نے فوجوں کو جنگ کی طرف بھیج دیا اور الضاحیہ کی امارت اپنے بھائی ابوالعباس کو دے دی اور اس نے اس کام کو سنبھال لیا اور ہو

حلیم حمزہ بن عمر کی وفات کے بعد اس کی اطاعت سے ناراض تھے انہوں نے اختلاف و عناد کا طریق اختیار کیا اور حمزہ کے حالات میں سے ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ اس نے [illegible] کو قتل کیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور محمد [illegible] بن حکیم کی اولاد میں سے تھا ان کے اور اس کے درمیان اختلاف و عناد اور جنگ بازی چلتی تھی اور سلطان نے اپنے بیٹے امیر ابوالعباس کی حجابت پر الجریدہ علاقات میں ابوالقاسم بن عتو کو مقرر کیا تھا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور وہ [illegible] شرف میں ابن تافراکین کا ہمسر تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو مقام دیا تھا اس پر حسد کرتا تھا پس جب ابو محمد حاجب نے [illegible] کے حصہ دار بیٹے سے مجرم کیا اور اس نے مؤرخین کے خیال کے مطابق اس بستی میں محمد کو ابوالعباس بن تافراکین سے انتقام لینے کے لئے داخل کیا اور اس نے جو کچھ اسے دیا تھا اس پر اس سے شرط لگائی اور انہوں نے اپنی بات کو پوشیدہ رکھا اور ابوالعباس بن تافراکین [illegible] کے شہروں میں فوجوں کے ساتھ سوار ہو کر خراج لینے کے لئے گیا تو اس کے پاس محمد اور اس کی قوم آئی اور اسے خراج کے حصول میں شک کیا پھر انہوں نے ایک دن موقع پر اس پر حملہ کر دیا تو اس کی فوج اور اس کا گھوڑا اکیلا بھاگ گئے پس یہ قتل ہو گیا اور اس نے محمد کو الحضرۃ [illegible] کر دیا گیا اور محمد نے حکم کی مخالفت شروع کر دی اور وطن کی طرف چلا گیا اور سلطان کی وفات تک اسی حالت میں رہا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

بجایہ کے حاکم امیر ابوزکریا کی وفات اور اس کے بعد اس کے بھائی امیر ابوحفص کے خلاف اہل بجایہ کی بغاوت اور اس کے بیٹے امیر ابوعبداللہ کی ولایت کے حالات

جب حاجب بن عمر فوت ہو گیا تو سلطان ابوبکر نے اپنے بڑے بیٹے امیر ابوزکریا کو بجایہ کا امیر مقرر کر دیا اور اسے اپنے حاجب محمد بن قالون کے ساتھ بجایہ روانہ کر دیا اور اس نے [illegible] کو اس کی نگرانی میں رکھا پھر ابن قالون تونس کی طرف لوٹ آیا تو اس نے اس کے ساتھ ابن سید الناس کو روانہ کیا جب سید الناس الحضرۃ کی حجابت پر مستقل ہو گیا تو اس نے اپنی حجابت پر ابو عبداللہ بن فرحون کو مقرر کیا پھر جب اس نے ابن سید الناس اور ابن فرحون کو گرفتار کیا تو امیر ابوزکریا اپنی حکومت میں خود مختار ہو گیا بلکہ سلطان نے اسے بجایہ کی حکومت سپرد کر دی اور اس نے اس کے پاس اپنے باپ امیر ابوزکریا اوسط کے غلام ظافر السنان کو اس کی فوجوں کا سالار اور کاتب ابو اسحاق بن خلاق کو اس کا حاجب بنا کر بھیجا اور دونوں مدت تک اس کے دروازے پر کھڑے رہے پھر اس نے انہیں الحضرۃ کی طرف بھیج دیا اور اس نے اس کی حجابت کے لئے ابوالعباس احمد بن زکریا الرندی کو پیش کیا جس کا باپ اہل [illegible] میں سے تھا اور وہ العلاقات کے صوفیا کے مذہب کی طرف منسوب ہوتا تھا اور عبدالحق

بن حسین کی کتابیں مطالعہ کرتا تھا اور اس نے بجایہ میں پرورش پائی اور سلطان کی خدمت میں لگ گیا اور اس نے یہاں تک ترقی کی کہ امیر ابوزکریا نے اسے عامل مقرر کر دیا پھر یہ فوت ہو گیا اور سلطان ابوبکر نے ان امراء کو اپنے بیٹے کی نیابت کے لئے ناپسند کیا پس اس نے نیابت کے لئے الحضرۃ سے موحدین کے سردار اور سفیر ابو محمد بن تافراکین کو بجایہ میں بھیجا اور اس نے اس کی حکومت کے حالات کو درست کیا اور اس کی سلطنت کا رعب بڑھ گیا اور اس نے اس کے سفر کے لئے فوج تیار کی اور اسے اس کے مضافات کی طرف بھیجا تو وہ وہاں کے حالات کی تحقیق کرتا ہوا مسیلہ اور مقرہ کی سرحدوں تک جا پہنچا اور ابھی سال پورا نہیں ہوا تھا کہ اہل بجایہ کے مشائخ نے اسے ناراض کر دیا کیونکہ وہ رعب اور حجاب کو پسند نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ سلطان کا دروازہ بدتمیزی سے بند ہو گیا اور قاضی ابن یوسف نے منبر کے قریب کر کے اور محفل کے سامنے اس میں جو کردار ادا کیا اور اس نے اس بات سے منافی چاہی جواب دے دی گئی اور وہ الحضرۃ تونس میں اپنی جگہ واپس آ گیا پھر امیر ابوزکریا نے اپنے بیٹے کا حاجب ابوعبداللہ محمد بن فرحون کو ابن سید الناس کے بعد میں بنایا اور سلطان نے اسے مغرب کے بادشاہ کی طرف اس بحری بیڑے میں ایلچی بنا کر بھیجا جسے اس نے سلطان کی مدد کے لئے اس وقت بھیجا تھا جب سلطان ابوالحسن طریف کی طرف جا رہا تھا اور اس کا بھائی زید بن فرحون اس بحری بیڑے سے ملا ہوا تھا کیونکہ وہ بجایہ کے سمندر میں اس کا سالار تھا پس جب ابوعبداللہ بن فرحون اپنی سفارت سے واپس لوٹا تو اس نے اسے ابوزکریا کے پاس قیام کرنے کی اجازت دے دی اور اسے اس کی نیابت پر مقرر کر دیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اس کے بعد اس علاقے میں ابن القطان والی بنا پھر اس نے اسے معزول کر دیا اور ابو القاسم بن علناس کو والی مقرر کیا جو کاتبوں کے طبقہ میں سے تھا اور اس نے اس امیر کے گھر سے تعلق پیدا کر لیا اور اس کی نسل میں ترقی کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے اسے نیابت کا کام دے دیا اور پھر اسے معزول کر دیا اور یحییٰ بن محمد بن الصعب کو حاجب مقرر کیا اس کا چچا اور باپ اندلس کے مسافروں کے ساتھ آئے تھے اور قاری تھے اور اہل بجایہ نے اس کے چچا ابوالحسن سے علم قرأت سیکھا تھا اور وہ شاہی مسجد کا خطیب تھا اور اس نے اپنے بھتیجے کی پرورش کی اور اسے کچہری میں کام پر لگا دیا اور وہ ریاست کا بہت طلبگار تھا اور اس نے ابوزکریا کے غلام کی چہیتی لونڈی ام الحکم سے رابطہ استوار کیا اور وہ اس کی خواہشات پر غالب آ گئی پس اس نے ابن الصعب کو نیابت کے کام کے لئے کہا اور اس نے اسے وہاں کام پر لگا دیا پس اس نے سلطان کے سفر کی ضروریات اور مقامات کے احوال کو درست کیا اور اس کے لئے فوجیں تیار کیں اور اس کی شہر اردوں میں گھوما اور یہ امیر ربیع الاول [illegible] میں ایک مزمن مرض کی وجہ سے ایک سفر میں فوت ہو گیا اور یہ جزائر میں جو بجایہ کے مضافات میں سے ہے اس کی نیابت پر مقرر تھا اور اس کا بیٹا امیر ابوعبداللہ اس کے غلام فارح بن معلوجی بن سید الناس کی گود میں تھا پس انہوں نے اسے امارت کے لئے آتے پایا پس وہ اپنے غلام کے ساتھ خلیفہ کے حکم کا انتظار کرنے لگا اور اس کے پہلے حاجب ابو القاسم بن علناس نے الحضرۃ تونس میں جلدی کی اور خلیفہ تک بات پہنچائی تو اس نے بجایہ پر اپنے بیٹے ابوحفص کو والی مقرر کر دیا جو الحضرۃ تونس میں اس کے ساتھ تھا پس وہ بجایہ پہنچا اور لوگوں کی غفلت کے وقت اس میں داخل ہو گیا اور فوراً اس میں سے کھینچ کر انہوں نے اسے تلوار کی دھار پر رکھ لیا پس وہ لوگوں کے حملے سے ڈر گیا اور انہوں نے بھی مشورہ کیا پھر ایک گھبراہٹ والے دن تمام لوگوں نے آنے والے امیر پر حملہ کرنے میں مدد کی پس انہوں نے

جھنڈا لا کر قبضہ کا چکر لگایا اور ابن مولاھم کی امارت کا اعلان کردیا پھر وہ اس کی دیواروں پر چڑھ گئے اور اس کے گھر میں گھس گئے اور اس کی حکومت پر قبضہ کرلیا اور ان کا تمام سامان لوٹنے کے بعد اسے بوسیدہ دری کے ساتھ باہر نکال دیا پھر وہ اور مولاھم امیر ابوعبداللہ محمد بن امیر کے گھر گئے جبکہ وہ ان کو چھوڑ کر جانے خلیفہ سے تعلق پیدا کرنے کا عزم کر چکا تھا اور اس کے آنے والے چچا نے اس بارے میں اسے اجازت دی تو انہوں نے اس کے گھر میں اس کی بیعت کرلی پھر دوسرے دن وہ اسے قصبہ کے محل میں لے آئے اور انہوں نے اسے اپنی حکومت کا مالک بنا دیا اور اس کی حکومت کو اس کے غلام فارح نے سنبھالا اور اس نے اسے حاجب کا لقب دیا اور مسلسل ان کی یہی حالت رہی اور امیر ابوحفص کی امارت پر ابھی ایک ماہ ہی گزرا تھا کہ وہ اسی سال کے جمادی الاولیٰ کے آخر میں الحضرۃ چلا گیا اور مولانا سلطان کی وفات کے بعد اس کے جو حالات ہوئے اس کا ذکر ہم بیان کریں گے اور سلطان نے بجایہ کی حکومت حاصل کرلی اور اس نے ان کی طرف ابوعبداللہ بن سلیمان کو جو کبار صالحین اور موحدین کے مشائخ میں سے تھا انہیں تسکین دینے اور مانوس کرنے کے لئے بھیجا اور اس کے ساتھ ایک خط بھی بھیجا جس میں اپنے پوتے امیر ابوزکریا کی تقرری کے لئے ان کی رضامندی کو طلب کیا گیا تھا پس ان کے دل پرسکون ہو گئے اور وہ ابن مولاھم کی امارت سے مانوس ہو گئے اور معاملات اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ جیسا کہ ہم ابھی اس کا ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

مولانا سلطان ابوبکر کی وفات اور اس کے بیٹے امیر ابوحفص کی امارت کے حالات

ابھی لوگ ہر طرح کے امن و امان، عدل و انصاف اور آسودگی اور عزت کے سایہ میں پڑے تھے کہ بروز بدھ ۲ رجب کو آدھی رات کے وقت تونس میں سلطان ابوبکر کے مرنے کی خبر آ گئی پس لوگ اپنے بستروں سے اٹھ کر قصر امارت کی طرف ایک دوسرے سے موت کی خبر پوچھتے اور روتے ہوئے چل پڑے اور ساری رات مدہوش آدمیوں کی طرح پھرتے رہے حالانکہ وہ مدہوش نہ تھے اور امیر ابوحفص جلدی سے گھر سے اٹھ کر محل کی طرف آیا اور اس پر قبضہ کر کے اس کے دروازوں پر قبضہ کرلیا اور ابومحمد بن تافراکین حاجب کو اس کے گھر سے بلایا نیز موحدین کے مشائخ، غلاموں اور فوج کے آدمیوں کو بھی بلایا اور حاجب نے ان سے امیر ابوحفص کی بیعت لی پھر دوسرے دن اس نے حکومت کی طرف سے ایک عظیم اجلاس منعقد کیا جسے ابوبکر نے قوانین کا ماہر ہونے کے باعث اچھی طرح ترتیب دیا تھا اس کے بعد اجلاس ختم ہوگیا اور اس کی بیعت ہوگئی اور اس کی خلافت مضبوط ہوگئی اور امیر خالد بن مولانا سلطان الحضرۃ میں مقیم تھا جب اس نے وفات کی خبر سنی تو اسی رات بھاگ گیا اور اسے مہلہل بن کعوب کے لڑکوں نے گرفتار کرلیا اور اسے الحضرۃ واپس لا کر قید کردیا اور اس کے باپ محمد بن تافراکین نے پہلے کی طرح حجابت کا کام سنبھال لیا یہاں تک کہ سلطان کے خواص نے اس کے متعلق بہت چغلیاں کرنی شروع کردیں اور وہ اس کے خلاف بھڑکاتے رہے اور اس کے حسد کا ذکر کرتے رہے نیز اس کے باپ کے عہد میں

صاحب اور امیر کے درمیان [illegible] کی [illegible] رہے اور اس نے اپنے مرتبے کے لحاظ سے [illegible] یا اور [illegible] نے صاحب [illegible] اس نے اس کے ساتھیوں سے ہاتھ اٹھانے کے لئے [illegible] کہ [illegible] بیان کیا جا چکا ہے

ولی عہد امیر ابو العباس کے اپنے مقام امارت الجرید سے الحضرۃ پر چڑھائی کرنے اور قتل ہونے اور اس کے دونوں بھائیوں امیر ابو فارس عزوز اور ابو البقاء خالد کے قتل ہونے کے حالات

سلطان ابو [illegible] نے اپنے بیٹے [illegible] سلطان [illegible] کو [illegible] میں [illegible] تھا جیسا کہ [illegible] ہو چکا ہے [illegible] جب [illegible] اپنے بیٹے [illegible] کی وفات [illegible] اپنے بھائی [illegible] کی [illegible] سے الحضرۃ کے [illegible] کرنے کی وجہ سے بہت غصہ [illegible] اور [illegible] اپنی حکومت کی مدد کے [illegible] سے اس کی [illegible] کے سبب اس نے [illegible] کی اطاعت [illegible] اطاعت میں آ گئے کیونکہ وہ [illegible] اسباب حکومت [illegible] نے [illegible] تھا [illegible] وہاں [illegible] اس سے [illegible] اس نے اطاعت [illegible] اور اس کے [illegible] سلطان ابو [illegible] نے اپنے [illegible] عثمان [illegible] سے [illegible] حاجب [illegible] اور جب [illegible] ایک [illegible] مغرب کی طرف چلا گیا اور سلطان کو اس نے بھاگ جانے کی [illegible] اپنے بھائی ابو البقاء خالد [illegible] حکومت [illegible] داخل ہوا [illegible] امیر ابو [illegible] کے متعلق [illegible] تھا [illegible] اپنے [illegible] قتل [illegible] اور [illegible]

میں سے ابوالمیمون بن عمر و بن عمر کو قتل کر دیا اور اس نے اپنے دونوں بھائیوں خالد اور عزوز کو گرفتار کر لیا اور مخالف اطراف سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دے دیا چنانچہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کے مرنے سے الحضرۃ میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے حجابت پر ابوالعباس احمد بن علی بن رزین کو مقرر کیا جو کاتبوں کے طبقے سے تعلق رکھتا تھا اور وہ مخشی حاجب کا کاتب تھا اور اس کے بعد وہ تافراکین کا کاتب بنا اور سلطان ابوبکر اپنی حکومت کے آغاز میں الحضرۃ پہنچا جب علی بن عمر نے ابن قالون حاجب کی وادیت پر افسوس کیا اور سلطان نے اس کے متعلق گفتگو کی اور اسے ہٹا دیا پھر اسے قید خانے سے رہا کر دیا اور وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور سلطان ابو سعید کے پاس گیا تو اس نے اس کی خوب مہمان نوازی کی پھر وہ الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا اور سلطان کے تمام عہد حکومت میں بلا وطن رہا اور امیر ابوحفص نے اس کے بیٹے کو کاتب بنا لیا اور اس کے اس کا ساتھ تعلق تھا اور جب ابی محمد بن تافراکین کے فرار کے بعد اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے اس کے باپ ابوالعباس کو اپنی توبعہ پر مقرر کیا اور جنگ اور فوج کا سالار اپنے باپ اور دادا کے غلام ہلال کو مقرر کیا جو السلطان کے نام سے مشہور تھا اور اس نے اپنے مشورہ ... کے لئے اسے پسند کر لیا اور اس نے ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نزار کو اپنا کاتب بنایا جو اندلس کے شریف گھرانوں کے فقہاء اور قضاۃ کے طبقے سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے اسلاف بھی مشہور آدمی تھے اور وہ سلطان کے گھر آ گیا اور اس نے اس کے بیٹے کے لئے کتب بنایا اور امیر ابوحفص نے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے پہاڑ پر علم چڑھایا سے ساتھ بھی وجہ یہ کہ وہ ان کے ساتھ بھی محبت کرتا تھا اور جب اس نے مستقل حکومت قائم کر لی تو وہ اس کا مستقل مشیر تھا اور اس کا حال اسی طرح رہا یہاں تک کہ وہ کیفیت ہوئی جس کا ذکر ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

افریقہ پر سلطان ابوالحسن کے غالب آنے اور امیر ابوحفص کے وفات پانے اور اس کے بیٹوں کے بجایہ اور قسنطینہ سے مغرب کی طرف جانے اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

سلطان ابوالحسن نے سب سے پہلے تلمسان پر قبضہ کیا تھا اور اس سے قبل بھی وہ افریقہ پر قبضہ کرنے کے متعلق سوچا کرتا تھا اور سلطان ابوبکر کے متعلق گردش روزگار کا منتظر رہا کرتا تھا اور اس کے ارشاد کے پردے میں پوشیدہ طور پر حسد کرتا تھا پھر جب اس کی وفات کے بعد اس کا حاجب محمد بن تافراکین اسے ملا تو اس نے اسے افریقہ کی سلطنت کے متعلق رغبت دلائی

اور ان پر حملہ کرنے پر آمادہ کر لیا اور اس کے لئے کشتیاں بنا کر تیار کیں تو اس وقت سے اس کے عزائم بیدار ہو گئے پھر ولی عہد اور اس کے دونوں بھائیوں کی وفات کی خبر اور جنگ کی خبر بھی پہنچ گئی پس اس بات نے اس کے قصد کو [illegible] کیونکہ وہ اس کی ولی عہدی کی ضمانت دی تھی اور ولی عہدی کے متعلق اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر اس کے رجسٹر میں موجود تھی اور یہ واقعہ یوں ہوا کہ امیر ابو علی بن [illegible] موحدین کے مشائخ کے [illegible] کے آخری ایام میں سلطان ابو الحسن کے پاس تحائف لے کر گیا اور معاہدے کے رجسٹر کو بھی ساتھ لیتا گیا اور سلطان ابو الحسن کے والد کو اس نے آمادہ کیا اور اس سے اس عہد کے نفاذ کا مطالبہ کیا اور اس نے بیعت اس کے رجسٹر میں لکھی پس اس نے [illegible] اپنے دائیں ہاتھ سے قلم اور اس کے عہد کو پختہ کر دیا پس جب اسے ولی عہد کے مرنے کی اطلاع ملی تو [illegible] کرنے لگا اور جب اس نے پختہ ارادہ کر لیا تو اس نے افریقیہ [illegible] جو [illegible] تھے ان سے جنگ کرنے کی [illegible] اور تلمسان سے باہر [illegible] اور عطیات تقسیم کئے اور لشکروں کو [illegible] کیا اور پھر صفر ۷۴۸ھ میں [illegible] سمیت تیار ہو کر کوچ کیا اور [illegible] سے [illegible] قریب [illegible] آئے [illegible] ان کے بھائی خالد کو اس کے پاس بھیجا [illegible] جنگ کے دوران اپنے [illegible] ہونے والے بھائی [illegible] کے بدلے کے لئے اس سے مدد مانگی [illegible] قریب [illegible] بھی ان کی اطاعت [illegible] کا امیر [illegible] اور توزر کا امیر [illegible] اور قفصہ کا امیر [illegible] اور الحامہ کا امیر ابن [illegible] اور نفطہ کا امیر [illegible] ایک وفد میں اس کے پاس آئے اور [illegible] ملے اور رغبت اور خوف سے اس کی بیعت کی اور امیر [illegible] ابن ثابت کی بیعت بھی اس کے سامنے پیش کی اور [illegible] ان سے پیچھے [illegible] ان کے بعد [illegible] یوسف بن منصور بن مزنی بھی آیا اور اس کے ساتھ زواودہ کے [illegible] موحدین کے مشائخ بھی تھے اور ان کا سردار یعقوب بن علی بھی تھا [illegible] ابو الحسن [illegible] ملے تو اس نے ان کی خوب عزت افزائی کی اور انہیں بہت [illegible] عطیات [illegible] دیئے [illegible] اس کے [illegible] کیا [illegible] کے ساتھ [illegible] مسعود بن [illegible] اور وہ تیزی کے ساتھ [illegible] کی طرف چلا [illegible] جب [illegible] قریب آ گئے [illegible] نہایت [illegible] اور [illegible] امیر ابو عبد اللہ محمد [illegible] اختیار کر لی [illegible] سمیت مغرب کی طرف بھیج دیا [illegible] ضروریات کو پورا کرنے کے [illegible] اور اس نے [illegible] وصول کی [illegible] اور خود [illegible] کی طرف چلا گیا [illegible] امیر ابو عبد اللہ [illegible] کے بیٹے [illegible] کا بھائی [illegible] تھا اور [illegible] کے پاس [illegible] اور انہیں مغرب کی طرف بھیج دیا اور انہیں [illegible] اپنے بھائی اور [illegible] قسنطینہ [illegible] قید [illegible] والوں میں ابو عبد اللہ محمد سلطان ابو بکر کا بھائی اور اس کے بیٹے اور محمد بن [illegible] اور اس کے بیٹے بھی شامل تھے اور [illegible] ان کو اپنے [illegible] میں شامل کر [illegible] مغرب کی طرف بھیج دیا اور وہاں [illegible] ان کی [illegible]

قوم کے مشائخ آئے اور انہوں نے اسے تونس سے اولاد مہلہل کے اونٹوں کے ساتھ مولیٰ ابی حفص کے بھاگ جانے کی اطلاع دی نیز انہوں نے اسے ان کے بیابان میں چلے جانے سے قبل انہیں روکنے پر آمادہ کیا اور اس نے ان کے ساتھ اس کی تلاش میں فوجیں بھیجیں تاکہ وہ اس کے غلام حمو العسری کی نگرانی کریں اور اس نے بنی عسکر کے یحییٰ بن سلیمان کی نگرانی کے لئے ایک اور فوج تونس کی طرف بھیجی اور اس کے ساتھ ابوالعباس کی بیعت بھی تھی اور فوجیں امیر ابو حفص کی تلاش میں چل پڑیں اور انہوں نے قابس کی جہات میں الحامہ کے علاقے میں پکڑ لیا اور ان پر حملہ کر دیا پس انہوں نے معمولی سا دفاع کیا پھر وہ اور امیر ابو حفص کا گھوڑا کیا جنگلی چوہوں کے سوراخ میں گھس گئے اور پیادہ پا چلتے ہوئے اس سے اور اس کے خاص ظافر سے تاریکیاں دور ہو گئیں پس ان دونوں کو گرفتار کر لیا اور فوج کے سالار نے ان کو اپنے ہاتھ سے باندھ دیا اور جب رات چھا گئی تو اسے خیال آیا کہ کہیں اپنے آقا کے حضور ان کو پیش کرنے سے قبل ہی عرب ان کو اس کی قید سے چھڑا نہ لیں پس اس نے ان دونوں کو قتل کر دیا اور ان کے سروں کو سلطان ابوالحسن کے پاس بھیج دیا پس وہ باجہ میں اس کے پاس پہنچ گئے اور فوج کا ایک دستہ جنگ سے قابس کی طرف بھاگ گیا تو عبدالملک بن مکی نے حکومت کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا جن میں ابوالقاسم بن عتو جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور صخر بن موسیٰ جو سدویکش کے جوانوں میں سے تھا اور دیگر اعیان حکومت شامل تھے پس ابن مکی نے ان کو سلطان کے پاس بھیج دیا اس نے ابن عتو، صخر بن موسیٰ اور علی بن منصور کے ہاتھ پاؤں مخالف اطراف سے کاٹ دیئے اور باقی آدمیوں کو قید کر لیا اور فوجیں تونس کی طرف بڑھ گئیں۔ پھر ان کے پیچھے پیچھے سلطان آیا اور اسی سال جمادی الآخرہ کے مہینے میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ الحضرۃ میں داخل ہوا اور راہیں مامون ہو گئیں اور لوگ پرسکون ہو گئے اور مفسد پردازوں کے ہاتھ رک گئے اور بونہ کی امارت کے سوا موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا کیونکہ اس نے وہاں پر مولیٰ فضل بن مولیٰ ابی بکر کو اس کی دامادی کے مقام کی وجہ سے اور اپنے باپ کی وفات پر اس کے پاس حاضر ہونے کی وجہ سے امیر مقرر کیا تھا پھر سلطان قیروان کی طرف اور پھر سوسہ اور مہدیہ کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں کے آثار کا طواف کیا اور شیعہ اور صنہاجہ کے ملوک کے گھروں اور عمارات پر نظر ڈالی اور قبور کی زیارت سے برکت حاصل کی جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صحابہؓ، تابعینؒ اور اولیاء کی قبور ہیں اور تونس کی طرف لوٹ آیا اور آخر شعبان میں اس میں داخل ہو گیا۔

بونہ پر امیر ابوالعباس فضل کی امارت اور اس کے آغاز و انجام کے حالات

سلطان ابوالحسن نے سلطان ابوبکر کی وفات سے قبل اس کی ایک بیٹی سے رشتہ کیا تھا اور اس نے اس سلسلہ میں عریف بن یحییٰ کو جو زغبہ میں سے بنی سوید کا سردار اور اس کا مشیر اور خاص راز دار تھا۔ ارباب حکومت کے ایک وفد کے ساتھ جو طلبہ فقہاء کتاب اور موالی سے تعلق رکھتا تھا اس کے پاس بھیجا اور ان میں اس کی مجلس کے مفتی ابو عبداللہ السطی اور اس

کی حکومت کا نائب ابوالفضل عبداللہ بن ابی مدین اور امیر [illegible] ابوالحسن بھی شامل تھے پس سلطان نے ان کی مدد کی اور اپنی پیاری لونڈی [illegible] بہت فضل کے ساتھ ان کو [illegible] کر دیا اور اس کی وفات سے قبل اس نے بھائی فضل کے ساتھ ان کے پاس بھیج دیا اور اس نے [illegible] عبدالواحد [illegible] کو بھی [illegible] کے مقابلے میں [illegible] سلطان کی وفات کی خبریں گئیں پس جب وہ سلطان ابوالحسن کے پاس [illegible] تو اس نے انہیں اچھی طرح قبول کیا اور فضل کے [illegible] کر دیا اور [illegible] کی حکومت [illegible] درست کر دیا پس اس نے اس بات کے ذکر سے [illegible] کیا مگر اس نے [illegible] کا تعلق اور سابقہ وعدے کا ذکر کیا [illegible] ہوئے ہیں اس کی مدد کی جو اس نے [illegible] اس کی [illegible] کیا [illegible] اور [illegible] کہ وہ [illegible] کے پاس [illegible] کی وجہ سے [illegible] کے آباء کے ملک [illegible] چھوڑ [illegible] الگ [illegible] اور وہ [illegible] عالم [illegible]

عربوں کے ابن دبوس کی بیعت کرنے اور قیروان میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ ان کے جنگ کرنے اور اس کے ساتھ ہونے والے سب واقعات کے حالات

جب سلطان ابوالحسن کے لیے افریقہ کی حکومت منظم ہو گئی تو عربوں نے اپنے بادشاہوں کو [illegible] دیے اور ان پر [illegible] پر افسوس [illegible] کی وجہ سے انہوں نے اپنے [illegible] اور اس کے قلب کے ساتھ [illegible] اختیار کر لیا [illegible] بعض اوقات [illegible] سلطان ان کے [illegible] اور بعض اوقات انہوں نے [illegible] کے مضافات پر بھی غارت گری کی اور [illegible] کر لیے گئے اور [illegible] کے درمیان [illegible] ہوئی [illegible] سے تھا اور خلیفہ بن عبداللہ [illegible] میں سے تھا اور خلیفہ بن [illegible] کے جوانوں میں سے تھا [illegible] اور ان [illegible] سلطان [illegible] عبدالواحد [illegible] کو بھی شامل کر لیا اور عبدالواحد کا [illegible] ۷۴۸ھ [illegible] ہونے کے بعد [illegible] سلطان ابوالحسن نے [illegible] اور اس [illegible]

نے اسے الوداع کیا اور وہ سلطان ابوالحسن کے پاس چلا گیا اور بعد میں اس کے مددگاروں میں شامل رہا یہاں تک کہ وہ افریقہ میں چلا آیا اور جب اس کے اور کعوب کے درمیان دشمنی پیدا ہوگئی اور انہوں نے بنی ابی حفص سے امیر [illegible] کو طلب کیا اور وہ عبدالواحد سے بچنے کے لئے انہیں حکومت کے لئے منتخب کرتے تھے تو انہوں نے اسے داخل کر دیا اور پھر بات سے پریشان ہو گئے اور سلطان کے حملے سے خوفزدہ ہو گئے پس سلطان کو بھی اطلاع مل گئی اور اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور وہ انہیں اس کے ساتھ ملا تو انہوں نے انکار کیا اور تہمت لگائی پھر اس نے انہیں ذلیل اور قید کر دیا اور ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے القیروان کے میدان میں پڑاؤ ڈال دیا اور عطیات کے دینے میں دیر کر دی اور کمزوروں کو دور کیا اور ان کے قبیلوں کو بھی سلطان تک پہنچی تو ناامیدی نے ان کی امید کے اسباب کو ختم کر دیا اور وہ جتھہ بندی کرتے ہوئے چل پڑے اور امیاس کی حکومت کے لئے اصلاح کرنے لگے اور [illegible] جبلی [illegible] کے سردار تھے جنہیں سلطان نے قول اپنی رضامندی اور قبولیت سے اپیل کر دیا تھا کہ انہوں نے [illegible] ابی حفص کی خبر [illegible] اور وہ بھی [illegible] جنگل میں چلے گئے اور [illegible] میں [illegible] ہوتے [illegible] اور ان کی [illegible] کے پاس آئے اور ان کے ساتھ اپنے دونوں بیٹوں کی [illegible] بھی [illegible] نے جبلی کے [illegible] کو نصیحت اور قرابت کے [illegible] تو انہوں نے ان کی [illegible] [illegible] اور [illegible] سلطان کی جنگ اور حرب کے [illegible] ہونے پر ایک دوسرے [illegible] موحدین نے امیاس سے امارت کے لئے آدمی تلاش کرتے تھے اور احمد بن [illegible] عبدالمومن کا آخری خلیفہ تھا توزر میں موجود تھا اور ہم جہت طرابلس میں اس کے خروج اور سلطان ابوحفص کے عہد میں عربوں کے ساتھ اس کے تونس پر حملہ کرنے کے حالات بیان کر چکے ہیں پھر وہ منتشر ہو گئے اور [illegible] اور طرابلس کی جماعت میں باقی رہ گیا یہاں تک کہ [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس کے باپ عبدالسلام نے بیٹے [illegible] کے بعد [illegible] قائم ہوتے اور انہیں سلطان ابوبکر کے عہد میں وہاں قید کر دیا گیا پھر اس نے [illegible] ابن الحکم کے لڑکوں کے ساتھ [illegible] بیعت کے وقت [illegible] کی طرف [illegible] جیسا کہ ہم ان سب باتوں کو بیان کر چکے ہیں پس [illegible] اور اپنی معاش کے لئے پیچھے پیچھے گئے اور ان میں سے احمد مغرب کی طرف واپس آ گیا اور توزر میں مقیم ہو گیا اور اس نے [illegible] کا کام سیکھ لیا اور جب عربوں نے امیاس کو تلاش کیا تو اس کے [illegible] اس کی [illegible] کے باوجود اس کے متعلق انہیں بتایا پس وہ اس کے پاس جا کر اسے لے آئے اور ہتھیار لے کر اس کے پاس آ گئے اور اسے امیر بنا لیا [illegible] اور سلطان اپنی فوج [illegible] قیروان [illegible] تو اس نے ان پر غلبہ پا لیا اور وہ [illegible] کی طرف [illegible] پھر ایک [illegible] کرنے کے لئے [illegible] تمام [illegible] سے [illegible] میدان میں [illegible] اور وہ [illegible] اور انہوں نے اس کے [illegible] لوٹ لیا اور [illegible] اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ اسے چھوڑ کر چلے گئے اور وہ تونس کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

تونس میں قصبہ کے محاصرہ کرنے پھر قیروان اور قصبہ کو چھوڑ جانے اور اس کے درمیان کے واقعات کے حالات

شیخ ابو محمد بن تافراکین سلطان ابو بکر کی کتابت کے ایام میں اپنے کام میں خود مختار تھا اور اس کے بچے کام بھی اسی کے سپرد تھے لیکن جب سلطان ابوالحسن نے اسے اپنا وزیر بنایا تو وہ اسے اپنے پسندیدہ کام پر نہ چلا سکا کیونکہ وہ اپنے کام سے محروم تھا اور وزراء کو کام تفویض کرنے میں اس کی شان سے کمتر تھی اور اس کا خیال تھا کہ سلطان ابوالحسن اسے افریقہ کی حکومت سپرد کر دے گا اور بسا اوقات وہ خیال کرتے تھے کہ انہوں نے اس کے متعلق اس سے وعدہ کیا تھا اور ان کے دل میں حکومت کے متعلق بیداری تھی اور جب انہوں نے اس سے اپنے دلی اختلافات و مقصد کے متعلق باتیں کرتے تھے لیکن جب سلطان ابوالحسن وہاں کی فوج پر ان کے غالب آنے کی خواہش پوری ہو گئی اور انہوں نے قیروان میں اس کا محاصرہ کر لیا تو ابن تافراکین سلطان کے خلاف خروج کرنے کی تدبیر کی کیونکہ اس نے ان سے وہاں کی قوم سے [illegible]۔ جب وہ جنگ ہوتی تھی وہاں کے عربوں کو اس کی ملاقات کے لئے بھیجا اور یہ لوگ اس سے اپنی بیعت کی باتیں کرتے اور اطاعت پر آمادہ کرتے لیکن انہوں نے اسے اجازت دی اور وہ ان کے پاس گیا اور انہوں نے اسے اپنے سلطان کی کتابت سپرد کر دی اور پھر اسے قصبہ کے محاصرہ کے لئے بھیج دیا اور اس نے تونس سے خروج کرتے وقت اپنے بہت سے بیٹوں اور اپنی قوم کے بہت سے مردوں کو پیچھے چھوڑا اور اس نے سلطان کی فوج کو [illegible] پس جب انہیں معلوم ہوا تو تونس کے جو لوگ اس کے ساتھ تھے انہوں نے قصبہ میں چلے جانے کی اور [illegible] انہیں گھیر لیا اور وہ قصبہ کو برباد کر سکتا اور انہوں نے ہتھیار چلانے والوں میں [illegible]۔ وہاں پر [illegible] دار کی تو اسے شہرت حاصل ہوئی اور امیر ابو سالم بن سلطان ابوالحسن مغرب سے آئے اور [illegible] اس کی فوج منتشر ہو گئی اور وہ تونس کی طرف واپس آ گیا اور یہ قصبہ میں ان کے ساتھ تھا اور جب ابن تافراکین قیروان کے حصار کے ترک کرنے سے نکلا تو انہوں نے تونس کے قصبہ پر قبضہ کرنے کا پختہ ارادہ کیا اور اس نے اس کی جگہ [illegible] پھر سلطان ابن ابی دبوس سے ملا اور جو لوگ وہاں موجود تھے ان کی وجہ سے ابن تافراکین نے بہت تنگی برداشت کی اور وہاں منجنیق نصب کر دی مگر وہ کچھ کام نہ آئیں اور وہ اس دوران میں قیروان کے اختلاف اور محاصرہ کے اضطراب کی وجہ سے خود بخود مستقل کرنے کی کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ اسے سلطان کے متعلق خبر ملی کہ وہ قیروان سے سوسہ کی طرف چلا گیا ہے اور اس کا ایک واقعہ یہ ہے کہ عربوں نے اس کی فوج پر حملہ کرنے کے بعد قیروان کا محاصرہ کر لیا اور وہ اس کے محاصرہ میں شدت اختیار کر گئے اور سلطان اور مغرب میں [illegible] اس نے ان سے اسواق کی شرط لگائی اور اس کے باعث عربوں کی رائے میں اختلاف پیدا ہو گیا اور قیروان سے قصبہ تک امان کے خیال سے اس کے پاس آیا تو اس نے اسے قبول کیا اور اس کے دونوں بھائیوں خالد اور احمد کو [illegible] دیا اور ان سے کوئی پیمان نہ لیا پھر مہلہل کی اولاد میں سے محمد بن طالب اور خلیفہ بن ابی زید اور قوس کی اولاد میں سے ابو الہول بن یعقوب اس کے پاس آئے اور وہ اپنی فوج سمیت ان کے ساتھ سوسہ کی طرف گیا اور ان پر حملہ کر دیا اور وہاں سے [illegible] بحری

تیز دوں میں سوار ہو کر تونس کی طرف آیا اور تونس میں ابن تافراکین کے پاس بھی یہ خبر پہنچ گئی تو وہ اپنے اصحاب سے کھسک کر اور کشتی پر سوار ہو کر ربیع [illegible] میں اسکندریہ کی طرف چلا گیا اس کے اصحاب نے صبح کو اسے گم پایا تو وہ مضطرب ہو کر تونس سے بھاگ گئے اور اہل قصبہ نے جو سلطان کے مددگار تھے باہر نکل کر اس پر قبضہ کر لیا اور خواص کے گھروں کو تباہ کر دیا اور سلطان ربیع الآخر میں اپنے بحری بیڑے سے وہاں اترا اور اس کے پاؤں وہاں جم گئے اور اگر اس کے بیٹوں نے مغرب میں جا کر اس کے اسباب کو قطع نہ کیا ہوتا تو وہ وہاں ہی کی امید کرتا۔ جس کا ذکر ہم ان کے حالات میں کریں گے اور عربوں اور ابن ابی دبوس نے ان کے ساتھ المنصر تک چڑھائی کی اور وہاں پر سلطان سے جنگ کی مگر وہ المنصر تک کو فتح نہ کر سکے پس وہ مصالحت کی طرف آ گئے اور اس نے ان سے صلح کر لی اور حمزہ بن عمر اس کے پاس آیا تو اس نے اسے قید کر دیا یہاں تک کہ اس نے ابن ابی دبوس کو گرفتار کر لیا اور اس نے اسے اس پر قدرت دے دی اور وہ ہمیشہ اس کی قید میں رہا یہاں تک کہ وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور وہ خود اندلس چلا گیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے اور سلطان نے تونس میں قیام کیا اور احمد بن مکی اس کے پاس گیا تو اس نے جربہ اور سعد بن الحکیمی کو شرقی سرحدوں طرابلس، قابس، صفاقس اور جربہ کا امیر مقرر کر دیا اور اسے بنی مکی کے ساتھ بھیج دیا پس وہ وہاں پہنچے اور طاعون جارف سے ہلاک ہو گیا اور اس نے ابوالقاسم بن عتو کو جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا امارت و سعادت اور دیوان عمل مخصوص تھا جسے اس نے ابا محمد بن تافراکین کے اکسانے پر قطع کر دیا تھا پس جب اس کا اختلاف نمایاں ہو گیا تو اس نے ابن عتو کو دوبارہ اس کا عہدہ دے دیا اور اسے بجایہ اور قسنطینہ کا امیر بنا دیا اور اسے وہاں بھجوا دیا اور وہ خود تونس میں مقیم ہو گیا اور اس کے حالات کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

بجایہ اور قسنطینہ پر امیر فضل کے قبضہ کرنے
اور پھر ان کے امراء
کی حکومت کو درست کرنے کے حالات

مغرب میں سلطان ابوالحسن کی حکومت کا یہ دستور تھا کہ ہر سال کے آخر میں عمال کے وفد اپنے خراج اور اپنے عمال کے محاسبے کے لئے اس کے پاس آتے تھے پس وہ حسب دستور المغرب سے اس سال بھی اس کے پاس آئے اور انہیں قسنطینہ کی جنگ کی خبر ملی اور زاب کا عامل ابن حربی بھی ان کے ساتھ اپنے خراج اور تحائف کے ساتھ آیا اور ان کے ساتھ اس کا موالی شعیب بن سلطان ابی الحسن بھی تھا جو جنگ طریف کے دن سے قید تھا۔ طاغیہ اور اس کے باپ کے درمیان صلح ہوئی تو اس نے اسے رہا کر دیا اور اس نے اس کے ساتھ اپنے جرنیلوں کی ایک پارٹی بھیجی جو اس کے ساتھ اس کے باپ کے پاس آئے اور مغرب سے اس کا بھائی عبداللہ بھی اس کے ساتھ آیا اور ان کے ساتھ اہل مالی کا ایک سوڈانی وفد بھی سفارت کی غرض سے آیا اور یہ سب قسنطینہ میں اکٹھے ہو گئے پس جب انہیں سلطان پر حملہ کی خبر ملی تو پریشانی میں اضافہ ہو گیا اور عوام کے

بے وقوفوں نے انہیں ان کے ہاتھوں میں تھما دینے کا ارادہ کیا اور سرداروں کو اہل شہر سے اپنی جانوں کے متعلق خوف لاحق ہو گیا تو انہوں نے ابو العباس فضل کو اس کی عملداری بونہ سے بلایا اور جب وہ قسنطینہ آیا تو عوام نے ان کے ہم قوموں پر حملہ کر دیا جو وہاں موجود تھا اور ان کے سامان لوٹ لئے اور ان میں سے بہت آدمیوں کو قتل کر دیا اور سلطان کے بیٹے سلطان اور جاللقہ کے علاقے سے ابن مزنی کی معیت میں بسکرہ میں زواودہ کے امیر یعقوب بن علی کی حمایت میں آ گئے اور ابن مزنی نے ان کی خوب مہمان نوازی اور عزت افزائی کی یہاں تک کہ وہ جب ۹ھ میں سلطان ابو الحسن کے پاس تونس چلے گئے اور مولی فضل قسنطینہ کی طرف آ گیا اور اس نے اپنی کام کی طرف ہوئی حکومت کو دوبارہ قائم کیا اور لوگوں کو اپنے عدل و احسان سے شاد کام کر دیا اور جاگیریں اور انعامات دیئے اور جب اس نے ماحقیہ کے اہل کو دیکھا تو وہ دعوت حفصی کی طرف مائل ہیں تو وہ بجایہ چلا گیا اور جب وہاں دیکھا تو وہاں کے باشندوں نے ان عمال پر حملہ کر دیا جنہیں سلطان نے وہاں مقرر کیا تھا اور انہیں لوٹ لیا اور ان کی معیت کو دیکھ کر تہ ایزفریقیہ کی طرف بھاگ گئے اور فضل نے بجایہ میں آ کر تخت حکومت پر قبضہ کر لیا اور اسے قسنطینہ اور بونہ کے ساتھ اپنی حکومت میں شامل کر لیا اور پہلے کی طرح دوبارہ حکومت کے القاب و آداب کو اختیار کر لیا اور المغرب کی طرف جانے کا عزم کر لیا اور ابھی وہ وہیں ابھی ... رہا تھا کہ مغرب سے بجایہ اور قسنطینہ کے امراء کی آمد کی خبر آ گئی اور یہ قصہ یوں ہے کہ جب امیر ابو عنان کو اپنے باپ کے ساتھ جنگ کرنے اور اپنے بھتیجے منصور کے اپنے ملک کے لئے دارالخلافہ کی طرف جانے کی خبر ملی اور اس نے محسوس کر لیا کہ اس کا باپ قیروان میں محصور ہو گیا ہے جس سے نکل رہا ہے تو اس نے حکومت پر قبضہ کر لیا اور اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور مغرب کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں ذکر کریں گے اور اس نے امیر ابو عبداللہ محمد بن الامیر ابی زکریا کو جو بجایہ اور رکاوٹ کا والی تھا اس کی عملداری کی طرف بھجوایا اور اسے مالی مدد دی اور اس سے عہد لیا کہ وہ اس کے باپ کے مقابلے میں اس کا مددگار ہوگا اور وہ اس کے اور علاقوں کے درمیان حائل ہو جائے گا جب وہ وہاں سے گزرے گا اور ابو عبداللہ بجایہ کی طرف چلا گیا اور اس سے قبل اس کے چچا نے وہاں پہنچ کر اس پر قبضہ کر لیا تو جب اس نے بجایہ تک اس کے ساتھ جنگ کی اور لمبا عرصہ اس کا محاصرہ کئے رکھا اور نبیل مولی ابن معلی مولی امیر ابو عبداللہ جنگ کو چھوڑ کر اس کے پاس چلا گیا اور اس نے اس کے بعد اس کے بیٹوں کی حمایت کی اور وہ قسنطینہ کی طرف چلا گیا جہاں اس سے قبل فضل عامل تھا تو لوگوں نے اسی وقت اس پر قبضہ کر دیا اور نبیل نے اندر داخل ہو کر شہر پر قبضہ کر لیا اور وہاں پر امیر ابی زید بن امیر عبداللہ کی دعوت دینی شروع کر دی اور امیر ابو حسان سے اور ان کے بھائیوں کو مغرب کی طرف لے گیا تھا اور اس نے وہیں میں فروکش ہونے کے بعد ان سے اپنے باپ کے متعلق ان کے چچا کی طرف سے عہد لینے کے بعد ان کے مقام امارت قسنطینہ کی طرف بھیج دیا جس وقت نبیل والا ہم کے پیچھے پیچھے آ گئے اور شہر بجایہ پر ... ہو گئے اور ... اپنی امارت کی ... جیسا کہ ہم مغرب کی طرف ان کے کوچ کرنے سے قبل فروکش تھا اور امیر ابو عبداللہ نے بجایہ سے جنگ کی یہاں تک کہ اس نے رمضان کی ایک شب کو بعض ان جیسے لوگوں کی اعانت کے ساتھ جنہیں اس کے غلام نے داخل کیا تھا بجایہ پر شب خون مارا اور اس بارے میں نادر نے اس کی کفالت کی ... اس سے تعلق ... اور انہوں نے اس پر شب خون مارنے کا وعدہ کیا اور انہوں نے اس کے دروازوں میں سے باب ...

کو اس کے بیٹے [illegible] کیا اور وہ اس میں داخل ہو گیا اور اچانک انہیں [illegible] آ دبایا [illegible] سے پیدل ہوا اور اپنے محل سے نکل کر اس پہاڑ پر چڑھ گیا جو اس کے پیچھے تھا [illegible] یہاں تک کہ صبح طلوع ہو گئی اور اس پر [illegible] اسے اس کے بھتیجے کے پاس بلایا گیا تو اس نے اس پر احسان کیا اور اسے [illegible] دے دیا اور اسے مشرق کی طرف [illegible] اور [illegible] قرابت [illegible] ہوا جنہوں نے [illegible] پر حملہ کیا تھا اور محمد بن عبد اللہ [illegible] ابو بکر بن [illegible] الملقب [illegible] قرابت پر قتل [illegible] جب [illegible] ہوا تو وہ [illegible] کے پاس پہنچے [illegible] طرف [illegible] کی [illegible] تو انہیں حکومت پر قبضہ کر لے گی [illegible] عوام [illegible] ان پر حملہ کر دیا اور وہ اسی وقت قتل ہو گئے [illegible] ان کے [illegible] تھے اور ان کے [illegible] چکے تھے [illegible] وہ اپنے محل میں [illegible] ہو گیا [illegible] ابو عبد اللہ [illegible] اپنے باپ کی امارت [illegible] اور امیر [illegible] ابو عبد اللہ [illegible] اپنے باپ کی [illegible] ہم ان کا تذکرہ کریں گے۔

سلطان ابوالحسن کے مغرب کی طرف سفر کر جانے کے بعد فضل کے تونس کی طرف چڑھائی کرنے کے حالات

ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ عرب سلطان ابوعنان کی اطاعت اختیار کرنے کے بعد سلطان ابوالحسن سے الگ ہو گئے اور انہوں نے اس پر چڑھائی کر دی اور اس میں خمیسہ بن حمزہ نے بڑا کردار ادا کیا اور اس کا بھائی خالد [illegible] بن داود کے ساتھ سلطان کے پاس گیا اور ان میں انتشار پیدا ہو گیا اور ان کا سردار عمر بن حمزہ حج کے لئے نکلا تو خمیسہ اور اس کے اصحاب امیر فضل کے پاس اس کے مقام امارت بونہ میں اس کے حق اور اپنے آباء کی حکومت کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے آئے پس اس نے انہیں جواب دیا اور ۷۴۹ھ کے آخر میں ان کے قبیلوں کے پاس پہنچ گیا پس انہوں نے تونس سے جنگ کی اور اس پر چڑھائی کر دی پھر ۷۵۰ھ کے آغاز میں اس سے جنگ کو ترک کر دیا اور گرمی کے آخر میں وہاں سے چلے آئے اور ابوالقاسم بن عتو نے صاحب الجرید کو اپنی عملداری توزر سے بھگا دیا پس وہ فضل کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور اس نے تمام بلاد جرید کو اطاعت پر آمادہ کیا اور اس بارے میں حمزہ نے اس کی اتباع کی اور افریقیہ اپنی اطراف سے سلطان ابوالحسن کے قبضہ سے نکل گیا اور وہ ۷۵۰ھ میں اپنے بحری بیڑوں پر سوار ہو کر انگور کے موسم میں مغرب کی طرف آیا اور مولیٰ فضل تونس کی طرف چلا گیا جہاں ابوالفضل بن سلطان ابوالحسن موجود تھا جسے اس کے باپ نے مغرب کی طرف سفر کرنے کے وقت عوام کے حملوں اور ان کی گھبراہٹ سے بچنے کے لئے امیر مقرر کیا تھا اور وہ اسی وجہ سے بھی اس کے متعلق مطمئن تھا کہ اس نے عمر بن حمزہ کی بیٹی کے ساتھ اس کا رشتہ کیا تھا اور جب حج کے ایام میں مولیٰ فضل کے جھنڈے تونس میں لہرائے تو دعوت حفصیہ کے لئے شیعوں کی نبض چلنے لگی اور عوام نے محل کا محاصرہ کر لیا اور اسے پتھر مارے اور ابوالفضل نے بنی حمزہ کو اپنے رشتے کے تعلق کا واسطہ دیا تو ابواللیل اس کے پاس آیا اور رات کو اس کے ساتھیوں کو نکال کر قبیلے کے پاس لے گیا اور ان کے ساتھ جو عرب کے جوانوں کو سوار کرا کر بھیجا جنہوں نے اسے اس کے باپ کے پاس پہنچا دیا اور رات اس کے وطن کی راہ بتائی اور فضل الحضرہ میں داخل ہوا اور اپنے آباء کی خلافت کی نشست پر بیٹھا اور بنو مرین نے حکومت کے جن آثار کو مٹا دیا تھا اس نے ان کی تجدید کی اور مسلسل اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فضل کی وفات ابومحمد بن تافراکین کی کفالت اور اختیار کے تحت اس کے بھائی ابواسحاق کی

بیعت کے حالات: جب ابو امیر بن المنصرۃ تونس میں داخل ہوا اور اس کا خود مختار حکمران بن گیا تو اس نے الجرید سے واپس آتے ہی اپنے چچا ابو القاسم کی نیابت میں احمد بن محمد بن عتو کو توزر کا امیر مقرر کر دیا، اور جنگ اور فوج کا سالار اپنے خاص دوست محمد بن الشواش کو مقرر کیا اور ابو اللیل بن حمزہ اس کے دیگر امور میں اس پر حاوی ہو گیا اور اس کے مطالبات کرنے میں بڑا جری تھا اس کے خاص دوست نے اس بات سے ناراض کیا تو انہوں نے ناراضگی کی وجہ سے اس پر حملہ کر دیا اور یہ گروہ اپنے بھائی ناصر کو جو اس نے ابو القاسم بن عتو کو جسے اس نے نیابت اور اپنی خلافت سپرد کی ہوئی تھی اور حکومت کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں دے دی ہوئی تھی پیغام بھیجا تو وہ اس ... سے سمندری سفر کے ذریعے اس کے پاس آیا اور قتیبہ بن حمزہ نے اس کے ترک عہد کے بعد کی ہے اپنے بھائی کے خلاف مددگار بننے کی خواہش کی اور ابو اللیل بن حمزہ نے بھی ان کے امور کے اہتمام سے قبل ان سے گفتگو کی جس اس نے سلطان پر غلبہ پا لیا اور اسے اس کے سالار محمد بن الشواش کو معزول کرنے پر آمادہ کر لیا۔

پس اس نے اسے جو اپنی قوت کا سامان دے کر مال بھیج دیا اور یہ قتیل بن حمزہ وہ اس کا بھائی تھا ... میدان جنگ میں آگ بھڑک گئی، قریب تھا کہ سلطان کی جمعیت پریشان ہو جاتی اور کمزور ہو جاتی اس دوران میں کہ وہ جنگ کی آگ کو ہوا دے رہے تھے اور فوجوں کو اکٹھا کر رہے تھے کہ اچانک ان کا امیر و سردار ابو محمد عبداللہ بن تافراکین اپنے حج سے واپس آ گئے اور جب ابن تافراکین اسکندریہ میں اترا تو سلطان نے اس کے بارے میں اہل مشرق کی طرف پیغام بھیجا اور صاحب مصر نے کہا کہ وہ اس کے بارے میں حجابت مقرر کرے۔ پس سرداروں نے جو ان دنوں سلطنت پر حاوی تھا اسے اس کے قرض بتا دئیے اور اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے پیچھے مصر سے نکلا اور عمر بن حمزہ بھی اپنے فریضہ کی ادائیگی کے لئے نکلا اور ۷۴۹ھ کے آخر میں حجاز کی مجالس میں اکٹھے ہو گئے اور ان دونوں نے افریقہ کی طرف واپس جانے اور ان دونوں کے معاملہ میں ان کی مدد کرنے کا معاہدہ کیا اور وہ ابھی لوٹ آئے اور ان دونوں نے خالد اور قتیبہ کو صغیر میں پایا جبکہ عمر بن حمزہ آپ کے اشارے سے وہ دونوں اکٹھے ہو گئے اور دلیر ہو گئے اور ان کے دلوں سے کمزوری کو دور کر دیا اور ان سے سلطان کے خلاف مدد کرنے پر اتفاق کیا اور ان کے دوست قتیبہ نے اس کو واپس آنے کا پیغام بھیجا تو اس نے اس بات کو قبول کر لیا اور انہوں نے اسی وقت پر اتفاق کیا کہ وہ اپنی حجابت اپنے باپ کے دوست اور ان کی حکومت کے بڑے آدمی ابو محمد بن تافراکین کے سپرد کر دے۔ اور اسے اس کا مختار بنائے مگر اس نے انکار کر دیا پھر ان کے لشکر شہر کے باہر اترے اور انہوں نے سلطان کو ان کی طرف جانے پر برانگیختہ کیا تاکہ وہ اس عہد کو پورا کریں اور وہ شہر کے میدان میں اترا جو کہ جہاں تک کہ انہوں نے اسے گھیر لیا پھر انہوں نے ان کے گھروں تک ان کی اقتدا کی اور ابن تافراکین کو شہر میں داخل ہونے کے قریب پایا کہ وہ جو اس کی ہو جائیں ۵۰ھ وہ اس میں داخل ہو گیا اور مولیٰ ابو اسحاق ابراہیم بن مولانا سلطان ابو بکر کے گھر گیا اور ان سے اس کی مرضی کے مطابق عہد کر کے اسے محل میں لے آیا اور اسے تخت خلافت پر بٹھا دیا اور عوام و خواص نے اس کی بیعت کر لی اور ان کی وہ ایک کم عمر جوان تھا جس کی بیعت منعقد ہو گئی اور قوم نے بھی آ کر اس کی بیعت کر لی اور اسی شب اس کے بھائی فضل کو بھی اس کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے قید کر دیا اور نصف رات کو اس کے قید خانے میں اسے ذبح کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ جاں بحق ہو

گیا اور اس کا حاجب ابوالقاسم بن عتو شہر کی گلیوں میں روپوش ہو گیا اور کئی راتوں کے بعد اسے اس کے متعلق اطلاع مل گئی تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور آزمائش میں ڈال دیا اور وہ اس کی آزمائش ہی میں ہلاک ہو گیا اور جبایات کے عمال کو رخصت لینے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے بھیج دیں اور حاکم توزر ابن یملول بھی اطاعت پر کمربستہ ہو گیا اور اس نے خراج اور تحائف بھیجے اور حاکم نفطہ اور حاکم قفصہ نے بھی اس کی اتباع کی اور ابن مکی نے ان کی مخالفت کی اور ابن تافراکین پر چڑھائی کرنے گیا کیونکہ اس نے سلطان کی کفالت کی تھی اور اسے اس کی حکومت میں تصرف نہ کرنے دیا تھا اور اس پر حاوی ہو گیا تھا یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

حاکم قسنطینہ کی چڑھائی اور ابن مکی کی جماعت کے حالات اور گردش احوال۔ جب ابو محمد بن تافراکین نے تونس پر قبضہ کر لیا اور ابو اسحاق کی بیعت خلافت لی اور اس پر حاوی ہو گیا تو امراء اس کے اثر و رسوخ کی وجہ سے اس سے ناراض ہو گئے اور ابن مکی نے بھی اس چغلی کرنے کی وجہ سے اس سے ناراض ہو گیا کیونکہ ان دونوں کے درمیان سلطان ابوبکر کے زمانے سے حسد پایا جاتا تھا اور اس نے اولاد ... کے برخلاف مدد طلب کی جو کعوب کی ریاست میں اولاد ابو اللیل کے مد مقابل اور امارت میں ان سے رسہ کشی کرنے والے تھے۔ پس جب انہوں نے ابن تافراکین کو اولاد ابو اللیل کی طرف اپنا ہمسر دیکھا تو انہوں نے اس کے متعلق اتفاق کیا اور قبائل سلیم میں سے بنی حکیم کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور الخضراء پر چڑھائی کر دی اور غارت گری کرنے لگے پھر وہ حاکم قسنطینہ امیر ابو زید کے پاس آئے اور افریقہ پر حملہ کرنے اور اس کے باپ کی حکومت کو غاصبوں سے چھڑانے پر اکسانے لگے پس اس نے اپنے غلام میمون بن منصور الحاجب اور اپنے باپ کے غلاموں کی نگرانی کے لئے روانہ کی ... ان کے ساتھ بھیجے اور وہ قسنطینہ سے کوچ کر گئے اور ان کے ساتھ ردوہ کا سردار یعقوب بن علی بھی اپنی قوم اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوچ کر گیا اور ابو محمد تافراکین نے الخضرۃ سے قاسم کے بیٹے ابو اللیل کے ساتھ ایک فوج بھیجی اور ... اولاد ابو اللیل قتیبہ بن حمزہ یعقوب بن ... کے ہاتھوں قتل ہو گیا جو اولاد ... میں سے تھا جو بنی ... کے شیوخ تھے اور ان کی فوج تونس واپس آ گئی اور اولاد مہلہل کے ہاتھ لمبے ہو گئے اور قسنطینہ کی فوجیں علاقے میں پھیل گئیں اور انہوں نے ... کے اوطان سے اموال کو اکٹھا کیا اور ابدہ تک چلے گئے پھر قسنطینہ کو لوٹ گئے اور اولاد ابو اللیل پر قتیبہ کی جگہ اس کا بھائی خالد بن حمزہ حکمران بن گیا اور اس نے ان کی حکومت سنبھال لی اور اس دوران میں ابو العباس بن مکی اپنے مقام ولایت قابس سے حاکم قسنطینہ مولی ابو زید کے ساتھ خط و کتابت کرتا رہا اور اسے عربوں کی فوجی اور مالی امداد اور اطاعت دینے کے لئے تیار کرتا رہا اور جب موسم سرما ختم ہو گیا اور وہ اولاد مہلہل کے ساتھ ان کے پاس گیا تو وہ اس کے ساتھ نہایت عزت و احترام کے ساتھ پیش آیا اور اسے اپنی حجابت پر مقرر کر دیا اور اس نے اپنی فوجیں اور ہتھیاروں کو جمع کیا اور ... کو دور کیا اور ... میں قسنطینہ سے کوچ کر گیا اور ابو محمد بن تافراکین نے اپنے سلطان ابو اسحاق کو ضروری فوجیں اور ہتھیار مہیا کر دیئے اور اس کی جنگ کا منتظم اپنے بیٹے ابو عبد اللہ محمد بن نزار کو مقرر کیا اور وہ فقیہ تھا اور کاتبوں کے مشائخ کے طبقہ سے تعلق رکھتا تھا اور وہ سلطان کے بیٹوں کو لکھنا سکھاتا اور قرآن پڑھاتا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور تیاری کے ساتھ تونس سے چلا اور جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہو گئیں تو محمد نے حملہ کر دیا اور لڑائی چھڑ گئی اور سلطان

ابو یحییٰ نے میدان کارزار میں فتح پائی اور ان کی فوج منتشر ہوگئی اور وہ شکست کھا کر بھاگ گئے اور ابو ثابت نے [illegible] تعاقب کیا اور سلطان اپنے دوست ابو محمد بن تافراگین کے پاس تونس چلا گیا اور وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آگئے اور انہوں نے کئی روز تک تونس میں [illegible] رہے پھر وہ [illegible] اور قسنطینہ کی طرف چلے گئے اور [illegible] خلاف [illegible] کو [illegible] ابو محمد بن تافراگین [illegible] کی طرف چلا گیا [illegible] اس کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ان کی [illegible] اس سے [illegible] قوت حاصل کر کے [illegible] کی طرف آیا اور امیر ابو زید نے اس کی مدد اور اس کے [illegible] پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور ابو العباس [illegible] کے [illegible] کے درمیان جو اس کے پاس آئے اور اس کے ساتھ [illegible] کرتے [illegible] اس نے اپنے بھائی [illegible] اور انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس نے [illegible] بھی [illegible] سے [illegible] حیات [illegible] کر کے [illegible] تک [illegible] ابو [illegible] کر کے [illegible] سے [illegible] کی طرف [illegible] گیا اور [illegible] کے [illegible]

حاکم بجایہ کے ابو عنان کے پاس جانے اور ابو عنان کے اس کے شہر پر اور اپنے مقبوضہ علاقے پر قبضہ کرنے کے حالات

امیر ابو عبد اللہ حاکم بجایہ اور امیر ابو عنان کے درمیان جب [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کے بڑے تعلقات اور [illegible] باقی تھی [illegible] کے [illegible] اور [illegible] بہت مضبوط [illegible] کی [illegible] پر [illegible] کی طرف [illegible] کی وجہ سے اس نے اپنی حکومت کے [illegible] وہاں [illegible] اور جب [illegible] تو [illegible] سے [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] نے امیر ابو عنان [illegible] کی [illegible] کرتے ہوئے [illegible] [illegible] کیا [illegible] سلطان ابو عنان [illegible] پانی [illegible] اور جب [illegible] سلطان ابو عنان نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] اور [illegible] کی [illegible] بجایہ [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] بجایہ [illegible] کا [illegible] کے ساتھ [illegible] ابو عنان [illegible] اور [illegible] عبد الرحمن اور ان کے [illegible] سلطان کی [illegible] کے لئے [illegible] انہوں نے [illegible] کر کے [illegible] اور [illegible] ابو عنان [illegible] کو [illegible] ہوتے [illegible] بہت [illegible] کے ساتھ [illegible] اس نے [illegible] کے [illegible] کے خلاف [illegible] سے [illegible] حکومت [illegible] مغرب کی حکومت [illegible] اپنے [illegible] بجایہ [illegible] اس نے [illegible] جواب دیا اور اس نے سلطان [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کے سامنے [illegible] اس نے اس کی [illegible] اور اس کا انعام [illegible] امیر ابو عنان نے اپنے [illegible] کو [illegible] اس کے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] بجایہ پر [illegible] کر [illegible]

مقرر کر دیا اور بنی وطاس اپنے خیال میں امیر لمتونہ علی بن یوسف کی طرف منسوب ہوتے ہیں پس ابو عنان نے اس نسب ضباحی کی مضبوطی کی وجہ سے جو اس کے اور اس کے اہل وطن کے درمیان پایا جاتا تھا اسے وہاں کی ولایت کے لئے مخصوص کر لیا اور سب کے سب المریہ سے واپس لوٹ آئے اور جب وہ بجایہ میں فروکش ہوئے تو دعوت حفصی کے مددگاروں اور وہاں کے ضباحہ اور موالی نے آپس میں مشورہ کیا اور ان کے جوانوں نے وزیر عمر بن علی اور بنی مرین کے بیوپاریوں کے قتل کے متعلق چپکے چپکے باتیں کیں اور ضباحہ کا لیڈر منصور بن ابراہیم بن الحاج اپنی قوم کے جوانوں کے ساتھ فارح کے مشورہ سے اس بات کے درپے ہو گیا اور وہ قصبہ میں اس کے گھر گئے تو منصور نے اس سے باتیں کرتے ہوئے اس پر خنجر سے حملہ کر دیا اور ایک دوسرے آدمی نے قاضی ابن مرکان کو خنجر مار دیا کیونکہ وہ بنی مرین کا پیروکار تھا پھر انہوں نے عمر بن علی کا کام تمام کر دیا اور قاضی اپنے گھر جا کر مر گیا اور فارح کو گھبراہٹ نے آ لیا اور وہ سوار ہو کر اس کے پاس آ گیا اور ایک آدمی نے یہ کر قسطنطینہ سے ابی زید کی دعوت کی آواز لگائی تو اس کے پاس یہ اطلاع لے کر گئے اور اسے آنے پر آمادہ کیا اور کئی روز تک وہ اس امر پر قائم رہے پھر اہل بجایہ کے سرداروں نے حاکم مغرب کے حملے کے خوف کی وجہ سے اس کی دعوت ہونے کے متعلق مشورہ کیا پس انہوں نے فارح پر حملہ کر دیا اور اسے ۷۵۴ھ کے ایام تشریق میں قتل کر دیا اور اس کے سر کو تلمسان میں سلطان کے پاس بھیج دیا اور اس بات میں ابن سید الناس کے غلام ہلال اور محمد بن حاجب ابی عبداللہ بن سید الناس اور مشائخ نے بڑا کردار ادا کیا اور انہوں نے عامل سوار کو بلایا جو بنی مرین میں سے تھا اور اس کا نام یحییٰ بن عمر بن عبدالمؤمن تھا جو بنی ونکاسن میں سے تھا پس وہ جلدی سے ان کے پاس آیا اور سلطان ابو عنان نے اپنے حاجب ابو عبداللہ محمد بن ابی عمر کو فوج کے ساتھ بجایہ کی طرف بھیجا اور وہ ۷۵۴ھ کے آخر میں اس میں داخل ہو گیا ضباحہ کی طرف چلے گئے اور ان کے بڑے لوگ کام کے آدمی تونس چلے گئے اور اس نے موسیٰ بن سید الناس کے مضافات پر چھاپا مارا کیونکہ اسے اس کے متعلق بدگمانی ہوئی تھی نیز اس نے قاضی محمد بن عمر کو گرفتار کر لیا کیونکہ فارح کا پیروکار تھا اور اس نے شہر کے عوام کے لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا اور انہیں قید کر کے مغرب کی طرف بھیج دیا اور اپنی توجہ اصلاح وطن کی طرف پھیر دی اور اس نے عربوں کے بڑے آدمیوں اور بجایہ اور قسطنطینہ کے باشندوں کو بلایا اور زاب کا حاکم اور زواوہ کا بزرگ یوسف بن مزنی بھی اس کے پاس آیا اور اس نے اطاعت اختیار کرنے پر اس کے بیٹوں کو بطور یرغمال طلب کیا اور وہ ان کے ساتھ مغرب کی طرف چلا گیا اور ابو عنان نے بجایہ پر موسیٰ بن ابراہیم یرنیانی کو عامل مقرر کیا جو مرینیوں کے طبقہ میں سے تھا اور اسے وہاں بھیج دیا اور جب وہ سلطان کے پاس گئے تو اس نے ان کے ساتھ بڑی نشست کی اور انہیں عزت و احترام کے ساتھ ملا اور بڑی جاگیریں اور عطیات دیئے اور اس نے ان کے ان کے لئے اقرارنامے جاری کئے اور ان سے اطاعت پر عہد و مواثیق لئے اور ان کی چیزیں گروی رکھیں اور وہ اپنے گھروں کو لوٹ آئے اور انہوں نے ابن ابی عمر کو اپنا حاجب اور بجایہ اور اس کے مضافات کا والی اور لشکر قسطنطینہ کا سالار مقرر کیا اور وہ اسی سال کے رجب کے مہینے میں بجایہ میں داخل ہو گیا اور سلطان نے موسیٰ بن ابراہیم کو سدویکش کی ولایت اور بنی یادرار کی ایک فوج کے ساتھ جو اس نے قسطنطینہ کو تنگ کرنے اور وطن کا خراج لینے کے لئے تیار کی ہوئی تھی اترنے کا اشارہ کیا اور یہ سب بجایہ میں حاجب کی نگرانی کے لئے کیا جا رہا تھا اور ابو عمر تاشفین بن سلطان ابوالحسن بنی مرین

کے ہاتھ سے قسنطینہ میں قید تھا اور وہ اپنی قوم میں فاتر العقل اور مجنون مشہور تھا اور امرائے قسنطینہ نے اس کی قید کے زمانے میں اس کا وظیفہ بڑھا دیا اور اس کے نسب کے مطابق اس سے سلوک کیا۔ پس جب بنی مرین کی فوجوں نے بنی یادرار پر چڑھائی کی جو بجایہ کی عملداری کے آخر میں ہے اور انہوں نے قسنطینہ اور وہاں کی بستیوں اور حصار کو زیر کر دیا اور ابو زید نے اس فاتر العقل ابو عمرو کو بنی مرین کے جوانوں کو جو بجایہ اور بنو یادرار کی فوج میں تھے بلانے کے لئے مقرر کیا اور اسے تحفے مہیا کر کے دیئے اور انہوں نے اس بارے میں آپس میں [illegible] سے گفتگو کی اور ان کا سردار فریونزی نے ان کے پاس آیا اور امیر ابو زید کا نائب جب نجیل ابوتہ کے ان ضہاجہ سرداروں [illegible] کے پاس گیا جو اس کی دعوت پر قائم تھے لیکن اس نے ان کو اکٹھا کیا اور ان سب نے بجایہ پر چڑھائی کر دی اور بجایہ میں حاجب کو بھی اطلاع مل گئی تو اس نے زواوہ کو ان کے سرمائی صحرائی مقامات میں اطلاع پہنچی تو وہ اس کے پاس آ گئے یہاں تک کہ کول میں فروکش ہو گئے اور ابو جارتی بن احمد نے اس کے پاس جا کر اسے قسنطینہ پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کیا پس وہ اپنی ایک ایک فوج کے پاس گیا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور [illegible] بجایہ سے نکلا [illegible] انہوں نے قسنطینہ کی طرف [illegible] پر حملہ کر دیا اور حاجب نے بنی مرین زواوہ اور سدویکش کے ساتھ حملہ کیا اور نجیل نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان سے جنگ کی مگر اسے شکست ہوئی اور [illegible] کے اموال کا صفایا ہو گیا اور ابن نیمرا اپنی فوجوں کے ساتھ قسنطینہ کی طرف لوٹ آیا اور [illegible] تک وہاں مقیم رہا پھر وہاں سے مسیلہ کی طرف چلا گیا اور یعقوب بن علی نے فریقین کی اس شرط پر صلح کروا دی کہ وہ اسے ابو عمرو فاتر العقل پر قابو دلا دیں پس انہوں نے اسے اس کے بھائی سلطان ابوالحسن کے پاس بھیجا تو اس نے اسے ایک گھر میں اتارا اور اس پر پہرے دار مقرر کر دیئے اور حاجب اپنی عملداری کے نواح میں گیا اور مسیلہ تک پہنچ گیا اور وہاں کا خراج وصول کیا پھر وہ بجایہ کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] پر [illegible] اور قسنطینہ پر چڑھائی کر کے اس کا محاصرہ کر لیا [illegible] سے سر نہ کر سکا تو بجایہ کی طرف واپس آ گیا۔

پھر اس نے اگلے سال [illegible] میں دوبارہ حملہ کیا اور وہاں منجنیقیں نصب کر دیں مگر اسے سر نہ کر سکا اور اس کی فوج میں سلطان کی وفات کی افواہ پھیل گئی تو وہ منتشر ہو گئی اور اس نے اپنی منجنیقوں کو جلا دیا اور بجایہ کی طرف واپس آ گیا اور بنی [illegible] نے بنی یادرار کے دستوں کو [illegible] اور ابراہیم [illegible] سدویکش کی لڑائی کے [illegible] یہاں تک کہ اس پر اور اس کی فوج پر مصیبت [illegible] جس کا ذکر ہم کریں گے۔

جنگ طرابلس کے واقعہ اور نصاریٰ کے اس پر غلبہ اور پھر ابن مکی کی طرف اس کی واپسی کے حالات:

قدیم حکومتوں کے زمانے سے طرابلس ایک سرحد ہے جس کی حفاظت کی طرف وہ توجہ دیا کرتی تھیں کیونکہ وہ میدانی علاقہ میں ہے اور اس کے مضافات قابس سے نزدیک ہیں اور اہل صقلیہ کے [illegible] کی حکومت [illegible] متعلق آپس میں باتیں کیا کرتے تھے اور [illegible] کی جو افریقہ کا حکمران تھا اس نے اسے بنی خزرون کے ہاتھوں سے چھین کر اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اور بنی خزرون مغراوہ میں سے تھے اور یہ ان کی اور صنہاجہ کی آخری حکومت تھی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پھر ابن مطروح نے طرابلس کو ان سے لے لیا اور یہ موحدین کی دعوت میں شامل ہو گیا اور ایک زمانہ گزرنے کے بعد ابن غانیہ اس

کا خود مختار حاکم بن گیا اور اس کے بعد ۷۰۷ھ میں اس کا بیٹا المنتصر [illegible] الگ ہو کر اور [illegible] باپ کو قائم کر کے اس کا والی بن گیا اور جو بنی ثابت یہاں آیا کرتے تھے پس انہوں نے اس کی کمزوری پر اطلاع پائی اور اس کے ساتھ جنگ کرنے کے متعلق مشورہ کیا اور اس جنگ کے لئے جگہ بھی مقرر کر لی پس ۷۵۰ھ میں یہاں آنے اور اپنے اپنے کاموں سے لئے شہر میں گھس گئے پھر انہوں نے ایک شب اس پر شب خون مارا اور اس کی فصیلوں پر چڑھ گئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور ان کے ایک آدمی نے جنگ کا نعرہ لگایا حالانکہ وہ ہتھیار بند تھے پھر بھی ہار گئے اور اپنے بستروں سے اٹھ کھڑے ہوئے پس جب انہوں نے ان کو فصیلوں پر قبضہ کئے ہوئے دیکھا تو انہیں اپنی جانیں بچانے کا خیال آیا اور ان کے شیخ روتابت بن محمد نے اپنے اہل کے اعراب کے خیمے میں پناہ لے کر اپنی جان بچائی مگر [illegible] کے باعث ہلاک ہو گئے اور اس کے دونوں بھائی اسکندریہ پہنچ گئے اور نصاریٰ نے اسے لوٹ لیا اور انہیں وہاں پر جو مال و متاع اور اسباب اور قیدی ملے وہ کشتیوں پر لاد کر لے گئے اور وہاں اقامت پذیر ہو گئے اور وہاں تاجر ابو العباس بن مکی نے ان کے فدیہ کی بات کی تو انہوں نے اس کے ساتھ پچاس ہزار [illegible] فدیہ کی شرط لگائی۔

پس اس نے شاہ مغرب کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ فدیہ [illegible] پھر انہوں نے جلدی کی تو اس نے پانچ ہزار [illegible] اس نے جمع کر دیا اور باقی تونس کے جامع اور [illegible] سب لیا اور سب [illegible] ان کی قیمت کے عوض میں چھوڑ دیئے اور نصاریٰ نے [illegible] طرابلس پر ابن [illegible] دیا پس اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے مکی چلا گیا اور سلطان ابو عنان نے بھی اس کو ان پر [illegible] دیا کہ وہ اسے ان لوگوں کو دے دے جنہوں نے اس کو مال دیا ہے اور وہ اسکندریہ کا فدیہ دینے میں مقروض ہے مگر چند لوگوں کے سوا سب نے مال لینے سے انکار کر دیا اور اس نے مال واپس مکی کے پاس لوٹا دیا اور ان کی حکومت [illegible] جیسا کہ ہم ان کے حالات میں ان کا ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

امیر المومنین سلطان ابو العباس کی بیعت اور قسنطینہ میں اپنی حکومت کا آغاز کرنے والے کے حالات: امیر ابو زید نے اپنے باپ امیر ابو عبداللہ کے بعد اپنے دادا خلیفہ ابو بکر کی حکومت کو سنبھالا اور اس کے سب بھائی اس کے مددگار تھے اور ان میں امیر المومنین سلطان ابو العباس بھی شامل تھا جو اپنے باپ کی وفات کے وقت سے [illegible] دینے میں مشغول تھا [illegible] اس کے لئے [illegible] حکومت بھی ان کے لئے ہے اور اپنے زمانے کے مشہور [illegible] سے [illegible] آ رہی تھی کہ اس نے ایک روز جب کہ سب بھائی اپنے اور اپنے اسلاف کے دستور کے مطابق [illegible] سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کی ملاقات کو آتے رہتے تھے اس نے ان کے لئے دعا کر کے کہا کہ ان شاء اللہ برکت اس کے [illegible] میں رہے گی اور ان سب بھائیوں کی طرف اشارہ کیا اسی طرح [illegible] بھی [illegible] تھے اور ابو العباس کو انہیں اس بات کے آثار و علامات نظر آتے تھے پھر جب [illegible] میں اس کی اپنے بھائی [illegible] کے ساتھ جنگ ہوئی تو وہ وہاں سے چلا گیا اور اس نے ان [illegible] کے باعث قسنطینہ واپس جانے کا ارادہ کر لیا تاکہ سلطان ابو عنان سے دریافت کرے کہ اصل واقعہ کیا ہے اور اس نے اپنی [illegible] کے آخر میں جو بجایہ کی سرحدوں کے ساتھ ہے چڑھائی کی اس وقت اس بات کی طرف [illegible] نے

رغبت دلائی تھی جو کہ بجایہ میں سے اس کے مددگار اور طرفدار تھے اور ابو العباس بن مکی نے جو قابس کا خود مختار حکمران تھا اس کی معاونت کی کہ وہ اس کے بیٹوں میں سے کسی کو ان پر عامل مقرر کر دے جو ان کے ساتھ رہ کر محاصرہ کے ذریعے تونس کو دوبارہ واپس لے لے پس اس نے اس کے بھائی مولانا ابو العباس کو بھیجا پس وہ اس کام کے لئے ان کے ساتھ پیچھے رہ گیا اور اس نے مددگاروں میں اس کا حقیقی بھائی ابو یحییٰ بھی شامل تھا پس ان دونوں نے قابس میں اقامت اختیار کر لی اور حاکم طرابلس محمد بن ثابت نے محاصرہ کے لئے اپنا بحری بیڑا بھیجا ہوا تھا۔

پس امیر ابو العباس اپنے ساتھیوں سمیت جزیرہ میں داخل ہو گیا اور وہاں سے وہ سمندر میں گھس گئے پس ابن ثابت کی فوج بھاگ گئی اور قلعہ چھوڑ گئی پھر سلطان قابس کی طرف واپس آ گیا اور عرب اولاد ابو اللیل نے تونس پر چڑھائی کر کے کئی روز تک اس کا محاصرہ جاری رکھا مگر اس پر فتح نہ کر سکے اور وہ الجریدے کے مضافات کی طرف واپس آ گیا اور اس نے اپنے بھائی ابو زکریا یحییٰ کو ۷۶۰ھ میں سلطان کے پاس درخواست کر کے بھیجا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور وعدہ کیا اور اس کے ساتھ بہت اچھے وعدے کئے اور وہ وہاں سے اپنے وطن لوٹ آیا اور قسطنطینہ کو چھوڑتے وقت وہ صاحب الثغر کے پاس سے گزرا اور تیسرے قبیلہ میں اپنے بھائی کے پاس چلا گیا اور دونوں اپنے حق کے طلب کرنے میں متفق ہو گئے اور اس زمانہ میں ابو محمد بن تافراکین حاکم تونس اور اولاد ابو اللیل کے سردار منصور بن حمزہ کے درمیان خرابی پیدا ہو گئی تو وہ اس کو چھوڑ کر اس کے ہمسروں اولاد مہلہل کے پاس چلا گیا اور انہیں مدد کے لئے بلایا پس وہ اس کے پاس گئے اور بالآخر سلطان ابو العباس کے پاس چلا گیا اور انہوں نے اس کے ساتھ تونس پر چڑھائی کی اور ۷۶۱ھ میں اس سے جنگ کی مگر وہ اسے سرنگوں نہ کر سکے اور اسے چھوڑ کر چلے گئے اور اس کے بعد اس کے بھائی حمزہ نے اسے بتایا کہ وہ بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ اس کی مدد کرے گا کیونکہ انہوں نے اس کے ساتھ اس بارے میں خط و کتابت کی تھی اور ان کا محاصرہ تنگ ہو گیا تو اس نے اس کو جواب دیا اور اس کے پاس خالد اور اس کی قوم کے سرخیل آیا اور امیر ابو زید خالد کے ساتھ تونس سے جنگ کرنے گیا اور اس نے قسطنطینہ پر اپنے بھائی ابو العباس کو نائب مقرر کیا۔

پس وہ تونس میں داخل ہو گیا اور شاہی محلات میں جا اترا اور ایک مدت تک وہاں مقیم رہا اور بنی مرین کی فوجوں نے [illegible] بجایہ پایا پس اس نے آغاز کر دیا جب سے [illegible] کی طرف توجہ دی اور اس نے [illegible] میں بہت دور ہو گئے کہ انہیں [illegible] تونس پر [illegible] اور تونس میں اس کی دعوت بیعت ہو گئی اور اس کی حکومت قائم ہو گئی اور اسی سال حاکم بجایہ عبداللہ بن علی نے قسطنطینہ پر چڑھائی کی اور ۷۵۸ھ میں اس کا محاصرہ کر لیا اور منجنیقیں نصب کر دیں اور وہ قریش بھاگ گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور قسطنطینہ کا محاصرہ ٹوٹ گیا اور اس کا بھائی امیر ابو زید جب خالد کے ساتھ تونس کی طرف گیا اور اس سے جنگ کی تو وہ اسے سرنگوں نہ کر سکا اور وہاں سے لوٹ آیا اور اس کا بھائی قسطنطینہ کا خود مختار حاکم بن گیا پس وہ تونس کی طرف آیا اور اس نے ابو زید کو [illegible] بھیجا اور ان کے لئے بونہ کو چھوڑ دیا تو انہوں نے جواب دے دیا اور امیر ابو زید نے اپنے چچا سلطان ابو اسحاق کے لئے بونہ کو چھوڑ دیا اور تونس کی طرف چلا گیا تو انہوں نے اس کو بہت سے تحائف اور انعامات دیئے اور وہ اپنے چچا کی طرف سلطان ابو اسحاق کے لئے بونہ کو چھوڑ گیا اور تونس

کی طرف چلا گیا [illegible] وجہ سے [illegible] اور اطلاعات دیں اور وہ [illegible]

بیان [illegible] ان کا [illegible] ذکر [illegible] کریں گے۔

ترکی میں ابراہیم کے واقعات اور اس کے بعد ابو عثمان کا قسطنطنیہ پر قبضہ کرنا اور ان کے درمیان **ہونے والے واقعات** جب سلطان [illegible] نے [illegible] کر دیا [illegible]

مقابلہ میں [illegible] نے اپنے شہر کا [illegible]

[illegible]

[illegible] کر دیا اور اس کے سلطان سے موحدین [illegible] ابو اسحاق [illegible] ابو الفضل اور ان کے ساتھی عربوں نے [illegible] نکال دیا گیا تا اس کے اس کے مقابلہ میں فوج کو [illegible] کر بھیجا تھا، وہ خود تونس میں قیام پذیر ہوا اور ابو عنان نے اس پر حملہ کرنے کا ارادہ [illegible] دیکھیں ان کا [illegible] زمانے نے [illegible] ان کے [illegible] اس کے [illegible] ساتھ [illegible] دونوں [illegible] کی نگرانی کے [illegible] ایک فوج [illegible] اور [illegible] یوسف کی نگرانی [illegible] بھیجا [illegible] مشہور تھا [illegible] سے تھا [illegible] بیٹے [illegible] نے بیعت کی اور انہوں نے تونس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] ان سے جنگ [illegible] ان کے [illegible] مقرر تھا [illegible] وہاں سے نکل کر [illegible] چلا گیا اور رمضان ۷۵۸ھ میں بنی مرین کی فوجیں تونس پر قابض ہو گئیں [illegible] وہاں [illegible] نکل کر [illegible] فوج میں [illegible] شامل ہو گئے [illegible] اور اس نے اس میں سلطان [illegible] ابو [illegible] ابو الفضل اور ان کے [illegible] ان کے ساتھ چلا [illegible] اور [illegible] شہر [illegible] ہے۔

جب [illegible] بنی مرین [illegible] کی [illegible] عربوں کے [illegible] اس [illegible] اور ان کے [illegible] مطالبہ [illegible] ان کے [illegible] دولت [illegible] تو ان سے [illegible] کر دی اور ان سے ان کی [illegible] کی اس کے [illegible] قبول [illegible] سلطان نے اس کو [illegible] تو اس نے [illegible] اس نے اس کے [illegible] اور [illegible] ان کو [illegible] اور وہاں سے [illegible] کے [illegible] عربوں کے ساتھ [illegible] ملاقات کی اور [illegible] کے [illegible] بنی مرین کے [illegible] انہوں نے اس [illegible] کے پیش نظر [illegible] انہیں بھی [illegible] میں [illegible] مصیبت [illegible] پہنچ جائے [illegible] سے پہلے [illegible] پہنچ [illegible] مشورہ دیا۔

پھر وہ [illegible] پیچھے [illegible] کی طرف چلے گئے اور جب [illegible] تو اس نے [illegible] اپنے [illegible] ساتھ مغرب کی طرف واپس آ گیا اور عربوں نے [illegible] تعاقب کیا اور [illegible] تک [illegible] اس بات [illegible] تونس چلا گیا اور جب [illegible] اور اس کے [illegible] کی [illegible] دولت [illegible] ہوئے [illegible] کی طرف چلا [illegible] اور [illegible] سلطان [illegible] کے ساتھ بنی مرین کے تعاقب [illegible] کے [illegible] کے پاس چلا گیا [illegible] بنی مرین [illegible] تک [illegible] تعاقب کیا [illegible] ابو [illegible] آ گیا [illegible] تک [illegible] فتح [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور اپنی وفات تک [illegible] رہا اور [illegible] نے [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible] جب انہیں پتہ چلا کہ قسنطینہ کا [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] دونوں کو [illegible] بھی ان کے ساتھ [illegible] ان کے ساتھ [illegible] جنگ [illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] باب [illegible] کر دیے

اور سلطان نے ابو عنان کی وفات کے بعد دوبارہ ابو العباس کو حکومت دے دی تھی اس نے عدل و انصاف اور امن و امان اور عافیت و احسان کے ساتھ رعایا کی دیکھ بھال کی اور ظلم و زیادتی کا قلع قمع کر دیا اور لوگ اور حکومت آسودہ حالی میں بڑھ گئے جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

مہدیہ میں امیر ابو یحییٰ زکریا کے بغاوت کرنے اور ابو عنان کی حکومت میں شامل ہونے پھر اطاعت کو خیر باد کہنے اور گردش احوال کے حالات: حاجب ابو محمد نے الحضرۃ کی طرف واپس آتے ہی مہدیہ کو مضبوط کرنے کی طرف اپنی توجہ پھیر دی، وہ سب مغرب اور اہل مغرب کی طرف سے متوقع حملوں کے پیش نظر قلعہ بندی کے لئے ایک بچاؤ تیار کرتا تھا پس اس نے اس کی فصیلوں کو مضبوط کیا اور اس کے خزانوں کو رسد اور اسلحہ سے بھر دیا اور احمد بن خلف اس کا دوست وہاں پر خود مختار حاکم تھا۔ پس وہ سال یا سال کا کچھ حصہ وہاں حاکم رہا پھر ابو یحییٰ زکریا اس کی خود مختاری سے اکتا گیا۔ پس احمد بن خلف نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور امیر ابو العباس احمد بن مکی حاکم جربہ اور قابس کو پیغام بھیجا کہ وہ اس کی دعوت قبول کرے کیونکہ وہ ابو محمد بن تافراکین سے دشمنی رکھتا تھا پس وہ اس کے پاس پہنچ گیا اور لوگوں نے حاکم مغرب سلطان ابو عنان کو بھی خبر پہنچا دی اور انہوں نے وہاں بھی اسے پیغام دیا اور اسے اپنے دار خلافت کی ذمہ داری اور اپنی حکومت کی خرابی کے متعلق لکھا اور ابو محمد بن تافراکین نے اس کی طرف فوج بھیجی تو وہ اس کے آگے بھاگ گئے اور سلطان ابو یحییٰ زکریا قابس چلا گیا اور ابو محمد بن تافراکین نے محمد بن ابی کو اس کا امیر مقرر کیا کیونکہ وہ ابن ثابت کا قرابت دار تھا اس نے اسے محاصرے کے وقت چن لیا تھا اور وہ اس کے پاس چلا گیا تھا اس نے اسے مہدیہ پر عامل مقرر کیا اور جب ابو عنان کو مہدیہ کے متعلق اطلاع ملی تو اس نے جانبازوں اور جنگجوؤں سے ایک بحری بیڑہ بھر کر بھیجا اور غلاموں اور خواص کو مقرر کیا تو وہ الحضرۃ کی حکومت میں داخل ہو گیا اور ابن الخلوف نے وہاں پہنچ کر قیام کیا اور نہایت اچھا کام کیا اس کا حال ہم آئندہ بیان کریں گے اور امیر زکریا نے قابس میں قیام کیا اور ابو العباس بن مکی اسے تونس لے آیا پھر انہوں نے اسے زواودہ کے ساتھ بھیج دیا اور وہ یعقوب بن علی کے ہاں اترا اور اس کے بھائی سعید بن یحییٰ سے دوستی ہو گئی تو انہوں نے اسے وہاں کا والی مقرر کر دیا اور جب اس کا بھائی ابو اسحاق بجایہ پر غالب آیا تو اس نے اسے سدویکش کا عامل مقرر کیا۔

بجایہ پر سلطان ابو اسحاق کے قبضہ کرنے اور دعوت حفصیہ کے دوبارہ بجایہ کی طرف آنے کے حالات: جب سلطان ابو عنان قسنطینہ سے مغرب کی طرف آیا تو ۵۸ھ کے وقت گیا اور اس نے اگلے سال اپنے وزیر ابن داؤد کی نگرانی کے لئے اپنی فوجوں کو بھیجا پس وہ قسنطینہ کے نواح میں گیا اور اس کے ساتھ یوسف علی بن احمد بھی تھا جسے اس کی قوم زواودہ پر یعقوب سے حکومت ملی تھی اور شیخ اولاد سباع عثمان بن یوسف بھی ان میں سے تھا اور ان کے ساتھ الزاب کا عامل یوسف بن مزنی بھی موجود تھا۔ جسے سلطان نے اس طرف اشارہ کیا تھا پھر اس نے جبات پر قبضہ کر لیا اور بونہ کے علاقے کے آخر تک جا پہنچا اور خراج لے کر مغرب کی طرف لوٹ آیا اور اس کی واپسی کے بعد ۵۹ھ میں سلطان ابو عنان فوت ہو گیا اور مغرب کی حالت دگرگوں ہو گئی پھر وہ اس کے بھائی سلطان ابو سالم کی اطاعت پر کمربستہ ہو گئے اور اہل بجایہ نے

عامل بھی یہی ہوں۔ یہ جزیرہ سلطان ابو عنان کا خاص تابعدار تھا کیونکہ وہ [illegible] اور حقیقت میں [illegible] تھا جب دشمنوں نے [illegible] کے ابو محمد بن تافراکین کو اس پر حملہ کرنے میں شامل کیا اور سلطان ابو اسحاق نے ان کے پاس ضرورت کے مطابق فوج بھیجی اور یعقوب بن علی فوج سے [illegible] کی مدد کی اور اس کا بھائی [illegible] بھی ان میں شامل ہو گیا اور جب وہ جزیرہ گیا تو عوام نے بھی ان کی بیعت کر لی [illegible] سلطان ابو عنان کے زمانے سے ان کا عامل تھا [illegible] اور اس کی قوم کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور کشتیوں پر سوار ہو کر المحمدیہ آ گئے اور ابو محمد بن تافراکین نے ان کو [illegible] کے ساتھ [illegible] مقرر کر کے اپنے قید خانوں میں ڈال دیا اور اس کے بعد ان پر احسان کر کے انہیں چھوڑ دیا اور مغرب کی طرف بھجوا دیا اور سلطان ابو اسحاق [illegible] میں آیا اور وہاں پر خود مختاری حاصل کر لی اور اس کا حاجب [illegible] ابو عمر احمد [illegible] اس کا منتظم ہوتا تھا پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلا کر اور اسے سلطان ابو محمد بن عبدالواحد بن محمد [illegible] کا وزیر مقرر کر دیا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور وہ اس کی نیابت کو ادا کرتا تھا۔ اس نے شیخ کے ایک [illegible] علی بن حسان کے معاملے کو [illegible] جو حاجب کے گھروں آدمیوں میں سے تھا [illegible] بغاوت اور قباحت [illegible] اور اس سے ان لوگوں کے باعث شہرت پر قوت [illegible] حاصل تھی [illegible] آئندہ بیان کریں گے۔

جزیرہ جربہ کی فتح اور اس کے المحمدیہ کے حاکم سلطان ابو اسحاق کی حکومت میں شامل ہونے کے حالات

یہ جزیرہ اس سمندر کے جزیروں میں سے ایک ہے جو قابس کے قریب ہے اور اس سے تھوڑا مشرق تک ہے اور مغرب سے مشرق تک اس کا طول ساٹھ میل ہے اور مغرب کی جانب سے اس کا عرض بیس میل اور مشرق کی جانب سے پندرہ میل ہے اور مغرب کی جانب [illegible] کے درمیان مسافت [illegible] ہے [illegible] انجیر، کھجور [illegible] انگور کے درخت پائے جاتے ہیں اور [illegible] کے لئے مشہور ہے۔

یہاں کے لوگ اس سے اون بننے کے لئے منقش چادریں اور لباس کے لئے منقش چادریں بناتے ہیں اور یہاں سے دوسرے علاقوں میں بھی لے جائی جاتی ہیں پس لوگ انہیں لباس کے لئے پسند کر لیتے ہیں اور وہاں کے باشندے [illegible] سے تعلق رکھتے ہیں اور اس وقت تک ان میں [illegible] بھی ان کے علاوہ پائے جاتے ہیں اور [illegible] کے باقی ماندہ قبائل بھی موجود ہیں اور وہ قدیم سے خوارج کے مذہب پر ہیں اور اب تک وہاں دو فرقے موجود ہیں ان میں سے ایک وہبیہ ہے [illegible] اور ان کی [illegible] مغربی جانب ہے اور دوسرا نکارہ ہے جو مشرقی جانب [illegible] اور ان دونوں کے درمیان حد فاصل ہے اور ان دونوں پر [illegible] اور جب [illegible] اسلامی فتوحات [illegible] حضرت معاویہ نے [illegible] میں اسے [illegible] کا والی مقرر کیا [illegible] اور [illegible] میں اس نے جربہ کو فتح کیا اور فتح میں حنش بن عبداللہ صنعانی بھی موجود تھا [illegible] افریقہ کی طرف [illegible] چلا گیا [illegible] میں فوت ہوا [illegible] کی حکومت میں [illegible] کے پاس آیا تو انہوں نے [illegible] اور جب [illegible] میں [illegible] آیا تو انہوں نے اس کے جزیرہ میں داخل ہونے کے بعد اس کے [illegible] کر لیا اور [illegible] جبال کا امیر [illegible] قتل کر دیا گیا اور [illegible] پھر منصور [illegible] نے جزیرہ کو [illegible] لے لیا اور ابو زید کے اصحاب مارے

گئے اور جب صنہاجی عربوں نے اس پر غلبہ پایا تو اہل جزیرہ بحری بیڑے تیار کرنے اور ساحل سے جنگ کرنے میں مصروف ہو گئے علی بن یحییٰ بن تمیم بن المعز بن بادیس نے ۵۰۹ھ میں اپنے بحری بیڑوں کے ساتھ ان سے جنگ کی یہاں تک کہ انہوں نے اطاعت قبول کر لی اور فساد و شرارت ترک کرنے کی ضمانت دی اور حالات درست ہو گئے۔

پھر ۵۲۹ھ میں صقلی نے اس وقت اس پر غلبہ پایا جب انہوں نے سواحل افریقہ پر غلبہ پایا پھر اہل جزیرہ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے انہیں ۵۴۸ھ میں نکال باہر کیا پھر انہوں نے دوبارہ اس پر قبضہ کیا اور وہاں کے باشندوں کو قید کر لیا اور رعیت پر اہل جزیرہ کا عامل مقرر کیا پھر یہ جزیرہ مسلمانوں کو واپس مل گیا اور بعد ازاں یہ مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ عبدالمومن بن علی کے زمانے میں اس پر غلبہ حاصل ہوا اور اس کی حالت درست ہو گئی پھر افریقہ میں امرائے بنی حفص اس کے کارندے ہو گئے پھر تھوڑے عرصے بعد ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور مولانا ابی زکریا بن سلطان ابی اسحاق فریقین کا سب سے بڑا حاکم بن گیا اور المستنصر اپنے کاموں میں مصروف رہا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ پھر ۶۸۸ھ میں اس جزیرہ پر اہل صقلیہ نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے وہاں پر ایک مضبوط مربع شکل کا قلعہ بنایا جس کی ہر جانب ایک برج تھا اور دونوں جانبوں کے درمیان ایک برج تھا جس کے ساتھ ایک خندق اور دو فصیلیں تھیں اور اس جزیرہ نے مسلمانوں کو پریشان کر دیا اور ہمیشہ ہی المعتز کی فوجیں یہاں آتی رہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے یہاں تک کہ یہ سلطان ابوبکر کے زمانے میں ۷۳۸ھ میں مخلوف بن کمارت کے ہاتھ پر فتح ہو گیا جو سلطان کے خواص میں سے تھا اور ابن مکی حاکم قابس نے اسے اپنی عملداری میں شامل کرنا چاہا مگر سلطان نے اسے روکا اور اسے اس پر حاکم مقرر کر دیا اور وہ سلطان کے زمانے میں اور اس کے بعد بھی اس کی عملداری میں رہا پھر جزیرہ جربہ اور ابن مکی کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہی اور صاحب ابو محمد بن تافراکین نے اپنے باپ ابو عبداللہ کے پاس آدمی بھیجا جو جربہ میں سلطان کے خواص میں سے تھا اور جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے اسے فوجوں کے ساتھ جربہ کے محاصرہ کے لئے بھیجا جہاں کے باشندے ابن مکی کے کردار کی وجہ سے اس سے ناراض تھے انہوں نے ابو محمد بن تافراکین کے ساتھ سازش کی تو اس نے ۷۴۲ھ میں اپنے بیٹے کو فوج دے کر بھیجا اور ابن مکی کی طرف سے اس میں موجود تھا اور جب سے اس نے شہر کے متعلقین سے خبر پا کر بھیجا تھا تو اس نے اسے دارالامارت بنا کر وہیں رہائش اختیار کر لی تھی پھر ابو عبداللہ نے ابن مکی کی طرف سے لئے فوج اٹھی اور بحری بیڑے جزیرہ پر آ گئے اور اسے تسلیم کر لیا اور انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور وہیں اقامت اختیار کر لی اور ابو عبداللہ بن تافراکین نے اپنے کاتب محمد بن ابی القاسم بن ابی العیون کو جو حکومت کے ستونوں میں سے تھا اور اس کی اس کے باپ ابو عبدالعزیز حاجب سے قرابت داری بھی تھی اس کا عامل مقرر کیا جو دیانت داری سے کام کرتے تونس میں انقلاب کا والی بن گیا اور ان دنوں وہ ابوالقاسم بن طاہر سے جو وہاں کا والی تھا مشرقی رخ تھا اور یہ ابن طاہر کا معاون تھا یہاں تک کہ ابن طاہر فوت ہو گیا اور یہ محمد حاجب کے زمانے سے وہاں خودمختار ہو گیا اور اس کے بیٹے نے بھی ابن حاجب کی خدمت سے رابطہ رکھا اور اس کا کاتب بن گیا یہاں تک کہ اس نے اسے جربہ کا عامل بنا دیا اور وہ المعتز کی طرف واپس آ گیا اور محمد بن ابی العیون مسلسل اس کا عامل رہا پھر اس نے حاجب کی وفات کے بعد سلطان کے مقابلہ میں خود

[illegible] یہاں تک کہ [illegible] سلطان [illegible] پر غالب آ گیا۔

مغرب کے امراء کی رغبت اور سلطان ابوالعباس کے قسنطینہ پر قبضہ کرنے کے حالات

جب سلطان ابوعنان فوت ہو گیا تو اس کے بعد [illegible] نے اس کی حکومت کو سنبھالا اور اپنے بیٹے محمد [illegible] مقرر کیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں [illegible] امراء [illegible] تھا [illegible] اس نے اپنی حکومت [illegible] میں [illegible] وہاں کی سرحدوں پر حملہ کر [illegible] ہو جانے کے حالات [illegible] جیسا کہ ہم [illegible] چکے ہیں پھر جب اس نے [illegible] حکومت [illegible] میں سے بھی حملہ کیا اور [illegible] ساتھ [illegible] اطاعت میں شامل ہو گئے تو اس نے سلطان ابوالعباس کے [illegible] کی طرف چلا [illegible] اور سلطان ابوالعباس [illegible] طلب کرنے کے لئے [illegible] اور مغرب کے امراء میں سب سے پہلے اس نے [illegible] پر آکر قبضہ کیا [illegible] سلطان ابوالعباس سے [illegible] کیا [illegible] کے پاس آ گئے اور [illegible] کی حکومت [illegible] اور [illegible] میں داخل ہو گئے اور [illegible] نے امیر ابو عبداللہ [illegible] کو قید سے [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں [illegible] سلطان ابوالعباس [illegible] اور اس کے [illegible] میں [illegible] کی حکومت میں شامل ہو گئے یہاں تک کہ [illegible] مغرب [illegible] حالات میں بیان کریں گے [illegible] کے ساتھ [illegible] جب [illegible] کی طرف [illegible] سلطان ابوالعباس [illegible] اور اس نے [illegible] قسنطینہ کی طرف بھیجا [illegible] اور اپنے بیٹے سلطان [illegible] بجایہ [illegible] حالات [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] بادشاہت کا آغاز [illegible]

[illegible] ہو گئی۔

جیسا کہ [illegible] امیر ابو عبداللہ [illegible] اپنے [illegible] اس [illegible] کی طرف چلا گیا اور اس نے [illegible] بجایہ میں اس کے [illegible] کی طرف چلا گیا اس کے حالات کو ہم [illegible] بیان کریں گے۔

امیر ابو یحییٰ زکریا کے تونس سے پہنچنے اور بونہ کو فتح کرنے اور اس پر غلبہ پانے کے حالات۔

جب سے امیر ابو یحییٰ زکریا کو اس کے بھائی ابو العباس نے اپنے چچا سلطان ابو اسحاق کے پاس دارالخلافہ بھیجا تھا تو وہ تونس میں مقیم تھا اور تونس میں ہی اسے یہ خبر ملی تھی کہ [illegible] نے قسنطینہ پر قبضہ کر لیا ہے پھر جب [illegible] ابو العباس مغرب سے واپس آیا اور اس نے قسنطینہ پر قبضہ کر لیا تو جب [illegible] ان کے حملہ سے خوفزدہ ہوئے [illegible] اس نے [illegible] سے [illegible] اسے قید کر دیا اور [illegible] نے صلح کے متعلق کوئی بات چیت [illegible] کے بعد اس کے [illegible] تو اس نے اسے رہا کر دیا اور ان کے درمیان صلح ہو گئی اور جب امیر ابو یحییٰ اپنے بھتیجے کے پاس قسنطینہ پہنچا تو اس نے اسے بونہ کا حاکم مقرر کر دیا اور اس نے اپنی عملداری کا انتظام کیا اور مسلسل اس کی [illegible] یہاں تک کہ اس کی وفات ہو گئی جس کا ذکر ہم کریں گے۔

امیر ابو عبد اللہ کے بجایہ اور اس کے بعد تدلس پر قبضہ کرنے کے حالات: جب سلطان ابو عبد اللہ مغرب سے آ کر بجایہ میں اترا تو [illegible] سے [illegible] اور عرب قبائل کی طرف چلا گیا اور [illegible] مسلسل وہاں آنے کے بعد [illegible] مانوس ہو گئے اور ان کے درمیان اور ان کے [illegible] جمع کیا اور بجایہ کی جستجو [illegible] اس کے عیال کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] پہلے [illegible] کا [illegible] اور وہ اس [illegible] پانچ سال تک [illegible] اور ہر سال [illegible] جنگ [illegible] اور پانچویں سال وہ [illegible] اور [illegible] آ گیا اور یعقوب بن علی [illegible] اس نے اسے اپنے [illegible] یہاں تک کہ اس کے چچا [illegible] اور [illegible] کے بعد تونس [illegible] ارادہ کیا [illegible] لوگوں نے قید کر لیا [illegible] اس نے اپنی [illegible] سے [illegible] اہل بجایہ [illegible] کے [illegible] کرنے کے متعلق [illegible] اپنے چچا امیر ابو [illegible] اور اس [illegible] مدد کی اور [illegible] نے اس سے [illegible] کے متعلق [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] چلے گئے [illegible] جنگ [illegible] پہنچ [illegible] کہ سلطان ان کے پاس سے چلے جانے کا [illegible] اور وہ اپنے [illegible] عادات سے [illegible] انہوں نے اس [illegible] اور [illegible] عبد اللہ کے [illegible] میں چلا گیا [illegible] پاس سے [illegible] ابو عبد اللہ [illegible] بجایہ [illegible] اور [illegible] تونس پر حملہ [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کا مالک تھا [illegible] اس سے قتل [illegible] اس پر [illegible] قبضہ کیا اور [illegible] کے متعلق [illegible] وہاں پر [illegible] عبد اللہ بن ابی [illegible] سلطان [illegible] قتل [illegible] کے معاملے میں غور [illegible]۔

پس جب مجھے امیر ابو عبداللہ نے بلایا تو میں نے اس کی طرف جلدی کی اور میں اس سے [illegible] ۱ ھ میں [illegible] کیا اور اس نے مجھے اپنی حجابت اور امور حکومت کا کام سپرد کیا اور میں اس کام [illegible] عرصے پر قائم رہا۔ یہاں تک کہ تقدیر الٰہی نے اس کی حکومت کے خاتمے کا حکم دے دیا۔

حاجب ابو محمد بن تافراگین کی وفات اور اس کے بعد اس کی حکومت کے خود مختار ہونے کے حالات

سلطان ابو اسحاق نے بجایہ میں اپنی حکومت کے آغاز میں اپنے خود مختار حاجب ابو محمد بن تافراگین کی حکومت پر [illegible] قبضہ کر لیا کیونکہ اہل قسنطینہ کے مخبروں نے اسے یہ بات بتائی کہ [illegible] اس نے بجایہ جانے کا ارادہ کر لیا اور اہل بجایہ اس کو چھوڑ کر اس کے بھتیجے کے پاس چلے گئے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس نے اس پر غلبہ پایا اور پھر اسے قسنطینہ کی طرف بھیج دیا اور وہ رمضان ۷۶۷ھ میں وہاں پہنچ گیا اور ابو محمد بن تافراگین نے اس سے ملاقات کی تو اسے بجایہ کی خود مختاری کے لئے [illegible] ادا کیا پس اس نے اس کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا۔ [illegible] اور اموال دیے اور اس کے [illegible] سے بھی [illegible] ہو گئی پھر سلطان نے اس کی بیٹی سے رشتہ داری کی اور اسے بجایہ کا حکم دیا اور سلطان نے وہاں [illegible] اس کے [illegible] ۷۶۸ھ کے آغاز میں اس کی وفات ہو گئی پس سلطان کو اس کی موت کی خبر [illegible] بہت غم ہوا [illegible] اس کے جنازہ میں حاضر ہوا اور اس کے بعد [illegible] تک وہیں رہا اور اس کی قبر اس مدرسہ میں تیار کی گئی جو اس نے شہر کے وسط میں [illegible] کرنے کے لئے بنایا تھا اور وہ اس کی قبر پر کھڑا ہو گیا اور اس کے خواص [illegible] خاک [illegible] اس کی قبر پر ڈالتے رہے [illegible] اس نے اس کے ساتھ وفاداری کی جس کا لوگوں میں چرچا ہوا اور اس کے بعد اس نے خود ہی حکومت [illegible] کی اور حاجب ابو محمد [illegible] میں موجود تھا اور وہ فوج کے مرتب کرنے [illegible] اور ملک کی اصلاح کرنے کے لئے [illegible] جب اسے اپنے باپ کی وفات کی خبر ملی تو [illegible] اور اس نے خوف محسوس کیا اور [illegible] قسنطینہ کی طرف [illegible] بنی [illegible] کے [illegible] علاقے کو چلا گیا اور افریقہ کے ان قلعوں میں چلا گیا جن کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ خاص ان کے لئے ہیں [illegible] کاتب محمد بن ابی العیون نے [illegible] تعریف کی [illegible] اور سلطان نے اسے اس کی مرضی کے مطابق امن دے دیا [illegible] کے بعد [illegible] صاحب [illegible] اور وہ [illegible] قسنطینہ کی طرف [illegible] سلطان نے اس کو خوش آمدید کہا اور اسے اپنی حجابت سپرد کر دی [illegible] سلطان کا لوگوں کے ساتھ ملنا [illegible] اور وہ ہمیشہ کی اپنے باپ کے زمانے سے خود مختاری سے مانوس ہونے کی وجہ سے اسے [illegible] پس سلطان اور اس کے [illegible] کے لئے [illegible] تونس [illegible] اور قسطنطنیہ چلا گیا اور سلطان ابو العباس کے پاس [illegible] اور اسے تونس کی حکومت کے حصول پر اکسانے لگا تو اس نے [illegible] وہ حاجب کے معاملات [illegible] کے ساتھ افریقہ جائے گا کیونکہ [illegible] اس کے ہمراز [illegible] ہم ابھی ذکر کریں گے اور سلطان ابو اسحاق ابن تافراگین کے فرار کے بعد خود مختار بن گیا اور اس نے اپنی حکومت کے اطراف پر نظر کی اور اپنی حجابت پر [illegible] کو مقرر کیا اور حاجب ابو محمد کے [illegible] ۷۷ھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں چند ماہ اس کی خدمت میں رہا پھر مجھے وہاں تنگی پیدا ہوگئی تو میں نے اس سے جانے کی اجازت چاہی تو اس نے فراخ دلی کے ساتھ مجھے اجازت دے دی اور میں یعقوب بن علی کے ہاں مہمان اترا پھر میں وہاں سے بسکرہ آ گیا اور بنی مزنی کے ہاں مہمان اترا یہاں تک کہ فضا صاف ہوگئی اور میں نے تیرہ سال بعد اس سے آنے کی اجازت طلب کی تو اس نے مجھے اجازت دی اور میں اس کے پاس پہنچ گیا تو اس نے میری بہت مدارت کی اس کا تذکرہ ہم بعد میں کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

بجایہ پر حمو اور بنی عبدالواد کے حملہ کرنے اور اس پر مصیبت ڈالنے اور اس کے بعد ان کے ہاتھوں تدلس کے فتح ہونے کے حالات: امیر ابوعبداللہ حاکم بجایہ اور اس کے چچا سلطان ابوالعباس کے درمیان (جبکہ اس کے اور بنی عبدالواد کے درمیان ان کے تدلس میں ان پر غالب آنے کی وجہ سے جنگ جاری تھی۔) جب جنگ نے شدت اختیار کر لی تو اسے عداوت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

پس وہ بنی عبدالواد کے ساتھ مصالحت کرنے کے لئے مائل ہوا تو اس نے ان کی خاطر تدلس کو چھوڑ دیا اور فوج کے اس سالار کو تدلس پر قبضہ دے دیا جو اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا نیز اس نے اپنے ایلچیوں کو تلمسان میں ان کے بادشاہ ابوحمو کے پاس بھیجا اور ابوحمو نے اس کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ کیا پس ذکی نے اسے وہاں کا حاکم مقرر کر دیا اور اس کے پاس اس جیسا سلطان بھیجا پس جب سلطان ابوالعباس نے اسے بجایہ پر غالب کیا اور وہ میدان جنگ میں مر گیا تو ابوحمو رشتہ داری کی وجہ سے اس کی خاطر غضب ناک ہو گیا اور اس نے اس بات کو بجایہ پر چڑھائی کا ذریعہ بنایا اور وہ اپنی قوم کے ہزاروں آدمیوں اور فوجوں کے ساتھ تلمسان سے چل پڑا اور عرب بھی واپس آ گئے یہاں تک کہ وہ حمزہ کے وطن تک پہنچ گیا پس ابو اللیل موسیٰ بن زغلی اپنی قوم بنی یزید کے ساتھ اس کے آگے آگے بھاگ کھڑا ہوا اور انہوں نے تزاوہ کے ان پہاڑوں میں پناہ لے لی جو الحمزہ کے پیچھے ہیں اور اس نے اس کی اطاعت کے حصول کے لئے اس کی طرف اپنے ایلچی بھیجے تو اس نے ان کی منتیں کیں اور ان میں ابومحمد صالح کا بیٹا یحییٰ بھی تھا جو سلطان ابوالعباس سے الگ ہو کر ابوحمو کی طرف چلا گیا تھا اور وہ ابواللیل کے نمازیوں پر جاسوس مقرر تھا کیونکہ ان کے درمیان محبت، بزدلی اور دشمنی کے تعلقات پائے جاتے تھے اور وہ ابوحمو کے سفارتی وفد میں بھی تھا پس اس نے ہمیر ابن وفد، وہ اس کو گرفتار کرا لیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو بجایہ کی طرف بھجوا دیا اور وہ ابوحمو اور اس کی فوجوں کے سامنے ذلت کیا پس وہ بجایہ آئے اور اس کی فصیل کے میدان میں اتر پڑے اور کئی روز تک وہ اس سے جنگ کرتا رہا اور اس نے عمدہ ہتھیاروں کو جمع کر لیا اور سلطان ابوالعباس شہر میں تھا اور اس کی فوج اس کے غلام بشیر کے ساتھ تاکرزت میں تھی اور ان کے ساتھ ابوزیان بن عثمان بن عبدالرحمن بھی تھا اور وہ ابوحمو کا بھتیجا تھا اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ وہ المغرب سے نکلا جیسا کہ ہم اس کے حالات یہاں بیان کریں گے اور مالقہ میں سلطان ابو اسحاق کے پاس آیا اور ابومحمد حاجب نے اس کی خوب عزت کی اور جب امیر ابوعبداللہ تدلس پر غالب آ گیا تو اس نے اسے تونس سے بھیجا کہ اسے تدلس کا امیر مقرر کر دے اور وہ اس کے اور حمو کے درمیان مددگار بن جائے اور وہ قسطنطیلہ پر حملہ کے لئے فارغ ہو جائے پس اس نے جواب میں جلدی کی اور تونس سے نکلا اور سلطان ابوالعباس قسطنطیلہ میں اس کے مکان کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کا راستہ روک لیا اور وہ عزت کے ساتھ اس کے پاس قیدی بن کر رہا پس جب وہ بجایہ پر غالب آ گیا

اور اسے ابوحمو کے متعلق خبر ملی تو اس نے اسے اپنی قید سے رہا کر دیا اور اس کی خوب عزت کی اور عطیات اپنے ادارے سے پنشن مقرر کر دیا اور اس کے لئے پانچ ہتھیار بھی تیار کئے اور اس کو غلام بخشے اپنی فوج کے ساتھ نکالا تا کہ اسے اپنے گھر والوں سے ملا دے اور وہ ملک پر قابض ہو جائے اور وہ اس کی حکومت اور اس سے منقطع ہو گئے تھے اور معقل عرب و زغبی عرب ابوحمو کی فوج میں تھے۔ پس انہوں نے ابو زیان سے مراسلت کی اور فوج میں افواہیں اڑانے کے متعلق مشورہ کیا پھر انہوں نے اہل شہر اور فوجیوں کے درمیان جنگ کا وقت مقرر کیا اور فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور فوج منتشر ہو گئی اور شہر کے میدان کے تنگ راستوں میں چلی گئی۔ پس ان کی بھیڑ سے راستے بند ہو گئے اور ان میں سے بہت سے آدمی مر گئے اور اپنے پیچھے اس قدر سامان اہل و عیال، ہتھیار اور گھوڑے چھوڑ گئے جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا اور ابوحمو نے اپنے اموال و عیال کو چھوڑ دیا اور وہ بھی لوٹ لئے گئے اور اس کے حصے سلطان کو بھی ملے تو اس نے انہیں اپنے گھر والوں کو دے دیا اور ابوحمو کا گھوڑا جنگل میں بھٹکنے کے بعد خراب ہو گیا مگر وہ خود بچ گیا تو اس کا وزیر عمران بن موسیٰ اس کے لئے اپنی سواری سے اتر پڑا اور اس کی نجات اس کی مدد سے ہوئی اور وہ گھوڑا زمین پر گھسیٹتا ہوا چلا گیا اور وزیر بھی اس کے پیچھے پیچھے گیا اور معقل عرب کا حال خراب ہو گیا جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہوا ہے۔ اس کے بعد سلطان ابوالعباس اس واقعہ کے بعد عام سے نکلا اور تونس سے ساتھ بخشش کی اور فتح کیا اور بجایہ کے عرب بھی اس کے مددگار ہو گئے اور شہر پر آ گیا اور تونس کی اطراف اس کی سلطنت میں شامل ہو گئیں جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اور اس وقت شامل تھیں جب اس نے حضرت طلب کیا تھا اس کے بعد حالات کو ہم ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

تونس پر فوجوں کی چڑھائی کے حالات

ابو عبداللہ بن حاجب ابو محمد بن تافراکین جب الحضرۃ کے حاکم سلطان ابو اسحاق سے الگ ہوا تو عرب وادی ریاح کے شیوخ میں چلا گیا اور 761ھ کے آغاز میں سب کے سب سلطان ابوالعباس کے پاس گئے اور اسے اس کی حکومت کی رغبت دلانے لگے تو اس نے اپنے بھتیجے کے ساتھ جو بجایہ کا حاکم تھا جنگ کی وجہ سے ان سے معذرت کی اور اس نے اپنی فوج میں اس پر چڑھائی کی اور وہ اس کے مددگاروں میں شامل ہو گئے پس جب بجایہ کی فتح مکمل ہو گئی تو اس نے اپنے بھائی مولانا ابو یحییٰ زکریا کی فوجوں سمیت ان کے ساتھ بھیجا پس وہ ان کے ساتھ الحضرۃ کی طرف گئے اور ابن تافراکین بھی ان کے مددگاروں میں شامل تھا پس انہوں نے کئی روز تک الحضرۃ سے جنگ کی تیاری کر رکھی تھی اور الحضرۃ کے حاکم اور ان کے درمیان صلح ہو گئی اور وہ وہاں سے پیچھے آئے اور مولانا ابو یحییٰ اپنی فوج کے ساتھ اپنی مملکت میں واپس آ گیا اور ابن تافراکین سلطان کے پاس چلا گیا اور وہ تونس کی فتح تک ان کے ساتھ رہا جس کا ذکر ہم کریں گے۔

الحضرۃ کے حاکم سلطان ابو اسحاق کی وفات اور اس کے بعد اس کے بیٹے کی ولایت کے حالات

اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جب سلطان ابو اسحاق الحضرۃ میں آیا اور اس نے سلطان ابوالعباس کے ساتھ صلح کرنے سے کنارہ کشی کی اور اس کی حکومت کے لئے منصور بن حمزہ امیر الکعوب کو چنا جس سے وہ اپنی حکومت کے لئے مدد مانگتا تھا تو اس سے خوشحال ہو گیا اور اس کی حالت درست ہو گئی اور باقی ایام میں اس کو تکلیف دوست رہا اور اس نے 769ھ

میں اپنے بیٹے خالد کو فوج کا سالار مقرر کیا تا کہ وہ محمد بن رافع کو قرار واقعی سزا دے [illegible] کے بیٹے کے مقابلہ میں خود مختار بنا ہوا تھا اور اس نے اسے منصور بن حمزہ اور اس کی قوم کے ساتھ بھیجا اور انہیں تونس کے مضافات پر قبضہ کرنے اور اس کی تحصیلوں کو وصول کرنے اور اس کے مضافات کے خراج کو حاصل کرنے کا اشارہ کیا پس وہ اس کی طرف گئے اور امیر ابو یحییٰ زکریا حاکم تونس نے اپنی فوج کو اہل ضاحیہ کے ساتھ بھیجا تو اس نے ان کی مدافعت کی اور وہ اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ آئے اور یہ ان کے الملک کا آخری زمانہ تھا اور جب وہ الحضرۃ کی طرف واپس آئے تو سلطان [illegible] محمد بن رافع سے بگڑ گیا پس وہ الحضرۃ سے نکل گیا اور ہوارہ تونس کے مضافات سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کے مقام پر گیا اور سلطان نے اسے رضامند کرنے کے بعد بلایا اور جب وہ آیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور قید میں ڈال دیا اور اس کے بعد [illegible] میں ایک رات قتل کے بعد سلطان کی وفات ہو گئی اس رات کے آخر میں اس پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہ سو گیا اور جب خادم نے اسے جگایا تو مردہ پایا پس اس کا [illegible] اور غم زدہ ہو گیا اور لوگوں پر حیرت طاری ہو گئی پھر انہوں نے اپنی عقل سے غور و فکر کیا اور [illegible] اور انہوں نے اس کے بیٹے امیر ابو البقاء خالد کی بیعت کر لی [illegible] اور اس کے غلام منصور سریجہ [illegible] اور اس کے حاجب احمد بن ابراہیم الیالقی نے لوگوں سے اس کی بیعت لی اور انہوں نے سب سے پہلے قاضی محمد بن خلف اللہ [illegible] کو گرفتار کر لیا [illegible] اس نے اس کو اپنے پاس آنے کا [illegible] ابو علی عمر بن عبدالرفیع کی وفات کے بعد تونس میں قاضی مقرر کیا پھر اس نے اسے [illegible] کی طرف فوجوں کو لے کر جانے اور ان سے جنگ کرنے پر مقرر کیا [illegible] اسے ان سے تکلیف اٹھانی پڑی اور کئی بار انہوں نے اپنے خراج [illegible] جس سے وہ سلطان کو دیا کرتے تھے روک لیا اور انہوں نے اپنے [illegible] اور ابن الیالقی سلطان کے پاس اس کے عہدہ [illegible] جب اس نے اس کے بیٹے [illegible] سے متعلق [illegible] اسے گرفتار کر کے محمد بن علی بن رافع کے ساتھ قید میں ڈال دیا پھر اس نے ان دونوں کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ ان دونوں کے ساتھ [illegible] بھاگنے کی سازش تیار کرے [illegible] اس کے ساتھ [illegible] اور اس نے ان کے حال سے مطلع ہو کر ان دونوں کو قید خانے میں گلا گھونٹ کر قتل کروا دیا پھر ابن الیالقی نے لوگوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کرنا اور ان کے اموال لوٹنا اور اشراف کو ذلیل کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اس کی حکومت سے نجات [illegible] سلطان ابو یحییٰ [illegible] جس کا تذکرہ ہم [illegible] کریں گے۔

تونس پر سلطان کے قبضہ کرنے اور افریقہ کی دیگر عملداریوں اور تمام ملک میں خود مختارانہ رنگ میں دعوت حفصی کے دینے کے حالات

جب الحضرۃ کا حاکم سلطان ابو اسحاق بجایہ میں فوت ہو گیا تو اس کے تمام [illegible] منصور سریجہ اور اس کے [illegible] نے حکومت کو سنبھالا اور اس کے نابالغ بیٹے امیر خالد کو امیر مقرر کیا [illegible] وہ اس کی حکومت کو اچھی طرح چلا سکے اور انہوں نے اپنا وقت پاس کرنے کے لئے منصور بن حمزہ کو منتخب کیا جو الضاحیہ پر غالب آ گئے اور بنو کعب کا امیر تھا پھر انہوں نے اپنی بد تدبیری سے اسے اپنے ساتھ حکومت میں شامل کرنے کا لالچ دیا پس جب اس سے منحرف ہو گئے تو وہ ان پر ناراض ہوا اور سلطان ابو یحییٰ کے پاس چلا گیا جو [illegible] سرحدوں پر ان پر حملہ کرنے کے لئے [illegible] بیٹھا تھا اور

اس نے اسے ان کی حکومت کے حاصل کرنے اور اس کے قدم ترک کرنے اور اس نے بگاڑ کی اصلاح کرنے پر آمادہ کیا اور وہ اپنی شرافت نفس اور جلالت اور حکومت کی مضبوطی اور عدل و انصاف اور حسن سیرت کی وجہ سے ان کا سب سے بڑا حقدار تھا اور جب اس کی حکومت کے لوگوں نے اس کے سوا کسی اور کو خود مختار دیکھا تو اس نے ان کے داعیوں کو جواب دیا اور حملہ کے لئے پختہ عزم کر لیا اور اہل قسنطینہ نے بھی اسی طرح ایک وفد اس کو بھیجا تھا۔ پس اس نے ابوعبداللہ بن حاجب ابو محمد بن تافراکین کو ان کی اطاعت کا حال معلوم کرنے اور ان کے اندرونے آزمائش کرنے کے لئے ان کے پاس بھیجا تو وہ ان کے پاس گیا اور ان کی بیعت و اطاعت کو حاصل کیا تو توزر کے سردار یحییٰ بن یملول اور خلف بن خلف نفطہ کا سردار بھی وہاں گئے تو انہوں نے برضا و رغبت اطاعت کر لی اور وہ ان کے پاس سے واپس آ گئے اور سلطان کی دعوت سے متمسک ہو کر اپنے شہروں میں قیام کرنے لگے پھر سلطان بجایہ سے اپنی فوجوں کے ساتھ نکلا اور جلدی سے مسیلہ کی طرف گیا جہاں ابراہیم بن امیر ابی زکریا الاخیر رہتا تھا جسے دواودہ میں سے اولاد سیمان بن علی نے تلمسان میں اپنی جائے تربیت سے جواب دیا اور اسے اپنے بڑے امیر ابوعبداللہ کے بعد بجایہ میں اپنے حق کے مطالبہ کے لئے امیر مقرر کیا اور یہ سب کچھ صاحب تلمسان ابو حمو کی معاملت اور اس کے مختلف امداد کی وجہ سے ان کے باعث ہوا تھا جب سلطان مسیلہ پہنچا تو انہوں نے ابراہیم کے عہد کو چھوڑ دیا اور اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلے گئے اور سلطان بجایہ کی طرف واپس آ گیا پھر وہاں سے المعتز آیا تو اسے افریقیہ کے وفود اطاعت کرتے ہوئے ملے اور اس نے پہنچ کر اس کے میدان پر کئی روز تک خیمے لگائے رکھے اور صبح و شام اس سے جنگ کرتا رہا پھر اس نے اس کی جانب سے پردہ اٹھایا اور اس کی فصیلوں پر قبضہ کر لیا اور اس کے بھائی اور بہت سے خواص اور مددگار پیادہ تھے پس وہ ان کے سامنے بکھر گئے یہاں تک کہ راس الطابیہ کے رخنہ سے فصیلوں پر چڑھ گئے پس جانبازوں نے فصیلوں کو چھوڑ دیا اور شہر کے اندر کی طرف دوڑے اور لوگوں پر بے حد دہشت طاری ہو گئی اور ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرنے لگے اور ارباب حکومت اپنی سواری میں قصبہ کے دروازوں میں سے باب الغدر میں کھڑے تھے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ امان کا ظہور ہو رہا ہے تو وہ ایڑیوں کے بل ہو گئے اور باب الجزیرہ کا رخ کیا پس انہوں نے اس کے سامنے نعرہ تکبیر بلند کیا اور سب اہل شہر نے ان پر قبضہ کر دیا حتی کہ تھوک خشک ہونے کے بعد انہوں نے شہر میں اس کا محاصرہ کر لیا اور فوج ان کے تعاقب میں گئی اور احمد بن ابی اللیل کو پکڑ کر قتل کر دیا اور اس کا سر سلطان کے پاس لایا گیا اور اس نے امیر خالد کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور منصور بن حمزہ راس الحجرہ میں بھاگ گیا اور دوستوں کے تحفظ میں جنگ کرنے سے ناکام رہا اور سلطان محل میں داخل ہو کر اس کے تخت پر قبضہ کیا اور فسادیوں نے ارباب حکومت کے گھروں میں چھاپے مارے اور لوگوں نے ان سے کینہ کے باعث ان کے اموال لوٹ لئے کیونکہ وہ رعیت پر ظلم کرتے اور ان کے اموال غصب کیا کرتے تھے اور فساد کی آگ ان کے گھروں اور راستوں میں بھڑک اٹھی اور وہ بجھنے میں نہ آتی تھی اور بعض اہل عافیت کو بھی عام لوٹ مار کی وجہ سے تکلیف پہنچی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سلطان کی برکت اور اس کی حسن نیت اور اس کی حکومت کی سعادت سے اسے ٹھنڈا کیا اور لوگوں نے عدل اور عادل سلطان کے سایہ میں پناہ لی اور اس پر شمع کے پروانوں کی طرح ٹوٹ پڑے اور اس کے ہاتھ پاؤں چومنے لگے اور اس کے لئے دعائیں کرنے لگے اور اس کے کارناموں پر شکر

کرنے لگے یہاں تک کہ رات چھا گئی اور سلطان اپنے محلات میں داخل ہو گیا اور اس نے امیر خالد کو غربی بیڑے کے ساتھ قسطنطینہ کی طرف بھیجا تو تند آندھی چل پڑی اور کشتی میں سوراخ ہو گیا اور وہ مع ہمراہیوں کے غرق ہو کر ہلاک ہو گیا اور سلطان خود مختار حاکم بن گیا اور اس نے اپنے بھائی امیر ابو یحییٰ کو اپنا حاجب مقرر کیا اور ابن تافراکین کے حق کا لحاظ کرتے ہوئے کہ وہ اس کے پاس چلا آیا تھا اسے اپنے بھائی کا معاون مقرر کر دیا اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ وہ صورت حال پیدا ہو گئی جس کا ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

منصور بن حمزہ کے بغاوت کرنے اور چچا ابو یحییٰ زکریا کے ساتھ چڑھائی کرنے اور اس کے بعد ابن تافراکین کی مصیبت کے حالات: منصور بن حمزہ بنی سلیم میں سے امیر شہیر تھا اور سلطان ابو یحییٰ کی پوری مدد بھی کرتا تھا اور اس کی قوم پر اسے امتیاز بخشا تھا اور جب سے ابو حمو نے افریقہ میں سلطان ابوالحسن پر غلبہ پایا تھا اور اسے وہاں سے دھتکار دیا تھا تو اس نے وہاں پر [illegible] ترویج کر دی تھی اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر دیا تھا اور المنصورہ کے ہمراہ [illegible] کے دوسرے رشتہ داروں اور دوست وغیرہ اور [illegible] کے باشندوں کی مخالفت سے خائف کرنے کے لئے زائد دیتے تھے پس انہوں نے [illegible] کر کے آخر حصہ پر قبضہ کر لیا۔ سلطان کے دو حصے زائد ہو گئے اور جب سلطان ابو اسحاق نے المنصورہ پر قبضہ کیا اور حکومت شخص کے لئے مخصوص ہو گئی تو اس نے تغلب و اختصاص سے ان کی آمدنی کو روکا اور ان کے ہاتھوں سے وہ شہر اور علاقے چھین لیے جو پہلے سلطان کے تھے اور انہیں وہ معلوم ہوا جو ان کے گمان میں بھی نہ تھا تو اس بات نے انہیں برافروختہ کر دیا اور اس کی چوٹیوں نے انہیں فکر مند کر دیا اور منصور بن حمزہ کھڑا ہو گیا اور اطاعت سے سرکشی کی اور مخالفت میں لگ گیا اور سلطنت کے خلاف خروج کرنے میں [illegible] محمد بن محمد بن عبداللہ بن تافراکین نے اس کی موافقت کی جو شیخ تھا اور وہ اپنے بھائی کے ساتھ [illegible] کے پاس [illegible] اور امیر ابو یحییٰ بن سلطان ابوبکر کے پاس [illegible] سے لوٹتے وقت اور [illegible] سے اپنے بھائی مولانا ابو العباس کے پاس جاتے وقت [illegible] لیا انہوں نے اسے امیر بنا لیا اور لوگوں نے اس کی بیعت کی اور وہ ان کے ساتھ اتفاق کر گیا اور وہ تمام چلتے ہوئے تونس گئے اور منصور بن حمزہ انہیں اپنے مہاجروں کے قبیلوں میں ملا تو انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور انہوں نے اپنے مشائخ کو یحییٰ بن طلول کے پاس بھیجا جو مخالفت کی گمراہی کا بلند منصب تھا کہ وہ اسے اطاعت اور مدد پر آمادہ کریں اور توزر نے ان کے ساتھ جھوٹے وعدے کئے اور انہیں مہلت دی اور جب انہوں نے اپنے ہاتھوں کو نفاق و اختلاف میں ڈوبا ہوا دیکھا تو وہ اپنے مال کے ساتھ انہیں اپنی حمایت کے وعدوں سے ٹالتا رہا پس منصور نے اپنے دل میں دوبارہ اطاعت کی طرف رجوع کرنے کا عزم کر لیا پھر وہ المنصورہ پر چڑھائی کرنے کے لئے چلے گئے اور سلطان ابو اسحاق نے اپنے بھائی امیر ابو یحییٰ زکریا کو فوجوں کے ساتھ اس سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو [illegible] اور سلطان کے پاس شکایت [illegible] کے حاجب ابو عبداللہ بن تافراکین نے انہیں شہر پر شب خون مارنے میں شامل کیا ہے تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے سمندری سفر کے ذریعے قسطنطینہ بھجوا دیا اور وہ اپنی وفات تک جو [illegible] میں ہوئی وہاں قید رہا پھر سلطان نے اپنے اموال عربوں کو دیئے اور منصور کی قوم نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کا حال خراب ہو گیا تو سلطان نے اس کا وظیفہ مقرر کر

دیا تو اس نے دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور اپنے بیٹے کو یرغمال رکھا اور مسلسل [illegible] اس کے بعد عہد کو توڑ دیا اور اس نے [illegible] سے اس کی [illegible] کے پاس واپس بھیج دیا اور اس نے سلطان کی امداد اور اطاعت سے وابستگی اختیار کر لی یہاں تک کہ [illegible] میں فوت ہو گیا۔ اسے محمد بن خلیفہ نے [illegible] ایک جھگڑے میں قتل کر دیا اس نے نیزہ مار کر اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر وہ اسے اپنے گھر کی طرف لایا اور گھر پہنچنے سے قبل ہی اس دن کے آخری حصے میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد [illegible] کی حکومت [illegible] نے سنبھالی اور [illegible] سلطان نے اسے اس کا امیر مقرر کیا۔ یہ صورت [illegible] رہی حتی کہ [illegible] کا سال ہو گیا جس کا ہم تذکرہ کریں گے۔

سوسہ اور مہدیہ کی فتح کے حالات: جب سے قیروان میں بنی مرین کا واقعہ ہوا تھا اس وقت سے عرب لوگوں نے محلوں اور [illegible] پر قبضہ کر لیا تھا اور سلطان ابوالحسن نے خلیفہ عبداللہ بن مسکین کو سوسہ اور ان شہروں اور [illegible] جو ان کے لئے [illegible] خلیفہ ان پر [illegible] ہو گیا۔ وہاں [illegible] کے نواح [illegible] سلطان کے مقابلہ [illegible] کر لیا اور اپنی وفات تک اسی پوزیشن میں رہا اور اس کی قوم کی امارت [illegible] محمد بن مسکین سے ابو محمد [illegible] کے بعد [illegible] منتقل ہو گئی۔ [illegible] اسی طرح حکومت [illegible] اور وہ اپنے [illegible] سے خوف زدہ [illegible] نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد [illegible] امارت احمد نے سنبھالی جس کا لقب ابو [illegible] بن محمد تھا جو خلیفہ بن عبداللہ بن مسکین کا بھائی تھا [illegible] سلطان کے بالمقابل [illegible] بن گیا اور وہ ان کے دارالامارت میں بیٹھ گیا اور [illegible] کے حاکم کے خلاف بغاوت بھی کر دیتا اور [illegible] سے اس پر چڑھائی کرتا اور اس کے نواح میں لوٹ مار کرتا یہاں تک کہ اس نے ایک روز منصور [illegible] سلطان ابو اسحاق اور اس کی فوج کے سالار پر حملہ کر دیا تو اس نے اسے گرفتار کر کے [illegible] میں چند روز قید کر دیا پھر اس پر احسان کرتے ہوئے اسے رہا کر دیا اور اس نے دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور ہمیشہ [illegible] رعایا کے ساتھ ظلم اور بری حرکات کرتا اور رعایا کے لوگ ہمیشہ اللہ سے دعا کرتے رہے کہ وہ ان کے ظلم سے انہیں نجات دے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] اپنے عامل ابو [illegible] سے [illegible] اس نے بھی ان کے [illegible] کر لی [illegible] کر دیا اور سلطان کی خاطر [illegible] سے الگ ہو گیا [illegible] اس کے [illegible] پر حملہ کر دیا [illegible] پر غالب آ گیا اور سلطان [illegible] وہاں اترے پھر اس کے بعد [illegible] کے نواح پر چڑھائی کرنے کے لئے [illegible] گیا اور [illegible] اس کی جبایات پر قبضہ کر لیا [illegible] کے نواح کو حاصل کیا اور مہدیہ میں محمد بن [illegible] نے اس وقت [illegible] سلطان ابو [illegible] کے ہاتھوں [illegible] کے بعد [illegible] حکومت [illegible] کی طرف [illegible] وہ اس پر [illegible] اور اپنے [illegible] سے [illegible] آ گیا اور [illegible] قدیم رشتہ داری تعلقات کی وجہ سے [illegible] سلطان نے مہدیہ کے سپرد کرنے میں جلدی کی اور وہاں اپنے عمال کو بھیجا اور وہ [illegible] کی حکومت میں شامل ہو گیا اور [illegible] اس کے بعد کے واقعات کو ہم آئندہ بیان

[illegible] ان شاء اللہ۔

بجایہ کی فتح اور سلطان کی حکومت میں اس کے شامل ہونے کے حالات: جب سے ابو عبد اللہ محمد بن [illegible] بن ابی القاسم بن ابی الحسین کو [illegible] بجایہ کا والی بنایا تو اس نے اپنے [illegible] اہل [illegible] اور [illegible] نے طریقوں کو قبول کر لیا تھا کہ سلطان کی بات [illegible] اور خود مختاری [illegible] اور [illegible] حالات [illegible] ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس کو [illegible] صاحب [illegible] کے زمانے میں [illegible] انتقال کا [illegible] اس کے بیٹے ابو عبد اللہ [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] نے [illegible] متعلق [illegible] اس کا قصد [illegible] اس نے اسے روک دیا [illegible] سلطان [illegible] حکومت قائم کرنے میں [illegible] کر لیا اور [illegible] سلطان [illegible] اس کے بعد اس کے بیٹے کی حکومت میں [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] کی بات [illegible] ہونے میں [illegible] سلطان [illegible] جب اس نے [illegible] اس نے اپنے بیٹے ابو بکر کو [illegible] بجایہ کی طرف [illegible] حکومت کا [illegible] کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں اور [illegible] کے ساتھ اس کے [illegible] قسطنطینیہ [illegible] بن ابی العیون [illegible] اور جب انہوں نے [illegible]

[illegible] سلطان کی فوجوں نے [illegible] کے پاس آ گئے [illegible] طرف چلے گئے [illegible] بن ابی العیون [illegible] کی طرف [illegible] بازاروں میں [illegible] معلوم ہو کہ [illegible] کے ساتھ [illegible] کرنے [illegible] ہو گیا۔

مغربی سرحدوں کی ولایت پر امرائے ابناء کی خود مختاری کے حالات: جب [illegible] نے [illegible] مغربی سرحدوں کے حالات [illegible] اپنے [illegible] کے حالات [illegible] سب سے پہلے [illegible] اس کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اس نے [illegible]

اور اس کے مضافات پر اپنے غلام بشیر کو عامل مقرر کیا جو اس کی حکومت کی کو اور جنگ کی تیاری اور اس کے ارادے کو ظاہر کرنے والا اور اس آدمی میں رائے کی پختگی اور خودداری پائی جاتی تھی اور بسا اوقات اسے قسطیلہ آنے پر بڑی مشقت اور تکلیف برداشت کرنی پڑی جس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے اسے خوشی عطا کی اور اس نے اپنی خواہش کے مطابق عہدے حاصل کئے اور سلطان فوج میں اس کی نگرانی پر بڑا اعتماد کرتا تھا اور اسے جنگوں کے ہر اول دستوں میں بھیجتا تھا۔ سلطان نے بجایہ پر قبضہ کے وقت اسے قسطیلہ کا امیر مقرر کیا اور اسے وہاں اتارا اور اس کے ساتھ اپنے بیٹے امیر ابواسحاق کو اتارا اور اسی کی وجہ سے اس کا کاروبار مقرر کیا پھر افریقہ جاتے وقت اسے فوج کے ساتھ بھیجا پس وہ اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور فتح میں اس کے ساتھ رہا پھر اس نے اسے قسطیلہ میں جو آزادی اور اختیارات دے کر واپس کر دیا اور وہ اپنی وفات تک اسی مقام پر رہا اور سلطان نے اپنے بیٹے ابواسحاق کو ملک بن مغرب اور سلطان عبدالعزیز کے پاس بھیجا تاکہ وہ انہیں تلمسان کی فتح کرنے پر مبارکباد دے اور رشتہ محبت کو استوار کرے اور اس کے ساتھ شیخ الموحدین کو بھی بھیجا جو ابواسحاق بن ابی ہلال کا کارندہ تھا [illegible] بن مغرب ان دونوں سے نہایت تپاک سے ملا اور انہیں ایک [illegible] اس حال میں واپس کیا جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور امیر ابواسحاق کے سلسلے میں اپنے زمانہ امارت میں [illegible] اور سلطان نے اسے وہاں کا حاکم مقرر کیا اور غلام بشیر جو اس کے باپ کا غلام تھا اس کی مشرقی کی وجہ سے اس پر حاوی تھا اور جب امیر ابواسحاق کی حالت ٹھیک ہو گئی تو بشیر [illegible]ھ میں فوت ہو گیا پس سلطان نے اسے امارت و حکومت سے سرفراز کیا اور اس نے تربیت حسن و تنگ میں اپنے فرائض کو ادا کیا اور اس نے اس کے خیالات کو اپنے بارے میں سچ کر دکھایا۔

پس یہ دونوں امیر بجایہ اور قسطیلہ کے عہد میں مستقل رہے اور ان کے مضافات کے امور بھی انہی کے سپرد تھے اور انہیں جھنڈا رکھنے اور شاہانہ آداب قائم کرنے اور شاہانہ سامان تیار کرنے کی اجازت تھی اور اسی طرح امیر ابوزکریا جو ایک ترتیب ہوئی قابض پر مستقل امیر مقرر تھا۔ پس جب وہ فتح کے سال افریقہ کی طرف گئے اور ابو یحییٰ کا جی طویل مدت باعث یہ یقین ہو گیا کہ سلطان اس کے بھائی کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے ساتھ رہتا ہے پس اس نے اپنے بیٹے امیر عبداللہ محمد کو سبانہ کا امیر مقرر کیا اور اسے [illegible] میں اتارا اور اسے امارت میں ایسے امور سپرد کئے جن کی وجہ سے اس کا ذکر ظاہر ہونے لگا اور یہ صورت حال ۷۸۳ھ تک قائم رہی۔

نفصہ اور توزر کی فتح اور قسطیلہ کے مضافات کے سلطان کی اطاعت میں آنے کے حالات

منتشر ہو کر کی حکومت سے قبل بجریہ کی حکومت کے مضافات شہروں کے رؤسا کے قبضے میں پائے جاتے تھے کیونکہ اس وقت حکومت تقسیم ہو کر ختم ہو چکی تھی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ پس جب سلطان ابوبکر دعوت حفصی کے لئے مخصوص ہو گیا اور [illegible] سے فارغ ہو گیا تو اس نے اپنی نظر ان کی طرف پھیری اور اس کی فوج نے انہیں روند دیا پھر شوری کے بعد وہ خود آیا اور اپنے بیٹے ابوالعباس کو ان کا امیر مقرر کر دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور جب اس کی وفات کے بعد افریقہ کے حالات دگرگوں ہوئے اور اعراب کے اس کے نواح پر غالب آنے کا واقعہ ہوا تو سب کچھ سلطان ابوالحسن کی شکست اور ان کے رؤساء کے جھگڑنے کے بعد بازاری آدمیوں کی طرح حکومت چلانے کی وجہ سے حالانکہ وہ تختوں پر بیٹھے تھے اور

راستوں اور ان میں [illegible] بیان کرتے تھے اور جنگ کے دنوں میں ہتھیار تیار کرتے تھے جو گردش زمانہ سے عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے ایک نشان ہوتے تھے اور وہ تمام کے تمام قوموں کے بن گئے یہاں تک کہ ان کے نفسوں کو القاب خلافت کے اختیار کرنے کی سوجھی پس جب سلطان ابوالعباس افریقہ اور اس کے مضافات کو فتح کر کے حکمران بن گیا تو وہ الحضرۃ کا باز اور اپنی کچھار میں رہنے والا شیر بن گیا اور منافقت اور مخالفت کرنے والے اصحاب اس طرح اس کے عزائم کا نشانہ بننے اور ان کا خوف ان کی نجات کی راہ میں حائل کر دیا اور وہ [illegible] جیسا کہ الحضرۃ کے میدان کو ان امیروں سے خالی کر دیا اطاعت [illegible] واپس آ گئی مگر حسد اور تنافس میں پڑ گئے۔

پس اس نے ان کے عزائم کا پردہ چاک کیا اور ان کے عہد کو بربادی کی منزل پر پہنچا دیا اور وہ ۷۷۷ھ میں اپنی فوج کے ساتھ جو موحدین موالی قبائل زناتہ اولاد مہلہل اور حکیم سلیمی عربوں اور ابن یملول کے رشتہ داروں پر مشتمل تھی الحضرۃ سے جرید کی مدافعت کے لئے چلا اور انہوں نے کئی روز تک اس سے مدافعت کی پھر اس کے آگے بھاگ اٹھے اور سلطان ان کی ریاستوں پر غالب آ گیا اور [illegible] جنہوں نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کے علاقوں کو چلا گیا تھا اور خلفاء نے ان پر بڑے بڑے لشکر بھیجے تھے۔ مگر جب [illegible] سلطان [illegible] پر غالب آ گیا اور وہ جا گھسے [illegible] ایک دوسرے سے [illegible] کرنے لگے [illegible] تمام [illegible] میں آ گیا اور اس کے پاس سے [illegible] تھا اور [illegible] پھر [illegible] اور ان میں سے محمود کو [illegible] سلطان کے ساتھ جنگ کرنے میں مدد مانگنے لگا پس سلطان اس سال ان پر غالب آ گیا اور [illegible] اموال لوٹ لئے اور اس نے ان کے جوانوں کو قید کر کے الحضرۃ کے قید خانوں میں ڈال دیا اور ان کے سب سے بڑے امدادی سردار کو قتل کر دیا جس سے ان کی سرکشی ختم ہو گئی اور [illegible] کا زور ٹوٹ گیا اور وہ کمزور ہو گئے۔ پھر سلطان الحضرۃ کی طرف آیا اور ان کے بہت سے منتشر ہو گئے اور [illegible] نے ان سے علیحدگی کر لی اور اولاد ابن یملول کا [illegible] دوست بن گیا اور انہوں نے الحضرۃ پر چڑھائی کی اور کئی روز تک [illegible] کے میدان میں فروکش رہے اور اس پر غارت گری کرتے رہے پھر وہاں سے چلے گئے اور یہ موسم سرما کا آغاز میں ان کے پیچھے پیچھے گیا اور [illegible] کے ساحل پر اترا اور ان [illegible] سے خراج طلب کیا جو ان کے تحت تھے پھر [illegible] ان کی طرف واپس آ گیا اور وہاں سے آ گیا اور [illegible] ابن یملول کو اس کی مدافعت کے لئے بھیج دیا [illegible] ان میں [illegible] تقسیم [illegible] قفصہ پر چڑھائی کی اور کئی روز تک اس سے جنگ کی اور وہ ہتھیار [illegible] پڑے رہے [illegible] سے جنگ کی اور [illegible] اپنی قوموں سے [illegible] اس کے پاس آ گئی اور انہوں نے اس کے لیڈر احمد [illegible] کا نام اور اس کے بیٹے [illegible] کی بیعت اور دخول کی [illegible] سے چھوڑ دیا۔ پس وہ سلطان کے پاس گیا اور اس نے مرضی کے مطابق ان سے اطاعت اور [illegible] مقرر کیں اور [illegible] طرف واپس آ گیا اور [illegible] ایک دوسرے پر حملہ آور ہو گئے اور انہوں نے بغاوت کرنے کا ارادہ کر لیا پس ان کا بیٹا جو اپنے باپ پر [illegible] ان سے آگے بڑھ گیا اور سلطان نے اپنے بھائی [illegible] کو فوجوں اور مددگاروں کے ساتھ شہر کی طرف بھیجا تو اس کے میدان میں [illegible] سے ملا تو اس نے اسے سلطان کے پاس بھجوا دیا اور وہ قصبہ میں داخل ہو گیا اور شہر پر قبضہ کر لیا اور سلطان نے [illegible] تک [illegible] وقت

گرفتار کر لیا اور اس کے اموال بھی شہر سے اس کے پاس لے گیا تو وہاں نے ساتھ رہا اور اس کے گھر [illegible] نماز پڑھا [illegible] ہو گئی اور فوج اور اس خبر کے ملنے پر سلطان کے پاس آئے اور اس کی بیعت کر لی اور اس نے اپنے بیٹے ابو نصر کو وہاں کا امیر مقرر کیا اور اس کے بعد بکتوزون بلا گیا اور تقصہ کی فتح کی خبر ابن سیمجور کو ملی تو اسی وقت سمرقند کو واپس چلا گیا۔ پھر [illegible] سے [illegible] اٹھا کر بخارا چلا گیا اور اس پر [illegible] نے یہ اطلاع منتصر کو پہنچائی تو اس نے [illegible] میں اس سے ملاقات کی اور شہر کی طرف جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے ذخیرہ پر [illegible] قابض ہو گیا اور اس کے خلاف [illegible] اس نے وہاں [illegible] کی اشیاء [illegible] سونے چاندی کے ایک برتن [illegible] کے [illegible] بادشاہ کے لئے بھی تیار کئے گئے تھے اور بعض اس نے جواہرات [illegible] اور کپڑوں کی [illegible] تھیں [illegible] ان کے پاس [illegible] تھیں اور ان سے [illegible] کی تیاری کر کے سلطان کے پاس بھیجے گئے اور سلطان نے بکتوزون اپنے بیٹے المنتصر کو امیر مقرر کیا اور [illegible] ابن بلعباس کے خلاف [illegible] اور [illegible] بکتوزون [illegible] امارت دی اور [illegible] نے سلطان خلف بن خلف کو [illegible] تو اس نے آ کر اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اسے توزون [illegible] اپنے بیٹے کی بیعت پر [illegible] المنتصر [illegible] کی طرف [illegible] آیا اور [illegible] کے [illegible] کے وقت اس کے [illegible] کی طرف چلے گئے۔

پس جب اس نے المنتصر کو جانے کا قصد کیا تو انہوں نے راستے میں روکا تو اس نے [illegible] کیا اور اس کے [illegible] بکتوزون [illegible] کی طرف [illegible] بھاگ گئے [illegible] ابن بلعباس کو [illegible] کی خدمت میں ایک [illegible] مکمل کرنے کے لئے [illegible] ان میں سے منصور بن [illegible] جو اس کے چچا منصور کا بیٹا تھا [illegible] کے پاس آئے تو اس نے ان سے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] بھی بھیجے گئے اور [illegible] سلطان کے پاس [illegible] نے اس [illegible] اپنی مرضی کی شرط [illegible] اور وہاں [illegible] شرط [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] کے ساتھ المنتصر [illegible] کیا تو وہاں [illegible] بھاگ کھڑے ہوئے [illegible] ان کا تعاقب کیا اور تین بار ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر [illegible] ان [illegible] گئے اور ان کا [illegible] سلطان نے [illegible] اور اس سے [illegible] مرضی کے مطابق شرائط کو [illegible] اس نے اس کی [illegible] کو قبول کیا اور [illegible] سلطان کی اطاعت اختیار کر کے اس کی مرضی کے مطابق [illegible]

ایلک خان کی بغاوت اور ابن خلف کی وفات کے حالات [illegible] المنتصر [illegible] سلطان کی [illegible] کا اختیار [illegible] نے [illegible] کے [illegible] مقرر [illegible] المنتصر کے ساتھ [illegible] ہو گیا [illegible] کے متعلق [illegible] ابن بلعباس [illegible] اور اس سے مراسلت کرتا۔ پس اس نے اس کے [illegible] مقرر کئے اور اس کے ایک خط پر مطلع ہو گیا جو اس نے منصور [illegible] کی طرف [illegible] تھا جو اس نے ابن بلعباس [illegible] کی طرف تھا جس میں ان دونوں کو جنگ کی ترغیب دی گئی تھی۔ پس اس نے اسے گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا اور اس کے [illegible] کی طرف [illegible] اور ان کے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور اس کے باپ کے ساتھ اس کے متعلق گفتگو کی۔ پس اس نے اس کی مخالفت اور اس کے اطاعت کے [illegible] ہو جانے کے

جو اس سے مہات دے دی اور [illegible] فتح سے قبل [illegible] سے احمد بن ابی یزید عبدالمومن کے پاس آ گیا تھا اس نے رکاب میں اس کی طرف کیا تھا۔

پس جب اس نے شہر پر قبضہ کیا تو اس نے اپنے پاس آنے کی وجہ سے اس کا لحاظ کیا اور اس نے [illegible] بیٹے ابو محمد [illegible] اور [illegible] اس کے مشورہ [illegible] پر [illegible] پھر اس کے دل میں [illegible] کا خیال آیا اور اس نے اس کے [illegible] وقت مقرر کیا اور اتفاق سے [illegible] الخصر سے ملاقات کے لئے [illegible] اور شہر میں اپنے تمام [illegible] سلطان نے اسے اپنے [illegible] جب اس شہر سے [illegible] گیا تو ابن ابی یزید [illegible] لوگوں سے [illegible] اور شہر کی گلیوں میں گھوما اور بغاوت کرنے اور اطاعت چھوڑنے کے لئے [illegible] کی طرف [illegible] عبداللہ نے قصبہ کو [illegible] اور اس نے قصبہ سے [illegible] اور عبداللہ نے قصبہ [illegible] تو [illegible] ان کے پاس [illegible] تو اس نے [illegible] قصبہ [illegible] بہت زیادہ ہو گئے [illegible] ابن ابی یزید [illegible] بچے سے [illegible] اور شہر پر قابض ہو گیا اور [illegible] قتل کر دیا [illegible] ابن ابی یزید اور اس کے بھائی [illegible] کے پاس [illegible] چھپ کر بیٹھے [illegible] تو انہوں نے ان کو پکڑ لیا [illegible] کے [illegible] صلیب [illegible] گیا اور وہ دونوں [illegible] کے لئے عبرت کا سامان بن گئے اور ان کا [illegible] الخصر [illegible] ابن خلف کے متعلق [illegible] کے حالات [illegible] قتل کر دیا اور [illegible] کا طریق اختیار کیا اور [illegible] کے تمام شہر [illegible] اطاعت میں شامل [illegible] یہاں تک کہ [illegible] پیدا ہو گئی [illegible] کے ان شاء اللہ۔

تونس کی فتح اور اس کے مضافات کی اطاعت میں شامل ہونے کے حالات

یہ شہر بھی [illegible] شخصی حکومت میں شامل [illegible] شہرت [illegible] ان کے [illegible] میں [illegible] اور ان کی [illegible] کا اصل یہ ہے کہ [illegible] میں ان کا تعلق [illegible] ان کے ساتھ [illegible] ہو گئے اور جب اس نے ان سے ابو محمد عبداللہ کے خلاف بغاوت [illegible] تو انہوں نے اس بات کو [illegible] کے پیچھے چل پڑے [illegible] جب [illegible] افریقہ میں [illegible] تو اس نے [illegible] اپنے ملک میں [illegible] سرداری کے [illegible] اور جب قلعہ [illegible] کے مقابلہ میں [illegible]

طرف بڑھتے تھے اور بعض اوقات خودمختاری حاصل کرتے اور سلطان کے خلاف بغاوت کرنے اور باغیوں کے ساتھ مل جاتے اور المنتصر نے ان سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی طرف [illegible] اور ان دونوں میں عداوت ان کے [illegible] سے ہو گئی سے طویل زمانہ سے غافل تھی کیونکہ حکومت تقسیم ہو چکی تھی اور مغربی سرحدوں کا حکمران المنتصر کے مطالبہ پر مصر تھا۔

سلطان ابوبکر نے افریقیہ کی دوسری عملداریوں میں حالات ٹھیک ہونے کا [illegible] داخل ہو گیا اور وہ بنی تلمسان کے ساتھ جنگ کرنے اور بجایہ کی سرحد سے مقابلہ کرنے اور بنی عبدالواد کی فوجوں کو کچلنے کے بعد دیگر امور اور [illegible] کے اموال کے ساتھ قسنطینہ کی طرف بھیجنے سے غافل ہو گیا [illegible] بجایہ کا والی عبدالملک بن مکی تھا اور اس کا [illegible] کا معاون اس کا بھائی محمد تھا اور یہ دونوں حاکم تلمسان ابوتاشفین کے ساتھ [illegible] کرتے تھے کہ وہ اپنی فوجوں اور اپنے [illegible] کے ساتھ المنتصر کو پہنچے [illegible] اور جب [illegible] سلطان المنتصر [illegible] موجود تھا تو المنتصر کی طرف جانے [illegible] کی مخالفت کرتے [illegible] عبدالواحد کے [illegible] دونوں چلے گئے [illegible] جب سلطان ابوالحسن نے تلمسان پر قبضہ کیا اور بنی زیان کے آثار مٹ گئے تو سلطان ان باقی سرداروں کو بھگانے سے گھبرا گیا جو [illegible] بغاوت کرتے رہے تھے اور ان کے قابس پر قبضہ کرنے [illegible] پر اکتفا کریں تو وہ ڈر گئے اور ابن مکی مغرب سے [illegible] کے ساتھ قابس کے [illegible] سلطان ابوالحسن کے پاس [illegible] سفارش [illegible] بلا کر جہاں سلطان کے [illegible] آ رہی [illegible] جنہوں نے ان [illegible] کے دوسرے لوگوں کو خوب عطیات دیئے اور ان کی خوب مہمان نوازی کی اور انہوں نے اس بات کو اس کے پاس جانے کا وسیلہ بنایا۔

پس سلطان نے ان کے وسیلوں کو قبول کیا [illegible] سلطان [illegible] کی طرف [illegible] نے [illegible] کرتے ہوئے [illegible] قبول کر لیا [illegible] سلطان ابوبکر فوت ہو گیا [illegible] اور حکومت [illegible] کی طرف لوٹ آئی اور المنتصر [illegible] کے لئے ان سے انتقام لینے کے [illegible] اور [illegible] حکومت کے [illegible] میں خودمختار ہونے اور اطاعت [illegible] کی طرف پلٹ آئے۔ پس جب [illegible] سلطان ابوالحسن [illegible] اور [illegible] مستقل ہو گیا اور بہت سی باتیں رہ گئیں [illegible] ہو گئی تو [illegible] لوگوں نے آپس میں مراسلت کی اور [illegible] سے [illegible] کیا اور [illegible] کی وجہ سے [illegible] ہوتے تھے اور [illegible] بھائی [illegible] فوت [illegible] اور [illegible] نے ان سے [illegible] اور [illegible] سلطان کے [illegible] اور [illegible] تقسیم کرنے [illegible] افریقیہ کی حکومت میں [illegible] تلمسان [illegible] اتفاق [illegible] نے اس بات کا جواب دیا اور انہوں نے [illegible] تلمسان کے پاس [illegible] اپنی طرف سے امید دلائی اور [illegible] سے بھائی [illegible] سلطان ابوالعباس اپنی [illegible] گئے ہوئے تھے [illegible] غالب آ گیا جو ان کے ساتھ تھا

کی مدافعت میں جنگ کیا کرتی تھی اور اس نے قفصہ، توزر اور نفطہ کو فتح کر لیا اور ان پر واضح ہو گیا کہ حاکم تلمسان ان کی مدد سے دور ماندہ ہو چکا ہے۔

پس اسی وقت عبدالملک نے سلطان کی طرف مراسلہ لکھنے میں جلدی کی اور اسے اپنی طرف سے اطاعت اختیار کرنے اور خراج دینے کا وعدہ کیا اور اس کے بعض نوکروں چاکروں نے اس سے اس کا مطالبہ کیا تو اس نے اسے ادا کر دیا اور اس نے اپنا مصاحب اسے بھیج دیا اور اس کی انتظار میں الحضرۃ سے واپس لوٹ آیا پس ابن مکی نے اس کے پیش کرنے میں دیر کی اور اسے وعدہ پر کے واپس کر دیا پھر اس کی حکومت میں خرابی پیدا ہو گئی اور اہل ضاحیہ بنو احمد نے اس کے خلاف بغاوت کر دی جو ذباب کا ایک بطن ہیں اور وہ سوار ہو کر اس کی طرف گئے اور اس کا محاصرہ کر لیا اور اس پر تنگی کی اور انہوں نے حاکم قفصہ امیر ابوبکر سے مدد مانگی تو اس نے اپنی فوج اور سالار کے ساتھ انہیں مدد دی پس انہوں نے اس کے ساتھ مقابلہ کیا اور محاصرہ ختم کر دیا اور ابن مکی نے بعض اہل شہر پر سازش کا الزام لگایا پھر اس نے انہیں ان کے گھروں میں بند کر کے قتل کر دیا اور رعیت اس سے ڈر گئی اور اس کا ارادہ عیاں ہو گیا اور اس نے بنی علی کے بعض عرب مشدہ پیداواروں سے اپنی قوت پر جو اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھے مجتمع ہونے کی سازش کی اور ان سے یہ شرط کی کہ تم جس قدر چاہو مال لے لینے میں انہوں نے اکٹھے ہو کر ان پر شب خون مارا تو منتشر ہو گئے اور ان سے تکلیف اٹھائی اور سلطان کو ان کی خبر ملی تو وہ برافروختہ ہو گیا اور اس نے قابس پر چڑھائی کا عزم کر لیا اور جب ۷۸۱ھ میں الحضرۃ کے باہر کئی روز تک پڑاؤ ڈال دیا یہاں تک کہ عطیات ملے اور فوجیں اس کے مددگاروں کے قبائل کے پاس آ گئیں جو اولاد مہلہل اور سلیم کے دیگر قبائل میں سے تھے پھر وہ قیروان کی طرف اور وہاں سے قابس چلا گیا اور اس نے تیاری مکمل کر لی اور ذباب کے مشائخ جو بنی سلیم کے اعراب تھے انہوں نے اس کی ملاقات اور اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور ان میں سے خالد بن سباع بن یعقوب شیخ المحامید اور اس کا عم زاد علی بن راشد و دیگر لوگوں کے ساتھ اپنے قابس سے مقابلہ کرنے پر آمادہ کرنے لگے پس وہ جلدی سے اس کی طرف گیا اور اس نے اپنے آگے آگے اپنے ایلچیوں کو ابن مکی سے معذرت کرنے کے لئے بھیجا اور وہ اس کے پاس پہنچ گئے تو اس نے انہیں انتہائی اطاعت کے ساتھ واپس کیا پھر اس نے اپنی سواریوں اور ذخائر کو اٹھایا اور شہر سے باہر نکل گیا اور وہ اور اس کا بیٹا یحییٰ اور پوتا عبدالوہاب ذباب کے قبائل کے پاس اترے اور سلطان کو بھی اطلاع پہنچ گئی تو وہ جلدی سے شہر کی طرف آیا اور اسی سال ذوالحجہ میں اس میں داخل ہو گیا اور ابن مکی کے مکانات اور محلات پر قابض ہو گیا اور اہل شہر نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اپنے خواص میں سے ایک آدمی کو اس کا والی مقرر کیا اور حاکم طرابلس ابوبکر بن ثابت نے سلطان کو اپنی اطاعت اور طرفداری کی اطلاع بھیج دی اور اس کے ایلچی سے قابس سے دور سے ملے پس جب اس نے اسے مکمل طور پر فتح کر لیا تو اس نے اپنے بعض خاص آدمیوں کو اس بات کی خاطر اس کے پاس بھیجا تو اس نے انہیں اطاعت کے ساتھ واپس بھیجا اور

عبدالملک بن مکی نے قابس سے فرار کے بعد چند راتیں عرب قبائل کے درمیان گزاریں پھر اسے موت نے آ لیا اور وہ فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا اور پوتا طرابلس چلے گئے پس ابن ثابت نے انہیں اپنے پاس آنے سے روکا تو وہ زنزور بستی میں الجواری کی کفالت میں جو ذباب کا بطن ہے اترے اور جب سلطان نے فتح اور اس کے معاملات کو مکمل ضبط کر لیا تو الحضرۃ کی

طرف واپس آ گیا اور [illegible] ہوتے آ عازم ہی اس میں داخل ہو گیا اور اس کا بیٹا طرابلس سے ابن ثابت کا تعاقب جو سامان اور خزانوں پر مشتمل تھا لے کر آیا اس تحفہ تھا۔ تو اس نے اپنے خیال کے مطابق اس کے خزانے کو پورا کر دیا اور وہ منصور تا بیس المقرہ کے بعد اولاد ابواللیل نے ایک ایک کر کے ان کے پاس تحفے اور قبولیت چاہتے ہوئے آئے تو اس نے ان کی بیعت قبول کر لی اور ان کا شیخ صولہ بن خالد تھا اور حکیم کے شیخ ابو صعود [illegible] نے اسے قبول کر لیا اور انہوں نے اپنے بیٹوں کو وفاداری کی ضمانت دی اور وہ اطاعت پر قائم رہے اور یکا یک اور قبائل ان کے شامل ہو گئے اور [illegible] تک ان کا یہی حال رہا۔

اولاد ابواللیل کی بغاوت اور پھر ان کے اطاعت کی طرف رجوع کے حالات: جب سلطان فتح قابس کے بعد واپس آیا تو ہم اولاد ابواللیل کے اطاعت کی طرف رجوع کرنے کے حالات کو ہم بیان کر چکے ہیں اور وہ منصور وغیرہ اس کے پاس گئے تو اس نے ان کو قبول کیا اور ان کے بڑے بڑے گناہوں کو معاف کر دیا اور اس نے اطاعت اختیار کرنے پر ضمانت کے بیٹوں کو بطور یرغمال طلب کیا اور ان سے وفاداری کرنے اور ان سے [illegible] طلب کیے اور ابو یحییٰ زکریا [illegible] خراج لینے کے لیے فوجوں کے ساتھ [illegible] ان [illegible] کی مدت میں انہوں نے [illegible] کر لیا تھا اور وہ اولاد ابواللیل اور ان کے حلیف جو حکیم قبیلے سے تھے ان کے ساتھ گئے یہاں تک کہ اس نے اپنا خراج لیا اور بنی [illegible] کے علاقوں میں گھوم اور پھر [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور وہ سلطان کے پاس گئے تو اس نے ان سے [illegible] لیا تو [illegible] حسب عادت اپنی خراج وصول کریں تو سلطان نے اس کام کے لیے ان کے ساتھ اپنے بیٹے ابو فارس کو بھیجا اور وہ ان کے ساتھ ان کے قبائل میں گئے اور اس سے پہلے ابن عرفی اور ابن یملول اور یعقوب بن علی [illegible] ان کے ساتھ [illegible] حمایت کرتے تھے اور انہیں نافرمانی اختیار کرنے اور [illegible] سلطان کی مدد کی دعوت دیتے تھے اور جب انہوں نے [illegible] گرفتار کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو اولاد ابواللیل کی رگوں میں مخالفت نے جوش مارا تو یعقوب بن علی سے تعلق پیدا کرنے کی طرف مائل ہوئے کیونکہ [illegible] تلمسان کے ساتھ آپ نے بات کی [illegible] اور افریقہ کے [illegible] پر دوبارہ قبضہ پانے سے مایوس ہو چکی تھی پس انہوں نے امیر ابو فارس کے قصد میں [illegible] پہنچانے کے بعد اس سے علیحدگی اختیار کر لی اور اعراب کی طرف اپنے خیموں میں چلے گئے۔

پس انہیں کچھ بھی حاصل نہ ہوا اور وہ یعقوب اور ابن عرفی سے بھی ملے اور ان کے پاس [illegible] کا پیغام لے کر آیا کہ وہ ان کی [illegible] اور [illegible] انہیں چھوڑ کر اپنے وطن چلا گیا [illegible] سے پیچھے ہٹ رہے پر [illegible] ہوئی اور یعقوب نے انہیں دوبارہ سلطان سے گفتگو کرنے پر آمادہ کیا اور اس نے اپنے بیٹے [illegible] کو ابن ابی عبداللہ محمد بن ابی ہلال کے ساتھ بھیجا تو اس نے انہیں قبول کیا اور ان سے اچھی طرح پیش آیا اور اس نے اپنے بھائی یحییٰ کو [illegible] ان کے مال [illegible] اور ان سے [illegible] کے لیے بھیجا اور اس نے ان [illegible] سے بھی [illegible] ان کی رضامندی کے لیے [illegible] اور کارکن اور [illegible] میں باہم مل گئے۔

ابن یملول کے بیٹے کا توزر پر غلبہ اور توزر کا امن سے واپس ہونا: قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب یحییٰ بن یملول بسکرہ میں فوت ہو گیا تو اس نے ابو یحییٰ کے نام ایک بچہ پیچھے چھوڑا اور ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ اس نے

۷۸۳ھ میں اعراب اور یارح مرداس کی فوجوں کے ساتھ توزر پر کیسے چڑھائی کی اور جب اس کے بعد ۷۸۴ھ کا سال آیا تو سلطان اور کعب کی اولاد مہلہل کے درمیان ناراضگی پیدا ہو گئی اور اپنے صحرائی سرمائی مقامات میں آ گئے۔ پس ان کے امیر یحییٰ بن طالب نے اس کے بیٹے ابو یحییٰ کے متعلق بسکرہ سے آدمی بھیجا اور وہ توزر کے میدان میں اپنے قبائل میں اترا اور بیٹے کو اس کے مقاموں میں پھینک دیا اور شہر کے نواح سے اس کے مددگار اور صحرائی عربوں کے اشراف اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے شہر پر چڑھائی شروع کر دی اور اس کے باشندوں سے جنگ شروع کر دی اور وہاں پر المنتصر یحییٰ ولی بن طالب کے گھر بھاگ کر آ گیا تھا اور اس سے پناہ لی تھی پس اس نے اسے پناہ دی اور اسے اس کے ماموں تقصہ میں پہنچا دیا جہاں کا عامل عبداللہ الترکی تھا اور ابن یملول نے توزر پر قبضہ کر لیا اور اس کے پاس جو کچھ تھا اور اس نے توزر کے ذخائر سے جو کچھ نکالا تھا عربوں کو عطیات دینے میں ختم کر دیا اور انہیں پورے ایک سال کا خراج زائد بھی ادا کیا اور اس نے فوج کو درست کیا اور اس کی کمزوریوں کو دور کیا اور ابن مزنی کی طرف کوچ کر گیا اور وہ اعراب کو دوست بنا اور اولاد مہلہل جنگ کرنے کے لئے ان پہاڑوں اور ان کے وطنوں اور اولاد ابو اللیل اور ان کے حلیفوں کو جمع کرتا یہاں تک کہ وہ حمہ کے کنارے میں اترا اور انہیں کئی روز تک آرام دیا یہاں تک کہ ہر جانب سے اسے مدد پہنچ گئی اور وہ توزر جانے کے ارادے سے اٹھا اور جب وہ تقصہ میں اترا تو اس نے اپنے بھائی امیر ابو یحییٰ اور اس کے بیٹے امیر المنتصر نے فوج کا سالار بنایا اور اس کے ساتھ صولہ بن خالد بھی اپنی قوم اولاد ابو اللیل کے ساتھ موجود تھا اور یہ ان کے پیچھے تیاری کر کے چلا اور جب اس کا بھائی اور اس کا بیٹا توزر پہنچے تو انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے ساتھ خوب جنگ کی پھر سلطان پہنچ گیا تو فوجوں نے اس کی اطراف سے حملہ کیا اور ایک روز شام تک اس سے جنگ کرتے رہے پھر انہوں نے صبح سویرے جنگ شروع کر دی اور ابن یملول کا بیٹا اپنے ساتھیوں کو بے یار و مددگار چھوڑ گیا اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ اپنی جان بچاتے ہوئے عربوں کے خیموں تک گیا اور سلطان نے شہر میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اور اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو اس کے دار الامارت میں پہنچا دیا اور خود تقصہ کی طرف واپس آ گیا پھر ۷۸۳ھ کے نصف میں وہاں سے تونس آ گیا۔

امیر زکریا بن سلطان کا توزر کا والی ہونا۔ پھر اگلے سال ابن یملول توزر پر چڑھائی کرنے کے لئے دوبارہ واپس آیا اور سلطان بھی فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا تو وہ اعراب کی طرف واپس لوٹ گیا اور سلطان تقصہ میں آیا تو وہاں اس کا بیٹا المنتصر اسے ملا اور اہل توزر نے المنتصر کے حاجب ابو القاسم شہرزوری کی شکایت کی پس اس نے ان کی شکایت کو سنا اور تو اس نے بھی اسے اس کی بد اخلاقی اور حد اعتدال سے تجاوز کی تو اس نے اسے تقصہ میں گرفتار کر لیا اور اسے بیڑیاں ڈال کر تونس لایا گیا تو اس بات سے المنتصر ناراض ہو گیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ توزر کا والی نہیں بنے گا اور وہ سلطان کے ساتھ تونس گیا اور سلطان نے امیر زکریا کو توزر کا والی بنایا جو اس کے چھوٹے بیٹوں میں سے تھا کیونکہ اس نے اس میں نجابت کے آثار دیکھے تھے۔ پس اس کے بارے میں اس کی فراست درست نکلی اور اس نے اس کی حکومت سنبھالی اور اس کی خوب مدافعت کی اور اس نے عربوں کے بھاگ جانے والے قبائل اور ان کے امراء کے ساتھ مصالحت کی یہاں تک کہ اس کی حکومت بہتر ہو گئی۔

حاکمِ بجایہ امیر ابو عبد اللہ کی وفات: جب سلطان تونس فتح کرنے کے لئے چلا تو جیسے بیان ہو چکا ہے کہ اس نے بجایہ پر اپنے بیٹے محمد کو والی بنایا اور اس کا حاجب مقرر کیا اور اسے وصیت کی کہ وہ شہر کے لئے باپ اور اہل شہر اور حوالی کے بچوں کی تربیت کے لیے ماں باپ ہو اور ان کے تیر اندازوں کے سردار محمد بن ابی مہدی کی طرف رجوع کرے۔ پس امیر ابو عبد اللہ نے بجایہ میں نہایت شاندار طریق پر حکومت قائم کی اور ابن مہدی کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا اور وہ اس کی مجالس میں چلا پھرتا اور اس کی مہمات میں اسے کفایت کرتا اور سلطان نے حوالی میں اس کی رضامندی کا خیال رکھا اور امیر بھی اس کی اس بات کو سمجھتا اور اسے اس کا حق دیتا یہاں تک کہ ۷۸۵ھ کے اوائل میں موت نے اسے آلیا اور وہ اپنے بستر پر فوت ہو گیا اور اس کے باپ کو تونس میں اس کی وفات کی خبر ملی تو اس نے اپنے بیٹے کی جگہ اس کے بیٹے ابو العباس احمد کے لئے بجایہ کی ولایت کے عہد کو نافذ کرنے کے لئے جلدی کی اور اس کی حکومت کا کفیل ابن ابی مہدی کو بنایا جو اس پر حاوی تھا اور اس کے باعث اس کے معاملات حسب دستور ہو گئے۔

الزاب پر سلطان کی چڑھائی: میں نے اس کتاب کی تالیف [illegible] کے ہاتھوں سے [illegible] تک پہنچا دیا ہے اور میں ان دنوں میں تونس میں مقیم تھا پھر ۷۸۴ھ کے نصف میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے سمندر کا سفر کر کے دیار مشرق کی طرف گیا اور اسکندریہ اور پھر مصر میں اترا پھر مجھ تک آنے والوں کی زبانی سے مغرب کی خبریں پہنچتی رہیں اور سب سے پہلے مجھے معلوم ہوا۔ بجایہ میں ولی عہد ابن سلطان کی وفات کی خبر ملی پھر اس کے بعد ۷۸۶ھ میں مجھے الزاب کی طرف سلطان کی چڑھائی کی خبر ملی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بسکرہ اور الزاب کا حاکم احمد بن مزنی اپنے عہد میں اطاعت کے معاملہ میں مضطرب تھا اور لشکر سالاروں کا خراج ان عربوں کی موافقت پر اعتماد کرتے ہوئے روک لیتا تھا جو الزاب سے وابستہ اور بکرا کی حکومت میں بڑھ گئے تھے اور ان کے پاس سے اس کا اقتدار یعقوب بن علی کی وجہ سے تھا جو زواودہ قوم پر تھا اور اس کے عجیب و غریب حالات حکومت کے حالات میں لکھے گئے ہیں اور بن مزنی سے اس کے شہر میں پناہ لی اور اس کی تفاصیل ایک بیٹا تھا اور اس نے اس کے مشورے اور مدد سے کئی بار تونس پر چڑھائی کی جس سے سلطان کو غصہ آ گیا اور اس نے اسے اپنے [illegible] کیا پھر وہ ۷۸۶ھ میں [illegible] کے فتح کرنے کے بعد الزاب جانے کے لئے تیار ہوا اور بنی سلیم کے عربوں سے دوستی کی پس وہ سب اس کے ساتھ چل پڑے اور وہ بسکرہ کے قصد سے گزرا پھر جبل اوراس کی طرف بنو [illegible] شہر کی طرف چلا گیا جو الزاب کے مضافات میں سے ہے اور [illegible] زواودہ اور ان کے ساتھی ریاح قبائل کی قوم کو غیرت سے [illegible] اور الزاب کی مدافعت کے لئے اکٹھے ہو گئے [illegible] زواودہ میں سے بنی سباع کے اولاد ان کے اطراف [illegible] جنوب کی طرف چلے گئے کیونکہ وہ سلطان کے طرفدار بن گئے تھے اور ابن مزنی اپنے اہل کے [illegible] اور اپنی قوم کے جوانوں کے ساتھ نکلا لیکن انہوں نے اپنی فوجوں کے [illegible] اور فریقین ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو گئے اور سلطان نے کئی روز تک ان سے جنگ کی اور وہ یعقوب بن علی سے بھی مراسلت کرتا رہا کیونکہ دولت لالچ دیا جاتا تھا کہ وہ بن مزنی کے خلاف اس کی مدد کرے گا اور یعقوب بن علی قوم کو اس سے منحرف کر دے اور انہیں ابن مزنی کے ساتھ [illegible] کرنے [illegible] دینار [illegible] اس کی اطاعت قبول کرنے میں [illegible] ولایت رہا اور اس

نے ریاح کے ساتھ جنگ ختم کر دی یہاں تک کہ اسے جنگ کا موقع مل گیا تو سلطان نے اس کے مشورے کو قبول کر لیا اور ابن عزنی اور روح نے اس سے نگاہ پھیر لی تو اس نے اس کی اطاعت اور اس کا معین خراج قبول کر لیا اور وہ واپس لوٹ آیا اور اس کے پاس سے گزرا پھر قسطنطینہ آیا اور وہاں آرام کیا پھر تونس کی طرف کوچ کر گیا اور ۷۸۰ھ کے نصف میں وہاں پہنچ گیا۔

قابس کی طرف سلطان کی چڑھائی: سلطان نے ۷۸۱ھ میں قابس کو فتح کر کے اسے اپنی عملداری میں شامل کر لیا اور وہاں سے بنی مکی کو بھگا دیا پس وہ طرابلس کی طرف گیا اور ان کے بڑے سردار عبدالملک اور عبدالرحمٰن جو اس کے بھائی احمد کا لڑکا تھا فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا یحییٰ حج کے لئے چلا گیا اور عبدالوہاب نے توزر میں اقامت اختیار کر لی پھر وہ اپنے ملک کے متعلق کوشش کرتا ہوا جبال قابس کی طرف لوٹ آیا اور اس کا یہ کام اس لئے درست ہو گیا کہ اہل شہر کی ایک جماعت نے وہاں کے والی یوسف بن الابار پر اس کی بدکرداری اور بری سیاست کی وجہ سے اس پر حملہ کر دیا پس انہوں نے ان کی کے مددگاروں کی ایک جماعت کو قابس کے مضافات اور وہاں کی بستیوں میں داخل کیا اور ان سے وعدے کئے کہ وہ اپنی معیاد مقررہ پر آئے اور عبدالوہاب بھی ان کے ساتھ تھا اور انہوں نے دروازے سے ہی گھس کر ابن کو قتل کر دیا اور ابن الابار کو ۷۸۹ھ میں اس کے مسکن پر قتل کر دیا اور عبدالوہاب نے شہر پر قبضہ کر لیا اور اپنے اسلاف کی طرح وہاں خود مختار بن گیا اور اس کا بھائی یحییٰ مشرق سے آیا تو اس نے کئی بار اس سے شہر کی حکومت چھیننے کے لئے اس پر چڑھائی کی مگر وہ اسے نہ ملی اور وہ الحامہ کے حاکم کے ہاں اترا اور اس کے ہاں قیام کر کے اس سے شہر کی حکومت لینے کی کوشش کرنے لگا پس عبدالوہاب نے الحامہ کے حاکم کو پیغام بھیجا اور اسے فریب دیا کہ وہ اسے اس پر قابو دے دے تو اس نے اسے اس کی طرف بھیجا تو اسے بعض مرحلوں میں قید کر لیا اور وہ سلطان کی اطاعت کے متعلق ورغلانے لگا اور افریقہ کے اطراف میں جو ذئاب وغیرہ ہے جن پر اپنا مال خرچ کرنے لگا تاکہ وہ اس کی موافقت کریں اور اس نے اس خراج کو بھی روک لیا جو وہ اطاعت کے ایام میں سلطان کو ادا کرتے تھے اور سلطان اپنی فکرمندی میں ان سے غافل تھا۔

پس جب وہ افریقہ اور الزاب میں اپنے مشاغل سے فارغ ہوا تو اس نے ۷۹۱ھ میں اپنی فوج تیار کرنے کے بعد اس پر چڑھائی کی اور عربوں میں اپنے دوست بنائے اور انہیں عطیات دیئے اور قابس میں اترا اور اس نے اس کے محاصرے کے لئے بہت سے جمع کئے اور اس کے نواح کو روندا اور اس سے جنگ کرتا رہا اس کی کھجوروں کے درختوں کو کاٹا اور اپنی فوجوں کے ساتھ وہاں بیٹھ گیا یہاں تک کہ وہ بہت سے لوگوں کو واضح طور پر دکھائی دے آیا اور اس کے میدان میں خوابگاہیں مارنے لگی اور وہ درختوں کے درمیان گھنے سایوں میں اس کے روپوش ہونے اور تعفن کی وجہ سے اسے بعض صحت خیال کرنے لگے پس وہ گندے دوروں دیکھا کرتا تو اللہ کی رحمت سے ختم ہو گیا اور بسا اوقات بیماریوں سے بھی جسم تندرست ہو جاتے ہیں اور جب ان کا محاصرہ شدت اختیار کر گیا اور اس کو اپنے محصور ہو جانے کا خیال آیا تو اس نے سلطان سے اس کی رضامندی اور امن طلب کی تو وہ اس سے راضی ہو گیا اور اسے امان دے دی اور اپنے بیٹے کو اطاعت اختیار کرنے اور خراج دینے پر یرغمال بنایا اور سلطان نے ان کا محاصرہ چھوڑ دیا اور تونس واپس لوٹ آیا اور ابن مکی کے

سیادت و ریاست ہو گئے یہاں تک کہ ان کا چچا یحییٰ اس پر غالب آ گیا جس کا تذکرہ ہم کریں گے۔

المنتصر کا توزر میں اپنی حکومت کی طرف واپس آنا اور اس کے بھائی زکریا کا نفطہ اور نفزاوہ کا حکمران ہونا

جن دنوں المنتصر توزر پر حکمران تھا عرب اس کی سیرت کی تعریف کرتے اور اس کے ساتھ محبت کرتے اور اس کی پیروی کرتے تھے۔ جب سلطان قابس سے واپس لوٹا تو وہ اس کے راستے میں کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ اس نے المنتصر کو بلاد جرید کا والی بنا دیا اور جب وہ اس کی عملداری توزر میں آیا تو اس نے اس کی ولایت [illegible] اور نفزاوہ [illegible] کو [illegible] کیا اور وہ ان [illegible] کر کے ان کے ساتھ سلطان [illegible] وہ دوبارہ المنتصر کو توزر بھیج [illegible] اس کا [illegible] سلطان نے ان کی بات کو قبول کیا اور اسے توزر کی طرف واپس کر دیا اور اس نے اپنے بیٹے زکریا کو نفطہ کی طرف منتقل کر دیا اور اس کے ساتھ نفزاوہ کی عملداری بھی شامل کر دی [illegible] وہ واپس گیا اور اس [illegible] آخر تک رہی تھی۔

قسطنطینہ کے حاکم امیر ابراہیم کی زواودہ کے ساتھ جنگ اور یعقوب بن علی اور امیر ابراہیم کی وفات:

زواودہ کو قسطنطینہ میں حسب مراتب مقررہ عطیات ملتے تھے اور مغرب کے فاتح کے ساتھ ان کے [illegible] اس کے [illegible] آ گئے تھے اور [illegible] میں حکومت کا حلقہ تنگ ہو گیا اور خراج بھی کم ہو گیا اور عرب [illegible] میں اپنے شہروں میں اپنی زمینوں کی کاشت کرنے لگے اور اس کے خراج کا [illegible] ان کے خراج روکنے سے آمدنی کم ہو گئی اور ان کی اطاعت میں خرابی پیدا ہو گئی اور ان کے باہمی فساد اور لوٹ مار کرنے لگے اور جب امیر ابراہیم اپنی باپ کی [illegible] پر چڑھائی سے [illegible] کی طرف ہوا تو [illegible] سے اس کے خراج میں کمی آ گئی تھی۔ [illegible] وعدوں سے جس نے [illegible] جب وہ ان سے [illegible] تو وہ اس کے پاس [illegible] اور اس سے اپنا عطیہ مانگا تو وہ ان پر [illegible] کے پاس ابن علی آیا تو اس نے اسے کہا کہ عربوں کے مطالبات میں اضافے سے [illegible] اور ایک طرف چلا گیا اور اسے چھوڑ دیا اور اس نے عربوں میں اس کے ساتھ جنگ کرنے کا اعلان کیا اور اس سے اس کا مقصد اس کے دشمنوں کو [illegible] کرنا تھا [illegible] اور ان کے [illegible] میں سے بہت سے [illegible] نے اسے [illegible] اور یعقوب سے [illegible] اور وہاں قیام کیا اور اس کی قوم [illegible] قسطنطینہ میں لوٹ [illegible] یہاں تک کہ انہوں نے [illegible] کے اموال کا [illegible] کر دیا اور وہ [illegible] ہاتھوں [illegible] کر کے ساتھ ان کے ساتھ [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس نے [illegible] اور اس کی جگہ اس کی قوم میں اس کا بیٹا محمد کھڑا ہوا اور مسلسل سرکشی پر قائم رہا اور [illegible] کی طرف گیا اور امیر ابراہیم نے اس کے [illegible] دشمنوں سے دوستی کی اور [illegible] بن عمر نے جو یعقوب بن علی کا بھائی تھا اور [illegible] کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور اس کا بھائی [illegible] کی مخالفت میں محمد بن یعقوب کی طرف چلا گیا اور انہوں نے امیر ابراہیم کے ساتھ جنگ کی [illegible] انہوں نے اسے شکست دی اور [illegible] سلطان نے ان سے جنگ کرنے کے لئے اٹھایا

اور انہیں شکست دی اور اس سال انہیں ان کے گرمائی مقام میں آنے سے روک دیا اور وہ اپنے سرمائی مقامات میں چلے گئے اور اس کے بعد اشکول کی طرف آنے سے درماندہ ہو گئے اور انہوں نے گرمی کا موسم الزاب میں گزارا اور وہاں سے سرمائی مقامات آ گئے اور ان کے پاس خوراک ختم ہو چکی تھی اور انہوں نے الزاب کے نواح میں کھیتیوں کو اجاڑ دیا اور قریب تھا کہ ان کے اور ابن مزنی کے درمیان جو اس قوم کے خلاف انہوں نے مدد کی تھی اس کا معاملہ خراب ہو جاتا پھر وہ اشکول کی طرف چلے گئے اور وزیر ابراہیم نے انہیں اپنے سے دور کرنے کے لئے اکسایا اور اسی دوران میں اسے ایک بیماری لاحق ہو گئی اور وہ ۷۹۲ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی فوج منتشر ہو گئی اور محمد بن یعقوب جو برات تھا قسنطینہ کے نواح میں گیا اور وہ اس کی اطاعت کا اظہار کرتے اور مخالفت سے اظہار بیزاری کرتے ہوئے قریب ہو گیا اور اس نے اہل شہر میں امن اور راحت کا اعلان کر دیا۔

اس کی رعایا اور راستوں کے احوال درست ہو گئے اور انہوں نے سلطان کے پاس تونس میں امان اور رضامندی طلب کرتے ہوئے آدمی بھیجا پس اس نے انہیں امان اور رضامندی دی اور اس نے ابراہیم کی جگہ اس کے بیٹے کو مقرر کیا اور اس کی کفالت اور اس کی حکومت کے قیام کے لئے الحضرۃ سے اپنے غلام بشیر کے لڑکے محمد کو بھیجا پس اس نے قسنطینہ کی حکومت کو سنبھالا اور اس کے احوال درست ہو گئے۔

افرنجی نصاریٰ کی مہدیہ سے جنگ: فرنگی قوم بحر روم کے پرلے شمال میں رہتی تھی اور رومی حکومت کے خاتمہ کے بعد انہیں غلبہ اور حکومت حاصل ہوئی تھی پس انہوں نے اس کے جزائر اور سردانیہ، میورقہ اور صقلیہ پر قبضہ کر لیا اور ان کے بحری بیڑوں نے اس کی فضا کو پر کر دیا اور انہوں نے سواحل شام اور بیت المقدس کی طرف آ کر ان پر قبضہ کر لیا اور شمالی سمندر میں دوبارہ ان پر غلبے کا دبدبہ چھا گیا حالانکہ اس میں مسلمانوں کا دبدبہ تھا اور موحدین کی حکومت کے آغاز میں ان کے بحری بیڑوں اور جہازوں کی کثرت کی وجہ سے ان کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا پس فرنج نے ان کو مغلوب کر لیا اور دوبارہ ان کو غلبہ حاصل ہو گیا اور قریب تھا کہ بحری بیڑے ایک زمانے تک اس سے دور رہتے پھر فرنج کی ہوا اکھڑ گئی اور افریقہ میں ان کی حکومت کے مرکز میں کمزوری آ گئی اور ساحل پر طرابلس، جنوہ اور برشلونہ، قطلونیہ وغیرہ کی افرنجی نصرانی پارٹیاں منتشر ہو گئیں اور کئی قومیں بن گئیں اور سواحل افریقہ کے شہروں سے لڑنے کے لئے مسلمانوں کے بہت سے مہاجر پورے ہو گئے اور واقعی بجایہ نے تیس سال سے اس کا آغاز کر دیا ہوا تھا پس سمندری غازیوں کا ایک جتھا اکٹھا ہو گیا اور وہ بحری بیڑے کو تیار کرتے پھر اس کے لئے بہادر جوانوں کو منتخب کرتے پھر اس پر سوار ہو کر غفلت کے وقت سواحل افرنج اور ان کے جزائر کی طرف چلے جاتے اور جو کچھ وہاں سے ملتا اسے اچک لیتے اور کافروں کے بحری بیڑوں سے جنگ کرتے اور اکثر انہیں غالب آ جاتے اور مال غنیمت اور قیدیوں کے ساتھ واپس لوٹتے یہاں تک کہ بجایہ کی مغربی سرحدوں کے سواحل ان کے قیدیوں سے بھر گئے اور جب وہ ان کی حاجات کے لئے منتشر ہوتے تو شہروں کے راستے زنجیروں اور بیڑیوں کے شور سے گونج اٹھتے اور وہ ان کا بہت گراں فدیہ لیتے جس کی ادائیگی ان کے لئے مشکل ہوتی پس یہ بات فرنجی قوم کو گراں گزرتی اور ان کے دل غم اور حسرت سے لبریز ہو گئے اور وہ اس کے بدلے سے عاجز آ گئے اور باوجود دوری کے انہوں نے

سلطان کے پاس افریقہ میں شکایت کی گروہ اس کے سننے سے بہرہ ہو گیا اور انہوں نے آپس میں اپنے حصول اور غالب آنے والے جوانوں کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں سے مقابلہ کرنے اور ان سے بدلہ لینے کے لئے ایک دوسرے کو پکارا اور ان کی تیاری کی خبر سلطان تک پہنچی تو اس نے اپنے بیٹے ابو فارس کو الی تونس کو ان کو فتح کرنے کے لئے بھیجا نیز یہ کہ وہ بحری بیڑے کی نگرانی کرے اور [illegible] اور پرشکوہ اور ان کے پرے کے بحری بیڑے اکٹھے ہو گئے اور ان کے پڑوس میں نصرانی اقوام تھیں اور وہ جنوہ سے چلے اور ۷۹۲ھ کے وسط میں مہدیہ کی بندرگاہ میں اترے اور [illegible] کے وقت رات اور وہاں وہ کے اور وہ دست خشکی کی جانب سے سمندر میں یوں داخل ہوتا تھا جیسے منہ سے باہر نکلی ہوئی زبان ہوتی ہے۔

پس وہ وہاں لنگر انداز ہو گئے اور انہوں نے پہلے دستے کے پاس اس کے اور خشکی کے درمیان لکڑی کی دیوار بنا دی یہاں تک کہ وہ ان کی حفاظت کی پناہ گاہ بن گئی اور اس کے اوپر انہوں نے برج بنائے اور انہیں جانبازوں سے بھر دیا کہ وہ شہر کے جانبازوں اور مسلمانوں کے شہروں سے ان کے پاس آنے والوں سے اچھی طرح لڑیں اور انہوں نے لکڑی کا ایک بڑا قلعہ کی طرف بنایا جو [illegible] کی پناہ گاہ دیواروں پر جھانکتا تھا کہ ان کی حمایت ہو جائے اور اہل شہر قلعہ بند ہو گئے اور انہوں نے بڑی ثابت قدمی اور [illegible] کے قصور کی خاطر ان سے جنگ کی اور شہر کے نواح سے ان کے پاس فوج بھی آ گئی اور ان کے درمیان فریقین حائل ہو گئے اور یہ خبر سلطان کو بھی مل گئی تو وہ فکر مند ہو گیا اور اس نے اس کی امداد کے لئے پے در پے فوجیں بھیجیں پھر اس کا بھائی ابو زکریا یحییٰ اور باقی ماندہ بیٹے موجودہ فوج کے ساتھ اس دشمن کے ساتھ جہاد کرنے کو نکلے اور اعراب کے جنگجو وغیرہ بھی آ گئے اور اس کے سوا ان میں جمع ہو گئے جہاں ان کے مسلمانوں کے درمیان جنگ جاری تھی جس میں سلطان کے بیٹے بڑے نمایاں تھے اور اگر الٰہی حمایت نہ ہوتی تو قریب تھا کہ امیر ابو فارس مشکل میں پھنس جاتا پھر [illegible] فیصلوں سے ان پر [illegible] اور [illegible] سمندر کی طرف [illegible] جل گیا تھی وہ ان کے نتیجے سے غمگین ہو گئے پھر وہ اپنے بحری بیڑے پر سوار ہو کر اپنے ملک کو چلے گئے اور اہل مہدیہ ایک دوسرے کو نجات کی خوشخبری دیتے ہوئے اور امراء کا شکر ادا کرتے ہوئے باہر نکل آئے اور اللہ تعالیٰ نے کفار کو ان کے غصے سمیت واپس کر دیا اور انہوں نے کوئی [illegible] حاصل نہ کی اور مومنوں کو اللہ ہی جنگ کے لئے کافی ہو گیا اور امیر ابو یحییٰ نے قصبوں کی مرمت کا حکم دے دیا اور ان کی خرابی کو درست کر دیا گیا اور وہ تونس کی طرف واپس آ گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ارادے کو پورا کیا اور انہیں اپنے اور ان کے دشمن پر کامیابی دی۔

قفصہ کی بغاوت اور اس کا محاصرہ: سلطان ابوالعباس نے قفصہ پر قبضہ کرتے وقت اپنے بیٹے امیر ابو بکر کو اس کا والی بنایا اور اس کی خدمت کے لئے اپنی حکومت کے آدمیوں میں سے عبداللہ الترکی کو کھڑا کیا جو ان کے دادا سلطان ابو یحییٰ کے غلاموں میں سے ایک [illegible] تھا [illegible] نے اس کی حکومت کو منظم کیا اور ایک مدت تک وہاں رہا پھر وہ [illegible] کی امارت سے الگ ہو گیا اور ۷۸۳ھ میں اس کے باپ کے پاس آ گیا تو سلطان نے قفصہ کی حکومت عبداللہ ترکی کے سپرد کی اور اسے اس اعتماد پر وہاں والی مقرر کیا کہ وہ اس کے امور کو سرانجام دے سکے گا اور وہ اپنی وفات تک جو ۷۹۲ھ میں ہوئی وہاں کا والی رہا اور سلطان نے اس کی جگہ اس کے بیٹے محمد کو والی بنایا اور اس کے بھائی بھی تھے جو بہت زبردست تھے لیکن

اس پر ایسی مصیبت نہیں آئی جیسے اس کی قوم پر آئی اور سلطان نے اُسے ملک کی حکومت پر باقی رکھا پس ان بھائیوں نے بچے کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا اور انہوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قید کر لیا اور سرکشی کا اظہار کیا پھر شہر کے بڑے آدمیوں نے اسے بنی عبداللہ الزکلی سے بیزاری کے اظہار پر آمادہ کیا کیونکہ انہیں ان کے متعلق شک تھا کہ وہ دوبارہ سلطان کی اطاعت کر لیں گے پس اس نے ان پر حملہ کیا اور انہیں باہر نکال دیا اور ان کا مقابلہ کر دیا اور اپنی قوم کی طرح خودمختار رئیس بن بیٹھا پھر اس نے اپنی فوجوں کو جمع کیا اور اعراب سے دوستی کی اور بہت عطیات دیے اور قفصہ پر حملہ کر دیا اور ۷۸۳ھ کے نصف میں اس کے میدان میں جا اترا اور انہوں نے بھی تیاری کر لی اور قلعہ بند ہو گئے پس اس نے ان کے ساتھ مسلسل جنگ کی اور انہیں عذاب کا مزہ چکھایا اور اس کی رسد بند کر دی اور ان کا گلا گھونٹ دیا پھر اس نے ان کی کھجوروں کو کاٹ دیا یہاں تک کہ ان کے تنے گر گئے اور میدان خالی ہو گیا اور ان کا گلا گھٹ گیا۔

پس ان کا شیخ احمد بن سلطان کے پاس اپنے شہر اور قوم کی صلح کے لئے آیا تو اس نے اس سے دھوکہ کیا اور اسے اس کے بیٹے کو قید کر دیا کیونکہ وہ شہر پر قبضہ کرے اور بنی العابد کا ایک آدمی جس کا نام عمر بن حسین تھا ان کی جمعیت کے ذریعہ قفصہ سے چلا گیا اور مغرب میں بہت دور تک چلا گیا پھر واپس آ کر الزاب کی اطراف میں اتر گیا اور جب ابن یملول قفصہ میں مستقل حاکم بن گیا تو وہ اس کے پاس آیا تو اس نے کئی روز تک اسے اپنے ساتھ رکھا پھر اسے اس کے متعلق شک پیدا ہو گیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور قید کر دیا پس جب سلطان نے اس سے دھوکہ کیا تو مشائخ نے اکٹھے ہو کر اسے امارت دے دی اور انہوں نے عربوں کی طرف آدمی بھیجے جو ان سے اپنے ان ذخائر کے متعلق مہربانی کے طالب تھے جو ان کے پاس پڑے تھے اور انہوں نے ان کو اموال دیئے۔ پس صولہ بن خالد بن حمزہ امیر اولاد ابی اللیل نے ان کے دفاع کی ذمہ داری سنبھالی اور اپنی فوج کے ساتھ شہر کے باہر سلطان پر چڑھائی کرنے گیا اور اس کے عرب مددگار بیابانوں میں اپنے اونٹوں کے لئے گھاس تلاش کرنے کے لئے اس سے بہت دور چلے گئے پس اس سے اس بات نے خوفزدہ کر دیا کہ صولہ اپنی قوم میں اپنے جھنڈے کے ساتھ نکلا ہے پس وہ بھاگ گیا اور اس کی قوم نے اس کی اتباع کی اور وہ اپنے بیٹوں اور خواص کے ساتھ مسلسل ان پر حملے کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے ان کو ان کے محلوں میں واپس لوٹا دیا اور وہ بسرعت تمام تونس کی طرف چلا گیا اور وہ بھی اس کے تعاقب میں تھے مگر وہ تلواریں اور نیزے مارنے کے سوا اس سے ایک رتی بھی حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ وہ الحضرۃ پہنچ گیا پھر صولہ اپنے کئے پر پچھتایا اور سلطان سے اپنی اطاعت کے متعلق مراسلت کی مگر وہ نہ مانا اور ۷۸۶ھ میں اپنے سرمائی مقام کی طرف آ گیا اور ابن یملول نے صولہ کو بلایا اور اسے توزر کے محاصرہ پر آمادہ کیا اور وہاں اس کے ساتھ اپنی قوم کو بھی اتارا پس امیر المنتصر بن سلطان ان کے دفاع کے لئے آیا یہاں تک کہ وہ ناامید ہو گئے اور ان کی آرزو میں اختلاف پیدا ہو گیا اور یہ توزر سے ایک الگ جگہ چلے آئے اور صولہ گرمی گزارنے کے لئے تلول چلا گیا اور اس نے سلطان کو دوبارہ اپنی اطاعت کے متعلق رغبت دلائی اور جب سلطان قفصہ سے بھاگا تھا تو ابن یملول نے اسے اس جانب میں چھوڑ دیا تھا۔ پس جب وہ تونس پہنچا تو اہل قفصہ نے اسے واپس آنے کے لئے پیغام بھیجا تو اس کے بعض مددگاروں نے انہیں جواب دیا اور وہ شہر میں داخل ہو گیا پس عمر بن العابد نے جلدی سے اسے اس مکان میں پکڑ لیا جہاں

ہو گیا تھا اور اسے قتل کر دیا اور وہ تونس کا فور [illegible] سرداروں [illegible] اور اہل تونس سلطان کے حمایتی [illegible] فرمانی سے [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] انہوں نے سلطان کو اپنی اطاعت کی اطلاع بھیج دی [illegible] ان [illegible] کے آنے کی خبر [illegible] دی کہ ان کے متعلق آخری اطلاع ہے۔

عمر بن سلطان کی سفاقس پر حکمرانی اور وہاں سے قابس اور جزیرہ جربہ پر اس کا قبضہ کرنا:

امیر عمر بن سلطان ابو الحسن کے امیر ابراہیم کا حقیقی بھائی تھا اور یہ اپنے بھائی ابراہیم کی کفالت میں رہتا تھا اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا سلطان کے پاس چلا گیا اور [illegible] کے پاس قیام پذیر ہو گیا اور جب شیخ طرابلس ابو بکر بن ثابت کی وفات کے بعد اس کی قوم پریشان ہو گئی [illegible] سلطان کے [illegible] تو اس نے اس کے ساتھ اپنے بیٹے عمر کو ۹۷ھ میں طرابلس کے محاصرے کے لئے بھیجا اور اس نے ایک مدت تک اس کا محاصرہ جاری رکھا [illegible] چند [illegible] بھاگ گئے اور [illegible] کوئی قیام [illegible] انہوں نے [illegible] پھر وہ اپنے باپ کے پاس [illegible] آگیا اور [illegible] کے [illegible] جب لوگوں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور وہ راستے میں [illegible] اس کے باپ [illegible] اس نے [illegible] اپنے باپ کے [illegible] سفاقس کا والی بنا [illegible] تمام قبائل اس کے [illegible] مشغول ہو گئے [illegible] سلطان [illegible] اپنے بیٹے [illegible] جانے لگے اور وہاں [illegible] پھر امیر عمر قابس کی طرف گیا [illegible] معاملے میں [illegible] اس بات کو قبول کیا [illegible] جزیرہ [illegible] کا بھی [illegible] ہو گیا اور وہاں امیر [illegible] اختیار کر لیا۔

سلطان ابو العباس کی وفات اور اس کے بیٹے ابو فارس کی تخت نشینی:

[illegible] انہوں [illegible] سلطان [illegible] ۹۱ھ [illegible] خلافت کے قریب [illegible] کا بھائی [illegible] سلطان [illegible] کا بیٹا [illegible] جو اپنے باپ کے [illegible] اپنے بیٹا [illegible] باپ کے [illegible] تھے [illegible] جب سلطان قریب المرگ [illegible] اپنے بیٹا [illegible] سلطان نے اپنے عہد میں ان کے بڑے بھائی کو [illegible] کی [illegible] کے بعد باقی بھائی اپنے بڑے بھائی ابو فارس عزوز کے پاس [illegible] انہوں نے اپنے بیٹا [illegible] وقت [illegible] جب وہ اپنے بھائی کی عیادت کے لئے [illegible] ایک [illegible]

دیا اور اس پر پہرہ لگا دیا اور سلطان اس کے تھوڑی دیر بعد فوت ہو گیا تو انہوں نے ۲۰ شعبان ۷۹۹ھ کو اس کے بیٹے ابو فارس کی بیعت کر لی اور اہل شہر خواہ وہ سردار تھے یا عوام اس کی بیعت کو جوق در جوق آئے اور اس کی بیعت مکمل ہو گئی اور اس نے حکم دیا کہ اس کے چچا کے گھر پر اموال اور ذخائر ہیں انہیں اٹھا کر اس کے محل میں لے جایا جائے یہاں تک کہ اس نے سب کچھ لے لیا اور قید خانے میں اس پر تنگی کر دی اور وہ اپنی سلطنت کے سنبھالنے کے لئے کمر بستہ ہو گیا اور اس نے اپنے بعض بھائیوں کو افریقہ میں اپنی عملداریوں کے سرحدی علاقوں کا والی بنایا اور اس نے اپنے بھائی ابا علی کی تونس کی حکومت کے قیام میں مدد کی اور بقیہ بھائیوں کو شہروں اور مذاکرات کے مقام پر رکھا اور اپنے بھائی المنتصر کو تازہ شہر میں بھیجا تو ان کی حکومت میں اضطراب پیدا ہو گیا اور وہ الجاسر چلا گیا اور وہیں قیام پذیر ہو گیا اور اسی طرح اس کا بھائی زکریا غدامس میں تھا وہ نہال نفوسہ میں چلا گیا اور ان کا بھائی ابو بکر جب اپنے باپ کی وفات سے اپنے باپ کی ولایت کے لئے قسنطینہ گیا اور برنس سے گزرا تو وہاں کے امیر محمد نے جو اس کا بھائی زکریا کا چچا تھا اس کی بہت عزت کی اور وہ قسنطینہ چلا گیا تو وہاں کے ذمہ دار لوگوں نے اس سے سلطان کی بیعت طلب کی تو اس نے انہیں وہ بیعت پڑھ کر سنائی تو انہوں نے اس کے سامنے دروازے کھول دیئے تو وہ اس میں داخل ہو گیا اور اس کی حکومت پر قابض ہو گیا اور وہ سلطان ابو فارس عبدالعزیز کا جو اپنے باپ سلطان ابو العباس بن سالم کی وفات کے بعد جو سفر کے نتیجے میں ہوئی مغرب کا حاکم تھا مخلص دوست تھا اور وہ اس کے پاس اس کی شان کے مناسب ہدایا اور تحائف لے کر گیا لیکن جب وہ مسیلہ پہنچا تو اس کے پیچھے سے اسے سلطان کی وفات کی خبر پہنچی اور امیر ابو بکر نے قسنطینہ سے اسے اپنے پاس واپس آنے کا اشارہ کیا لیکن وہ اپنے تحائف کے ساتھ واپس آ گیا اور اس کے پاس مقیم ہو گیا اور یہ وہ حالات و واقعات ہیں جو ان کے ان سالوں کے حالات کے متعلق ہم تک پہنچے ہیں۔

امرائے بسکرہ بنی مزنی اور الزاب کے حالات: اس عہد میں بسکرہ و الزاب کو [illegible] کے لئے [illegible] حیثیت رکھتا ہے اور مغرب میں اس کی حد قصر الدوسن سے لے کر مشرق میں مغیرا اور بادیس کے مضافات تک ہے اور اس کے اور الفقر کے درمیان جبل [illegible] مغرب سے مشرق تک مسلسل ہے اور اس کے مشرق میں جبل اوراس ہے۔ اس میدان میں قبلہ سے اوپر کی طرف جزائر میں پھیلا ہوا ہے اور یہ ایک مشہور ریگزار ہے جس کے حالات اس کے باشندوں کی زبانی آگے بیان ہوں گے اور زاب ایک بڑا علاقہ ہے جو متعدد بستیوں پر مشتمل ہے جو ایک دوسرے کے قریب ہیں جن میں کھجوریں آباد ہیں اور ان میں سے ہر ایک زاب کے نام سے مشہور ہے اور ان میں سب سے پہلی بستی زاب الدوسن ہے پھر زاب طولقہ پھر زاب ملیان [illegible] پھر بسکرہ [illegible] زاب لیوہ [illegible] اور بسکرہ ان سب بستیوں کی ام ہے اور [illegible] کے بعد ہم زمانے میں ان کے مطابق [illegible] کے ملوک [illegible] کے باشندوں میں سے تھے [illegible] شہرت [illegible] اور انہوں نے [illegible] کی جاگیروں پر قبضہ کر لیا تھا [illegible] میں سے بنی [illegible] کی بہت شہرت تھی اور بسا اوقات انہوں نے صاحب قلعہ بلکین بن محمد بن حماد کی اطاعت کو بغاوت میں چھوڑ دیا اور شہر پر غلبہ حاصل کر کے اس میں خودمختار ہو گئے اور امیر تمیم بن المعز بن بادیس نے بڑا بار [illegible] کیا اور ان کے ساتھ [illegible] کی فوجوں نے خلاف ہو ابی حدید کی نگرانی میں جو حکومت کا پروردہ تھا جنگ کی لیکن اس نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں اٹھا کر قلعہ کی

طرف لے گیا اور بلکین نے ان سب کو قتل کر دیا اور بعد میں آنے والوں کے لئے انہیں عبرت بنا دیا اور اس نے وہاں کے اہل میں سے بنی سندی کو شوری کا ممبر بنایا اور ان میں سے کسی نے حکومت کے بگڑنے اور اس کی ہوا اکھڑ جانے کے بعد حکومت کی خلافت میں غلو دکھایا اور ان نے المنتصر بن خزرون زناتی پر اس کے مشرق سے پہنچنے پر حملہ کیا اور وہ اس کی قوم مغراوہ کے سلطان کے پاس آیا اور اس نے بنی عدی اور بنی ہلال کو بھڑکایا تو سلطان نے اس کے ساتھ تدبیر کی اور اسے اثرابج اور ریغہ کے نواح میں جاگیر دے دی اور عربوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کی سازش کی اور اس نے ایسا ہی کیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اور بنی سندی کی ریاست افریقہ میں امرائے صنہاجہ کے خاتمہ کے ساتھ ختم ہو گئی اور موحدین کی حکومت آ گئی اور بنی زیان نے مغراوہ کو شہرت حاصل ہو گئی اور یہ عربی اثرابج کے دو حصوں میں سے تھے۔ جو پانچویں صدی میں بنی ہلال بن عامر کے ہمراہ بن لطیف بن کر افریقہ پہنچے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور ان کے زعم میں ان کا نسب زیادہ بن یہ ہے جو قرہ سے تعلق رکھتا ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ وہ لطیف میں شامل ہیں پھر بنی جزی بن عمران بن محمد بن عثمان بن حلیفہ بن لطیف سے ہیں اور ان کے باپ کا نام حرشت دخیل بن مکا بن جزی تھا اور اس نے [illegible] کی بات [illegible] پائی جاتی ہے کیونکہ اثرابج کے تمام باشندے [illegible] سے ہیں۔ یہ مغرب سے [illegible] آ نکلے تھے اور [illegible] کے زمانے سے ابتدائی لوگ وہاں رہتے تھے انہوں نے ان کی مہمان نوازی کی اور وہ اس [illegible] کو چھوڑ کر قوارو کی طرف جاتے ہیں کیونکہ اہل اثرابج ان سے خروج نہیں کر سکتے تھے اور وہ اس بات سے پر [illegible] ہوتے ہوئے عجیب و غریب انساب کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور بسکرہ کی جس بستی میں سب سے پہلے ان کی آمد ہوئی اس کا نام [illegible] ہے پھر وہ بکثرت ہو گئے اور انہوں نے اہل بسکرہ سے باغوں اور باغیچوں کی کثرت سے وافر حصہ لیا پھر وہ شہر کی طرف منتقل ہو گئے اور مکانات اور آسودگی سے تمتع ہوئے اور وہاں کے اہل سے شہر کی امارت کا حصہ لیا اور ان کے بہت سے آدمی مشائخ سے اور شہر کی شوری میں شامل ہو گئے پھر بنو زیان نے ان کے اچھے ساتھ شامل ہونے سے پر اعتنا کیا اور اللہ تعالی نے ان پر جو فضل کیا تھا اس کی وجہ سے ان پر حسد کیا اور انہیں اپنے آپ سے خوفزدہ کر دیا۔ لیکن ان کے درمیان پہنچے کی آگ بھڑک اٹھی اور اس کی ابتداء افریقہ میں ابی حفص کے استقلال [illegible] کیا اور اس کے بیٹے سلطان المنتصر کے زمانے میں تونس میں سلطنت کے چبوترے پر پہنچنے کے متعلق گفتگو سے ہوئی پھر انہوں نے جنگ کی اور شہر کی گلیوں میں ایک دوسرے پر حملہ کیا اور حکومت کا منصب بنی زیان کے ساتھ انہیں شہر میں ملا تھا اور جب امیر ابو زکریا نے اپنے بیٹے ابو محمد کے خلاف اس کی بیعت کے آغاز میں خروج کیا تھا اور [illegible] ان دونوں [illegible] امیر موسیٰ بن یحیی بن مسعود نے اس کی بیعت کی اور اس کے ساتھ بسکرہ اور بلاد زاب کی زیارت کو آیا اور وہاں اپنی دعوت کو پھیلا دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں [illegible] کی دعوت سے [illegible] ہوا اور اہل شہر میں سے کچھ لوگوں نے اس کی اطاعت کا اعلان کر دیا اور لوگوں نے بکثرت اس کی اتباع کی پھر جلد ہی سلطان کی فوجوں نے انہیں آ لیا اور انہیں اس زاب سے دور کر دیا۔

لیکن وہ [illegible] بن علی کے ساتھ ہٹ گیا اور اس کے دامن سے وابستہ ہو گیا اور اندلس کی طرف جاتے ہوئے

جانے میں اس کی مزاحمت کی اور اس کے اور قربت میں بھی اس نے ساتھ دیا یہاں تک کہ اس کا بھائی المنتصر فوت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے خلافت دے دی جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور جب اس کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا اور وہ تونس میں تخت خلافت پر بیٹھا تو اس نے فضل بن علی اور اس کے بھائی عبدالواحد کو ان کی خدمات کا لحاظ کرتے ہوئے الزاب اور بلاد الجرید کا والی مقرر کیا نیز اس نے ہمارے مقدمہ میں ان سے محبت کرنے کا ذکر کیا ہے وہ حاکم بن کر الزاب آیا اور بسکرہ میں داخل ہوا اور بنو مزنی اس کے مقابلے سے عاجز ہو گئے اور حکومت کی مرضی کے تابع ہو گئے اور انہوں نے اس کی شان کے متعلق کوئی بات نہ کی اور اس نے اس حکومت سے سب فتنہ اپنی حکومت حاصل کی پھر دولت بنی ابی حفص کمزور ہو گئی اور اس کے انتشار کا معاملہ پیش آیا اور سلطان ابو اسحاق اس کے ہاتھ سے ہلاک ہو گیا پھر سلطان ابو حفص نے اس سے اپنے بھائی کا بدلہ لیا اور اپنی شائع شدہ حکومت کو واپس لیا اور وہ اس کی حفاظت پر بھروسہ کرتا اور الزاب کے معاملہ میں اس کی کفایت پر بھروسہ کرتا تھا اور اس کے دور حکومت میں اس کے دشمن بنو مزنی ترقی کر گئے اور انہوں نے ان کے لڑکوں کے ساتھ جو حاکم کے بیٹیوں سے تھے اور پاشاؤں کی آتی میں اترتے ہوئے قلعہ شہر کو تنگ کرتے تھے اس وقت سازش کی جب وہ سفر کرنے سے واپس آ گیا اور انہوں نے اہل شہر کو اس میں شامل کر لیا اور نسب و رشتہ میں ان سے جا ملے تھے پس انہوں نے ان کو فضل بن علی کے خلاف اکسایا کہ اس پر حملہ کرنے میں شہر کا محاصرہ کیا اور اس کے ہاتھ سے حکومت نے علی بن پاشاؤں کی آتی سے ان کے گھروں کو برباد کر دیا تاکہ ان سے سکون حاصل کریں نیز اس کے عہد وراثی سے مطمئن ہوں جو انہوں نے ان سے قریب کرتے ہوئے لیا تھا اور جب انہوں نے ۶۸۳ھ میں اس کے سوار ہونے کے بعد شہر سے باہر اس پر حملہ کیا اور الزاب کی حکومت لے لی جو وہ انہیں جس وجہ سے دی تھی اس عہد وراثی پر وہ سوار کر دینے پر بنو مزنی اس سے مل گئے اور اس کے عہد کو توڑ دیا پس وہ شہر کو چھوڑ کر باہر چلے گئے اور وہاں جوان نے قرابتیں تھیں انکار کر دیا اور بلاد میں جگہ جگہ منتشر ہو گئے اور بنو مزنی بسکرہ اور الزاب کے شہروں میں خود مختار ہو گئے اور ان سے امور سلطان نے اور بنو داؤد کے خلاف بغاوت کر دی اور انہوں نے اس پر اور اس کے چچیرے بھائی [illegible] مقوقل [illegible] اور مسیلہ پر قبضہ کر لیا اور منصور بن فضل بن علی الحضرۃ میں اپنے باپ کی وفات کے وقت اپنے بعض کاموں میں مصروف تھا پس جب اس کا باپ فوت ہو گیا اور بنو مزنی اس کے بعد خود مختار ہو گئے تو انہوں نے المنتصر کے عہد میں سلطان کے پاس اس کی چغلیاں کیں جو کامیاب ہو گئیں اور اس نے اسے گرفتار کر لیا اور سلطان ابو حفص کے عہد میں قید رہا اور جب مولیٰ ابو زکریا بجایہ میں امیر ابو اسحاق بجایہ قسنطینہ اور بونہ پر غالب آ گیا اور ان علاقوں کی حکومت میں خود مختار ہو گیا اور آل ابی حفص کی حکومت تقسیم ہو گئی تو منصور بن فضل بن علی تونس سے اپنے قید خانے سے بھاگ گیا اور حاجب قاسم ابی الحسین سید الناس کی وفات اور اس کی جگہ سلطان ابو زکریا کا والی بننے کے بعد بجایہ کو آ گیا اور [illegible] محمد بن ابی [illegible] نے ۶۹۹ھ میں اس سے تعلقات کیے تو وہ اس کی خدمت میں لگ گیا اور اس نے کئی قسم کے تحائف دے کر اس سے حسن سلوک کیا اور اس نے الزاب میں اس کی سلطنت کی دعوت کو پھیلانے جانے اور خراج اور اموال کو اس کی طرف بھجوانے کی ذمہ داری لی تو اس نے اسے الزاب کا امیر مقرر کر دیا اور فوج سے مدد کی تو اس نے بسکرہ کے ساتھ جنگ کی اور وہاں کے باشندے بنو مزنی تھے جب کہ سلطان کی بیعت کے لیے گئے تو اس نے

انہیں تین کے عامل منصور کی طرف ایڑیوں کے بل واپس کر دیا اور اس ان کی بیعت تجدید کرنے کے متعلق لکھا اور وہ ۹۳ھ میں شہر میں داخل ہوا اور اس نے اپنے بیوی بچوں کے لئے ایک محل بنانے کے بارے میں ان سے چال چلی اور فوج نے اس کی فصیل میں پناہ لے لی پھر انہوں نے ان کے عہد کو توڑ دیا اور ان پر حملہ کر دیا اور انہیں شہر سے جلاوطن کر دیا اور وہاں اس کی امارت کے قدم مضبوطی سے جم گئے اور سلطان کا خراج بڑھ گیا اور وہاں کی عملداری کا مقصد مکمل ہو گیا اور اس نے الزاب کی عملداری میں جبل اوراس اور ریف کی بستیوں اور وارگلا کے شہر اور واحات کی بستیوں مقرہ تقدوس اور مسیلہ کو بھی شامل کر لیا اور سلطان نے اسے ان سب بستیوں پر امیر مقرر کر دیا اور اس سے ان خراج لیے اور ان کے گوشت کو نوچنے کے لئے عربوں سے مزاحمت کرنے کے لئے بھیج دیا کیونکہ انہوں نے باقی ماندہ مضافات پر قبضہ کر لیا تھا پس اس نے ان کے خراج کے متعلق ان سے حصہ داری کی اور حکومت کے اموال میں اضافہ کر دیا اور خراج وصول کیا اور سلطان کے آدمیوں کے ساتھ حسن سلوک کیا تو انہوں نے اس سے محبت کی اور اس کے بازو حسن سلوک کے انتہائی مرتبے تک کھینچ کر لے گئے تو وہ باعزت ہو گیا اور اس نے سوان کو روند لیا اور بسکرہ میں اس کی عزت اور ریاست مستحکم ہو گئی اور مولی ابو زکریا اوسط ساتویں صدی میں فوت ہو گیا اور انہوں نے اس کی جگہ اس کے بیٹے امیر ابو حفص کو قائم مقام بنایا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس کی حکومت کو اس کے ساتھی ابوحمو عبدالرحمٰن بن عمر نے سنبھالا اور منصور بن فضل اس سے خائف ہو گیا اور اس کے حاجب کے ہاتھ سے چھٹ گیا پھر وہ اس سے مانوس ہو گیا اور سلطان نے مقبوضات کے باقی ماندہ نواح کو اس کی نگرانی میں دے دیا اور اوراس کے بلاد پر جو سدویکش اور عیاض کے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اسے امیر مقرر کر دیا پس اس نے انہیں اپنی عملداری میں شامل کر لیا اور ان کے خراجوں کے حصول کے لئے کمربستہ ہو گیا۔

پھر اس اطاعت کی بابت حادثہ ہو گئی اور اس کے نتیجے بہت بڑے پھر اس کے اور حکومت کے درمیان منافرت پیدا ہو گئی اور وہ یحییٰ بن خالد بن سلطان ابی اسحاق کے ذریعے اس کے حاجب کو عمان سے قسطنطینہ پر چڑھا لایا اور اس کی بیعت کر لی اور اس کی مدد کے لئے زواوہ سے دوستی کر لی اور اس کے ذریعے قسطنطینہ سے جنگ کی پھر اس نے دشمن کی پوشیدہ جگہوں پر اطلاع پائی تو اس کا عقدہ حل ہو گیا اور وہ بسکرہ چلا گیا اور اس نے دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور یحییٰ بن خالد نے اس کو قتل کر دیا یہاں تک کہ [illegible] میں اس کی وفات ہوئی اس کے اور اہل سنت کے قریب مرابطین کے درمیان جو سادات کے اتباع سے مشہور تھے ہو گیا اور انہوں نے رعیت پر زیادتی کرنے اور اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے سبب سے جس پر وہ گامزن تھے اس پر سرزنش کی اور ظالموں کی وصولی کا معاملہ ترک کرنے کا مطالبہ کیا اور اس بات کی خاطر انہوں نے بسکرہ والوں سے کئی جنگیں کیں پھر معاملہ ایک جنگ میں بہت آمد و رفت والے راستے پر خطرناک ہو گیا جیسا کہ اس ذکر میں [illegible] بیان ہو چکا ہے اور منصور بن مزنی نے مرابطین کے لئے فوج تیار کی اور اس نے اپنے بیٹے علی بن منصور اور زواوہ کے شیخ علی بن احمد کی قیادت میں بھیجا اور مرابطین کے سالار شیخ ابو [illegible] ابو یحییٰ بن ادریس اور عطیہ بن سلیمان اور شیخ ابو طلحہ حسن بن عامر تھے پس انہوں نے ابن مزنی کی فوج کو شکست دی اور اس کے بیٹے علی کو قتل کر دیا اور علی بن احمد کو گرفتار کر لیا پھر انہوں نے اس پر احسان کر کے اسے چھوڑ دیا اور بسکرہ کی طرف واپس آ گئے اور اس سے جنگ کی اور اس

نے کھجوروں کے درختوں کو کاٹ دیا پھر انہوں نے دوسری اور تیسری بار اس سے جنگ کی اور اس کے باقی ماندہ ایام میں اس کے اور مرابطین کے درمیان مسلسل جنگیں جاری رہیں اور جب عمر نے اسے اپنے لئے منتخب کر لیا تھا اور اسے با اختیار مقام دیا تھا جب سلطان ابوالبقاء نے تونس پر حملہ کیا تو حاجب نے بھی دیگر لوگوں کے ساتھ اس سے مصالحت کی یہاں تک کہ جب اس نے سلطان کے پاس جانے کی تدبیر کی تو اسے اس تدبیر میں شریک کیا یہاں تک کہ وہ تدبیر مکمل ہو گئی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور حاجب قسنطینہ کی طرف واپس آ گیا اور اس نے اسے اس کی عملداری الزاب میں واپس بھیج دیا اور وہ بجایہ میں اس کے پاس ملاقات اور اس کے کاموں کو دیکھنے کے لئے آیا کرتا تھا یہاں تک کہ عرب نے راستے میں اس سے خیانت کی اور دواودہ کے امراء احمد بن عمر بن محمد بن مسعود اور سلیمان بن علی بن سباع بن یحییٰ نے اسی وقت گرفتار کر لیا جب اس نے عثمان بن سباع بن شبل بن موسیٰ بن محمد کے ساتھ سے امارت حاصل کی اور ان دونوں کی قوم نے زواودہ کی ریاست پر قبضہ کر لیا۔

پس ان دونوں نے منصور بن فضل پر جبکہ وہ اپنی عملداری سے واپس آرہا تھا قابو پا لیا اور اسے باندھ دیا اور اسے [illegible] مرنے کے قریب پہنچ چکا تھا [illegible] پایا اور انہوں نے اس کی ریاست [illegible] بیچ کر [illegible] اور اس نے جب منصور بن فضل نے [illegible] فرار کرنے سے روک دیا اور دو عربوں سے گروی لینے کے بعد کسی کو بھی پیچھے جاتا یہاں تک کہ سلطان ابو یحییٰ نے [illegible] میں تونس پر پہلی بار حملہ کیا اور اس کے ساتھ یعقوب بن عمر نے جو جزیرہ کی سرحد پر تھا اخراجات و عطیات کے لئے اموال کا مطالبہ کیا تو اس نے منصور بن فضل کو اس کی طرف بھیج دیا اور اسے اشارہ کیا کہ وہ اس کو اپنی حجابت پر مقرر کر لے تا کہ وہ اس کی حکومت کو سنبھالے اور [illegible] میں اسے کافی ہو اور منصور نے اس بات کو ابن عمر کے خلاف خیال کیا تو اسے بدگمانی پیدا ہو گئی اور ابن عمر اس سے بگڑ گیا اور اس کی محبت کا رنگ بدل گیا اور سلطان تونس سے اپنی فوجوں کے ساتھ بڑی ذلت کے بعد واپس آ گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب اس نے قسنطینہ میں رہائش کی تو اسے [illegible] سرحد یعقوب بن عمر سے رکاوٹ کے آثار نظر آئے تو وہ اس کے پاس جانے سے رک گیا اور [illegible] اور ابن عمر نے منصور بن فضل کے بارے میں پیغام بھیجا تو اس نے اسے جواب دے دیا اور سلطان کا جرنیل محمد بن ابی الحسن بن سید الناس کے پاس گیا اور وہ ابھی راستے ہی میں تھا کہ اسے [illegible] طرف [illegible] اور جرنیل نے اس کے متعلق ارادہ کیا تو اس کے عرب مددگاروں عثمان بن ناصر [illegible] اولاد حرب اور یعقوب بن ادریس شیخ اولاد [illegible] اور ان کے ساتھیوں نے اسے پناہ دی اور وہ بسکرہ چلا گیا اور ابن عمر کو اطلاع پہنچی تو اس نے عداوت سے اس پر [illegible] اور منصور بن مزنی ان کے دشمن صاحب تلمسان اولاد تاشفین کے ہمراہ گیا اور ان کی خدمت میں شامل ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے یوسف کو اس کے پاس اطاعت [illegible] کے ساتھ بھیجا اور اس دوران میں سلطان نے تونس اور باقی ماندہ افریقیہ پر قبضہ کر لیا اور ابن عمر [illegible] میں فوت ہو گیا اور منصور بن مزنی ہمیشہ ہی حکومت کے لئے [illegible] الاصول رہا اور فوجیں [illegible] اس کے [illegible] کرنے کے لئے آئیں یہاں تک کہ وہ [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت کو اس کے بیٹے عبدالواحد نے سنبھالا اور سلطان نے اسے اس کے باپ کی عملداری

الزاب پر امیر مقرر کر دیا اور صحرائی علاقے کی بستیاں ریغ اور وارکلی بھی اس کے ساتھ شامل کر دیں اور ابن مزنی کی وفات کے بعد سلطان نے محمد بن ابی الحسین بن سید الناس کو مرصد کا امیر مقرر کیا اور اسے اپنے بیٹے یحییٰ کا کفیل بھی بنایا اور اسے اس کے پاس بھیج دیا عبدالواحد اور امیر مرصد کے درمیان سلطان کے ہاں مرتبہ میں حسد کی وجہ سے نئے سرے سے وحشت پیدا ہو گئی کیونکہ یہ سب حاجب ابن مزنی کے پروردہ اور خاص لوگ تھے اور انہوں نے فوجوں کو اس کے ساتھ جنگ کرنے اور اس کے حملے سے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا اور عبدالواحد نے آل زیان کو جو حکومت کو اطراف سے کم کر رہے تھے اپنی اطاعت کی رسی کا سرا پکڑا دیا اور اس نے اپنی آخری عمر میں اپنے بیٹے کے مذہب کو قبول کر لیا اور وہ فوجوں کو اس کے خلاف برانگیختہ کرنے لگا یہاں تک کہ عبدالواحد نے اسے اپنی بیٹی کا رشتہ دے کر اس سے پیوند لی اور اس نے صلح کرنے اور خراج دینے کی شرط لگائی اور وہ اپنے کام میں لگ گیا یہاں تک کہ اس کے بھائی یوسف نے ان کے خواص کے ساتھ جو بنی مزنی اور بنی ابی الاب سے تھے سازش کر کے اسے ۷۰۲ھ میں قتل کر دیا اور جب اس کے متعلق ان کی سازش پختہ ہو گئی تو انہوں نے اسے عشاء کے وقت بعض امور مہمہ میں مشورہ کے لئے بلایا اور اسے خنجر مار دیا جس سے وہ اسی وقت ہلاک ہو گیا اور یوسف بن مزنی حاجب کا خود مختار جانشین بن گیا اور حسب دستور اس کے پاس سلطان کا پروانہ تقرری اور خلعت بھیجی اور اس کی تنخواہوں کے منابر پر اس کے لئے دعا کرنے کا قانون بھی چالو ہو گیا اور سلطان نے بجایہ کی سرحد سے محمد بن سید الناس کو بلایا اور اسے اس کی حکومت کے کاموں کو دیکھنے بھیجا اس کے اور الزاب کے والی یوسف بن منصور کے درمیان پرانے کینوں کی آگ بھڑک اٹھی اور حاجب ۷۱۳ھ میں سلطان کی مصیبت میں ہلاک ہو گیا اور اس نے محمد بن غلام کو [illegible] مقرر کر دیا اور فوجوں کی باگ ڈور بھی اس کے ہاتھ میں دے دی اور دیگر بستیاں اور مضافات بھی اس کے حوالے کر دیئے۔ پس اس نے اپنی حکومت میں اپنا حکم چلایا اور جب سلطان اپنے دشمن کی مدافعت سے فارغ ہوا تو اپنی حکومت پر غالب آ گیا اور حکومت کے کندھوں پر ان کا جو کام بھی تھا اس نے اسے چھوڑ دیا اور سلطان ابوالحسن نے آل پر حملہ کر کے ان کے آثار ختم کر دیئے اور ان کے عزائم کی دھار کو کاٹ دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

علی قائد محمد بن حکیم نے یوسف بن منصور کے ساتھ مل کر علاقے کی آگ جلائی اور اس نے سلطان کے پوشیدہ بھید کو بھنبھوڑا اور اس کے عزائم کو صحیح راستے پر ڈالا اور اطاعت کے معاملہ میں راست روی اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور تین بار فوجوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جس میں اس نے بار بار خراج دے کر اس کا دفاع کیا پھر اس کے اور زواودہ کے سردار علی بن احمد کے درمیان جنگیں ہوئیں جن کا باعث یہ بات تھی کہ اسے خراج میں تیسرا حصہ حاصل تھا پس اس نے اس کے ساتھ جنگ چھوڑ دی اور عربوں کی عادت کے مطابق دعا کرنے کے قریب میں اس نے مقابلہ کے لئے بلایا اور اس امر کے لئے باہر نکل کر غفلت کی اور اس سے جنگ کی اور ان کا بیٹا مغلوب ہو کر منحرف ہو گیا اور بسکرہ چلا گیا تو ابن مزنی نے اپنی بہن منصور بن فضل سے اس کا رشتہ کر دیا اور اسے بسکرہ کا امیر بنا دیا پس اس نے اس کا بہت اچھا دفاع کیا اور ابن مزنی نے سلیمان بن علی رئیس اولاد سباع اور علی بن احمد کے متعلق پیغام بھیجا یہ بسکرہ میں اس کے پاس صبح و شام جنگ کے لئے جاتا یہاں تک کہ ابن مزنی کمزور ہو گیا اور علی بن احمد بسکرہ سے چلا گیا اور تھوڑی مدت کے چالیسویں سال تک ابن مزنی کے

ساتھ اتفاق اور صلح کر لی تو وہ پھر [illegible] کے قبائل ان کے پاس آ گئے اور [illegible] الجریدہ سے نکلنے کے بعد افریقہ سے افراد اور ان سے اطاعت اور قرابت کا مطالبہ کیا اور ابن ہلال کے بیٹے کو بطور یرغمال طلب کیا پھر اپنی فوجوں کے ساتھ الزاب کی طرف چلا گیا اور منصور نے حرب [illegible] ان کے ساتھ تھے پس وہ الزاب سے بھاگ کر [illegible] میں آیا اور زواوہ کے عرب اور باقی ماندہ ریاح اس کے آگے بھاگ اٹھے اور یوسف بن مزنی نے ان سب سے تعاقب سے ہاتھ کھینچ لیا اور وہاں سے واریغہ کی طرف چلا گیا۔ پس اس نے ان کے قصور کو فتح کر لیا اور لوٹ لیا اور اس کی باقی ماندہ [illegible] پر بھی قبضہ کر لیا اور تونس کی طرف واپس آ گیا اور سلطان نے اپنے وزیر محمد بن حکیم کو ۷۵۸ھ میں [illegible] طرف بھیجا اور اس کے بیٹے ابو حفص [illegible] کو [illegible] بنایا اور حاجب ابو محمد بن تافراکین اس کے [illegible] اور ان کے خواص کی [illegible] سے ڈر گیا [illegible] شاہ مغرب کے پاس چلے [illegible] کی وجہ سے خوف کھایا [illegible] پر جھانکتا تھا اور اس نے [illegible] افریقہ کی حکومت کے متعلق [illegible] کھینچ کر لے گیا اور اس نے ۷۵۸ھ میں بڑی بڑی اقوام پر حملہ کر دیا جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں اور یعقوب بن [illegible] امیر الزاب [illegible] ساتھ ان کے پاس آیا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس نے اسے اپنے خواص کے ساتھ قسنطینہ کی طرف چلنے کو کہا۔ پھر اسے الزاب اور [illegible] کے [illegible] بھیج [illegible] مغرب الاقصیٰ [illegible] واسطے [illegible] خزانہ بھیجے [illegible] اس کام کے لئے مستعد ہو گیا اور جب اس نے ان کے پہنچنے کے متعلق سنا تو وہ بھی قسنطینہ تک جا ملا اور [illegible] وہاں سب کو [illegible] سلطان کی مصیبت کی خبر ملی تو اس نے اپنے شہر جانے کا عزم کر لیا اور امیر الزاب یعقوب بن علی بن احمد نے افریقہ کی طرف [illegible] اس [illegible] دونوں کے [illegible] قسنطینہ [illegible] عمال موجود تھے اور [illegible] کے چھوٹے بیٹے عبداللہ [illegible] الٹے پاؤں آ گئے اور ان سب کو یوسف بن منصور نے اپنے پاس پناہ دی اور انہیں اپنے شہر میں اتارا اور [illegible] ان کی ضروریات پوری کرتا رہا یہاں تک کہ سلطان [illegible] یعقوب [illegible] کی معیت میں ان کے ساتھ [illegible] منصور نے سلطان [illegible] کے ساتھ [illegible] احسان کیا تھا [illegible] پھر اس کے بعد افریقہ [illegible] دو ماہ کے درمیان اس کے خلاف بغاوت کرنے [illegible] پیدا ہو گیا [illegible] اور جب [illegible] مصیبت سے بچ کر وہاں آیا تو [illegible] اس کے پاس [illegible] کرتے رہے اور [illegible] کے ملک کی واپسی کے لئے دعا [illegible] یہاں تک کہ سلطان ۷۵۹ھ میں مغرب اقصیٰ [illegible] فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے سلطان ابو عنان [illegible] حکومت [illegible] ہو گیا اور جب اس نے اپنی حکومت [illegible] تلمسان اور [illegible] حکومت [illegible] اپنی حکومت کے [illegible] اور [illegible] اور ۷۵۲ھ میں [illegible] کی طرف [illegible] یوسف بن منصور نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور اس نے رضا و رغبت سے بیعت کی اور اس نے اپنے ایلچیوں کو اپنی بیعت کے ساتھ سلطان کے پاس بھیجا [illegible]

دامن کوہ میں چلے جاتے تھے جب ابو عبداللہ محمد بن ابی عمرو کے ساتھ ان کے پاس گیا اور ان سے اسے افریقہ پر قبضہ کرنے اور اپنی تباہ شدہ حکومت کو درست کرنے کے لئے فوجوں کے ساتھ بھیجا جیسا کہ ہم عنقریب اس کا ذکر کریں گے اور ۷۵۴ھ میں ان کے پاس قبائل کے امراء اور فوجیں گئے ہوئے تھے اور ان میں یوسف بن منصور امیر [illegible] اور یعقوب بن علی امیر [illegible] اور زواودہ کے باقی [illegible] بھی آئے اور سلطان نے انہیں بڑی عزت کے ساتھ [illegible] افریقہ کے درمیان اس کے باپ دادا اس کی قوم [illegible] تھے اور اس نے انہیں قیمتی تحائف دیئے اور اس نے یوسف بن مزنی کو الزاب پر [illegible] اور [illegible] کو امیر مقرر کیا اور وہ شاہی [illegible] واپس لوٹا اور سلطان کی دوستی سے بہت حصہ پایا اور اس کی مجلس میں ان کا مقام بلند ہو گیا اور جب سلطان نے ۷۵۸ھ میں قسطنطینہ کو فتح کرنے کے لئے افریقہ پر چڑھائی کی تو یوسف بن منصور قسطنطینہ میں اسے ملا اور اس نے اسے اپنے مددگاروں اور [illegible] میں شامل کر لیا اور ان دنوں یعقوب بن علی نے اس سے وحشت محسوس کی کیونکہ اس نے [illegible] اور اس کی قوم کو [illegible] ہونے کا مطالبہ کیا تھا۔

پھر اس نے [illegible] الزاب [illegible] کے محاصرہ کے [illegible] ہو گئے اور سلطان نے فوجوں کے ساتھ ان کی تلاش میں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] الزاب میں اترا اور اس نے [illegible] یعقوب بن علی کے شہروں [illegible] کو برباد کر دیا [illegible] اور یعقوب اپنے قبائل کے ساتھ صحرا میں [illegible] اور مغرب سے سلطان [illegible] واپس لوٹ آیا اور [illegible] ہو گیا اور اس نے فوجوں کو آرام پہنچانے اور [illegible] صحرا کے قبائل سے ان کی [illegible] دور کرنے کے لئے [illegible] یوسف بن منصور نے اپنی فوج اور اپنی قوم کے [illegible] بستیوں میں پھیلا دیا اور انہیں [illegible] کے [illegible] سے [illegible] لوگوں نے [illegible] کا [illegible] اور اس [illegible] کا [illegible] کے [illegible] اس کے [illegible] وزیروں میں سے تھا اور سلطان نے اس کا بہت [illegible] اور اس کے عیال [illegible] اور [illegible] قتل کے [illegible] اور وہ [illegible] واپس آ گئے پھر یوسف بن منصور نے اپنے بیٹے [illegible] کو [illegible] سلطان کے پاس اس وقت بھیجا جب [illegible] سلطان ابو عنان [illegible] میں افریقہ پر چڑھائی کے بعد [illegible] اور اس نے اس کے ساتھ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] یہاں تک کہ [illegible] پر وفات [illegible] اور اس کے بعد [illegible] اور اس نے [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور اس کا [illegible] اور سلطان کی وفات کے بعد [illegible] اپنے بیٹے [illegible] سلطان [illegible] کے تلمسان پر قبضہ کرنے کے [illegible] کے قبضہ میں آ گیا تو [illegible] اپنے وطن جاتے ہوئے [illegible] پایا [illegible] اس کے بیٹے [illegible] الزاب کے [illegible] کرتے ہوئے [illegible] اور اس کے

اموال میں رغبت دلانے کے لئے اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس کے لئے مال خرچ کیا تھا بنو مرین نے اپنے ذخائر سے اسے بھیجا تھا اور صغیر نے اس کے ساتھ اپنی قوم کا ایک وفد بھیجا جس نے اسے اس کے دشمن تک پہنچا دیا اور یہ اس کے نجات پانے کا ایک عجیب واقعہ ہے اور موحدین نے بجایہ اور قسنطینہ کی اپنی سرحدیں بنی مرین کے قبضہ سے واپس لے لیں اور ان کے قبائل کے جو لشکر وہاں ٹھہرے ہوئے تھے انہیں وہاں سے بھگا دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں پس یوسف بن منصور نے ان کی دوبارہ اطاعت اختیار کر لی یہاں تک کہ ۷۱۰ھ کی عاشورہ کے روز فوت ہو گیا اور اس کی حکومت کو اس کے بیٹے نے سنبھالا اور اس کے طریق کے مطابق چلا اور آج کل وہ اپنے باپ کی جگہ الزاب کا امیر ہے اور اپنے باپ کے طریق کے مطابق عمل رہا ہے ہاں اس کا باپ کا تعلق طبعی تھا اور اس کا تقلیدی ہے کیونکہ وہ ظریف اور ہنسا بنتا ہے اور ان کے لڑکے بھی ہیں جن میں سے بڑا ابو یحییٰ ہے اور محمد بن یملول کی بیٹی سے یحییٰ کی ایک بہن ہے جو آج کل مرتبہ کے قابل ہے اور اسی وجہ سے بھی اہل جرید پر مصیبت نازل ہوئی ہے اور یحییٰ بن یملول کی وجہ سے ان کے وطن پر مصیبت نازل ہوئی اور وہ سلطان سے خوف محسوس کرتے ہیں اور انہوں نے جرید والوں کو اموال دیئے اور اپنے ہاتھ کو حاکم تلمسان کی رسی کے پکڑنے کے لئے بڑھایا مگر اس نے اسے قائم رہنے دیا اور وہ اپنی حکومت میں ایک آدمی کو مقدم اور دوسرے کو موخر کرتا تھا پھر اس نے توبہ و انابت کو اس کے دل کے قریب کیا اور اسے اس کے رشد کی سند دکھائی اور اس نے اطاعت میں استقامت اور قرب سے انحراف کرنے میں جلدی کی پس سلطان ابو العباس نے شیخ الموحدین ابو العباس بن ابی ہلال کو بھیجا اور اس نے اس کے لئے اعلانیہ دوستی کا اظہار کیا اور اس نے اس کے ساتھ ایک وفد اپنے تحائف اور استقامت کے ساتھ بھیجا اور سلطان نے اسے قبول کر لیا اور اسے دوبارہ خوشحال کر دیا۔

باب : ۴۰

بنی یملول بنی خلف
بنی ابی المنیع

توزر میں بنی یملول اور نفطہ میں بنی خلف اور الحامہ میں بنی ابی المنیع کی امارت کے حالات: علاقہ کی وسعت اور شہر کے متمدن ہونے اور ان ماتحت بستیوں کی اہم قری میں رہنے کی وجہ سے ان رؤسا کا لیڈر ابن یملول تھا جس کا نام یحییٰ بن محمد بن احمد بن محمد بن یملول تھا اور میرے خیال میں اس کا نسب تنوخ کے ان عربوں سے ملتا ہے جو آغاز میں یہاں آئے تھے جس کے بیٹے فتح کے آغاز سے اس علاقے میں رہ رہے تھے اور یہاں جڑ پکڑ گئے تھے اور ان کی اولاد نسب اور رشتہ داری کے لحاظ سے پھیل گئی یہاں تک کہ وہ شوریٰ کے ان گروہوں میں شامل ہو گئے جو بادشاہوں کے پاس جاتے تھے۔ اور وہ افریقہ سے آنے والے عمال کو ملتے تھے اور آل حماد کے زمانے میں تکدر میں اور آل عبدالمومن کے زمانے میں مراکش میں اور آل ابی حفص کے زمانے میں تونس میں تم لوگوں کے مصالح پر نظر رکھتے تھے جیسے بنی واماس بنی فرقان بنی مروا اور بنی عرض تھے اور عبداللہ شیعی کے زمانے میں ان میں ابن فرقان کو مقدم و مسلم تھا جس نے ابو یزید سے متعلق یہ بات چلتی ہے کہ وہ ابوالقاسم پر گمان خیانت کیا جاتا ہے اسے نکال دیا اور [illegible] کے زمانے میں یحییٰ بن [illegible] کو مقدم بنایا اور جب آل زیری کی حکومت کے وقت قیروان کے لوگ اہل المہدیہ کی اطاعت کو ان کی طرف لے آئے تھے پھر ان کی حکومت میں اختلاف پیدا ہو گیا پھر موحدین کے آغاز میں کئی سرداروں کو دوبارہ امارت مل گئی اور ان میں وہ شخص بھی تھا جو یحییٰ انہوں نے ملا اور اس نے اپنی اور توزر کے باشندگان کی اطاعت ان کی خدمت میں پیش کی تو اس نے اسے قبول کیا اور انعام دیا اور حکومت موحدین کو حاصل ہو گئی جس میں انہوں نے وہاں سے سرداری اور خودمختاری کے آثار مٹا دیے اور اہل مدینہ نے اس عظمت کو اس علاقے میں مستقل سرداری کی طرف لے جاتے ہوئے پرورش پائی اور شہر کے سرداروں اور وطن کے اشراف کا دفاع کرتا رہا اور سلطان ابوحفص عمر فازاری کے زمانے میں شیخ الموحدین اور فوج کے سالار کے پاس اس کی چغلی کی گئی تو اس نے اسے

کی طرف کر دیا اور اس نے اس سے اصرار کے ساتھ اس کا مطالبہ کیا جو اس نے بطور زکوٰۃ اس سے مانگا تھا اور یہ اس کی پہلی مصیبت تھی۔ پس اس نے اس کے جتھوں سے آگ نکالی اور اس کے انکار سے آگ لگائی اور وہ الحضرۃ کی طرف چلا گیا کیونکہ اسے توقع تھی کہ وہ اما اتفاقاً وقت میں قتل ہو جائے گا۔ پس اس نے ایک مدت تک اپنا وطن چھوڑے رکھا اور وہ سوئے وزراء اور خواص کے دروازوں پر جاتا اور معاملین اور خواص کے ساتھ پڑوسی بھی تھا پس اس نے اسے [illegible] کا عامل مقرر کر دیا پس اس نے دارالحرب کے جزیروں سے عشر لینے کے لئے عمال کو کشتیوں میں بٹھایا پھر اس نے الحضرۃ کے باقی ماندہ عمال سے بھی مدد لی اور فوجیں اور ٹیکس کی وصولی کا ذمہ دار بن گیا اور مسلسل اس کا یہی حال رہا اور اس کا فائدہ بڑھ گیا اور وہ [illegible] کیا اور اس نے اس کو [illegible] حسن سلوک اور تحائف کے ساتھ [illegible] کی زیادتیوں کو [illegible] کے لئے ذریعہ بنا لیا یہاں تک کہ [illegible] نے اسے سرکش بنا دیا اور اس کے مقام کے خلاف بغاوت ہوئی اور اس کا معاملہ [illegible] تک پہنچ گیا تو اس نے سلطان [illegible] کی گرفتاری [illegible] کی [illegible] تھی [illegible] اور وہ [illegible] طرف [illegible] اور اس کے ہزاروں [illegible] سے [illegible] امراء کے ساتھ طلب کیا گیا اور وہ [illegible] میں پہنچ گیا اور اس نے خط پڑھے [illegible] فروخت کر دیا اور تنگ [illegible] کی طرف گیا تو اس کے [illegible] کی جماعت [illegible] سوئے ان کے [illegible] ہو جانے کی وجہ سے [illegible] جمع ہو گئے [illegible] اور ان میں خرابی [illegible] اور ان کے امراء نے الحضرۃ کو مشترک کر لیا اور ان لوگوں سے حکومت کا ساتھ [illegible] گیا اور وہ بلاد الجرید میں [illegible] اور ان کی حکومت کا معاملہ شوریٰ کے سپرد ہو گیا۔

پھر جب امراء شوریٰ [illegible] کے [illegible] پانی کے حباب کی طرح [illegible] ان کا [illegible] ٹھنڈا ہو گیا تو اس کی کوشش کامیاب ہوئی اور وہ [illegible] خود مختار [illegible] بن گیا اور [illegible] میں وفات پا گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا اس کے طریق پر چلا جو اس سے بڑا حریص، خود مختاری کا شوقین اور مصر [illegible] کے ساتھ مزاحمت کرنے والا تھا اور بقیہ عمر اس نے کمینوں اور بدکاروں کے ساتھ شراب نوشی کرنے اور اپنے ہمسروں پر غلبہ حاصل کرنے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] قتل ہو کر اور [illegible] جلا وطن ہو کر ہلاکت کے گڑھے میں گر گئے اور [illegible] سلطان [illegible] کی [illegible] یہاں تک کہ اس نے [illegible]۔ لہٰذا فضا صاف ہو گئی اور حکومت مضبوط ہو گئی اور وہ شہر اور ملک کے معاملات میں اپنے باپ سے بھی زیادہ خود مختار بن گیا اور اس کی وفات [illegible] پانچ [illegible] سال ہوئی اور اس کے بھائی محمد نے جو [illegible] کے میدان میں اس کا [illegible] تھا اس سے پہلے [illegible] تخت حکومت پر بیٹھ گیا [illegible] اور [illegible] کے امراء [illegible] سے حسن سلوک کیا اور ان سے [illegible] کا تعلق پیدا کیا [illegible] ابوالفضل [illegible] تھا اور وہ حکومت [illegible] ان کی شہرت [illegible] اور [illegible] کی حکومت کا [illegible] محمد بن حکیم [illegible] اس نے [illegible] اطاعت قبول کر لی کیونکہ اس نے اس کے [illegible] اور وہ [illegible] آٹھویں صدی کے چالیسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا عبداللہ حکومت کے [illegible] ابو زید بن احمد نے [illegible] اس کے باپ

نے قید کر کے قتل کر دیا [illegible] شروع ہو گیا۔

پس تمام اس وقت [illegible] کے خلاف جنگ کرتے تھے اور دو قوم پیش قدمی کرتے [illegible] ہو گئے اور اموال و منصب لے رکھے تھے یہاں تک کہ سارے ملک [illegible] کی طرف منسوب کیا جاتا تھا پس ان کا معاملہ خراب ہو گیا اور ان کے علاوہ اکثر بہت مشغول ہو گئی اور ان کا بھائی ابوبکر [illegible] قید تھا۔ پس اہل تونس نے [illegible] سلطان نے [illegible] اور [illegible] نے ان سے [illegible] قید خانے سے رہا ہو کر وہ اپنی [illegible] کے لوگوں کے پاس گیا اور اس نے [illegible] کے قریب [illegible] لوگوں کو اکٹھا کیا اور [illegible] معاف کر دیا۔ پھر اس نے [illegible] اس کے بھائی [illegible] کو گرفتار کرنے میں جلدی کی اور [illegible] نے [illegible] اپنے گھر میں قید کر دیا اور ان کے خون سے برأت کا اظہار کیا اور قید کے [illegible] کے قید خانے میں [illegible] جب [illegible] حکومت شوریٰ کے [illegible] ہوئی تو تونس میں [illegible] محمد بن علی عبدالجلیل بن [illegible] حاکم بنا اور ان کے قتل میں [illegible] کا حاجب [illegible] حاکم [illegible] سب سے پہلے [illegible] تک کہ [illegible] گئے اور انہوں نے [illegible] ایک گروہ [illegible] پر قابض [illegible] کر لیا تھا پھر اس نے [illegible] ان کے پاس [illegible] کہ ان کے احوال میں سے کچھ مال کھا جاتا ہے تو اس نے [illegible] مطالبہ کیا تو اس نے [illegible] اور جب شہر میں مصیبت پیدا ہوئی تو [illegible] حکومت شروع ہو گئی [illegible] العابد [illegible] سے زیادہ عصبیت والے تھے اور ان کا [illegible] سلطان [illegible] سلطان ابوالحسن [illegible] تلمسان نے [illegible] تو اس نے تلمسان کا محاصرہ کر لیا [illegible] سلطان نے اپنے [illegible] اور اپنی [illegible] کی اصلاح کی طرف توجہ کی اور [illegible] کے قبضہ سے [illegible] اور اس نے [illegible] میں [illegible] اور عرب [illegible] کی فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کیا اور تقریباً ایک [illegible] تک اس کا محاصرہ جاری رکھا۔ [illegible] نے [illegible] کے درختوں کو کاٹ دیا اور دوسری طرف سے ان کا [illegible] تنگ ہو گیا اور اطاعت کے بارے میں [illegible] ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور ایک دوسرے سے [illegible] کرتے ہوئے سلطان کے پاس [illegible] آ گئے اور بنی العابد [illegible] بھاگ کر [illegible] کی پناہ میں چلے گئے اور [illegible] نے سلطان کی [illegible] اطاعت [illegible] حاصل کر لی اور ان سے [illegible] وقت میں [illegible] کی اور ان کے ساتھ اتفاق کیا اور [illegible] کی امیدوں کو پورا کیا اور اپنے مخصوص بیٹے امیر ابو العباس [illegible] کو [illegible] کر کے اور [illegible] امیر [illegible] وہ خود واپس [illegible] جزیرہ میں [illegible] امیر ابو العباس [illegible] پر قابض ہو گیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور [illegible] ابو محمد عبداللہ اور [illegible] کا بیٹا [illegible] بھائی ہیں اور ان کا بھتیجا [illegible] کے [illegible] ہیں اور ان کا نسب عثمان سے جا ملتا ہے [illegible] ابتدا [illegible] میں سے [illegible] ایک [illegible] تھا اور [illegible]

[illegible] لیا تھا، وہاں ان کے [illegible] کا ایک گروہ تھا۔ اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یہ دونوں بھائی [illegible] کے زمانے میں خود مختار بن گئے تھے۔ اور جب سلطان ابوبکر نے تونس پر قبضہ کر لیا اور اپنے بیٹے ابوالعباس کو قسطنطینہ میں [illegible] شہروں کا بھی امیر مقرر کیا تو ان دونوں کی اطاعت [illegible] تو اس نے اپنے وزیر ابوالقاسم بن عتو کو [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] ان کی طرف بھیجا اور [illegible] تیار کر کے [illegible] تو اس نے [illegible] کے ساتھ جنگ کی اور ان کے کھجور کے درخت کاٹ دیے اور باشندوں نے اطاعت اختیار کر لی اور [illegible] غالب آنے والے [illegible] کو چھوڑ دیا [illegible] اس نے انہیں قتل کر دیا اور انہیں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے نشان بنا کر کھجور کے تنوں پر سولی دے دی اور [illegible] نے ان کے [illegible] اس نے اس سے متعلق ابوالقاسم بن عتو سے عہد کیا تھا کیونکہ وہ جنگ سے پہلے ہی اس کے پاس آ گیا تھا [illegible] اور امیر ابوالعباس [illegible] ہو گیا اور [illegible] میں شامل کر [illegible] بن یملول [illegible] اطاعت [illegible] میں [illegible] سے اس پر [illegible] حاصل کی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور [illegible] بن یملول [illegible] چلا گیا اور وہیں [illegible] قلعوں میں منتقل ہو گیا [illegible] کے قریب تھے اور [illegible] ان کے بعد [illegible] اتفاقات کا [illegible] ہوئے۔

[illegible] ابن مکی [illegible] آ گیا اور اپنے [illegible] یحییٰ بن [illegible] کی جگہ اس کے شہر پر قابض ہو گیا اور [illegible] کی طرف [illegible] اور یحییٰ بن محمد بن احمد [illegible] اپنے بھائی [illegible] کے زمانے میں اپنے چچا [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا تو [illegible] کی طرف واپس آ گیا [illegible] سے نکال دو [illegible] اپنے [illegible] منصور بن [illegible] کی پناہ میں چلا گیا [illegible] انہیں [illegible] وہاں کے باشندوں [illegible] انہوں نے [illegible] [illegible] اور ان کے [illegible] مقرر کر دیا اور [illegible] حکومت پہلے کی طرح ان کے پاس واپس آ گئی اور جب سلطان ابوالحسن افریقہ سے [illegible] اس کے [illegible] دوران [illegible] اپنے شہر کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] کے بعد اس کی [illegible] بن یملول [illegible] کی طرف اور [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] کی طرف لوٹ آئے اور [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] کے سب [illegible] سے تھا [illegible] اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی یہاں تک کہ [illegible] میں [illegible] سلطان پر مصیبت پڑی [illegible] کے اپنے [illegible] ساتھیوں کے ہمراہ [illegible] چلا گیا [illegible] انہوں نے [illegible] [illegible] ان کی

حملہ کر دیا اور اس کے امراء اور ان کے محافظوں کے ساتھ جنگ کی اور ان کے خیموں اور ذخیروں اور گھوڑوں پر قبضہ کر لیا اور یہ رؤساء اپنے اپنے شہروں میں خود مختار ہو گئے اور بیابانی گروہ میں آ گئے اور اپنے منابر پر الحضرۃ کے والی کے لئے دعا کا اعلان کرتے گئے اور اسی روش پر مسلسل قائم رہے اور یحییٰ بن محمد بن یملول ملوک کے ساتھ جانوروں کے سدھانے اور ہتھیاروں کے بنانے اور نماز کے لئے مسجد تیار کرنے اور تختوں پر بیٹھنے اور داستان سرائی کے لئے مقابلہ کرنے لگا اور بے حیائی اور لہو و لعب کے حصول کا میدان وسیع ہو گیا اور وہ سیاست اور مملکت کا ذکر بھی جام چھلکنے کے بعد لوگوں سے پوشیدگی اور عدم ملاقات اور مشغولیت پر فدائی کرنے میں ہے اور اس کے ساتھ اس نے رعیت پر ظلم و ستم کا دروازہ کھول دیا اور اس نے ان شہروں کے مشاہیر کے ایک گھر پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا اور اس کی حکومت کا زمانہ ان کاموں کو کرتے لمبا ہو گیا یہاں تک کہ سلطان ابوالعباس افریقیہ پر قابض ہو گیا اور اس کی حکومت کے حالات کو ہم بیان کریں گے اور اس کا بھتیجا ابو علی بن خلف نے خود مختار امیر بنتے ہوئے [illegible] میں حج کیا اور زہد اور رضا اور تصوف کے راستوں کو اختیار کیا اور [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا محمد والی بنا اور اس کے طریقوں پر چلا اور ایک سال حکمرانی کرنے کے بعد وفات پا گیا اور اس کے بھائی عبداللہ بن علی نے اس کی حکومت کو سنبھالا جس نے [illegible] ریاست کی [illegible] لوگوں کے لئے اپنی دعا کو ختم کیا تو انہوں نے اس کی سیرت پر برا منایا اور اس کی گردنوں پر چڑھ گئے اور قاضی محمد بن خلف اللہ نے جو شرف اور منصب کی سرداری میں ان کا ہمسر تھا الحضرۃ کے حاکم پر ایک عہدے کی وجہ سے غلبہ پایا تھا جو اسے قدیم سے حاصل تھا اور اس نے اسے الحضرۃ میں قضا کے کاموں پر لگا دیا اور اسے اپنے ہم مشرب اور صحبت میں ترجیح دی پس اس نے ابی عبداللہ کے متعلق خلیفہ کے پاس چغلی کی اور اسے اس کی ہلاکت کی پوشیدہ چالوں کے متعلق بتایا اور اسے اس کے ملک کی [illegible] سے آگاہ کیا اور توزر میں سلطان کی فوجوں کو اس کی طرف لانے کے متعلق بتایا اور جب وہ شہر کے باہر آئے تو اس کا مخالف عبداللہ بہت زیادہ طاقتور اور زیادہ فوج والا تھا اور اس نے اسے بہت تیزی کے ساتھ گرفتار کرنے والا تھا اور ان کے بھائی خلف بن علی بن خلف نے اسے چھوڑ کر شہر کی ایک جماعت کے ساتھ دوستی کی اور انہیں اس کے خلاف برانگیختہ کیا اور قاضی کو بھی ان پر شب خون مارنے میں شریک کیا اور وہ اپنی لیاقت کو لے کے بیٹھا تھا یہاں تک کہ بیعت ہو گئی تو ایک کرکل نے خفیہ طور پر اس کے بھائی عبداللہ کے قتل کے متعلق [illegible] دیا اور اس نے قاضی اور قریب کے متعلق سازش کی اور ان کے لئے رکاوٹ بن گیا اور ان کے درمیان [illegible] لی اور اپنے شہر کی ریاست میں خود مختار ہو گیا اور سیرت میں ابن یملول کا مقابلہ کرنے لگا اور اس کے بہت سے کاموں میں بھی اس کا مقابلہ کرنے لگا اور اسے ایسی تعریف حاصل ہوئی جو اسے [illegible] ہوئی تھی۔ وہ احمد بن عمر بن العابد جب سے اپنے شہر قفصہ میں خود مختار رہا تھا گمنامی کے راستے پر چل رہا تھا اور تکبر سے دور تھا اور اس کا لباس اور سواری اور عدل و انصاف شہر والوں کی خیر [illegible] مذہب کے [illegible] ہوتے ہوئے [illegible] کی طرف مائل تھا اور جب وہ بہت عمر رسیدہ ہوا تو اس کے بیٹے محمد نے اپنے آپ کو اس پر ترجیح دے لی اور بعض حالات میں اپنے باپ سے بڑھ گیا اور سرمایہ دار اور رؤساء سے مقابلہ کرنے لگا۔ اسی دوران میں ان رؤساء نے سلطان کے مقابلہ میں خود مختاری حاصل کر لی تھی انہوں نے بادشاہوں کے اخلاق اپنا لئے اور رعایا پر ظلم و ستم کرنے لگے اور رعیت پر ٹیکس لگانے لگے اور بعض اوقات سلطان ابوالعباس نے الحضرۃ میں اپنے عزائم کے تیر کو موڑتے

ہوئے انہیں خاص طور پر کہا کہ وہ خصوصی طور پر اس کی دعوت دیں تو انہوں نے خوفزدہ ہو کر سر جھکا لیے اور اس سے خوف محسوس کرنے لگے اور باہم اتفاق کر کے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا مشورہ کرنے لگے حالانکہ اس سے پہلے وہ اسے الحضرۃ کی طرف جانے کی ترغیب دیا کرتے تھے اور بار بار دور ہونے سے اس کی طرف پیغام بھیجتے تھے کہ وہ الحضرۃ کے حاکم کے خلاف اس کے ساتھ ہیں۔

پس جب سلطان ابوالعباس وحدت میں اپنے آپ کو ترجیح دینے لگا تو انہیں اپنے معاملے میں شک پڑ گیا اور انہوں نے سلطان کے مخالف اعراب کو جو کعوب میں سے تھے۔ اس توقع پر اموال دیئے کہ وہ ان کی موافقت کریں گے پس ابوالليل کی اولاد موافقت کے لیے تیار ہو گئی کیونکہ ان کے اور سلطان کے درمیان نفرت پائی جاتی تھی پس سلطان نے ان پر حملہ کر دیا اور افریقہ کے ان علاقوں پر قبضہ کر لیا جن کا خراج انہیں ملتا تھا اور اس نے ان کی قوت کو کمزور کر دیا پھر دوسری بار اس نے بلاد جرید پر حملہ کیا تو وہ قلعہ بند ہو گئے اور سلطان نے منجنیقوں اور حرب مددگاروں کو جو دولت بلبل سے تھے قفصہ کے مقابلے میں بھیج دیا پس اس نے ایک دن یا دو دن کا کچھ حصہ اس کا مقابلہ کیا اور دوسری بار اس نے ان کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹ کر ان پر زیادتی کی کیونکہ وہ ان کی آمدنی کا باعث تھے اور انہوں نے اپنے لیڈر سے بیزاری کا اظہار کیا اور جب اس بات کا پتہ چلا تو وہ جلدی سے سلطان کے پاس آیا اور اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا پس اس نے اسے اور اس کے بیٹے کو ذوالقعدہ ۷۸۳ھ میں گرفتار کر لیا اور شہر پر قبضہ کر لیا اور ابن العابد کے دیار پر ہر چیز سمیت قابض ہو گیا اور اس کے غلبے کو اس کی ولایت کی مدت کی طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کیا جا سکتا اور اس نے اموال کو بہت اکٹھا کیا اور سلطان نے قفصہ پر اپنے بیٹے ابوبکر کو امیر مقرر کیا اور خود توزر کی طرف چلا گیا اور وہ لشکر وہاں چلا گیا جو اس کی مصیبتوں کا ٹھکانہ اور اس کے ٹھہرنے کی آخری جگہ تھی پس وہ وہاں احمد بن یوسف بن مزنی کے پاس اترا اور اس توقع پر وہاں قیام کیا کہ سلطان اس سے اس کا مطالبہ کرے گا اور ابن مزنی اسے اموال کے فدیہ سے بچا لے گا اور وہ اسی سال میں یا ان کے پاس سے جانے کے بعد فوت ہو گیا اور انہوں نے سلطان کو پیغام بھیجا پس وہ اسے راستے میں ملا اور شہر کی طرف آ گیا اور رسول کے مکانات میں اترا اور اس کے ذخیرے پر قابض ہو گیا اور وافر شہر کے پاس اس کی بنا اپنی خالص ذخیرہ سے تھیں انہوں نے وہ سلطان کو دے دیں اور اس نے اپنے بیٹے المنتصر کو توزر کا امیر مقرر کیا اور اس نے خلف بن خلف کو نفطہ سے بلایا اور وہ مدافعت کرنے میں اس کے اصحاب کی مخالفت کرتا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کی اطاعت چھوڑ دی پس جب ان کا محاصرہ ہو گیا تو وہ حیران رہ گیا اور اس نے سلطان کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور وہ اطاعت کے سبب اس کے پاس حاضر ہوا تو سلطان نے اس کی ظاہری اطاعت کرنے کو قبول کر لیا اور اسے اس کے مرنے کی امید پر دوسری جگہ دے دی اور اسے اپنے بیٹے المنتصر کی نیابت سے ہٹا دیا اور اسے ان کے ساتھ توزر میں بٹھا دیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اسے نفطہ شہر پر اپنا جانشین بنائے اور اسے نفطہ کا حاکم مقرر کر دیا اور الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور ابن خلف نے اپنے معاملے میں دیری کی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ ہلاکت کے بھنور میں پھنس گیا ہے پس اس نے توزر سے ابن یملول سے مراسلت کی اور سلطان کے مددگاروں کو اس کے اس خط کے متعلق اطلاع مل گئی جو اس نے ریاح کے شیخ یعقوب بن علی کو لکھا تھا جس میں ابن یملول کو اس کی مدد کرنے کی ترغیب دی گئی

تھی پس انہوں نے اسے گرفتار کرنے میں جلدی کی اور شہر پر ان کی طرف سے حاکم مقرر کر دیا اور انہوں نے سلطان سے بدلہ لینے کو کہا اور وہ سفر کی تیاری کرنے لگا کہ قصبہ کا واقعہ پیش آ گیا جس میں امیر المنتصر نے اس کے قتل میں جلدی کی اور قصبہ کا واقعہ یہ ہے کہ ابن ابی زید وہاں کے مشائخ میں سے تھا اور وہ اور اس کا بھائی بنی الوزیر کے ساتھ حسد کی وجہ سے شیخ سے قبل ہی سلطان کے پاس جاتے تھے اور وہ محمد اور احمد بن عبدالعزیز اور ابن عبداللہ بن احمد بن علی بن عبداللہ بن محمد بن ابی زید تھے اور جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے کہ امیر ابو زکریا الاول کے عہد میں ان کے سلف کو جرید کے خراج کو اکٹھا کرنے پر مقرر کیا گیا تھا۔

پس جب سلطان نے ملک پر قبضہ کیا تو اپنی قوم کے ساتھ مدد کرنے اور اطاعت کرنے کی وجہ سے ان دونوں کا لحاظ کیا تو اس نے قصبہ میں اپنے بیٹے کے ساتھ ان دونوں کے لئے حکم دیا کہ وہ قصبہ میں رہیں اور اس کا سردار اس کے حاجب عبداللہ کا معاون تھا جو ترک غلاموں میں سے تھا اور سلطان کی اطاعت میں شہر کے امور کا منتظم تھا پھر شیطان نے اس کے دل میں خود مختاری کی بات ڈالی اور اس کام کے لئے وقت مقرر کرنے لگا اور امیر ابوبکر توزر میں اپنے بھائی کی ملاقات کو گیا تو اس نے اس کے پیچھے رات کی تاریکی میں کمینے لوگوں کو جمع کر لیا اور وہ انہیں قصبہ کی طرف لے آیا اور عبداللہ ترکی پر حملہ کرنے کے لئے چھپے ہوئے تھے اور اس نے ان کے ساتھ دن کا کچھ حصہ جنگ کی یہاں تک کہ اسے مدد پہنچ گئی پس جب امداد پہنچ گئی تو انہیں حیرت نے آ لیا اور شریر اس کے دروازے سے بھاگ گئے اور شہر کے مکانوں میں روپوش ہو گئے اور جن لوگوں کو انہوں نے بغاوت میں شامل کیا تھا ان میں سے بہت سے لوگ گرفتار ہو گئے اور امیر ابوبکر کو توزر میں یہ اطلاع پہنچی تو وہ جلدی سے اپنی جگہ پر آیا اور اس کے دل کو سکون ملا اور جن لوگوں کو اس کے حاجب نے گرفتار کیا تھا ان سب کو قتل کر دیا اور لوگوں میں ابن ابی زید سے برأت کا اعلان کر دیا پس لوگوں نے بھی اس سے برأت کا اظہار کیا اور پہرے داروں کو اطلاع ملی کہ وہ اور اس کا بھائی دونوں عورتوں کے لباس میں شہر کے دروازوں سے باہر جا رہے ہیں تو وہ انہیں پکڑ کر اس کے پاس لے آئے اور اس نے انہیں مثلہ کرنے کے بعد قتل کر دیا۔ پس سلطان جرید میں خود مختار بن گیا اور وہاں سے بدی کے آثار مٹ گئے۔

اور الحامہ کا شہر قسطیلیہ کی عملداری میں شامل تھا اور عامہ اسے اس کے نام سے مشہور تھا اور حامہ مطماطہ کی نسبت اس کے باشندوں کی طرف بھی جو بربری تھے کہتے ہیں کہ انہوں نے ہی اس شہر کی حد بندی کی تھی اور اب تک اس میں تجار اور بنی وشاح کے تین قبائل پائے جاتے ہیں اور وہ عصبیت کے لحاظ سے دو گروہ ہیں اولاد یوسف اور اولاد وشاح اولاد یوسف کی امارت ابو منیع میں ہے اور اولاد وشاح کی امارت اولاد وشاح میں ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان کے دو گروہ بننے کا سبب کیا ہے اور ابو منیع کے خاندان میں سردار ہونے کے متعلق یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ ان کے دادا رجاء بن یوسف کے تین بیٹے تھے یوشناک ابو محمد اور رجاء اور اس کے بعد اس کی امارت اس کے بیٹے یوشناک پھر اس کے بعد ابو منیع پھر اس کے بیٹے محمد بن حسن پھر اس کے بھائی مکی بن حسن پھر ان دونوں کے بھائی ابو الحسن کے پاس بھی یہاں تک کہ وہ بات ہوئی جس کا ذکر ہم کریں گے اور اولاد وشاح کی امارت ابتداً احمد بن احمد بن وشاح کے پاس تھی اور اس سے پہلے اس کا ماموں قاضی محمد بن مکی امیر تھا اور المنتصر قابس سے باری باری ان کے پاس عمال آتے تھے یہاں تک کہ سلطان نے ان سے تمام ٹیکس اور خراج ساقط کر

بیٹے اور سلطان ابو بکر کی حکومت کے آغاز میں ان کا سردار ابو شیخ کی اولاد میں سے موسیٰ بن حسن تھا اور سلطان کا بیٹا المدیونی ان کا والی تھا اسے ایک روز ان کے متعلق شک گزرا اور انہوں نے بغاوت کرنا چاہی تو سلطان کے پاس اس بارے میں خبر رپورٹ ہوئی تو اس نے بنفس نفیس جنگ کی تو یہ بھاگ گئے اور یوسف کی اولاد میں سے بہت سے لوگ پکڑے گئے جنہیں قتل کر دیا گیا پھر امیر واپس آ گیا اور موسیٰ بن حسن کو والی بنایا اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس کا بھائی ابو عثمان والی بنا اور اس کی ولایت کا زمانہ دیر تک قائم رہا اور وہ بہت اچھا اور پاکباز آدمی تھا اور اس کی وفات ۷۲۲ھ میں ہوئی اور اس کے بعد اس کا دوسرا بیٹا ابو زیان والی بنا پھر ان دونوں کے بعد ان کا عمزاد موسیٰ بن محمد والی بنا اور وہ اہل تدبیر کے ایک وفد کے ساتھ سلطان ابو الحسن کے پاس گیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے پھر وہ فوت ہو گیا تو اس کے بعد ان کے عمزادوں میں سے حسان بن تجرس والی بنا اور اولاد تجانب میں سے محمد بن احمد بن وشاح نے اس پر حملہ کر کے اسے معزول کر دیا اور اس نے [illegible] تک حکمرانی کی پس المامس میں اس پر حملہ کیا گیا اور انہوں نے عمر بن علی الحصی کو قتل کر دیا اور حسان بن تجرس کو ان کا والی مقرر کیا اور یوسف نے اس پر حملہ کر کے اسے قید کر دیا اور یہ یوسف بن عبدالملک بن حجاج بن یوسف بن وشاح تھا جو عامل بجایہ کو ملاتا اور انصر دیا اور بیچے اور لیے کے متعلق وشو کر دیا اور اس نے اسے سب طرف سے گھیر لیا اور مجھے ان کے بعض نسابوں نے بتایا ہے کہ المعاد کے باشندوں کے مشائخ کی بوشاک اور پھر بنی تامل میں ہیں جو بربر کی ہیں سے اور تامل ان کا سردار تھا اور رشاش تامل کے لڑکوں میں سے ہے اور ان کے دو گروہ ہیں بنو حسن اور بنو یوسف اور حسان بن تجرس اور موسیٰ ہم اور عمر ابو عثمان یہ سب کے سب بنو حسن میں سے ہیں اور محمد بن احمد بن وشاح بنی یوسف میں سے ہے اور یہ بات پہلی بات کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ان کے بارے میں صحیح بات کو جانتا ہے اور نفزاوہ اور قسطیلہ کے مضافات اس عہد میں توزر کی طرف منسوب ہوتے تھے اور یہ بہت سی بستیاں ہیں ان کے اور توزر کے درمیان نبلگی طرف مشہور کھجور پائے جاتے ہیں جو صدر یہ عالم ہیں اور ان کے بیچ لکڑی کے نشانات لگائے گئے ہیں جن کے ذریعے ابر کو راستہ معلوم ہوتا ہے اور بسا اوقات وہ بھول بھی جاتا ہے تو کبھی پھر سے نکل جاتے ہیں اور ان بستیوں میں ایک قوم رہتی ہے جو بنو وری نفزاوہ کا بقایا ہے جو اپنے جمہور کے خاتمہ کے بعد وہاں باقی رہ گئے تھے اور عرب بربریوں کے دیگر قبائل کے ساتھ گھل مل گئے اور ان کے ساتھ ترنجی مجاہد بھی تھے جو سرداری کی طرف منسوب ہوتے تھے جنہوں نے امان اور جزیہ پر وہاں رہائش اختیار کی تھی اور اب بھی وہاں ان کی اولاد موجود ہے پھر ان کے پاس شدید کے اعرابی اور بنی سلیم کے زغب آئے یہ سب جنگ سے معذور تھے انہوں نے وہاں جنگلات اور پانیوں پر قبضہ کر لیا اور نفزاوہ بکثرت ہو گئے اور وہ اس عہد میں وہاں کے باشندے ہیں اور ان نفزاوہ کے ہیڈ کوارٹر میں کوئی سردار نہیں کیونکہ اکثر یہ لوگ توزر کے مضافات میں داخل ہو چکے ہیں اور ان کی سرداری کا یہ حال ان کے حقداروں کا ہے جو شخصی حکومت میں بلا وجہ پیش رہتے تھے ہم نے ان کے حالات کو اس حکومت میں بیان کیا ہے کیونکہ وہ اس کے پیرو ہیں اور ان کے والیوں اور عاملوں میں شمار ہوتے ہیں۔

قابس اور اس کے مضافات کے رؤسائے بنی مکی کے حالات

یہ قابس افریقہ کی سرحدوں اور اس کی سرحدیوں میں شامل تھا اور اس کے والی اغالبہ اور عبیدیوں کے زمانے میں قیروان سے آتے تھے اور معز کے زمانے سے صنہاجہ کے والی ہوتے تھے اور جب ہلالی افریقہ میں آئے اور ان کے حالات خراب ہو گئے تو [illegible] کی حکومت جو قابس میں تھی تقسیم ہو گئی اور صنہاجہ کا لمعز بن محمد صنہاجی سے یوسف بن [illegible] جو صنہاجیوں سے تھا حکومت لے لی اور اپنے بھائی ابراہیم [illegible] یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور اس کا بھائی ماضی بن ابراہیم [illegible] قابس [illegible] انہوں نے [illegible] اپنے بھائی کا مخالف تھا [illegible] کا واقعہ ہے [illegible] اس نے بھائی کو [illegible] قابس پر قبضہ کر لیا [illegible] قابس اور اس کے مضافات [illegible] ہلالی عرب [illegible] وہاں [illegible] قابس میں جامع اور اس کو [illegible] آیا [illegible] اپنے بیٹوں کو اس کو [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] نے قابس کی طرف اپنی فوجیں بھیجیں تو وہاں سے [illegible] حکومت میں شامل [illegible] اور اس پر قبضہ کر لیا اور بنی جامع کی حکومت ختم ہو گئی اور قابس اور اس کے مضافات موحدین کے لئے ہو گئے اور افریقہ کے والی موحدوں میں سے ہوتے تھے اس پر موحدین کو والی بناتے تھے یہاں تک کہ [illegible] اور قراقش غزی اور قابس اور اس کے مضافات پر غالب آ گئے اور [illegible] ان کے [illegible] اس بات کا ذکر ہو چکا ہے [illegible] موحدین نے شیخ ابو محمد [illegible] غالب [illegible] اپنے [illegible] جب شیخ ابو محمد عبد الواحد کی وفات کے بعد [illegible] سے دوسری مرتبہ افریقہ کی طرف [illegible] نے افریقہ پر اپنے بیٹے ابو محمد عبد اللہ [illegible] نے اپنے بھائی کو [illegible] اپنے بھائی [illegible] اطاعت [illegible] مستحکم [illegible] تھا مجھے [illegible] کے ساتھ تعلق رکھتا ہے [illegible] عبد اللہ بن ابی الحسن بن [illegible] بن الحسین اللواتی [illegible] مخلص دوست تھے اور جب اس نے [illegible] ابو القاسم [illegible] لوگوں سے اس کی بیعت لینے کا [illegible]

سے اسے اور اس کی قوم کو مولیٰ ابی زکریا کے ہاں ایک مقام حاصل تھا اس نے اس بات کے باعث ان کے مراتب کو بلند کیا اور ان کا لحاظ رکھا اور بنو یملول نے شہر کی سرداری میں کینہ رکھنے کی وجہ سے اپنے ہمسروں کو ان غزیہ کی طرف بھیج دیا پس اس نے اپنے مال سے ان کے کینوں کو ختم کر دیا اور وہ اپنے شہر کی شوریٰ میں آزاد ہو گئے اور وہ مولیٰ ابو زکریا الاول اور اس کے بیٹے المستنصر کے زمانے میں اسی حالت پر قائم رہے پھر وہ واقعہ ہوا جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور وہ یحییٰ بن المعتصم اور ان کے بیٹے اپنے چچا سلطان ابو اسحاق کے ہاتھوں جام مرگ نوش کر گئے اور یہ کام والی بن ابی عمارہ کے حکم سے ہوا اور اس نے کس طرح اپنے غلام نصیر کی تدبیر سے مکمل مناظرہ کے ذریعہ لوگوں پر یہ بات مشتبہ کر دی اور اس نے اس تدبیر سے ان کے قاتل سے بدلہ لینے کا ارادہ کیا اور جب اللہ تعالیٰ نے اس کا ارادہ کیا تو اس کی تدبیر مکمل ہو گئی اور جب نصیر نے اپنی حقیقت کو واضح کیا اور عرب اس کی بیعت کو چل پڑے تو اس نے سب سے پہلے توزر کے اس دور کے رئیس کو مخاطب کیا جو بنی یملول میں سے تھا اور اس کا نام عبداللہ بن عثمان بن علی تھا تو اس نے اس کی اطاعت کرنے میں جلدی کی اور لوگوں کو بھی اس کی اطاعت پر آمادہ کیا اور اس بات کی وجہ سے اسے حکومت میں بڑا رسوخ حاصل ہو گیا اور جب والی بن ابی عمارہ ۶۸۱ھ میں تخت خلافت پر ایک جمعہ کو والی ہوا تو اس نے اسے نفطہ میں خراج کے جمع کرنے کا کام سپرد کیا اور بہت مال سے اسے بہت سے عطیات دیے اور اس کے روزینہ میں اضافہ کر دیا اور تحفے اس کی طرف لوٹ پر بھیجنے کے بعد اسے نفطہ میں حکمران کرنے سے معزول کر کے ٹیکس عائد کرنے اور حساب کے کام میں خود مختار بنا دیا اور جب والی فوت ہو گیا اور خلافت نے قدم رنجہ کیے جیسا کہ ہم ۶۸۳ھ کے حالات میں بیان کر چکے ہیں تو عبدالحق بن ... کی حکومت کی برائی کرنے کے بعد اپنے شہر میں چلا گیا اور وہاں پر خود مختار ہو گیا اور اس کی اطاعت میں تمام زور لگا دیا پس اس نے اہل حکومت کو خلافت سے واسطہ کرنے کے لئے اپنے منابر پر بھیجا پھر ۷۰۳ھ میں اس نے اعلانیہ علیحدگی اختیار کر لی اور اس نے اپنی اطاعت حاکم سرحدات مولیٰ ابو زکریا اوسط کو بھیجی اور اس کا بیٹا احمد جو بنی عبد تھا ۷۰۹ھ میں فوت ہو گیا پھر اس کے بعد وہ خود بھی ساتویں صدی کے سر پر فوت ہو گیا اور اس کا پوتا اس کی اولاد میں سے حکومت کے لئے پیچھے رہ گیا اور اس کے عمزاد یوسف بن حسن نے اس کی کفالت کی اور اس نے خود مختار بن کر حکومت سنبھال لی یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اسے احمد بن لیوان کی کفالت میں چھوڑ گیا جو اہل تائیس المسیحان اور ... کے قرابتوں میں سے تھا اور یوسف کے مرنے سے ان کا کام مکمل ہو گیا پس سلطان نے وہ لحیانی کو نفطہ کی طرف بھیجا اور انہوں نے وہاں کئی دن تک قیام کیا پھر اس نے اپنی قوم سے علیحدگی لی اور کاتب کی جانب روانگی کے زمانے میں انہیں ان کے شہر میں واپس کر دیا پھر اس دوران میں یہ فوت ہو گیا اور وہ جوان بیٹے عبد الملک اور احمد کو پیچھے چھوڑ گیا پس اس نے ان کی کفالت کی یہاں تک کہ وہ جوان اور ہوشیار ہو گئے اور اس نے دونوں کو حکومت اور عدالت کے معاملات میں دخل اندازی کی رکاوٹ تھی اور ان کا کام اپنے باپ کی طرح صرف خلیفہ کے لئے دعا کرنا تھا کیونکہ ان کے علاقے سے حکومت کا سایہ سمٹ چکا تھا اور سلطان کے دفاع اور ان کی فوجوں کو قریبی سرحدوں سے ہٹانے اور اعراب کو نفطہ سے بچاؤ کرنے میں مشغول رہا اور جب سلطان ابو یحییٰ اللحیانی مصر میں فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا عبد الواحد

مغرب کی طرف حکومت کے اسباب مہیا کرتا ہوا واپس آ گیا اور ان کے محل میں اترا کیونکہ اس کے ان پر بہت سے احسانات تھے پس انہوں نے اسے عہدہ دیا اور ترقی دی اور جب [illegible] گیا اور انہوں نے [illegible] عبد الملک کی بیعت کی انہوں نے حکومت دی اور لوگوں کو بھی اس کی اطاعت کی دعوت دی اور جب سلطان ابو یحییٰ [illegible] کی حفاظت کے لئے گیا تو اس نے اس کی مخالفت کی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ پس وہ [illegible] میں آیا اور [illegible] سلطان کو اس کے متعلق خبر ملی تو وہ واپس آ گیا اور [illegible] میں اپنے علاقے کی طرف بھاگ گئے اور حکومت ان کو [illegible] نظروں سے دیکھتی تھی اور ان پر [illegible] یہاں تک کہ سلطان تلمسان پر غالب آ گیا اور [illegible] حکومت کو ان سے [illegible] حاصل ہو گئی اور [illegible] کی طرف ہاتھ بڑھا کر [illegible] حاصل کر لیا اور وہ [illegible] پر غالب آ گیا اور سلطان ابو عنان فوت ہو گیا اور ابن تافراکین [illegible] پر غالب آ گیا [illegible] ان دونوں کی عداوت سے [illegible] اس نے ان دونوں کو [illegible] ہاتھوں سے نکل گیا اور ان دونوں پر اپنے بیٹے کو امیر مقرر کر دیا تو اس نے وہاں اپنے [illegible] حکومت کا [illegible] مقرر کر دیا اور [illegible] فوت ہو گیا [illegible] مقرر کیا ہوا تھا اور اس نے اپنے بیٹے عبد الرحمٰن کو اپنے [illegible] کی کفالت [illegible] کی موت کے بعد فوت ہو گیا اور عبد الرحمٰن [illegible] میں خود مختار بن گیا اور اس نے بڑی سیرت اختیار کی یہاں تک کہ [illegible] کا قبضہ کیا جیسا کہ [illegible] کے حالات میں [illegible] اور جب [illegible] کے خلاف بغاوت کر دی اور اس پر حملہ کر دیا اور [illegible] جلدی کی اور انہوں نے [illegible] یہاں تک کہ اس نے اسے اس کے [illegible] بھیج دیا [illegible] فوت ہو گیا اور عبد الملک [illegible] اور اس کی وزارت پر مخصوص رہا اور [illegible] اس کے بیٹے [illegible] بھی جانے [illegible] بھائی [illegible] اس نے بھائی [illegible] اور ان میں سے ہر ایک اپنے [illegible] کیا کرتا تھا کیونکہ وہ [illegible] رکھتے تھے اور ادب سے بھی بہرہ ور اور کامل تھا [illegible] بہت اچھے اشعار بھی کہتا تھا اور [illegible] الفاظ سے [illegible] اور [illegible] میں بھی [illegible] کامل تھا اور وہ اہل مشرق کی طرح [illegible] والا تھا اور اس کے بھائی عبد الملک کو بھی [illegible] کامل تھا [illegible] وجہ سے وہ اپنے زمانے کے [illegible] میں شمار ہوتا تھا اور جب سلطان ابو العباس نے افریقہ کے شہروں کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور اپنی [illegible] شخصی [illegible] تو [illegible] کے متعلق ان سے معاہدہ

کر کے آئے تو اس نے انہیں تونس میں داخل کر لیا پھر انہوں نے افریقہ میں صاحب تلمسان کو ترغیب دینے کی طرف اشارہ دیا تو اس نے [illegible] کیا اور انہوں نے ان کے ساتھ صلح کی تو وہ عداوت سے باز آ گیا اور اس دوران میں [illegible] نے بجایہ کی طرف چڑھائی کی اور قسنطینہ اور [illegible] پر قبضہ کر لیا پس اہل تونس نے استقامت کے لیے [illegible] کرنے میں جلدی کی اور اسے اپنی اطاعت کا پیغام بھیجا پھر المستنصر تونس کی طرف واپس آ گیا اور وہ الموحدین سے راضی ہو گیا اور اہل شہر نکل پڑے تاکہ سلطان سے [illegible] لے گئے تو اس نے المستنصر کو بلایا اور وہ دوسرے چلے گئے اور ابو محمد جو کاتب تھا اس سے اس کے حکومت میں رہتے تھے اس کے خلاف بغاوت کر دی پھر انہوں نے اس سے جنگ کی [illegible] قصر میں امیر ابو زکریا [illegible] کو فوج کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے [illegible] اس نے ان کی طرف فوج بھیجی اور انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا پھر وہ فتح سے ناکام ہو کر [illegible] کے بعض عرب [illegible] شب خون مارنے میں مشغول ہو گئے اور اس نے اس کام سے متعلق ان کے لیے مال خرچ کیا تو انہوں نے اس پر [illegible] اور [illegible] سلطان کو [illegible] بھیجا تو وہ [illegible] ۷۱۸ھ میں [illegible] میں [illegible] فریق [illegible] گئے اور اس نے اپنے بیٹوں کو حکومت کے لیے بھیجا تو [illegible] اطاعت کے ساتھ [illegible] اس نے اپنے [illegible] اور [illegible] تونس میں [illegible] سلطان [illegible] سے [illegible] کے [illegible] ہو گیا اور اہل [illegible] نے بیعت کر لی اور اس نے اپنے بھائی میں سے ایک آدمی [illegible] مقرر کیا اور خود [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور عبدالملک [illegible] کے درمیان فوت ہو گیا [illegible] کا بیٹا عبدالرحمن [illegible] کے [illegible] کا عمران تھا وہ بھی فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا [illegible] اور اس کا پوتا عبدالوہاب [illegible] چلے گئے تو ابن [illegible] نے انہیں اپنے شہر میں [illegible] سے روک دیا [illegible] سلطان کی اطاعت سے وابستہ تھی [illegible] کے [illegible] میں تھا اور وہیں قیام پذیر ہو گئے اور [illegible] سلطان کی اطاعت [illegible] دعوت [illegible] ہو گئے پھر [illegible] بن عبدالملک [illegible] مشرق کی طرف [illegible] عبدالوہاب جبال میں [illegible] کے قبائل میں [illegible] سلطان [illegible] ابن مزنی نے عبدالوہاب کے ساتھ [illegible] اور وہ [illegible] کی طرف آیا اور اس پر شب خون مارا اور انہوں نے [illegible] کے اسے ۷۴۲ھ میں قتل کر دیا اور عبدالوہاب نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] مشرق سے [illegible] حکومت حاصل کرنے کے لیے [illegible] اس نے [illegible] دیا [illegible] قبضہ [illegible] تو اس نے اس کی [illegible] اور وہ [illegible] یہاں تک کہ اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] اپنے بھائی کے بیٹے عبدالوہاب کو [illegible] اسے قتل کر دیا اور [illegible] کے باپ نے [illegible] کے [illegible] بھیجا [illegible] نے اسے [illegible] کہ [illegible] کو [illegible] گئے [illegible]

تک کہ اس کے باشندوں نے اطاعت اختیار کر لی اور ٹیکس ادا کیے تو وہ وہاں سے چلا گیا اور اپنے باپ کے پاس واپس آ گیا اور اس نے سفاقس اور اس کے مضافات کا والی بنا دیا اور وہ وہاں خود مختار ہو گیا پھر اس نے الحامہ کے باشندوں کو قابس کی سلطنت میں شامل کر دیا تو انہوں نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اس کے ساتھ چل پڑے پس اس نے اس پر شب خون مارا اور اس میں داخل ہو گیا اور یحییٰ بن عبدالملک کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور قابس سے ابن مکی کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

وللہ الامر من قبل و من بعد و ھو خیر الوارثین

* * *